فہرست

یوحنا کی تحاریر

خصُوصی موضوعات کی فہرست

یہ کتاب بہت پیار کیساتھ

میں اپنی دوست اور ٹائپسٹ

ڈورِس سپرا بیری

کو منسوب کرتا ہوں

جس کی بارہا کوششوں اور عرق ریزی سے یہ تبصرے

طباعت کے مراحل تک پہنچے

نئی امریکی معیار کی تجدیدی بائبل-1995

پڑھنے میں آسان:

☆قدیم انگریزی"thee's"اور"thou's"وغیرہ کے ساتھ حوالوں کی جدید انگریزی میں تجدید کی گئی ہے۔

☆الفاظ اور ضرب اُلمثال جن کو گذشتہ بیس برسوں میں معانی میں تبدیلی کی بنا پر غلط متصور کیا جاتا ہے اُن کی موجودہ انگریزی کی ساتھ تجدید کی گئی ہے۔

☆مُشکل الفاظی ترتیب یا فرہنگ کے ساتھ آیات کا دوبارہ روانی کی انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

☆''اور'' کے ساتھ شروع ہونے والے فقرات کا اُن کی قدیم زُبانوں اور جدید انگریزی کے درمیان ادبی طرز میں تفرقات کی پہچان کی بنا پر بہتر انگریزی کیلئے دُوبارہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ حقیقی یونانی اور عبرانی میں وقفے یا ٹھہراؤ نہیں ہوتے تھے جیسے کہ انگریزی میں پائے جاتے ہیں اور بہت سی صُورتوں میں جدید انگریزی کی وقفے کی علامتیں حقیقی میں ''اور'' کے مُتبادل کے طور کام کرتی ہیں۔ چند دُوسری صُورتوں میں ''اور'' کا ترجمہ مختلف لفظ جیسے کہ ''پھر'' یا ''لیکن'' میں سیاق وسباق کی مُناسبت سے کیا گیا ہے جو حقیقی زُبان میں موجود ترجمے کی ایسی گُنجائش اور الفاظ کی دستیابی کی بنا پر ہے۔

پہلے سے بہت دُرست:

☆ نئے عہدنامے کے قدیم اور بہترین یونانی نُسخہ جات پر موجودہ تحقیق کا جائزہ لیا گیا ہے اور کُچھ حصّوں کی حتی کہ حقیقی نُسخہ جات کے ساتھ زیادہ نزدیکی کیلئے تجدید کی گئی ہے۔

☆متوازی حصّوں کا موازنہ اور جائزہ لیا گیا ہے۔

☆ کُچھ حصّوں میں وسیع اُلنظر معانی والے افعال کا اُن کے سیاق وسباق میں بہتر احاطے کیلئے دُوبارہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

اور پھر بھیNASB:

☆NASB تجدید کسی ترجیمی ترجمے کی بنا پر کوئی ترمیم نہیں ہے۔ حقیقی NASB وقتی معیار پر پُورا اُترتی ہے اور ترمیم کم از کم حد تک کی گئی ہے اُن معیاروں کی توثیق کی بنا پر جو نئی امریکی معیاری بائبل نے وضع کئے ہیں۔

☆NASB تجدید بلامشروط حقیقی یونانی اور عبرانی کی NASB کی روایات کے ادبی ترجمے کو جاری رکھے ہے۔ عبارت میں ترمیم کو اُن سخت اصُولوں کے ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے جو لوک مان فاؤنڈیشن کے چہار طرفی عزم نے وضع کئے ہیں۔

☆ مترجمین اور ماہرین جنھوں نے NASB تجدید حصّہ ڈالا ہے وہ بُنیاد پرست بائبل کے عُلما تھے اور بائبل کی زُباندانی، الٰہیات میں ڈاکٹریٹ یا دُوسری اعلیٰ ڈگریوں کے حامل تھے۔ وہ مُختلف کلیسیائی پس منظروں کی نمائندگی کرتے تھے۔

روایت کو جاری رکھتے ہوئے:

حقیقی NASB نے سب سے دُرست ترین انگریزی بائبل کے ترجمے کے طور شہرت حاصل کی ہے۔ دُوسرے تراجم نے گذشتہ برسوں میں دونوں دُرستگی اور عام فہم ہونے کے کبھی کبھار دعوےٰ کئے ہیں مگر کوئی بھی پڑھنے والا تفصیل کیلئے آخر کار یہ دریافت کرتا ہے کہ اِن تراجم میں یکساں طور پر غیر یکسانیت ہے۔ جبکہ کبھی کبھار ادبی طور، یہ اکثر حقیقی کا مفصل بیان دیتا ہے مطالعاتی طور کُچھ حاصل کرتے ہوئے اور وفاداری سے کُچھ قُربان کرتے ہوئے۔ مفصل بیان بُری نیت سے نہیں ہونا چاہیئے بلکہ یہ حوالے کی وضاحت اور مطالب جیسے مترجم سمجھتا اور ترجمہ کرتا ہے ہونا چاہیئے۔ آخر میں مفصل بیان کسی حد تک ترجمے کے ساتھ ساتھ بائبل کا تبصرہ بھی ہوتا ہے۔ NASB تجدید، NASB کی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے بائبل کا حقیقی ترجمہ ہے جو یہ ظاہر کرتے ہوئے جو اصل نُسخہ جات کہتے ہیں نہ کہ محض وہ جو مترجم یقین رکھتا ہے کہ اُن کے معانی ہیں۔

- لوک مان فاؤنڈیشن

حرفِ مُصنف: یہ تبصرہ کیسے آپ کی معاونت کرسکتا ہے؟

بائبل کا ترجمہ ایک انقلابی اور رُوحانی عمل ہے جو قدیم الہامی لکھاری کو جاننے کی اِس انداز میں ایک سعی ہے کہ خُدا کا پیغام سمجھا جاسکے اور اپنی روزمرہ زندگی میں بروئے کار لایا جا سکے۔

رُوحانی عمل اہم ہے لیکن واضح کرنے میں مُشکل ہے۔لیکن اِس میں لازمی طور خُدا کیلئے صاف دلی اور دستیابی ہوتی ہے۔ اِس میں (1) خُدا کیلئے (2) خُدا کو جاننے کیلئے اور (3) اُس کی خدمت کیلئے تشنگی ہونی چاہیئے۔ اِس عمل میں دُعا، اعتراف اور طرزِ زندگی میں تبدیلی کیلئے رضامندی ہونی چاہیئے۔ ترجمے کے عمل میں رُوح اُلقدس بہت اہم مقام رکھتا ہے لیکن مخلص اور خُدا خوفی رکھنے والے مسیحی بائبل کو کیوں مختلف سمجھتے ہیں یہ ایک معمہ ہے۔

انقلابی عمل بیان کرنے میں آسان ہوتا ہے۔ہمیں عبارت کے ساتھ بااصول اور ایماندار ہونا چاہیئے اور اپنے ذاتی یا کلیسیائی تعصّبات سے اثر نہیں لینا چاہیئے۔ ہم تمام تاریخی طور مخصوص کئے گئے ہیں۔ ہم سے کوئی بھی با مقصد، غیر جانبدار مترجم نہیں ہے۔ یہ تبصرہ تین ترجمے کے اصُولوں کی بُنیاد پر ایک محتاط انقلابی عمل پیش کرتا ہے جو ہمارے تعصّبات کو شکست دینے میں معاونت کیلئے بنائے گئے ہیں۔

پہلا اصُول:

پہلا اصُول یہ ہے کہ اُس تاریخی پس منظر اور اُس کے لکھے جانے کیلئے وہ خاص تاریخی واقع پر غور کریں جس میں بائبل کی وہ کتاب لکھی گئی ہے۔اصل لکھاری کا کوئی مقصد یا پیغام ہوگا جو وہ پہنچانا چاہتا ہوگا۔عبارت ہمیں کوئی ایسا مفہوم نہیں دی سکتی جو حقیقی، قدیم، الہامی لکھاری کا کبھی تھا ہی نہیں۔ اُس کا مقصد، نہ کہ ہماری تاریخی، جذباتی، ثقافتی، ذاتی یا کلیسیائی ضرورت کُلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ عملی استعمال ترجمے کیلئے ایک لازمی حصّہ دار ہوتا ہے لیکن مناسب ترجمہ ہمیشہ عملی استعمال کی پیش روی کرتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر بائبل کی عبارت کا ایک اور محض ایک مفہوم ہوتا ہے۔اور یہ مفہوم وہ ہے جو حقیقی بائبل کا لکھاری رُوح کی ہدایت سے اپنے ایام میں پُہنچانا چاہتا تھا۔ اِس ایک مفہوم کے مختلف تہذیبوں اور صُورتوں میں ممکنہ طور بہت سے استعمال ہو سکتے ہیں۔ اِن عملی استعمالوں کو حقیقی لکھاری کی مرکزی سچائی سے جوڑنا چاہیئے۔ اِس مقصد کیلئے یہ مطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ وضع کیا گیا ہے تا کہ بائبل کی ہر کتاب کا تعارف پیش کیا جاسکے۔

دوُسرا اصُول:

دوُسرا اصُول ادبی اکائیوں کی شناخت کرنا ہے۔ بائبل کی ہر کتاب ایک مکمل دستاویز ہے۔ مترجمین کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ سچائی کے ایک پہلو دوُسروں کو خارج کرتے ہوئے جُدا کریں۔ اِس لئے ہمیں انفرادی ادبی اکائی کے ترجمے سے قبل پُوری بائبل کی کتاب کے مقصد کو سمجھنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ انفرادی حصّہ۔ ابواب، پیرے یا آیات وہ مفہوم نہیں دے سکتے جو مُکمل اکائی کا مفہوم نہیں ہے۔ ترجمہ مُکمل کی استخراجی رسائی سے حصّوں کی غیر استخراجی رسائی کی جانب نہیں ہونا چاہیئے۔ اِس لئے یہ مطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ طالب علموں کیلئے ہر ادبی اکائی کے حصّوں کی ساخت کے جائزے میں معاونت کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ پیرے اِس کے ساتھ ساتھ باب کی تقسیم الہامی نہیں ہے لیکن یہ ہمیں اُفکاری اکائیوں کی شناخت میں معاونت ضرور کرتے ہیں۔

پیراگراف کی سطح پر ترجمہ نہ کہ فقرہ، جزو، ضرب اُلمثال یا لفظ کی سطح پر بائبل کے لکھارے کے مطلوبہ مفہوم کی پیروی کیلئے اہم جز ہے۔ پیرے مجموعی موضوع کی بُنیاد پر ہوتے ہیں جو اکثر موضوعاتی یا عنوانی فقرہ کہلاتے ہیں۔ پیراگراف میں ہر لفظ، ضرب اُلمثال، جُزو اور فقرہ کسی حد تک مجموعی موضوع سے مناسبت رکھتا ہے۔
وہ اسے محدود کرتے ہیں، وسعت دیتے ہیں، وضاحت کرتے ہیں اور یا اِس پر سوال کرتے ہیں۔ مناسب ترجمے کیلئے لازمی جُز حقیقی لکھاری کے اُفکار کی پیراگراف کی بُنیاد پر پیروی انفرادی ادبی اکائیوں جو بائبل کی کتاب تشکیل دیتی ہیں کے ذریعے کرنا ہے۔ یہ مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ طُلبا کی معاونت کیلئے وضع کیا گیا ہے تاکہ وہ ایسا جدید انگریزی تراجم کا

موازنہ کرنے سے کرسکیں۔ درج ذیل تراجم اِس لئے چُنے گئے ہیں کیونکہ وہ مختلف ترجمے کے مفروضوں کو استعمال کرتے ہیں۔

1۔ یونائٹڈ بائبل سوسائٹی کی یونانی عبارت تجدید شُدہ چوتھا ایڈیشن ہے (UBS4)۔ اِس عبارت کے پیرے جدید عبارتی عُلما نے کئے تھے۔

2۔ نیو کنگ جیمز ورژن (NKJV) لفظ بہ لفظ ادبی ترجمہ ہے جو ٹیکسٹس ریسپٹس (Textus Receptus) نامی یونانی نُسخہ جات کی روایت کی بُنیاد پر ہے۔ اِس کی عبارتی تقسیم دوُسرے تراجم سے طویل ہے۔ یہ طویل اکائیاں طُلبا کی مجموعی موضوع دیکھنے میں معاونت کرتی ہیں۔

3۔ نیو تجدید شُدہ معیاری ورژن (NRSV) ایک ترمیم شُدہ لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے۔ یہ ذیل کے دو جدید ورژنوں کے درمیان وسطی نُکتہ بناتا ہے۔ اِس کے پیراگراف کی تقسیم فاعلوں کی شناخت کیلئے کافی مددگار ہے۔

4۔ ٹوڈے انگریزی ورژن (TEV) ایک شاندار مساوی ترجمہ ہے جسے یونائٹڈ بائبل سوسائٹی نے شائع کیا ہے۔ یہ بائبل کا ترجمہ اِس انداز میں کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ جدید انگریزی قاری یا بولنے والا یونانی عبارت کا مفہوم سمجھ سکتا ہے۔ اکثر خاص طور پر انجیلوں میں یہ NIV کی طرح پیروں کو بولنے والے کی بُنیاد پر تقسیم کرتا ہے نہ کہ فاعلی بُنیاد پر۔ ترجمے کے مقاصد کے حوالے سے یہ اتنا مددگار نہیں ہے۔ یہ قابل غور دلچسپ امر ہے کہ دونوں UBS4 اور TEV ایک ہی طباعتی ادارے کے شائع کردہ ہیں مگر اُن کی عبارتیں متفرق ہیں۔

5۔ نیو یروشلیم بائبل (NJB) ایک شاندار مساوی ترجمہ ہے جو فرانسیسی کیتھولک ترجمے کی بُنیاد پر ہے۔ یہ یورپین ظاہری تناسب سے عبارتی تقسیم کے موازنے کیلئے نہایت سُودمند ہے۔

6۔ طباعتی عبارت 1995 کی تجدیدی نیو امریکن معیاری بائبل (NASB) ہے جو لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے۔ آیت بہ آیت تبصرہ اِس عبارتی تقسیم کی پیش روی کرتا ہے۔

تیسرا اصُول:

تیسرا اصُول یہ کہ بائبل کو مختلف تراجم میں پڑھیں تاکہ وسیع ممکنہ مطالب (مفہومی میدان میں) پر گرفت حاصل کی جاسکے جو بائبل کے الفاظ اور ضرب اُلمثال کے ہوتے ہیں۔ اکثر یونانی الفاظ یا ضرب اُلمثال مختلف انداز میں سمجھے جاسکتے ہیں۔ یہ مختلف تراجم اِن ترجیحات کو سامنے لاتے ہیں اور یونانی نُسخہ جات کے متفرقات کی وضاحت اور شناخت میں معاونت کرتے ہیں۔ یہ مذہبی تعلیم کو مُتاثر نہیں کرتے مگر لازمی طور قدیم الہامی لکھاری کی دی گئی حقیقی عبارت تک پہنچنے میں ہماری معاونت کرتا ہے۔

یہ تبصرہ طُلبا کو اپنے تراجم کی جانچ پڑتال کیلئے ایک پھُرتیلا انداز دیتا ہے۔ یہ تعریفی ہونے کیلئے نہیں ہے مگر اِس کے برعکس معلوماتی اور خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہے۔ اکثر دوُسرے ممکنہ تراجم ہماری معاونت کرتے ہیں کہ ہم جماعتی، پُرتکبر اور کسی محدود حلقے کے نہ ہوکر رہ جائیں۔ مترجمین کے پاس بڑے پیمانے کی تراجمی ترجیحات ہونی چاہیئے تاکہ وہ پہچان سکیں کہ قدیم عبارت کتنی مُبہم ہوسکتی ہے۔ یہ حیران کُن ہے کہ کتنا ادنیٰ معاہدہ اُن مسیحیوں کے درمیان ہے جو بائبل کو اپنی سچائی کا ماخذ ہونے دعویٰ کرتے ہیں۔ اِن اصُولوں نے قدیم عبارت سے جدوجہد پر مجبُور کرتے ہوئے مُجھے میری تاریخی کیفیت پر قابُو پانے میں معاونت کی ہے۔ مُجھے اُمید ہے کہ یہ آپ کیلئے بھی اُتنے ہی باعث برکت ہوں۔

بوب اُٹلے
مشرقی ٹیکساس بیپٹسٹ یونیورسٹی
جُون 27، 1996

بائبل کے اچھے مُطالعہ کیلئے رہنمائی
قابل تصدیق سچائی کیلئے ذاتی تحقیق

کیا ہم سچائی کو جان سکتے ہیں؟ یہ کہاں پائی جاتی ہے؟ کیا ہم منطقی طور اِس کی تصدیق کر سکتے ہیں؟ کیا کوئی بُنیادی اختیار ہے؟ کیا کوئی واجب الوجود ہیں جو ہماری دُنیا، ہماری زندگیوں کی رہنمائی کر سکتی ہیں؟ کیا زندگی کا کوئی مقصد ہے؟ ہم کیوں یہاں پر ہیں؟ ہم کس جانب جارہے ہیں؟ یہ سوالات۔ سوالات جو تمام صاحب عقل لوگ تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے انسانی شعور کو ابتدائے وقت سے گھیرے میں لے رکھا ہے۔(واعظ 11-9:3;13-18:1:13)۔ مجھے اپنی زندگی کے مرکباتی مرکز کیلئے ذاتی تحقیق اچھی طرح یاد ہے۔ میں چھوٹی عُمر میں ہی اپنے خاندان میں اہم طور پر دُوسروں کی گواہی کی بُنیاد پر مسیح پر ایمان لانے والا بن گیا تھا۔ اور پھر جیسے ہی میں بلوغت کی طرف بڑھا، سوالات میری ذات اور میری دُنیا کے بارے میں بھی بڑھتے گئے۔ سادہ تہذیبی اور مذہبی فرسودات مجھے پیش آنے والے یا پڑھے جانے والے تجربات کو معنی نہ دے سکے۔ یہ میرے لئے اُس شدید کٹھن دُنیا میں جس میں رہتا تھا کا سامنا کرتے ہوئے اُلجھن، تحقیق، اشتیاق اور اکثر نا اُمیدی کے احساسات کا وقت تھا۔

بہت سے لوگ اِن بُنیادی سوالات کے جوابات رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن تحقیق و تفتیش کے بعد میں نے دیکھا کہ اُن کے جوابات درج ذیل بُنیادوں کی بنا پر ہیں: (1) ذاتی فلسفے (2) قدیم فرضی داستانیں (3) ذاتی تجربات یا (4) نفسیاتی تجاویز۔ مُجھے تصدیق کے کُچھ دائرہ کار، کُچھ ثبوت، کُچھ انقلابیت کی ضرورت تھی جن کی بُنیاد پر میں اپنے دُنیاوی نظرئے، میرے مرکباتی مرکز، میرے رہنے کے منطق کو قائم رکھ سکوں۔

میں نے اِن کو اپنے بائبل کے مُطالعہ میں پایا۔ میں نے اِن کے قابل اعتبار ہونے کیلئے ثبوتوں کی تحقیق شروع کر دی جو مُجھے درج ذیل میں ملے: (1) بائبل کا تاریخی قابل اعتماد ہونا جیسا کہ آثار قدیمہ نے تصدیق کی ہے (2) پُرانے عہدنامے کی نبوتوں کی دُرستگی (3) بائبل کے پیغام میں اپنے انشا سے سولہ سو برس تک وحدانیت اور (4) لوگوں کی ذاتی گواہیاں جن کی زندگیاں مُستقل طور پر بائبل سے ناطہ جوڑنے کے بعد تبدیل ہوگئیں۔ مسیحیت بطور ایمان اور یقین کے وحدانی نظام کے انسانی زندگی کے پیچیدہ سوالوں کیلئے اہلیت رکھتی ہے۔ نہ صرف یہ ایک انقلابی ساخت فراہم کرتی ہے بلکہ بائبل کے ایمان کے تجرباتی پہلو نے مُجھے جذباتی شادمانی اور پائیداری بخشی۔

میں نے سوچا کہ میں نے اپنی زندگی کا مرکباتی مرکز پالیا ہے یعنی مسیح جو کلام کے وسیلے سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ ایک تیز تجربہ ایک جذباتی رہا کرتا تھا۔ بحرحال، مُجھے ابھی بھی وہ صدمہ اور درد یاد ہے جب یہ مُجھ پر نمُودار ہونا شروع ہوا کہ اِس کتاب کے کتنے مختلف تراجم کی وکالت کی گئی ہے اور کبھی کبھار ایک ہی کلیسیاؤں میں اور مکتبہِ فکر میں بھی۔ بائبل کے قابل اعتبار ہونے اور الہیات کی تصدیق انجام نہ تھا بلکہ محض ابتدا تھی۔ میں کیسے کلام کے بہت سے مختلف حوالوں کے متفرق اور متضاد تراجم کی تصدیق یا تردید کر سکتا ہوں اُن سے جو اِس کی حاکمیت اور قابل اعتبار ہونے کا دعویٰ کرتے تھے؟

یہ کام میرا مقصدِ حیات اور ایمان کی یاترا بن گیا۔ میں جانتا تھا کہ مسیح میں میرے ایمان نے (1) مُجھے بڑا اطمینان اور شادمانی دی۔ میرا ذہن میری ثقافت (جدیدیت سے قبل) کے نظریہ اضافیت کے وسط میں چند غیر مشروط کی تلاش میں تھا (2) تضاداتی مذہبی انظام (دُنیا کے مذاہب) کی مذہبی تعلیم۔ اور (3) جماعتی غرور۔ قدیم مواد کے تراجم کیلئے اپنی مصدقی رسائیوں کی تلاش میں، میں اپنی ہی تاریخی، تہذیبی، جماعتی اور تجرباتی تعصّبات کو پا کر بہت حیران ہوا۔ میں اکثر بائبل اپنے ذاتی نظریات کو مضبوط کرنے کیلئے پڑھتا تھا۔ میں اِسے مذہبی تعلیم کی بُنیاد بناتے ہوئے دُوسروں پر تنقید کیلئے استعمال کرتا تھا اور اِس کے ساتھ ساتھ اپنی ذاتی عدم تحفظات اور کوتاہیوں کی دوبارہ توثیق کرتے ہوئے۔ میرے لئے یہ قابل عمل ہوتے دیکھنا کتنا دردمند تھا!

حالانکہ میں کبھی بھی مکمل طور پر مقصد نہیں ہو سکتا لیکن میں بائبل کا بہتر مُطالعہ کرنے والا بن سکتا ہوں۔ میں اپنے تعصّبات کو اُن کی شناخت کرتے ہوئے اور اُن کی موجودگی کو مانتے ہوئے محدود کر سکتا ہوں۔ میں تا حال اُن سے آزاد نہیں ہوں مگر میں نے اپنی ذاتی کمزوریوں سے مقابلہ کیا ہے۔ مترجم اکثر بائبل کے اچھے مُطالعہ کا سب سے بڑا دُشمن ہوتا ہے۔ مُجھے کچھ قیاس اولین کا اندراج کرنے دیں جو میں اپنے بائبل میں لاتا ہوں تا کہ قارئین میرے ساتھ اُن کا مُشاہدہ کر سکیں:

ا۔ قیاس اولین:

ا۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ بائبل ایک سچے خُدا کا واحد الہی ذاتی مُکاشفہ ہے۔ اِس لئے یہ حقیقی الہی لکھاری (رُوح اُلقدس) کے مقاصد کی روشنی میں انسانی مُصنف کے ذریعے سے خاص تاریخی پس منظر میں لکھے گئے طور کا ترجمہ کیا جائے۔

ب۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ بائبل عام شخص ۔تمام لوگوں کیلئے لکھی گئی۔خُدا نے اپنے آپ کو ہم سے تاریخی اور تہذیبی سیاق وسباق میں واضح طور پر بات کرنے کیلئے موافق کیا۔خُدا سچائی کو نہیں چُھپاتا۔وہ چاہتا ہے کہ ہم سمجھ پائیں۔اِس لئے اِس کا اُن ایام کی روشنی میں ترجمہ ہونا چاہیئے نہ کہ ہمارے۔بائبل کا ہمارے لئے وہ مفہوم نہیں ہونا چاہیئے جو اِس کا کبھی بھی اُن کیلئے نہ تھا جنہوں نے سب سے پہلے بائبل پڑھی یا سُنی تھی۔یہ اوسطً انسانی ذہن کے سمجھنے کے قابل ہے اور اِس میں عام انسانی ابلاغ کی صُورتیں اور تکنیکیں استعمال ہوئی ہیں۔

ج۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ بائبل میں ایک متحدہ پیغام اور مقصد ہے۔یہ خُود اپنی تردید نہیں کرتی حالانکہ اِس میں مُشکل اور خلاف قیاس حوالے ہیں۔پس،بائبل کا سب سے بہترین مترجم بائبل ازخُود ہے۔

د۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ ہر حوالہ (نبوتوں کے علاوہ) میں حقیقی الہامی لکھاری کے مقصد کی بُنیاد پر ایک اور صرف ایک مفہوم ہوتا ہے۔حالانکہ ہم کبھی بھی مُکمل طور پُر یقین نہیں ہوسکتے کہ ہم حقیقی لکھاری کے مقصد کو جانتے ہیں،بہت سی علامتیں اِس سمت میں اشارہ کرتی ہیں:

ا۔ پیغام کے اظہار کیلئے چُنا گیا ادبی فن پارہ (ادبی قسم)۔

۲۔ تاریخی پس منظر اور/یا خاص موقع جس نے تحریر کو ظاہر کیا۔

۳۔ پُوری کتاب کا ادبی سیاق وسباق اِس کے ساتھ ساتھ ہر ایک ادبی اکائی۔

۴۔ ادبی اکائی کی عبارتی تزئین (خاکہ) جب وہ پُورے پیغام سے تعلق پیدا کرتے ہیں۔

۵۔ مخصُوص گرائمر کے اجزا جو پیغام پہنچانے کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔

۶۔ پیغام کو پیش کرنے کیلئے چُنے گئے الفاظ۔

۷۔ متوازی حوالے۔

اِن میں سے ہر ایک طوالت وعرض کی تحقیق ہماری حوالے کی تحقیق کا حصّہ بن جاتا ہے۔اِس سے قبل کہ میں بائبل کے اچھے مُطالعہ کیلئے اپنے طریقہ کار کی وضاحت کروں مُجھے کُچھ غیر مناسب طریقہ کار بیان کرنے دیں جو آج کل استعمال میں عام ہیں اور جنہوں نے تراجم کی اتنی زیادہ اقسام پیدا کردی ہیں اور جن سے اِس وجہ سے پرہیز کیا جانا چاہیئے:

II۔ غیر مُناسب طریقہ کار:

ا۔بائبل کی کتابوں کے ادبی سیاق وسباق کو نظرانداز کرنا اور ہر فقرے،جُز یا حتیٰ کہ انفرادی الفاظ کو سچائی کے بیانات کے طور استعمال کرنا جو لکھاری کے مقصد یا وسیع اُلنظر سیاق و سباق سے غیر متعلقہ ہو۔یہ اکثر ''عبارتی۔ثبوت'' کہلاتا ہے۔

ب۔کتابوں کے تاریخی پس منظر کو نظرانداز کرتے ہوئے،اُس فرضی تاریخی پس منظر کے مُتبادل سے جس کو ازخُود عبارت سے کم یا کوئی معاونت حاصل نہیں ہوتی۔

ج۔کتابوں کے تاریخی پس منظر کو نظرانداز کرتے ہوئے اور اُسے ایسے مقامی اخبار کے طور پر پڑھتے ہوئے جو بُنیادی طور پر جدید انفرادی مسیحیوں کیلئے لکھا گیا ہو۔

د۔کتابوں کے تاریخی پس منظر کو نظرانداز کرتے ہوئے اور عبارت کو تمثیلی طور فلسفیانہ/الہیاتی پیغام میں بدلتے ہوئے جو مُکمل طور حقیقی لکھاری کے ارادے اور پہلے سُننے والوں سے غیر متعلقہ ہو۔

ر۔اصل پیغام کو کسی کے ذاتی الہیاتی نظام،دلپسند مذہبی تعلیم یا ہم عصر مسئلے سے بدلتے ہوئے نظرانداز کرنا جو حقیقی لکھاری کے مقاصد اور بیان کردہ پیغام سے غیر متعلقہ ہو۔یہ مظہر قُدرت اکثر بائبل کے ابتدائی مُطالعہ کی بطور مقرر کے اختیار وضع کرنے کے ذریعے کی تقلید کرتا ہے۔یہ اکثر ''قاری کے ردعمل'' کا حوالہ دیتا ہے (''عبارت کا میرے لئے کیا مطلب ہے'' ترجمہ)۔

حقیقت میں ترجمے کے عمل کے دوران تمام تینوں اجزا شامل رکھنے چاہیئے۔تصدیق کے طور پر میری تفسیر پہلے دو اجزا پر مرکوز ہے:حقیقی لکھاری اور عبارت۔میں نے مُمکنہ طور پر اُن بدسلوکیوں کے ردعمل کے طور پر ایسا کیا جن کا میں نے مُشاہدہ کیا (1) عبارتوں کو تمثیلی یا رُوحانی بنانا اور (2) ''قاری کا ردعمل'' ترجمہ (اِس کا میرے لئے کیا مطلب ہے)۔بدسلوکی ہر مرحلے پر وقوع ہوسکتی ہے۔ہمیں ہمیشہ اپنے مقاصد،تعصّبات،تکنیکیں اور دستوُرالعمل کو پرکھنا چاہیئے۔مگر ہم اِنہیں کیسے پرکھ سکتے ہیں جب اگر ترجمے کیلئے کوئی حدیں نہ ہوں کوئی حد نہیں،کوئی طریقہ کار نہیں؟یہ وہ مُقام ہے جہاں مُصنفاتی ارادہ اور عبارتی ساخت مُجھے مُمکنہ مُستند تراجم کے دائرہ کار کو محدود کرنے کیلئے کُچھ طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔

اِن غیر مُناسب مطالعاتی تکنیکوں کی روشنی میں بائبل کے اچھے مُطالعہ اور ترجمے کیلئے وہ کون سی مُمکنہ رسائیاں ہیں جو تصدیق اور استحکام کا دائرہ فراہم کرتی ہیں؟

کم از کم تین متعلقہ اجزا تمام تحریری انسانی ابلاغ میں پائے جاتے ہیں:
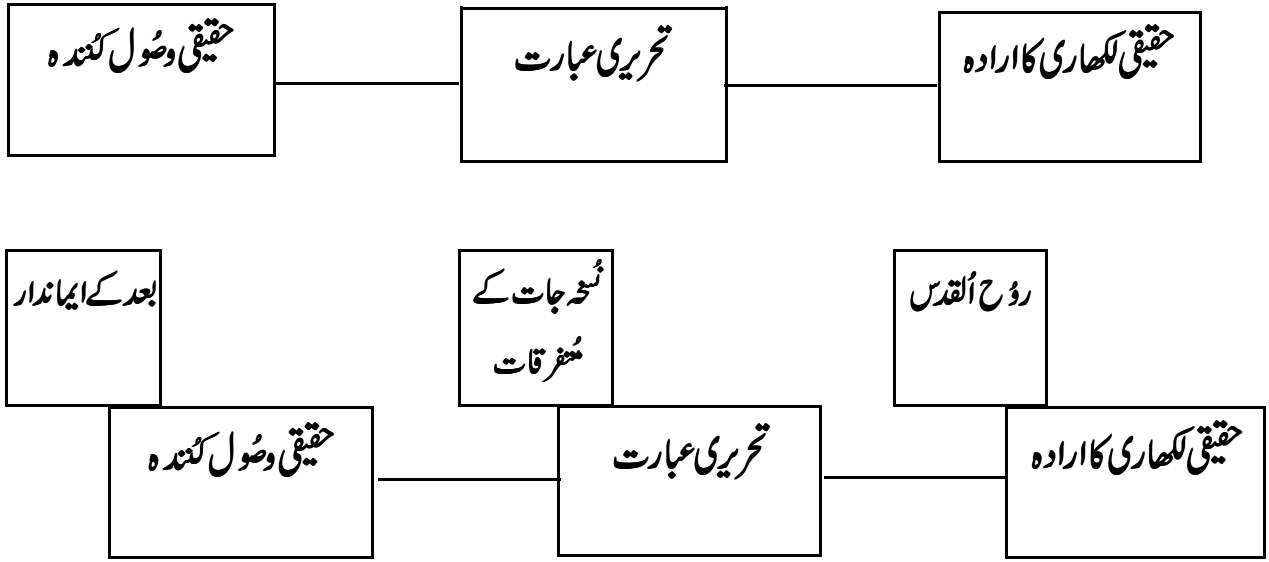
ماضی میں مختلف مُطالعاتی تکنیکیں اِن تین اجزا میں سے ایک پر مرکوز رہی ہیں۔ مگر بائبل کی بیمثال الہیت کی حقیقی تصدیق کیلئے درج بالا ترمیمی خاکہ زیادہ مُناسب ہے:

III۔ بائبل کے اچھے مُطالعہ کیلئے مُمکنہ رسائیاں:

اِس نکتے پر میں تشریح کی خاص ادبی قسم کی مُنفرد تکنیکوں کی بات نہیں کر رہا بلکہ عمومی تشریح وتاویل کے اصولوں کی بات کرتا ہوں جو ہر قسم کے بائبل کی عبارتوں کیلئے مُستند ہیں۔ ادبی قسم کی خاص رسائیوں کیلئے ''بائبل کو اپنی مُکمل قدر و قیمت کے ساتھ کیسے پڑھا جائے'' ایک اچھی کتاب ہے جو گورڈن فی اور ڈگلس سٹیوارٹ نے لکھی ہے اور اُسے زوندروان نے شائع کیا ہے۔

میرا طریقہ کار ابتدائی طور پر رُوح اُلقدس کو بائبل کے چار پڑھنے کے شخصی ادوار کے ذریعے واضح کرنے کیلئے اجازت دیتے ہوئے قارئین پر مرکوز ہے۔ یہ رُوح اُلقدس، عبارت اور پڑھنے والے بُنیادی بناتا ہے نہ کہ ثانوی۔ یہ پڑھنے والے کو تبصرہ نگار سے غیر ضروری اثر لینے سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے یہ کہتے ہوئے سُنا ہے: ''بائبل تبصروں پر بہت زیادہ روشنی ڈالتی ہے''۔ یہ مُطالعاتی امداد کی قدر و قیمت کم کرنے کا مفہوم نہیں ہے بلکہ اِس کے بجائے اُن کے استعمال کیلئے مُناسب اوقات کی دلیل ہے۔

ہم اپنی تشریح کی از خُود عبارت سے معاونت کر سکتے ہیں۔ پانچ مندرجات کم از کم محدود تصدیق فراہم کرتے ہیں:

1۔ حقیقی لکھاری کا
   ا۔ تاریخی پس منظر
   ب۔ ادبی سیاق وسباق
2۔ حقیقی مُصنف کی درج ذیل ترجیح
   ا۔ گرائمر کی ساختیں (نحو علم)
   ب۔ ہم عصر کام کا استعمال
   ج۔ ادبی قسم

3۔ مناسب کی ہماری سمجھ

ا۔ متعلقہ متوازی حوالے

ہمیں ضروری ہے کہ اپنی تشریح کے پس پُشت اسباب اور منطق فراہم کر سکیں۔ بائبل، ایمان اور عمل کیلئے ہمارا واحد ذریعہ ہے۔افسوس کے ساتھ، مسیحی اکثر جو یہ سکھاتی یا تصدیق کرتی ہے سے اتفاق نہیں کرتے۔ بائبل کی الٰہیت پر دعویٰ خود شکستی ہے اور پھر ایمانداروں کیلئے جو یہ سکھاتی اور طلب کرتی ہے پر مُتفق نہ ہونا۔

درج ذیل تشریحی بصیرت فراہم کرنے کیلئے چار مُطالعاتی ادوار وضع کئے گئے ہیں:

ا۔ پہلا مُطالعاتی دور:

ا۔ بائبل کو ایک ہی نشست میں پڑھیں۔ اِسے دوبارہ مختلف ترجمے میں پڑھیں، مُمکنہ طور پر مختلف ترجمے کے نظریئے سے۔

ا۔ لفظ بہ لفظ(NKJV,NASB,NRSV)

ب۔ قوت عمل رکھنے والا مساوی(TEV,JB)

ج۔ مُفصل بیان (زندہ بائبل، طوالتی بائبل)

۲۔ مُکمل تحریر کا مرکزی مقصد تلاش کریں۔اُس کے موضوع کی شناخت کریں۔

۳۔ ادبی اکائی، باب، پیرے یا فقرے کو جُدا (اگر مُمکن ہو) کریں جو واضح طور اِس مرکزی مقصد یا موضوع کا اظہار کرتے ہوں۔

۴۔ قوی تر ادبی اقسام کی شناخت کریں۔

ا۔ پُرانا عہدنامہ

(۱) عبرانی بیانہ

(۲) عبرانی شاعری (حکمتی مواد، زبُور)

(۳) عبرانی نبوتیں (نثر، شاعری)

(۴) شریعتی قوانین

ب۔ نیا عہدنامہ

(۱) بیانیہ (انجیلیں، اعمال)

(۲) تمثیلیں (انجیلیں)

(۳) خطوط/رسُولوں کے خط

(۴) الہامی مواد

ب۔ دوُسرا مُطالعاتی دور:

ا۔ مُکمل کتاب دوبارہ اہم موضوعات یا عُنوان کی شناخت کی تلاش کیلئے پڑھیں۔

۲۔ اہم موضوعات کا خاکہ کھینچیں اور اُن کے مواد کو سادہ فقرے میں مُختصر بیان کریں۔

۳۔ اپنے بیانی مقصد اور وسیع خُلاصے کی مُطالعاتی امداد کے ساتھ پڑتال کریں۔

ج۔ تیسرا مُطالعاتی دور:

ا۔ مُکمل کتاب کو تاریخی پس منظر کی شناخت اور خاص مواقعے جو اِن کی تحریر کیلئے از خُود بائبل کی کتاب میں سے ہیں کی تلاش کیلئے دوبارہ پڑھیں۔

۲۔ اُن تاریخی عناصر کی فہرست درج کریں جن کا بائبل کی کتاب میں ذکر ہوا ہے۔

ا۔ مُصنف

ب۔ تاریخ

ج۔ حصُول کُنندہ

د۔ تحریر کا خاص سبب

ر۔ تہذیبی پس منظر کے پہلو جو مقصدِ تحریر سے مُناسبت رکھتے ہیں

س۔ تاریخی شخصیات اور واقعات کیلئے حوالے

۳۔ بائبل کی کتاب کے اُس حصّے کے اپنے خُلاصے کو پیراگراف کی سطح پر وسعت دیں جس کی آپ تشریح کر رہے ہیں۔ ہمیشہ ادبی اکائی کی شناخت اور خُلاصہ بنائیں۔ یہ بہت سے ابواب یا پیرے ہو سکتے ہیں۔ یہ آپ کو حقیقی لکھاری کی منطق اور عبارتی تزئین کی تقلید کے اہل کرتا ہے۔

۴۔ مُطالعاتی امداد کا استعمال کرتے ہوئے تاریخی پس منظر کی پڑتال کریں۔

د۔ چوتھا مُطالعاتی دور:

ا۔ مخصُوص ادبی اکائی کا دوبارہ مختلف تراجم میں مُطالعہ کریں:

ا۔ لفظ بہ لفظ (NKJV,NASB,NRSV)

ب۔ قوت عمل رکھنے والا مساوی (TEV,JB)

ج۔ مُفصل بیان (زندہ بائبل، طوالتی بائبل)

۲۔ ادبی یا گرائمر کی ساختوں کو دیکھیں

ا۔ دُہرائے گئے فقرے، افسیوں 1:6,12,13

ب۔ دُہرائی گئی گرائمر کی ساختیں، رومیوں 8:31

ج۔ موازناتی تصورات

۳۔ درج ذیل اجزا کا اندراج کریں:

ا۔ اہم اصطلاحات

ب۔ خلاف معمول اصطلاحات

ج۔ اہم گرائمر کی ساختیں

د۔ خاص طور پر مُشکل الفاظ، جُزو اور فقرے

۴۔ متعلقہ متوازی حوالوں کو دیکھیں

ا۔ درج ذیل کے استعمال سے اپنے موضوع پر واضح سکھانے والے حوالے کو دیکھیں:

(۱) "مُنظم الہیاتی" کتابیں

(۲) حوالہ جاتی بائبلیں

(۳) مُطابقاتیں

ب۔ اپنے موضوع کے اندر مُمکنہ قول محالی جوڑوں کیلئے دیکھیں۔ بہت سی بائبل کی سچائیاں مُقامی لسانی جوڑوں میں پیش کی جاتی ہیں، بہت سے جماعتی تصادم عبارتی ثبوت سے پیدا ہوتے ہیں جو کہ بائبل کے الجھاؤ کا جُزوی سبب ہے۔ پُوری بائبل الہامی ہے اور ہمیں اِس کا مُکمل پیغام اخذ کرنا چاہیئے تا کہ اپنی تشریح میں کلام کی متوازنیت لا سکیں۔

ج۔ اُسی کتاب، اُسی لکھاری یا اُسی ادبی قسم کے اندر متوازی پہلوؤں کیلئے دیکھیں، بائبل ازخُود اپنی بہترین تشریح کرتی ہے کیونکہ اِس کا ایک ہی لکھاری یعنی رُوح اُلقدس ہے۔

۵۔ تاریخی پس منظر اور واقعات کے اپنے مُشاہدات کی پڑتال کیلئے مُطالعاتی امداد کا استعمال کریں:

ا۔ تحقیقی بائبل

ب۔ بائبل انسائیکلو پیڈیا، حوالہ جاتی کتابیں اور لُغات

ج۔ بائبل کے تعارف

د۔ بائبل کے تبصرے (اپنی تحقیق میں اِس نکتے پر، ایماندار جماعت نیز ماضی اور حال کو اِس اہل کریں کہ وہ آپ کی ذاتی تحقیق کی امداد اور دُرستگی کرسکیں۔

IV۔ بائبل کی تشریح کا استعمال:

اِس نکتے پر ہم استعمال کی طرف جاتے ہیں۔ آپ نے عبارت کو اُس کے حقیقی پس منظر میں سمجھنے میں وقت گذارا، اب آپ اِسے اپنی زندگی، اپنی تہذیب میں بھی استعمال کریں ۔میں بائبل کے اختیار کی تعریف ''وہ سمجھ جو حقیقی بائبل کا لکھاری اپنے ایام میں کہتا تھا اور وہی سچائی ہمارے ایام میں استعمال کرتا ہے'' کے طور کرتا ہے۔

استعمال کو ہمیشہ حقیقی لکھاری کے ارادے کی دونوں وقت اور منطق میں تشریح کی تقلید کرنی چاہیئے ۔ہم کبھی بھی بائبل کے حوالے کو اپنے ذاتی ایام میں استعمال نہیں کرسکتے جب تک کہ جانیں کہ یہ اپنے ایام میں کیا کہتی تھی۔ بائبل کے حوالے کا کبھی بھی وہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے جو کبھی تھا ہی نہیں۔

آپ کا تفصیلی خُلاصہ پیراگراف کی سطح پر (مُطالعاتی دور نمبر 3) آپ کی رہنمائی ہوگا۔ استعمال پیراگراف کی سطح پر ہونا چاہیئے نہ کہ لفظ کی سطح پر۔ الفاظ کے مطالب صرف سیاق وسباق میں ہی ہوتے ہیں، جُز کے مطالب صرف سیاق وسباق میں ہی ہوتے ہیں اور فقروں کے مطالب بھی صرف سیاق وسباق میں ہی ہوتے ہیں۔تشریحی عمل میں واحد الہامی شخص حقیقی لکھاری ہی ہے۔ہمیں رُوح اُلقدس کی ہدایت سے صرف اُس کے خیال کی پیروی کرنی چاہیئے ۔مگر ہدایت الہام نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ ''خُداوندیُوں فرماتا ہے'' ہمیں حقیقی لکھارے کے ارادے سے مُستقل رہنا چاہیئے ۔استعمال خاص طور پر پُوری تحریر کے عمومی مقصد، خاص ادبی اکائی اور پیرگراف کی سطح کی افکاری ترویج سے متعلقہ ہونا چاہیئے ۔

ہمارے آج کے دور کے مسائل کو بائبل میں عمل دخل مت کرنے دیں، بائبل کو خُود بولنے دیں ۔ اِس کے لئے ضروری ہے کہ ہم عبارت سے اصُول اخذ کریں ۔ یہ مستند ہے اگر عبارت اُصول کی معاونت کرتی ہے۔لیکن بدقسمتی سے بہت دفعہ ہمارے اصُول صرف ''ہمارے'' ہی ہوتے ہیں۔ نہ کہ عبارت کے اصُول۔

بائبل میں استعمال کرتے ہوئے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ (ماسوائے نبوتوں کے) ایک اور صرف ایک مفہوم ہی کسی خاص بائبل کی عبارت کیلئے مُستند ہے۔ یہ مفہوم حقیقی لکھارے کے اُس ارادے سے متعلقہ ہوتا ہے جس بحران یا ضرورت کو وہ اپنے دور میں میں مخاطب کرتا ہے۔ بہت سے مُمکنہ استعمال اِس مفہوم سے اخذ کئے جاسکتے ہیں۔استعمال حصُول کنندہ کی ضرورت کی بُنیاد پر ہوگا لیکن حقیقی لکھارے کے مفہوم سے متعلقہ ہونا چاہیئے ۔

V۔ تشریح کے رُوحانی پہلو:

اب تک تشریح اور استعمال میں شامل منطقی اور عبارتی عمل پر میں نے بات چیت کی ہے۔اب مُجھے مختصراً تشریح کے رُوحانی پہلو پر بات کرنے دیں ۔ درج ذیل پڑتالی فہرست میرے لئے مددگار رہی ہے:

ا۔ رُوح اُلقدس کی مدد کیلئے دُعا کریں (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 1:26-2:16)۔

ب۔ شخصی مُعافی اور دانستہ گُناہوں سے پاکی کیلئے دیعا کریں (بحوالہ پہلا یوحنا 1:9)۔

ج۔ خُدا کو جاننے کیلئے بڑی خواہش کیلئے دُعا کریں (بحوالہ زبُور 19:7-14;42:1ff;119:1ff)۔

د۔ اپنی زندگی میں کوئی بھی نئی بصیرت استعمال کریں۔

ر۔ صابر اور سکھانے والے رہیں۔

یہ بہت مُشکل ہے کہ منطقی عمل اور رُوح اُلقدس کی رُوحانی قیادت کے درمیان توازن برقرار رکھیں۔ درج ذیل اقتباس نے مُجھے اِن دونوں میں یہ توازن رکھنے میں معاونت کی ہے:

ا۔ جیمز ڈبلیو سائر کی کتاب ''مُبالغائی کلام'' صفحہ 17-18 سے

''ہدایت خُدا کے لوگوں کے ذہنوں میں آتی ہے۔ نہ کہ محض روحانی اعلیٰ کو۔ بائبل کی مسیحیت میں کوئی گُرو کلاس نہیں ہے، کوئی ہدایتی نہیں، کوئی ایسے لوگ نہیں کہ جن کے ذریعے سے مُناسب تشریح جاری ہو۔ اور اِس لئے چونکہ رُوح اُلقدس خاص نعمتیں جیسا کہ حکمت، سمجھ اور رُوحانی امتیازیت دیتا ہے، وہ اِن نعمت یافتہ مسیحیوں کو ذمہ داری نہیں دیتا کہ وہ اُس کے کلام کے واحد بااختیار تشریح کرنے والے ہوں۔ یہ خُدا کے ہر ایک بندے پر منحصر ہے کہ وہ بائبل کے حوالے کے ذریعے سے عدالت کرنا اور امتیاز کرنا سیکھیں جو خُود اختیار کے طور ٹھہرتا ہے حتیٰ کہ اُن کیلئے جن کو خُدا نے خاص صلاحیتیں بخشی ہیں۔ لب لباب یہ ہے کہ جو اندازہ میں پُوری کتاب کے دوران کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ بائبل خُدا کا تمام انسانیت کا الٰہی مُکاشفہ ہے کہ یہ ہمارا تمام معاملات کیلئے بُنیادی اختیار ہے جس کے بارے میں یہ بات کرتی ہے کہ مُکمل بھید نہیں ہے بلکہ ہر تہذیب میں عام لوگوں کیلئے مناسب طور قابل سمجھ ہے''۔

ب۔ کیر کے گارڈ پر، جو برنارڈ ریم کی کتاب ''پروٹسٹنٹ بائبل کی تشریح'' صفحہ 75 میں پایا گیا ہے:

کیر کے گارڈ کے مطابق، بائبل کی گرائمر کی، لُغاتی اور تاریخی تحقیق ضروری تھی مگر بائبل کے حقیقی مُطالعے کیلئے تمہیدی۔ ''بائبل کو خُدا کے کلام کے طور پڑھنے کیلئے ہمیں اپنے مُنہ میں دل کے ساتھ پڑھنا چاہئیے اِس خواہش کے ساتھ کہ خُدا کے ساتھ ہم کلام ہو رہے ہیں۔ بائبل کو بے دھیانی میں، نصابی طور، پیشہ ورانہ یا بے خیالی میں پڑھنا بائبل کو خُدا کے کلام کے طور پڑھنا نہیں ہے۔ اور جب کوئی اِسے عشقیہ خط کی طرح پڑھتا ہے تو تب ہی وہ اِسے خُدا کے کلام کے طور پڑھتا ہے''۔

ج۔ ایچ، ایچ راولے کی ''بائبل کی مُطابقات'' میں صفحہ 19۔

''نہ محض بائبل کی شعوری سمجھ کے طور بحرحال مکمل طور ہی اِس کے تمام قدر رکھی جاسکتی ہے۔ یہ ایسی گھٹیا سمجھ کیلئے نہیں بلکہ یہ مُکمل سمجھ کیلئے ضروری ہے۔ اور گرچہ یہ مُکمل ہے تو اِسے اِس کتاب کے رُوحانی فضائل کیلئے رُوحانی سمجھ کی طرف جانا ہے۔ اور اُس رُوحانی سمجھ کیلئے شعوری ہوشمندی سے بڑھکر کر بھی کُچھ ہونا ضروری ہے۔

رُوحانی چیزوں کی رُوحانی امتیازیت ہوتی ہے اور بائبل کے طُلبا کو رُوحانی قبُولیت کے رویئے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی خُدا کو ڈھونڈنے کی جُستجو کہ وہ اپنا آپ خُدا کو دے سکے یعنی گرچہ اُسے اپنی سائنسی تحقیق سے بالاتر ہو کر اُس تمام کتابوں سے عظیم تر کی زرخیز وراثت میں سے گُزرنا ہوگا''۔

VI۔ اِس تبصرے کا طریقہ کار:

یہ مُطالعاتی رہنما تبصرہ آپ کے تشریحی عمل کو درج ذیل انداز میں امداد بہم پہنچانے کیلئے وضع کیا گیا ہے:

ا۔ مختصر تاریخی خاکہ ہر کتاب کا تعارف دیتا ہے۔ جب آپ ''مُطالعاتی دور نمبر 3'' کر چکتے ہیں تو اِس معلومات کی پڑتال کریں۔

ب۔ سیاق وسباق کی بصیرت ہر باب کے شروع میں دی گئی ہے۔ یہ آپ کو دیکھنے میں معاونت کرے گا کہ کیسے ادبی اکائی وضع کی گئی ہے۔

ج۔ ہر باب یا اہم ادبی اکائی کے شروع میں، عبارتی تقسیم اور اُن کے بیانیہ عنوانات درج ذیل کئی جدید تراجم سے فراہم کئے گئے ہیں۔

ا۔ یونائیٹڈ بائبل سوسائٹی یونانی عبارت، تجدید شُدہ چوتھا ایڈیشن (UBS4)۔

۲۔ نیو امریکن معیاری بائبل، 1995 تجدیدی (NASB)۔

۳۔ نیو کنگ جیمز ورژن (NKJV)۔

۴۔ نیا تجدیدی معیاری ورژن (NRSV)۔

۵۔ آج کا انگریزی ورژن (TEV)۔

۶۔ یروشلیم بائبل (JB)۔

عبارتی تقسیم الہامی نہیں ہے۔ انہیں سیاق وسباق سے معلوم کیا جانا چاہئیے۔ مختلف تراجم کے ہر موضوں اور الہیاتی پہلوؤں سے کئی جدید تراجم کا موازنہ کرنے سے ہم حقیقی لکھاری کی سوچ کی فرضی ساخت کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ ہر پیراگراف میں ایک اہم سچائی ہوتی ہے۔ یہ ''عنوانی فقرہ'' یا ''عبارت کا مرکزی خیال'' کہلاتا ہے۔

یہ مُتحدہ سوچ مناسب تاریخی اور گرائمر کی تشریح کیلئے کُلید ہے۔ کسی کو بھی پیراگراف سے کم کبھی بھی تشریح، تبلیغ یا سکھانا نہیں چاہئیے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر پیراگراف اردو

گرد کے پیروں سے متعلقہ ہوتا ہے۔ اِسی لئے پُوری کتاب کا پیرے کی سطح کا خُلاصہ اتنا اہم ہے۔ ہمیں حقیقی الہامی لکھاری کے مُخاطب کردہ موضوع کے منطقی بہاؤ کی تقلید کے اہل ہونا چاہیئے۔

د۔ بوب کے نوٹس تشریح کی آیت بہ آیت رسائی کی تقلید کرتے ہیں ۔ یہ ہمیں حقیقی لکھاری کی سوچ کی تقلید پر مجبور کرتی ہے۔ نوٹس درج ذیل عوامل سے معلومات فراہم کرتے ہیں:

ا۔ ادبی سیاق وسباق

۲۔ تاریخی، تہذیبی بصیرت

۳۔ گرائمر کی معلومات

۴۔ الفاظی تحقیق

۵۔ متعلقہ متوازی حوالے

ر۔ تبصرے میں چند نکات پر، نئی امریکی معیاری ورژن (1995 update) کی مطبوعہ عبارت دیگر کئی جدید تراجم کے ورژنوں کے اضافہ کے ساتھ پیش کی گئی ہے

ا۔ نیو کنگ جیمز ورژن (NKJV)، جو "ٹیکسٹس ریسپٹس" Textus Receptus کے عبارتی نُسخہ جات کی تقلید کرتا ہے۔

۲۔ نیا تجدیدی معیاری ورژن (NRSV)، جو تصحیحی معیاری ورژن کیلئے نیشنل کونسل برائے کلیسیاؤں کی لفظ بہ لفظ دوبارہ جانچ پڑتال ہے۔

۳۔ روز حاضر کا انگریزی ورژن (TEV)، جو امریکن بائبل سوسائٹی کے قوت عمل کے مساوی ترجمہ ہے۔

۴۔ یروشلیم بائبل (JB)، جو فرانسیسی کاتھولک کے قوت عمل مساوی ترجمے کی بُنیاد پر انگریزی ترجمہ ہے۔

س۔ اُن کیلئے جو یونانی نہیں پڑھتے، انگریزی ترجمے کا موازنہ عبارت میں مسئلے کی شناخت کیلئے معاونت کرسکتا ہے:

ا۔ نُسخہ جاتی متفرقات

۲۔ الفاظ کے متبادل مطالب

۳۔ گرائمر کی رُو سے مُشکل عبارتیں اور بناوٹ

۴۔ مبہم عبارتیں

حالانکہ انگریزی تراجم اِن مسائل کو حل نہیں کرسکتا، لیکن وہ انہیں گہری اور تفصیلی تحقیق کیلئے ابدائی مُقام ضرور دے سکتے ہیں۔

ص۔ ہر باب کے اختتام پر متعلقہ سوالات برائے مباحثہ فراہم کئے گئے ہیں جو اُس باب کے اہم تشریحی معاملات کیلئے اہداف کی سعی ہیں۔

یوحنا کا تعارف(Introduction to John)

ابتدائی کلمات:

ا۔ متی اور لوقا یسوع کی پیدائش سے شروع کرے ہیں۔مرقس اُس کے بپتسمہ سے شروع کرتا ہے لیکن یوحنا دُنیا کی تخلیق سے شروع کرتا ہے۔

ب۔ یوحنا ناصرت کے یسوع کی مرتبہ خُداوندی کو پہلے باب کی پہلی آیت سے مکمل پیش کرتا ہے اور اِس تاکید کو پُوری انجیل میں دُہراتا ہے۔نحوی ترکیب کی انجیلیں اِس سچائی کو بہت بعد میں پیش کرتی ہیں (مسیحائی بھید)۔

ج۔ ظاہری طور یوحنا اپنی انجیل کو نحوی انجیلوں کی بُنیادی توثیق کی روشنی میں تشکیل دیتا ہے۔وہ یسوع کی زندگی اور تعلیمات کو ابتدائی کلیسیا (اخیری پہلی صدی) کی ضرورتوں کی روشنی میں تشریح اور اضافہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔وہ آخری رسولی گواہ تھا۔

د۔ یوحنا اپنی یسوع کے بارے میں تمثیل نُمائی کی ساخت مسیحا کے گرد رکتا دکھائی دیتا ہے۔

ا۔ سات معجزات/نشانات اور اُن کی تشریح

۲۔ افراد سے ستائیس مُلاقاتیں اور مکالمات

۳۔ چند پرستش اور تہواروں کے دن

ا۔ سبت

ب۔ عیدفسح (بحوالہ ابواب 5-6)

ج۔ عیدخیام (بحوالہ ابواب 7-10)

د۔ عیدتجدید (بحوالہ 10:22-39)

۴۔ ''میں ہوں'' بیانات

ا۔ الٰہی نام سے متعلقہ (یہواہ)

ا۔ میں وہی ہوں(4:26;8:24,28;13:19;18:5-6)

۲۔ پیشتر ابراہام میں ہوں(8:54-59)

ب۔ وثوقی حالت فاعلی کے ساتھ

ا۔ زندگی کی روٹی میں ہوں(6:35,41,48,51)

۲۔ دُنیا کا نُور میں ہوں(8:12)

۳۔ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں(10:7,9)

۴۔ اچھا چرواہا میں ہوں(10,11,14)

۵۔ قیامت اور زندگی تو میں ہوں(11:25)

۶۔ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں(14:6)

۷۔ انگور کا حقیقی درخت میں ہوں(15:1,5)

ر۔ یوحنا اور دوُسری انجیلوں میں فرق۔

ا۔ حالانکہ یہ سچ ہے کہ یوحنا کا بُنیادی مقصد الہامی ہے، اُس کا تاریخ اور جُغرافیہ کا استعمال بہت دُرست اور تفصیلی ہے۔نحوی تراکیب اور یوحنا کے درمیان متضادیت کی اصل وجہ نامعلوم ہے۔

پڑھنے کا طریقہ کار اوّل (دیکھئے صفحہ vi):

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

پس اِس لئے بائبل کی مکمل کتاب ایک ہی نشست میں پڑھیں۔ اس کتاب کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۱۔ مکمل کتاب کا مرکزی خیال

۲۔ ادب کی کونسی طرز کا استعمال ہُوا ہے۔

پڑھنے کا طریقہ کار دوئم (دیکھئے صفحہ vi اور vii):

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

پس اِس لئے بائبل کی اُس کتاب کو دوُسری مرتبہ ایک ہی نشست میں پڑھیں۔ اُس کے خلاصے میں سے اہم موضوعات کو ایک ہی فقرے میں بیان کریں۔

۱۔ پہلی ادبی اکائی کا فاعل

۲۔ دوُسری ادبی اکائی کا فاعل

۳۔ تیسری ادبی اکائی کا فاعل

۴۔ چوتھی ادبی اکائی کا فاعل

۵۔ وغیرہ وغیرہ

یوحنا 1 (John 1)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UB
ابتدائیہ	زندگی کا کلام	ابتدائیہ	ہمیشہ کا کلام	کلام مجسم ہوا۔
1:1-18	1:1-5	1:1-5	1:1-5	1:1-5
	1:6-9		یوحنا کی گواہی: حقیقی نُور	
	1:10-13	1:6-9	1:6-13	1:6-13
	1:14	1:10-13		
	1:15		کلام مجسم ہوا	1:14-18
	1:16-18	1:14-18	1:14-18	
یوحنا کی گواہی	یوحنا اصطباغی کا پیغام	یوحنا کی انجیل	بیابان میں پکارنے والے کی آواز	یوحنا اصطباغی کی گواہی
1:19-28	1:19,1:20,1:21a,1:21b	1:19-23	1:19-28	1:19-28
	1:21c,1:21d,1:22,1:23	1:24-28		
	1:24-25,1:26-27,1:28			
1:29-34	خُدا کا برّہ	1:29-34	خُدا کا برّہ	خُدا کا برّہ
	1:29-31,1:32-34		1:29-34	1:29-34
پہلے شاگرد	یسوع کے پہلے شاگرد	یسوع کے پہلے شاگرد کی گواہی	پہلے شاگرد	پہلے شاگرد
1:35-39	1:35-36,1:37-38a,1:38b	1:35-42	1:35-42	1:35-42
1:40-42	1:39,1:40-42a,1:42b			
1:43-51	یسوع فلپّس اور نتن ایل کو بُلاتا ہے	1:43-51	فلپّس اور نتن ایل	فلپّس نتن ایل کی بُلاہٹ
			1:43-51	1:43-51
	1:43-45,1:46a,1:46b,1:47			
	1:48a,1:48b,1:49,1:50-51			

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

اگر چہ الہامی طور نہیں، لیکن عبارتوں کی تقسیم مُصنف کے ارادہ کو سمجھنے اور جاننے کے لئے بہت زیادہ اہم ہے۔ ہر جدید ترجمے میں باب اوّل کو تقسیم کیا ہے اور خُلاصہ دیا ہے۔ ہر عبارت کا ایک مرکزی عنوان، سچائی یا سوچ ہوتی ہے۔ ہر ترجمہ اِس عنوان کو اپنے انداز میں بیان کرتا ہے۔ جب آپ بائبل پڑھتے ہیں تو کونسا ترجمہ آپ کو فاعل اور آیات کی تقسیم کی سمجھ میں مناسب لگتا ہے؟

ہر باب میں آپ پہلے بائبل کو پڑھیں اور اِس کے فاعل (عبارت) کی نشاندہی کی کوشش کریں۔ پھر اپنی سمجھ کا جدید تراجم سے موازنہ کریں۔ صرف اِسی صورت میں جب کوئی اصل مُصنف کے مقصد کو اُس کی منطق اور پیشکاری کی تقلید کرنے پر ہی کوئی اصل معنوں میں بائبل کو سمجھ سکتا ہے۔ صرف اصل مُصنف ہی اثر لینے کا متحمل ہے پڑھنے والے کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اِس پیغام میں ترمیم یا تبدیلی کرے۔ بائبل کے قاری کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ الہامی کلام کی سچائی کا اپنی روزمرہ کی زندگی میں اثر لے۔

غور کریں کہ تمام تکنیکی اصلاحات اور اختصاروں کو جدول 1,2,3 میں مکمل طور بیان کیا گیا ہے۔

آیات 1-18 کی الہیاتی اور تاریخی بصیرت:

ا۔ نظم / حمد / عقیدے کا الہیاتی خاکہ

ا۔ ابدی، الٰہی، خالق مُنجی مسیح، آیات 1-5 (یسوع بطور کلمہ)

۲۔ مسیح کی نبوتی گواہی، آیات 6-9,15 (یسوع بطور نُور)

۳۔ مجسم مسیح خُدا کو ظاہر کرتا ہے، آیات 10-18 (یسوع بطور بیٹا)

ب۔ آیات 1-18 کی الہیاتی ساخت اور موجودہ موضوعات

ا۔ یسوع خُدا باپ میں پہلے سے موجود تھا (1a)

۲۔ یسوع خُدا باپ میں دوستانہ شراکت میں تھا (1b,2,18c)

۳۔ یسوع خُدا باپ کی رُوح کی شراکت کرتا ہے (1c,18b)

۴۔ خُدا باپ نجات اور کفارے کا وسیلہ (12-13)

۵۔ متجسم ہونا، مرتبہ خُداوندی انسان کا رُوپ لیتا ہے (9,14)

۶۔ مُکاشفہ، مرتبہ خُداوندی مُکمل ظاہر ہوتا اور جانا جاتا ہے (18d)

ج۔ logos کا عبرانی اور یونانی پس منظر

ا۔ عبرانی پس منظر

ا۔ مُنہ کے کلام کی قوت (یسعیاہ 55:11؛ زبُور 33:6;107:20;145:15)، جیسے کہ تخلیق میں (پیدائش (1:3, 6, 9, 11, 14, 20,24,26,29 اور بُزرگانہ برکت (پیدائش 27:1ff;49:1)۔

ب۔ امثال 8:12-23 "حکمت" کو بطور خُدا کی پہلی تخلیق اور تمام تخلیق کا وسیلہ کے طور مجسم قرار دیتی ہیں (زبُور 33:6 اور غیر الہامی کتاب "سلیمان کی حکمت" 9:9)۔

ج۔ طارگومز (ارامی ترجمہ و تفسیر) میں فقرہ "خُدا کا کلام" لوگوز logos کا متبادل اپنے انسانی طرز کی اصطلاحات کے ساتھ اطمینان کی وجہ سے ہے۔

۲۔ یونانی پس منظر

ا۔ ہیراکلیوٹیس Heracleitus۔ دُنیا مُستقل تبدیلی کی صُورتحال میں تھی، الٰہی اور لاتبدیل لوگوز logos نے اِسے اکٹھے رکھا اور تبدیلی کے عمل کی راہنمائی کی۔

ب۔ افلاطون۔غیر شخصی اور لاتبدیل لوگوز logos نے سیاروں کو مدار میں رکھا اور موسم متعین کئے۔

ج۔ فلفسی زینو۔لوگوز ''دنیا کا سبب'' یا منظّم کرنے والا تھا مگر نیم شخصی تھا

د۔ فیلو۔وہ لوگوز کے نظریئے کو بطور'' کاہن اعظم جو خُدا کے سامنے انسان کی رُوح کو وضع کرتا ہے'' یا ''انسان اور خُدا کے درمیان پُل'' یا ''وہ بادبانی لیور جس سے کائنات کا ناخُدا تمام چیزوں کا نظام سنبھالتا ہے'' (کائناتی حوالہ مُکھی) تصور کرتا ہے۔

د۔ دُوسری صدی عیسوی کے ترقی یافتہ راسخ الاعتقاد الٰہیاتی افلسفانہ نظامات کے اجزا

ا۔ رُوح اور مادے کے درمیان موجودیت (ابدی) اور تقابلی دہراپن۔

۲۔ مادہ بُرائی اور خُودرائے ہے، رُوح اچھائی ہے۔

۳۔ راسخ الاعتقاد نظام فرشتانہ درجات (aeons) کے تسلسل کو اعلیٰ، اچھے خُدا اور کم درجے کا خُدا جو مادہ بنانے کا اہل تھا کا بجا فرض کرتا ہے۔ کُچھ یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ کم درجے کا خُدا پُرانے عہدنامے کا یہواہ (مارسیون کی طرح) تھا۔

۴۔ نجات درج ذیل سے پائی جاتی ہے۔

ا۔ خفیہ علم یا شناختی لفظ جو انسان کو اِن فرشتانہ درجات میں سے خُدا سے اپنے ملاپ کیلئے گُزرنے کے اہل کرتا ہے۔

ب۔ تمام انسانوں میں ایک الٰہی شعلہ جس کے بارے میں تب تک نہیں جانتے جب تک وہ خُفیہ بھید نہیں پاتے۔

ج۔ ایک خاص مُکاشفہ کا شخصی وسیلہ جو انسانوں کو یہ خفیہ بھید دیتا ہے (مسیح کی رُوح)۔

۵۔ یہ فکری نظام یسوع کے مرتبہ خُداوندی کا دعویٰ کرتا ہے مگر اُس کے حقیقی اور مُستقل مجسّم ہونے اور مرکزی کفارہ کی جگہ کو رد کرتا ہے۔

ر۔ تاریخی پس منظر

ا۔ آیات 18-1 اصطلاح لوگوز کے استعمال سے دونوں عبرانی اور یونانی ذہنوں سے مناسبت کی ایک سعی ہے۔

۲۔ راسخ الاعتقادی کی بدعت، یوحنا کی انجیل کے اعلیٰ پائے کی ساخت کے تعارف کا فلسفانہ پس منظر ہے۔ پہلا یوحنا انجیل کا تعارفی خط ہوسکتا ہے۔ اُفکار کا الٰہیاتی نظام جو راسخ الاعتقادیت کہلاتا ہے دُوسری صدی سے قبل تک تحریری طور جانا نہیں جاتا تھا مگر ابتدائی راسخ الاعتقاد موضوعات بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندوں اور فیلو پائے جاتے ہیں۔

۳۔ نحوی تراکیب کی انجیلیں (خاص طور پر مرقس) یسوع کے مرتبہ خُداوندی (مسیحائی بھید) کو کلوری کے بعد سے قبل ظاہر کرتی ہیں مگر یوحنا بہت بعد میں لکھتے ہوئے باب اوّل میں ہی یسوع بطور مکمل خُدا اور مُکمل انسان (انسان کا بیٹا، بحوالہ حزقی ایل 2:1 اور دانی ایل 7:13) کے لازمی موجوعات کو وضع کرتا ہے۔

س۔ دیکھئے خصُوصی موضوع: یوحنا 1 کا موازنہ پہلا یوحنا 1 سے پہلا یوحنا 1:1 پر۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق: NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5-1:1

ا۔ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا ۲۔یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا ۳۔سب چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی ۴۔اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی ۵۔اور نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اُسے قبول نہ کیا۔

1:1 ''ابتدا میں کلام تھا''۔ یہ پیدائش 1:1 اور پہلا یوحنا 1:1 کا عکس ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ پہلا یوحنا انجیل کا تعارفی خط ہو۔ آیات 5-1 یسوع مسیح کی تخلیق سے پہلے کی الٰہی قبل از موجودگی کی تصدیق ہے (بحوالہ 1:15;8:56-59;16:28;17:5 دُوسرا کرنتھیوں 8:9 فلپیّوں 7-2:6 کلسیوں 1:17 عبرانیوں 8-1:3;10:5)۔

☆ ''تھا'' (تین مرتبہ)۔ یہ ایک غیر کامل زمانہ ہے (بحوالہ 1,2,4,10) جو ماضی میں مُستقل موجودیت پر مرکوز ہے۔ یہ اصطلاح خُدا کے کلام کی پہلے سے موجودیت کے اظہار کے استعمال کیلئے ہے۔ یہ آیات 3،6 اور 14 کے مضارع زمانوں کے ساتھ موازنہ ہے۔

☆ ''کلام'' ۔ یونانی اصطلاح لوگوز logos محض ایک لفظ نہیں بلکہ پیغام کا حوالہ ہے۔ اِس سیاق وسباق میں یہ ایک عنوان ہے جسے یونانی ''اسباب دُنیا'' کو بیان کرنے کیلئے استعمال کرتے تھے اور عبرانی ''حکمت'' کیلئے ایک ہم شکل کے طور پر۔ یوحنا اِس اصطلاح کو یہ دعویٰ کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے کہ خُدا کا کلام دونوں انسان اور پیغام ہیں۔

☆ ''خدا کے ساتھ'' ۔ اِس کو ''رُو برُو'' پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ دوستانہ شراکت کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ایک الٰہی رُوح اور تین شخصی ابدی ظہور کے نظرئے کی طرف بھی اشارہ ہے۔ نیا عہد نامہ اِس قول محال کا دعویٰ کرتا ہے کہ یسوع باپ سے الگ ہے مگر یہ بھی کہ وہ باپ میں ایک ہے۔

☆ ''اور کلام خدا تھا'' ۔ یہ فعل غیر کامل زمانہ ہے جیسا کہ آیت 1a میں۔ تھیوس Theos کے ساتھ کوئی جُز نہیں ہے مگر تھیوس یونانی فقرے میں تاکید کیلئے پہلے آتا ہے۔ یہ فقرہ اور آیت 18 خُدا کے کلام Logos کی مُکمل مرتبہ خُداوندی کیلئے ایک مضبوط بیان ہے (بحوالہ 5:18;8:58;10:30;14:9;20:28 رومیوں 9:5 عبرانیوں 1:8 دُوسرا پطرس 1:1)۔ یسوع مُکمل الٰہی ہونے کیساتھ ساتھ مُکمل انسان بھی ہے۔ وہ خُدا باپ کی طرح بالکل نہیں ہے مگر وہ اُسی طرح کی الٰہی رُوح ہے جیسا کہ باپ۔
نیا عہد نامہ ناصرت کے یسوع کی مُکمل مرتبہ خُداوندی کا دعویٰ کرتا ہے مگر باپ کی مُنفرد شخصیت کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ ایک الٰہی رُوح پر زور یوحنا 1:1;5:18;10:30, 34-38;14:9-10 اور 20:28 میں دیا جاتا ہے جبکہ اُن کی امتیازیت پر یوحنا 1:2,14,18;15:19-23;8:28;10:25,29;14:11,12,13,16 میں زور دیا جاتا ہے۔

1:2 ۔ یہ آیت 1 سے متوازی ہے اور دوبارہ وحدانیت کی روشنی میں حیران کُن سچائی پر زور دیتا ہے کہ یسوع جو تقریباً 5-6 قبل مسیح میں پیدا ہوا ہمیشہ باپ کے ساتھ تھا اور اِس لئے مرتبہ خُداوندی ہے۔

1:3 ''سب چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں'' Logos خُدا کا کلام دونوں دکھائی دینے والی اور نہ دکھائی دینے والی کیلئے باپ کا تخلیقی وسیلہ تھا (بحوالہ آیت 10 پہلا کرنتھیوں 8:6 کُلسیوں 1:16 عبرانیوں 1:2)۔ یہ اُس کردار سے ملتا جلتا ہے جو حکمت زبُور 33:6 اور امثال 8:12-23 میں ادا کرتی ہے (جو کہ مونث ہے کیونکہ حکمت مونث جنسی اسم ہے)۔

☆ ''اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی'' ۔ یہ راسخ الاعتقاد جھوٹی تعلیم کا جھٹلانا ہے جو فرشتانہ ابتدائے کائنات سے موجود قوت اعلیٰ اچھائی کے خُدا اور کم درجے کی رُوحانی موجودیت جو مادہ کو تشکیل دیتی ہے کے درمیان ہے۔

1:4 ''اُس میں زندگی تھی'' ۔ یہ فقرہ زور دیتا ہے کہ زندگی ازخُود بیٹے، کلام سے آتی ہے۔ یوحنا اصطلاح ذوجی zoe اُٹھنے کی زندگی، ہمیشہ کی زندگی، خُدا کی زندگی کا حوالہ دینے کیلئے استعمال کرتا تھا (بحوالہ 1:4;3:15,36;4:14,36;5:24,26,29,39,40;6:22,33,35,40,47,48,51,53,54,63,65 وغیرہ)۔ زندگی کیلئے دُوسری یونانی اصطلاح bios زمینی حیاتیاتی زندگی کیلئے استعمال ہوتی تھی (بحوالہ پہلا یوحنا 2:16)۔

☆ ''اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی'' ۔ نُور ایک عام استعارہ ہے جو یوحنا خُدا کی سچائی اور علم کیلئے استعمال کرتا تھا (بحوالہ یوحنا 3:19;8:12;9:5;12:46)۔ غور کریں کہ زندگی تمام انسانوں کیلئے تھی۔ نُور اور تاریکی بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندوں میں بھی ایک عام موضوع تھا۔ یوحنا اپنے آپ کا دُہری (موازناتی) اصطلاحات اور درجات میں اظہار کرتا ہے۔

1:5 ''اور نور تاریکی میں چمکتا ہے'' ۔ یہ زمانہ حال ہے جس کا مطلب ہے مُستقل عمل۔ یسوع ہمیشہ موجود تھا مگر اب وہ واضح طور دُنیا پر ظاہر ہو گیا۔ پُرانے عہد نامے میں خُدا کا مادی یا انسانی ظہور اکثر خُداوند کے فرشتے کے ساتھ شناخت کیا جاتا تھا (بحوالہ پیدائش 16:7-13;22:11-15;31:11,13;48:15-16 خرُوج 3:2,4;13:21; 14:19 قضاۃ 2:1;6:22-23;13:3-22 زکریاہ 3:1-2)۔ کُچھ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ پہلے سے متجسم خُدا کا کلام تھا۔

☆ NASB,NKJV ''اور تاریکی نے اُسے قبول نہ کیا''
NRSV ''اور تاریکی اُس پر غالب نہ آئی''
TEV ''اور تاریکی اُسے کبھی بھی ختم نہ کرسکی''

NJB ''اور تاریکی اُس پر حاوی نہ ہو سکی''

اِس اصطلاح کا بُنیادی مطلب ''گرفت میں لینا'' ہے۔ اِس لئے اِس کا مطلب ہوسکتا ہے کہ (1) غالب آنے کیلئے گرفت میں لینا (بحوالہ متی 16:18) یا (2) قبُول کرنے یا جاننے کیلئے گرفت میں لینا۔ یوحنا نے ہوسکتا ہے یہ ابہام دونوں تجویز کرنے کیلئے استعمال کیا ہو۔ یوحنا کی انجیل کی دونوں خصُوصیات ہوں (مثلاً ''نئے سرے سے پیدا ہونا یا درج بالا'' 3:3 اور ''رُوح کی ہوا'' 3:8)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 1:6-8

۶۔ ایک آدمی یوحنا نام آموجود ہوا جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ ۷۔ یہ گواہی کے لئے آیا کہ نور کی گواہی دے تا کہ سب اس کے وسیلے سے ایمان لائیں ۸۔ وہ خود تو نور نہ تھا مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔

1:6-7 ''ایک آدمی یوحنا نام آموجود ہوا جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لئے آیا کہ نور کی گواہی دے''۔ یوحنا اصطباغی پُرانے عہدنامے کا آخری نبی تھا (اپنے پیغام اور نظریات کے معنوں میں)۔ وہ راہ دُرست کرنے والا تھا جس کی پیشنگوئی ملاکی 3:1 اور 4:5 میں ہوئی ہے (بحوالہ یوحنا 25-1:20)۔

یوحنا رسُول نے یہ آیات 8-6 اِس لئے ڈالی ہونگی کیونکہ یوحنا اصطباغی کے بارے میں ابتدائی غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں (بحوالہ لُوقا 3:15 اعمال 18:25;19:3)۔ یوحنا دُوسرے انجیل نویسوں سے بعد میں لکھتے ہوئے اِس مسئلے کی ترویج کو دیکھا۔ یہ ایک دلچسپ قابل غور بات ہے کہ مسیح کو غیر کامل زمانے (قبل از موجود) کے فعل میں بیان کیا گیا۔ جبکہ یوحنا کو مضارع (وقت میں واضح) اور کامل زمانے (پائیدار نتائج کیساتھ ایک تاریخی واقعہ) کے فعل (آیت 6) میں بیان کیا گیا ہے۔ یسوع ہمیشہ سے موجود تھا۔

1:6-8 ''یہ آیات اور آیت 15 (جملہ معترضہ پس منظر) یوحنا اصطباغی کی یسوع کیلئے گواہی کا اندراج دیتی ہیں۔ وہ پُرانے عہدنامے کا آخری نبی تھا۔ اِن آیات کو شعر کی صُورت میں ڈھالنا مُشکل ہے۔ مُفکرین کے درمیان اِس پر بڑی بحث ہُوئی ہے کہ آیا یہ ابتدائیہ شاعری ہے یا نثر۔

1:7 ''تا کہ سب اس کے وسیلے سے ایمان لائیں''۔ یہ ایک مقصد کا جُزو ہے۔ یوحنا کی انجیل تمام انجیلوں کی طرح (ایک مُنفرد مسیحی ادبی فن پارہ) ایک تبلیغی کتابچہ ہے۔ یہ نجات کی اُن سب کیلئے ایک مُنفرد دعوت ہے جو اُس مسیح میں ایمان کا تجربہ کرتے ہیں جو دُنیا کا نُور رہے (بحوالہ آیت 12، یوحنا 20:31 پہلا تمیتھیس 2:4 دُوسرا پطرس 3:9)۔

1:7,12 ''ایمان''۔ یہ فعل یوحنا کی انجیل میں 78 مرتبہ اور 24 مرتبہ یوحنا کے خطوط میں استعمال ہوئی ہے۔۔ یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ یوحنا کی انجیل کبھی بھی اسم کی صُورت نہیں بلکہ فعلی صُورت استعمال کرتی ہے۔ ایمان ابتدائی طور کوئی شعوری یا جذباتی ردِعمل نہیں ہے۔ بلکہ بُنیادی طور ایک اختیاری ردِعمل ہے۔ اِس یونانی اصطلاح کا ترجمہ تین انگریزی اصطلاحات میں کیا گیا ہے۔ ایمان، بھروسہ اور یقین۔ یہ ''اُسے قبُول کرنے'' کے متوازی ہے (بحوالہ آیت 11;12)۔ نجات خُدا کے فضل اور مسیح کے تکمیل شُدہ کام میں مفت ملتی ہے مگر اُسے قبُول کرنا ضروری ہے۔ نجات ذمہ داریوں اور اختیارات کے ساتھ ایک عہد کا تعلق ہے۔

1:8۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یوحنا رسُول نے دُوسرے انجیل نویسوں سے بہت بعد میں لکھتے ہوئے اُس مسئلے کو پہچانا جو یوحنا اصطباغی کے پیروکاروں کے درمیان پیدا ہوا جنہوں نے نہ سُنا تھا اور نہ یسوع کو قبُول کیا تھا (بحوالہ اعمال 18:25-19:7)۔

خصُوصی موضوع: یسوع کی گواہی

اسم (marturia) اور اُس کا فعل (martureo) ''گواہی'' یوحنا میں ایک اہم اصطلاح ہے۔ یسوع کیلئے بہت سی گواہیاں ہیں:

1۔ یوحنا اصطباغی (بحوالہ یوحنا 1:7,8,15;3:26,28;5:33)

2۔ یسوع از خُود (بحوالہ یوحنا 3:11;5:31;8:13-14)

3۔ سامری عورت (بحوالہ یوحنا 4:39)

4۔ خُدا باپ (بحوالہ یوحنا5:32,34,37;8:18 پہلا یوحنا5:9)

5۔ خُدا کی خُوشخبری (بحوالہ یوحنا5:39)

6۔ لعزرس کے جی اُٹھنے پر ہجوم (بحوالہ یوحنا12:17)

7۔ پاک رُوح (بحوالہ یوحنا15:26-27 پہلا یوحنا5:10,11)

8۔ شاگرد (بحوالہ یوحنا15:27;19:35 پہلا یوحنا1:2;4:14)

9۔ لکھاری خُود (بحوالہ یوحنا21:24)

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:1:9-13

۹۔حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۱۰۔وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔۱۱۔وہ اپنے گھر آیا اور اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا۔۱۲۔لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہیں۔۱۳۔وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے۔

1:9 ''حقیقی نور'' یہ محض جھوٹ کا مترادف نہیں بلکہ اصل اور حقیقی کے معنوں میں سچ ہے۔ یہ ممکنہ طور پر پہلی صدی کے تمام الٰہیاتی تکیرات کی مناسبت ہے۔ یہ یوحنا کی تحاریر میں ایک عام صفت اضافی ہے (بحوالہ3:35;4:23,37;6:32;7:28;15:1;17:3;19:35 اور پہلا یوحنا2:8;5:20 اور دس مرتبہ مُکاشفہ میں)۔ دیکھئے خصُوصی موضوع6:55 پر۔

☆ ''دنیا میں آنے کو تھا''۔یوحنا اکثر اِس فقرے کو یسوع کا عالم اقدس، روحانی خطہ چھوڑنے اور وقت اور جگہ کے مادی خطے کا حوالہ دیتے ہوئے استعمال کرتا ہے (بحوالہ 6:14;9:39;11:27;12:46;16:28)،اِس آیت میں یہ یسوع کے مجسم ہونے کا حوالہ دکھائی دیتا ہے۔

☆ NASB ''جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے''

NKJV ''جو ہر ایک آدمی کو منور کرتا ہے''

NRSV ''ہر ایک کو روشن کرتا ہے''

TEV ''تمام لوگوں پر چمکتا ہے''

NJB ''جو ہر کسی کو روشنی بخشتا ہے''

یہ فقرہ دو طرح سے سمجھا جا سکتا ہے۔ پہلے یونانی ثقافتی پس منظر فرض کرتے ہوئے یہ ہر انسان میں مُکاشفہ کی اندرونی روشنی یعنی الٰہی چمک کا حوالہ ہے۔ یہ ایک انداز ہے جس سے کویکر فرقے کے لوگ Quakers اِس آیت کا ترجمہ کرتے ہیں۔ جبکہ ایسا تصور کبھی بھی یوحنا میں ظاہر نہیں ہوا۔ یوحنا کیلئے ''روشنی'' انسان کی بدی کو ظاہر کرتی ہے (بحوالہ 3:19-21 دوُسرے یہ قُدرتی مُکاشفہ کا حوالہ نہیں ہے [یہ کہ خُدا فطرت کے وسیلہ سے جانا جاتا ہے (زبُور19:1-5 رومیوں1:19-20) یا کوئی اندرونی اخلاقی معنوں میں (بحوالہ رومیوں2:14-15)]، بلکہ خُدا کی روشنی اور نجات کی یسوع کے وسیلے سے دعوت جو کہ واحد حقیقی نُور ہے۔

1:10 ''دنیا'' یوحنا اصطلاح کوس موس kosmos تین مختلف انداز میں استعمال کرتا ہے:(1) مادی کائنات (1:10,11;11:9;16:21;17:5,24;21:25)؛(2) تمام انسان (1:10,29;3:16,17;4:42;6:33;12:19,42;18:29) ؛اور (3) برگشتہ انسانی معاشرہ جو خُدا سے الگ تھلگ منظّم ہے اور عمل پیرا ہے (7:7;15:18-19 پہلا یوحنا 2:15;3:1,13)۔اِس سیاق وسباق میں نمبر۲ قابل عمل ہے۔

☆ '' اور دنیا نے اسے نہ پہچانا''۔نہ ہی برگشتہ غیر قوں نے اور نہ ہی چُنے گئی یہودی قوم نے یسوع کو بطور وعدے کا مسیحا پہچانا۔اصطلاح ''پہچانا'' حقائق کی قبُولی شعوری سے زیادہ

دوستانہ تعلق کے عبرانی محاورے کی عکاسی کرتا ہے (بحوالہ پیدائش 4:1 یرمیاہ 1:5)۔

1:11 ''وہ اپنے گھر آیا اور اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا''۔''اُس کے اپنوں'' آیت 11 میں دومرتبہ استعمال ہوا ہے۔ پہلا استعمال گرائمر کی صُورت بے جنس جمع ہے اور درج ذیل کا حوالہ دیتی ہے: (1) تمام تخلیق کا، یا (2) جغرافیائی طور پر یہودہ یا یروشلیم کا۔ دوُسرا استعمال مذکر اور جمع ہے اور یہودی لوگوں کا حوالہ دیتا ہے۔

1:12 ''لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا''۔ یہ نجات میں انسانی حصّہ ظاہر کرتا ہے (بحوالہ آیت 16)۔ انسانوں کو خُدا کی مسیح میں فضل کی دعوت کا جواب دینا چاہئے (بحوالہ 3:16 رومیوں 10:9-13 افسیوں 2:8-9)۔ خُداوند یقیناً خُودمُختار ہے اور اپنی اِس خُودمُختاری میں وہ برگشتہ انسانوں کے ساتھ مشروط عہد کے تعلقات کا آغاز کرتا ہے۔ برگشتہ انسانوں کو ایمان میں توبہ کرنی چاہئے، یقین، وفاداری اور قائم رہنا چاہئے۔

☆''اُس نے اُنہیں حق بخشا''۔ اِس یونانی اصطلاح کا مطلب یہ ہوسکتا ہے (1) شرعی اختیار یا (2) حق یا استحقاق (بحوالہ 5:27;17:2;19:10,11)۔ یسوع کے وسیلے سے برگشتہ انسان اب خُدا کو جانتے ہیں اور اُسے خُدا اور باپ کے طور قبُول کرتے ہیں۔

☆''خُدا کے فرزند بننے کا''۔ نئے عہدنامے کے لکھاری متواتر خاندانی استعارات کا استعمال مسیحیت کو بیان کرنے کیلئے کرتے ہیں: (1) باپ؛ (2) بیٹا؛ (3) بچے؛ (4) نئے سرے سے پیدا ہونا؛ اور (5) متبنیٰ۔ مسیحیت خاندان سے ملتی جُلتی ہے نہ کہ کسی شے سے (عالم اقدس کا ٹکٹ، آگ لگنے کی صُورت میں انشورنس پالیسی)۔ یہ بھی دلچسپ امر ہے کہ بچوں کیلئے دو یونانی اصطلاحات میں سے ایک ہمیشہ یسوع (huios) کیلئے استعمال ہوتی ہے جبکہ دوُسری (teknon, tekna) ایمانداروں کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ مسیحی خُدا کے فرزند ہیں مگر وہ اُس درجے میں نہیں ہیں جیسے خُدا کا بیٹا یسوع ہے۔ اُس کا تعلق مُنفرد ہے مگر ملتا جُلتا ہے۔

☆''یعنی اُنہیں جو ایمان لاتے ہیں''۔ یہ زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے جس کا مطلب ''وہ جو ایمان رکھنا جاری رکھتے ہیں''۔ اصطلاح کا یہ علم صرف کے متعلق پس منظر ہم عصر مطلب اخذ کرنے میں معاونت کرتا ہے۔ عبرانی میں یہ اصل میں مُستقل قائم رہنے والے شخص کا حوالہ ہے۔ یہ استعاراتی طور پر ایسے شخص کیلئے استعمال ہونے لگا جو قابل بھروسہ، باوفا اور قابل اعتبار تھا۔ یونانی مساوی کا انگریزی میں ترجمہ اصطلاح ''ایمان، یقین اور بھروسہ'' سے ہوا ہے۔ بائبل کے مطابق ایمان اور بھروسہ بُنیادی طور پر وہ نہیں جو ہم کرتے ہیں بلکہ وہ جس میں ہم اپنا بھروسہ رکھتے ہیں۔ یہ خُدا کا قابل بھروسہ ہونا ہے نہ کہ ہمارا جو مرکز نگاہ ہے۔ برگشتہ انسان خُدا کے قابل بھروسہ ہونے پر بھروسہ کرتا ہے، اُس کی ایمانداری پر ایمان رکھتا ہے اور اُس کے پیارے پر یقین رکھتا ہے۔ مرکز نگاہ انسانی ایمان کی شدت یا فراوانی نہیں ہے بلکہ اُس ایمان کا مقصد ہے۔ دیکھئے خصُوصی موضوع 2:23 پر۔

☆''اُس کے نام پر''۔ پُرانے عہدنامے میں کسی شخص کا نام بہت اہمیت کا حامل ہوتا تھا۔ یہ اُن کے کردار یا کردار کے بیان کی ایک پُراُمید از بردست نبوت ہے۔ کسی نام پر ایمان لانے کا مطلب اُس شخص پر ایمان لانا اور اُسے قبُول کرنا ہے۔

1:13	NASB, NKJV, NRSV	''وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے پیدا ہوئے''
	TEV	''وہ قُدرتی وسیلے سے خُدا کے فرزند نہیں بنے یہ کہ کسی انسانی باپ کے بچوں کے طور پیدا ہوئے''
	NJB	''جو کہ انسانی نسل سے پیدا نہیں ہوئے یا جسم کی خواہش سے یا انسان کے ارادہ سے''

اصطلاح ''خُون'' جمع ہے۔ یہ نسلی حق یا انسانی جنسی خواہش کا حوالہ نہیں ہے بلکہ خُدا کا اُن کو چُننے یا بُلانے کا حوالہ ہے جو اُس کے بیٹے پر بھروسہ رکھتے ہیں (بحوالہ 6:44,65)۔ آیات 12 اور 13 خُدا کی بادشاہت اور انسانی ردعمل کی ضرورت کے درمیان عہد بندی کے توازن کو پیش کرتی ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 1:14-18

۱۴۔اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال ۱۵۔یوحنا نے اُس کی بابت گواہی دی ہے اور پکار کر کہا ہے کے یہ وہی ہے جس کا میں نے ذکر کیا کہ جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے مُقدم ٹھہرا کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا ۱۶۔کیونکہ اس معموری میں سے ہم سب نے پایا یعنی فضل پر فضل ۱۷۔اس لئے کہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی ۱۸۔خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا۔

1:14 ''اور کلام مجسم ہوا''۔یوحنا اُن راسخ الاعتقاد کی جھوٹی مذہبی تعلیم کو نشانہ بناتا ہے جو مسیحیت کو یونانی مُشرکین کے اُفکار میں ضم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔یسوع حقیقی انسان اور حقیقی خُدا تھا (بحوالہ پہلا یوحنا 4:1-3) جو عمانوئیل کی صُورت میں وعدہ کی تکمیل کرتا ہے (بحوالہ یسعیاہ 7:14)۔خُدا برگشتہ انسانوں کے درمیان قیام کرتا ہے (لغوی طور ''اپنا خیمہ نصب کرتا ہے'')۔اصطلاح ''خُون'' یوحنا میں کبھی بھی پولُوس کی تحاریر کی طرح گُناہ کی فطرت کا حوالہ نہیں دیتا۔

☆ ''ہمارے درمیان رہا''۔لغوی طور یہ ''قیام کرنا ہے''۔اِس میں یہودی دور کا بیابان میں پھرنے اور ڈیرے ڈالنے کا پس منظر ہے (بحوالہ مُکاشفہ 7:15;21:3)۔یہودی بعد میں اِس بیابان کے تجربے کو یہواہ اور اسرائیل کے درمیان 'ہنی مُون کا عرصہ'' کہتے ہیں۔خُدا اِس عرصے کے علاوہ کبھی بھی اسرائیل کے اتنا قریب نہ تھا۔یہودی اصطلاح اُس خصوصی الٰہی بادل کیلئے جو اسرائیل کی اُس عرصے کے دوران رہنمائی کرتا تھا وہ "the Shekinah" تھا جو عبرانی اصطلاح ''درمیان رہا'' ہے۔

☆ ''اور ہم نے اُس ایسا جلال دیکھا''۔یہ حوالہ ہو سکتا ہے (1) یسوع کی زندگی میں کُچھ جیسے کہ تبدیلیِ صُورت یا آسمان پر جانا, یا (2) یہ نظریہ کہ دکھائی نہ دینے والا یہواہ اب دکھائی دیتا ہے اور مکمل طور جانا جاتا ہے۔یہ وہی تاکید ہے جیسے کہ پہلا یوحنا 1:1-4 میں تھی جو کہ جھوٹے راسخ الاعتقاد کی رُوح اور مادے کے درمیان غیر راسخ الاعتقاد تعلق کی مخالفت میں یسوع کی انسانیت پر تھی۔

پُرانے عہد نامے میں ''جلال'' کیلئے سب سے عام عبرانی لفظ (kbd) اصل میں ایک تجارتی اصطلاح تھا (جو پیمانوں کی جوڑی کا حوالہ دیتا تھا) جس کا مطلب ''بھاری ہونا'' ہے۔ کہ وہ جو بھاری تھا وہ بیش قیمت تھا اور اُس کی حقیقی قدر ہوتی تھی۔اکثر خُدا کی شان کو بیان کرنے کیلئے چمک دمک کے نظریئے کا اضافہ اِس لفظ کے ساتھ کیا جاتا تھا (بحوالہ خروج 15:16;24:17؛ یسعیاہ 60:1-2)۔صرف وہی عزت وتکریم کے لائق ہے۔وہ برگشتہ انسانوں کے دیکھنے کے بہت روشن ہے (بحوالہ خروج 33:17-23؛ یسعیاہ 6:5)۔ خُدا حقیقی طور صرف مسیح کے وسیلے سے ہی جانا جا سکتا ہے (بحوالہ یرمیاہ 1:14 متی 17:2 عبرانیوں 1:3 یعقوب 2:1)۔

اصطلاح ''جلال'' کسی حد تک مُبہم ہے :(1) یہ ''خُدا کی راستبازی'' کے متوازی ہو سکتا ہے ؛ (2) یہ خُدا کی ''پاکیزگی'' یا ''کاملیت'' کا حوالہ ہو سکتا ہے۔(3) یہ خُدا کی شکل کا حوالہ ہو سکتا ہے جس پر انسان بنایا گیا (بحوالہ پیدائش 1:26-27;5:1;9:6) مگر جو بعد بغاوت کی وجہ سے بگڑ گئی (بحوالہ پیدائش 3:1-22)۔یہ سب سے پہلے یہواہ کی اپنے لوگوں کے ساتھ موجودگی کیلئے استعمال ہوا (بحوالہ خروج 16:7,10 احبار 9:23 گنتی 14:10)۔

☆ NASB, NKJV ''جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال''
NRSV ''جس طرح باپ کے اکلوتے کا جلال''
TEV ''وہ جلال جو وہ باپ کے اکلوتے کے طور وصُول کرتا ہے''
JB ''وہ جلال جو اُس کا باپ کے اکلوتے ہونے کے ناطے ہے''

یہ اصطلاح ''اکلوتے'' (monogenes) کا مطلب 'مُنفرد، اپنی قسم میں یکتا'' ہے (بحوالہ 3:16)۔ولگیٹ نے اِس کا ترجمہ ''اکلوتے'' اور بدقسمتی سے پُرانے انگریزی تراجم نے اِس کی تقلید کی (بحوالہ لُوقا 7:12;8:42;9:38 عبرانیوں 11:17)۔مرکزِ نگاہ واحد ہونا یا مُنفرد ہونا ہے نہ کہ جنسی پہلو۔

☆ ''باپ''۔ پُرانا عہدنامہ دوستانہ خاندانی استعارہ خُدا کیلئے بطور باپ متعارف کرواتا ہے: (1) قوم بنی اسرائیل کو اکثر بطور یہواہ کے بیٹے بیان کیا جاتا ہے (بحوالہ ہوسیع 11:1 ملاکی 3:17)؛ (2) حتیٰ کہ استثنا میں بہت پہلے خُدا بطور باپ کی مطابقت استعمال ہوئی ہے (1:31) ؛ (3) استثنا 32 میں بنی اسرائیل ''اُس کے بچے'' اور خُدا ''تُمہارا باپ'' کہلاتا ہے؛ (4) اِس مطابقت کا زبُور 103:13 میں بھی بیان ہے اور زبُور 64:8 میں فروغ پاتا ہے (یتیموں کا باپ) اور (5) یہ نبیوں میں عام تھا (بحوالہ یسعیاہ 1:2;63:8 اسرائیل بطور بیٹا، خُدا بطور باپ 63:16;64:8 یرمیاہ 3:4,19;31:9)۔

یسوع اِس مطابقت کو اپناتا ہے اور اِسے مکمل خاندانی شراکت میں گہرا کرتا ہے خاص طور پر یوحنا 1;14,18;2:16;3:35;4:21,23;5:17,18,19,20,21, 22,23,26,36,37,43,45;6:27,32,37,44,45,46,57;8:16,19,27,28,38,42,49,54;10:15,17,18,25,29,30,32,36,37, 38;11:41;12:26,27,28,49,50;13:1;14:2,6,7,8,9,10,11,12,13,16,20,21,23,24,26,28,31;15:1,8,9,10,15,16, 23,24,26;16:3,10,15,17,23,25,26,27,28,32;17:1,5,11,21,24,25;18:11;20:17,21 میں۔

☆ ''فضل اور سچائی سے معمور ہو کر''۔ یہ حلقہ پُرانے عہدنامے کی اصطلاحات hesed (عہد کی مُحبت اور وفاداری) اور emeh (قابلِ اعتبار ہونا) کی تقلید کرتا ہے جو اکٹھے امثال 16:6 میں استعمال ہوئیں ہیں۔ یہ یسوع کے کردار کو (بحوالہ آیت 17) پُرانے عہدنامے کی عہد کی اصطلاحات میں بیان کرتا ہے۔ دیکھئے خصُوصی موضوع سچائی 6:55 اور 17:3 پر

1:15 ''کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا''۔ یہ یوحنا اصطباغی کی یسوع کے پہلے سے موجود ہونے کی مضبوط تصدیق ہے (بحوالہ 1:1;8:56-59;16:28;17:5 دوسرا کرنتھیوں 8:9 فلپیوں 2:6-7 کُلسیوں 1:17 عبرانیوں 1:13-10:5-8)۔ پہلے سے موجود ہونا اور پیشن گوئی کی نبوت تصدیق کرتی ہے کہ خُدا تاریخ سے بلند و بالا موجود ہے جبکہ وہ تاریخ میں دائرے میں کام کرتا ہے۔ یہ بائبل کے دُنیا کے تناظر میں ایک اہم حصّہ ہے۔

1:16-18 یوحنا کی انجیل کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ کیسے لکھاری اپنے ذاتی تاثرات کو تاریخی واقعات، مکالمات یا سکھانے کی نشستوں میں تقسیم کرتا ہے۔ اکثر یہ یسوع، دوسرے اشخاص اور یوحنا کے الفاظ میں تفریق ناممکن ہوتی ہے۔ بہت سے دانشور یہ کہتے ہیں کہ آیات 19-16 یوحنا لکھاری کے اپنے تاثرات ہیں (بحوالہ 3:14-21)۔

1:16 ''معموری''۔ یہ یونانی اصطلاح peleroma ہے۔ راسخ الاعتقاد جھوٹے اُستاد اِسے اعلیٰ دیوتا اور کم درجے کے روحانی وجود کے درمیان فرشتانہ ادوار کو بیان کرنے کیلئے استعمال کرتے تھے۔ یسوع محض خُدا اور انسان اور فرشتانہ درجات کے درمیان درمیانی ہے (بحوالہ کُلسیوں 1:19;2:9 افسیوں 1:23;4:13)۔ یہاں پھر یُوں لگتا ہے کہ یوحنا رسُول حقیقت کے ابتدائی راسخ الاعتقاد تناظر پر تنقید کرتا ہے۔

☆	NASB, NRSV	''یعنی فضل پر فضل''
	NKJV	''یعنی فضل کیلئے فضل''
	TEV	''ہمیں ایک پر دوسری برکت فراہم کرتے ہوئے''
	NJB	''ایک نعمت پر دوسری کا بدل دیتے ہوئے''

تشریحی سوال یہ ہے کہ ''فضل'' کو کیسے جانا جائے۔ کیا یہ (1) خُدا کا مسیح تک نجات کا رحم (2) خُدا کا مسیحی زندگی کیلئے رحم؛ یا (3) خُدا کا نئے عہد میں مسیح کے وسیلے سے رحم ہے؟ کلیدی خیال ''فضل'' ہے۔ خُدا کا فضل حیران کُن طور یسوع کے مجسم ہونے میں مل گیا ہے یسوع برگشتہ انسانوں کیلئے خُدا کی ''ہاں'' ہے۔ بحوالہ دوسرا کرنتھیوں 1:20۔

1:17 ''شریعت''۔ مُوسوی شریعت بُری نہ تھی مگر تیاری کیلئے تھی اور جہاں تک مکمل نجات کا سوال ہے کیلئے نامکمل تھی (بحوالہ گلتیوں 3:23-29 رومیوں 4)۔

☆ ''فضل''۔ یہ برگشتہ انسان کیلئے خُدا کی بلا استحقاق اور بے جا مُحبت ہے (بحوالہ افسیوں 2:8)۔ یہ اصطلاح فضل (charis) جو پولُوس کی تحاریر میں اتنی اہم ہے یوحنا کی انجیل

میں صرف اِس پیرے میں استعمال ہوئی ہے (بحوالہ 1:14,16,17)۔ نئے عہد نامے کے لکھاری الٰہی قوت سے اپنے ذاتی استعارے، استعارے اور لُغت استعمال کرنے میں آزاد تھے۔

☆ ''سچائی''۔ یہ اِن معنوں میں استعمال ہوا ہے (1) وفاداری یا (2) سچائی بمقابلہ جھوٹا پن (بحوالہ 1:14;8:32;14:6)۔ غور کریں کہ دونوں فضل اور سچائی مسیح کے وسیلے سے آئے (بحوالہ آیت 14)۔

☆ ''یسوع''۔ یہ ابتدائیے میں مریم کے بیٹے کے انسانی نام کا پہلا استعمال ہے۔

1:18 ''خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا'' کُچھ کہتے ہیں کہ یہ خروج 23-33:20 کی تردید کرتا ہے۔ جبکہ خروج کی عبارت میں عبرانی اصطلاح ''پیچھا'' یعنی پرچھائی کا حوالہ نہ کہ خُدا کی جسمانی ساعت۔ یسوع آپ خُدا باپ کا اصلی ظاہر ہونا ہے۔ اُس سے ہٹ کر کوئی واضح مرتبہ خُداوندی کی جانکاری موجود نہیں ہے (بحوالہ کُلسیوں 19-1:15 عبرانیوں 1:2-3)۔

☆ NASB ''اکلوتا خُدا'' NKJV ''اکلوتا بیٹا''
NRSV ''یہ خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے'' TEV ''اکلوتا بیٹا''
NJB ''وہ جو اکلوتا بیٹا ہے''

یہاں یونانی نُسخے کا فرق ہے۔ Theos/ خُدا ابتدائی یونانی نسخہ جات پی 46، پی 75، بی اور سی میں ہے جبکہ ''بیٹا'' بطور ''خُدا'' کے متبادل صرف میسور یٹک اے اور سی 3 میں ہے۔ اصطلاح ''بیٹا'' ممکنہ طور پر کاتبوں کی یادداشت ''واحد اکلوتا بیٹا'' سے آتا ہے جو یوحنا 3;16,18 اور پہلا یوحنا 4:9 میں ہے (بحوالہ بروس ایم میٹزگر کی کتاب ''یونانی نئے عہد نامے کا عبارتی تبصرہ'' صفحہ 198)۔ یہ یسوع کی مکمل اور پُورے مرتبہ خُداوندی کی مضبوط تصدیق ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اِس آیت میں یسوع کیلئے تین القابات ہیں: (1) واحد اکلوتا (2) خُدا اور (3) جو باپ کی گود میں ہے۔
یہاں بارٹ ڈی اہرمینز کی کتاب ''کلام کے مروجہ اخلاقی بگاڑ'' صفحہ 82-78 میں اِس عبارت کے با مقصد تبدیلی کے ممکنات پر دلچسپ گفتگو موجود ہے۔

☆ ''جو باپ کی گود میں ہے''۔ یہ آیات 1 اور 2 میں فقرے ''خُدا کے ساتھ'' کے معنوں سے بہت ملتا جُلتا ہے۔ یہ دوستانہ شراکت کے بارے میں بات چیت ہے۔

☆ NASB ''اُسی نے بیان کیا'' NKJV ''اُسی نے ظاہر کیا''
NRSV,NJB ''جس کے ذریعے جانا گیا'' TEV ''اُس کے ذریعے سے جانا گیا''

ہمیں 1:18 میں استعمال ہونے والے اِس یونانی لفظ سے انگریزی اصطلاح ''تشریح'' ملتا ہے جو مکمل اور پورے ظاہر ہونے کا مفہوم دیتا ہے۔ یسوع کی ذمہ داریوں میں سے ایک باپ کو ظاہر کرنا بھی تھا (بحوالہ یوحنا 10-14:7 عبرانیوں 3-1:2)۔ یسوع کو دیکھنا اور جاننا باپ کو دیکھنا اور جاننا ہے (جو گُناہگاروں کو پیار کرتا ہے، کمزوروں کی مدد کرتا ہے، ناکاروں کو قبُول کرتا ہے، بچوں اور عورتوں کو پاس بُلاتا ہے)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کرسکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ لوگوس (خُدا کا کلام) اور اُس کے قدیم مذہبی، سیکولر اور بائبل سے متعلقہ استعمال کی تعریف بیان کریں۔

2۔ یسوع کی پہلے سے موجودگی کی الہیاتی تعلیم اتنی اہم کیوں ہے؟

3۔ انسان کا نجات پانے میں کیا عمل دخل ہے؟ کوئی کیسے یسوع کو پاتا ہے؟

4۔ کلام کیلئے مجسم ہونا ضروری کیوں تھا؟

5۔ اِس حوالے کا خاکہ کھینچنا اتنا مُشکل کیوں ہے؟

6۔ یسوع کو بیان کرنے کیلئے استعمال ہونے والی مختلف الہیاتی سچائیاں درج کریں (کم از کم 8)

7۔ آیت 18 اتنی اہم آیت کیوں ہے؟

آیات 19-51 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

ا۔ یہ حصّہ یوحنا اصطباغی کے حوالے سے دو ابتدائی کلیسیا کی غلط فہمیوں پر بات کرتا ہے:

ا۔ کہ جو یوحنا اصطباغی کی شخصیت کے حوالے سے پیدا ہوئی اور جس پر آیات 9,20,21,25-6 اور 36-22:3 میں تنازع ہے۔

۲۔ کہ جس میں مسیح کا انسان ہونا شامل ہے اور جس پر آیات 34-32 میں بات ہوئی ہے۔ اِسی راسخ الاعتقادی کی بدعت کو پہلا یوحنا 1 میں نشانہ بنایا گیا ہے پہلا یوحنا ہوسکتا ہے یوحنا کی انجیل کا تعارفی خط ہو۔

ب۔ یوحنا کی انجیل یوحنا اصطباغی کے ہاتھوں یسوع کے بپتسمہ کے بارے میں خاموش ہے۔ مسیح کی زندگی کے حوالے سے یوحنا کے مندرجات میں کلیسیا کی عہد بندی، بپتسمہ اور یوخرست قابل غور طور پر موجود نہیں ہے۔ اِس چھوڑ دیے جانے کی دو ممکنہ وجوہات ہوسکتی ہیں:

ا۔ ابتدائی کلیسیا میں ساکرامنٹوں پر زور کے فروغ نے یوحنا کو مجبور کیا ہوگا کہ وہ مسیحیت کے اِس پہلو پر کم توجہ دے۔ اُس کی انجیل تعلقات پر مرکوز ہے نہ کہ رسومات پر۔ وہ اِس لئے بالکل دو ساکرامنٹ یعنی بپتسمہ اور خُداوند کے آخری کھانے پر نہ ہی بات کرتا ہے اور نہ اِس کا اندراج کرتا ہے۔ کسی چیز کا یُوں نہ موجود ہونا توجہ طلب ہوسکتا ہے۔

۲۔ یوحنا دُوسرے انجیل نویسوں سے بعد میں لکھتے ہوئے مسیح کی زندگی کے بارے میں اپنے مندرجات دُوسروں کی بات کو مکمل کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے۔ چونکہ تمام نحوی تراکیب میں اِن قوانین پر بات ہوچکی تھی یوحنا صرف اضافی معلومات اردگرد کے واقعات کے بارے میں فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ مکالمات اور واقعات جو بالا خانے میں رُونما ہوئے (ابواب 17-13) مگر اصل میں آخری کھانا از خُود نہیں۔

ج۔ اِس حوالے میں زیادہ زور یوحنا اصطباغی کی یسوع کی شخصیت کے بارے میں گواہی ہے۔ یوحنا درج ذیل مسیح کے بارے میں بیانات دیتا ہے:

ا۔ یسوع خُدا کا برّہ ہے (آیت 29) یسوع کیلئے لقب جو صرف یہاں اور مُکاشفہ میں استعمال ہوا ہے۔

۲۔ یسوع کا پہلے سے موجود ہونا (آیت 30)

۳۔ یسوع خُدا کا بیٹا ہے (آیت 34)

۴۔ یسوع رُوح القُدس کو حاصل کرنے اور آگے بانٹنے والا ہے۔

د۔ یسوع کے کام اور شخصیت کے بارے میں سچائیاں درج ذیل شخصی گواہیوں سے وضح ہوتی ہیں:

ا۔ یوحنا اصطباغی کی

۲۔ اندریاس اور شمعون کی

۳۔ فلپّس اور نتن ایل کی

یہ عام ادبی تکنیک پُوری انجیل میں بن جاتی ہے۔ اِس میں ستائیس ایسے مکالمات یا گواہیاں موجود ہیں جو یسوع کے بارے میں ہیں یا یسوع کے ساتھ ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 1:19-23

۱۹۔اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کے جب یہودیوں نے یروشلیم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ ۲۰۔تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں ۲۱۔انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے؟ اس نے کہا کہ میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ ۲۲۔پس انہوں نے اس سے کہا پھر تو ہے کون؟ تا کہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے ۲۳۔اس نے کہا میں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔

1:19 ''یہودیوں''۔ یوحنا کی انجیل میں یہ درج ذیل کا حوالہ ہے: (1) یہودہ کے لوگ جو یسوع کے مخالف تھے یا (2) صرف مذہبی رہنما۔ کُچھ دانشور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہاں یہودیوں تمام یہودیوں کا حوالہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ جبکہ یہودیوں کی مسیحیت کیلئے مخالفت 90 عیسوی میں یمنیا کی کونسل کے بعد شدت اختیار کر جاتی ہے۔

☆ ''کاہن اور لاوی''۔ ظاہری طور یوحنا اصطباغی بھی کاہنوں کی نسل سے تھا (بحوالہ لوقا 1:5ff)۔ یہ اصطلاح لاوی کا یوحنا کی انجیل میں اکلوتا استعمال ہے۔ وہ ممکنہ طور پر قلعہ کے سپاہیوں میں سے تھے۔ یہ یروشلیم میں مذہبی اہلکاروں کی جانب سے ''حقائق کے متلاشی'' سرکاری گروہ سے تھے (بحوالہ آیت 24)۔ کاہن اور لاوی عموماً صدوقی ہوتے تھے جبکہ بھیجے گئے فریسیوں کی جانب سے تھے (بحوالہ آیت 24)۔ یہ دونوں گروہ یوحنا اصطباغی سے پوچھنے والوں میں شامل تھے۔ سیاسی اور مذہبی حریفین قوتیں ملاتے ہوئے یسوع اور اُس کے پیروکاروں کی مخالفت کرتے ہیں۔

☆ ''کہ تو کون ہے''۔ یہی سوال یسوع سے 8:25 میں پوچھا جاتا ہے۔ یوحنا اور یسوع کُچھ اِس انداز میں سکھاتے ہیں اور ردعمل دیتے ہیں جو سرکاری اہلکاروں کو غیر مطمین کرتا ہے کیونکہ وہ دونوں لوگوں میں چند پُرانے عہدنامے کی آخری گھڑی سے متعلقہ عادات واطوار دیکھتے ہیں۔ یہ سوال پھر یہودیوں کی آخری وقت کے نئے دور کی شخصیات کے متوقع آمد سے مناسبت رکھتا ہے۔

1:20 ''تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا''۔ یہ بیان ایک مضبوط تین طرفہ انکار ہے کہ وہ آنے والا وعدے کا مسیحا (مسیح) نہیں ہے۔

☆ ''مسیح''۔ ''مسیح'' عبرانی اصطلاح ''مسیحا'' کا یونانی ترجمہ ہے جس کا مطلب ''مسح کیا گیا'' ہے۔ پُرانے عہدنامے میں مسح کیا جانا کا نظریہ خُدا کی خاص بُلاہٹ اور کسی خاص کام کیلئے لیس کرنا پر زور دینے کا انداز ہے۔ بادشاہ، کاہن اور نبیوں کو مسح کیا جاتا تھا۔ یہ اُس خاص کے ساتھ شناخت میں آنے لگا جن کو نئے دور کی راستبازی قائم کرنا تھی۔ بہت سے سمجھتے تھے کہ یوحنا اصطباغی وہی وعدے کا مسیحا تھا (بحوالہ لوقا 3:15) کیونکہ وہ کوئی چار سو برس قبل کے پُرانے عہدنامے کے لکھاریوں سے لیکر یہواہ کا پہلا الٰہی ترجمان تھا۔

1:21 ''پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے؟''۔ کیونکہ ایلیاہ مرا نہ تھا بلکہ ہوا کے بگولے میں آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا (بحوالہ دُوسرا سلاطین 2:1) اُسے متوقع طور پر مسیحا کے آنے سے پہلے آنا تھا (بحوالہ ملاکی 3:1;4:5)۔ یوحنا اصطباغی کافی حد تک ایلیاہ کی طرح دکھائی دیتا تھا اور کام کرتا تھا (بحوالہ زکریاہ 13:4)۔

☆ ''کہ میں نہیں ہوں''۔ یوحنا اصطباغی اپنے آپ کو آخری وقت کے ایلیاہ کے کردار میں نہیں دیکھتا مگر یسوع اُسے ملاکی کی نبوت کی تکمیل کرتے اور اُسی طرح کام کرتے دیکھتا ہے (بحوالہ متی 11:14;17:12)۔

☆ ''کیا تو وہ نبی ہے''۔ مؤسی نے پیشنگوئی کی تھی کہ ایک اُسی کی طرح کا (جسے اُس نے ''نبی'' کہا) اُس کے بعد آئے گا (بحوالہ استثنا 18:15,18 اعمال 3:22)۔ یہاں دو واضح انداز میں یہ اصطلاح نئے عہد نامہ میں استعمال ہوئی ہے: (1) آخری وقت کی شخصیت جو مسیحا میں واضح تھی (بحوالہ 41-7:40) یا (2) مسیحا کے ساتھ شناخت کی جانے والی شخصیت (بحوالہ اعمال 3:22)۔

1:23 ''میں بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں''۔ یہ یونانی توریت کے ترجمہ میں سے یسعیاہ 40:3 کا اقتباس ہے جو ملاکی 3:1 کے متوازی اشارہ ہے۔

☆ ''کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو''۔ یہ یسعیاہ 40:3 میں سے اقتباس ہے، یسعیاہ کی ادبی اکائی (ابواب 54-40) جن میں خادمانہ مزامیر وقوع ہوتے ہیں (بحوالہ 42:1-9;49:1-7;50:4-11;52:13-53:12)۔ ابتدائی طور اسرائیل کا حوالہ تھا مگر 52:13-53:12 میں یہ فقرہ انفرادی طور ہو جاتا ہے۔ راہ کو سیدھا کرو کا نظریہ شاہی دورے کی تیاری کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ اِس مکمل پیرے نے یوحنا رسُول کے الہیاتی مقصد کو یوحنا اصطباغی کا درجہ کم کرنے کا کردار ادا کیا ہوگا کیونکہ پہلی صدی میں بہت سے بدعتی گروہوں نے فروغ پایا جنہوں نے یوحنا اصطباغی کو اپنا روحانی رہنما چُن لیا تھا۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 1:24-28

۲۴۔ یہ فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ ۲۵۔ انہوں نے اس سے یہ سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیاہ نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟ ۲۶۔ یوحنا نے جواب میں ان سے کہا کہ میں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے جسے تم نہیں جانتے ۲۷۔ یعنی میرے بعد کا آنے والا جس کی جوتی کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں ۲۸۔ یہ باتیں یردن کے پار بیت عنیاہ میں واقع ہوئیں جہاں یوحنا بپتسمہ دیتا تھا۔

1:24 ''یہ فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے''۔ یہ عبارت مبہم ہے۔ اِس کا مطلب ہو سکتا ہے (1) فریسیوں نے یوحنا کو سوال بھیجے (بحوالہ آیت 19) یا (2) سوال بھیجنے والے فریسی تھے جو کہ حقیقت میں غیر معمول کا لگتا ہے کیونکہ زیادہ تر کاہن صدوقی تھے (بحوالہ آیت 9)۔

خصوصی موضوع: فریسی

۱۔ اصطلاح کی درج ذیل میں سے ایک مُمکنہ بُنیاد تھی:

ا۔ ''علیحدہ ہونا''۔ اِس گروہ نے مکابیوں کے دور میں فروغ پایا۔ (یہ زیادہ وسیع اُلنظر نظریہ ہے)۔

ب۔ ''تقسیم کرنا''۔ یہ اُسی عبرانی بُنیاد کا ایک اور معنی ہے۔ کُچھ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب مترجم ہے (بحوالہ دُوسرا تمیتھیس 2:15)۔

ج۔ ''عجمی''۔ یہ اُسی آرامی بُنیاد کا ایک اور معنی ہے۔ فریسیوں کی کُچھ مذہبی تعلیمات میں ایرانی زرتشی دہرا پن سے ملتی جُلتی کافی باتیں تھیں۔

۲۔ اِنہوں نے مکابیوں کے دور میں "Hasidim" (متقی) سے فروغ پایا۔ بہت سے مختلف گروہ جیسے کہ Essenes زاہدانہ anti-Hellenistic ہیلینسٹیک مخالف ردِعمل سے انطاکیہ چہارم افنیاہ وقوع پذیر ہوئے۔ فریسیوں کا پہلی مرتبہ جوزفز کی کتاب یہودیوں کی آثار قدیمہ 8.5.1-3 میں حوالہ دیا گیا ہے

۳۔ اُن کی اہم مذہبی تعلیمات یہ ہیں:

ا۔ مسیحا کے آنے پر ایمان، جس بین ال بائبل یہودی الہامی مواد جیسا کہ پہلا حنوک تاثیر رکھتا تھا۔

ب۔ خُدا روزمرہ زندگی میں سرگرم ہے۔ یہ براہ راست صدوقیوں سے مخالف تھا۔ بہت سی فریسیوں کی مذہبی تعلیمات الٰہیاتی طور پر صدوقیوں کی مذہبی تعلیم کے مخالف تھیں۔

ج۔ دُنیاوی زندگی کی بُنیاد پر حیات ابدی طبعی بعد کی زندگی: جس میں جزا و سزا شامل ہے (بحوالہ دانی ایل 12:2)۔

د۔ پُرانے عہدنامے کی حاکمیت اور زبانی روایات (تلمند)۔ وہ خُدا کے حُکموں کی پُرانے عہدنامے کے مطابق وفاداری کے بارے میں آگاہ تھے جیسے کہ اُنہیں ربی علما کے مکتبہ فکر نے تشریح کی تھی اور بتایا تھا (یعنی شمائی۔ قدامت پرست اور ہیلیل، آزاد خیال)۔ ربیوں کی تشریح دو مختلف فلسفوں کے حامل ربیوں کے درمیان مکالمہ کی بُنیاد پر تھی جن میں سے ایک قدامت پرست تھا اور ایک آزاد خیال تھا۔ کلام کے معانی پر یہ زبانی بات چیت کو آخر کار دو صُورتوں میں لکھا گیا: بابل کے تلمند اور نامکمل فلسطینی تلمند، وہ یقین رکھتے تھے کہ مُوسیٰ نے وہ زبانی تشریح کوہ سینا پر لی تھی۔ اِس گفتگو کے سلسلے کی شروعات عزرا اور "عظیم عبادتخانے" کے آدمیوں سے ہوتی ہے (جو بعد میں سنہیدرین Sanhedrin کہلانے لگے)۔

ر۔ اعلیٰ سطح پر ترویج یافتہ فرشتانہ درجہ بندی۔ اِس میں نیکی اور بدی کے دونوں روحانی اجسام شامل ہیں۔ یہ عجمی دہراپن اور بین ال بائبل یہودی مواد سے فروغ پاتا ہے۔

1:25 "تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟"۔ نومعتقدہ بپتسمہ قدیم یہودیت میں اُن غیر قوموں کیلئے ایک روایت تھا جو مذہب تبدیل کرنا چاہتے ہوتے تھے، مگر یہودیوں کیلئے خُود بپتسمہ لینا خلاف معمول لگتا تھا (کُمران Qumran فرقے کے یہودی خُود بپتسمہ کا عمل کرت تھے)۔ اِس عبارت میں یسعیاہ 52:15 حزقی ایل 36:25 زکریاہ 13:1 کی مسیحائی عمل پذیری شامل ہوسکتی ہے۔

☆ "اگر"۔ یہ پہلے درجے کا شرطیہ فقرہ ہے جو کہ اپنے ادبی مقاصد کے حوالے سے مُصنف کے نُکتہ نظر سے درست متصور ہوتا ہے۔

☆ "نہ مسیح ہے نہ ایلیاہ نہ وہ نبی"۔ یہ بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندوں کی روشنی میں دلچسپ امر ہے کہ یہ تین شخصیتیں ایسینوں Essene کے نظریہ کی نُمائندگی کرتا ہے کہ تین مسیحائی شخصیات ہوں گی۔ یہ بھی دلچسپ ہے کہ کُچھ ابتدائی کلیسیا کے رہنما یقین رکھتے تھے کہ ایلیاہ جسمانی طور پر مسیح کی آمدِ ثانی سے قبل ضرور آئے گا (بحوالہ کریسوستوم، جیروم، گریگوری اور اگسٹین)۔

1:26 "کہ میں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں"۔ حرف جار "سے" کا مطلب "کا" بھی ہوسکتا ہے۔ جو بھی ترجیح چُنی جائے لیکن یہ آیت 33 کے متوازی ہونی چاہئیے جو کہ "رُوح اُلقدس" سے متعلقہ ہے۔

1:27 "جس کی جوتی کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں"۔ یہ غُلامانہ ذمہ داری یعنی اپنے آقا کے جوتے کا تسمہ کھولنا جب وہ گھر میں داخل ہو کا حوالہ ہے (جو کہ غُلاموں کے کرنے کا کمتر ترین ہاتھ کا کام ہے)۔ یہودیوں کے ربی یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ربی کے شاگرد کو ہر وہ کام کرنا چاہئیے جو غُلام کیا کرتے تھے ماسوائے ربی کے جوتوں کا تسمہ کھولنے کے۔ یہاں ایک اور بھی غیر اعلانیہ مفہوم ہے کہ جوتی اُتارنا اور اُسے مناسب رکھنے کی جگہ پر لے جا کر رکھنا۔ یہ شدید انکساری کا ایک استعارہ ہے۔

1:28 "بیت عنیاہ"۔ کنگ جیمز ورژن میں نام "بیت بیرا" ہے۔ یہ KJV کے مترجمین کا اوری گون کی غلط فہمی (اور جگہ کے نام کی علامت) شہر کے مقام پر انحصار کی بنا پر ہے۔ درست مطالعہ بیت عنیاہ (Bodmen Papyrus) ہے۔ وہ نہیں جو یروشلیم کے جنوب مشرق میں ہے بلکہ یریحو کے پار دریائے اُردن کے مشرقی ساحل پر واقع شہر ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 1:29-34

۲۹۔ دوسرے دن اس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھکر کہا دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔ ۳۰۔ یہ وہی ہے جس کی بابت میں نے کہا تھا کہ ایک شخص میرے

بعد آتا ہے جو مجھ سے مقدم ٹھہرا ہے کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ ۳۱۔ اور میں تو اسے نہ پہچانتا تھا مگر اس لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوا آیا کہ وہ اسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔ ۳۲۔ اور یوحنا نے یہ گواہی دی کہ میں نے روح کو کبوتر کی طرح آسمان سے اترتے دیکھا ہے اور وہ اس پر ٹھہر گیا۔ ۳۳۔ اور میں تو اسے پہچانتا نہ تھا مگر جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کو بھیجا اسی نے مجھ سے کہا جس پر تو روح کو اترتے اور ٹھہرتے دیکھے وہی روح القدس سے بپتسمہ دینے والا ہے۔ ۳۴۔ چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔

1:29 ''دیکھو یہ خدا کا برہ ہے'' عیدِ فسح جلد منائی جانے والی تھی (بحوالہ 2:13)۔ اِس لئے ممکنہ طور پر یہ عیدِ فسح کے برّے کا حوالہ ہے جو مصر (بحوالہ خروج 12) سے رہائی (یعنی نجات پانے) کی علامت ہے۔ جبکہ درج ذیل دوسرے تراجم بھی ہیں: (1) یہ یسعیاہ 53:7 کے اذیتیں سہنے والے خادم کا حوالہ ہوسکتا ہے ؛ (2) یہ اُس برّے کا بھی حوالہ ہوسکتا ہے جو پیدائش 22:8 کے مطابق جھاڑی میں تھا؛ یا (3) یہ قُربانگاہ پر ہر روز چڑھائی جانے والی قُربانی جو ''ہر روز خطا کی قُربانی'' کہلاتی تھی کا حوالہ ہوسکتا ہے (بحوالہ خروج 29:38-46)۔ جو بھی اصل مناسبت ہو لیکن یہ قُربانی کے مقصد کیلئے تھا جو برّہ بھیجا گیا تھا۔

یہ موثر استعارہ یسوع کی قُربانی کی موت کیلئے کبھی بھی پولوس نے استعمال نہیں کیا اور صرف یوحنا نے کبھی کبھار کیا ہے (بحوالہ 1:29,36)۔ ''چھوٹے برّے'' کے لئے یونانی اصطلاح یوحنا نے 21:15 میں استعمال کی ہے اور 28 مرتبہ مُکاشفہ میں استعمال کی ہے۔

یہاں ایک اور مذید یوحنا اصطباغی کی تصویر کشی کیلئے ممکنہ بات ہے: دلچسپانہ نحوی تراکیب کا مواد جہاں ''برہّ'' ایک فاتح جنگجو ہے۔ قُربانی کا پہلو ابھی بھی موجود ہے مگر برہّ بطور عدالت کرنے والا پیشتر سے بُزرگ ہے (بحوالہ مُکاشفہ 5:5-6,12-13)۔

☆''جو دنیا کا گناہ اٹھالے جاتا ہے''۔ فقرہ ''اُٹھالے جانا'' کا مطلب ''اُٹھالینا اور برداشت کرنا'' ہے۔ یہ احبار 16 میں ''سوختنی قُربانی کیلئے مینڈھا'' کے نظریئے سے ملتا جلتا ہے۔ حقیقی امر کہ دُنیا کی خطا کا ذکر کیا گیا ہے یہ برسے کی ذمہ داری کی عالمگیر فطرت کا اشارہ ہے۔ غور کریں کہ خطا واحد ہے نہ کہ جمع۔ یسوع نے دُنیا کی ''خطا'' کے مسئلے پر کام کیا۔

1:30 ''کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا''۔ یہ زور دینے کیلئے آیت 15 کی دُہرائی ہے۔ یہ مسیحا کے مرتبہ خُداوندی اور پیشتر سے موجودگی پر مذید زور دیا گیا ہے (بحوالہ یوحنا 1:1,15;8:58;16:28;17:5,24 دُوسرا کرنتھیوں 8:9 فلپیّوں 2:6-7 کُلسیوں 1:17 عبرانیوں 1:3)۔

1:31 ''کہ وہ اسرائیل پر ظاہر ہو جائے''۔ یہ یوحنا کا ایک عام فقرہ ہے (بحوالہ 2:11;3:21;7:4;9:3;17:6;21:14)، مگر یہ نحوی تراکیب کی انجیلوں میں کم و بیش ہے، صرف مرقس 4:22 میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ عبرانی اصطلاح ''جاننا'' پر کھیل ہے جو کسی کے ساتھ کسی کے بارے میں حقائق کے علاوہ ذاتی شراکت ہونے کی بات ہے۔ یوحنا کے بپتسمہ کا مقصد دوطرفی تھا: (1) لوگوں کو تیار کرنا؛ اور (2) مسیحا کو ظاہر کرنا۔

1:32-33۔ یہ اِس حقیقت پر تین طرفی زور ہے کہ یوحنا رُوح اُلقدس کو اُترتے اور یسوع پر ٹھہرتے دیکھتا ہے۔

1:32 ''روح کو کبوتر کی طرح آسمان سے اترتے دیکھا ہے''۔ یہ یسعیاہ (ابواب 40-66) کا مسیحا کو پہچاننے کا انداز تھا (بحوالہ یسعیاہ 42:1;59:21;61:1)۔ اِس کا مطلب یہ مفہوم نہیں ہے کہ یسوع پر اِس سے پیشتر رُوح اُلقدس نہ تھا۔ یہ خُدا کے خاص چُننے اور لیس کرنے کی علامت تھا۔ یہ بُنیادی طور پر یسوع کیلئے ہی نہیں تھا بلکہ یوحنا اصطباغی کیلئے بھی تھا۔

یہودیوں کے پاس دو ادوار کا دُنیاوی تناظر تھا، موجودہ بدی کا دور اور آنے والا راستبازی کا دور۔ نیا دور رُوح کا دور کہلاتا تھا۔ اِس رویا نے یوحنا اصطباغی سے کہا (1) کہ یہ مسیحا ہے اور (2) نیا دور شروع ہو چُکا ہے۔

☆''کبوتر''۔ درج ذیل کیلئے استعمال ہوا: (1) اسرائیل کیلئے بیٹوں کی علامت؛ (2) رُوح کا اشارہ بطور مونث پرندہ جو پیدائش 1:2 میں جُنبش کرتا تھا؛ یا (3) اُس انداز کیلئے

استعارہ جس میں رُوح اُلقدس اُترتا ہے (رُوح پرندہ نہیں ہے)۔

☆ ''ٹھہر گیا''۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع پہلا یوحنا 2:10 پر۔

1:33 ''اور میں تو اسے پہچانتا نہ تھا''۔ یہ مفہوم دیتا ہے کہ یوحنا اصطباغی یسوع کو بطور مسیحا نہیں جانتا تھا اور نہ ہی یہ کہ وہ اُسے بالکل نہیں جانتا تھا۔ رشتہ دار ہونے کے ناطے، یقیناً وہ خاندان میں یا گذشتہ سالوں میں مذہبی اجتماع پر ملے ہونگے۔

☆ ''مگر جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کو بھیجا اسی نے مجھ سے کہا''۔ خُدا یوحنا نے اُسی طرح بات کرتا ہے جیسے وہ پُرانے عہدنامے کے نبیوں سے کرتا تھا۔ یوحنا مسیحا کو اُن خاص کاموں کی بنا پر جانتا ہے جو اُس کے بپتسمہ پر واقع ہوئے۔ یوحنا کا بپتسمہ مذہبی اختیار تجویز کرتا ہے۔ یروشلیم سے سرکاری وفد (بحوالہ آیات 28-19) جاننا چاہتا تھا کہ اُس کے اختیار کی بُنیاد کون ہے۔ یوحنا اصطباغی یہ اختیار یسوع کے سُپرد کرتا ہے۔ یسوع کا روح کا بپتسمہ یوحنا کے پانی کے بپتسمہ سے افضل تھا۔ یسوع کا اپنا پانی میں بپتسمہ رُوح میں بپتسمہ کی علامت بن جاتا ہے جو نئے دور میں شمولیت ہے۔

☆ '' وہی روح القدس سے بپتسمہ دینے والا ہے''۔ پہلا کرنتھیوں 12:13 سے یُوں لگتا ہے کہ یہ نظریہ انسان کی خُدا کے خاندان میں ابتدائی شمولیت سے مناسبت رکھتا ہے۔ رُوح گُناہ کا مُجرم ٹھہرتا ہے، مسیح سے مدد طلب کرتا ہے، مسیح میں بپتسمہ دیتا ہے اور مسیح میں نئے ایماندار تشکیل کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 13-16:8)۔

1:34 ''چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے''۔ یہ دونوں کامل عملی علامتی ہے جو گذشتہ کاموں کو تکمیل تک لانے اور پھر مُستقل جاری رہنے کا مفہوم دیتے ہیں۔ یہ پہلا یوحنا 4-1:1 سے بہت ملتا جُلتا ہے۔

☆ ''کہ یہ خدا کا بیٹا ہے''۔ یہی لقب نتن ایل نے یوحنا 1:49 میں استعمال کا ہے۔ شیطان نے بھی اِسے متی 4:3 میں استعمال کیا ہے۔ یہاں ایک دلچسپ یونانی نُسخہ جات کا متفرق میسور ینک پی 5 اور این میں بھی پایا جاتا ہے جس میں ''خُدا کا بیٹا'' کے بجائے ''خُدا کا چُنا ہونا'' ہے۔ فقرہ ''خُدا کا بیٹا'' یوحنا میں عام ہے۔ مگر، اگر کوئی عبارتی تنقید کا عقلی عقیدہ کی تقلید کرتا ہے تو پھر سب سے زیادہ خلاف معمول اور بے سلیقہ الفاظی ممکنہ طور پر اصلی ہے پس اِس لئے متبادل ترجے کی کم از کم توقع ہوسکتی ہے حالانکہ نُسخہ کی گواہی محدود ہے۔ گورڈن فی اپنے ایک آرٹیکل ''نئے عہدنامے کی عبارتی تنقید'' صفحات 433-419 میں اِس عبارتی متفرقات پر گفتگو کرتا ہے جو اُس کی کتاب ''تشریحی بائبل کی تفسیر'' کی تعارفی جلد میں ہے۔:

''یوحنا 1:34 میں کیا یوحنا اصطباغی یہ کہتا ہے کہ ''یہ خُدا کا بیٹا ہے'' (KJV,RSV) یا ''یہ خُدا کا چُنا ہوا ہے'' (NEB,JB)؟ میسور ینک کا ثبوت حالانکہ ابتدائی عبارتی اقسام میں تقسیم ہوتا ہے۔ ''بیٹا'' کُلیدی اسکندریہ کی گواہیوں (پی 66، پی 75، بی، سی، ایل کوپ 60) اِس کے علاوہ بہت سے دُوسرے اوّلیں میں پایا جاتا ہے (aur, c, flg) اور بعد میں شامی گواہیاں جبکہ ''چُنا ہوا'' اسکندریہ پی 5، این، کوپ 68 اور اِس کے ساتھ ساتھ OL, MSS a,b,e,ff2 اور قدیم شامی سے معاونت پاتا ہے۔ سوال کا حتمی طور اندرونی بُنیادوں پر فیصلہ ہوگا۔ نُسخہ جاتی ممکنات کے حوالے سے ایک چیز واضح ہے کہ فرق جان بوجھ کر رکھا گیا ہے حادثاتی طور پر ایسا نہیں ہوا ہے (بحوالہ بارٹ ڈی احرمینز کی کتاب ''کلام کا مروجہ اخلاقی بگاڑ'' صفحات 70-69)۔ مگر کیا دُوسری صدی کے لکھارے عبارتی ردوبدل سے کسی قسم کی اختیاری مسیحیت کی مدد کرتے ہیں اور یوں اِس کی ترمیم مروجہ وجوہات کیلئے کرتے ہیں؟

ممکنات کے معاملے میں دُوسرا کسی حد تک پسندیدہ لگتا ہے خاص طور پر چونکہ ''بیٹا'' کہیں بھی انجیل میں اختیاری تناظر کے زمرے میں تبدیل نہیں کیا گیا۔'' مگر حتمی فیصلہ میں تشریح ضرور شامل ہونی چاہیئے۔ چونکہ جو یوحنا اصطباغی نے کہا تھا تقریباً یقینی طور مسیحائی تھا اور مسیحی الٰہیات کا بیان نہیں تھا سوال یہ ہے کہ کیا یہ کسی ایسے حوالے کی مسیحائی کی عکاسی کرتا ہے جیسا کہ زبُور 2:7 میں یا جیسا کہ یسعیاہ 42:1 میں۔ اذیتیں سہنے کی روشنی میں یا عید فسح کے برّے کے حوالے سے جس کا ذکر یوحنا 1L29 میں کیا گیا ہے یہ یقیناً بحث طلب امر ہے کہ ''چُنا ہوا'' انجیل کے سیاق وسباق میں مناسب لگتا ہے (صفحات 432-431)۔

NASB(تجدید شُدہ) عبارت:1:35-42

۳۵۔دوسرے دن پھر یوحنا اور اس کے شاگردوں میں سے دو شخص کھڑے تھے ۳۶۔اس نے یسوع پر جو جا رہا تھا نگاہ کر کے کہا دیکھو یہ خدا کا برہ ہے ۳۷۔وہ دونوں شاگرد اس کو یہ کہتے سن کر یسوع کے پیچھے ہو لئے۔ ۳۸۔یسوع نے پھر کر اور انہیں پیچھے آتے دیکھ کر ان سے کہا تم کیا ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے اس سے کہا اے ربی (یعنی اے استاد) تو کہاں رہتا ہے؟ ۳۹۔اس نے ان سے کہا چلو دیکھ لو گے۔ پس انہوں نے آ کر اس کے رہنے کی جگہ دیکھی اور اس روز اس کے ساتھ رہے اور یہ دسویں گھڑی کے قریب تھا۔ ۴۰۔اُن دونوں میں سے جو یوحنا کی بات سن کر یسوع کے پیچھے ہو لئے تھے ایک شمعون پطرس کا بھائی اندریاس تھا۔ ۴۱۔اُس نے پہلے اپنے سگے بھائی شمعون سے مل کر اس سے کہا کہ ہم کو خرسِتُس یعنی مسیح مل گیا ۴۲۔وہ اسے یسوع کے پاس لایا۔ یسوع نے اس پر نگاہ کر کے کہا کہ تو یوحنا کا بیٹا شمعون ہے۔ تُو کیفا یعنی پطرس کہلائے گا۔

1:35 ''شاگردوں میں سے دو شخص''۔مرقس 1:16-20 اِن دونوں شاگردوں کی بُلاہٹ کا مختلف اندراج دیتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ معلوم نہین کہ کتنا پُرانا تعلق یسوع اور اُس کے گلیلی شاگردوں کے درمیان وقوع ہوا تھا۔ یسوع کے ایام میں ربی کا کُل وقتی پیروکار بننے کے عمل میں نظم وضبط کے خاص درجات شامل ہوتے تھے۔ یہ طریقہ کار ربیوں کے ذرائع میں بتائے گئے ہیں مگر حقیقی طور انجیل کے مندرجات میں اِس کی تقلید نہیں کی گئی ہے۔ دو شاگرد جن کا ذکر ہوا اندریاس (بحوالہ آیت 40) اور یوحنا (جو انجیل میں کبھی بھی اپنے نام سے ذکر نہیں کرتا) تھے۔

اصطلاح شاگرد کا مطلب یہ ہوسکتا ہے: (1) سیکھنے والا اور/ یا (2) پیروکار۔ یہ یسوع میں بطور وعدے کا یہودی مسیحا کے حوالے سے ایمانداروں کیلئے یا بتدائی نام تھا۔ یہ غور کرنے کیلئے اہم بات ہے کہ نیا عہدنامہ شاگردوں کی بُلاہٹ کا بتاتا ہے نہ کہ محض اِس فیصلے کا (بحوالہ متی 13)۔ مسیحیت ایک ابتدائی فیصلہ (توبہ اور ایمان) ہے جو بعد میں تابعداری اور مُستقل مزاجی کے مسلسل فیصلوں کی تقلید کرتا ہے۔ مسیحیت کوئی بیمہ پالیسی یا عالم اقدس کیلئے ٹکٹ نہیں ہے بلکہ باقاعدہ یسوع کے ساتھ خدمت کا دوستانہ تعلق ہے۔

1:37 ''وہ دونوں شاگرد اس کو یہ کہتے سنکر''۔ یوحنا اصطباغی اپنے آپ سے بڑھکر یسوع کی طرف اشارہ کرتا ہے (بحوالہ 3:30)

1:38 ''اے ربی (یعنی اے استاد)''۔ یہ پہلی صدی کی یہودیت میں ایک عام لقب تھا اُن کی شناخت کیلئے جو موُسویٰ شریعت اور زُبانی روایات (تلمند) کے استعمال اور دستور العمل کی تعلیم دیتے تھے۔ یہ لغوی طور ''میرے مالک'' ہے۔ یہ یوحنا رسُول نے ''اُستاذ'' کے مساوی استعمال کیا ہے (بحوالہ 8,28;1011:20;13:13-14)۔ یہ حقیقت کہ یوحنا اپنی اصطلاحات کو بیان بھی کرتا ہے (بحوالہ آیات 38,41,42) یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ غیر قوموں کو لکھ رہا تھا۔

☆ ''تو کہاں رہتا ہے''۔ یہ اُستاد اور شاگرد کے درمیان مُنفرد تعلق قائم کرنے کیلئے روایتی طریقہ کار کی تقلید کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اُن کا سوال یہ مفہوم دیتا ہے کہ وہ دو شخص یسوع کے ساتھ زیادہ وقت گُزارنا چاہتے تھے بجائے محض راستے میں چند ایک سوال پوچھنے کے (بحوالہ آیت 39)۔

1:39 ''اور یہ دسویں گھڑی کے قریب تھا''۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ یوحنا رومی وقت کا استعمال کر رہا تھا جو شروع ہوتا تھا (1) 12:00 دوپہر یا (2) دن کے وسط میں، یا یہودی وقت جو شروع ہوتا تھا شام 6:00 سے (شام کا جھٹ پٹا)۔ جب کوئی یوحنا 19:14 کا موازنہ مرقس 15:25 سے کرتا ہے تو یہ رومی وقت کا مفہوم دیتا دکھائی دیتا ہے۔ جبکہ کوئی جب یوحنا 11:9 کی جانب تکتا ہے تو یہ یہودی وقت کا مفہوم لگتا ہے۔ یوحنا نے ممکنہ طور پر دونوں استعمال کیئے۔ یہاں یہ رومی وقت لگتا ہے یعنی نمبر ۲ یا کوئی 4:00 بجے شام کا وقت

1:41	NASB	''اُس نے اپنے سگے بھائی سے پہلے ملکر''	NKJV,NRSV	''اُس نے پہلے اپنے سگے بھائی سے ملکر''
	TEV	''یکبارگی اُس نے ملکر''	NJB	''پہلا کام جو اندریاس نے کیا''

یہاں نُسخہ جاتی فرق ہے جو ترجمے کو متاثر کرتا ہے۔ اختیار انتخاب درج ذیل ہے: (1) پہلا کام جو اندریاس نے کیا (2) پہلا شخص جس سے وہ ملا؛ یا (3) اندریاس جا کر بتانے والوں میں سے پہلا تھا۔

☆''خرسٹس یعنی مسیح''۔ دیکھیئے اقتباس 1:20 پر

1:42 ''یسوع نے اس پر نگاہ کر کے''۔ یہ اصطلاح ''بغور دیکھنے'' کا حوالہ دیتی ہے۔

☆''یوحنا کا بیٹا شمعون''۔ پطرس کے باپ کے حوالے سے نئے عہد نامے میں کُچھ اُلجھن موجود ہے۔ متی 16:17 میں پطرس ''یوناہ کا بیٹا'' (jonas) کہلاتا ہے جبکہ یہاں وہ ''یوحنا کا بیٹا'' (Joannes) کہلاتا ہے۔ نام یوحنا میسور ینک پی 66، پی 75، این اور ایل میں پایا جاتا ہے۔ میسور ینک بی میں بھی یہی نام ہے مگر صرف ایک n کے ساتھ (Joanes)۔ نام یوحنا میسور ینک اے، بی۳، کے اور زیادہ تر بعد کے یونانی نُسخہ جات میں وقوع ہوتا ہے۔ اِس سوال کیلئے کوئی واضح جواب نہیں ہے۔ آرامی اصل سے ترجمے کے دوران متفرق حروف کے جوڑ ایک عام بات ہے۔

☆ ''تُو کیفا یعنی پطرس کہلائے گا''۔ اصطلاح کیفا چٹان (kepa) کیلئے ایک آرامی اصطلاح ہے جو یونانی میں بطور کیفا (kephas) آتی ہے۔ یہ نام ثابت قدمی، قوت اور پائیداری کی یاد دلاتی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 1:43-51

۴۳۔ دوسرے دن یسوع نے گلیل میں جانا چاہا اور فلپس سے مل کر کہا میرے پیچھے ہو لے۔ ۴۴۔ فلپس اندریاس اور پطرس کے شہر بیت صیدا کا باشندہ تھا۔ ۴۵۔ فلپس نے نتن ایل سے مل کر اُس سے کہا کہ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے وہ ہم کو مل گیا وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے۔ ۴۶۔ نتن ایل نے اس سے کہا کیا ناصرۃ سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟ فلپس نے کہا چل کر دیکھ لے ۴۷۔ یسوع نے نتن ایل کو اپنی طرف آتے دیکھ کر اس کے حق میں کہا دیکھو یہ فی الحقیقت اسرائیلی ہے۔ اِس میں مکر نہیں۔ ۴۸۔ نتن ایل نے اس سے کہا کہ تو مجھے کہاں سے جانتا ہے؟ یسوع نے اُس کے جواب میں کہا اس سے پہلے کہ فلپس نے تجھے بلایا جب تو انجیر کے درخت کے نیچے تھا میں نے تجھے دیکھا۔ ۴۹۔ نتن ایل نے اُس کو جواب دیا اے ربی! تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ ۵۰۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا میں نے جو تجھ سے کہا کہ تجھ کو انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا کیا تو اِسی لئے ایمان لایا ہے؟ تو ان سے بھی بڑے بڑے ماجرے دیکھے گا۔ ۵۱۔ پھر اس سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم آسمان کو کھلا اور خدا کے فرشتوں کو اوپر جاتے اور ابن آدم پر اُترتے دیکھو گے ۔

1:43 ''دوسرے دن''۔ یوحنا پوری انجیل میں ترتیبی فقرات شامل رکھتا ہے (بحوالہ 1:29,35,43;2:1 وغیرہ)۔

☆''میں جانا چاہا''۔ یوحنا یسوع کی یہودیہ میں خدمت کے ابتدائی عرصے کا اندراج دیتا ہے ونحوی تراکیب کی انجیلوں میں درج نہیں ہے۔ یوحنا کی انجیل یسوع کی یہودیہ اور خاص طور پر یروشلیم میں خدمت کو مرکز نگاہ بناتی ہے۔

☆''میرے پیچھے ہو لے''۔ یہ زمانہ حال عملی بصورت آمر ہے۔ یہ مستقل شاگردی کیلئے ربیوں کی طرح کی بُلاہٹ تھی۔ یہودیوں نے رہنما اصُول وضع کیئے تھے جو اِس تعلق کو بیان کرتے تھے۔

1:44 ''فلپُس بیت صیدا سے تھا''۔ اِس شہر کے نام کا مطلب ''ماہی گیری کا گھر'' ہے۔ یہ اندریاس اور پطرس کا بھی شہر تھا۔

1:45 ''نتن ایل''۔ یہ عبرانی نام ہے جس کا مطلب ''خُدا نے مہیا کیا'' ہے۔ وہ نحوی تراکیب کی انجیلوں میں اِس نام سے نہیں جانا جاتا ہے۔ جدید عُلما یہ فرض کرتے تھے کہ یہ وہ

ہے جو ''بارتھولومیوّ'' کہلاتا ہے مگر یہ ایک قیاس ہی رہتا ہے۔

☆''توریت میں اور نبیوں نے''۔ یہ عبرانی شریعت کے تین میں سے دوحصّوں کا حوالہ ہے: شریعت، نبیوں اور تحاریر (جو حتمی طور یمنیا میں 90 عیسوی میں طے ہوئیں)۔ یہ مکمل پُرانے عہدنامے کا حوالہ دینے کا ایک انداز تھا۔

☆''یوسف کا بیٹا یسوع ناصری''۔ یہ یہودی استعمال کی روشنی میں سمجھا جانا چاہیئے۔ یسوع اُس وقت ناصرت میں رہتا تھا اور اُس گھر کے باپ کا نام یوسف تھا۔ یہ یسوع کی بیت الحم میں پیدائش سے انکار نہیں ہے (بحوالہ میکاہ 5:2) اور نہ ہی اُس کا کنواری سے پیدا ہونے کا (بحوالہ یسعیاہ 7:14)۔

1:46 ''نتن ایل نے اس سے کہا، کیا ناصرۃ سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟'' یقیناً فلپُس اور نتن ایل پُرانے عہدنامے کو اچھی طرح جانتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مسیحا بیت الحم میں پیدا ہوگا (بحوالہ میکاہ 5:2) نہ کہ غیر قوموں کے گلیل کے ناصرۃ میں (ہوسکتا ہے انہوں نے یسعیاہ 9:1-7 پر غور نہ کیا ہو)۔

1:47 NASB,NKJV,NRSV ''اِس میں مکر نہیں'' TEV ''اِس میں کُچھ جھوٹ نہیں''
NJB ''جس میں کوئی فریب نہیں''
اِس کا مطلب ہے سیدھا سادھا آدمی جس کا کوئی پوشیدہ مقصد نہیں (بحوالہ زبُور 32:2)، چُنے ہوئے لوگوں، اسرائیل کا حقیقی نمائندہ۔

1:48 ''یسوع نے اُس کے جواب میں کہا اس سے پہلے کہ فلپس نے تجھے بلایا جب تو انجیر کے درخت کے نیچے تھا میں نے تجھے دیکھا''۔ یقیناً یسوع اپنی مافوق الفطرت قوت استعمال کرتا ہے تاکہ نتن ایل کو نشان دے سکے کہ وہ مسیحا ہی تھا۔
یہ سمجھنا مُشکل ہے کہ کیسے یسوع کا مرتبہ خُداوندی اور انسانیت کام کرتی ہے۔ کُچھ عبارتوں میں یہ معلوم نہیں ہے کہ آیا یسوع مافوق الفطرت قوت استعمال کر رہا تھا یا اپنی انسانی قابلیت۔ یہاں مفہوم ''مافوق الفطرت'' قابلیت ہے۔

1:49 '' نتن ایل نے اُس کو جواب دیا اے ربی! تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے''۔ دونوں القابات پر غور کریں! دونوں میں قومیت پرست مسیحائی مفہوم ہے۔ اِن ابتدائی شاگردوں نے یسوع کو پہلی صدی کی یہودی درجہ بندی میں جانا تھا۔ اُنہوں نے اُس کے جی اُٹھنے سے پیشتر تک اُس کی شخصیت اور کاموں کو بطور اذیتیں سہنے والے خادم کے طور (بحوالہ یسعیاہ 53) مکمل طور نہیں جانا تھا۔

1:51 NASB ''میں حقیقی طور تُم سے کہتا ہوں'' NKJV ''میں تُم سے سچ کہتا ہوں''
NRSV ''بہت سچائی کے طور میں تُم سے کہتا ہوں'' TEV ''میں تُمہیں سچ کہتا ہوں''
NJB ''مکمل سچائی کے ساتھ''
لغوی طور یہ ''آمین، آمین'' ہے یسوع کا اِس اصطلاح کو دُہرانا صرف یوحنا کی انجیل میں پایا جاتا ہے جہاں یہ کوئی پچیس مرتبہ ظاہر ہوا ہے۔ ''آمین'' ایمان (emeth) کیلئے عبرانی لفظ کی ایک قسم ہے جس کا مطلب ''قائم رہنا'' ہے۔ پُرانے عہدنامے میں یہ ثابت قدمی اور قابل اعتبار ہونے کیلئے استعارے کے طور استعمال ہوتی تھی۔ اِس کا ترجمہ ''ایمان'' یا ''ایمانداری'' کے طور پر ہوا ہے۔ جبکہ کُچھ اوقات میں یہ تصدیق کیلئے بھی استعمال ہوا ہے۔ فقرے میں اِس ابتدائی حصّے میں یہ یسوع کے بامعنی قابل اعتبار بیانات کیلئے توجہ طلب کرنے کا ایک مُنفرد انداز تھا (بحوالہ 1:51;2:3,5,11;5:19,24,25;6:26;32;47;53;8:34,51,58;10:1,7;12:24;13:16,20, 21,38;14:12;16:20,23;21:18)۔ جمع (اسم ضمیر اور فعل) کیلئے تبدیلی پر غور کریں۔ یہ اُن تمام کو مخاطب کیا گیا ہے جو وہاں کھڑے تھے۔

☆''آسمان کوکھلا''۔ یہ ایک کامل عملی جزو ہے یہ مفہوم دیتا ہے کہ وہ کھلا رہتا ہے۔اصطلاح ''آسمان'' جمع ہے کیونکہ عبرانی میں یہ جمع ہے۔ یہ حوالہ ہوسکتا ہے(1) زمین کے اوپر فضا کا جیسے کہ پیدائش 1 میں یا(2) خُدا کی ہمیشہ موجودگی کا۔

☆''اور خدا کے فرشتوں کواوپر جاتے اور اُترتے دیکھوگے''۔ یہ بیت ایل میں یعقوب کے تجربے کا اشارہ ہے(بحوالہ پیدائش 28:10ff)۔یسوع دعویٰ کرتا ہے کہ جیسے خُدا نے یعقوب کواُس کی تمام ضرورتیں پُوری کرنے کا وعدہ کیا تھا،خُدا اپنی تمام ضرورتوں کیلئے فراہم کررہا ہے۔

☆''ابن آدم''۔ یہ یسوع کا خُود چُنا ہوالقب ہے۔ یہ بنی نوع انسان کا حوالہ دیتے ہوئے عبرانی فقرہ تھا(بحوالہ زبُور 8:4 حزقی ایل 2:1)۔مگر دانی ایل 7:13 میں اِس کے استعمال کی بناپر اِس نے الٰہی خاصیتیں اپنالیں۔اِس اصطلاح میں کوئی قومیتی یا عسکری رنگ نہ تھا کیونکہ یہ ربیوں کے استعمال میں نہ تھی۔یسوع اِسے چُنتا ہے کیونکہ اِس میں اُس کی فطرت کے دو پہلو شامل تھے(بحوالہ پہلا یوحنا 4:1-6)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے،جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہرایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تاکہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کرسکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ یروشلیم کی مجلس یوحنا اصطباغی سے یہ کیوں پُوچھتی ہے کہ کیاوہ پُرانے عہدنامے کے تین شخصوں میں سے ایک ہے؟

2۔ مسیح کی منطق کے بارے میں بیان کی نشاندہی کریں جو یوحنا اصطباغی یسوع کے بارے میں آیات 19-30 میں دیتا ہے ۔

3۔ رسُولوں کی بُلاہٹ کے بارے میں یوحنا اور نحوی تراکیب میں اتنا فرق کیوں ہے؟

4۔ وہ لوگ یسوع کے بارے میں کیا سمجھ پاتے ہیں؟ اُن القابات پر غور کریں جن سے وہ اُسے پُکارتے ہیں(آیت 39)۔

5۔ یسوع اپنے آپ کو کیا پُکارتا ہے؟ کیوں؟

یوحنا باب۲(John 2)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

UBS	NKJV	NRSV	TEV	NJB
قانائے گلیل میں شادی	پانی مے میں تبدیل ہو گیا	قانائے گلیل میں شادی	قانائے گلیل میں شادی	قانائے گلیل میں شادی
2:1-11	2:1-12	2:1-11	2:1-3;2:4;2:5;2:6-10	2:1-10
2:12		2:12	2:11;2:12	2:11-12
ہیکل کا صاف کیا جانا	یسوع ہیکل کو صاف کرتا ہے	ہیکل کا صاف کیا جانا	2:13-17;2:18;2:19	ہیکل کا صاف کیا جانا
2:13-22	2:13-22	2:13-22	2:20;2:21-22	2:13-22
یسوع سب لوگوں کو جانتا ہے	دلوں کی شناخت کرنے والا	2:23-25	یسوع کا انسانی فطرت کا علم	یسوع یروشلیم میں
2:23-25	2:23-25		2:23-25	2:23-25

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجے کی رُوح ہے۔ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

آیات 2:1-11 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

ا۔ یسوع اپنے ایام کے دیگر مذہبی رہنماؤں سے بہت مُختلف تھا۔وہ عام لوگوں کے ساتھ کھاتا پیتا تھا۔جبکہ یوحنا اصطباغی بیابان سے ایک گوشہ نشین شخص تھا۔ یسوع عام لوگوں میں عوامی شخص تھا۔

ب۔ اُس کی پہلی علامت اتنی گھریلو، اتنی خاندانی تھی۔عام لوگوں کیلئے فکر اور پریشانی یسوع کی خصُوصیت پیش کرتی ہے جبکہ اُس کا خُود غرض مذہب پرستوں کے خلاف غُصّہ اُس کے کردار کے دُوسرے رُخ کی عکاسی کرتا ہے۔لوگوں کو فوقیت نہ کہ روایات یا لازمی رسُومات کو یسوع کی آزادی لیکن ثقافتی توقعات کیلئے احترام کو ظاہر کرتے ہیں۔

ج۔ یہ سات میں سے پہلی علامت ہے جو یسوع کے کردار اور قوت کو ظاہر کرتے ہیں (ابواب 2-11)

ا۔ پانی کا مے میں تبدیل ہونا (2:1-11) ۲۔ لڑکے کا اچھا کیا جانا (4:46-54)

۳۔ لنگڑے شخص کا اچھا کیا جانا(5:1-18)

۴۔ بھیڑ کو کھانا کھلانا(6:1-15)

۵۔ پانی پر چلنا(6:16-21)

۶۔ اندھے شخص کا بینا کیا جانا(9:1-41)

۷۔ لعزر کو زندہ کرنا(11:1-57)

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:2:1-11

ا۔ پھر تیسرے دِن قانائےگلیل میں ایک شادی ہوُئی اور یِسُوعؔ کی ماں وہاں تھی۔۲۔ اور یسوع اور اس کے شاگردوں کی بھی اس شادی میں دعوت تھی۔۳۔ اور جب مے ہو چکی تو یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ ان کے پاس مے نہیں رہی۔۴۔ یسوع نے اس سے کہا اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔۵۔ اس کی ماں نے خادموں سے کہا جو کچھ یہ تم سے کہے وہ کرو۔۶۔ وہاں یہودیوں کی طہارت کے دستور کے موافق پتھر کے چھ مٹکے رکھے تھے اور ان میں دو دو تین تین من کی گنجائش تھی۔۷۔ یسوع نے ان سے کہا مٹکوں میں پانی بھر دو۔ پس انہوں نے ان کو لبالب بھر دیا۔۸۔ پھر اس نے ان سے کہا اب نکال کر میرمجلس کے پاس لے جاؤ۔ پس وہ لے گئے۔۹۔ جب میرمجلس نے وہ پانی چکھا جو مے بن گیا تھا اور جانتا نہ تھا کہ کہاں سے آئی ہے (مگر خادم جنہوں نے پانی بھرا تھا جانتے تھے) تو میرمجلس نے دلہا کو بلا کر اس سے کہا۔۱۰۔ ہر شخص پہلے اچھی مے پیش کرتا ہے اور ناقص اس وقت جب پی کر چھک گئے مگر تو نے اچھی مے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔۱۱۔ یہ پہلا معجزہ یسوع نے قانائےگلیل میں دکھا کر اپنا جلال ظاہر کیا اور اس کے شاگرد اس پر ایمان لائے۔

2:1۔ ''ایک شادی ہُوئی''۔ گاؤں کی شادیاں بڑا سماجی موقع ہوتا تھا۔ اِس میں اکثر پُورا گاؤں شامل ہوتا تھا اور یہ کئی دنوں تک چلتے رہتے ہوتے تھے۔

☆۔ ''یِسُوعؔ کی ماں وہاں تھی''۔ ظاہری طور مریم شادی کے انتظامات میں معاونت کر رہی تھی۔ یہ درج ذیل میں دیکھا جا سکتا ہے (1) اُس کا خادموں کو حکم دینا (بحوالہ آیت 5) اور (2) اُس کی کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں فکر (بحوالہ آیت 3)۔ ایسے ممکنہ طور پر رشتے دار یا خاندانی دوست ہو سکتے ہیں۔

2:3۔ ''اُن کے پاس مے نہیں رہی''۔ یہ مہمانوں کیلئے ایک عبرانی روایت تھی کہ اُنہیں مے پیش کی جاتی تھی۔ یہ مے ظاہری طور پر جوش پیدا کرتی تھی جیسے کہ درج ذیل میں دیکھا جا سکتا ہے: (1) میرمجلس کے تاثرات، آیات 9-10 (2) یسوع کے ایام میں یہودیوں کی روایات؛ اور (3) حفظان صحت کے عمل کی کمی یا کیمیائی اضافہ

خصُوصی موضوع: مے اور شراب نوشی

I۔ بائبل کی اصطلاحات:۔

ا۔ پُرانا عہدنامہ

ا۔ یائن Yayin۔ یہ مے کیلئے عام اصطلاح ہے جو 141 مرتبہ استعمال ہوئی ہے۔ علم الانسان غیر یقینی ہے کیونکہ یہ عبرانی بُنیاد سے نہیں ہے۔ اِس کا ہمیشہ مطلب اکسیری پھلوں کا رس عموماً انگوروں کا رس ہے۔ کُچھ روایتی حوالے پیدائش 9:21 خُروج 29:40 گنتی 15:5,10۔

۲۔ طائرُوش۔ یہ ''نئی مے'' ہے۔ قرُونِ مشرق کی موسمیاتی صُورتحال کی وجہ سے عمل کشید رس نکالنے کے کوئی چھ گھنٹے تک شروع ہو جانا چاہئیے۔ یہ اصطلاح عملِ اکسیر کے دوران مے کا حوالہ ہے۔ کُچھ مخصُوص حوالوں کیلئے دیکھئیے استثنا 12:17;18:4 یسعیاہ 62:8-9 ہوسیع 4:11۔

۳۔ اسیس Asis ۔ یہ اصطلاح ظاہری طور الکحلی مشرُوبات کا حوالہ ہے (یوئیل 1:5 یسعیاہ 49:26)۔

۴۔ سیکر Sekar ۔ یہ اصطلاح ''بھاری مشرُوب'' ہے۔ اصطلاح ''پِیا'' یا ''پینے والا'' میں عبرانی بُنیاد استعمال ہوتی ہے۔ اِس میں اِسے اور مسحُورکُن بنانے کیلئے کُچھ ملایا جاتا ہے۔ یہ یائن yayin کے متوازی ہے (بحوالہ امثال 20:1;31:6 یسعیاہ 28:7)۔

ا۔ Oinos ۔وائن کا یونانی مساوی۔

۲۔ Neos oinos (نئی مے)۔طائروش کا یونانی مساوی (بحوالہ مرقس 2:22)۔

۳۔ Gleuchos vinos (میٹھی مے)۔اکسیر کے ابتدائی مرحلے کی مے (بحوالہ اعمال 2:13)

II۔ بائبل کا استعمال

ا۔ پُرانا عہد نامہ

ا۔ مے خُدا کی نعمت (پیدائش 27:28 زبُور 104:14-15 واعظ 9:7 ہوسیع 2:8-9 یوئیل 2:19,24 عاموس 9:13 زکریاہ 10:7)

۲۔ مے اقدس قُربانی کا حصّہ ہے (خُروج 29:40 احبار 23:13 گنتی 15:7,10;28:14 استثنا 14:26 قضاۃ 9:13)۔

۳۔ مے بطور دوائی استعمال ہوتی ہے (دوُسرا سیموئیل 16:2 امثال 31:6-7)

۴۔ مے حقیقت میں مسئلہ ہوسکتی ہے (نُوح۔ پیدائش 9:21؛ لُوط۔ پیدائش 19:33,35؛ سیمسون۔ قضاۃ 16:19؛ نبال۔ پہلا سیموئیل 25:36؛ اُوریاہ۔ دوُسرا سیموئیل 11:13؛ ایلیاہ۔ پہلا سلاطین 16:9؛ بن ہدد۔ پہلا سلاطین 20:12 حُکمران۔ عاموس 6:6؛ اور خواتین۔ عاموس 4)۔

۵۔ مے افسوس کا باعث ہوسکتی ہے (امثال 20:1;23:29-35;31:4-5 یسعیاہ 5:11,22;19:14;28:7-8 ہوسیع 4:11)۔

۶۔ مے چند گروہوں کو ممنوع تھی (فرض منصبی پر فائز کاہنوں کو، احبار 10:9 حزقی ایل 44:21؛ نذارت، گنتی 6؛ اور حُکمران، امثال 31:4-5 یسعیاہ 56:11-12 ہوسیع 7:5)۔

۷۔ مے قیامت کے پس منظر میں استعمال ہوئی ہے (عاموس 9:13 یوئیل 3:18 زکریاہ 9:17)۔

ب۔ بین اُل بائبل

ا۔ مے کا اعتدال کے ساتھ استعمال فائدہ مند ہے (واعظ 31:27-30)۔

۲۔ ربی کہتے ہیں "مے تمام ادویات سے افضل ہے جہاں مے کا فقدان ہوتا ہے وہاں ادویات کی ضرورت پڑ جاتی ہے" (BB58b)۔

ج۔ نیا عہد نامہ

ا۔ یسوع نے پانی کی بڑی مقدار کو مے میں تبدیل کیا (یوحنا 2:1-11)

۲۔ یسوع نے مے پی (متی 11:18-19 لُوقا 7:33-34;22:17ff)

۳۔ پطرس پینتیکوست کے موقع پر "نئی مے" پینے کا مُوردِ الزام ٹھہرا (اعمال 2:13)

۴۔ مے دوائی کے طور استعمال ہوسکتی ہے (مرقس 15:23؛ لُوقا 10:34 پہلا تمیتھیس 5:23)

۵۔ رہنماؤں کو بدسلوک نہیں ہونا چاہیئے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ مکمل طور پر پرہیز کرنے والا ہونا چاہیئے (پہلا تمیتھیس 3:3,8 طیطس 1:7;2:3 پہلا پطرس 4:3)۔

۶۔ مے قیامت کے پس منظر میں استعمال ہوئی ہے (متی 22:1ff مُکاشفہ 19:9)

۷۔ مے نوشی پر افسوس کیا جاتا ہے (متی 24:49 لُوقا 11:45;21:34 پہلا کرنتھیوں 5:11-13;6:10 گلتیوں 5:21 پہلا پطرس 4:3 رومیوں 13:13-14)

III۔ الہیاتی بصیرت

ا۔ لسانیاتی تناؤ

ا۔ مے خُدا کی ایک نعمت ہے

۲۔ مے نوشی ایک اہم مسئلہ ہے

۳۔ کُچھ تہذیبوں میں ایمانداروں کو انجیل کی خاطر اپنی کُچھ آزادیوں کی حد مقرر کرنی چاہیئے (متی 15:1-20 مرقس 7:1-23

پہلا کرنتھیوں 10-8 رومیوں 14:1-15:13)۔

ب۔ دی گئی حدوں سے بالاتر ہونے کی رغبت

۱۔ خُدا تمام اچھی چیزوں کا منبع ہے (تخلیق ''بہت اچھا'' ہے پیدائش 1:31)۔

۲۔ برگشتہ انسان نے خُدا کی تمام نعمتوں کی پامالی خُدا کی طرف سے دی گئی آزادی سے بالاتر ہو کر کی ہے۔

ج۔ بدسلوکی ہمارے اندر ہے، نہ کہ چیزوں میں۔ مادی تخلیق میں کوئی بُرائی نہیں ہے (بحوالہ مرقس 23-7:18 رومیوں 14;14,20 پہلا کرنتھیوں 26-10:25 پہلا تمتھیس 4:4 طیطس 1:15)۔

IV۔ پہلی صدی کی یہودی ثقافت اور عمل اکسیر

۱۔ عمل اکسیر فوراً شروع ہو جاتا ہے، یونی انگوروں کا رس نکالنے کے کوئی چھ گھنٹے بعد، خاص کر گرم مرطوب علاقوں میں جہاں حفظان صحت کی سہولیات کی کمی ہے۔

ب۔ یہودی روایات کہتی ہیں کہ جب سطح پر ہلکی سی جھاگ نمودار ہوتی ہے (عمل اکسیر کی علامت)، تو یہ مے دسویں حصّے کی واجب اُلادا ہوتی ہے۔ یہ ''نئی مے'' یا ''میٹھی مے'' کہلاتی تھی۔

ج۔ بُنیادی سخت عمل اکسیر ایک ہفتے کے بعد مکمل ہوتا تھا۔

د۔ ثانوی عمل اکسیر کوئی چالیس دن لگاتا تھا۔ اِس مرحلے پر یہ ''پُرانی مے'' گردانی جاتی ہے اور الطار پر قُربانی کیلئے پیش کی جاسکتی ہے۔

ر۔ مے جس کی تلچھٹ بیٹھ چکی ہو (پُرانی مے) وہ اچھی مے گردانی جاتی تھی مگر اِس استعمال سے قبل اچھی طرح چھان لینا ضروری ہوتا تھا۔

س۔ مے مناسب طور پر پُرانی عمل اکسیر کے کوئی ایک سال بعد سمجھی جاتی تھی۔ تین برس ایک طویل مُدت گرانی جاتی تھی جس دوران مے کو محفوظ رکھا جاسکتا تھا۔ اِسے پُرانی مے کہا جاتا تھا اور اِس میں پانی ملا کر استعمال کیا جاتا تھا۔

ص۔ صرف گذشتہ ایک صدی سے جراثیم کُش ماحول اور کیمیائی اضافوں کی بنا پر عمل اکسیر میں کمی آ گئی ہے۔ قدیم دُنیا عمل اکسیر کے قُدرتی طریقوں سے ہی مے کش کیا کرتے تھے۔

V۔ اختتامی کلمات

۱۔ یقین کریں کہ آپ کا تجربہ، الٰہیات اور بائبل کی تشریح یسوع اور پہلی صدی کی یہودی اور یا مسیحی تہذیب کو ناپسند نہ کرے۔ وہ ظاہری طور مکمل پرہیز کرنے والے نہ تھے۔

ب۔ میں الکوحل کے معاشرتی استعمال کی وکالت نہیں کر رہا۔ بحرحال، بہت سوں نے اِس موضوع پر بائبل کی حیثیت سے بڑھکر بیان بازی کی ہے اور اب افضل راستبازی کا دعویٰ اِس کی ثقافتی/ فرقہ ورانہ تعصّبات کی بُنیاد پر کرتے ہیں۔

ج۔ میرے لئے، رومیوں 14:1-15:13 اور پہلا کرنتھیوں 10-8 نے بصیرت اور رہنمائی، ساتھی ایمانداروں کیلئے مُحبت اور احترام کی بُنیاد پر اور نیز انجیل کا پھیلانا ہر ثقافت میں نہ کہ شخصی آزادی یا تجزیاتی تنقید فراہم کی ہے۔ اگر بائبل ایمان اور عمل کیلئے واحد ذریعہ ہے تو ہوسکتا ہے ہمیں سب کو اِس مسئلے پر دوبارہ دھیان و گیان کرنا ہوگا۔

د۔ اگر ہم مکمل پرہیز گاری کو بطور خُدا کی مرضی سمجھیں تو ہم یسوع کے بارے میں کیا مفہوم رکھتے ہیں یا اِس کے ساتھ ساتھ اُن جدید تہذیبوں کے بارے جو متواتر مے کا استعمال کرتے ہیں (مثلاً یورپ، اسرائیل، ارجنٹائن)؟

2:4۔ ''عورت''۔ انگریزی میں یہ ناگوار سا لگتا ہے لیکن یہ عبرانی ضرب اُلمثال تھا اور ایک عزت کا لقب تھا (بحوالہ 4:21;8:10;19:26;20:15)۔

☆ NASB ''تُمہیں مُجھ سے کیا کام'' NKJV ''مُجھے تُجھ سے کیا کام''

NSRV ''مُجھ سے تو کیا چاہتا ہے'' TEV ''تو مُجھ سے کیا چاہتا ہے'' NJB ''تُم مُجھ سے کیا چاہتے ہو''

یہ ایک عبرانی ضرب اُلمثال ہے لغوی طور "تُمہیں مُجھ سے کیا کام" (بحوالہ قضاۃ 11:12 دُوسرا سیموئیل 16:10;19:22 پہلا سلاطین 17:18 دُوسرا سلاطین 3:13 دُوسرا تواریخ 35:21 متی 8:29 مرقس 1:24;5:7 لُوقا 4:34;8:28 یوحنا 2:4)۔ یہ ممکنہ طور پر یسوع کے اپنے خاندان کے ساتھ نئے تعلق کی ابتدا تھی (بحوالہ متی 12:46ff لُوقا 11:27-28)۔

☆ "ابھی میرا وقت نہیں آیا"۔ یہ یسوع کی اپنے مقررہ مقصد کے بارے میں ذاتی سمجھ کو ظاہر کرتا ہے (بحوالہ مرقس 10:45)۔ یوحنا یہ اصطلاح "وقت" کئی انداز میں استعمال کرتا ہے: (1) دوراینیے کیلئے (بحوالہ 4:21,23;5:25,28)؛ (2) آخری گھڑی کیلئے (بحوالہ 1:39;4:6,52,53;11:9;16:21;19:14;19:27)؛ (3) اپنے آخری ایام کیلئے (گرفتاری، مقدمہ، موت بحوالہ 2:4;7:30;8:20;12:23,27;13:1;16:32;17:1)۔

2:5 "جو کُچھ یہ تُم سے کہے وہ کُرو"۔ مریم یسوع کی رائے کو مکمل طور نہیں سمجھتی بلکہ قبل از وقت روکتے ہوئے اپنی خاطر اِس صُورتحال میں حُکم دیتی ہے۔

2:6 NABS "یہوُدِیوں کے دستُور طہارت کے مُوافِق" NKJV "طہارت کے دستُور کے مُوافِق"
NRSV "طہارت کے دستُور کے مُوافِق" TEV "یہوُدِیوں کے اُصول طہارت کے مُوافِق"
NJB "یہوُدِیوں کے درمیان طہارت کے دستُور کے مُوافِق"
یہ پانی کے مٹکے رسوماتی طور پر پاؤں، ہاتھ، برتن وغیرہ دھونے کیلئے استعمال کئے جاتے تھے۔ یوحنا یہ تبصرہ غیر قوموں کو پس منظر سمجھانے میں معاونت کیلئے کرتا ہے۔

2:6-7 "پتھر کے چھ مٹکے رکھّے تھے"۔ جیسے کہ اکثر یوحنا میں یہ دہرے مقاصد کی علامت لگتا تھا: (1) شادی کے جوڑے کی مدد کیلئے؛ لیکن (2) یہ ظاہری طور یسوع کا یہودیت کی تکمیل کی علامت تھا۔ اِس آخری بیان کے پیچھے وجہ یہ ہوسکتی ہے: (a) نمبر 6 علامتی طور انسانی کوشش تھا (b) یسوع کا اُن سے لبا لب بھرنے کو کہنا علامتی معانی رکھتا ہے نہ کہ محض اور مے فراہم کرنے کے (c) بڑی مقدار میں مے جو کہ مقامی شادی کی تقریب کی بساط سے بہت دور تھی اور (d) مے نئے دور کی کثرت کی علامت تھی (بحوالہ یرمیاہ 31:12؛ ہوسیع 2:22;14:7 یوئیل 3:18 عاموس 9:12-14)۔

☆ "اُن میں دو دو تین تین من کی گنجایش تھی"۔ جو پیمانے کا پیمانہ استعمال ہوا وہ عبرانی اصطلاح bath تھا۔ یسوع کے دور میں تین مختلف باتھ کے سائز استعمال ہوتے تھے، اِس لئے مقدار کے بارے میں معلوم نہیں مگر اِس معجزے میں بڑی مقدار میں مے شامل تھی۔

2:8 NASB "سربراہ" NKJV "میرِ مجلس"
NRSV "صدرِ مجلس" TEV "مجلس کا حاکم" NJB "صدرِ مجلس"
یہ شخص یا تو (1) ایک عزت دیا گیا مہمان جو تقریب کا منتظم تھا یا (2) مہمانوں کی خدمت پر مامور ملازم تھا۔

2:10 "نکتہ یہ ہے کہ اکثر اچھی مے پہلے پیش کی جاتی تھی۔ اور جب مہمان چھک چکتے تھے تو ادنیٰ درجے کی مے پیش کی جاتی تھی۔ مگر یہاں اچھی آخر میں پیش کی گئی تھی۔ یہ یہودیت کے پُرانے عہد اور مسیح کے نئے عہد کے درمیان فرق ظاہر کرتا ہے (بحوالہ عبرانیوں کی کتاب)۔ یسوع کی ہیکل کی صفائی (بحوالہ 2:13-25) اِس سچائی کی علامت ہوسکتی ہے۔

2:11 "یہ پہلا معجزہ دِکھا کر"۔ یوحنا کی انجیل سات معجزوں اور اُن کی تشریح کے گرد گھومتی ہے۔ یہ پہلا ہے۔

☆ "اپنا جلال ظاہر کیا اور اُس کے شاگرد اُس پر اِیمان لائے"۔ یسوع کے جلال کا ظاہر ہونا (دیکھیئے نوٹ 1:14 پر) معجزات کا مصد تھا۔ یہ معجزہ جیسے کہ کئی اور بُنیادی طور پر اُس کے شاگردوں کی توجہ کیلئے تھے۔ یہ اُن کے ابتدائی ایمان کے عمل کا حوالہ نہیں تھا بلکہ اُن کی اُس کی شخصیت اور کام کی مسلسل سمجھ کا تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ کیا کبھی مہمانوں کو معلوم ہوسکا تھا کہ کیا واقع ہوا تھا۔

NASB(تجدید شُدہ) عبارت:2:12

اِس کے بعدوہ اوراُس کی ماں اور بھائی اوراُس کے شاگرد کفرنحُوم کو گئےاور وہاں چندروز رہے۔

2:12۔''کفرنحُوم''۔ناصرت میں اُس پر یقین نہ کرنے کے بعد(بحوالہ لُوقا4:16-30) یہ یسوع کا گلیل میں مرکزی مقام بن گیا(بحوالہ متی4:13مرقس2:1;1:21لُوقا 4:23,31یوحنا2:12;4:46-47)۔

☆۔قانائے گلیل میں اِس معجزہ کی روشنی میں یسوع کی اپنے خاندان کے حوالے سے مُنادی کی یہ ایک مُنفرد جھلک ہے۔

آیات2:13-25 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

ا۔ نئے عہدنامے کے عُلما کے درمیان اِس پر بہت بحث ہوچُکی ہے کہ آیا یسوع نے ہیکل کی کتنی مرتبہ صفائی کی تھی۔یوحنا یسوع کی مُنادی کے بہت ابتدا میں ہی اِس کا اندراج کرتا ہے جبکہ نحوی انجیلیں(متی21:12مرقس11:15اور لُوقا19:45)یسوع کی زندگی کے آخری ہفتے میں صفائی کا بیان کرتی ہیں۔دو اندراجات کے فرق کی بُنیاد پر ہیکل کی دو صفائیوں کا ذکر دکھائی دیتا ہے نہ کہ ایک کا۔

بحرحال، یہ یقیناً ممکن ہے کہ یوحنا یسوع کے کاموں کی الٰہیاتی مقاصد کیلئے تعمیر کرتا ہے۔انجیل کے ہر لکھارے کو رُوح کی ہدایت سے یہ آزادی تھی کہ وہ یسوع کے کاموں اور تعلیمات کی چُناؤ، موافقت، ترتیب اور خُلاصہ کر سکے۔میں یقین نہیں رکھتا کہ اُنہیں یسوع کے مُنہ کے الفاظ بنانے یا واقعات کی تعمیر کی بھی آزادی تھی۔یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انجیلیں جدید سوانح حیات نہیں ہیں بلکہ الہامی کتابچے ہیں جو چُنے گئے قارئین پر مرکوز ہیں۔انجیلیں کسی مخصُوص ترتیب کے تحت نہیں ہیں نہ ہی وہ یسوع کے ہر لفظ کا اندراج دیتی ہیں(بلکہ خُلاصہ پیش کرتی ہیں)۔اِس کا یہ مفہوم نہیں کہ وہ دُرست نہیں ہیں۔مشرقی مواد، مغربی مواد کے بجائے مختلف تہذیبی توقعات کی بُنیاد پر تھا۔

ب۔ ہیکل کی صفائی یوحنا کی مجموعی طور یسوع کا پہلے یہودی قوم کے ساتھ برتاؤ کے الٰہیاتی مقصد کی مطابقت میں لگتا ہے۔یہ اُس کی نیکودیمس کے ساتھ باب تین میں گُفتگو میں دیکھا جاسکتا ہے(راسخ العتقاد یہودیت)۔بحرحال باب4 میں یسوع وسیع گروہ کے ساتھ برتاؤ شروع کرتا ہے(حتیٰ کہ فرقہ ورانہ یہودیت کے بدعتی گروہ سے)، یعنی سامری عورت سے شروع کرتے ہوئے۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB(تجدید شُدہ) عبارت:2:13-22

۱۳۔یہودیوں کی عیدِ فسح نزدیک تھی اور یسوع یروشلیم کو گیا۔۱۴۔اس نے ہیکل میں بیل اور بھیڑ اور کبوتر بیچنے والوں کو اور صرافوں کو بیٹھے پایا۔۱۵۔اور رسیوں کو کوڑا بنا کر سب کو یعنی بھیڑوں اور بیلوں کو ہیکل سے نکال دیا اور صرافوں کی نقدی بکھیر دی اور ان کے تختے الٹ دیے۔۱۶۔اور کبوتر فروشوں سے کہا ان کو یہاں سے لے جاؤ میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ۔۱۷۔اس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ لکھا ہے۔تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی۔۱۸۔پس یہودیوں نے جواب میں اس سے کہا تو جو ان کاموں کو کرتا ہے ہمیں کون سا نشان دکھاتا ہے؟۱۹۔یسوع نے جواب میں ان سے کہا اس مقدس کو ڈھا دو تو میں اسے تین دن میں کھڑا کردوں گا ۲۰۔یہودیوں نے کہا چھیالیس برس میں یہ مقدس بنا ہے اور کیا تو اسے تین دن میں کھڑا کردے گا؟۲۱۔مگر اس نے اپنے بدن کے مقدس کی بابت کہا تھا۔۲۲۔پس جب وہ مردوں میں سے جی اٹھا تو اس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اس نے یہ کہا تھا اور انہوں نے کتابِ مقدس اور اس قول کا جو یسوع نے کہا تھا یقین کیا۔

2:13 ''عیدِ فسح''۔اِس سالانہ عید کا ذکر خُروج12 اور استثنا16:1-6 میں پایا جاتا ہے۔یہ عید واحد ذریعہ ہے جو یسوع کی مُنادی کی تاریخ کا تعین کرتا ہے۔دُوسری انجیلیں مفہوم دیتی ہیں کہ یسوع نے صرف ایک سال مُنادی کی۔لیکن یوحنا تین عیدِ فسح کا ذکر کرتا ہے:(۱)2:13,23 (۲)6:4اور(۳)11:55;12:1;13:1;18:28,39;19:14 ۔ وہاں5:1 میں چوتھی کا بھی ممکنہ طور پر تذکرہ ہے۔ہم نہیں جانتے کہ کتنا عرصہ یسوع کی عوامی مُنادی رہی تھی لیکن یوحنا کی انجیل تجویز کرتی ہے کہ یہ کم ازکم تین اور ممکنہ طور پر چار یا حتیٰ

کہ پانچ برس بھی ہوسکتی ہے۔ یوحنا نے ہوسکتا ہے اپنی انجیل کی ساخت یہودی تہواروں کے گرد رکھی تھی (فسح، خیام، تجدید)۔

☆۔ ''اور یسُوع یروشلیم کو گیا''۔ یہودی ہمیشہ یروشلیم کے بارے میں جُغرافیائی یا نقشاتی معنوں کے بجائے اِن الہیاتی معنوں میں بات کرتے تھے۔

2:14۔ ''ہیکل میں''۔ ہیرودیس بادشاہ (ایک حُکمران جس نے فلسطین پر 4 قبل از مسیح سے 37 عیسوی تک حکُومت کی) کی ہیکل سات مختلف احاطوں میں تقسیم ہوتی تھی۔ بیرونی احاطہ غیر قوموں کا احاطہ تھا جہاں تاجروں نے اپنی دوُکانیں سجا رکھی تھیں تا کہ قُربانی گُزراننے اور نذرانے چڑھانے والوں اشیا فراہم کرسکیں۔

☆۔ ''صرافوں''۔ یہاں اِن اشخاص کی ضرورت کی دو تشریحات ہیں: (1) واحد سکہ جو ہیکل قبُول کرتی تھی وہ شیکل shekel تھا۔ چونکہ یہودیوں کا یہ سکہ ایک مُدت سے دستیاب نہ تھا پس ہیکل یسوع کے دور میں صرف پائر کا سکہ قبُول کرتا تھا؛ یا (2) کوئی بھی روُمی شہنشاہ کی تصویر والے سکہ کی اجازت نہ تھی۔ وہاں یقیناً سکوں کے تبادلے کا معاوضہ لیا جاتا تھا۔

☆ '' بیل اور بھیڑ اور کبُوتر''۔ دوُر دراز سے آنے والے لوگوں کو سوختنی قُربانی کیلئے قابل قبُول جانوروں کی خریداری کی ضرورت پیش آتی تھی۔ بحرحال کاہن اعظم کا خاندان اِن دوُکانوں کا نظم و نسق سنبھالتا تھا اور جانوروں کیلئے مُنہ مانگے دام وصُول کرتا تھا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر لوگ باہر سے اپنے جانور لے کر جاتے تھے تو کاہن اُسے کسی نقص کی بنا پر نا اہل قرار دے دیتے تھے۔ اِس لئے اُن کو اپنے جانور اُن تاجروں سے خریدنے پڑتے تھے۔

2:15۔ ''اور رسیوں کا کوڑا بنا کر سب کو ہیکل سے نِکال دیا''۔ اِس حوالے میں یسوع کا غصہ واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ غُصہ از خُود گُناہ نہیں ہے۔ پوُلُس کا افسیوں 4:26 میں بیان ممکنہ طور پر اِس عمل سے متعلقہ ہے۔ کُچھ ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں غُصہ دلاتی ہیں۔

2:16۔ ''اِن کو یہاں سے لے جاؤ''۔ یہ ایک مضارع عملی بصُورت آمر ہے ''یہاں سے یہ چیزیں لے جاؤ''۔

☆ ''میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ''۔ یہ ایک زمانہ حال بصُورت آمر منفی صفت فعلی کیساتھ ہے جس کا مطلب پہلے سے جاری عمل کو روکنا ہے۔ دوُسری انجیلیں یسعیاہ 56:7 اور یرمیاہ 7:11 کا اِس موقعے پر اقتباس دیتی ہیں، بحرحال یوحنا میں پُرانے عہدنامے کی اِن نبوتوں کا تذکرہ نہیں ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ زکریاہ 14;21ff کی ممکنہ مسیحائی نبوت کا اظہار ہو۔

2:17 ''اُس کے شاگردوں کو یاد آیا''۔ یہ بیان مفہوم دیتا ہے کہ حتیٰ کہ یسوع کی مُنادی کی روشنی میں اور روُح اُلقدس کی مدد کے باوجود یہ لوگ یسوع کے کاموں کی روُحانی سچائی کو محض بعد میں ہی جان پاتے ہیں (بحوالہ آیت 22;12:16;14:26)۔

☆ ''کہ لِکھا ہے''۔ یہ ایک کامل مجہول پیچیدہ کلام ہے جس کا لغوی مطلب ''یوُں مرقُوم ہے''۔ یہ پُرانے عہدنامے کی نبوت کی تصدیق کا خصُوصیاتی انداز تھا۔ یہ زبُور 69:9 کا اقتباس ہے۔ یہ زبُور، زبُور 22 کی طرح یسوع کے مصلُوب ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ یسوع کا خُدا کیلئے ولولہ اور اُس کی سچی پرستش اُسے موت کی طرف لیجاتی ہے جو خُدا کی پاک مرضی تھی (بحوالہ یسعیاہ 53:4,10 لُوقا 22:22 اعمال 2:23;3:18;4:28)۔

2:18 NASB ''اِن کاموں کو کرنے کیلئے اپنے اختیار کا کیا نشان تو ہمیں دکھا سکتا ہے؟''

NKJV ''تو جو اِن کاموں کو کرتا ہے ہمیں کون سا نشان دِکھاتا ہے؟''

NRSV ''یہ کام کرنے کیلئے کیا نشان تو ہمیں دکھا سکتا ہے؟''

TEV ''کونسے معجزات تُو ہمیں دکھا سکتا ہے جو یہ ظاہر کریں کہ تُو یہ سب کُچھ کرنے کا اختیار رکھتا ہے؟''

NJB ''تُو ہمیں کونسے نشان دکھاتا ہے کہ تُمہیں ایسا کرنا چاہیئے؟''

یہ وہ مرکزی سوال تھا جو یہودی یسوع کے متعلق پُوچھتے تھے۔ فریسی دعوئ کرتے تھے کہ اُس کی قوت شیطان سے ہے (بحوالہ 8:48-49,52;10:20)۔ وہ مسیحا سے مخصُوص کام

مخصُوص انداز میں کرنے کی توقع رکھتے تھے۔ جب اُس نے وہ خاص عمل نہ کیئے تو وہ اُس کے بارے میں حیران ہونے لگے(بحوالہ مرقس 11:28 لُوقا 20:2)۔

2:19۔"اِس مَقدِس کو ڈھادو تو مَیں تین دِن میں کھڑا کر دُوں گا"۔آیات 14 اور 15 میں مقدس (heiron) کیلئے یونانی لفظ ہیکل کے احاطے کا حوالہ دیتا ہے جبکہ اصطلاح (naos) آیات 19,20 اور 21 از خُود اندرونی مقدس مقام کا حوالہ ہے۔ اِس بیان کے بارے میں بھی بہت بحث ہوئی ہے۔ظاہری طور متی 26:60ff مرقس 59-14:57 اعمال 6:14 میں یہ یسوع کے مصلُوب ہونے اور جی اُٹھنے کا حوالہ ہے۔بحرحال اِس سیاق وسباق میں یہ کسی حد تک ہیکل کا از خُود 70 عیسوی میں طیطس کے ہاتھوں ڈھائے جانے سے مناسبت رکھتا ہے(بحوالہ متی 2-24:1)۔یہ دونوں بیان اُس سچائی سے تعلق رکھتے ہیں کہ یسوع ایک نئی رُوحانی پرستش کی تعمیر کر رہا تھا جو اُس پر نہ کہ قدیم یہودیت پر مرکوز تھی(بحوالہ 24-4:21)۔

2:20 "چھیالیس برس میں یہ مَقدِس بنا ہے"۔ ہیرودیس بادشاہ یہودیوں کو دینے کیلئے دُوسری ہیکل کو وسیع اور دوبارہ تزئین کرتا ہے(زُربابل کے ایام سے، بحوالہ حجی)۔جوزفز ہمیں بتاتا ہے کہ یہ 20 یا 19 قبل از مسیح میں شروع ہوا۔اگر یہ دُرست ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ یہ خاص واقع 28-27 عیسوی میں وقوع ہوا۔ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہیکل پر کام 64 عیسوی تک جاری رہا۔یہ ہیکل یہودیوں کی بڑی اُمید بن گیا تھا(بحوالہ یرمیاہ 7)۔

2:21 "مگر اُس نے اپنے بدن کے مقدس کی بابت کہا تھا"۔جس وقت یسوع نے یہ الفاظ کہے تب شاگرد اسے سمجھ نہ پائے تھے(بحوالہ آیت 17)۔
یسوع جانتا تھا کہ وہ کیوں آیا تھا۔یہاں کم از کم تین مقاصد دکھائی دیتے ہیں:(1) خُدا کو ظاہر کرنے کیلئے (2) حقیقی انسانیت کا نمونہ پیش کرنے کیلئے؛ اور (3) اپنی زندگی بہت سوں کیلئے کفارے کے طور دینے کیلئے۔یہ وہ آخری مقصد تھا جن کو یہ آیات مخاطب کرتی ہیں(بحوالہ مرقس 10:45 یوحنا 12:23,27;13:1-3;17:1)۔

2:22 "اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے یہ کہا تھا"۔اکثر یسوع کے الفاظ اور کام شاگردوں کے فائدے کیلئے ہوتے تھے نہ کہ اُن کیلئے جنھیں وہ کہا کرتا تھا۔وہ ہمیشہ اُس وقت اُسے سمجھ نہ پاتے تھے۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت: 2:23-25

۲۳ جب وہ فسح کے وقت عید میں تھا تو بہت سے لوگ ان معجزوں کو دیکھ کر جو وہ دِکھاتا تھا اس کے نام پر ایمان لائے۔۲۴۔لیکن یسوعؔ اپنی نسبت اِن پر اِعتبار نہ کرتا تھا اِس لے کہ وہ سب کو جانتا تھا ۲۵۔اور اُس کی حاجت نہ رکھتا تھا کہ کوئی اِنسان کے حق میں گواہی دے کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دِل میں کیا کیا ہے۔

2:23۔"اُس کے نام پر اِیمان لائے"۔اصطلاح "ایمان لائے" یونانی اصطلاح (pisteo) سے ہے جس کا ترجمہ "ایمان"، "یقین" یا "بھروسہ" بھی ہوسکتا ہے۔یوحنا کی انجیل میں اسم وقوع نہیں ہوتا مگر فعل اکثر استعمال ہوتا ہے۔اِس سیاق وسباق میں یہاں ناصرت کے یسوع کے بارے میں بطور مسیحا ہونے کی ہجوم کی وفاداری کے اصلی ہونے کے بارے میں غیر یقینی ہے۔یوحنا 59-8:31 اور اعمال 24-8:13,18 میں اصطلاح "ایمان" کے ماورائی استعمال کے بارے میں دیگر مثالیں ہیں۔سچا بائبل کا ایمان ابتدائی ردِعمل سے زیادہ ضروری ہے۔اِس کی شاگردی کے عمل سے پیروی ہونی چاہیئے(بحوالہ متی 13:20-22,31-32)۔
ظاہری طور یہ سطحی ایماندار یسوع کی طرف اُس کے معجزات کے سبب آتے ہیں(بحوالہ 2:11;7:31)۔اُن کا مقصد یسوع کی شخصیت اور کام کی تصدیق کرنا تھا۔
بحرحال یہ غور کرنا چاہیئے کہ ایمان کبھی بھی یسوع کے عظیم اُلشان کاموں میں مناسب، مستقل مزاج اعتقاد نہ تھا(بحوالہ 4:38;20:29)۔ایمان کا مرکز یسوع ہونا چاہیئے(بحوالہ 20,30-31)۔معجزات خُود بخُود خُدا کا نشان نہ تھا(بحوالہ متی 24:24 مُکاشفہ 13:13;16:14;19:20)۔یسوع کے کام لوگوں کو اُس میں رہنمائی کیلئے تھے(بحوالہ 2:23;6:14;7:31;10:42)؛ اکثر لوگ نشان دیکھتے تھے مگر یقین کرنے سے انکار کرتے تھے(بحوالہ 6:27;11:47;12:37)۔

خصُوصی موضوع: یوحنا کا فعل "ایمان" کا استعمال (اسم خاص ہے)

یوحنا بنیادی طور پر "ایمان" کو حرف جار کے ساتھ ملاتا ہے۔

۱۔ eis کا مطلب ''پر'' ہے۔ یہ مُنفرد تعمیر ایمانداروں کا یسوع میں اپنا بھروسہ /ایمان رکھنے پر زور دیتی ہے۔

ا۔ اُس کے نام پر (یوحنا 1:12;2:23;3:18 پہلا یوحنا 5:13)۔

ب۔ اُس پر (یوحنا 2:11;3:15,18;4:39;6:40;7:5,31,39,48;8:30;9:36;10:42;11:45,48;12:37,42)۔

ج۔ مُجھ پر (یوحنا 6:35;7:38;11:25,26;12:44,46;14:1,12;16:9;17:20)۔

د۔ اُس پر جسے اُس نے بھیجا ہے (یوحنا 6:28-29)۔

ر۔ بیٹے پر (یوحنا 3:36;9:35 پہلا یوحنا 5:10)۔

س۔ یسوع پر (یوحنا 12:11)۔

ص۔ نُور پر (یوحنا 12:36)۔

ط۔ خُدا پر (یوحنا 12:44;14:1)

۲۔ ev کا مطلب ''میں'' ہے جیسے یوحنا 3:15 (مرقس 1:15)

۳۔ کسی حرف جار کے بغیر مفعول صُورت (پہلا یوحنا 3:23;4:50;5:10)

۴۔ hoti جس کا مطلب ''ایمان لائے'' یہ مواد دیتا ہے کہ کس پر ایمان لائے۔ کُچھ مثالیں درج ذیل ہیں

ا۔ یسوع خُدا کا قدُوس ہے (6:69)

ب۔ یسوع ''میں وہی ہوں'' ہے (8:24)

ج۔ یسوع باپ میں اور باپ اُس میں (10:38)

د۔ یسوع مسیح ہے (11:27;20:31)

ر۔ یسوع خُدا کا بیٹا ہے (11:27;20:31)

س۔ یسوع کو باپ نے بھیجا تھا (11:42;17:8,21)

ص۔ یسوع باپ میں ایک تھا (14:10-11)

ط۔ یسوع باپ سے آیا (16:27,30)

ع۔ یسوع باپ کے عہد کے نام میں اپنی شناخت رکھتا ہے ''میں ہوں'' (8:24;13:19)

بائبل سے متعلقہ ایمان دونوں شخص اور پیغام میں ہے۔ یہ تابعداری، مُحبت اور مستقل مزاجی کے ثبوت میں ہے۔

2:24-25۔ یہ یونانی میں ایک فقرہ ہے۔ بامعنی اصطلاح ''اعتبار'' اِس سیاق وسباق میں یسوع کے کام اور طور طریقے کو بیان کرنے کیلئے استعمال ہوا ہے۔ اِس کا مطلب ابتدائی تسلیم کرنے یا جذباتی ردِعمل سے کہیں زیادہ ہے۔ فقرہ یسوع کے انسانی دل کے بُرے اور بے اعتمادی کے علم کا بھی دعویٰ کرتا ہے۔ باب 3 میں پیرا نیکودیمس کے حوالے سے تشریح کرتا ہے۔ حتیٰ کہ ''مذہب از خُود'' بھی اپنے ذاتی کاموں، علم، قائم رہنے یا نسب کے سبب خُدا کے حضُور قبُولیت کا اہل نہ تھا۔ راستبازی یسوع میں ایمان کے وسیلے سے آتی ہے (بحوالہ رومیوں 4;1;16-17)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القدُس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلیئے ہیں۔

1۔ یسوع نے پانی کو مے میں کیوں تبدیل کیا تھا؟ یہ کس بات کی علامت ہے؟

2۔ یسوع کے دور کی شادی کی رسومات بیان کریں۔

3۔ کیا آپ ہیرودیس کی ہیکل کا زمینی نقشہ بنا سکتے ہیں؟ کیا آپ خریداروں اور بیچنے والوں کے ممکنہ مقام کو ظاہر کر سکتے ہیں؟

4۔ نحوی تراکیب کی انجیلیں کیوں ہیکل کی اُس ابتدائی صفائی کا ذکر نہیں کرتیں؟

5۔ کیا یسوع ہیرودیس کے مقدس کو ڈھانے کی پیشنگوئی کرتا ہے؟

6۔ اُس یونانی لفظ کی تعریف اور تشریح بیان کریں جس کا ترجمہ ''یقین''، ''ایمان'' اور ''بھروسہ'' کیا جاتا ہے۔

یوحنا باب ۳ (John 3)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

UBS	NKJV	NRSV	TEV	NJB
یسوع اور نیکودیمس	نئے سرے سے پیدا ہونا	یسوع اور یہودیوں کا سردار	یسوع اور نیکودیمس	نیکودیمس کے ساتھ بات چیت
3:1-15	3:1-21	3:1-10, 3:11-15, 3:16,	3:1-2, 3:3, 3:4, 3:5-8,	3:1-8, 3:9-21
3:16-21		3:17-21	3:9, 3:10-13, 3:14-17,	
			3:18-21	
یسوع اور یوحنا اصطباغی	یوحنا اصطباغی مسیح کو بالاتر کرتا ہے	یوحنا کی مذید گواہی	یسوع اور یوحنا	یوحنا پہلی مرتبہ گواہی دل میں رکھتا ہے
3:22-30	3:22-36	3:22-24	3:22-24; 3:25-26,	3:22-24, 3:25-36
		3:25-30	3:25-30	
وہ جو آسمان سے آتا ہے		3:31-36	وہ جو آسمان سے آتا ہے	
3:31-36			3:31-36	

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:3:1-3

۱۔فریسیوں میں سے ایک شخص نیکدیمس نام یہودیوں کا سردار تھا۔۲۔اس نے رات کو یسوع کے پاس آ کر کہا اے ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے استاد ہو کر آیا ہے کیونکہ جو معجزے تو دکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا جب تک خدا اس کے ساتھ نہ ہو۔۳۔یسوع نے جواب میں اس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سِرے سے پیدؔا نہ ہو وہ خدُا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔

3:1 ''فریسیوں''۔اِس سیاسی و مذہبی جماعت کی جڑیں مکابئیوں کے دور تک جاتی ہیں۔اُن نام کا ممکنہ طور پر مطلب علیحدہ ہو گئے ہوئے'' ہیں۔وہ تعریف کی گئی اور بیان کی گئیں

زُبانی روایات کے مطابق خُدا کی شریعت کو قائم رکھنے والے مخلص اور وفادار تھے (تلمند)۔ دیکھیئے 1:24 پر نوٹ۔

☆ ''نیکودیمس''۔ فلسطین میں یہودیوں کیلئے یونانی نام ہونا ایک حیران کُن امر تھا (جیسے کہ فلپ اور اندریاس کا تھا بحوالہ 1:40,43) جس کا مطلب ''لوگوں کا فاتح'' تھا (بحوالہ 7:50;19:39)۔

☆ NASB,NKJV ''یہودیوں کا ایک سردار تھا'' NRSV,NJB ''یہودیوں کا ایک رہنما تھا''
TEV ''ایک یہودی رہنما''

یہ یہودیوں کی صدر مجلس کے اراکین کیلئے ایک تکنیکی اصطلاح تھی جو یروشلیم میں یہودی لوگوں کی ستر رکنی صدر مجلس تھی۔ اِس کے اختیارات کسی حد تک رومیوں نے محدود کر دئے تھے لیکن پھر بھی یہ یہودی لوگوں کیلئے بڑا اعلامتی معنی رکھتی تھی۔
یہ ممکن دکھائی دیتا ہے کہ یوحنا نیکودیمس کو پہلی صدی کی راسخ الاعتقاد یہودیت کے نمائندہ کے طور استعمال کرتا ہے۔ وہ جو سمجھتے ہیں کہ وہ روحانی طور آچکے ہیں، اُنہیں بتایا جاتا ہے کہ اُنہیں پھر سے شروع کرنا ہوگا۔ یسوع میں ایمان، نہ کہ شریعت کی پابندی (حتیٰ کہ خُدا کی شریعت)، اور نہ ہی نسلی، پس منظر، کسی کی خُدا کی بادشاہت میں شہریت متعین کرتی ہے۔ خُدا کی مسیح میں نعمت، نہ کہ مخلص، جارحانہ انسانی مذہب پرستی الٰہی قبُولیت کیلئے دروازہ ہے۔ نیکودیمس کا یسوع کیلئے بطور خُدا کی طرف سے ربی ہونا حالانکہ حقیقت تھا کا اقرار مناسب نہ تھا۔ یسوع میں بطور مسیحا شخصی بھروسہ، مکمل طور پر بھروسہ، ظاہری بھروسہ ہی برگشتہ انسان کیلئے واحد اُمید ہے۔

3:2 ''رات کو''۔ ربی کہتے تھے کہ رات شریعت کے مُطالعہ کیلئے بہترین وقت تھا کیونکہ اُس وقت کوئی مداخلت نہیں ہوتی۔ ممکنہ طور پر نیکودیس یسوع کے ساتھ دیکھا جانا نہیں چاہتا تھا، پس وہ (اور ممکنہ طور پر دوسرے بھی) اُس کے پاس رات کو آتے ہیں۔ یہ غور و فکر قبُول کیا جاسکتا ہے کہ یہ نیکودیمس کی رُوح کی تاریک رات کا حوالہ ہے۔

☆ ''ربی''۔ یوحنا میں اِس کا مطلب اُستاد ہے۔ ایک چیز جو یہودی رہنماؤں کو تکلیف دیتی تھی وہ یہ تھی کہ یسوع نے ربیوں کے کسی بھی الٰہیاتی مکتبہ سے تعلیم حاصل نہ کی تھی۔

☆ ''تو خُدا کی طرف سے آیا ہے''۔ یہ جُزو فقرے میں زور کیلئے پہلے رکھا جاتا ہے۔ یہ ممکنہ طور پر استثنا 18:15,18 کی طرف اشارہ ہے۔ نیکودیمس یسوع کے کام، الفاظ کی قوت کو پہچان گیا تھا مگر اِس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خُداوند میں رُوحانی طور پر راست بھی تھا۔

☆ ''جب تک خُدا اُس کے ساتھ نہ ہو''۔ یہ ایک تیسرے درجے کا مشروط فقرہ ہے جس کا مطلب عملی کام حتیٰ کہ ممکنہ طور حقیقت تھا۔

3:3,5,11 ''سچ کہتا ہوں۔ سچ کہتا ہوں''۔ یہ لغوی طور ''آمین، آمین'' ہے۔ یہ پُرانے عہد نامے میں سے ''ایمان'' کیلئے لفظ تھا۔ یہ ''مُستحکم ہونے'' یا ''پُر یقین ہونے'' کی بُنیاد سے ہے۔ یسوع اِسے معنی خیز بیانات کے ابتدائیے کیلئے استعمال کرتا ہے۔ یہ بعد میں سچائی سے بھرپُور بیانات کی تصدیق کیلئے بھی استعمال ہوتا تھا۔ ابتدائی دہراپن یوحنا کی انجیل میں مُنفرد ہے۔ یہ ''آمین'' اصطلاح کے تین بار ہادہراپن یسوع اور نیکودیمس کے درمیان مکالمات کے مراحل ظاہر کرتے ہیں۔

3:3 ''کوئی شخص دِکھا نہیں سکتا''۔ نیکودیمس کے 3:2 میں بیان کی طرح یہ بھی ایک تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے۔

☆ NASB,NKJV,TEV ''نئے سرے سے پیدا ہو'' NRSV, NJB دوبارہ سے پیدا ہو''

یہ ایک مضارع مجہول موضوعاتی ہے۔ لفظ (anothen) کا مطلب یہ ہوسکتا ہے: (1) ''جسمانی طور دوسری مرتبہ پیدا ہونا''؛ (2) پھر سے پیدا ہونا'' (بحوالہ اعمال 26:5)؛ یا (3) ''دوبارہ سے پیدا ہونا'' جو اِس سیاق و سباق میں موزوں لگتا ہے (بحوالہ 3:7,31;19:11)۔ یہ ممکنہ طور پر یوحنا کی اُن اصطلاحات کے استعمال کی مثال ہے جن کے دو معنی ہیں (ذومعنی)، جبکہ دونوں دُرست ہوں (بحوالہ باؤر، گینگرک اور ڈینکر کی کتاب ''نئے عہد نامے کی یونانی انگریزی لُغت'' کا صفحہ 77)۔ جیسے کہ آیت 4 سے واضح دکھائی دیتا ہے کہ نیکودیمس اِسے بطور ترجیح نمبر 1 سمجھتا ہے۔ یوحنا اور پطرس (بحوالہ پہلا پطرس 1:23) اِس خاندانی استعارے کو نجات کیلئے استعمال کرتے ہیں جبکہ پولوس اِسے متبنٰی کیلئے استعمال کرتا تھا۔ نُکتہ مرکز باپ کے اکلوتے میں کام پر ہے۔ نجات خُدا کی ایک نعمت اور کام ہے (بحوالہ 1:12-13)۔

☆ ''وہ دیکھ نہیں سکتا''۔ یہ محاوراتی فقرہ آیت 5 کے ''داخل نہیں ہو سکتا'' کے متوازی ہے۔

☆ ''خُدا کی بادشاہی''۔ یہ فقرہ محض دو مرتبہ یوحنا (بحوالہ آیت 5) میں استعمال ہوا ہے۔ یہ نحوی تراکیب کی انجیلوں، یسوع کے پہلے اور آخری وعظ میں ایسا کُلیدی فقرہ ہے کہ بہت سی اُس کی تمثیلیں اِسی موضوع کے گرد گھومتی ہیں۔ یہ اب انسانوں کے دلوں میں خُدا کی بادشاہت کا حوالہ ہے۔ یہ بہت حیران کُن امر ہے کہ یوحنا اِس فقرے کو صرف دو مرتبہ (اور یسوع کی تمثیلوں میں کبھی بھی نہیں) استعمال کرتا ہے۔ یوحنا کیلئے ''ہمیشہ کی زندگی'' ایک کُلیدی اصطلاح اور استعارہ ہے۔
یہ فقرہ یسوع کی تعلیمات کے قیامت سے متعلقہ (آخری گھڑی) کے زور سے مناسبت رکھتا ہے۔ یہ ''پہلے ہی، لیکن تا حال نہیں'' الہیاتی قول محال، یہودیوں کے دو ادوار کے تصور سے مناسبت رکھتا ہے یعنی موجودہ بدی کا دور اور آنے والا راستبازی کا دور جس کی ابتدا مسیحا کرے گا۔ یہودی رُوح کی بھرپُوری سے عسکری رہنما کی صرف ایک آمد کی توقع کرتے تھے (پُرانے عہدنامے میں قضاۃ کی طرح)۔ یسوع کی دو آمدوں نے دو ادوار میں الجھاؤ پیدا کر دیا۔ بیت الحم میں مجسم ہونے سے خُدا کی بادشاہی انسانی تاریخ میں منقسم ہو گئی۔ بحر حال یسوع مُکاشفہ 19 کے عسکری فاتح کی مانند نہیں آیا بلکہ دُکھ اُٹھانے والے خادم کی طرح (بحوالہ یسعیاہ 53) اور فروتن رہنما (بحوالہ زکریاہ 9:9) لیکن کامل نہیں (بحوالہ متی 6:10;16:28;26:64)۔

ایماندار اِن دو ادوار کے درمیان تناؤ میں رہتے ہیں۔ وہ جی اُٹھنے والی زندگی رکھتے ہیں مگر وہ ابھی بھی جسمانی طور پر مر رہے ہیں۔ وہ گُناہ کی قوت سے آزاد ہیں مگر وہ ابھی بھی گُناہ کرتے ہیں۔ وہ قیامت سے متعلقہ پہلے ہی اور تا حال نہیں کے تناؤ میں رہتے ہیں۔
یوحنا میں پہلے ہی اور تا حال نہیں کے تناؤ کے بارے میں مددگار اظہار فرینک سٹیگ کی کتاب ''نئے عہدنامے کی الہیات'' میں دیکھا جا سکتا ہے:
یوحنا کی انجیل آمد ثانی کے بارے میں پُر زور ہے (14:3,18f,28;16:16,22) اور یہ واضح طور پر جی اُٹھنے اور آخری گھڑی میں فیصلہ کُن عدالت کی بات کرتی ہے (5:28f;6:39f,44,54;11:24;12:48) اِس کے علاوہ اس چوتھی انجیل میں مکمل طور پر ہمیشہ کی زندگی، عدالت اور جی اُٹھنا موجودہ حقیقتیں ہیں (3:18f;4:23;5:25;6:54;11:23ff;12:28,31;13:31f;14:17;17:26)'' (صفحہ 311)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 3:4-8

۴۔ نیکدیمس نے اس سے کہا آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکر پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو سکتا ہے؟ ۵۔ یسوع نے جواب دیا کہ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں جب تک کوئی آدمی پانی سے اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ۶۔ جو جسم سے پیدا ہوا جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا روح ہے۔ ۷۔ تعجب نہ کر میں نے تجھ سے کہا تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔ ۸۔ ہوا جدھر جاتی ہے چلتی ہے اور تو اس کی آواز سنتا ہے مگر نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی ہے اور کہاں کو جاتی ہے جو کوئی روح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے۔

3:5 ''جب تک کوئی آدمی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو''۔ یہ ایک اور تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے۔ یہاں پر درج ذیل کے درمیان واضح فرق ہے: (1) جسمانی بمقابلہ رُوحانی (''رُوح'' کے ساتھ کوئی جُز نہیں)؛ (2) زمینی بمقابلہ آسمانی۔ اِس فرق کا مفہوم آیت 6 میں ہے۔ ''پانی'' کے معانی کیلئے مفروضے درج ذیل ہیں: (1) ربی اِسے مذکر نطفے کیلئے استعمال کرتے تھے؛ (2) بچے کی پیدائش کا پانی؛ (3) یوحنا کا بپتسمہ توبہ کی علامت ہے (بحوالہ 1;26;3:23)؛ (4) پُرانے عہدنامے کا پس منظر جس کا مطلب رُوح کا رسوماتی پھوہار (بحوالہ حزقیال 36:25-27)؛ (5) مسیحی بپتسمہ (حالانکہ نیکودیمس اُسے اُس طرح نہیں سمجھ پایا تھا)۔ سیاق وسباق میں مفروضہ نمبر 3۔ یوحنا کا پانی کا بپتسمہ اور یوحنا کا مسیحا کا رُوح اُلقدس سے بپتسمہ دینے کا بیان۔ یقیناً سب سے واضح معنی ہو سکتے ہیں۔ پیدا ہونا اِس سیاق وسباق میں استعاراتی ہے اور ہم نیکودیمس کی اِن اصطلاحات کے بارے میں ناسمجھی کو تشریح پر اثر انداز ہونے نہیں دینا چاہیئے۔ اِس لئے مفروضہ نمبر 5 غیر موزوں ہے۔ حالانکہ نیکودیمس نے یسوع کے الفاظ کو بطور بعد کے مسیحی بپتسمہ کے حوالے کے طور نہیں سمجھا ہوگا، یوحنا رسُول اکثر اپنی الہیات کو یسوع کے تاریخی الفاظ میں ضم کرتا ہے (بحوالہ آیات 21-14)۔ مفروضہ نمبر 2 یوحنا کے درج بالا اور درج زیریں، خُدا کے ماحول اور زمینی ماحول کے دہرے پن میں موزوں ہے۔ اِن اصطلاحات کی تعریف کرتے ہوئے ہمیں متعین کرنا چاہیئے کہ آیا یہ فرق ظاہر کرتی ہیں (نمبر 1 یا 2) یا تکمیلی ہیں۔

3:6۔ یہ دوبارہ عمودی دہرے پن ہے (بالا بمقابلہ زیریں) جو یوحنا میں بہت عام ہے (بحوالہ آیت 11)۔

3:7 ''تُجھ ۔ تمہیں''۔ پہلا واحد ہے جو نیکودیمس کا حوالہ دیتا ہےلیکن دوُسرا جمع ہے جو عمومی عام تمام بنی نوع انسان کا حوالہ دیتا ہے(یہی واحد اور جمع کی ترتیب آیت 11 میں بھی ہے)۔

لوگ اِسے یہودیوں کا اپنی نسلی برتری کی رغبت کی روشنی میں تشریح کرنے پر مجبور ہیں۔ یوحنا جو پہلی صدی کے اخیر میں یہ لکھتے ہوئے ظاہری طور پر عارفین کا مقابلہ کرتا ہے نیز ممکنہ طور پر یہودی نسلی تکبر کا۔

3:8۔ یہاں عبرانی (اور آرامی) لفظ (ruach) اور یونانی لفظ (pneuma) کا کھیل ہے جس کا مطلب دونوں ''ہوا'' اور ''روُح'' ہے۔ نکتہ یہ ہے کہ ہوا کو آزادی ہوتی ہے اِسی طرح روُح اُلقدس کو بھی۔ کوئی ہوا کو نہیں دیکھ سکتا لیکن اُس کے اثرات دیکھ سکتا ہے، اِسی طرح روُح کا معاملہ بھی ہے۔ انسان کی نجات اُس کے اپنے اختیار میں نہیں ہے لیکن روُح اُلقدس کے اختیار میں ہے(بحوالہ حزقیال 37)۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آیات 7-5 اِسی سچائی کی عکاسی کرتی ہیں۔ نجات روُح القُدس کی شروعات(بحوالہ 6:44,65) اور ایمان / انسان کا توبہ کا ردِعمل کا مرکب ہ(بحوالہ 1:12;3:16,18)۔ یوحنا کی انجیل مُنفرد طور پر روُح القُدس کی شخصیت اور کام پر مرکوز ہے(بحوالہ ;26-14:17,25-16:7-15)۔ وہ راستبازی کے نئے دور کو بطور خُدا کے روُح اُلقدس کے دور کے طور پر دیکھتا ہے۔

NASB(تجدید شُدہ) عبارت: 3:9-15

۹۔ نیکدیمس نے جواب میں اس سے کہا یہ باتیں کیونکر ہو سکتی ہیں۔ ۱۰۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا بنی اسرائیل کا اُستاد ہو کر کیا تو ان باتوں کو نہیں جانتا؟ ۱۱۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جو ہم جانتے ہے وہ کہتے ہیں اور جسے ہم نے دیکھا ہے اس کی گواہی دیتے ہیں اور تم ہماری گواہی قبول نہیں کرتے۔ ۱۲۔ جب میں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں اور تم نے یقین نہ کیا تو اگر میں تم سے آسمان کی باتیں کروں تو کیونکر یقین کرو گے؟ ۱۳۔ اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اس کے جو آسمان سے اترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔ ۱۴۔ اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اوُنچے پر چڑھایا، اُسی اسی طرح ضرور ہے کہ اِبن آدم بھی اونچے پر چڑھایا جاے۔ ۱۵۔ تا کہ جو کوئی اِیمان لائے اس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔

3:9-10۔ نیکدیمس نے یسوع کی علامتی اصطلاحات درج ذیل کی روشنی میں سمجھی ہونگی (1) یہودیوں کا نو معتقدہ بپتسمہ اور (2) یوحنا اصطباغی کی مُنادی۔ یہ ہو سکتا ہے انسانی علم کا بامقصد زیریں کھیل ہو، حتیٰ کہ نیکدیمس جیسا کوئی یہودیوں کا سردار بھی روُحانی چیزوں کو نہ سمجھ سکا۔ یوحنا کی انجیل ابتدائی عارفین، ایک بدعت کا مقابلہ کرنے کیلئے لکھی گئی تھی جو انسانی حکمت کو نجات کو ذریعہ سمجھتے تھے۔

3:11 ''جو ہم جانتے ہیں وہ کہتے ہیں''۔ یہ جمع اسم ضمیریں یسوع اور یوحنا رسول کا حوالہ ہیں(بحوالہ آیت 11) یا یسوع اور باپ جو سیاق وسباق میں زیادہ موزوں ہے(آیت 12)۔

☆ ''اور تُم ہماری گواہی قبُول نہیں کرتے''۔ یوحنا اکثر اصطلاحات قبُول کرنا / پانا (lambano) اور اُس کے حرف جار کے متعلق مرکبات الہیاتی معنوں میں استعمال کرتا ہے۔

ا۔ یسوع کو پانا

ا۔ منفی طور (1:11;3:32;5:47) ب۔ مثبت طور (1:12;3:11,33;5:43;13:20)

۲۔ روُح اُلقدس کو پانا

ا۔ منفی طور (14:17) ب۔ مثبت طور (17:8)

۳۔ یسوع کے کلام کو پانا

ا۔ منفی طور (12:48) ب۔ مثبت طور (17:8)

دیکھئیے خصوصی موضوع: یسوع کی گواہیاں 1:8 پر

ہے جس کا مطلب عملی کبھی کبھار حتیٰ کہ ممکنہ کام ہے۔

☆ ''تُم''۔ اسم ضمیر اور افعال جمع ہیں۔ نیکدیمس کے ساتھ ہو سکتا ہے طالب علم یا دیگر فریسی ہوں جب وہ یسوع کے پاس آیا تھا، یا یہ تمام غیر ایماندار یہودیوں کیلئے مجموعی بیان ہو جسے کہ آیات 7 اور 11 میں ہے۔

3:13۔ یہ آیت یسوع کا باپ کیلئے بطور سچا، مکمل، پہلے درجے کا اور مُنفرد مُکاشفہ کی تصدیق کے ارادے سے ہے (بحوالہ 14-1:1)۔ یہ یوحنا میں ایک اور عمودی دہرے پن کی مثال ہے یعنی آسمان بمقابلہ زمین، جسمانی بمقابلہ رُوحانی، نیکدیمس کی ابتدا بمقابلہ یسوع کی ابتدا (بحوالہ 1:15;6:33,38,41,50,51,58,62)۔

☆ ''اِبن آدم''۔ یہ یسوع کا ذاتی لقب ہے۔ اِس میں پہلی صدی کی یہودیت کی کوئی قومیت، عسکریت، مسیحائی مفہوم نہیں ہے۔ اصطلاح حزقی ایل 2:1 اور زبُور 8:4 سے آتی ہے جہاں اِس کا مطلب ''بنی نوع انسان'' ہے اور دانی ایل 7:13 جہاں اِس کا مفہوم مرتبہ خُداوندی ہے۔ اصطلاح میں یسوع کی شخصیت، مکمل خُدا اور مکمل انسان کا قول محال ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 3-4:1)۔

3:14-21۔ یہ یقین کے ساتھ جاننا مُشکل ہے کہ کہاں یسوع کی نیکدیمس کے ساتھ بات چیت ختم ہوتی ہے اور کہاں یوحنا رسُول کا تبصرہ شروع ہوتا ہے۔ آیات 21-14 کا خاکہ یُوں بنایا جا سکتا ہے: (1) آیات 15-14 یسوع سے مناسبت رکھتی ہیں (2) آیات 17-16 باپ سے مناسبت رکھتی ہیں اور (3) آیات 21-18 انسانیت سے تعلق رکھتی ہیں۔

3:14 ''اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا''۔ یہ گنتی 9-21:4 کا حوالہ ہے جو عدالت کے تجربے کا بیابان میں پھرنے کے دور کے دوران کا بیان ہے ۔ مرکزی سچائی یہ ہے کہ تمام انسانوں کو خُدا کے کلام پر بھروسہ رکھنا چاہیئے اور تابعداری کرنی چاہیئے حتیٰ کہ جب وہ اُسے پُوری سمجھ نہیں پاتے ہیں تب بھی۔ خُدا اسرائیلیوں کیلئے ایک راستہ دیتا ہے کہ وہ سانپ کے ڈسے سے بھی بچ سکتے ہیں اگر وہ صرف یقین رکھتے ہیں۔ اِس یقین کا ثبوت اُن کی خُدا کے کلام اوعدے سے تابعداری کے سبب ہے۔

☆ ''چڑھایا''۔ اِس کا اکثر ''اُونچے پر چڑھایا'' ترجمہ کیا جاتا ہے (بحوالہ اعمال 2:33;5:31 فلپیوں 2:9) نیز یہ ایک اور اصطلاح ہے جو یوحنا دو معنوں میں استعمال کرتا ہے (ذو معنی، بحوالہ 1:5;3:3,8)۔ جیسے خُدا نے سانپ کے ڈسے سے موت سے رہائی اُن کو بخشی جو خُدا کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور کانسی کا سانپ دیکھ پاتے ہیں، ایسے ہی وہ جو خُدا کے کلام (مسیح کے بارے میں انجیل) پر ایمان رکھتے ہیں اور یسوع پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ سانپ (شیطان، گُناہ) کے بُرائی کے ڈسنے سے رہائی (نجات) پاتے ہیں۔

3:15-18 ''جو کوئی'' (آیت 15) ''جو کوئی'' (آیت 16) ''جو اُس پر'' (آیت 18)۔ خُدا کی مُحبت تمام انسانیت کیلئے دعوت ہے (بحوالہ یسعیاہ 3-55:1 حزقی ایل 18:23,32 پہلا تمیتھیس 2:4 دُوسرا پطرس 3:9)۔

3:15 ''اِیمان''۔ یہ زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے۔ ایمان ایک مسلسل بھروسہ ہے۔ دیکھیئے نوٹ 1:7 پر اور 1;12 پر اور خصُوصی موضوع 2:33 پر۔

☆ ''اُس میں''۔ یہ نہ صرف یسوع کے بارے میں حقائق (الہیاتی سچائیوں) بلکہ اُس میں شخصی تعلقات کا حوالہ ہے۔ نجات ایمان لانے کیلئے ایک پیغام اور قبُولیت اور تابعداری کیلئے ایک شخص ہے۔
یہاں گرائمر کی رُو سے صُورت غیر معمولی ہے۔ یہ حرف جار en کے ساتھ اسم ضمیر ہے جو صرف یہاں یوحنا میں پائی جاتی ہے۔ عام طور پر یہ حرف جار eis ہے۔ یہ بھی عین ممکن ہے کہ یہ ''ہمیشہ کی زندگی پائے'' سے متعلقہ ہونا چاہیئے (بحوالہ بُنیادی انگریزی میں نیا عہد نامہ، جسے ہیرلڈ گرینلی نے لکھا ہے)۔

3:15 ''ہمیشہ کی زِندگی''۔ یہ یونانی اصطلاح معیارنہ کہ مقدار کا حوالہ ہے۔ متی 25:46 میں یہی لفظ ہمیشہ کی علیحدگی کیلئے استعمال ہوا ہے۔ یوحنا میں zoe اکثر جی اُٹھنے، آخری گھڑی کی زندگی یا نئے دور کی زندگی، خُود خُدا کی زندگی کا حوالہ ہے۔ یوحنا اپنے ''ہمیشہ کی زندگی'' پر زور کی بنا پر انجیلوں میں مُنفرد ہے۔ یہ اُس کی انجیل کا اہم موضوع اور مقصد ہے۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:3:16-21

۱۶۔کیونکہ خدانے دنیاسے ایسی مُحبت رکھی کہ اس نے اپنااکلوتا بیٹابخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہوبلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔۱۷۔کیونکہ خدانے بیٹے کو دُنیامیں اِس لئے نہیں بھیجا کہ دنیاپرسزاکاحکم کرے بلکہ اس لئے کہ دنیااُس کے وسیلے سے نجات پائے۔ ۱۸۔جواُس پرایمان لاتا ہےُاس پرسزاکاحکم نہیں ہوتا جواُس پرایمان نہیں لاتا اُس پرسزاکاحکم ہوچکااس لئے کہ وہ خداکے اکلوتے بیٹے کے نام پرایمان نہیں لایا۔ ۱۹۔اورسزاکے حکم کاسبب یہ ہے کہ نور دنیامیں آیاہے اورآدمیوں نے تاریکی کونور سے زیادہ پسند کیا۔اِس لئے کہ اُن کے کام بُرے تھے۔۲۰۔کیونکہ جوکوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہےاورنور کے پاس نہیں آتا۔ایسانہ ہوکہ اُس کے کاموں پرملامت کی جائے۔ ۲۱۔مگرجوسچائی پرعمل کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے تاکہ اُس کے کام ظاہرہوں کہ وہ خدامیں کئے گئے ہیں۔

3:16 ''خُدانے اِیسی مُحبت رکھی''۔یہ ایک مضارع عملی علامتی ہے(جیسے کہ فعل ''دیا'')جوماضی میں تکمیل شُدہ کام کی بات ہے(خُدانے یسوع کوبھیجا)۔آیات 16-17 بُنیادی طورپرباپ کی مُحبت کی بات کرتی ہیں۔''مُحبت رکھی'' اصطلاح agapao ہے۔یہ کلاسیکل یونانی میں اتنی زیادہ استعمال نہیں ہوئی۔ابتدائی کلیسیانے اِسے لیااوراِسے خاص معنوں میں بھرا۔چندسیاق وسباق میں یہ باپ کی یا بیٹے کی مُحبت سے تعلق رکھتی ہیں جبکہ یہ منفی طورانسانی مُحبت کیلئے استعمال ہوئی ہے(بحوالہ 3:19;12:43 پہلا یوحنا 2:15)۔یہ پُرانے عہدنامے میں الہیاتی طور hesed کامترادف ہے جس کا مطلب خُداکی عہد کی وفاداری اورمُحبت ہے۔یوحنا کے دور کے کوئنے یونانی میں اصطلاحات agapao اور phileo بُنیادی طورمترادفی ہیں(موازنہ کریں 3:35 کا 5:20 سے)۔تشریح کرنے والوں کوذہن میں رکھنا چاہیئے کہ تمام الفاظ جوخُداکوبیان کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں وہ انسانی وزن رکھتے ہیں(مرکوزبالبشر)۔ہمیں وہ الفاظ استعمال کرنے چاہیئے جوہماری دُنیا،ہمارے جذبات،ہمیشہ کوبیان کرنے کی کوشش میں ہمارے تاریخی پہلو،پاک،مُنفرد،رُوحانی وجود(خُدا)کوبیان کرتے ہیں۔تمام انسانی لُغت کسی حدتک ترتیبی یااستعاراتی ہے۔جوکُچھ ظاہرہواہے وہ یقیناً سچ ہے لیکن آخری نہیں ہے۔برگشتہ،دُنیاوی،محدود انسانیت انتہائی حقیقت کونہیں چھوسکتی۔دیکھیئے خصُوصی موضوع:یوحنا کا ''ایمان'' کا استعمال 2:23 پر۔

☆ ''اِیسی''۔یہ لغوی طورمیں ''اِس انداز میں'' ہے۔یہ طریقہ کار،نہ کہ جذبات کا اظہار ہے۔خُدانے اپنی مُحبت کا اظہار(بحوالہ رومیوں 5:8)بخشنے سے(آیت 16)اوربھیجنے سے(آیت 17)کیا[دونوں مضارع عملی علامتی ہیں]۔اپنے بیٹے کوانسانیت کی خاطرموت کیلئے بھیجا(بحوالہ یسعیاہ 53 رومیوں 3:25 دُوسرا کرنتھیوں 5:21 پہلا یوحنا 2:2)

☆ ''دُنیا''۔یوحنااِس اصطلاح kosmos کوکئی اندازمیں استعمال کرتا ہے(دیکھیئے نوٹ 1:10 پر)۔

یہ آیت رُوح(خُدا)اورمادے کے درمیان عارفین دہرے پن کوبھی ہوادیتی ہے۔یونانی بدی کومادے پرفوقیت دینے کی رغبت رکھتے ہیں۔اُن کیلئے مادہ تمام انسانوں میں الہی شعلے کیلئے عقوبت خانہ تھا۔یوحنامادے یاجسم کی بُرائی کا تصورنہیں دیتا۔خُدادُنیا(سیارہ بحوالہ رومیوں 8:18-22)انسانوں(بدن بحوالہ رومیوں 8:23)کومُحبت رکھتا ہے۔یہ ایک اورقصداًابہام ہوسکتا ہے(ذومعنی)جویوحنامیں عام ہے(بحوالہ 1:5;3:3,8)۔

☆ ''اِکلوتا بیٹا''۔اِس کا مطلب ہے ''واحد،اپنی طرزکاایک''۔اِسے درج ذیل میں ''اکلوتا بیٹا'' نہیں سمجھنا چاہیئے (1) جنسی معنوں میں یا(2) یہ معنیٰ کہ کوئی اوربچے نہ تھے۔ یہاں یسوع کی طرح کے کوئی اوربچے نہ تھے۔دیکھیئے مکمل نوٹ 1:14 پر۔

☆۔''تاکہ جوکوئی اُس پراِیمان لائے''۔یہ ایک زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے جوابتدائی اورمسلسل ایمان پرزوردیتا ہے۔یہ تصدیق آیت 15 سے تاکید کیلئے دہرائی گئی ہے۔ خُداوندکا ''جوکوئی'' کیلئے شُکراداکریں۔اِسے کسی خاص گروہ(نسلی،عقلی یاالہیاتی) پرکوئی موثرتاکید کاتوازن کرناچاہیئے۔یہ یُوں نہیں ہے کہ ''خُداکی حاکمیت'' اور''انسانی آزاد مرضی'' باہمی خارج ازمکان ہیں یہ دونوں حقیقت ہیں۔خُداہمیشہ ردعمل کی شروعات کرتا ہے اورایجنڈا طے کرتا ہے(بحوالہ 6:44,65)مگراُس نے اپنے انسانوں سے تعلقات عہد کے وسیلے سے وضع کئے ہیں۔اُنہیں اُس کی دعوت اورشرائط کاردعمل دیناچاہئے اورردعمل جاری رکھناچاہیئے۔دیکھیئے خصُوصی موضوع 2:23 پر۔

☆ ''ہلاک نہ ہو''۔مفہوم یہ ہے کہ کُچھ ہلاک ہونگے(مضارع وسطی موضوعاتی)۔اُن کاہلاک ہونابراہ راست اُن کایسوع پرایمان کے ردعمل کے فقدان سے متعلقہ ہے۔خُدا اُن کی غیریقینی کی مرضی،سمت یاسبب نہیں ہوگا(بحوالہ حزقی ایل 18:23,32 پہلا تیمتھیس 2:4 دُوسرا پطرس 3:9)۔

بہت سوں نے اِس اصطلاح کو لغوی طور لینے کی کوشش کی ہے اور اِس بنا پر بدکاروں کی ہلاکت تجویز کرتے ہیں۔ یہ دانی ایل 12:2 اور متی 25:46 سے تضاد ہے۔ یہ مخلص ایمانداروں کا مشرقی اعلیٰ ترین علامتی مواد کو مغربی تشریحی سانچے (ادبی اور منطقی) میں ڈھالنے کی کوشش کی ایک اچھی مثال ہے۔ اِس اصطلاح پر سیر حاصل بحث کیلئے رابرٹ بی گرڈل سٹون کی کتاب ''پُرانے عہد نامے کے مترادف'' کے صفحات 277-275 دیکھیں۔

3:17 ''دُنیا پر حُکم کرے''۔ یہاں یوحنا میں بہت سے حوالے ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ یسوع بطور منجی آیا نہ کہ حُکم کرنے (بحوالہ 3:17-21;8:15;12:47)۔

بحرحال یہاں یوحنا میں دیگر حوالے بھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں یسوع عدالت کیلئے آیا اور عدالت کرے گا (بحوالہ 9:39;5:22-23,27 اور نئے عہد نامے کے دیگر حصّوں میں، اعمال 10:42;17:31 دُوسرا تمیتھیس 4:1 پہلا پطرس 4:5)۔

بہت سے الہیاتی تبصرے درج ذیل ترتیب میں ہیں (1) خُدا نے عدالت یسوع کو دی جیسے اُس نے تخلیق اور کفارہ بطور عزت کی علامت دیا (بحوالہ 5:23)؛ (2) یسوع پہلی مرتبہ حُکم کرنے نہیں بلکہ نجات دینے کیلئے آیا (بحوالہ 3:17)، لیکن حقیقت کے طور لوگوں نے اپسے رد کیا، وہ اپنے آپ پر خُود حُکم کرتے ہیں؛ (3) یسوع بادشاہوں کا بادشاہ اور حُکم کرنے والے کے طور آئے گا (بحوالہ 9:39)۔

یہ بظاہر متضاد بیانات یوحنا اصطباغی کے بطور ایلیاہ ہونے یا نہ ہونے کے بیانات سے ملتے ہیں۔

3:18۔ یہ آیت مسیح کے وسیلے سے مفت نجات بمقابلہ خُود ساختہ عدالت کا موضوع دہراتی ہے۔ خُدا لوگوں کو دوزخ میں نہیں ڈالتا۔ وہ خُود اپنے آپ کو ڈالتے ہیں ایمان کے مسلسل نتائج ہوتے ہیں (''ایمان رکھنا'' زمانہ حال عملی صفت فعلی) اور اِسی طرح ایمان نہ رکھنا (''حُکم ہوا ہے'' کامل مجہول علامتی اور ''ایمان نہیں رکھتے'' کامل عملی علامتی) دیکھیئے خصُوصی موضوع 2:23 پر۔

3:19-21 ''اور آدمیوں نے تاریکی کو نُور سے زِیادہ پسند کیا''۔ وہ لوگ جنہوں نے انجیل سُنی، اُسے رد کیا، عقلی یا تہذیبی سبب سے نہیں بلکہ بُنیادی طور اخلاقی کی بنا پر (بحوالہ ایوب 24:13)۔ نُور مسیح اور اُس کا خُدا کی مُحبت، انسانیت کی ضرورت، مسیح کا مہیا کرنا اور ضروری ردعمل کے پیغام کا حوالہ ہے۔ یہ 1:1-18 سے مسلسل مقصد ہے۔

3:19۔ ''اور سزا کے حُکم کا سبب یہ ہے''۔ سزا، نجات کی طرح دونوں موجودہ حقیقت (بحوالہ 3:19;9:39) اور مستقبل کا انجام ہے (بحوالہ 5:27-29;12:31,48)۔ ایماندار پہلے ہی (تصور کی گئی آخری گھڑی) اور تا حال نہیں (انجام کردہ آخری گھڑی) میں رہتے ہیں۔

3:21۔ ''مگر جو سچّائی پر عمل کرتا ہے''۔ چونکہ ''نُور'' (بحوالہ آیات 19,20 میں دو مرتبہ اور 21) ایک واضح یسوع کا حوالہ ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ ''سچائی'' بھی اِسی کا اصل بتاتی ہو۔ رابرٹ حنہ اپنی کتاب ''یونانی نئے عہد نامہ کی یونانی امداد'' میں این ٹرنر کا اقتباس اُس کی کتاب ''نئے عہد نامے میں گرائمر کی رُو سے بصیرت'' سے دیتا ہے جو اِس کا ترجمہ بطور ''وہ انسان جو حق (سچائی) کا رسُول تھا'' کرتا ہے (صفحہ 144)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ فقرہ ''نئے سرے سے پیدا ہونا'' کا کیا مطلب ہے؟

2۔ آپ کے خیال میں آیت 5 ''پانی'' کس کا حوالہ ہے اور کیوں؟

3۔ ''ایمان'' (نجات کے ایمان) میں کونسے امور شامل ہوتے ہیں؟

4۔ یوحنا 3:16 یسوع کی انسان کیلئے مُحبت یا باپ کیلئے میں سے کن کے بارے میں حوالہ ہے؟

5۔ کیلون ازم کیسے یوحنا 3:16 سے تعلق رکھتا ہے؟

6۔ کیا ''ہلاک ہونگے'' کا مطلب ''مکمل ہلاکت'' ہے؟

7۔ ''نُور'' کی تعریف بیان کریں۔

آیات 22-36 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

ا۔ یوحنا کی یسوع مسیح کے مکمل مرتبہ خُداوندی پر تاکید انجیل کے ابتدا ہی سے مکالمات اور شخصی تکرار کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔ یہ باب اِسی کو جاری رکھتا ہے۔

ب۔ یوحنا، پہلی صدی کے آخر تک انجیل لکھتے ہوئے چند سوالات پر روشنی ڈالتا ہے جونحوی تراکیب کی انجیلوں کے لکھنے کے دوران ترویج پائے۔اُن میں سے ایک یوحنا اصطباغی سے پیوستہ ظاہری طور پر ابتدائی بدعتوں کی بڑے پیمانے پر تقلید ہے۔ یہ واضح ہے کہ 1:6-8,19-36 اور 3:22-36 میں یوحنا اصطباغی ناصرت کے یسوع سے اپنے ادنیٰ درجے کی تصدیق کرتا ہے اور یسوع کے مسیحائی کردار کا دعویٰ کرتا ہے (بحوالہ 18:24-19:7)۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 3:22-24

۲۲۔ان باتوں کے بعد یسوع اور اس کے شاگرد یہودیہ کے ملک میں آئے اور وہ وہاں ان کے ساتھ رہ کر بپتسمہ دینے لگا۔۲۳۔اور یوحنا بھی شالیم کے نزدیک عینون میں بپتسمہ دیتا تھا کیونکہ وہاں پانی بہت تھا اور لوگ آ کر بپتسمہ لیتے تھے۔۲۴۔کیونکہ یوحنا اس وقت تک قیدخانہ میں نہ ڈالا گیا تھا۔

3:22 ''یہودیہ کے مُلک میں آئے''۔ دونوں یہودیہ اور گلیل میں اِس ابتدائی مُنادی کا نحوی تراکیب کی انجیلوں میں ذکر نہیں ہے۔انجیلیں ترتیب کیساتھ مسیح کی سوانح عُمری نہیں ہیں۔

☆ ''اور وہ وہاں اُن کے ساتھ رہ کر''۔ یسوع بھیڑ کو تبلیغ کرتا تھا مگر مکالمات وسیع طور پر اپنے شاگردوں سے کرتا تھا۔اُس نے اپنا آپ اُن میں انڈیل دیا۔ یہ طریقہ کار دو دلچسپ کتابوں، رابرٹ ای کولمن کی ''تبلیغ کا وسیع منصوبہ'' اور ''رسالت کا وسیع منصوبہ'' میں مرکزی رہا ہے، دونوں جو یسوع کی چھوٹے گروہوں کے ساتھ شخصی شمولیت پر زور دیتی ہیں۔

☆ ”بپتسمہ دینے لگا“۔ہم نے 4:2 سے سیکھا کہ یسوع ازخُود بپتسمہ نہ دیتا تھا لیکن اُس کے شاگرد دیتے تھے۔ یسوع کا پیغام ابتدائی طور پر یوحنا اصطباغی کے پیغام سے بہت ملتا جُلتا تھا۔ یہ پُرانے عہدنامے کے تیاری اور توبہ کا پیغام تھا۔ یہاں پر ذکر کیا گیا بپتسمہ مسیحی بپتسمہ نہ تھا مگر وہ بپتسمہ جو توبہ اور رُوحانی قبُولیت کی علامت تھا۔

3:23 ”یوحنا بھی شالیم کے نزدِیک عینوؔن میں بپتسمہ دیتا تھا“۔ یہ جگہ کے مُقام کے بارے میں معلوم نہیں: (1) کُچھ یقین رکھتے ہیں کہ یہ یردن کے اُس پار کا علاقہ تھا (2) کُچھ یقین رکھتے ہیں کہ یہ شمال مشرقی سامریہ میں تھا؛ اور (3) کُچھ یقین رکھتے ہیں کہ یہ شیکم کے شہر سے تین میل دُور مشرق میں تھا۔ کیونکہ عینون کا مطلب ”ندی“ دکھائی دیتا ہے۔ نمبر 3 موزوں ہے۔ جو بھی دُرست مقام ہوگا، یسوع یہودیہ میں مُنادی کر رہا تھا اور یوحنا اُس کے کہیں شمال میں تھا۔

3:24 ”کیونکہ یوحنا اُسوقت قید خانہ میں نہ ڈالا گیا تھا“۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ کیوں یہ ترتیبی جُز اِس موقعے پر ڈالا گیا ہے۔ کُچھ کہتے ہیں کہ یہ ترتیب یوحنا کی نحوی تراکیب سے بروقت مطابقت کرنے کی ایک کوشش ہے (بحوالہ متی 14:1-12 مرقس 6:14-29)۔ یہ اِس واقعہ کا یسوع کی زندگی میں وقوع ہونے کے ذریعے کا کام کرتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 3:25-30

۲۵۔ پس یوحنا کے شاگردوں کی کسی یہودی کے ساتھ طہارت کی بابت بحث ہوئی۔ ۲۶۔ انہوں نے یوحنا کے پاس آ کر کہا اے ربی جو شخص یردن کے پار تیرے ساتھ تھا جس کی تو نے گواہی دی ہے دیکھ وہ بپتسمہ دیتا ہے اور سب اس کے پاس آتے ہیں۔ ۲۷۔ یوحنا نے جواب میں کہا انسان کچھ نہیں پا سکتا جب تک اُس کو آسمان سے نہ دیا جائے۔ ۲۸۔ تم خود میرے گواہ ہو کہ میں نے کہا میں مسیح نہیں مگر اُسکے آگے بھیجا گیا ہوں۔ ۲۹۔ جس کی دلہن ہے وہ دلہا ہے مگر دلہا کا دوست جو کھڑا ہوا اس کی آواز سنتا ہے دلہا کی آواز سے بہت خوش ہوتا ہے۔ پس میری یہ خوشی پوری ہوگئی۔ ۳۰۔ ضرور ہے کہ وہ بڑھے اور میں گھٹوں۔

3:25 ”پس یوحنا کے شاگردوں کی کِسی یہُودی کے ساتھ طہارت کی بابت بحث ہُوئی“۔ یہ ”قضیہ“ یا ”مُقابلے“ کیلئے ایک مضبوط اصطلاح ہے۔ کُچھ یونانی نُسخہ جات میں جمع ”یہودی“ ہے۔ قدیم یونانی نُسخہ جات مساوی منقسم ہیں۔ کیونکہ واحد زیادہ خلاف معمول ہے، یہ ممکنہ طور اصلی ہے۔ قدیم کاتبوں کی رغبت عبارت کو ہم آہنگ اور ہموار کرنا تھا۔ یہ بھی دلچسپ امر ہے کہ یوحنا کے شاگردوں نے ممکنہ طور پر اِس بحث کو چھیڑا ہو۔

☆ NASB,NKJV,NRSV,NJB ”طہارت کی بابت“ TEV ”رسوماتی طہارت کے دستُور کے متعلق“

اِس بحث کے مرکز کے بارے میں بہت سے مفروضے ہیں: (1) یہ بھی ممکن ہے کہ یوحنا کے شاگرد، یسوع اور یوحنا کے بپتسمہ کے درمیان تعلق کے بارے میں بات چیت کر رہے ہوں، جسے وہ یہودیوں کی طہارت کے دستُور سے تعلق جوڑتے ہیں، یہی اصطلاح 2:6 میں بھی استعمال ہوئی ہے۔ (2) کُچھ یقین رکھتے ہیں کہ یہ فوری سیاق وسباق سے تعلق رکھتا ہے جہاں یسوع تعلیم دے رہا تھا کہ اُس کی زندگی اور مُنادی مکمل طور یہودیت کی تکمیل کرتی ہے: (ا) قانائے گلیل کی شادی کی تقریب 2:1-12؛ (ب) ہیکل کی صفائی 2:13-22 ؛ (ج) یہودیوں کے سردار، نیکدیمس کے ساتھ بات چیت، 3:1-21؛ اور (د) یہودیوں کی طہارت اور یوحنا اصطباغی اور یسوع کا بپتسمہ، 3:22-36۔ یہ حقیقت کہ سیاق وسباق اِس خاص بات چیت کو واضح طور بیان نہیں کرتا، اِس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ یہ یوحنا اصطباغی کیلئے یسوع ناصری کی برتری کے بارے میں گواہی دینے کا ایک اور موقع فراہم کرتا ہے۔

3:26۔ ”جس کی تو نے گواہی دی ہے۔ دیکھ وہ بپتسمہ دیتا ہے اور سب اُس کے پاس آتے ہیں“۔ شاگردوں کو یوحنا کی خُدا کے برّے کے بارے میں ابتدائی گواہی یاد تھی (بحوالہ 1:19-36) اور ظاہری طور پر وہ یسوع کی کامیابی پر تھوڑا حسد کر رہے تھے۔ یسوع بھی کسی مقابلے کے جذبے کے حوالے سے تھوڑا احتاط تھا (بحوالہ 4:1)

3:27۔ ” اِنسان کُچھ نہیں پا سکتا جب تک اُس کو آسمان سے نہ دیا جائے“۔ یہ ایک بہت سیدھی سادھی تصدیق ہے کہ رُوحانی معاملات میں کوئی مقابلہ بازی نہیں ہوتی۔ جو کُچھ بھی ایمانداروں کے پاس ہے وہ خُدا کے فضل سے ہے۔ بحرحال ”کُچھ“ اور ”اُس کو“ کے معانی پر بہت بحث رہی ہے: (1) کُچھ کہتے ہیں کہ ”اُس کو“ ایمانداروں کا حوالہ ہے اور ”کُچھ“ نجات کیلئے مسیح کی ایک آمد کا حوالہ ہے (بحوالہ یوحنا 6:44,65)؛ (2) دُوسرے یقین رکھتے ہیں کہ ”اُس کو“ یسوع کا حوالہ ہے اور ”کُچھ“ ایمانداروں کا حوالہ ہے (بحوالہ یوحنا 6:39;10:29;17:2,9,11,24)۔ اِن دو تصورات کے درمیان فرق یہ ہوسکتا ہے کہ اصطلاح ”پا سکتا“ یا تو انفرادی ایماندار کی نجات کا حوالہ ہے یا تمام ایماندار ازخُود یسوع کو

خُدا کی طرف سے بطور نعمت ملے ہیں (بحوالہ 17:2)۔

3:28 ''میں مسیح نہیں''۔ یوحنا اصطباغی واضح طور پر اقرار کرتا ہے جیسے اُس نے 1:20 میں کیا تھا کہ وہ مسیحا نہیں ہے مگر اُس کے آگے بھیجا گیا ہے۔ یہ ملاکی 3:1;4:5-6 کے ساتھ یسعیاہ 40 کو ملاتے ہوئے نبوتی حوالوں کا ایک واضح اشارہ ہے (بحوالہ یوحنا 1:23)۔

3:29 ''جس کی دُلہن ہے وہ دُلہا ہے''۔ یہ حیران کُن ہے کہ ہمارے پاس شادی کے استعارے کے پُرانے عہد نامے میں سے بہت سے اشارے ہیں جو خُدا اور اسرائیل کے درمیان تعلق کو بیان کرتے ہیں (بحوالہ یسعیاہ 54:5;62:4,5 یرمیاہ 2:2;3:20 حزقیال 16:8;23:4 ہوسیع 2:21)۔ پولُس حتیٰ کہ اِسے افسیوں 5:22ff میں بھی استعمال کرتا ہے۔ مسیحی شادی عہد کے تعلقات کی ایک بہترین جدید مثال ہوسکتی ہے۔

☆ ''پس میری یہ خُوشی پُوری ہوگئی''۔ مقابلے کا جذبہ رکھنے کے بجائے یوحنا اصطباغی واضح طور پر یسوع میں اپنا مُقام اور خُوشی جانتا ہے۔

3:30 ''ضرور ہے کہ وہ بڑھے اور مَیں گھٹُوں''۔ اصطلاح ''ضرور'' یہاں پر بامعنی ہے۔ یہ پہلے بھی 3:14 اور 4:4 میں استعمال ہوئی ہے۔ یہ یوحنا اصطباغی کی اپنے بارے میں ایک بڑی اور بامعنی یسوع کی مُنادی کے بطور راہ تیار کرنے والے کی سمجھ کے طور مضبوط تصدیق ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 3:31-36

۳۱۔ جو اوپر سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے۔ جو زمین سے ہے وہ زمین ہی سے ہے اور زمین ہی کی کہتا ہے۔ جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے۔ ۳۲۔ جو کچھ اس نے دیکھا اور سنا اُسی کی گواہی دیتا ہے اور کوئی اُس کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ ۳۳۔ جس نے اس کی گواہی قبول کی اُس نے اِس بات پر مہر کردی کہ خدا سچا ہے۔ ۳۴۔ کیونکہ جسے خدا نے بھیجا وہ خدا کی باتیں کہتا ہے۔ اِس لئے کہ وہ رُوح ناپ ناپ کر نہیں دیتا۔ ۳۵۔ باپ بیٹے سے مُحبت رکھتا ہے اور اُس نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ ۳۶۔ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اُس پر خدا کا غضب رہتا ہے۔

3:31-36۔ اِس پر تبصرہ نگاروں کے مابین بہت بحث رہی ہے کہ آیا یہ آیات: (1) یوحنا اصطباغی کی مسلسل زُبانی تصدیق ہیں؛ یا (2) یسوع کے الفاظ ہیں (بحوالہ 3:11-12)؛ یا (3) یوحنا رسُول کے ہیں۔ یہ آیات 16-21 کے موضوع کی طرف واپس جاتی ہیں۔

3:31 ''جو اُوپر سے آتا ہے''۔ یہ واضح ہے کہ دو لقب جو مسیحا کیلئے استعمال ہوئے وہ اُس کی پہلے سے موجودگی اور مکمل مرتبہ خُداوندی (بحوالہ آیت 31)، اور اُس کے مجسم ہونے اور خُدا کی طرف سے دیئے گئے منصوبے (بحوالہ آیت 34) پر زور دیتے ہیں۔ اصطلاح ''اُوپر سے آتا'' وہی اصطلاح ہے جو آیت 3 میں فقرہ ''نئے سرے سے پیدا ہو'' یا ''دوبارہ سے پیدا ہو'' کیلئے استعمال ہوئی ہے۔
یہ اُوپر اور نیچے کا دہرا پن، یوحنا کی خُدا کی دُنیا اور انسان کی زمینی دُنیا کی خصُوصیت ہے۔ یہ بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندوں کے آخری گھڑی کے دہرے پن سے مختلف ہے۔ یہ عارفین کے رؤح اور مادے کے دہرے پن سے بھی مختلف ہے۔ یوحنا میں، تخلیق از خُود اور انسانی جسم از خُود یا اندرونی طور بدی یا گُناہگار نہیں ہوتے۔

☆ ''وہ سب سے اُوپر ہے'' (دو مرتبہ)۔ اِس آیت کا پہلا حصّہ یسوع کی آسمان سے آنے والی مرتبہ خُداوندی اور پہلے سے موجودگی کا اشارہ ہے (بحوالہ 3:11-12; 1:1-18)۔ آیت کا دوُسرا حصّہ تصدیق کرتا ہے کہ وہ خُدا کی تخلیق سے بالاتر ہے۔ یونانی عبارت سے یہ معلوم نہیں کہ آیا ''سب سے'' مذکر ہے یا بے جنس، جو تمام انسانیت یا تمام چیزوں کا حوالہ ہے۔

☆ NASB ''جو زمین سے ہے وہ زمین ہی سے ہے اور زمین ہی کی کہتا ہے''
NKJV ''جو زمین سے ہے وہ زمین ہی سے ہے اور زمین ہی کی کہتا ہے''
NRSV

TEV ’’جو زمین سے ہے وہ زمین ہی کا ہے اور زمین کی چیزوں کی بات کرتا ہے‘‘

NJB ’’وہ جو زمین سے ہے خُود زمین ہی کا ہے اور زمینی انداز میں ہی بات کرتا ہے‘‘

یہ یوحنا کے بارے میں منفی بیان ہے۔ زمین کیلئے یہاں اصطلاح (ge، 12:32;17:4 پہلا یوحنا 5:8 لیکن مُکاشفہ میں 76 مرتبہ) وہ نہیں ہے جو اصطلاح ’’دُنیا‘‘ (kosmos) ہے اور جو یوحنا نے اکثر منفی طور استعمال کی ہے۔ یہ محض ایک تصدیق ہے کہ یسوع وہ کہتا ہے جو وہ جانتا ہے یعنی آسمان کی جبکہ تمام بنی نوع انسان وہ کہتے ہیں جو وہ جانتے ہیں یعنی زمین کی۔ اِس لئے یسوع کی گواہی اُس سے کہیں افضل ترین ہے جو زمین کے نبی یا مُنادی کرنے والے کہتے ہیں۔

3:32 ’’اور جو کُچھ اُس نے دیکھا اور سُنا، اُسی کی گواہی دیتا ہے‘‘۔ اِس آیت میں فعل کے زمانوں کا کھیل ہے: (1) ’’دیکھا‘‘ کامل زمانہ ہے (2) ’’سُنا‘‘ مضارع زمانہ ہے اور (3) ’’گواہی دیتا ہے‘‘ زمانہ حال ہے۔ یسوع خُدا کا واضح مُکاشفہ ہے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 8:6 کلسیوں 20-1:13 عبرانیوں 3-1:2)۔ وہ بات کرتا ہے: (1) اپنے خُدا باپ کے ساتھ شخصی تجربے سے، اور (2) اپنی ذاتی مرتبہ خُداوندی سے۔

☆ ’’اور کوئی اُس کی گواہی قُبول نہیں کرتا‘‘۔ یہ ایک مشرقی بیان بازی ہے کیونکہ آیات 26-23 ظاہر کرتی ہیں کہ بہت سے اُس کے پاس آتے تھے۔ یہ فقرہ مجموعی طور پر یہودیت کا حوالہ ہے نہ کہ محض فوری سیاق وسباق۔

3:33 ’’جس نے اُس کی‘‘۔ یہ خُدا کا تمام انسانوں کیلئے عالمگیر، لامحدود مُحبت ظاہر کرتا ہے۔ خُدا کی انجیل سے متعلقہ کوئی رُکاوٹ نہیں ہے۔ ہر ایک کو توبہ کرنی چاہئیے اور ایمان لانا چاہئیے (بحوالہ مرقس 1:15 اعمال 20:21)، مگر دعوت سب کیلئے عام ہے (بحوالہ 18-3:16;1:12 حزقیال 18:23,32 پہلا تمیتھیس 2:4 دُوسرا پطرس 3:9)۔

☆ ’’اُس کی گواہی قُبول کی‘‘۔ آیت 33 مضارع صفت فعلی ہے جبکہ آیت 36 زمانہ حال صفت فعلی ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہیں کہ خُدا میں نجات کیلئے بھروسہ رکھنا نہ صرف ابتدائی فیصلہ ہے بلکہ یہ شاگردی کی زندگی بھی ہے۔ قُبولیت کی ضرورت کا یہی اقرار دونوں 1:12 اور 18-3:16 میں پہلے بھی بیان کیا گیا ہے۔ گواہی کو قُبول کرنے (آیت 33) اور مسلسل اُس میں چلنے (آیت 36) کے دو معنوں پر غور کریں۔ اصطلاح ’’قُبول کرنا‘‘ کے ’’ایمان‘‘ کی اصطلاح کی طرح نئے عہدنامے میں دو اشارے ہیں؛ (1) شخصی طور مسیح کو قُبول کرنا اور اُس میں چلنا، اور (2) انجیل میں شامل سچائیوں اور مذہبی تعلیمات کو قُبول کرنا (بحوالہ یہوداہ 3,20)۔

☆ NASB	’’اِس بات پر مُہر کردی کہ خُدا سچّا ہے‘‘	NKJV, NRSV	’’اِس بات پر مُہر لگادی کہ خُدا سچّا ہے‘‘
TEV	’’اِس سے تصدیق کرتا ہے کہ خُدا سچّا ہے‘‘	NJB	’’توثیق کرتا ہے کہ خُدا سچّا ہے‘‘

جب ایماندار اپنا شخصی بھروسہ مسیح میں رکھتے ہیں، وہ تصدیق کرتے ہیں کہ خُدا کا خُود اپنے، دُنیا، انسانیت اور اُس کے بیٹے کے بارے میں پیغام سچا ہے (بحوالہ رومیوں 3:4)۔ یہ یوحنا میں ایک مسلسل موضوع ہے (بحوالہ 3:33;7:28;8:26;17:3 پہلا یوحنا 5:20)۔ یسوع سچا ہے کیونکہ وہ واضح طور پر ایک سچے خُدا کو ظاہر کرتا ہے (بحوالہ 3:7,14;19:11)۔

3:34 ’’کیونکہ جسے خُدا نے بھیجا وہ خُدا کی باتیں کہتا ہے‘‘۔ آیت 34 میں دو متوازی بیانات ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ یسوع کا اختیار خُدا سے آتا ہے: (1) خُدا نے اُسے بھیجا ہے اور (2) اُس میں رُوح اُلقدس کی معموری ہے۔

☆ ’’اِس لئِے کہ وہ رُوح ناپ ناپ کر نہیں دیتا‘‘۔ یہاں پر اِس رُوح کی معموری کو سمجھنے کے دو مختلف انداز ہیں؛ کُچھ یقین کرتے ہیں کہ (1) یسوع رُوح کی معموری ایمانداروں کو دیتا ہے (بحوالہ 14-4:10;7:37-39)؛ یا (2) کہ رُوح کی معموری مسیحا کی خُدا کی نعمت کا حوالہ ہے (بحوالہ آیت 35)۔ ربی اصطلاح ’’ناپنا‘‘ خُدا کی نبیوں کو ہدایت کے بیان کیلئے استعمال کرتے تھے۔ ربی یہ بھی اضافہ کرتے تھے کہ کوئی نبی رُوح کی مکمل معموری نہیں رکھتا۔ اِس لئے یسوع نبیوں سے افضل ہے (بحوالہ عبرانیوں 2-1:1) اور اِس لئے خُدا کا مُکمل ظاہر ہونا ہے۔

کیوں انسانوں کو یسوع پر بطور مسیحا یقین رکھنا چاہیئے :(1) کیونکہ وہ اُوپر سے آتا ہے وہ سب سے اُوپر ہے(آیت 31)؛(2) کیونکہ وہ خُدا کی طرف سے

کفارے کے منصوبے کیلئے بھیجا گیا(آیت 34)؛(3) کیونکہ اُس کو رُوح کی معموری دینا جاری رکھتا ہے(آیت 34)؛(4) کیونکہ خُدا اُس سے مُحبت رکھتا ہے(آیت 35)اور(5) کیونکہ خُدا نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں(آیت 35)۔

☆ ''اُس نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں''۔یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔یہ بہت ہی دلچسپ فقرہ ہے اور اِس میں بہت سی متوازیت ہے(بحوالہ یوحنا 13:3;17:2 متی 11:27;28:18 افسیوں 1:20-22 کُلسیوں 2:10 پہلا پطرس 3:22)۔

3:36	NASB	''جو بیٹے پر اِیمان لاتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زِندگی کو نہ دِیکھے گا''
	NKJV	''جو بیٹے پر اِیمان لاتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زِندگی کو نہ دِیکھے گا''
	NRSV	''جو بیٹے پر اِیمان لاتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے لیکن جو بیٹے کی بات نہیں مانے گا وہ زِندگی کو نہ دیکھے گا''
	TEV	''جو کوئی بیٹے پر اِیمان لاتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے لیکن جو بیٹے کی بات نہیں مانتا وہ زِندگی نہیں پائے گا''
	NJB	''جو کوئی بیٹے پر اِیمان لاتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے لیکن اگر کوئی بیٹے کی بات کا اِنکار کرے گا وہ زِندگی نہ پائے گا''

یہ افعال تمام زمانہ حال عملی ہیں جو کسی جاری کام کی بات کرتی ہیں۔ایمان ایک مرتبہ کے فیصلے سے کہیں بڑھکر ہے، یہ ضروری نہیں کہ کتنا مخلص یا جذباتی یہ رہا ہے(بحوالہ متی 13:20)۔یہ توثیق ہے کہ یسوع کو جانے بغیر کوئی باپ کو نہیں جان سکتا(بحوالہ یوحنا 12:44-50 اور پہلا یوحنا 5:10)۔نجات صرف بیٹے یسوع کے ساتھ مسلسل تعلق کے وسیلے سے آتی ہے۔اس آیت میں''ایمان''اور''تابعداری'' کے درمیان فرق بھی دلچسپ طور پر قابل غور ہے۔انجیل محض ایک شخص نہیں ہے جسے ہم قبول کرتے ہیں اور ایک سچائی جسے ہم مانتے ہیں بلکہ یہ ایک زندگی بھی ہے جسے ہم بسر کرتے ہیں(بحوالہ لُوقا 6:46 افسیوں 2:8-10)۔

☆ ''بلکہ اُس پر خُدا کا غضب رہتا ہے''۔یہاں یوحنا کی تحاریر میں واحد جگہ ہے(ماسوائے پانچ مرتبہ مُکاشفہ کے) جہاں اصطلاح''غضب''(orge) ظاہر ہوا ہے۔تصور عام ہے اور عموماً اصطلاح''عدالت'' سے متعلقہ ہے۔یہ ایک زمانہ حال عملی علامتی ہے۔''ایمان''،''تابعداری''،اور''غضب''،مسلسل موجودہ حقیقتیں ہیں جن کا انجام مُستقبل میں ہوگا۔یہ وہی تناؤ ہے جو خُدا کی بادشاہی کے''پہلے ہی''اور''تا حال نہیں'' کے درمیان موجود ہے۔خُدا کے غضب پر مکمل بائبل سے متعلقہ بات چیت کیلئے رومیوں 1:18-3:20 پڑھیئے۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلیئے ہیں۔

1۔ کیسے یسوع کا ابتدائی پیغام یوحنا اصباغی کی طرح کا ہے؟

2۔ کیا یہ بپتسمہ مسیحی بپتسمہ کی طرح وہی ہے؟

3۔ یوحنا کی انجیل کے ابتدائی ابواب میں یوحنا اصطباغی کے کلمات پر اتنی تاکید کیوں کی گئی ہے؟

4۔ اُن تفرقات کی اقسام اور تعداد بیان کریں جو یوحنا لکھاری یوحنا اصطباغی اور یسوع کے درمیان تعلقات کو بیان کرنے کیلیئے استعمال کرتا ہے؟

5۔ آیت 33 میں اصطلاح ''قبُول'' کیسے آیت 36 کی اصطلاح ''ایمان'' سے تعلق رکھتی ہے؟ کیسے آیت 36 میں اصطلاح ''نہیں ماننا'' اِس بحث سے مناسبت رکھتی ہے؟

6۔ ذکر کی گئی وجوہات کی تعداد درج کریں کہ کیوں لوگوں کو یسوع ناصری پر اُن کی نجات کی واحد اُمید کے طور بھروسہ رکھنا چاہیئے؟

7۔ وضاحت کریں کہ کیوں آیت 36 میں اصطلاح ''غضب'' زمانہ حال کی فعل ہے؟

یوحنا باب ۴ (John 4)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
یسوع سامریوں کے درمیان	یسوع اور سامری	یسوع اور سامری	سامری عورت اپنے مسیحا سے ملتی ہے	یسوع اور سامریہ کی عورت
4:1-10; 4:11-14; 4:15-24; 4:25-26	4:1-4; 4:5-6; 4:7-8; 4:9; 4:10; 4:11-12; 4:13-14; 4:15; 4:16; 4:17a; 4:17b-18; 4:19-20; 4:21-24;4:25; 4:26;	4:1-6; 4:7-15; 4:16-26	4:1-26	4:1-6; 4:7-15; 4:16-26
4:27-30; 4:31-38	4:27; 4:28-30; 4:31; 4:32; 4:33; 4:34-38	4:27-30; 4:31-38	پکا ہوا کھیت 4:27-38	4:27-30; 4:31-38
4:39-42	4:39-40; 4:41-41	4:39-42	دُنیا کا نجات دہندہ 4:39-42	4:39-42
یسوع گلیل میں 4:43-45	یسوع بادشاہ کے مُلازم کے بیٹے کو شفا دیتا ہے 4:43-45	یسوع اور غیر قومیں 4:43-45	گلیل میں قبُولیت 4:43-45	بادشاہ کے مُلازم کے بیٹے کا شفا پانا 4:43-45
شاہی مُلازم کے بیٹے کی شفا 4:46-53; 4:54	4:46-48; 4:49; 4:50-51; 4:52-53; 4:54	4:46-54	افسر بکار کا بیٹا شفا پاتا ہے 4:46-54	4:46-54

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

آیات 1-54 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

۱۔ ابواب 3 اور 4 میں با مقصد بناوٹ ہے:

ا۔ ''مذہبی رہنما'' (نیکدیمس) بمقابلہ غیر قوم کی عورت (کنوئیں پر عورت)

۲۔ یروشلیم کی بُنیاد پر یہودیت (راسخ العتقاد) بمقابلہ سامری یہودیت (بدعتی)

ب۔ یسوع کے کام اور شخصیت کے بارے میں سچائیاں مذید ترویج پاتی ہیں:

ا۔ کنویں پر عورت سے مکالمات (آیات 26-1)

۲۔ اُس کے شاگردوں سے مکالمات (آیات 38-27)

۳۔ دیہاتیوں کی گواہی (آیات 42-39)

۴۔ گلیلیوں کی قبولیت (آیات 45-43)

۵۔ بیماری پر یسوع کے اختیار کے نشان/معجزہ، آیات 54-46

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6-4:1

ا۔ پھر جب خداوند کو معلوم ہوا کہ فریسیوں نے سنا ہے کہ یسوؔع یوحنّاؔ سے زیادہ شاگرد کرتا ہے اور بپتسمہ دیتا ہے۔ ۲۔ (گو یسوؔع آپ نہیں بلکہ اس کے شاگرد بپتسمہ دیتے تھے)۔ ۳۔ تو وہ یہودیہ کو چھوڑ کر پھر گلیل کو چلا گیا۔ ۴۔ اور اس کو سامرؔیہ سے ہو کر جانا ضرُور تھا۔ ۵۔ پس وہ سامرؔیہ کے ایک شہر تک آیا جو سوؔخار کہلاتا ہے۔ وہ اُس قطعہ کے نزدیک ہے جو یعقوؔب نے اپنے بیٹے یوسف کو دیا تھا۔ ۶۔ اور یعقوؔب کا کنواں وہیں تھا۔ چنانچہ یسوؔع سفر سے تھکا ماندہ ہو کر اس کنویں پر یونہی بیٹھ گیا۔ یہ چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔

4:1 ''خُداوند''۔ یوحنا، واقعہ کو اپنے ذہن میں یاد کرتے ہوئے (رُوح کی ہدایت سے) برسوں بعد، ایک ہی فقرے میں ''خُداوند'' اور ''یسوع'' بطور ایک ہی شخص کے حوالے کے استعمال کرتا ہے۔

☆ ''فریسیوں''۔ دیکھیئے نوٹ 1:24 پر۔

☆ ''معلوم ہُوا کہ یسُوؔع یوحنّاؔ سے زِیادہ شاگرد کرتا اور بپتسمہ دیتا ہے''۔ یسوع اِس علاقے کو اپنے شاگردوں اور یوحنا کے شاگردوں کے درمیان بڑھتے ہوئے تناؤ کی بنا پر چھوڑ دیتا ہے۔ نحوی تراکیب کی انجیلیں کہتی ہیں کہ وہ اِس لئے جاتا ہے کیونکہ ہیرودیس نے یوحنا اصطباغی کو گرفتار کر لیا تھا (بحوالہ متی 4:12 مرقس 1:14؛ لُوقا 3:20)۔

4:2 ''گو یسُوؔع آپ بپتسمہ نہیں دیتا تھا''۔ یہ بپتسمہ پر کم قدر کرنے والا تبصرہ نہیں ہے بلکہ انسانیت کی مرکزی انا کی شناخت ہے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 1:17)۔ ظاہری طور پر اپنی مُنادی کے شروع میں یسوع خُود بپتسمہ دیتا تھا (بحوالہ 3:22) مگر بعد میں ترک کر دیتا ہے۔

4:3 ''تو وہ یہوُدِیہؔ چھوڑ کر پھر گلِیل کو چلا گیا''۔ یہ دو مضارع عملی علامتیں ہیں جو یسوع کی جُغرافیائی حرکات وسکنات پر تاکید کیلئے استعمال ہوئی ہیں۔

4:4 ''اور اُس کو سامرؔیہ سے ہو کر جانا ضُرور تھا''۔ ''ضرور'' یونانی فعل dei ہے جو اِس سیاق وسباق میں کئی مرتبہ استعمال ہوا ہے (بحوالہ 3:7,14,30)۔ اِس کا اکثر ترجمہ ''لازم'' یا ''ضروری'' کیا جاتا ہے۔ یسوع کے اِس راستے میں مقصد تھا۔ یہ چھوٹا راستہ تھا، جوزفس ہمیں بتاتا ہے کہ گلیل کے یہودی اکثر یہ راستہ استعمال کرتے تھے۔ بحر حال یہودیہ کے یہودی سامریوں سے نفرت کرتے تھے اور اُن کے علاقے سے گُزرنا پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ اُنہیں مذہبی طور آدھی نسل تصور کرتے تھے۔

خصُوصی موضوع: نسل پرستی

ا۔ تعارف

ا۔ یہ برگشتہ انسان کیلئے اُس کے معاشرے میں کا ایک عالمگیر اظہار ہے۔ یہ انسان کی خُو ہے جو اُسے دوُسروں کی پیٹھ پیچھے مدد کرتی ہے۔ نسل پرستی کئی اطوار سے ایک جدید مظہر

قُدرت ہے جبکہ قومیت پرستی (قبائل پرستی) ایک زیادہ قدیم اظہار ہے۔

ب۔قومیت پرستی کا آغاز بابل سے ہُوا (پیدائش 11) اور اصل میں نُوح کے تین بیٹوں سے مناسبت رکھتا ہے جن سے نام نہاد قومیں بنیں (پیدائش 10)۔جبکہ یہ کلام سے ظاہر ہے کہ انسان سب ایک ہی ذریعہ سے ہیں (بحوالہ پیدائش 3-1؛ اعمال 26-17:24)۔

ج۔نسل پرستی بہت سے تعصّبات میں سے ایک ہے۔کُچھ دوُسرے درج ذیل ہیں: (1) تعلیمی امارت پرستی (2) سماجی و معاشی تکبُر (3) شخصی راستبازی کی مذہبی شریعت اور (4) پُر تکبُر سیاسی وابستگیاں۔

۲۔بائبل کا مواد

ا۔پُرانا عہدنامہ

1۔پیدائش 1:27۔انسان، مرد و عورت خُدا کی شبیہ اور شکل میں بنائے گئے جواُنہیں منفرد بناتے ہیں۔اور اِس سے اُن کی انفرادی قدر و قیمت اور عظمت بھی ظاہر ہوتی ہے (بحوالہ یوحنا 3:16)۔

2۔پیدائش 25-1:11 فقرے ''اُن کی اقسام کے مطابق'' کا دس مرتبہ اندراج دیتا ہے۔یہ نسلی علیحدگی کی معاونت کیلئے استعمال ہُوا ہے۔جبکہ یہ سیاق وسباق سے واضح ہے کہ یہ جانوروں اور پودوں کے بارے میں ہے نہ کہ انسانوں کے بارے میں۔

3۔پیدائش 27-9:18۔یہ نسلی برتری کی معاونت کیلئے استعمال ہُوا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خُدا نے کنعان کو کبھی لعنت نہیں دی۔نُوح اُس کے باپ نے شراب کے نشے سے باہر آنے کے بعد اُسے لعنت دی۔حتیٰ کہ اُس نے ایسا کیا اِس سے سیاہ فام نسل کو کوئی نقصان نہ ہُوا۔کنعان اُن کا باپ تھا جو فلسطین کے علاقے میں رہتے تھے اور مصر کی دیواروں کی تزئین ظاہر کرتی ہے کہ وہ سیاہ فام نہ تھے۔

4۔یشوُع 9:23۔یہ ثابت کرنے کیلئے استعمال ہُوا ہے کہ ایک نسل دوُسری کی خدمت کرے گی۔جبکہ سیاق وسباق میں جبوتی اُسی نسل سے تعلق رکھتے تھے جیسے کہ یہودی۔

5۔عزرا 10-9 اور نحمیاہ 13۔یہ اکثر نسلی معنوں میں استعمال ہُوئے ہیں۔مگر سیاق وسباق ظاہر کرتا ہے کہ شادیوں کی مذمت کی گئی نسل کی بُنیاد پر نہیں (وہ نُوح کے ایک ہی بیٹے میں سے تھے، پیدائش 10) مگر مذہبی وجوہات کی بنا پر۔

ب۔نیا عہدنامہ

1۔انجیلیں

ا۔یسوع بہت سے مواقعوں پر یہودی اور سامریوں کے درمیان نفرت کا استعمال کرتا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ نفرت کرنا مناسب فعل نہیں ہے۔

ا۔نیک سامری کی تمثیل (لُوقا 37-10:25)۔

۲۔کنوئیں پر عورت (یوحنا 4:4)۔

۳۔شُکر گزار کوڑھی (لُوقا 19-17:7)۔

ب۔انجیل تمام انسانوں کیلئے ہے۔

ا۔یوحنا 3:16

۲۔لُوقا 47-24:46

۳۔عبرانیوں 2:9

۴۔مُکاشفہ 14:6

ج۔بادشاہت میں تمام انسانوں کی شمولیت ہوگی

ا۔لُوقا 13:29

۲۔مُکاشفہ 5

2۔اعمال

ا۔اعمال 10 خُدا کی عالمگیر محبت اور انجیل کے عالمگیر پیغام کا حتمی حوالہ ہے

ب۔ پطرس پر اعمال 11 میں اُس کے کاموں کی بنا پر تنقید ہوتی ہے اور یہ مسئلہ اعمال 15 کی یروشلیم کونسل سے قبل تک حل نہیں ہُوا تھا، کونسل اجلاس کرتی ہے اور حل پر پہنچتی ہے۔ پہلی صدی کے یہودیوں اور غیر قوموں کے درمیان تناؤ بہت شدید تھا۔

3۔ پولوس

ا۔ مسیح تک رسائی میں کوئی رُکاوٹ نہیں ہے

ا۔ گلتیوں 3:26-28

۲۔ افسیوں 2:11-22

۳۔ کُلسیوں 3:11

ب۔ خُدا انسانوں میں تفریق نہیں رکھتا۔

ا۔ رومیوں 2:11

۲۔ افسیوں 6:9

4۔ پطرس اور یعقوب

ا۔ خُدا انسانوں میں تفریق نہیں رکھتا۔

ب۔ چُونکہ خُدا کسی کی طرفداری نہیں رکھتا پس اُس کے لوگوں کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے، یعقوب 2:1

5۔ یوحنا

ا۔ ایمانداروں کی ذمہ داری کے بارے میں ایک مضبوط بیان پہلا یوحنا 4:20 میں پایا جاتا ہے۔

III۔ نتیجہ:

ا۔ نسل پرستی یا اِس کیلئے کسی بھی قسم کا تکبّر مکمل طور پر خُدا کے فرزندوں کیلئے نامناسب دعل ہے۔ یہاں ہینلی بارنیٹ کا اقتباس دیا جارہا ہے جو اُس نے گلوریتا، نیو میکسکو کے فورم میں کرسچن لائف کمیشن سے خطاب کرتے ہُوئے 1964 میں کہا۔

''نسل پرستی بدعت ہے کیونکہ یہ بائبل اور مسیحت سے متعلقہ نہیں ہے اور نہ ہی غیر سائنسی ہے۔

ب۔ یہ مسئلہ مسیحیوں کو اپنی مسیح کی طرح کی مُحبت، مُعافی اور گُمراہ دُنیا کیلئے جانکاری ظاہر کرنے کا موقع دیتا ہے۔ اِس معاملے میں مسیحیوں کا انکار اُن کی کمسنی ظاہر کرتا ہے اور بُرائی کیلئے ایمانداروں کے ایمان، یقین دہانی اور بڑھوتری کو موقوف کرنے کیلئے ایک موقع ہے۔ یہ گُمراہ لوگوں کو مسیح تک آنے کیلئے ایک رُکاوٹ کا کردار بھی ادا کرتا ہے۔

ج۔ میں کیا کرسکتا ہُوں (یہ حصّہ کرسچن لائف کمیشن کے کتابچے بعنوان ''نسلی تعلقات'' سے لیا گیا ہے۔

''شخصی سطح پر''۔

- نسل سے متعلقہ مسائل کے حل کیلئے اپنی شخصی ذمہ داری کو قبُول کریں۔
- دوُسری نسلوں کے لوگوں کے ساتھ دُعا، بائبل کا مُطالعہ اور شراکت کے ذریعے اپنی زندگی سے نسلی امتیاز کو نکال باہر کریں۔
- نسل پرستی سے متعلقہ اپنے احساس جُرم کا اظہار کریں خاص طور پر وہ جو نسلی نفرت کو تحریک دیتے ہیں اور قابل اعتراض ہیں۔

''خاندانی زندگی میں''

- اپنے اطوار میں دوُسری نسلوں کیلئے بڑھوتری کے خاندانی اثرورسُوخ کی اہمیت کی پہچان کریں۔
- گھر سے باہر والدین اور بچے جو کُچھ بھی نسلی موجوعات پر سُنتے ہیں اُن پر گُفتگو کے ذریعے مسیحی طور طریقے وضع کرنے کے مُتلاشی رہیں۔
- والدین کو دوُسری نسلوں کے لوگوں سے متعلقہ مسیحی مثال قائم کرنے میں دھیان رکھنا چاہیئے۔

- نسلی حدود سے بالاتر ہوکر خاندانی دوستیاں قائم کرنے کے موقعوں کی تلاش میں رہیں۔

''اپنی کلیسیا میں''

- نسل کی بُنیاد پر بائبل کی سچائیوں کی تعلیم اور تبلیغ کرنے سے جماعت پُورے معاشرے کیلئے ایک مثال قائم کرسکتی ہے۔
- یہ یقین دہانی کریں کہ کلیسیا کی توسط سے پرستش، شراکت اور خدمت سب کیلئے مساوی ہے جیسے کہ نئے عہدنامے کی کلیسیائیں کسی نسلی رُکاوٹ کا مشاہدہ نہیں کرتی تھیں (افسیوں 22-2:11 گلتیوں 29-3:26)۔

''روزمرہ زندگی میں''

- پیشہ ورانہ دُنیا میں ہر قسم کے نسلی امتیاز پر قابُو پانے کی کوشش کریں۔
- ہمہ قسم کی علاقائی تنظیموں کیساتھ ملکر حقوق اور مواقعوں تک رسائی کیلئے کام کریں۔ یہ یاد رکھتے ہُوئے کہ یہ نسلی مسئلہ ہونا چاہیئے جس پر تنقید کی جائے نہ کہ لوگ۔ مقصد جانکاری کو فروغ دینا ہونا چاہیئے نہ کہ انتشار پیدا کرنا۔
- اگر یہ مناسب لگے تو متعلقہ شہریوں پر مُشتمل ایک خاص کمیٹی تشکیل کریں تا کہ عوام الناس کی تعلیم اور نسلی تعلقات کی بہتری کے خاص اقدام کیلئے ابلاغی راہیں ہموار کی جاسکیں۔
- مُقننہ اور قانون سازوں کی نسلی انصاف کے فروغ کیلئے قوانین کی منظُوری کیلئے معاونت کریں۔ نیز اُن کی مُخالفت کریں جو سیاسی مفاد کیلئے تکبُر کو قابل استفادہ بناتے ہیں۔
- قانون نافذ کرنے والے اداروں کو قوانین پر بلا امتیاز عمل درآمد کیلئے سفارشات پیش کریں۔
- تشدد سے اجتناب کریں اور احترام قانون کو فروغ دیں۔ مسیحی شہری ہونے کے ناطے وہ سب کُچھ کریں جس سے یہ یقین دہانی مُمکن ہو کہ قانونی ڈھانچے محض اُن کے ہاتھوں میں کھلونا نہیں بن سکتے جو تفریق کو فروغ دیتے ہیں۔
- تمام انسانی تعلقات میں مسیح کی رُوح اور تعقل کو مثال بنائیں۔

☆ ''سامریہ سے''۔ آٹھویں صدی قبل مسیح سے پیشتر تک سامریوں اور یہودیوں کے درمیان بہت عداوت پائی جاتی تھی۔ 722 قبل مسیح میں شمالی دس قبیلے اپنے سامریہ میں دارالُخلافے سمیت اسیریہ کی قید میں چلے گئے تھے جن بعد میں مدائن کے حوالے کر دیا گیا تھا (بحوالہ دوُسرا سلاطین 17:6)۔ دیگر اسیر لوگوں کی شمالی بادشاہت میں بحال کاری کی گئی تھی (بحوالہ دوُسرا سلاطین 17:24)۔ برسوں کے دوران اِن مُشرکین نے جو بھی اسرائیل کی آبادی باقی رہ گئی تھی آپس میں شادی کرتے تھے۔ یہودی سامریوں کو مذہبی حوالے سے آدھی نسل اور بدعتی تصور کرتے تھے (بحوالہ عزرا 4-4:1)۔ یہ آیت 9 کیلئے سیاق وسباق دیتا ہے۔

4:5۔ ''پس وہ سامریہ کے ایک شہر تک آیا جو سُوخار کہلاتا ہے وہ اُس قطعہ کے نزدیک ہے جو یعقُوب نے اپنے بیٹے یُوسف کو دِیا تھا''۔ (بحوالہ پیدائش 33:18,19 یوشع 24:32)۔ بہت سے سمجھتے ہیں کہ سُوخار شیکم ہے حالانکہ اِس کا نئے عہدنامے میں بیان نہیں ہے۔

4:6 ''اور یعقُوب کا کنوُاں وہیں تھا''۔ یہ حقیقتاً کھودا گیا کنواں تھا جو کوئی سو فٹ گہرا تھا۔ اِس میں بہتا پانی نہ تھا (چشمہ) لیکن بارش کا پانی جمع کیا جاتا تھا۔ اِس کا کبھی بھی پُرانے عہدنامے میں تذکرہ نہیں ہے۔

☆ ''یسوع سفر سے تھکا ماندہ ہوکر''۔ ہم واضح طور پر یسوع کی انسانی فطرت دیکھتے ہیں۔ مگر وہ کبھی بھی لوگوں سے مُحبت رکھنے میں اتنا تھکا ماندہ نہ تھا۔

☆ NASB, NKJV, JB ''یہ چھٹے گھنٹے کے قریب تھا'' NRSV, TEV ''یہ کوئی دوپہر کے قریب تھا''

اِس پر بہت بحث رہی ہے کہ وقت کے اندازے کیلئے یوحنا اپنی انجیل میں کونسا طریقہ کار استعمال کرتا ہے۔ کُچھ حوالے یہودی وقت اور کُچھ رومی وقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یوحنا دن کا

آغاز کا صُبح چھے بجے کرتا دکھائی دیتا ہے، اِس لئے یسوع کنویں پر دن کے گرم ترین وقت، دو پہر کو پہنچا تھا۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 14-4:7

۷۔ سامریہ کی ایک عورت پانی بھرنے آئی یسوعؔ نے اُس سے کہا مجھے پانی پلا۔ ۸۔ کیونکہ اس کے شاگرد شہر میں کھانا مول لینے کو گئے تھے۔ ۹۔ اُس سامری عورت نے اس سے کہا کہ تو یہودی ہو کر مجھ سامری عورت سے پانی کیوں مانگتا ہے؟ (کیونکہ یہودی سامریوں سے کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے)۔ ۱۰۔ یسوعؔ نے جواب میں اس سے کہا اگر تو خدا کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی جانتی کہ وہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے مجھے پانی پلا تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔ ۱۱۔ عورت نے اس سے کہا اے خداوند تیرے پاس پانی بھرنے کو تو کچھ ہے نہیں اور کنواں گہرا ہے۔ پھر وہ زندگی کا پانی تیرے پاس کہاں سے آیا؟ ۱۲۔ کیا تُو ہمارے باپ یعقوب سے بڑا ہے جس نے ہم کو یہ کنواں دیا اور خود اُس نے اور اُس کے بیٹوں نے اور اُس کے مویشی نے اُس میں سے پیا؟ ۱۳۔ یسوعؔ نے جواب میں اُس سے کہا جو کوئی اِس پانی میں سے پیتا ہے وہ پھر پیاسا نہ ہوگا۔ ۱۴۔ مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پئے گا جو میں اُسے دُوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی میں اُسے دوُں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کیلئے جاری رہے گا۔

4:7 ''سامریہ کی ایک عَورت آئی''۔ یہ عورت اکیلی اِس دوُر دراز کنویں پر دن کے خلاف معمول وقت پر آئی تھی کیونکہ گاؤں میں اُس کی سماجی حیثیت دُرست نہ تھی۔

☆ ''مُجھے پانی پلا''۔ یہ ایک مضارع عملی بصُورت آمر ہے جو جلدی کا کوئی معنی رکھتا ہے۔

4:9 ''تو یہُودی ہو کر مُجھ سامری عَورت سے پانی کیوں مانگتا ہے؟'' یہودیوں کو حتی کہ اُس بالٹی سے بھی پانی پینے کی اجازت نہ تھی جس سے سامری پیتے تھے (بحوالہ احبار 15) یسوع دو تہذیبی رُکاوٹوں کو نظر انداز کر رہا تھا: (1) سامری سے بات کرنا؛ اور (2) کسی عورت سے سرِ عام بات کرنا۔

4:10 ''اگر''۔ یہ ایک دوُسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو ''حقیقت سے برعکس'' کہلاتا ہے۔ ایک ایسا بیان ظاہر کیا جاتا ہے جو کسی جھوٹے نتیجے کو منظرِ عام پر لانے کیلئے جھوٹا ہے۔

☆ ''زِندگی کا پانی''۔ اِس اصطلاح میں پُرانے عہد نامے کا استعاراتی پس منظر ہے (بحوالہ زبُور 36:9 یسعیاہ 12:3;44:3 یرمیاہ 2:13;17:13 زکریاہ 14:8)۔ یسوع اصطلاح ''زندگی کا پانی''، ''رُوحانی زندگی'' کے مترادف کے طور استعمال کرتا ہے۔ بحر حال، سامری عورت یہ سمجھی کہ وہ بارش کے ذخیرہ شُدہ پانی کے برعکس بہتے پانی کی بات کرتا ہے۔

4:11۔ ''خُداوند''۔ یہ یونانی اصطلاح kurios اپنی حالت ندائیہ kupie میں ہے۔ یہ خُوش اخلاق تخاطب (خُداوند) یا بطور الہیاتی بیان (خُداوند) یسوع کے مُکمل مرتبہ خُداوندی کا حوالہ ہے جیسے رومیوں 10:13 میں ہے۔ یہاں یہ ایک خُوش اخلاق تخاطب ہے۔

4:12 ''کیا تو ہمارے باپ یعقُوب سے بڑا ہے؟''۔ یہ واضح طور پر ایک طنزیہ بیان ہے۔ سامری عورت یہ دعویٰ کر رہی تھی کہ وہ نسلی برتری رکھتی تھی جو سامری افرائیم اور منسی سے یعقوب تک جاتی تھی۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہ سب حقیقتاً ایسا ہی تھا جیسے یسوع دعویٰ کر رہا تھا۔

4:13 ''یسُوعؔ نے جواب میں اُس سے کہا جو کوئی اِس پانی میں سے پیتا ہے وہ پھر پیاسا نہ ہوگا''۔ اِس میں ممکنہ طور پر مسیحائی مفہوم ہے (بحوالہ یسعیاہ 49:10)۔ یہاں فعل کے زمانوں کا عمل دخل ہے۔ آیت 13 کا زمانہ حال عملی صفت فعلی بار بار پینے کا مفہوم ہے جبکہ آیت 14 کا مضارع عملی موضوعاتی ایک مرتبہ پینے کا مفہوم ہے۔

4:14 ''وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے جاری رہے گا''۔ یہ ایک زمانہ حال صفت فعلی ہے جس کا مطلب ''متواتر جاری چشمہ'' ہے (بحوالہ یسعیاہ 58:11 اور یوحنا 7:38)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 4:15-26

۱۵۔عورت نے اس سے کہا اے خداوند وہ پانی مجھے دے تا کہ میں نہ پیاسی ہوں نہ پانی بھرنے کو یہاں تک آؤں۔۱۶۔یسوعؔ نے اس سے کہا جا اپنے شوہر کو بلا لا۔۱۷۔عورت نے جواب میں اُس سے کہا کہ میں بے شوہر ہوں۔یسوعؔ نے اُس سے کہا تو نے خوب کہا کہ میں بے شوہر ہوں۔۱۸۔کیونکہ تو پانچ شوہر کر چکی ہے اور جس کے پاس تو اب ہے وہ تیرا شوہر نہیں یہ تو نے سچ کہا۔۱۹۔عورت نے اس سے کہا اے خداوند مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو نبی ہے۔۲۰۔ہمارے باپ دادا نے اس پہاڑ پر پرستش کی اور تم کہتے ہو کہ وہ جگہ جہاں پرستش کرنا چاہیے یروشلیم میں ہے۔۲۱۔یسوع نے اس سے کہا اے عورت! میری بات کا یقین کر کہ وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اِس پہاڑ پر پرستش کرو گے اور نہ یروشلیم میں۔۲۲۔تم جسے نہیں جانتے اُس کی پرستش کرتے ہو۔ہم جسے جانتے ہیں اُس کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہے۔۲۳۔مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش روح اور سچائی سے کریں گے۔کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔خُدا رُوح ہے اور ضرُور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے پرستش کریں۔ ۲۵۔عورت نے اُس سے کہا میں جانتی ہوں کہ مسیح جو خرستُس کہلاتا ہے آنے والا ہے۔جب وہ آئے گا تو ہمیں سب باتیں بتا دے گا۔ ۲۶۔یسوعؔ نے اُس سے کہا میں جو تجھ سے بول رہا ہوں وُہی ہوں۔

4:15۔عورت، نیکدیمس کی طرح ابھی بھی یسوع کو بہت دُنیاوی (لغوی) سطح پر سمجھ رہی ہے۔یہ شاگردوں کیلئے حتیٰ کہ خلاف معمول نہ تھا۔وہ اکثر یسوع کو اُس کی استعاراتی زُبان میں عدم دلچسپی کی بنا پر غلط تشریح سمجھ پاتے تھے (بحوالہ یوحنا 13-4:31-33;11:11)۔

4:16 ''جا، بُلا''۔یہ مضارع عملی بصُورت آمر کی تقلید کیساتھ زمانہ حال عملی بصُورت آمر ہے۔

4:17 ''مَیں بے شُوہر ہُوں''۔گُناہ کا سامنا کرنا چاہیے۔یسوع نہ تو مُعاف کرتا ہے اور نہ ہی مُذمت کرتا ہے۔

4:18 ''تُو پانچ شُوہر کر چُکی ہے''۔یسوع عورت کو جسمانی درجہ منزلت سے رُوحانی درجہ منزلت تھ ہلانے کیلئے اپنا مافوق اُلفطرت علم استعمال کرتا ہے (بحوالہ 1:48)۔

4:19 ''اَے خُداوند مُجھے معلُوم ہوتا ہے کہ تُو نبی ہے''۔عورت تا حال مسیحائی سمجھ تک نہیں پہنچی تھی۔وہ خُدا کے ساتھ اپنے تعلق کے اہم مسئلے سے کنارہ کرنے کی کوشش سراہنے کے انداز سے کرتی ہے (3:2 میں بالکل نیکدیمس کی طرح)۔دیگر تبصرہ نگار اسے استثنا 22-18:15 میں سے بطور مسیحائی حوالہ دیکھتے ہیں۔

4:20 ''ہمارے باپ''۔یہ ابراہام اور یعقوب کا حوالہ ہے (بحوالہ پیدائش 12:7;33:20)۔

☆ ''اِس پہاڑ پر پرستش کی''۔یہ الہیاتی بحث کا حوالہ ہے کہ کہاں خُدا (یہواہ) کی پرستش کی جانی چاہیے۔یہودی کوہ موریاہ (Mt. Moriah) پر زور دیتے ہیں جبکہ سامری (Mt. Gerizim) کوہ گریزم پر زور دیتے ہیں۔

انسان اُس وقت تک مذہب کا مطالعہ کرنے میں لُطف اندوز ہوتے ہیں جب تک وہ اُن کو شخصی طور پر مُتاثر نہ کرے (بحوالہ 21-3:19)۔

4:21 ''وہ وقت آتا ہے کہ تُم نہ تَو اُس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گے اور نہ یروشلیم میں''۔یہ اُس عورت اور یسوع کے شاگردوں کیلئے ایک حیرت انگیز بیان ہوگا کہاں مسئلہ نہیں ہے بلکہ کون مسئلہ ہے۔

4:22 ''کیونکہ نجات یہُودیوں میں سے ہے''۔یہ مسیحا کی ابتدا کی توثیق ہے (بحوالہ پیدائش 3-12:2 رومیوں 5-9:4)۔

4:23 ''مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے''۔یہ ملاکی 1:11 کا عالمگیر پرستش کے بارے میں اشارہ ہوسکتا ہے۔یہ واضح ہے کہ یسوع نہ صرف موت کے بعد بلکہ اپنی زندگی میں ہی ہمیشہ کی زندگی کی نعمت لایا۔یہ بیان اُس تناؤ کی عکاسی کرتا ہے جو مسیحا کی دو آمدوں کے درمیان موجود ہے۔یہودیوں کے دو ادوار اب گڈ مڈ ہو گئے ہیں۔رُوح اُلقدس کا نیا دور موجود ہے تا حال ہم ابھی بھی بدی اور گُناہ کے پُرانے دور میں رہتے ہیں۔

☆ ''رُوح اور سچّائی سے''۔ اصطلاح ''رُوح'' اُس پرستش کی بات کرتی ہے جو مُقامی یا جسمانی بُنیاد پر نہیں ہے۔ اصطلاح ''سچائی'' یونانی دُنیا میں عقلی نظریہ کی بات کرنے کیلئے استعمال ہوتا تھا جبکہ عبرانی پس منظر ایماندار ہونے یا قابل بھروسہ ہونے کا تھا۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع سچائی پر 6:55 اور 17:3 میں۔

☆ ''باپ''۔ یسوع کا بطور اُس کے بیمثال بیٹے کے حوالے کے اضافے کے بغیر نئے عہدنامے میں خُدا کو ''باپ'' کہنا بہت خلاف معمول تھا۔

☆ ''کیونکہ باپ اپنے لِئے اَیسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے''۔ خُدا شُدہ ہی سے گمراہ انسانوں کو اپنا بنانے کیلئے تلاش میں ہے (بحوالہ یسعیاہ 55 حزقیال 18:23,32)۔

4:24 ''خُدا رُوح ہے''۔ یوحنا کی تحاریر میں بہت سے مختصر جزو ہیں جو خُدا کے کردار کو بیان کرتے ہیں: (1) خُدا مُحبت ہے (2) خُدا نُور ہے (3) خُدا رُوح ہے۔ اِس کا مطلب درج ذیل ہو سکتا ہے (1) جسمانی نہیں (2) ایک جگہ تک محدود نہین (3) وقت کے تسلسل سے متعلقہ نہیں یا (4) آسمانی بمقابلہ زمینی۔

4:25 ''جب وہ آئے گا تو ہمیں سب باتیں بتائے گا''۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سامری ابھی مسیحا کی توقع کر رہے تھے۔ یہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ وہ مسیحا کو خُدا کی معموری ظاہر کرنے کے طور پر آتا دیکھیں گے۔

4:26 ''مَیں جو تُجھ سے بول رہا ہُوں وُہی ہُوں''۔ یہ یسعیاہ 52:6 کا اشارہ ہو سکتا ہے۔ یہ اُس کے مرتبہ خُداوندی کی واضح کُھلی توثیق ہے۔ یہ ''میں ہوں'' کے گرد گھومتا ہے جو پُرانے عہدنامے کے خُدا کیلئے عہد کے نام یہواہ کی عکاسی کرتا ہے (بحوالہ خرُوج 3:12,14)۔ یسوع خُدا کیلئے پُرانے عہدنامے کے اِس نام کا استعمال بطور یہواہ کا یسوع میں واضح اور دکھائی دینے والے ظہور کے حوالے کا ایک انداز کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 8:24,28,58;13:19;18:5 بموازنہ یسعیاہ 41:4;43:10;46:4)۔ یہ ''میں ہوں'' کا خاص استعمال یوحنا 6:35,51;8:12;10:7,9,11,14;11:25;14:6;15:1,5 کے مشہور عام بیانات ''میں ہوں'' سے فرق میں رکھنے چاہئیے جو اہل اسموں کی تقلید سے ہوتے ہیں

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 4:27-30

۲۷۔ اتنے میں اُس کے شاگرد آ گئے اور تعجب کرنے لگے کہ وہ عورت سے باتیں کر رہا ہے تو بھی کسی نے نہ کہا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ یا اُس سے کس لئے باتیں کرتا ہے؟ ۲۸۔ پس عورت اپنا گھڑا چھوڑ کر شہر میں چلی گئی اور لوگوں سے کہنے لگی۔ ۲۹۔ آؤ۔ ایک آدمی کو دیکھو جس نے میرے سب کام مجھے بتا دئے۔ کیا ممکن ہے کہ مسیح یہی ہے؟ ۳۰۔ وہ شہر سے نکل کر اُس کے پاس آنے لگے۔

4:27 ''شاگرد تعجّب کرنے لگے کہ وہ عَورت سے باتیں کر رہا ہے''۔ تہذیبی طور راسخ العتقاد یہودی ایسا نہیں کرتے تھے۔

4:28 ''عَورت اپنا گھڑا چھوڑ کر چلی گئی''۔ یہاں ایسی خُوب صُورت، چشم دید گواہی، تاریخی اقتباس ہے جو اُس عورت کے جوش کو ظاہر کرتا ہے جب وہ گاؤں کو گواہی دینے کیلئے بھاگتی ہے (بحوالہ آیات 29-30)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 4:31-38

۳۱۔ اتنے میں اُس کے شاگرد اس سے یہ درخواست کرنے لگے کہ اے ربی کچھ کھا لے۔ ۳۲۔ لیکن اُس نے ان سے کہا میرے پاس کھانے کیلئے ایسا کھانا ہے جسے تم نہیں جانتے۔ پس شاگردوں نے آپس میں کہا کیا کوئی اِس کے لئے کُچھ کھانے کو لایا ہے؟ ۳۴۔ یسوع نے اُن سے کہا میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے مؤافق عمل کروں اور اُس کا کام پورا کروں۔ ۳۵۔ کیا تم کہتے نہیں کہ فصل آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں؟ دیکھو میں تم سے کہتا ہوں اپنی آنکھیں اٹھا کر کھیتوں پر نظر کرو کہ فصل پک گئی ہے۔ ۳۶۔ اور کاٹنے والا مزدوری پاتا اور ہمیشہ کی زندگی کے لیے پھل جمع کرتا ہے تا کہ بونے والا اور کاٹنے والا دونوں مل کر خوشی کریں۔ ۳۷۔ کیونکہ اس پر یہ مثل ٹھیک آتی ہے کہ بونے والا اور ہے۔ کاٹنے والا اَور۔ ۳۸۔ میں نے تمہیں وہ کھیت کاٹنے کے لے بھیجا جس پر تم نے محنت نہیں کی۔ اَوروں نے محنت کی اور تم اُن کی محنت کے پھل میں شریک ہوئے۔

4:34 ''میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے مُوافِق عمل کرُوں اور اُس کا کام پُورا کرُوں''۔ یوحنا17 یسوع کی سمجھ جو باپ اُس سے کروانا چاہتا تھا کا واضح اظہار ہے (بحوالہ مرقس10:45 لُوقا19:10 یوحنا6:29)۔

یہاں فرق اِس کے درمیان ہے کہ یسوع کو آسمان سے بھیجا گیا، خُدا باپ کی پاک حضُوری سے بطور اُس کے نمائندے کے تا کہ وہ باپ کو ظاہر کر سکے اور باپ کا کام کر سکے۔ یہ یوحنا کا اتنا خصُوصیاتی عمودی دہراپن ہے (اُوپر بمقابلہ نیچے، رُوح بمقابلہ جسم)۔

یسوع کے بھیجے جانے کیلئے دو مختلف اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں: (1)pempo (4:34;5:23,24,30,37;6:38,39,40,44;7:16,18,28,33; 8:16,18,26,29;9:4;12:44,45,49;14:24;15:21;16:5) اور (2) apostello (3:17,24;5:36,38;6:29,57;7:29;8:42 ;10:36;11:42;17:3,18,21,23,25;20:21)۔ یہ مترادف ہیں جیسے کہ 20:21 ظاہر کرتا ہے۔ یہ اِس کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ ایماندار گمراہ دُنیا میں کُفارے کے مقصد کیلئے بطور خُدا کے نمائندے بھیجے جاتے ہیں (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 21-5:13)۔

خصُوصی موضوع: خُدا کی مرضی (thelema)

یوحنا کی انجیل:

- یسوع خُدا کی مرضی پُوری کرنے کیلئے آیا (بحوالہ 6:38;5:30;4:34)
- اُن کو آخری دن زندہ کرنے کیلئے جنہیں باپ نے بیٹے کو دیا ہے (بحوالہ 6:39)
- کہ تمام بیٹے میں ایمان رکھتے ہیں (بحوالہ 6:29,40)
- خُدا کی مرضی پر چلنے والوں کی دُعاؤں کو سُنتا ہے (بحوالہ 9:31 اور پہلا یوحنا 5:14)

نحوی تراکیب کی انجیلیں:

- خُدا کی مرضی پر چلنا لازم ہے (بحوالہ متی 7:21)
- خُدا کی مرضی پر چلنا ایک دوُسرے کو مسیح میں بھائی اور بہن بناتا ہے (بحوالہ متی 12:5 مرقس 3:35)
- خُدا کی مرضی کسی کیلئے ہلاک ہونا نہیں ہے (بحوالہ متی 18:14 پہلا تمیتھیس 2:4 دوُسرا پطرس 3:9)
- کلوری یسوع کیلئے باپ کی مرضی تھی (بحوالہ متی 26:42 لُوقا 22:42)

پولُوس کے خطوط:

- تمام ایمانداروں کی خدمت اور بالیدگی (بحوالہ رومیوں 2-12:1)
- ایماندار اِس بدی کے دور سے رہائی پاتے ہیں (بحوالہ گلتیوں 1:4)
- خُدا کی مرضی اُس کا نجات کا منصُوبہ تھا (بحوالہ افسیوں 1:5,9,11)
- ایماندار رُوح کی معموری کی زندگی کا تجربہ کرتے ہیں اور اُس میں رہتے ہیں (بحوالہ افسیوں 5:17)
- ایماندار خُدا کے علم کی معموری پاتے ہیں (بحوالہ کُلسیوں 1:9)
- ایماندار کامل اور مکمل کئے جاتے ہیں (بحوالہ کُلسیوں 4:12)
- ایماندار پاک قرار دئے جاتے ہیں (بحوالہ پہلا تھسلنیکیوں 4:3)
- ایماندار تمام چیزوں میں خُدا کا شُکر بجالاتے ہیں (بحوالہ پہلا تھسلنیکیوں 5:18)

پطرس کے خطوط:

- ایماندار نیکی کرتے ہیں (یعنی مُلکی حُکام کی تابعداری کرنا) اور اِس طرح نادان آدمیوں کی جہالت کی باتوں کو بند کرتے ہیں (بحوالہ پہلا پطرس 2:15)
- ایماندار دُکھ اُٹھاتے ہیں (بحوالہ پہلا پطرس 3:17;4:19)

- ایماندار جسمانی خواہش کی زندگی بسر نہیں کرتے (بحوالہ پہلا پطرس4:2)

یوحنا کے خطوط:

- ایماندار ابد تک قائم رہتے ہیں (بحوالہ پہلا یوحنا2:17)
- ایماندار دُعاوٗں کے سُنے جانے میں کُلیدی کردار ہیں (بحوالہ پہلا یوحنا5:14)

4:35۔''کیا تُم کہتے نہیں کہ فصل کے آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں؟'' یہ استعاراتی فقرہ ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ رُوحانی ردِّعمل کیلئے اب موقع ہے۔لوگ نہ صرف جی اُٹھنے کے بعد بلکہ یسوع کی زندگی میں ہی اُس پر ایمان کے وسیلے سے نجات پاتے تھے۔

4:36-38۔''بونے والا اور ہے۔کاٹنے والا اور ہے''۔یہ آیات نبیوں کی مُنادی یا ممکنہ طور پر یوحنا اصباغی کی طرف حوالہ دیتی ہیں۔یہ یہ پہلا کرنتھیوں3:6-8 میں پلُوس کی مُنادی اور اپلُوس کی مُنادی کے درمیان تعلقات کیلئے استعمال ہوا تھا۔

NASB(تجدید شُدہ) عبارت:4:39-42

۳۹۔اور اس شہر کے بہت سے سامری اس عورت کے کہنے سے جس نے گواہی دی کہ اُس نے میرے سب کام مُجھے بتادئے اُس پر ایمان لائے۔۴۰۔پس جب وہ سامری اس کے پاس آئے تو اُس سے درخواست کرنے لگے کہ ہمارے پاس رہ چنانچہ وہ دو روز وہاں رہا۔۴۱۔اور اُس کے کلام کے سبب سے اور بھی بہتیرے اِیمان لائے۔۴۲۔اور اُس عورت سے کہا اب ہم تیرے کہنے ہی سے اِیمان نہیں لاتے کیونکہ ہم نے خود سن لیا اور جانتے ہیں کہ یہ فی الحققیت دنیا کا مُنّجی ہے۔

4:39۔''اور بہُت سے سامری اُس پر اِیمان لائے''۔یوحنا فعل ''ایمان'' بہت سی دوُسری اصطلاحات کے ملاپ کے ساتھ استعمال کرتا ہے:''پر ایمان''(en)،''ایمان لایا کہ''(hoti) اور اکثر اوقات''پر ایمان لاتا''(eis) یا بھروسہ رکھنا (بحوالہ 2:11,23;3:16,18,36;6:29,35,40;7:5,31,38,48;8:30;9:35,36; 10:42;11:25,26,45,48;12:11,37,42,44,46;14:1,12;16:9;17:20)۔بُنیادی طور پر سامری عورت کی گواہی کی وجہ سے ایمان لائے (آیت39) لیکن جب اُنہوں نے یسوع کو سُنا تو اُنہوں نے شخصی طور اُس کی گواہی قبُول کی (آیات41-42)۔یسوع اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس آیا مگر اُس کی انجیل تمام انسانیت کیلئے تھی: یعنی سامری، شامی فونشیا کی رہنے والی عورت اور رومی سپاہی (بحوالہ رومیوں10:12 پہلا کرنتھیوں12:13 گلتیوں3:28-29 کُلسیوں3:11) دیکھئیے خصُوصی موضوع2:23 پر۔

☆''اُس عَورت کے کہنے سے جِس نے گواہی دی''۔خُدا اِس بدعتی اور غیر اخلاقی عورت کی گواہی کو استعمال کرتا ہے۔وہ مُجھے یا تُمہیں بھی استعمال کر سکتا ہے۔یہ آیت شخصی گواہی کو واضح طور ظاہر کرتی ہے۔دیکھئیے خصُوصی موضوع: یسوع کی گواہیاں1:8 پر۔

4:40 NASB,NRSV ''پوچھنے لگے'' NKJV ''درخواست کرنے لگے'' TEV,NJB ''استفسار کرنے لگے''

یہ ایک مضبوط یونانی اصطلاح ہے اور اِس کا ترجمہ''درخواست'' یا''استفسار'' کرنا چاہئیے۔اِس اصطلاح کی شدت اِس کے آیت47 میں استعمال میں دیکھی جا سکتی ہے (بحوالہ لُوقا4:38)۔

4:42 ''دُنیا کا مُنّجی ہے''۔یہی فقرہ پہلا یوحنا4:14 میں بھی استعمال ہوا ہے۔یہ خُدا کی تمام انسانیت کیلئے مُحبت کے عالمگیر معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے (بحوالہ پہلا تمیتھیس2:6 عبرانیوں2:9 پہلا یوحنا2:2)۔پہلی صدی میں یہ فرہ اکثر سیزر کیلئے استعمال ہوتا تھا۔رومیوں پر عذاب آیا کیونکہ مسیحی اس لقب کو بلا شرکت غیرے یسوع کیلئے استعمال کرتے تھے۔ یہ لقب یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ کیسے نئے عہد نامے کے لکھاری خُدا باپ کے القابات بیٹے کو دیتے تھے: طیطس1:3- طیطس1:4؛ طیطس2:10- طیطس2:13؛ طیطس3:4 - طیطس3:6۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 4:43-45

۴۳۔ پھر ان دو دنوں کے بعد وہ وہاں سے روانہ ہو کر گلیل کو گیا۔۴۴۔ کیونکہ یسوع نے خود گواہی دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔۴۵۔ پس جب وہ گلیل میں آیا تو گلیلیوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ اِس لئے کہ جتنے کام اُس نے یروشلیم میں عید کے وقت کیے تھے انہوں نے اُن کو دیکھا تھا کیونکہ وہ بھی عید میں گئے تھے۔

4:43۔ یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ یسوع آزادانہ گھومتا پھرتا تھا اور اکثر اوقات یہودیہ اور گلیل کے درمیان آیا جایا کرتا تھا جس کا نحوی تراکیب کی انجیلوں سے کوئی اندازہ لگا سکتا ہے۔

4:44۔ یہ بہت خلاف معمول آیت ہے کیونکہ یہ بعد والے سیاق وسباق میں موزوں نہیں لگتی۔ یہ گلیل میں مُنادی کا حوالہ ہو سکتا ہے جو ابھی شروع ہونے والی تھی (بحوالہ 4:3)۔ یہ مثل متی 13:57 مرقس 6:4 اور لُوقا 4:24 میں بھی پائی جاتی ہے۔ نحوی تراکیب میں یہ گلیل کا حوالہ ہے لیکن یہاں یہ یہودیہ کا حوالہ ہے۔

4:45 ''گلیلیوں نے اُسے قُبول کیا''۔ وہ فسح کے موقع پر یسوع کے یروشلیم میں دورے کے دوران اُس کی تعلیمات اور معجزات کا پہلے ہی تجربہ کر چکے تھے۔ یہ مفہوم دیتا ہے کہ کہ وہ یسوع میں کم از کم کسی حد تک (بحوالہ آیت 48) بطور خُدا کے مسیحا کے بھروسہ رکھتے تھے (بحوالہ 1:12)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 4:46-54

۴۶۔ پس وہ پھر قانائے گلیل میں آیا جہاں اس نے پانی کو مے بنایا تھا اور بادشاہ کا ایک ملازم تھا جس کا بیٹا کفرنحوم میں بیمار تھا۔۴۷۔ وہ یہ سن کر کہ یسُوعؔ یہُودیہ سے گلیل میں آ گیا ہے اُس کے پاس گیا اور اُس سے درخواست کرنے لگا کہ چل کر میرے بیٹے کو شفا بخش کیونکہ وہ مرنے کو تھا۔۴۸۔ یسوعؔ نے اُن سے کہا جب تک تم نشان اور عجیب کام نہ دیکھو ہر گز ایمان نہ لاؤ گے۔۴۹۔ بادشاہ کے ملازم نے اُس سے کہا اے خداوند میرے بچے کے مرنے سے پہلے چل۔۵۰۔ یسوع نے اُس سے کہا جا تیرا بیٹا جیتا ہے۔ اُس شخص نے اُس بات کا یقین کیا جو یسوع نے اُس سے کہی اور چلا گیا۔۵۱۔ وہ راستہ ہی میں تھا کہ اُس کے نوکر اُسے ملے اور کہنے لگے کہ تیرا بیٹا جیتا ہے۔۵۲۔ اُس نے اُن سے پوچھا کہ اُسے کس وقت سے آرام ہونے لگا تھا؟ انہوں نے کہا کہ کل ساتویں گھنٹے میں اُس کی تپ اُتر گئی۔۵۳۔ پس باپ جان گیا کہ وہی وقت تھا جب یسوع نے اُس سے کہا تھا تیرا بیٹا جیتا ہے اور وہ خوُد اور اُس کا سارا گھرانہ ایمان لایا۔۵۴۔ یہ دوسرا معجزہ ہے جو یسوع نے یہودیہ سے گلیل میں آ کر دکھایا۔

4:46 NASB,NRSV,NJB ''شاہی مُلازم'' NKJV ''بادشاہ کا ایک مُلازم'' TEV ''ایک سرکاری مُلازم''

یہ ہیرودیس کے خاندان میں خدمت کرنے والا ایک سرکاری مُلازم تھا۔

4:48 ''جب تک تُم نشان اور عجیب کام نہ دیکھو ہر گز ایمان نہ لاؤ گے''۔ یہ مضبوط دہرے منفی کیساتھ ایک تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے۔ یسوع اِس آدمی کو جمع میں مخاطب کرتا ہے۔ یہودی نشان مانگتے تھے (بحوالہ 2:18;6:2,30 متی 12:38;16:1)۔ مگر ہیرودیس کا یہ مُلازم نشان دئے جانے سے پہلے یقین کر لیتا ہے۔

4:50۔ یہ آیت یوحنا کی انجیل کا رنگ پکڑتی ہے:۔ یسوع پر ایمان، اُس کے کلام پر ایمان، اُس کے کاموں پر ایمان، اُس کی شخصیت پر ایمان۔ اِس شخص کے ایمان کی تصدیق یسوع کے وعدوں کی جھلک کے بغیر اُس کے ایمان میں ہوتی ہے۔

4:53 ''اور وہ خُود اور اُس کا سارا گھرانہ ایمان لایا''۔ یہ اُن کئی مندرجات میں سے پہلا ہے جہاں ایک شخص کے ایمان کی بدولت سارا گھرانہ ایمان لاتا ہے: کورنیلیس (اعمال 10:44-48)؛ لُدیہ (اعمال 16:15)؛ فلپّی کا داروغہ (اعمال 16:31-34)؛ کرسپُس (اعمال 18:8) اور ستفناس (پہلا کرنتھیوں 1:16)۔ اِن گھرانوں کے ایمان لانے کے بارے میں بہت بحث رہی ہے لیکن یہ دعویٰ سے کہنے والی بات ہے کہ گھر کے تمام لوگوں کا یسوع کو شخصی طور قبُول کرنا ضروری تھا۔ یہ بھی سچ ہے کہ واضح طور پر دُوسرے ہماری زندگیوں میں ہماری ترجیحات پر اثر انداز ہوتے ہیں

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تاکہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ یسوع یہودیہ کا علاقہ کیوں چھوڑتا ہے؟

2۔ کیا یوحنا رومی وقت یا یہودی وقت استعمال کرتا ہے؟

3۔ یسوع کی سامری عورت سے بات چیت اتنی اہم کیوں ہے؟

4۔ کیسے آیت 20 آج کی کلیسیاؤں کے درمیان تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے؟

5۔ آیت 26 میں یسوع کے کہے گئے حیران کُن بیان کی وضاحت کریں؟

6۔ کیا گلیلی سچے ایمان کا مظاہرہ کرتے تھے؟

یوحنا باب ۵ (John 5)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

UBS	NKJV	NRSV	TEV	NJB
حوض پر شفا 5:1-9a; 5:9b-18	بیت حسدا کے حوض کے پاس ایک آدمی شفا پاتا ہے 5:1-15	سبت کے دن لنگڑے آدمی کا شفا پانا 5:1; 5:2-9a; 5:9b-18	حوض پر شفا 5:1-6; 5:7; 5:8-9a; 5:9b-10; 5:11; 5:12; 5:13; 5:14; 5:15-17; 5:18;	بیت حسدا کے حوض پر بیمار آدمی کا اچھا کیا جانا 5:1-9a;
	باپ اور بیٹے کی عزت کریں 5:16-23	یسوع کا خُدا سے تعلق 5:19-24 5:25-29		5:9b-18
بیٹے کا اختیار 5:19-29; 5:30	زندگی اور عدالت بیٹے کے وسیلے سے ہے 5:24-30	یسوع کے خُدا سے تعلق کی گواہی 5:30; 5:31-38	بیٹے کا اختیار 5:19-23; 5:24-29	
یسوع کیلئے گواہی 5:31-40; 5:41-47	چہار طرفہ گواہی 5:31-47	یسوع اُن کو ملامت کرتا ہے جو اُس کی دعوت کا انکار کرتے ہیں 5:39-47	یسوع کیلئے گواہیاں 5:30; 5:31-40; 5:41-47	5:19-47

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:1-9a

۱۔ ان باتوں کے بعد یہودیوں کی ایک عید ہوئی اور یسوؔع یروشلیم کو گیا۔ ۲۔ یروشلیم میں بھیڑ دروازہ کے پاس ایک حوض ہے جو عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے اور اس کے پانچ برآمدے ہیں۔ ۳۔ ان میں بہت سے بیمار اور اندھے اور لنگڑے اور پژمردہ لوگ [جو پانی کے ہلنے کے منتظر ہو کر] پڑے تھے۔ ۴۔ [کیونکہ وقت پر خداوند کا فرشتہ حوض پر اتر کر پانی

ہلایا کرتا تھا پانی ہلتے ہی جو کوئی پہلے اتر تا سو شفا پاتا اس کی جو کچھ بیماری کیوں نہ ہو]۔۵۔ وہاں ایک شخص تھا جو اڑتیس برس سے بیماری میں مبتلا تھا۔۶۔ اُس کو یسوع نے پڑا دیکھا اور یہ جان کر کہ وہ بڑی مدت سے اِس حالت میں ہے اُس سے کہا کہ کیا تو تندرست ہونا چاہتا ہے؟۷۔ اُس بیمار نے اُسے جواب دیا۔ اے خداوند میرے پاس کوئی آدمی نہیں کہ جب پانی ہلایا جائے تو مجھے حوض میں اتار دے بلکہ میرے پہنچتے پہنچتے دوسرا مجھ سے پہلے اتر پڑتا ہے۔۸۔ یسوع نے اُس سے کہا کہ اُٹھ اور اپنی چار پائی اٹھا کر چل پھر۔۹۔ وہ شخص فوراً تندرست ہو گیا اور اپنی چار پائی اٹھا کر چلنے پھرنے لگا۔

5:1 ''ایک عید''۔ کُچھ قدیم یونانی بڑے حروف کے نُسخہ جات این اور سی میں ''عید'' ہے لیکن زیادہ تر نُسخہ جات میں ''ایک عید'' ہے (پی 66، پی 75، اےَ، بی، اور ڈی)۔ اُس زمانے میں تین یہودیوں کی عیدیں ہوتی تھیں جن میں ہر صُورت میں شامل ہونا یہودی مردوں کیلئے لازمی تھا (بحوالہ احبار 23)۔:(1) فسح؛ (2) پینتیکوست اور (3) عید تجدید۔ اگر یہ فسح کا حوالہ ہے تو پھر یسوع نے لوگوں میں چار سال مُنادی کی تھی بجائے تین کے (بحوالہ 2:13,23;6:4;12:1)۔ یہ ایک روایت ہے کہ یسوع نے یوحنا سے اپنے بپتسمہ کے بعد لوگوں میں تین سال مُنادی کی تھی۔ اِس کا تعین یوحنا کی انجیل میں ذکر کی گئی عید فسح کی تعداد پر ہے۔

5:2 ''بھیڑ دروازہ کے پاس''۔ یہ ''بھیڑوں کا دروازہ'' یروشلیم کی دیوار کے شمال مشرقی حصّے میں تھا۔ اِس کا تذکرہ نحمیاہ میں شہر کی دیواروں کی تعمیر نو اور تقدیس نو کے طور پر ہے (بحوالہ نحمیاہ 3:1,32;12:39)۔

☆ NASB,NKJV ''ایک حوض ہے جو عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے'' NRSV ''عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے''
TEV ''عبرانی میں یہ بیت حسدا کہلاتا ہے'' NJB ''بیت حسدا عبرانی میں کہلاتا تھا''

اِس نام کے بہت سے متبادل جوڑ ہیں۔ جوزفز بھی اِسے عبرانی نام ''بیت حسدا'' سے پکارتا ہے جو یروشلیم کے اِس حصّے کیلئے نام تھا۔ یہ یونانی نُسخہ جات میں ''بیت صیدا'' بھی کہلاتا ہے۔ قُم رام کو پر کے کاغذوں کے پلندے، سے ''بیت صیدا'' کہتے ہیں جس کا مطلب ''رحم کا گھر'' یا ''دوہرے چشمے کا گھر'' ہے۔ آج کل یہ مقدس این کا حوض کہلاتا ہے۔

5:4۔ یہ آیت (3b-4) بعد کے کاتبوں کا تبصرہ ہے جو درج ذیل کی وضاحت کی کوشش کرتی ہے: (1) حوض کے پاس تمام بیمار لوگوں کی موجودگی؛ (2) وہ آدمی وہاں اتنے لمبے عرصے سے کیوں تھا؛ اور (3) وہ کیوں چاہتا تھا کہ کوئی اُسے پانی میں اُتار دے، آیت 7۔ یہ ظاہری طور پر یہودی لوک کہانی ہے۔ یہ یوحنا کی اصل انجیل کا حصّہ نہ تھا۔ اِس مضبوط بیان کیلئے درج ذیل ثبوت ہیں: (1) یہ نُسخہ جات پی 66، پی 75، این، بی، سی، ڈی؛ (2) اِس پر بعد کے کوئی 20 سے زائد اضافی نُسخہ جات میں ستارے کا نشان لگا ہوا ہے، یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ یہ عبارت اصل تصور نہیں کی جاتی تھی؛ (3) اِس چھوٹی آیت میں یہاں کئی غیر یوحنائی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ یہ بہت سے ابتدائی یونانی نُسخہ جات اےَ، سی 3، کے اور ایل میں شامل ہے۔ یہ ڈایاتیسارون Diatessaron (تقریباً 180 عیسوی)، اور طرطولین کی تحاریر (200 عیسوی)، ایمبروز، کریسوستوم اور سیرل میں بھی شامل ہے۔ یہ اِس کے قدیم آثار کو ظاہر کرتا ہے لیکن اِس کا اصل الہٰی انجیل میں شامل ہونا نہیں۔ یہ KJV,NASB اور NKJV میں شامل ہے، لیکن NRSV اور NIV سے نکال دیا گیا ہے۔

5:5۔ حقیقی طور پر کیوں یسوع اِس آدمی کو چُنتا ہے یہ ہمیں معلوم نہیں ہے۔ اِس آدمی کے حصّے میں تھوڑا سا ایمان درکار تھا۔ ظاہری طور یسوع یہودی رہنماؤں کے ساتھ مقابلے کی شروعات کی کوشش کرتا ہے۔ یہ اُسے اپنے مسیحائی دعویٰ کے اظہار کا موقع فراہم کرتا ہے۔ یسعیاہ 35:6 کا قیامت سے متلقہ الہیاتی حوالہ ہو سکتا ہے اِس مسیحائی اچھا کرنے سے تعلق رکھتا ہو۔

5:8 ''اُٹھ اور اپنی چار پائی اُٹھا کر چل پھر''۔ یہ احکامات کا ایک سلسلہ ہے: (1) ایک کامل عملی بصُورت آمر درج ذیل کی تقلید کے ساتھ (2) ایک مضارع عملی بصُورت آمر؛ اور (3) پھر ایک اور زمانہ حال عملی بصُورت آمر۔ چار پائی درحقیقت ایک کپڑے کی چٹائی تھی جو وہ غریب سونے کیلئے استعمال کرتا تھا۔ اِن بیمار، لنگڑے اور معذور لوگوں کیلئے یہ دن کے وقت گدی کا کام کرتی تھی (بحوالہ مرقس 2:4,9,11,12;6:55؛ اعمال 9:33)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:9b-18

9b۔ وہ دن سبت کا تھا۔۱۰۔ پس یہودی اُس سے جس نے شفا پائی تھی کہنے لگے کہ آج سبت کا دن ہے۔ تجھے چار پائی اٹھانا روا نہیں۔۱۱۔ اُس نے اُنہیں جواب دیا جس نے مجھے

تندرست کیا اُسی نے مجھے فرمایا کہ اپنی چارپائی اٹھا کر چل پھر۔۱۲۔انہوں نے اُس سے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے جس نے تجھ سے کہا چارپائی اٹھا کر چل پھر؟۱۳۔لیکن جو شفا پا گیا تھا وہ نہ جانتا تھا کہ کون ہے کیونکہ بھیڑ کے سبب سے یسوع وہاں سے ٹل گیا تھا۔۱۴۔ان باتوں کے بعد وہ یسوع کو ہیکل میں ملا۔اُس نے اُس سے کہا دیکھ تو تندرست ہو گیا ہے۔ پھر گناہ نہ کرنا۔ایسا نہ ہو کہ تجھ پر اِس سے بھی زیادہ آفت آئے۔۱۵۔اُس آدمی نے جا کر یہودیوں کو خبر دی کہ جس نے مجھے تندرست کیا وہ یسوع ہے۔۱۶۔اس لئے یہودی یسوع کو ستانے لگے کیونکہ وہ ایسے کام سبت کے دن کرتا تھا۔۱۷۔لیکن یسوع نے ان سے کہا کہ میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور میں بھی کام کرتا ہوں۔۱۸۔اس سبب سے یہودی اور بھی زیادہ اسے قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ وہ نہ فقط سبت کا حکم توڑتا بلکہ خدا کو خاص اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو خدا کے برابر بناتا تھا۔

5:9b۔''وہ دِن سبت کا تھا''۔یہودی رہنما حتی کہ اُس آدمی کے شفا پانے پر خُوش نہیں ہوتے بلکہ وہ یسوع پر اُن کی سبت کے بابت زبانی روایت (بعد میں تلمند میں قانونی تدوین میں آتی ہے) کو توڑنے پر ناراض ہوتے ہیں (بحوالہ آیات 16,18 متی 23-7:1)۔

یسوع کی سبت کے دن شفا دینے کی وضاحت دو طرح سے کی جاتی ہے:(1) وہ ہر روز شفا دیتا تھا لیکن سبت کے دن شفا دینے پر تضادات پیدا ہو جاتے ہیں یا (2) وہ اِس مسئلے کو تضاد پیدا کرنے کیلئے چُنتا ہے تا کہ مذہبی رہنماؤں کے ساتھ الٰہیاتی مکالمے کا ایک موقع مل سکے۔

یسوع اکثر سبت کے دن شفا دیتا تھا (بحوالہ متی 14-12:9 مرقس 6-3:1;31-1:29 لُوقا 6-14:1;11-6:6 یوحنا 5:9-18;9:14)۔یسوع سبت کے دن بدرُوحیں نکالتا ہے (بحوالہ مرقس 28-1:21)؛لُوقا 13:17)۔یسوع سبت کے دن شاگردوں کا کھانے پر دفاع کرتا ہے (بحوالہ متی 8-12:1 مرقس 28-2:23 لُوقا 15-6:6)۔یسوع سبت کے دن عبادتخانے میں متضاد موضوعات شروع کی ابتدا کرتا ہے (بحوالہ لُوقا 30-4:16 یوحنا 24-7:14)۔

5:13۔''یسُوع وہاں سے ٹل گیا تھا''۔لغوی طور پہ''ایک جانب مُڑ جانا ہے''۔یسوع اپنے دور کے عام یہودیوں کی طرح لگتا ہے۔وہ بھیڑ کے سبب سے وہاں سے آگے چلا جاتا ہے۔

5:14 NASB,NRSV,NJB ''دوبارہ گُناہ نہ کرنا'' NKJV ''پھر گُناہ نہ کرنا'' TEV ''گُناہ کرنا ترک کردو''

یہ منفی صفت فعلی کے ساتھ زمانہ حال عملی بصورت آمر ہے جس کا اکثر مطلب پہلے سے جاری عمل کو روکنا ہے لیکن اِس سیاق و سباق میں یہ مختلف دکھائی دیتا ہے۔پہلی صدی کے یہودی عالم الٰہیات بیماری کو گُناہ سے متعلقہ سمجھتے ہیں (بحوالہ یعقوب 15-5:14)۔یہ ہر قسم کو بیماری کو بیان نہیں کرتا جیسے کہ یسوع کے اُس آدمی سے برتاؤ کے بارے میں ہے جو پیدائشی اندھا تھا (بحوالہ یوحنا 9) اور یسوع کے لُوقا 4-13:1 میں الفاظ۔یسوع ابھی بھی اُس آدمی کی رُوحانی زندگی کی بات کرتا ہے۔ہمارے کام ہمارے دل اور ایمان کی عکاسی کرتے ہیں۔بائبل سے متعلقہ ایمان دونوں فاعلی اور موضوعاتی،دونوں ایمان اور کام ہیں۔ آج کل کلیسیاؤں میں جسمانی شفا پر بہت زور دیا جاتا ہے۔خُدا یقیناً ابھی بھی شفا دیتا ہے۔لیکن الٰہی شفا کا نتیجہ طرز زندگی اور ترجیحات میں رُوحانی تبدیلی ہونا چاہیئے۔ایک اچھا سوال یہ ہو سکتا ہے کہ''آپ کیوں شفا پانا چاہتے ہیں؟''۔

5:15 ''اُس آدمی نے جا کر یہوُدیوں کو خبر دی''۔یہودی حُکام کو جا کر بتانے کے بارے اصل مقصد معلوم نہیں ہے لیکن یہ بے خیالی میں کیا گیا چھوٹا سا عمل لگتا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ شفا ہمیشہ ایمان سے شروع نہیں ہوتی اور نہ ہی ایمان پر ختم ہوتی ہے۔

5:17 ''میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور مَیں بھی کام کرتا ہُوں''۔یہ دونوں زمانہ حال وسطی (مخصر) علامتی ہیں۔یسوع بیان کرتا ہے کہ نہ ہی خُدا آرام کرتا ہے اور نہ وہ۔یہ حقیقی معنوں میں اُس کے باپ کے ساتھ مُنفرد تعلق کی سمجھ کی یسوع کی تصدیق ہے (بحوالہ آیات 29-19)۔

یہودیوں کے وحدانیت کے نظریہ (بحوالہ استثنا 6:4) کا عملی اظہار اِس دُنیا میں واقعات کی وضاحت کے''ایک سبب''میں ہے (قضاۃ 9:23 ایوب 2:10 وعظ 7:14 یسعیاہ 45:7;59:16 نوحہ 38-3:33 عاموس 3:6)۔تمام کام واضح طور پر ایک سچے خُدا کے کام ہیں۔جب یسوع دُنیا میں خُدا کے کاموں کے دُہرے وسیلے کا دعویٰ کیا تو وہ الٰہی سبب جاننے کی قوت کے دہرے پن کا دعویٰ کرتا ہے۔یہ تثلیث کا مُشکل مسئلہ ہے۔ایک خُدا لیکن تین شخصی ظہور (بحوالہ متی 28:19;17-3:16 یوحنا 14:26 اعمال 34-2:33 رومیوں 10-8:9 پہلا کرنتھیوں 6-12:4 دُوسرا کرنتھیوں 13:14;22-1:21 گلتیوں 4:4 افسیوں 6-4:4;2:18;14-1:3 طیطس 6-3:4 پہلا پطرس 1:2)۔

5:18۔''اِس سبب سے یہُودی اور بھی زِیادہ اُسے قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے''۔دو وجوہات جن کی بنا پر یہودی یسوع کو قتل کرنا چاہتے تھے (1) اُس نے سرِعام سبت کے

حوالے سے زُبانی روایت (تلمند) کو توڑا؛ اور (2) اُن کے بیانات ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اُسے خُدا کی برابری کا دعویٰ سمجھتے تھے (بحوالہ 8:58-59;10:33;19:7)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:19-23

۱۹۔ پس یسوع نے ان سے کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا سوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے انہیں بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے۔ ۲۰۔ اس لئے کہ باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے اور جتنے کام خود کرتا ہے اسے دکھاتا ہے بلکہ اُن سے بھی بڑے کام اُسے دکھائے گا تا کہ تم تعجب کرو۔ ۲۱۔ کیونکہ جس طرح باپ مردوں کو اٹھاتا اور زندہ کرتا ہے اسی طرح بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہے۔ ۲۲۔ کیونکہ باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے ۲۳۔ تا کہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی جس نے اسے بھیجا عزت نہیں کرتا۔

5:19,24,25۔ ''سچ کہتا ہوں، سچ کہتا ہوں''۔ یہ لغوی طور ''آمین، آمین'' ہے۔ اصطلاح ''آمین'' عبرانی سے ترجمہ کردہ ہے۔ اِس کا اصل میں مطلب قابلِ اعتبار ہونا ہے۔ یہ سچائی کی تصدیق کے طور پر قابل استعمال تھا۔ بیان کی ابتدا میں ہمارے علم کے مطابق یسوع وہ واحد شخص ہے جو اِس لفظ کو استعمال کرتا ہے۔ وہ اِسے واضح بیانات کے ابتدائیے کیلئے استعمال کرتا ہے۔ یوحنا اکیلا اِس اصطلاح کی دہریت کا اندراج کرتا ہے۔

5:19 ''بیٹا''۔ اگلی چند آیات میں اصطلاح ''بیٹا'' کی الٰہیاتی واضح دہرائی ہے۔ یہ اِس مختصر حوالے میں آٹھ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ یہ یسوع کی باپ کے ساتھ تعلقات کی بیمثال سمجھ کو ظاہر کرتا ہے اور نیز القابات ''ابنِ انسان'' اور ''خُدا کا بیٹا'' کی عکاسی کرتا ہے۔

☆ ''کہ بیٹا آپ سے کُچھ نہیں کر سکتا''۔ جیسے کہ اکثر سچ ہے نیا عہد نامہ یسوع کے خلاف قیاس اسلوب بیان کو پیش کرتا ہے۔ کُچھ عبارتوں میں وہ باپ میں ایک ہے (بحوالہ 1:1;5:18;10:30,34-38;14:9-10;20-28)؛ دیگر میں وہ باپ سے علیحدہ ہے (بحوالہ 1:2,14,18;5:19-23;8:28;10:25,29;14:10, 11,12,13,16 ;17:1-2)۔ حتیٰ کہ کبھی کبھار اُس کا معاون (بحوالہ 5:20,30;8:28;12:49;14:28;15:10,19-24;17:8)۔ یہ ممکنہ طور پر یہ ظاہر کرنے کیلئے ہے کہ یسوع مکمل الٰہی ہے لیکن مرتبہ خُداوندی کا علیحدہ اور واضح شخصی ظہور۔ جون ریمنڈائی براؤن کا تلخیص شُدہ تبصرہ ''جیروم کا بائبل کا تبصرہ'' میں ایک اچھا نُکتہ دیا گیا ہے: ''یہاں ماتحتی کا مفہوم یسوع کے الفاظ کا اُس کی شخصی فطرت کے حوالہ کو مانتے ہوئے نہیں ہٹانا چاہیئے۔۔۔۔ یہ یوحنائی مسیحیت کے اہم نُکتے کا ادراک بھی کر سکتا ہے۔ اِس کے برعکس یسوع باپ اور بیٹے کے درمیان مشرُوط ہم آہنگی کے کاموں پر زور دیتا ہے جو یقیناً فطرت کی شناخت کی بُنیادی ضرورت ہے، یہی عمل 16:12ff میں روُح اُلقدس کا بیٹے سے تعلق جوڑنے کیلئے بھی استعمال ہوا ہے۔ لیکن پُوری انجیل میں ہم تثلیث کو مختصر کی گئی الٰہیات کے مقالہ کے طور پر برتاؤ کرتے نہیں پاتے۔ یہ ہمیشہ اِسکے مسیحی الٰہیات (soteriology) سے مطابقت کے نُکتہ نظر سے دیکھا جاتا ہے'' (صفحہ 434)۔

☆ ''سِوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے''۔ انسان نے کبھی باپ کو نہیں دیکھا ہے (بحوالہ آیت 37 اور 1:18) لیکن بیٹا اُسکے دوستانہ، شخصی، موجودہ علم کا دعویٰ کرتا ہے (بحوالہ 1:1-3)۔

☆ ''کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے اُنہیں بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے''۔ یسوع کی تعلیمات اور کاموں میں انسان واضح طور پر اندیکھے خُدا کو دیکھتے ہیں (بحوالہ کُلسیوں 1:15 عبرانیوں 1:3)۔

5:20 ''اِس لیئے کہ باپ بیٹے کو عزِیز رکھتا ہے اور جتنے کام خُود کرتا ہے اُسے دِکھاتا ہے''۔ یہ دونوں زمانہ حال عملی علامتی ہیں جو ایک جاری کام کی بات کرتے ہیں۔ یہ مُحبت phileo کیلئے یونانی اصطلاح ہے۔ کوئی اِس کا 3:35 کے مطابق agapeo کی توقع کرتا ہے۔ مُحبت کیلئے یہ دونوں الفاظ کوئنے یونانی میں مترادف ہیں۔

☆ ''بڑے کام''۔ سیاق وسباق میں مُردوں کو زندہ کرنے کا حوالہ ہے (آیات 21,25-26) اور عدالت کی تکمیل ہے (آیات 22,27)۔

5:21 ''کیونکہ جس طرح باپ مُردوں کو اُٹھاتا اور زندہ کرتا ہے اُسی طرح بیٹا بھی''

حقیقت کہ یسوع مُردوں کو زندہ کرسکتا تھا یہواہ کی برابری کے بیان کے مساوی ہے (بحوالہ آیت 26)۔

یسوع اب ہمیشہ کی زندگی دیتا ہے (بحوالہ دؤسرا کرنتھیوں 5:17 کُلسیوں 1:13) جو آیت 26 میں نئے دور میں زندگی کے جسمانی ظہور سے تعلق رکھتا ہے (بحوالہ پہلا تھسلنیکیوں 4:13-18)۔ یہ یُوں لگتا ہے کہ یوحنا کا یسوع کے ساتھ وسیع مقابلہ انفرادی بُنیاد پر ہے جبکہ وہاں ابھی بھی مُستقبل کا مجموعی واقعہ باقی ہے (دونوں عدالت اور نجات)۔

5:22۔ مضبوط دہرا منفی اور کامل زمانہ فعل اِس امر پر زور دیتے ہیں کہ عدالت کا اختیار بیٹے کو دے دیا گیا ہے (بحوالہ 9:39;5:27 اعمال 17:31;10:42 دؤسرا تمیتھیس 4:1 پہلا پطرس 4:5)۔ یوحنا 13:17 اور اِس آیت کے درمیان ظاہری قولِ محال کی وضاحت اِس حقیقت سے کی جاتی ہے کہ یسوع اِن آخری دنوں میں کسی عدالت نہیں کرے گا لیکن انسان خُود اپنے یسوع مسیح سے ردِعمل کی بنا پر۔ یسوع کی قیامت سے متعلقہ عدالت (ایمان نہ لانے والوں کی) کسی کی قبولیت یا انکار کی بُنیاد پر ہے۔

5:23 ''تاکہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں''، بشمول اصطلاح ''سب'' ہوسکتا ہے قیامت سے متعلقہ عدالت کے منظر کا حوالہ ہو (بحوالہ فلپیّوں 2:9-11)۔

☆ ''جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا''۔ یہ بیان پہلا یوحنا 5:12 سے بہت ملتا ہے۔ کوئی بھی خُدا کو نہیں جان سکتا جو بیٹے کو نہیں جانتا اور برعکس اِس کے کوئی باپ کی عزت یا تعریف نہیں کرسکتا جو بیٹے کی عزت اور تعریف نہیں کرتا۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:24-29

۲۴۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے ۲۵۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے کہ مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے اور جو سنیں گے وہ جئیں گے ۲۶۔ کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے ۲۷۔ بلکہ اسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے ۲۸۔ اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اس کی آواز سن کر نکلیں گے ۲۹۔ جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے۔

5:24 ''سچ، سچ''۔ یوحنا کا یسوع کیلئے بےمثال دہراپن (بحوالہ آیت 25) واضح بیانات کا خُصوصیاتی تعارف ہے۔ دیکھیئے نوٹ 1:51 پر۔

☆ ''جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے''۔ یہ تین زمانہ حال عملی افعال ہیں۔ یہ باپ پر ایمان پر تاکید ہے جو بیٹے پر ایمان میں تکمیل پاتی ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 5:9-12)۔ نحوی تراکیب میں، ہمیشہ کی زندگی اکثر ایک مُستقبل کا واقعہ ہے جس کی ایمان میں اُمید کی جاتی ہے لیکن یوحنا میں خصُوصِیاتی طور پر ایک موجودہ حقیقت ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اصطلاح ''سُنتا ہے'' عبرانی اصطلاح shemo کی عکاسی کرتی ہے جس کا مطلب ''تابعداری کیلئے سُنتا ہے'' (بحوالہ استثنا 6:4)۔

☆ ''جس نے مُجھے بھیجا''۔ فعل apostello (مضارع عملی صفت فعلی) لفظ ''رسُول'' "apostle" کی بُنیادی صُورت ہے (بحوالہ آیات 36-37)۔ اِسے ربی بطور ''کسی کا بطور سرکاری نمائندہ کسی منسوب کیئے گئے کام پر بھیجا جانا'' ہے۔ یہ اصطلاح اکثر یوحنا میں باپ کا بیٹے کو بطور اپنے نمائندے بھیجنا ہے۔ دیکھیئے نوٹ 4:34 پر۔

☆ ''بلکہ وہ مَوت سے نِکل کر زِندگی میں داخِل ہوگیا''۔ یہ کامل عملی علامتی ہے کہ جو ماضی میں ہوا اور اب حالتِ موجودیت بن چُکا ہے۔ خُدا کی بادشاہی موجود ہے اِس کے علاوہ مُستقبل ہے، اِسی طرح ہمیشہ کی زندگی (بحوالہ آیات 25-26)۔ آیت 25 اب بادشاہی کی موجودگی کا ایک مضبوط بیان ہے۔

5:25 ''کہ مُردے خُدا کے بیٹے کی آواز سُنیں گے''۔ آیت 25 رُوحانی طور پر مُردہ کی بات کرتی ہے؛ آیت 29 تمام جسمانی طور پر مُردوں کے جی اُٹھنے کی بات کرتی ہے۔ بائبل تین قسم کی اموات کی بات کرتی ہے: (1) رُوحانی مُردہ (بحوالہ پیدائش 3)؛ (2) جسمانی مُردہ (بحوالہ پیدائش 5)؛ اور (3) ہمیشہ کی موت (بحوالہ افسیوں 2:2 مُکاشفہ 2:11;20:6,14) یا آگ کی جھیل، دوزخ (Gehenna)۔

یہ فقرہ ''خُدا کا بیٹا'' کا غیر معمولی استعمال ہے۔ایک وجہ کہ یہ فقرہ اپنے یونانی دیوتاؤں کے مذہبی تناظر کی وجہ سے اتنا اکثر استعمال نہیں ہوا ہے۔کہ دیوتا (کوہ اولمپس) انسانی عورتوں کو اپنی بیویوں یا ملکاؤں کے طور لیتا ہے۔یسوع کا بطور خُدا کے بیٹے کا مُقام جنسی نسل یا وقت کے تسلسل کی عکاسی نہیں کرتا لیکن دوستانہ تعلقات کی۔یہ یہودی خاندانی استعارہ ہے۔یسوع بہت واضح اور خاص انداز میں پُرانے عہد نامے کی اقسام استعمال کرتے ہوئے اُن یہودی رہنماؤں کو اپنی مرتبہ خُداوندی کی تصدیق کرتا ہے۔(بحوالہ 5:21, 26)۔

5:26 ''کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زِندگی رکھتا ہے''۔یہ بُنیادی طور پر خُروج 3:14 سے اصطلاح یہواہ کا مطلب ہے۔خُدا کیلئے اِس عہد کے نام کی قسم عبرانی فعل ''ہونا'' کی اسبابی صُورت سے ہے۔اِس کا مطلب ہمیشہ سے ہمیشہ تک،واحد زندہ رہنے والا ہے۔

☆''اُسی طرح اُس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زِندگی رکھّے''۔یہ یسوع کی مرتبہ خُداوندی کی مضبوط تصدیق ہے(بحوالہ 1:4 پہلا یوحنا 5:11)۔

5:27۔یہ وجہ کہ یسوع راست طور عدالت کا اہل ہے(exousia اختیار رکھتا ہے،بحوالہ 10:18;17:2;19:11) کیونکہ وہ مُکمل خُدا ہے لیکن مُکمل انسان بھی ہے۔یہاں فقرہ ''ابن انسان'' کے ساتھ کوئی واضح جُز نہیں ہے(بحوالہ حزقیال 2:1 اور زبُور 8:4)۔وہ مُکمل طور پر ہمیں جانتا ہے(بحوالہ عبرانیوں 4:15)؛وہ مُکمل طور خُدا کو جانتا ہے(بحوالہ 1;18;5:30)۔

5:28 ''اِس سے تعجُّب نہ کرو''۔یہ ایک زمانہ حال عملی بصُورت آمر منفی صفت فعلی کے ساتھ ہے جس کا اکثر مطلب ایسے کام کو روکنا ہے جو پہلے سے جاری ہو۔اِن یہودی رہنماؤں کیلئے یسوع کے یہ پہلے الفاظ اُتنے ہی حیران کُن تھے جتنا اُس کا اگلا بیان اُنہیں مکمل حیران کردے گا۔

☆ ''جتنے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سُن کر نِکلیں گے''۔یہ مسیحا کی آمدِ ثانی پر للکار کی عکاسی کرتا دکھائی دیتا ہے(بحوالہ پہلا تھسلنیکیوں 4:16)۔یہ دُوسرا کرنتھیوں 5:8 کی سچائی کی نفی نہیں کرتا۔یہ بیٹے کی عالمگیر عدالت اور اختیار کا دعویٰ کرتا ہے۔
اِس سیاق وسباق کا زیادہ تر رُوحانی زندگی کی یہاں اور اب حقیقت سے تعلق رکھتا ہے(تعبیری قیامت سے متعلقہ)۔لیکن یہ فقرہ آخری گھڑی کے قیامت سے متعلقہ واقعات کا بھی دعویٰ کرتا ہے۔یہ خُدا کی بادشاہی کا پہلے ہی اور تا حال نہیں کے درمیان تناؤ یسوع کی کی نحوی تراکیب بلکہ خاصکر یوحنا میں کی خصُوصیت دیتا ہے۔

5:29۔بائبل دونوں بدکاروں اور راستبازوں کے جی اُٹھنے کی بات کرتی ہے(بحوالہ دانی ایل 12:2 متی 25:46 اعمال 24:15)۔زیادہ حوالے صرف راستبازوں کے جی اُٹھنے پر زور دیتے ہیں(بحوالہ ایوب 19:23-29 یسعیاہ 26:19 یوحنا 6:39-40,44,54;11:24-25 پہلا کرنتھیوں 15:50-58)۔
یہ اعمال کی بُنیاد پر عدالت کا حوالہ نہیں ہے بلکہ ایمانداروں کی طرز زندگی کی بُنیاد پر عدالت کا ہے(بحوالہ متی 25:31-46 گلتیوں 5:16-21)۔یہاں خُدا کے کلام اور دُنیا میں عمومی اصُول ہے،انسان وہی کاٹتا ہے جو وہ بوتا ہے(بحوالہ امثال 11:24-25 گلتیوں 6:6)۔یا اِسے پُرانے عہد نامے کے اقتباس میں دیکھتے ہوئے''خُدا انسانوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اجر دے گا''(بحوالہ زبُور 62:12;28:4 ایوب 34:15 امثال 24:12 متی 16:27 رومیوں 2:6-8 پہلا کرنتھیوں 3:8 دُوسرا کرنتھیوں 5:10 افسیوں 6:8 اور کُلسیوں 3:25

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:30

۳۰۔میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔

5:30۔یسوع خُدا کا مُجسم کلمہ باپ کے اختیار میں اور ماتحت تھا۔تابعداری پر یہ مضبوط بیان آیت 19 میں بھی ظاہر ہوتا ہے(''بیٹا کُچھ نہیں کر سکتا'')۔اِس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ بیٹا کمتر ہے بلکہ یہ کہ تثلیث نے تلافی کی ذمہ داریاں تین واضح شخصیات،باپ،بیٹے اور رُوح اُلقدس میں منقسم کر دی ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:31-47

۳۱۔اگر میں خود اپنی گواہی دوں تو میری گواہی سچی نہیں۔۳۲۔ایک اور ہے جو میری گواہی دیتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میری گواہی جو وہ دیتا ہے سچی ہے۔۳۳۔تم نے یوحنا کے پاس پیام بھیجا اور اس نے سچائی کی گواہی دی ہے۔۳۴۔لیکن میں اپنی نسبت انسان کی گواہی منظور نہیں کرتا تو بھی میں یہ باتیں اس لئے کہتا ہوں کہ تم نجات پاؤ۔

۳۵۔وہ جلتا اور چمکتا ہوا چراغ تھا اور تم کو کچھ عرصہ تک اس کی روشنی میں خوش رہنا منظور ہوا۔۳۶۔لیکن میرے پاس جو گواہی ہے وہ یوحنا کی گواہی سے بڑی ہے کیونکہ جو کام باپ نے مجھے پورے کرنے کو دیئے یعنی یہی کام جو میں کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے۔۳۷۔اور باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسی نے میری گواہی دی ہے تم نے نہ کبھی اُس کی آواز سنی ہے اور نہ اُس کی صورت دیکھی۔۳۸۔اور اُس کے کلام کو اپنے دلوں میں قائم نہیں رکھتے کیونکہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس کا یقین نہیں کرتے ۳۹۔تم کتاب مقدس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔۴۰۔پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔۴۱۔میں آدمیوں سے عزت نہیں چاہتا۔۴۲۔لیکن میں تم کو جانتا ہوں کہ تم میں خُدا کی محبت نہیں۔۴۳۔میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اگر کوئی اور اپنے ہی نام سے آئے تو اسے قبول کر لو گے۔۴۴۔تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو اور وہ عزت جو خُدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے نہیں چاہتے کیونکر ایمان لا سکتے ہو؟۴۵۔یہ نہ سمجھو کہ میں باپ سے تمہاری شکایت کروں گا تمہاری شکایت کرنے والا تو ہے یعنی موسی جس پر تم نے امید لگا رکھی ہے۔۴۶۔کیونکہ اگر تم موسی کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے۔ اِس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے۔۴۷۔لیکن جب تم اس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین کرو گے؟۔

5:31۔پُرانے عہد نامے میں کسی معاملے کی تصدیق کیلیئے دو گواہیوں کی ضرورت ہوتی تھی (بحوالہ گنتی 35:30استثنا 19:15)۔اِس سیاق وسباق میں یسوع اپنے آپ کیلیئے پانچ گوہیاں دیتا ہے: (1) باپ (آیات 32,37)؛ (2) یوحنا اصطباغی (آیت 33 بحوالہ 51-1:19)؛ (3) یسوع کا اپنا کام (بحوالہ آیت 36)؛ (4) کلام (بحوالہ آیت 39)؛ اور (5) مؤسیٰ (بحوالہ آیت 46) جو استثنا 22-18:15 کی عکاسی کرتا ہے۔

☆ ''اگر''۔یہ تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو اہل کام کی بات کرتا ہے۔

☆ ''میری گواہی سچّی نہیں''۔یہ 8:14 کا تضاد دکھائی دیتا ہے۔سیاق س سباق ظاہر کرتا ہے کہ یہ بیانات مختلف پس منظر میں دئے گئے ہیں۔یہاں یسوع ظاہر کرتا ہے کہ اور کتنی گواہیاں موجود ہیں لیکن 8:14 میں وہ دعویٰ کرتا ہے کہ صرف وہ ہی ضروری ہے۔

5:32 ''ایک اور ہے جو میری گواہی دیتا ہے''۔یہ اصطلاح allos کے استعمال کی وجہ سے خُدا باپ کا حوالہ ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 5:9)، جس کا مطلب ہے ''اِسی قسم کا ایک اور'' heteros کے متضاد جس کا مطلب ''مختلف قسم کا وہی''۔دیکھیئے خصُوصی موضوع: یسوع کی گواہیاں 1:8 پر۔

5:33 ''یُوحنّا''۔یہ یوحنا اصطباغی کا حوالہ ہے۔

5:34 ''میں یہ باتیں اِس لئے کہتا ہوں کہ تُم نجات پاؤ''۔یہ ایک مضارع مجہول موضوعاتی ہے۔مجہول صوت خُدا کے وسیلے یا پاک رُوح کا مفہوم ہے (بحوالہ 6:44,65)۔یاد رکھیں کہ انجیلیں تبلیغی اعلانات ہیں نہ کہ تاریخی سوانح عُمری۔وہ سب جو درج کیا گیا اُس میں تبلیغی مقاصد تھے (بحوالہ 31-20:30)۔

5:35 ''وہ چراغ تھا''۔(بحوالہ 8-1:6)

5:36 ''یہی کام جو میں کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں''۔یسوع کے کام مسیحا کے بارے میں پُرانے عہد نامے کی نبُوّتیں تھیں۔اُس کے دور کے یہودیوں نے معجزاتی نشانات پہچان لئے ہونگے۔اندھوں کو شفا دیاں، غریبوں کو کھانا کھلانا، لنگڑوں کو بحال کرنا (بحوالہ یسعیاہ 42:7;6-5:35;4-3:32;29:18)۔یسوع کی تعلیمات، طرزِ زندگی کی راستبازی، جذبہ اور بڑے بڑے معجزات (بحوالہ 2:23;10:25,38;14:11;15:24) واضح گواہی رکھتے تھے کہ وہ کون تھا، وہ کہاں سے آیا اور کس نے اُسے بھیجا تھا۔

5:37 ''تُم نے نہ کبھی اُس کی آواز سُنی ہے اور نہ اُس کی صُورت دیکھی''۔یسوع دعوٰی کر رہا تھا کہ حالانکہ یہودیوں کو کلام کے وسیلے سے اور پرستش میں شخصی تجربات کے ذریعے

خُدا کو جاننا چاہیئے تھا لیکن وہ اُسے حقیقتاً بالکل بھی نہیں جانتے تھے(بحوالہ یسعیاہ 10-6:9 یرمیاہ 5:21)۔ پُرانے عہد نامہ میں مرتبہ خُداوندی دیکھنا موت لانا متصور ہوتا تھا۔ واحد شخص جو یہواہ سے رُوبرُو بات کرتا ہے وہ مُوسیٰ تھا اور حتی کہ تب بھی آمنا سامنا بادل کی اوٹ میں رہتے ہوئے تھا۔ بہت سوں نے خیال کیا ہے کہ خُروج 33:23 یوحنا 1;18 کی تردید کرتا ہے۔ بحرحال خُروج میں عبرانی اصطلاحات کا مطلب ''جلال کے بعد'' نہ کہ جسمانی صُورت ہے۔

5:38 ''اور اُس کے کلام کو اپنے دِلوں میں قائم نہیں رکھتے''۔ یہ یوحنا کی تحاریر میں دو طاقتور استعارے ہیں۔ خُدا کا کلام (کلمہ) قبُول کیا جانا چاہیئے، ایک مرتبہ جب قبول کر لیا جاتا ہے(بحوالہ 1:27) تو یہ رہنا چاہیئے (قائم، بحوالہ یوحنا 8:31;15:4,5,6,7,10 پہلا یوحنا 2:6,10,14,17,24,27,28;3:6,14,15,24)۔
یسوع خُدا کا مُکمل مُکاشفہ ہے(بحوالہ یوحنا 1:1-18 فلپیوں 2:6-11 کُلسیوں 1:15-17 عبرانیوں 1;1-3)۔ نجات کی توثیق مُکمل تعلقات سے ہوتی ہے(''جاننا'' کا عبرانی معنی، بحوالہ پیدائش 4:1 یرمیاہ 1:5) اور انجیل کی سچائیوں کی تصدیق ہے(''جاننا'' کا یونانی معنی بحوالہ دُوسرا یوحنا 9)۔ اصطلاح ''قائم رہنا'' دوستانہ، مُستقل مزاجی کے ساتھ شخصی تعلقات کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قائم رہنا سچی نجات کی ایک صُورت ہے(بحوالہ باب 15)۔ یہ یوحنا میں بہت سے معنوں میں استعمال ہوئی ہے:

ا۔ باپ میں بیٹا (بحوالہ 10:38;14:10,11,20,21;17:21)
۲۔ باپ بیٹے میں (بحوالہ 10:38;14:10,11,21;17:21,23)
۳۔ بیٹے میں ایماندار (بحوالہ 10:56;14:20,21;15:5;17:21)
۴۔ باپ اور بیٹے میں ایماندار (بحوالہ 14:23)
۵۔ کلمہ میں ایماندار (بحوالہ 5:41;8:31;15:7 پہلا یوحنا 2:41)

دیکھیئے خصُوصی موضوع پہلا یوحنا 2:10 پر۔

5:39 ''تُم کتاب مُقدس میں ڈھونڈتے ہو''۔ یہ زمانہ حال عملی علامتی یا زمانہ حال عملی بصُورت آمر ہے۔ چونکہ یہ گواہیوں کی فہرست میں ہے کہ یہودیوں نے رد کر دیا تھا، یہ مُمکنہ طور پر علامتی ہے۔
یہاں یہودی رہنماؤں کا المیہ ہے: اُن کے پاس کتاب مُقدس تھی، وہ اُسے پڑھتے تھے، تحقیقت کرتے تھے، یاد کرتے تھے اور پھر اُس شخص کو بھولتے تھے جس کا بارے میں یہ تھی۔ رُوح اُلقدس کے بغیر، حتیٰ کہ کتاب مُقدس بھی غیر مُوثر ہے۔

☆ ''اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے'' یہ پُرانے عہد نامے کے کلام کا حوالہ ہے۔ پطرس (بحوالہ اعمال 3:18;10:43) اور پولُوس (بحوالہ اعمال 13:27;17:2-3; 26:22-23,27) اعمال میں بہت سے ابتدائے وعظ یسوع کی مسیحائی کے لئے تکمیل شُدہ نبُوتیں استعمال کرتے ہیں۔ تمام لیکن ایک حوالہ (پہلا پطرس 3:15-16) نئے عہد نامے پائے جانے والی کتاب مُقدس کے اختیار کی تصدیق کرتا ہوا (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 2:9-13 پہلا تھسلنیکیوں 2:13 دُوسرا تمیتھیس 3:16 پہلا پطرس 1:23-25 دُوسرا پطرس 1:20-21) پُرانے عہد نامے کا حوالہ دیتا ہے۔ یسوع اپنے آپ کو پُرانے عہد نامے کی واضح طور پر تکمیل اور منزل (اور مناسب ترجمان بحوالہ متی 5:17-48) کے طور دیکھتا ہے۔
دیکھیئے خصُوصی موضوع: یسوع کی گواہیاں 1:8 پر۔

5:41-44۔ یہ آیات اُس حقیقت کی عکاسی کرتی دکھائی دیتی ہیں کہ یہودی مذہبی رہنما اپنے ہم رُتبہ والوں سے داد وصُول کرتے ہیں۔ وہ ماضی کے ربیّوں کا حوالہ دینے میں شان محسوس کرتے تھے لیکن رُوحانی اندھاپن ہونے کی وجہ سے وہ تمام اپستادوں سے افضل کو بھولتے تھے جو اُن کے درمیان تھا۔ یسوع کی یہ پہلی صدی کے ربائنائی یہودیت کو ایک مضبوط کُھلم کُھلا الزام دینا تھا۔

5:41 NASB,NRSV ''میں آدمیوں سے توصیف نہیں چاہتا'' NKJV ''میں آدمیوں سے عزت نہیں چاہتا''
TEV ''میں انسانی تعریف کی تلاش میں نہیں ہوں'' NJB ''انسانی توصیف میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی''
اصطلاح ''توصیف'' doxa کا متواتر ترجمہ مُشکل ہے۔ یہ عبرانی ''جلال'' kabodh کی عکاسی کرتا ہے جو درج ذیل کیلئے استعمال ہوتا تھا (1) خُدا کی روشن، جلالی موجودگی کے

اشاروں کو ملاتی ہے وہ دُوسرا پطرس 1;17 ہے۔
خُدا کی نہایت موجودگی اور کردار کا شاندار پہلو درج ذیل سے متعلقہ ہے:(1) فرشتوں سے (بحوالہ لُوقا 2;9 دُوسرا پطرس 2;10)؛(2) یسوع کی برتری (بحوالہ یوحنا 1:14;8:54;12:28;13:31;17:1-5,22,24 پہلا کرنتھیوں 2:8 فلپیّوں 3:17) اور (3) ایمانداروں سے نسبت (بحوالہ رومیوں 8:18,21 پہلا کرنتھیوں 2:7;15:43 دُوسرا کرنتھیوں 4:17 کُلسیوں 3:4 پہلا تھسلنیکیوں 2:12 دُوسرا تھسلنیکیوں 2;10 عبرانیوں 2;10 پہلا پطرس 5:1,4)۔
یہ بھی بہت دلچسپ امر ہے کہ یوحنا یسوع کی مصلُوبیت کا حوالہ بطور اُسے جلال پانے کے دیتا ہے (بحوالہ 7:39;12:16,23;13:31)۔ بحرحال یہ ''عزت'' یا ''شُکر گُزاری'' کے طور بھی ترجمہ کیا جاسکتا ہے (بحوالہ لُوقا 17:18 اعمال 12:23 رومیوں 4:20 پہلا کرنتھیوں 10:31 دُوسرا کرنتھیوں 4:15 فلپیّوں 1;11;2:11 مُکاشفہ 11;13;14:7;16:9;19:7)۔ یہ ایسے اِس سیاق وسباق میں استعمال ہوتا ہے۔

5:43 ''تُم مُجھے قبُول نہیں کرتے''۔ یوحنا کی پُوری انجیل کے دوران، یسوع پر ایمان لانے پر مرکزیت کوئی تجویز کردالہیاتی عقیدہ نہ تھا بلکہ اُس کے ساتھ ایک شخصی مقابلہ تھا۔ ایمان اُس پر بھروسہ رکھنے کے فیصلے سے شرُوع ہوتا ہے۔ یہ شاگردی کا ایک بڑھتا ہوا شخصی تعلقات کا شروع ہے جو الہیاتی بالیدگی اور مسیح کی سی طرز زندگی میں انجام پاتا ہے۔

5:45-47۔ یسوع دعویٰ کرتا ہے کہ مُوسیٰ کی تحاریر نے اُسے ظاہر کیا۔ یہ مُمکنہ طور پر استثنا 18:15-22 کا حوالہ ہے۔ آیت 45 میں کتاب مُقدس بطور ایک مدعی کے مجسم قرار دینا ہے۔ یہ رہنما کے طور پر ہے (بحوالہ لُوقا 16-31)۔ رہنمائی کی بطور ایک حریف تردید کی جاتی ہے (بحوالہ گلتیوں 3:814;23-29)۔

5:46-47 ''اگر، اگر''۔ آیت 46 دُوسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو ''حقیقت سے متضاد'' کہلاتا ہے اور جو دعویٰ کرتا ہے اور جو دعویٰ کرتا ہے کہ یہودی رہنما سچے طور ایمان نہیں رکھتے حتیٰ کہ موسیٰ کی تحاریر پر بھی نہیں اور کہ یسوع آخری گھڑی اُن کی عدالت کرے گا۔ آیت 47 کا ''اگر'' پہلے درجے کا مشرُوط فرہ ہے جو حقیقی متصور ہوتا (NIV میں ''اُس وقت سے'')۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ آیت 4 ہمارے جدید تراجم میں ترک کیوں کی گئی ہے؟

2۔ یسوع اِس مخصُوص آدمی کو کیوں اچھا کرتا ہے؟

3۔ کیا اِس آدمی کی شفا میں اُس کے تئیں ایمان شامل حال تھا؟ کیا جسمانی شفا کا مطلب رُوحانی شفا ہے؟

4۔ کیا اُس کی بیماری اُس کے شخصی گُناہ سے متعلقہ تھی؟

5۔ یہودی کیوں یسوع کو قتل کرنا چاہتے تھے؟

6۔ خُدا کے پُرانے عہد نامے میں کاموں کا اندراج کریں جو یسوع پر کارفرما ہوتے ہیں۔

7۔ کیا ہمیشہ کی زندگی موجودہ حقیقت یا مُستقبل کی اُمید ہے؟

8۔ کیا آخری عدالت اعمال یا ایمان کی بُنیاد پر ہے ؟ کیوں ؟

یوحنا باب ۶ (John 6)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
روٹیوں کا معجزہ 6:1-4; 6:5-15	پانچ ہزار کو کھانا کھلانا 6:1-6; 6:7; 6:8-9; 6:10-13; 6:14-15	پانچ ہزار کو کھانا کھلانا 6:1-15	پانچ ہزار کو کھانا کھلانا 6:1-14	پانچ ہزار کو کھانا کھلانا 6:1-5
یسوع اپنے شاگردوں کے پاس پانی پر چل کر آتا ہے 6:16-21	یسوع پانی پر چلتا ہے 6:16-21	یسوع پانی پر چلتا ہے 6:16-21	یسوع پانی پر چلتا ہے 6:15-21	پانی پر چلنا 6:16-21
کفرنحوم کے عبادتخانے میں بات چیت 6:22-27; 6:28-40; 6:41-51; 6:52-58; 6:59-63; 6:64-66	لوگ یسوع کو ڈھونڈتے ہیں 6:22-24 یسوع زندگی کی روٹی 6:25; 6:26-27; 6:28; 6:29; 6:30-31; 6:32-33; 6:34; 6:35-40; 6:41-42; 6:43-51; 6:52; 6:53-58; 6:59	یسوع، زندگی کی روٹی 6:22-24; 6:25-40	آسمان کی روٹی 6:22-40	یسوع زندگی کی روٹی 6:22-33; 6:34-40
6:59-63; 6:64-66	ہمیشہ کی زندگی کا کلام 6:60; 6:61-65	6:41-51; 6:52-59	اپنوں کی طرف سے رد کیا جانا 6:41-59	6:41-51; 6:52-59
پطرس کا ایمان کا اقرار 6:67-71	6:66-67; 6:68-69; 6:70-71	6:60-65; 6:66-71	بہت سے شاگرد چلے جاتے ہیں 6:66-71	ہمیشہ کی زندگی کا کلام 6:60-65; 6:66-71

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دوُسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

یوحنا 6:1-71 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

ا۔ یوحنا کی انجیل خُداوند کے آخری کھانے کا ذکر نہیں دیتی، حالانکہ ابواب 13-17 بالاخانے میں مُکالمہ اور دُعا کا اندراج دیتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو فضل کے دھارے کے طور پر سمجھتے ہیں۔ یوحنا ہوسکتا ہے ساکرامنٹ کے تصور کے خلاف ردِعمل کرتے ہوئے یسوع کے بپتسمہ اور خُداوند کے آخری کھانا کا اندراج نہیں کرتا۔

ب۔ یوحنا 6 پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلانے کے معجزے کے سیاق وسباق میں ہے۔ بحرحال بہت سے، اِسے یوخرست کے ساکرامنٹ کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ یہ رومن کاتھولک الہیاتی تعلیم کا ثبوت اصلیت ہے (آیات 53-56)۔

اِس پر سوال کہ کیسے باب 6 یوخرست سے متعلقہ ہے انجیل کی دوہری فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ ظاہری طور پر انجیلیں یسوع کی زندگی اور کلام سے تعلق رکھتی ہیں۔ حالانکہ وہ سالوں بعد لکھی گئی اور انفرادی لکھاری کا حلقہ ایمان کو ظاہر کرتی ہیں۔ پس یہاں اختیاراتی مقصد کے تین درجات ہیں: (1) رُوح اُلقدس (2) یسوع اور اصلی سُننے والے؛ اور (3) انجیل کے لکھاری اور اُن کے پڑھنے والے۔ کیسے کسی کو ترجمہ کرنا ہے؟ واحد جانچنے کا طریقہ کار سیاق وسباق کا، گرائمر کی رُو سے، لُغاتی رسائی، تاریخی پس منظر سے جانا جانے والا اور نہ کہ اِس کے برعکس ہونا چاہیئے۔

ج۔ ہم یاد رکھنا چاہیئے کہ سامعین یہودی تھے اور تہذیبی پس منظر ربیوں کی مسیحا بطور موسیٰ سے افضل کی توقعات تھیں (بحوالہ آیات 30-31) خاص طور پر ''من'' کا خروج کے تجربات۔ ربی زبور 72:16 کو عبارتی ثبوت کے طور استعمال کرسکتے تھے۔ یسوع کے غیر معمول بیانات (بحوالہ آیات 60-62,66) عوام کی جھوٹی مسیحائی توقعات کو روکنے کے معنوں میں تھا (بحوالہ آیات 14-15)۔

د۔ ابتدائی کلیسیا کے تمام راہب مکمل طور پر اتفاق نہیں کرتے تھے کہ یہ حوالہ خُداوند کے کھانے کا حوالہ دیتا ہے۔ اسکندریہ کا کلیمینٹ، اوری گون اور اوسیبئیس نے اِس حوالے پر کبھی بھی اپنی بات چیت میں خُداوند کے کھانے کا ذکر نہیں کیا۔

ر۔ اِس حوالے کے استعارے، یوحنا 4 میں ''کنویں پر عورت'' کے ساتھ یسوع کے کلام سے بہت ملتے جُلتے ہیں۔ زمینی پانی اور روٹی ہمیشہ کی زندگی اور رُوحانی حقیقتوں کے استعاروں کے طور استعمال ہوتے ہیں۔

س۔ روٹیوں کا زیادہ ہونا واحد معجزہ ہے جو تمام چاروں انجیلوں میں درج ہوا ہے۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:1-14

۱۔ ان باتوں کے بعد یسوع گلیل کی جھیل یعنی تبریاس کی جھیل کے پار گیا۔ ۲۔ اور بڑی بھیڑ اس کے پیچھے ہولی کیونکہ جو معجزے وہ بیماروں پر کرتا تھا ان کو وہ دیکھتے تھے۔ ۳۔ یسوع پہاڑ پر چڑھ گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں بیٹھا۔ ۴۔ اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی۔ ۵۔ پس جب یسوع نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا کہ میری پاس بڑی بھیڑ آرہی ہے تو فلپس سے کہا کہ ہم اُن کے کھانے کے لئے کہاں سے روٹیاں مول لیں؟ ۶۔ مگر اس نے اُسے آزمانے کے لئے یہ کہا کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ میں کیا کروں گا۔ ۷۔ فلپس نے اسے جواب دیا کہ دوسو دینار کی روٹیاں ان کے لئے کافی نہ ہوں گی کہ ہرایک کو تھوڑی سی مل جائے۔ ۸۔ اس کے شاگردوں میں سے ایک نے یعنی شمعون پطرؔس کے بھائی اندریاؔس نے اُس سے کہا۔ ۹۔ یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں مگر یہ اتنے لوگوں میں کیا ہیں؟ ۱۰۔ یسوؔع نے کہا کہ لوگوں کو بٹھاؤ اور اُس جگہ بہت گھاس تھی۔ پس وہ مرد جو تخمیناً پانچ ہزار تھے بیٹھ گئے۔ ۱۱۔ یسوؔع نے وہ روٹیاں لیں اور شکر کر کے انہیں جو بیٹھے تھے بانٹ دیں اور اِسی طرح مچھلیوں میں سے جس قدر چاہتے تھے بانٹ دیا۔ ۱۲۔ جب وہ سیر ہوچکے تو اس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ بچے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو تاکہ کچھ ضائع نہ ہو۔ ۱۳۔ چنانچہ انہوں نے جمع کیا اور جو کی پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے جو کھانے والوں سے بچ رہے تھے بارہ ٹوکریاں بھریں۔ ۱۴۔ پس جو معجزہ اُس نے دِکھایا وہ لوگ اُسے دیکھ کر کہنے لگے جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔

6:1 ''گلیل کی جھیل، (یعنی تبریاس)''۔ یہ پانی کا حُجم بہت سے دیگر ناموں سے جانا جاتا تھا۔ پُرانے عہدنامے میں یہ کنرت کی جھیل کہلاتی تھی (بحوالہ گنتی 34:11)۔ یہ لُوقا

6:2۔اُس سبب پر غور کریں کہ کیوں بھیڑ اُس پر گری پڑتی تھی۔

6:3۔یسوع پانی اور پہاڑی کا قُدرتی امتزاج اپنی آواز کو نُمایاں بنانے کیلئے استعمال کرتا ہے۔یہ حقیقت کہ وہ ''وہاں بیٹھا'' ظاہر کرتا ہے کہ یہ اُس کی اپنے شاگردوں کے ساتھ رسمی تعلیمی نشست تھی۔لوگ حیران ہوتے ہیں کہ کہیں پہاڑ کا مطلب متی 5:7 کی طرح مُوسوی پس منظر کی یادتازہ کرنا تھا۔
بہت سے لوگوں کے ساتھ ایسی تعلیمی نشستوں میں یسوع اکثر بھیڑ میں مختلف گروہوں کو مخاطب کرتا تھا۔اُس کے قدموں کے پاس دائرہ بناتے ہوئے اُس کے قریبی شاگرد ہوا کرتے تھے،اُن کے پیچھے مُشتاق،امیر اور عام ''سرزمین کے لوگ'' ہوتے تھے اور چھوٹے گروہوں میں مذہبی رہنما (فریسی،کاتب،صدوقی،ممکنہ طور پر حتی کہ فقیہی بھی) ہوتے تھے۔

6:4۔''اور یہُودیوں کی عِیدِ فسح نزدیک تھی''۔یسوع کی لوگوں میں مُنادی کے دورانیے کے تعین کیلئے واحد طریقہ یوحنا کی انجیل میں ذکر کی گئی فسح کی عیدیں تھیں (پہلی،2:13؛ دُوسری6:4اور تیسری11:55اور13:1)۔اگر یوحنا5:1 بھی عید فسح کی ہی بات کرتی ہے تو ہمارے کم از کم ساڑھے تین یا چار سال کی لوگوں میں مُنادی ہے۔

6:6 ''مگر اُس نے اُسے آزمانے کے لِئے یہ کہا''۔یہ یونانی اصطلاح ''آزمانے'' (peirazo) یہاں بدی کا اشارہ رکھتا ہے (دیکھئیے خصُوصی موضوع پہلا یوحنا4:1 پر،بحوالہ متی 4:1)۔یہ اِس کو ظاہر کرتی ہوئی ایک اچھی مثال ہے کہ جدید تشریح نگاروں کو نئے عہدنامے کے الفاظ کو ایک تعریف میں ظاہر کرنا چاہئیے ۔کوئنے یونانی،کلاسیکل یونانی کی گرائمر سے متعلقہ اور لسانی تفرقات کو کھو رہی تھی (بحوالہ اقتباس5:20پر)۔
یسوع فلپّس کو آزما رہا تھا لیکن کیسے؟(1) اُس کے یسوع پر بطور مہیا کرنے والے کے طور ایمان پر؟(2) اُس کے پُرانے عہدنامے کے علم پر (بحوالہ گنتی11:13،مُوسیٰ کے خُدا سے کھانا مہیا کرنے کے سوال پر)؟یا(3) اُس کی بھیڑ کیلئے فکر اور دیکھ بھال پر؟

6:7 NASB, NKJV, JB ''دوسَو دینار کی'' NRSV ''چھ ماہ کی مزدوری کی''
TEV ''دوسَو چاندی کے سکوں کی''
ایک دینار مزدور اور سپاہی کی ایک دن کی مزدوری ہوتی تھے (بحوالہ متی20:2)۔یہ سال کی مزدوری کا تقریباً دوتہائی بنتا ہے۔

6:8-9 ''شمعون پطرسؔ کے بھائی اندریاسؔ''۔یہ سیاق وسباق اندریاس کے سادہ ایمان اور یسوع کی شخصیت اور قابلیت میں بھروسے کی کیا خُوبصُورت تصویر ہے۔

6:9 ''جَو کی روٹیاں''۔یہ نہایت کم لاگت اور کم پسند کی جانے والی روٹی سمجھی جاتی تھی۔یہ غریبوں کی خوراک تھی۔یسوع اپنی قوت مہنگا کھانا مہیا کرنے کیلئے استعمال نہیں کرتا۔

6:10 ''لوگوں کو بٹھاؤ''۔اُس تہذیب کے لوگ عام طور پر بیٹھ کر کھایا کرتے تھے یا''U'' یُوشکل کے میز کے گرد تکیہ لگا کر۔

☆ ''پس وہ مَرد جو تخمیناً پانچ ہزار تھے بیٹھ گئے''۔یہ حقیقتاً نام کا غلط استعمال ہے کہ اِس کو''پانچ ہزار کو کھانا کھلانا'' کہا جاتا ہے کیونکہ ظاہری طور وہاں پر اُس زمانے میں زیادہ لوگ تھے۔پانچ ہزار محض مردوں کا حوالہ دیتا ہے اور اِس میں عورتیں اور بچے شامل نہیں ہیں (بحوالہ متی14:21)۔بحر حال اِس کے بارے میں معلوم نہیں کہ کتنی عورتوں اور بچوں نے کھایا تھا یا شامل تھے۔

6:11 ''اور شُکر کر کے بانٹ دیں''۔روٹیوں کی فراوانی کا معجزہ یسوع کے ہاتھوں میں ہوا ہوگا۔یہودیوں کی مسیحائی اُمید کے سیاق وسباق میں یہ واقعہ ایک متوقع نشان ہوسکتا ہے کہ یسوع کھانا مہیا کرتا ہے جیسے مُوسیٰ نے من مہیا کیا تھا۔
''شُکر کرنے'' (eucharisteo) کی یونانی اصطلاح بعد میں آخری کھانے کا نام بن گیا (بحوالہ پہلا کرنتھیوں10:23-24)۔کیا یوحنا اِسے یہاں مُستقبل کی تکنیکی تعریف ذہن میں رکھتے ہوئے استعمال کرتا ہے؟دُوسری انجیلیں جو یوخرست کا اشارہ نہیں دیتیں مختلف اصطلاح استعمال کرتی ہیں (eulogeo،بحوالہ متی14:19مرقس6:41)۔وہ اصطلاح eucharisteo استعمال کرتی ہیں (بحوالہ متی15:36مرقس8:6لُوقا17:16;18:11) لیکن یکساں طور پر آخری کھانے کے پس منظر میں نہیں۔وہ اِسی اصطلاح کو یسوع

کی بالا خانے میں شُکر گُزاری کو بیان کرنے کیلئے استعمال کرتی ہیں (بحوالہ متی 26:27 مرقس 14:23 اور لُوقا 19-22:17)۔ اِس لئے استعمال یکساں نہیں ہے، یوحنا کو اپنا حوالہ اور خاص کرنے کی ضرورت ہوگی اگر بعد کے قارئین کا مطلب اِس کی تشریح یوخرست کے پس منظر میں کرنا ہے۔

6:12 ''ضائع''۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: 10:10 پر Apollumi

6:13 ''چنانچہ اُنہوں نے جمع کیا اور بارہ ٹوکریاں بھریں''۔ اصطلاح ''ٹوکریاں'' یہاں بڑی مقدار والی ٹوکریوں کا حوالہ ہے۔ یہ معنی خیز ہے کہ یسوع کوئی بھی معجزے والا کھانا ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ نہ ہی وہ روٹی کی فطرت (یا قسم) بدلنا چاہتا ہے۔
کیا اصطلاح ''بارہ'' میں علامتی معنی ہیں؟ یہ معلوم کرنا مُشکل ہے۔ اِس کی تشریح بطور اسرائیل کے قبیلوں کے حوالے کے طور کی جاتی ہے (یسوع پُرانے عہد نامے کو راضی کرتا ہے) یا ایک ٹوکری ایک شاگرد کیلئے (یسوع اپنے شاگردوں کو مہیا کرتا ہے اور راضی کرتا ہے) لیکن یہ چشم دید تفصیل ہوسکتی ہے (آیت 19 کی طرح)۔

6:14 ''جو نبی''۔ یہ استثنا 22-18;15 کا مسیحائی حوالہ ہوسکتا ہے۔ بھیڑ یسوع کی قوت کو پہچانتی ہے لیکن اُس کے منصوبے اور نشانوں کی غلط فطرت کو غلط سمجھتے ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:15

۱۵۔ پس یسوع یہ معلوم کرکے کہ وہ آکر مجھے بادشاہ بنانے کے لئے پکڑنا چاہتے ہیں پھر پہاڑ پر اکیلا چلا گیا۔

6:15۔ بھیڑ یسوع کے کھانا مہیا کرنے کے مسیحائی معجزعس سے بہت پُرجوش تھی۔ یہ آیت متی 4:3 کی برائی کے آزمانے کا حوالہ ہوسکتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:16-21

۱۶۔ پھر جب شام ہوئی تو اُس کے شاگرد جھیل کے کنارے گئے۔ ۱۷۔ اور کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے پار کفرنحوم کو چلے جاتے تھے۔ اُس وقت اندھیرا ہوگیا تھا اور یسوع ابھی تک اُن کے پاس نہ آیا تھا۔ ۱۸۔ اور آندھی کے سبب سے جھیل میں موجیں اٹھنے لگیں۔ ۱۹۔ پس جب وہ کھیتے کھیتے تین چار میل کے قریب نکل گئے تو انہوں نے یسوع کو جھیل پر چلتے اور کشتی کے نزدیک آتے دیکھا اور ڈر گئے۔ ۲۰۔ مگر اُس نے اُن سے کہا میں ہوں۔ ڈرو مت۔ ۲۱۔ پس وہ اسے کشتی میں چڑھا لینے کو راضی ہوئے اور فوراً وہ کشتی اس جگہ جا پہنچی جہاں وہ جاتے تھے۔

6:17 ''کفرنحوم''۔ چونکہ اپنے شہر ناصرت میں لوگوں کے اُس پر ایمان نہ لانے کے سبب (بحوالہ لُوقا 29-4:28) یسوع نے اپنی گلیل میں مُنادی کا اِس شہر کو مرکز بنالیا تھا۔

6:19 ''پس جب وہ کھیتے کھیتے تین چار میل کے قریب نکلِ گئے''۔ وہ تقریباً جھیل کے آدھے راستے میں تھے جب یسوع پانی پر چلتا ہوا اُن کے پاس آیا۔ متی اِس تذکرے کو وسیع کرتے ہوئے پطرس کا یسوع کی طرف پانی پر چلنا شامل کرتا ہے۔

☆ ''اور وہ ڈر گئے''۔ یہ شاگرد ابھی بھی یسوع کو زمینی معیاروں سے جانچ رہے تھے۔ اِن نشانات کا مجموعی وزن اُن کو یہ جاننے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ حیقت میں کون ہے۔

6:20 ''مَیں ہُوں''۔ یہ لغوی طور (ego eimi) ''میں ہوں'' ہے (بحوالہ 6-4:26;8:24,28,54-59;13:19;18:5) پُرانے عہد نامے میں خُدا کے عہد کے نام کی عکاسی کرتا ہے یعنی خُروج 15-3:12 کا یہواہ۔ یسوع واضح طور پر ''میں ہوں''، خُدا کا مُکمل ذاتی ظہور، خُدا کا مجسم کلمہ، حقیقی اور اکلوتا بیٹا۔

☆۔ شاگردوں کے خوف کا مرقس 6:49 میں اظہار ہے۔

6:21 ''فوراً وہ کشتی اُس جگہ جا پہنچی جہاں وہ جاتے تھے''۔ یہ ظاہری طور پر معجزاتی واقعہ ہونا ہے (بحوالہ 25-22) چونکہ مرقس کی انجیل ظاہر کرتی ہے کہ وہ جھیل میں آدھے راستے

تک کھیتے کھیتے نکل گئے تھے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:22-25

۲۲۔ دوسرے دن اس بھیڑ نے جو جھیل کے پار کھڑی تھی یہ دیکھا کہ یہاں ایک کے سوا اور کوئی چھوٹی کشتی نہ تھی اور یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی پر سوار نہ ہوا تھا بلکہ صرف اس کے شاگرد چلے گئے تھے۔ ۲۳۔ (لیکن بعض چھوٹی کشتیاں تبریاس سے اس جگہ کے نزدیک آئیں جہاں انہوں خداوند کے شکر کرنے کے بعد روٹی کھائی تھی)۔ ۲۴۔ پس جب بھیڑ نے دیکھا کہ یہاں نہ یسوع ہے نہ اس کے شاگرد تو وہ خود چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر یسوع کی تلاش میں کفرنحوم کو آئے۔ ۲۵۔ اور جھیل کے پار اس سے مل کر کہا اے ربی تو یہاں کب آیا؟

6:23۔ ''تبریاسؔ''۔ یہ شہر ہیرودیس نے 22 عیسوی میں تعمیر کیا تھا اور اُس کا دار الخلافہ بن گیا۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:25-34

۲۶۔ یسوع نے ان کے جواب میں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم مجھے اس لئے نہیں ڈھونڈتے کہ معجزے دیکھے بلکہ اس لئے کہ تم روٹیاں کھا کر سیر ہوئے ۲۷۔ فانی خوراک کے لئے محنت نہ کرو بلکہ اس خوراک کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے جسے ابن آدم تمہیں دے گا کیونکہ باپ یعنی خدا نے اسی پر مہر کی ہے ۲۸۔ پس انہوں نے اس سے کہا کہ ہم کیا کریں کہ خدا کے کام انجام دیں؟ ۔۲۹۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اس نے بھیجا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ ۳۰۔ پس انہوں نے اس سے کہا پھر تو کون سا نشان دکھاتا ہے تا کہ ہم دیکھ کر تیرا یقین کریں؟ تو کون سا کام کرتا ہے؟ ۳۱۔ ہمارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا چنانچہ لکھا ہے کہ اس نے انہیں کھانے کے لئے آسمان سے روٹی دی ۳۲۔ یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تو وہ روٹی آسمان سے تمہیں نہ دی لیکن میرا باپ تمہیں حقیقی روٹی دیتا ہے۔ ۳۳۔ کیونکہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اتر کر دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔ ۳۴۔ انہوں نے اس سے کہا کہ اے خداوند یہ روٹی ہم کو ہمیشہ دیا کر۔

6:26-32-53۔ ''میں تُم سے سچ کہتا ہوں، سچ کہتا ہوں''۔ ''آمین''، ''آمین''۔ یہ ایک عبرانی فقرہ ہے جس کے تین واضح استعمال ہیں (1) پُرانے عہد نامے میں لفظ ''بھروسے'' کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ اِس کا علامتی معنیٰ ''استقلال'' اور یہ کسی کے یہواہ میں ایمان کو بیان کرنے کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ (2) یسوع کا استعمال اہم اور واضح بیانات کے تعارف کی عکاسی کرتا ہے۔ ہمارے پاس اِس انداز میں ''آمین'' کا کوئی اور ہم عصر استعمال نہیں ہے۔ ابتدائی کلیسیا میں پُرانے عہد نامے کی طرح یہ تصدیق اور واقع ہونے کی اصطلاح بن گئی۔

☆ ''بلکہ اِس لئے کہ تُم روٹیاں کھا کر''۔ اُن کے مقاصد فوری اور مادی تھے نہ کہ رُوحانی اور ہمیشہ کے۔

☆ ''سیر ہوئے''۔ اِس اصطلاح کا مطلب ''خُوب کھانا'' ہے یہ اکثر جانوروں کیلئے (خاصکر گائیں) کیلئے استعمال ہوتا تھا۔

6:27 ''محنت نہ کرو''۔ یہ زمانہ حال وسطہ بصُورت آمر منفی صفت فعلی کیساتھ ہے جس کا مطلب پہلے سے جاری عمل کو روکنا ہے۔ اِس حوالے کیلئے پُرانے عہد نامے کا پس منظر یسعیاہ 5 ہے۔ اِس بات چیت میں یوحنا 4 میں کنوئیں پر موجود عورت کے ساتھ کئی مماثلتیں ہیں۔

☆ ''باقی رہتی ہے''۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: 10:10 پر Apollumi

☆ ''خُدا نے اُسی پر مہر کی ہے''۔ یہ لُغوی طور ''مہر کی'' ہے۔ یہ تحقیق شُدہ ہونے، ملکیت، اختیار اور تحفظ (بحوالہ NEB اور متی 28:18 یوحنا 17:2) کا حوالہ ہے۔ TEV اور NIV اِس کا ترجمہ بطور ''منظُوری'' کرتے ہیں چونکہ یہ یسوع کی مُنادی کیلئے خُدا باپ کی منظوری کے دعویٰ کیلئے استعمال ہوا ہے۔

6:28 ''ہم کیا کریں تاکہ خُدا کے کام انجام دیں؟'' پہلی صدی کی یہودیت کا مرکزی مذہبی سوال تھا (بحوالہ لُوقا 18:18)۔ مذہبی یہودی خُدا کے ساتھ درج ذیل کی بُنیاد

راست تصور کئے جاتے تھے (1) اُن کے نسب کے سبب اور (2) مُوسوی شریعت کی اُن کی کارکردگی جیسے کہ اُس کا زُبانی روایات (تلمند) نے تشریح کی ہے

6:29 ''جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر اِیمان لاؤ''۔ یہ ایک مضارع عملی علامتی کی تقلید کیساتھ زمانہ حال عملی موضوعاتی ہے۔ لفظ ''ایمان'' نجات کے بارے میں نئے عہدنامے کی تعلیمات کی سمجھ کیلئے ضروری ہے۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع 2:23 پر۔ لفظ کی بُنیادی سمجھ ارادۃً بھروسہ تھا۔ یونانی لفظ گروہ pistis کا ترجمہ بطور ''ایمان''، ''بھروسہ'' یا ''یقین'' کیا جا سکتا ہے۔ انسانی ایمان کا مرکز ''خُداوند میں'' ہونا چاہیئے (بحوالہ 1:12;3:16) نہ کہ انسانی مخلصی، پابندی، اور نہ ہی جوش و خروش۔ اِس حوالے کی فوری واقفیت یسوع مسیح کے ساتھ شخصی تعلقات ہے نہ کہ اُس کے بارے میں راسخ العتقاد الٰہیات، توقع کی گئی مذہبی رسومات، اور نہ ہی حتیٰ کہ اخلاقی گُزر بسر۔ یہ تمام چیزیں ممدگار ہیں لیکن بُنیادی نہیں ہیں۔ غور کریں کہ یسوع اپنے سوال کے جمع ''کاموں'' کو واحد ''کام'' کے ساتھ تبدیل کرتا ہے۔

6:30-33۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس گروہ نے حال ہی میں پانچ ہزار کو کھانا کھلانے والے معجزے میں شرکت کی تھی۔ وہ اُس کا پہلے ہی نشان دیکھ چکے تھے۔ ربیّوں کی یہودیت سمجھتی ہے کہ مسیحا پُرانے عہدنامے کے چند کاموں کو دوہرائے گا۔ جیسے کہ من کا مہیا کرنا (بحوالہ دوُسرا باروک 29:8)۔ ربی زبُور 72:16 کو بطور عبارتی ثبوت مسیحا کی اِس ''عظیم۔ موُسیٰ'' قسم کے تناظر کیلئے استعمال کرتے ہیں (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 1:22)۔
یہاں آیت 29 ''اُس پر ایمان لاؤ'' اور آیت 30 کے ''ایمان لاؤ'' کے درمیان ایک اہم گرائمر کی رُو سے خصُوصیت ہے۔ پہلی یوحنا کی یسوع میں اپر ایمان کی معمول کی بناوٹ پر مرکوز ہے۔ یہ ایک ذاتی مرکز نگاہ ہے۔ دوُسرا یسوع کے کلام یا دعوؤں پر مرکوز ہے جو کہ موادی مرکز نگاہ ہے۔ یاد رکھیں انجیل دونوں پیغام اور شخصیت ہے۔

6:31 ''چنانچہ لِکھا ہے''۔ یہ ایک تشریحی کامل مجہول صفت فعلی ہے۔ یہ پُرانے عہدنامے سے کلام کے اقتباسات کے تعارف کی معیاری گرائمر کی صُورت ہے۔ یہ پُرانے عہد نامے کے اختیار اور الٰہیت کی تصدیق کیلئے ایک محاورہ ہے۔ یہ اقتباس پُرانے عہدنامے کی بہت سی عبارتوں یا ملاپ میں سے ایک کا حوالہ ہے: زبُور 78:24;105:40 خُروج 16:4,15 یا نحمیاہ 9:15۔

6:32۔ یسوع یہودیوں کی روایتی الٰہیات کا مخاطب کرتا ہے۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسیحا کو استثنا 18:15,18 کی وجہ سے موُسیٰ کی طرح تعجب والے کام کرنے چاہئیں۔ یسوع اُن کے اندازوں کو درج ذیل نُکات سے دُرست کرتا ہے: (1) خُدا نہ کہ موُسیٰ نے بیابان میں من مہیا کیا تھا (2) من آسمانی اصلیت کا نہ تھا حالانکہ لوگ اُسے ایسا سمجھتے تھے (زبُور 78:23-25)؛ (3) آسمان کی حقیقی روٹی یسوع تھا جو کہ ماضی کا کام نہیں بلکہ موجودہ حقیقت تھا۔

6:33 ''وہ ہے جو آسمان سے اُتر کر''۔ یہ یوحنا میں جاری موضوع ہے (بحوالہ 3:13)۔ یہ اُس کا عمودی دہراپن ہے۔ یسوع کا کسی کی نسل سے ہونے کا ذکر سات مرتبہ ہوا ہے (بحوالہ 6:33,37,41,42,50,51,58)۔ یہ یسوع کی پہلے سے الٰہی ابتدا کو ظاہر کرتا ہے (بحوالہ آیات 33,38,41,50,51,58 اور 62)۔ یہ ''من'' کا بھی کھیل ہے جو آسمان سے اُتری اور جیسے یسوع نے کیا، حقیقی روٹی، زندگی کی روٹی۔
یہ لُغوی طور ''خُدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُتری'' ہے۔ یہاں مذکر زمانہ حال عملی صفت فعلی درج ذیل کا حوالہ دیتا ہے (1) ''روٹی'' یا (2) ایک آدمی، یسوع۔ اکثر یوحنا میں یہ ابہام با مقصد ہوتے ہیں (دوہرے ذو معنی)۔

☆ ''دُنیا کو زِندگی بخشتی ہے''۔ یہ وہ مقصد تھا جس کیلئے یسوع آیا (بحوالہ 3:16)۔ منزل، گُمراہ اور بغاوت کرنے والے دُنیاوی گروہ کیلئے ''نئی زندگی''، ''نئے دور کی زندگی''، ''خُدا کی قسم کی زندگی'' ہے۔ نہ کہ کسی خاص گروہ کیلئے (یہودی۔ غیرقوم، چُنے ہوئے، غیر چُنے ہوئے، قدامت پرست، آزاد خیال)، بلکہ سب کیلئے۔

6:34 ''یہ روٹی ہم کو ہمیشہ دِیا کر''۔ یہ یوحنا 4:14 میں کنویں پر موجود عورت کے بیان سے ملتا جُلتا ہے۔ یہ یہودی بالکل بھی یسوع کے رُوحانی استعارے نہ سمجھ پائے تھے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:35-40

۳۵۔ یسوع نے ان سے کہا زندگی کی روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے گا وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ ۳۶۔ لیکن میں نے تم سے کہا کہ تم نے

مجھے دیکھ لیا ہے پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔ ۳۷۔ جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آجائے گا اور جو کوئی میرے پاس آئے گا اسے میں ہر گز نہ نکال نہ دوں گا۔ ۳۸۔ کیونکہ میں آسمان سے اس لئے نہیں اترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں۔ ۳۹۔ اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا ہے میں اس میں سے کچھ نہ کھودوں بلکہ اسے آخری دن پھر زندہ کروں۔ ۴۰۔ کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں۔

6:35 ''زِندگی کی روٹی مَیں ہُوں'' یہ ''میں ہوں'' بیانات میں سے ایک ہے جو یوحنا کا امتیازی خصوصیاتی ہے (بحوالہ 6:35,41,48,51;8:12;10:7,9,11,14; 11:25;14:6;15:1,5)۔ یوحنا کی انجیل مسیح کی شخصیت کو مرکز نگاہ میں رکھتی ہے۔ فقرہ ''زندگی کی روٹی'' یہودیوں کی روایت سے متعلقہ ہے کہ مسیحا لوگوں کو کھانا مہیا کرے گا جیسے مُوسیٰ نے بیابان میں کیا تھا۔ یسوع اِس روایت کو دعویٰ کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے کہ وہ خُود نہ کہ کھانا حقیقی زندگی میں کُلیدی ہے۔ وہ نیا مُوسیٰ ہے (یعنی استثنا 18:15 کا ''نبی'') نیا خُروج لاتے ہوئے، مصر سے نہیں بلکہ ''گناہ'' سے۔

☆ ''جو میرے پاس آئے گا ہر گز بھوکا نہ ہوگا اور جو مُجھ پر اِیمان لائے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔ یہ یونانی میں دو مضبوط دہرے منفی ہیں ''نہیں، کبھی نہیں'' (بحوالہ آیت

37)۔ یہاں ''آئے گا'' اور ''ایمان لائے گا'' کے درمیان متوازی تعلقات ہیں (بحوالہ 38-7:37)۔ یہ دونوں زمانہ حال صفت فعلی ہیں۔ ایمانداروں کا آنا اور ایمان لانا ایک مرتبہ کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ شراکت کا طرز زندگی، دوستی اور شراکت کی ابتدا ہے۔

☆ ''بھُوکا۔۔۔ پیاسا''۔ بھُوک اور پیاس اکثر رُوحانی حقیقت کو بیان کرنے کیلئے استعمال ہوتے تھے (بحوالہ زبُور 42:1 یسعیاہ 55:1 عاموس 12-8:11 متی 5:6)۔

6:37 ''جو کُچھ باپ مُجھے دیتا ہے وہ میرے پاس آجائے گا''۔ اِس حوالے کا بُنیادی زور خُدا کی حاکمیت پر ہے۔ اِس الہیاتی سچائی پر دو فیصلہ کُن حوالے رومیوں 9 اور افسیوں 14-1:3 ہیں۔ یہ دلچسپ امر ہے کہ دونوں سیاق وسباق میں انسان کا ردِعمل ضروری ہے۔ رومیوں 10 میں چار ''جو کوئی بھی'' فقرے ہیں۔ یہی معاملہ افسیوں 2 میں بھی ہے جہاں آیات 7-1 میں خُدا کے فضل پر بات چیت آیات 8,9 میں ایمان کیلئے بُلاہٹ کا اجراء کرنا ہے۔ قضاوقدر کفارے کیلئے الٰہی تعلیم ہے نہ کہ غیر نجات یافتوں کیلئے رُکاوٹ۔ الٰہی تعلیم کو کھولنے کیلئے کُنجی مُحبت اور خُدا کا فضل ہے نہ کہ ہمیشہ کے حُکم۔ غور کریں کہ تمام جنہیں خُدا یسوع کو سونپتا ہے بھی اُس کے پاس ''آتے ہیں''۔ خُدا ہمیشہ شروعات کرتا ہے (بحوالہ آیات 44,65) لیکن انسانوں کا ردِعمل ضروری ہے (بحوالہ 1:12;3:16)۔

☆ ''اور جو کوئی میرے پاس آجائے گا اُسے مَیں ہر گز نِکال نہ دُوں گا''۔ یہ ایک اور مضبوط دہرا منفی ہے۔ یہ اُس سچائی پر زور دیتا ہے کہ خُدا بُلاتا ہے اور ہر کسی کو مسیح کے وسیلے سے قبُول کرتا ہے (بحوالہ حزقیال 32-30;23-18:21 پہلا تمیتھیس 2:4 دوُسرا پطرس 3:9)۔ خُدا ہمیشہ شروعات کرتا ہے (بحوالہ آیات 44,65) لیکن انسانوں کا ردِعمل ضروری ہے (بحوالہ مرقس 1:15 اعمال 20:21)۔ تحفظ پر یہ کیا شاندار حوالہ ہے (بحوالہ رومیوں 39-8:31)۔

خصُوصی موضوع: مسیحی یقین دہانی

یقین دہانی بائبل کی سچائی اور ایمانداروں کا ایمان کا تجربہ اور طرز زندگی ہے۔

ا۔ یقین دہانی کیلئے بائبل کی بُنیادیں درج ذیل ہیں:

ا۔ خُدا باپ کا کردار

ا۔ پیدائش 3:15;12:3

ب۔ زبُور 46:10

ج۔ رومیوں 39-8:38

د۔ افسیوں 1:3-14;2:5,8-9

ر۔ فلپیوں 1:6

س۔ دوُسرا تمیتھیس 1:12

ص۔ پہلا پطرس 1:3-5

۲۔ خُدا بیٹے کا کام

ا۔ اُس کی کاہنانہ دُعا، یوحنا 17:9-24 خاص کر آیت 12

ب۔ اُس کی عوضی قُربانی

i۔ رومیوں 8:31

ii۔ دوُسرا کرنتھیوں 5:21

iii۔ پہلا یوحنا 4:9-10

ج۔ اُس کی مسلسل مداخلت

i۔ رومیوں 8:34

ii۔ عبرانیوں 7:25

iii۔ پہلا یوحنا 2:1

۳۔ خُدا روُح اُلقدس کا اہل ہونا

ا۔ اُس کی بُلاہٹ، یوحنا 6:44,65

ب۔ اُس کا مہر کرنا

i۔ دوُسرا کرنتھیوں 1:22;5:5

ii۔ افسیوں 1:13-14;4:30

ج۔ اُس کی شخصی یقین دہانی

i۔ رومیوں 8:16-17

ii۔ پہلا یوحنا 5:7-13

ب۔ ایماندار کا ضروری عہد کا ردِعمل درج ذیل ہے

ا۔ ابتدائی اور مسلسل توبہ اور ایمان

ا۔ مرقس 1:15

ب۔ یوحنا 1:12

ج۔ رومیوں 10:9-13

۲۔ یاد رکھنا کہ نجات کی منزل مسیح کا سا ہونا ہے

ا۔ رومیوں 8:28-29

ب۔ افسیوں 1:4;2:10

۳۔ یاد رکھنا کہ یقین دہانی کی تصدیق طرزِ زندگی سے ہوتی ہے

ا۔ یعقوب

ب۔ پہلا یوحنا

۴۔ یادرکھنا کہ یقین دہانی کی تصدیق عملی ایمان اور مستقل مزاجی سے ہوتی ہے

ا۔ مرقس 13:13

ب۔ پہلا کرنتھیوں 15:2

ج۔ عبرانیوں 3:14

د۔ دُوسرا پطرس 1:10

ر۔ یہوداہ 20-21

6:38 ''کیونکہ مَیں آسمان سے اُترا ہُوں''۔ یہ ایک کامل زمانہ ہے جو مجسم ہونے کا حوالہ دیتا ہے (بحوالہ یوحنا 1:1ff افسیوں 4:8-10) اور اُس کے نتائج باقی رہتے ہیں۔ یہ یسوع کی آسمان سے نسبت کو بھی ظاہر کرتا ہے (بحوالہ آیت 41,62)۔

☆ ''اِس لِئے نہیں کہ اپنی مَرضی کے مُوافِق عمل کُروں بلکہ اِس لِئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مَرضی کے مُوافِق عمل کُروں''۔ نیا عہد دونوں تثلیث کا اتحاد مثلاً 14:8-9 اور تینوں لوگوں کی شخصیت (بحوالہ 14:8-9) کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ آیت یسوع کی باپ کی ماتحتی پر مسلسل زور کا حصّہ ہے۔ دیکھئیے مکمل نوٹ 5:19 پر۔

6:39۔ ''جو کُچھ اُس نے مُجھے دِیا مَیں اُس میں سے کُچھ کھونہ دُوں''۔ یہ آیت 37 کے بے جنس واحد ''جو کُچھ'' اور آیت 39 کے بےجنس واحد کے درمیان واضح تعلق ہے۔ یوحنا یہ خلاف معمول صُورکئی مرتبہ استعمال کرتا ہے (بحوالہ 17:2,24)۔ یہ ظاہری طور مجموعی تمام پر زور دیتا ہے (بحوالہ آیات 40,45)۔

یہ خُدا کے اختیارات رکھنے کا ایک بڑا وعدہ ہے یعنی مسیحی یقین دہانی کی بُنیاد (بحوالہ یوحنا 17:2,24;10:28-29)۔ غور کریں کہ آیت 37 کا فعل زمانہ زمانہ حال ہے جبکہ آیت 39 میں یہ کامل زمانہ ہے۔ خُدا کی نعمت قائم رہتی ہے۔ اِس کے علاوہ آیت 39 کی دو تصادیق دونوں مضارع عملی ہیں؛ یسوع اُن میں کسی کو نہیں کھوتا جو باپ نے اُسے دی ہیں (آیات 37 اور 39) اور اُن تمام کو آخری دن زندہ کرتا ہے جو اُسے دیئے گئے ہیں (بحوالہ آیت 44)۔ یہاں (1) چُناؤ اور (2) ثابت قدمی کے الٰہی وعدے ہیں۔

☆ ''بلکہ اُسے آخری دِن پھر زِندہ کُروں''۔ یہ ایمانداروں کیلئے جی اُٹھنے اور غیر ایمانداروں کیلئے عدالت کے دن کا حوالہ ہے (بحوالہ آیات 40,44,54;5:25,28; 11:24 اور پہلا کرنتھیوں 15)۔ فرینک سٹیگ نے اپنی کتاب ''نئے عہد نامے کی الٰہیات'' میں اِس نکتے پر مددگار بیان دیا ہے:

''یوحنا کی انجیل مُستقبل کی آمد پر زور دیتی ہے (14:3,18f,28;16:16,22) اور یہ واضح طور پر آخری دن کے جی اُٹھنے اور فیصلہ کُن عدالت کی بات کرتی ہے (5:28f, 44,53;11:24;12:48) لیکن اُس کی پُوری انجیل کے دوران ہمیشہ کی زندگی، عدالت اور جی اُٹھنا موجودہ حقیقتیں ہیں (3:18f;4:23;5:25;6:54;11:23ff ;12:28,31;13:31f;14:17;17:26)'' (صفحہ 311)۔

6:40 ''کیونکہ میرے باپ کی مَرضی یہ ہے''۔ یہ آیت 28 کے سوال کا یسوع کا جواب ہے ''کہ ہم کیا کریں تا کہ خُدا کے کام انجام دیں؟'' دیکھئیے خصُوصی موضوع: 4:34 پر خُدا کی مرضی۔

☆ ''کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے''۔ ''دیکھنے'' اور ''ایمان لانے'' کی زمانہ حال مجہول صفت فعلیں متوازی ہیں (آیت 35 میں ''آئے گا'' اور ''ایمان لائے گا'')۔ یہ جاری کام ہیں نہ کہ ایک مرتبہ کے واقعات۔ اصطلاح ''دیکھے'' کا مطلب کسی چیز کو سمجھنے یا جاننے کیلئے ''گھُور کر دیکھنا'' ہے۔

☆ ''اُس پر اِیمان لائے''۔ یادرکھیں کہ نجات بُنیادی طور پر ایک شخصی تعلق ہے نہ کہ عقیدہ، دُرست الٰہیات یا اخلاقی طرزِ زندگی (بحوالہ 3:16;11:25-26)۔ فاعل پر تاکید کسی کا ایمان نہ کہ شدت ہے۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع 2:23 پر۔ یہ آیات 37a,39,44,65 میں خُدا کی حاکمیت کی ترجیح اور آیت 37b,46 میں انسان کے ایمان کے ردِعمل کی تاکید کے توازن پر غور کریں۔ یہ بائبل سے متعلقہ تناؤ رہنا چاہیئے۔ خُدا کا اختیار اور انسان کی آزاد مرضی بائبل سے متعلقہ عہد کے دہرے پہلو ہے۔

☆ ''ہمیشہ کی زِندگی پائے'' یہ ایک زمانہ حال عملی موضوعاتی ہے ردِعمل ضروری ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 5:11)۔ یہ بھی غور کریں کہ آیت 39 اداراتی ہے جبکہ آیت 40 انفرادی۔ ہ

نجات کا قول محال ہے۔

6:41۔ ''پس یہودی اُس پر بُڑبُڑانے لگئے

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:41-51

۴۱۔پس یہودی اس پر بڑبڑانے لگے اس لئے کہ اس نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اتری وہ میں ہوں۔۴۲۔اور انہوں نے اس سے کہا کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں جس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں؟ اب یہ کیونکر کہتا ہے کہ میں آسمان سے اترا ہوں؟ ۔۴۳۔یسوع نے جواب میں ان سے کہا آپس میں نہ بڑبڑاؤ۔۴۴۔کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچ نہ لیا اور میں اسے آخری دن پھر زندہ نہ کروں گا۔۴۵۔نبیوں کے صحیفوں میں یہ لکھا ہے کہ وہ سب خدا سے تعلیم یافتہ ہوگے جس کسی نے باپ سے سنا اور سیکھا ہے وہ میرے پاس آتا ہے۴۶۔یہ نہیں کہ کسی نے باپ کو دیکھا ہے مگر جو خدا کی طرف سے ہے اسی نے باپ کو دیکھا۔۴۷۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اسی کی ہے۔۴۸۔زندگی کی روٹی میں ہوں۔۴۹۔تمہارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا اور مر گئے۔۵۰۔یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اترتی ہے تاکہ آدمی اس میں سے کھائے اور نہ مرے۔۵۱۔اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہے گا بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لئے دوں گا وہ میرا گوشت ہے۔

6:41 ''اُس پر بُڑبُڑانے لگے''۔یہ ایک غیر کامل زمانہ ہے جو مفہوم دیتا ہے کہ وہ بُڑبُڑانے لگے یا اُنہوں نے بار بار بُڑبُڑانا شروع کر دیا۔بیابان کے عرصے کے دوران (بحوالہ خُروج اور گنتی) کے ساتھ متوازی چونکا دینے والا ہے۔اُس دور کے اسرائیلیوں نے بھی مُوسیٰ کو بطور خُدا کا نمائندہ رد کیا تھا جبکہ اُس نے کھانا مہیا کیا تھا۔

6:42۔یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہودی یسوع کے اُس کے بارے میں الفاظ سمجھتے تھے۔وہ واضح طور پر اپنے الٰہی اور ابتدا سے ہونے کیلئے یہودی محاورات استعمال کرتا تھا۔

6:43 ''آپس میں نہ بُڑبُڑاؤ''۔یہ منفی صفت فعلی کیساتھ زمانہ حال بصُورت آمر ہے جس کا مطلب پہلے سے جاری عمل کو روکنا ہے۔

6:44 ''کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لے''۔خُدا ہمیشہ شروعات کرتا ہے (بحوالہ آیت 65 اور 15:16)۔تمام رُوحانی فیصلے رُوح اُلقدس کے کھینچنے سے ہوتے ہیں نہ کہ انسان کی مذہبیت سے (بحوالہ یسعیاہ 53:6)۔خُدا کی حاکمیت اور لازمی انسانی ردِعمل، خُدا کی مرضی اور رحم کے ساتھ غیر جُدا ہونے کیلئے جُڑے ہوتے ہیں۔یہ عہد کا پُرانے عہد نامے کا تصور ہے۔

اِس ''خُدا کے کھینچنے'' کا توازن (خاصکر افراد کو) 12:32 میں پایا جاتا ہے جہاں یسوع ''اپنے آپ میں تمام انسانوں کو کھینچتا ہے'' (تمام افراد)۔یہ کھینچنا خُدا کے لوگوں کا پُرانے عہد نامے کے انداز کو اُلٹ کرتا ہے یعنی اُس کے نبوتی الفاظ کو ردِعمل نہ کرنا (مثالیں یسعیاہ 6:9-13;29:13 اور یرمیاہ کی کتاب)۔خُدا اب بات کرتا ہے نبیوں کے وسیلے سے نہیں بلکہ تمام انسانوں سے اپنے بیٹے کے وسیلے سے (بحوالہ عبرانیوں 1:1-3)۔

خصُوصی موضوع: بُلائے گئے

خُدا ہمیشہ ایمانداروں کو اپنی طرف کھینچنے، چُننے اور بُلانے میں شروعات کرتا ہے (بحوالہ آیت 12 یوحنا 6:44,65;15:16 افسیوں 1:4-5,11)۔اصطلاح ''بُلانا'' بہت سے الٰہیاتی معنوں میں استعمال ہوا ہے:

ا۔ گُناہگار نجات کیلئے خُدا کے فضل سے مسیح کے تکمیل شُدہ کام کے وسیلے سے بُلائے جاتے ہیں (یعنی kletos، بحوالہ رومیوں 1:6-7 جو الٰہیاتی طور پہلا کرنتھیوں 1:1-2 اور دُوسرا تمیتھیس 1:9 دُوسرا پطرس 1:10 سے ملتے جُلتے ہیں)۔

ب۔ گُناہگار خُداوند کے نام میں نجات کیلئے بُلائے جاتے ہیں (یعنی epikaleo بحوالہ اعمال 2:21;22:16 رومیوں 10:9-13)۔یہ بیان یہودی پرستش کا محاورہ ہے۔

1:11 دوُسرا تمیتھیس 1:9)۔

د۔ ایماندار مُنادی کے کاموں کیلئے بُلائے جاتے ہیں (بحوالہ اعمال 13:2 پہلا کرنتھیوں 7-12:4 افسیوں 4:1)۔

6:45 ''نبیوں کے صحیفوں میں یہ لکھا ہے''۔یہ یسعیاہ 54:13 یا یرمیاہ 31:34 میں سے اقتباس ہے۔

☆ ''جِس کِسی نے باپ سے سُنا اور سیکھا ہے وہ میرے پاس آتا ہے''۔خُدا کو جاننا اور یسوع کو رد کرنا ناممکن ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 12-5:1)۔

6:46 ''یہ نہیں کہ کِسی نے باپ کو دیکھا ہے''۔یسوع کی توثیق یہ ہے کہ صرف اُس کے وسیلے سے کوئی حقیقتاً خُدا کو جان سکتا ہے اور سمجھ سکتا ہے (بحوالہ یوحنا 1:18;14:6,9) حتیٰ کہ مُوسیٰ نے کبھی بھی سچے طور مرتبہ خُداوندی کو نہیں دیکھا (بحوالہ 5:32 پر نوٹ)۔

6:47۔یہ آیت یسوع کی تمام انسانوں کو مفت نجات کی دعوت کا خُلاصہ دیتی ہے ('' کہ جو ایمان لاتا ہے''، زمانہ حال عملی صفت فعلی؛ ''ہمیشہ کی زندگی'' بحوالہ آیات 51,58; 3:15,16,36;5:24;11:26;20:31)۔یسوع خُدا کا واحد حقیقی ظہور ہے خُدا کا واحد حقیقی دروازہ (انجیل بلا شرکت غیرے) لیکن یہ آدم کے تمام بیٹے، بیٹیوں کو دستیاب ہے (انجیل کی شمولیت)۔

6:50۔یہ آیت 35-31 کی طرح روٹی، مادی روٹی (من) اور آسمانی روٹی (یسوع) پر مرکوز ہے۔ایک جسمانی زندگی دیتا اور قائم رکھتا ہے لیکن اُس دہرا نہیں سکتا اور آخر کار موت کو نہیں روک سکتا۔دوُسرا ہمیشہ کی زندگی دیتا ہے اور قائم رکھتا ہے لیکن قبُول کرتا ہے اور پرورش دیتا ہے اور روُحانی موت کا فوری خاتمہ کرتا ہے (خُدا کے ساتھ ٹُوٹی ہوئی شراکت، ذات اور گُناہ کے ساتھ دوستانہ شراکت)۔

6:51 ''زِندگی کی روٹی مَیں ہُوں''۔یہ یوحنا کی انجیل کا ایک مشہور ''میں ہوں'' بیان ہے (بحوالہ 6:35,48,51)۔یہ یسوع کی اپنی شخصیت پر توجہ مرکز کرنے کیلئے ایک ادبی تکنیک ہے۔نجات مُکاشفہ کی طرح آخر کار ایک شخص، ایک دوستی ہے۔

☆'' بلکہ جو روٹی مَیں جہان کی زِندگی کے لِئے دُوں گا وہ میرا گوشت ہے''۔یہ ایک استعارہ ہے جو زور دیتا ہے کہ یسوع از خُود نہ کہ کسی قسم کے کھانے کی دستیابی ہماری مرکزی ضرورت ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:52-59

۵۲۔پس یہوُدی یہ کہہ کر آپس میں جھگڑنے لگے کہ یہ شخص اپنا گوشت ہمیں کیونکر کھانے کو دے سکتا ہے؟ ۵۳۔یسوؔع نے اُن سے کہا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم اِبن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کا خون نہ پیو تم میں زندگی نہیں۔۵۴۔جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کرُوں گا۔ ۵۵۔کیونکہ میرا گوشت فی الحقیقت کھانے کی چیز اور میرا خون فی الحقیقت پینے کی چیز ہے۔۵٦۔جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں ۔۵۷۔جس طرح زندہ باپ نے مجھے بھیجا اور میں باپ کے سبب سے زندہ ہوں اسی طرح وہ بھی جو مجھے کھائے گا میرے سبب سے زندہ رہے گا۔

۵۸۔جو روٹی آسمان سے اُتری یہی ہے باپ دادا کی طرح نہیں کہ کھایا اور مر گئے۔جو روٹی یہ کھائے گا وہ اِبد تک زندہ رہے گا۔۵۹۔یہ باتیں اُس نے کفرؔنحُوم کے ایک عبادت خانہ میں تعلیم دیتے وقت کہیں۔

6:52 NASB ''بحث'' NKJV ''جھگڑنے لگے'' NRSV ''لڑنے لگے''
TEV ''غُصیلی بحث'' NJB ''بحث کرنے لگے''

غیر کامل زمانے کا مطلب کسی چیز کی ابتدا یا گُزشتہ وقت میں کسی کام کا جاری رہنا ہے۔ یہ لڑائی کیلئے ایک مضبوط یونانی اصطلاح ہے(بحوالہ اعمال 7:26 دوُسرا تمیتھیس 2:23-24 طیطس 3:9) نیز استعاراتی طور پر دوُسرا کرنتھیوں 7:5 اور یعقوب 4:1-2 میں استعمال ہوا ہے۔

☆ ''یہ شخص کیونکر اپنا گوشت ہمیں کھانے کو دے سکتا ہے؟''۔ یوحنا کی انجیل میں یسوع استعاراتی زُبان میں ہم سے بات کرتا ہے جو متواتر ادبی معنوں میں غلط سمجھی جاتی ہے:(1) نیکدیمس 3:4؛(2) سامری عورت، 4:11؛(3) یہودی بھیڑ، 6:52؛ اور (4) شاگرد 11:11۔

6:53-57۔ آیات 53 اور 54 میں افعال بہت دلچسپ ہیں۔ آیت 53 میں ''کھانا'' اور ''پینا'' مضارع عملی موضوعاتی ہیں جو مرضی سے شروع کئے گئے اہل کام کی بات کرتا ہے۔ آیت 54 میں افعال ''کھانا'' اور ''پینا'' زمانہ حال عملی صفت فعلی ہیں جو جاری کام پر زور دیتے ہیں(بحوالہ آیات 56,57,58)۔ یہ لگتا ہے کہ اِس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ ہر کسی کو ابتدائی طور پر یسوع کا ردِعمل کرنا چاہیئے اور ردِعمل کو جاری رکھنا چاہیئے"بحوالہ آیت 44)۔
یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس حوالے کو لغوی طور پر لینا یہودیوں کے خُون پینے کے خوف کا غلط سمجھنا ہے(بحوالہ احبار 17:10-14)۔ یسوع کو کھانے کے طور لینا بیابان میں من سے واضح اشارہ ہے(بحوالہ آیت 58) اور اُنہیں یوخرست سے متعلقہ لغوی فقرات کے طور استعمال کرنا مکمل طور تاریخی پس منظر اور ادبی سیاق وسباق کی بدعنوانی ہے۔

6:54 ''گوشت اور خون''۔ یہ ''دل'' کی مانند مکمل شخصیت کی جانب حوالے کا یہودی استعاراتی انداز ہے۔

6:55 ''فی الحقیقت کھانے کی چیز اور فی الحقیقتِ پینے کی چیز ہے''۔ یہ یوحنا کا اصطلاح فی الحقیقت / حقیقی کا خصُوصیاتی استعمال ہے(دیکھیئے خصُوصی موضوع درج ذیل)۔ یوحنا نے دوُسرے نئے عہدنامے کے لکھاریوں سے بعد میں لکھتے ہوئے بہت سی بدعتوں کو فروغ پاتے دیکھا تھا(یوحنا اصطباغی پر ضرورت سے زیادہ اہمیت دینا، ساکرامنٹوں پر ضرورت سے زیادہ توجہ دینا، انسانی علم۔ عارفین پر ضرورت سے زیادہ توجہ دینا)۔

خصُوصی موضوع: یوحنا میں ''فی الحقیقت'' (خصُوصی موضوع 17:3 پر بھی دیکھیں)

ایک طرح سے یوحنا aleheia ''سچائی'' کے عبرانی اور یونانی پس منظروں کو ملاتا ہے جیسے اُس نے logos کلمہ کیا تھا(بحوالہ 1:1-14)۔ عبرانی میں emeth اُس کی علامت ہے جو سچ ہے، یا قابل بھروسہ ہے (اکثر یونانی توریت میں pisteuo سے تعلق رکھتے ہوئے)۔ یونانی میں یہ افلاطون کی حقیقت بمقابلہ غیر حقیقت، آسمانی بمقابلہ زمینی سے مُنسلک ہے۔ یہ یوحنا کے دہرے پن کے بارے میں موزوں ہے۔ خُدا نے واضح طور اپنے بیٹے میں اپنے آپ کو ظاہر کیا(aleheia کی لسانیات، سامنے لانا، پردہ اُٹھانا، واضح طور ظاہر کرنا) ہے۔ یہ کئی انداز میں ظاہر کیا گیا ہے:

1۔ اسم aleheia، سچائی

ا۔ یسوع فضل اور سچائی سے معمور ہے(بحوالہ 1:14,17 پُرانے عہدنامے کی عہد کی اصطلاحات)

ب۔ یسوع یوحنا اصطباغی کی گواہی کا مرکز ہے(بحوالہ 4:33;18:37۔ پُرانے عہدنامے کا آخری نبی)

ج۔ یسوع سچائی کی بات کرتا ہے(بحوالہ 8:4,44,45,46 ظاہر ہونا شخصی اور تجویز کردہ ہے)

د۔ یسوع (کلمہ، 1:1-3) سچائی ہے(بحوالہ 17:17)

2۔ صفت، alehes، سچ، قابل بھروسہ ہونا

ا۔ یسوع کی گواہی(بحوالہ 5:31-32;7:18;8:13-14)

ب۔ یسوع کی عدالت(بحوالہ 8:16)

3۔ صفت، alethinus، حقیقی

ا۔ یسوع حقیقی نُور ہے(بحوالہ 1:9)

ب۔ یسوع حقیقی روٹی ہے(بحوالہ 6:32)

ج۔ یسوع انگور کا حقیقی درخت ہے (بحوالہ 15:1)

د۔ یسوع حقیقی گواہی ہے(بحوالہ 19:35)

4۔ متعلق فعل، alehos، فی الحقیقت

ا۔ سامری یسوع کی گواہی بطور دُنیا کا نجات دہندہ دیتے ہیں (بحوالہ 4:42)

ب۔ مؤسیٰ کے دور میں من کے برعکس، یسوع فی الحقیقت کھانا اور فی الحقیقت پینا ہے(بحوالہ 6:55)

اصطلاح سچائی اور اِس کے اختراج دوسروں کی یسوع کیلئے گواہی کو بھی ظاہر کرتے ہیں، alehes

ا۔ یوحنا اصباغی کی گواہی سچی ہے(بحوالہ 10:41)

ب۔ مصلوبیت کے وقت ایک سپاہی کی گواہی سچی ہے(بحوالہ 19:35)

ج۔ یوحنا(انجیل کے لکھاری کی) گواہی سچی ہے(بحوالہ 21:24)

د۔ یسوع سچے نبی کے طور پر دیکھا جاتا ہے(بحوالہ 6:14;7:40)

پُرانے عہدنامے اور نئے عہدنامے میں سچائی پر سیر حاصل بحث کیلئے جارج ائی، لیڈز کی کتاب ''نئے عہدنامے کی الٰہیات'' دیکھیں صفحات 263-269۔

6:56۔''وہ مجھ میَں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میَں''۔ یہی سچائی یوحنا 15:4-7 پہلا یوحنا 2:6,27,28;3:6,24 میں بیان کی گئی ہے۔ یہ مُقدسین کی ثابت قدمی پر نئے عہدنامے کا مسلسل زور ہے(بحوالہ گلتیوں 6:9 مُکاشفہ 2:7,11,17,26;3:5,12,21)۔ سچے ردِعمل کی توثیق جاری ردِعمل سے ہوتی ہے۔ ثابت قدمی کے اِس زور کے عنصر کا امریکی تبلیغیت میں فقدان ہے۔ کسی کو محض ایمان میں شروعات نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ایمان میں تکمیل بھی کرنی چاہیئے۔ جوناتھن ایڈورڈز نے کہا ہے ''چُناؤ کا حقیقی ثبوت یہ ہے کہ کوئی آخر تک اُس پر قائم رہے''۔ ڈبلیوٹی کونر کہتا ہے ''نجات کیلئے چُنے گئے شخص کی نجات ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے خُدا کے مقصد اور ذہن میں یقین رکھتے ہوئے تاحال یہ ایمان پر مشرُوط ہے اور اُس ایمان پر جو ثابت قدم رہتا ہے اور غالب آتا ہے''۔

6:57 ''زِندہ باپ''۔ یہ فقرہ بیمثال ہے لیکن تصور اکثر بائبل میں استعمال ہوتا ہے۔ خُدا کے اِس لقب کی ابتدا کیلئے تشریح کے بہت سے مختلف انداز ہیں:

ا۔ عہد کے خُدا کا بُنیادی نام(بحوالہ خروج 3:12,14-16;6:2-3)۔

۲۔ خُدا کی جانب سے حلف، ''مُجھے اپنی حیات کی قسم'' یا خُدا کے نام ''زندہ خُدا کی قسم'' (بحوالہ گنتی 14:21,28 یسعیاہ 49:18 یرمیاہ 4:2)

۳۔ خُدا کے بیاں کیلئے(بحوالہ زبُور 42:2;84:2 یوشیع 3:10 یرمیاہ 10:10 دانی ایل 6:20,26 ہوسیع 1:10 متی 16;16;26:63 اعمال 14:15 رومیوں 9:26 دوسرا کرنتھیوں 3:3;6:16 پہلا تھسلنیکیوں 1:9 پہلا تمیتھیس 3:15;4:19 عبرانیوں 3:12;9:14;10:21;1، 2:22 مُکاشفہ 7:2)۔

۴۔ یوحنا 5:26 میں بیانات کہ باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اور اُس نے یہ بیٹے کو دی ہے اور 5:21 جہاں جیسے باپ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اُسی طرح بیٹا بھی کرتا ہے۔

6:58۔ یہ نئے عہدنامے اور پُرانے عہدنامے یعنی مؤسیٰ اور یسوع کا موازنہ ہے۔(دیکھیئے :عبرانیوں کی کتاب)۔

☆ ''باپ دادا کی طرح نہیں کہ کھایا اور مَر گئے''۔ یہ ہوسکتا ہے کسی کا نسل کے سبب سے نجات سے انکار کا الٰہیاتی کام ہو(بحوالہ 8:33-39) یا مؤسوئی شریعت کے ذریعے سے ہو (توریت)۔

6:59۔ یسوع نے اپنے دور کی یہودیت کا عملی مظاہرہ کیا۔ اُس نے عبادتخانہ میں تعلیم پائی، اُس نے عبادتخانہ میں پرستش کی اور اُس نے عبادتخانہ میں تعلیم دی۔ اُس نے شریعت کے تمام مروجہ قوانین کی تکمیل کی۔

عبادتخانوں کی ابتدا بُنیادی طور پر بابل کی اسیری کے دوران ہوئی (538-605 قبل مسیح)۔ یہودیوں نے ہر اُس جگہ خاص پرستش اور تعلیم کی جگہیں بنائیں جہاں دس یہودی لوگ

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:60-65

۶۰۔ اِس لئے اُس کے شاگردوں میں سے بہتوں نے یہ سُن کر کہا کہ یہ کلام ناگوار ہے اسے کون سُن سکتا ہے؟ ۔۶۱۔ یسوعؔ نے اپنے جی میں جان کر کہ میرے شاگرد آپس میں اس بات پر بڑبڑاتے ہیں اُن سے کہا کیا تم اس بات سے ٹھوکر کھاتے ہو؟ ۔۶۲۔ اگر تم اِبن آدم کو اُوپر جاتا دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟ ۔۶۳۔ زِندہ کرنے والی تو روح ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں ۔۶۴۔ مگر تم میں سے بعض ایسے ہیں جو ایمان نہیں لائے کیونکہ یسوع شروع سے جانتا تھا کہ جو ایمان نہیں لاتے وہ کون ہیں اور کون مجھے پکڑوائے گا۔ ۶۵۔ پھر اُس نے کہا اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آ سکتا جب تک باپ کی طرف سے اُسے یہ توفیق نہ دی جائے۔

6:60 ''اُس کے شاگِردوں میں سے بہتوں نے سُن کر کہا''۔ اصطلاح ''شاگرد'' کے اِس استعمال میں وسیع اشارے ہیں۔ یوحنا میں یہ اصطلاح اور ''ایمان'' دونوں کیلئے استعمال ہوئے ہیں (1) سچے ماننے والے (آیت 68) اور (2) عارضی ماننے والے (آیت 64، بحوالہ 8:31-47)۔

6:62۔ یہ بغیر نتیجے کے پہلے درجے کا ایک نامکمل مشرُوط فقرہ ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ وہ اِسے دیکھیں گے لیکن نتیجہ منسُوخ ہے کیونکہ وہ مناسب ردِعمل کیلئے طویل انتظار کرتے ہیں (بحوالہ فلپیوں 2:10-11)۔

☆ ''اُوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا''۔ یہ یسوع پر بطور ''آسمان سے نیچے اُترتے'' پر مُسلسل زور ہے۔ یہ اُس کی باپ کے ساتھ ابتدا سے ہونے، اور اُس کی آسمان میں باپ کے ساتھ دوستانہ شراکت کی بات ہے (بحوالہ 17:5,24)۔

6:63۔ یہ آیت باب 6 کے وسیع سیاق وسباق کی وجہ سے ہوسکتا ہے پُرانا عہد بمقابلہ نیا عہد، مُوسیٰ بمقابلہ یسوع سے مناسبت رکھتا ہو (بحوالہ آیت 58 دُوسرا کرنتھیوں 3:6 اور عبرانیوں کی کتاب میں دو عہدوں کا موازنہ)۔

☆ ''زندہ کرنے والی تو رُوح ہے''۔ یہ اُن بہت سے فقرات میں سے ایک ہے جو دونوں یسوع اور رُوح اُلقدس کیلئے استعمال ہوتے ہیں: (1) رُوح زندگی دینے والا پانی ہے (7:38-39)؛ یسوع زندگی کا پانی ہے (4:10-14)؛ (2) رُوح اُلقدس سچائی کا رُوح ہے (14:17;15:26;16:13)؛ یسوع سچائی ہے (14:6)؛ (3) رُوح، رُوح اُلقدس ہے (14:16,26;15:26;16:7) اور یسوع رُوح اُلقدس ہے (پہلا یوحنا 2:1)۔ دیکھیئے باب 16 کے آخر میں خصُوصی موضوع۔

6:64۔ یہ جھوٹے پیروکاروں کا ظاہری گروہ، جھوٹے پیروکاروں تک محدود کر دیا جاتا ہے۔ یعنی یہوداہ کے (بحوالہ آیات 70-71;13:11)۔ یہاں یقیناً ایمان کے درجات میں بھید شامل ہے۔

6:65۔ یہ آیت 44 کی طرح اُسی سچائی کا اظہار ہے۔ برگشتہ انسان اپنے ذاتی کاموں کی بنا پر خُدا کی تلاش نہیں کرتا (بحوالہ رومیوں 3:9-18 پُرانے عہدنامے کے اقتباسات کے سلسلے کیلئے)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: 6:44 پر)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6:66-7:1

۶۶۔ اِس پر اُس کے شاگردوں میں سے بہتیرے اُلٹے پھر گئے اور اِس کے بعد اُس کے ساتھ نہ رہے۔ ۶۷۔ پس یسوعؔ نے اُن بارہ سے کہا کیا تم بھی چلا جانا چاہتے ہو؟ ۔ ۶۸۔ شمعون پطرسؔ نے اُسے جواب دیا اَے خداوند ہم کسِ کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔ ۶۹۔ اور ہم اِیمان لائے اور جان گئے ہیں کہ خدا کا قُدّوس تو ہی ہے۔ ۷۰۔ یسوعؔ نے انہیں جواب دیا کیا میں نے تم بارہ کو نہیں چن لیا؟ اور تم میں سے ایک شخص شیطان ہے۔ ۷۱۔ اُس نے یہ شمعون اِسکریوتیؔ کے بیٹے یہوداہ کی نسبتِ کہا کیونکہ یہ جو اُن بارہ میں سے تھا اُسے پکڑوانے کو تھا۔

6:67 ''اُن بارہ'' ۔یہ یوحنا میں رسُولوں کیلئے مجموعی اصطلاح کا پہلا استعمال ہے(بحوالہ 6:70;20:24)۔

6:68 ''شمعُون پطرس نے اُسے جواب دِیا''۔پطرس بارہ کا ترجمان ہے(بحوالہ متی 16:16)۔یہ اِس مفہوم کیلئے نہیں ہے کہ وہ اُسے اُن کے رہنما کے طور پر دیکھتے ہیں(بحوالہ مرقس 9:34 لُوقا 9:46;22:24)۔

☆''ہمیشہ کی زِندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں''۔مسیحیت دونوں طور درج ذیل ہے:(1) سچائی لئے پیغام ''ہمیشہ کی زندگی کی باتیں'' اور (2) یسوع کی شخصیت میں ظاہر کی گئی سچائی ہے۔انجیل، پھر دونوں شخصیت اور پیغام ہیں۔اصطلاح pistis کی دونوں (1) پیغام (بحوالہ یہوداہ 3,20) اور (2) شخص (بحوالہ یوحنا 1:12;3:15-16) سے مناسبت ہو سکتی ہے۔

6:69۔''اور ہم اِیمان لائے اور جان گئے ہیں''۔یہ دونوں کامل عملی علامتی ہیں۔آیت 53 میں نجات مضارع زمانہ ایک ماضی میں تکمیل شُدہ عمل ہے۔آیات 40,53,54,56 اور 57 میں نجات زمانہ حال میں ایک جاری عمل ہے۔نجات یہاں ایک کامل زمانے میں ہے جس کا مطلب ماضی کا، اوج پر ہونے والا عمل ہے جو طے شُدہ موجودیت کی حالت بن چُکا ہے۔سچی نجات میں تمام درج ذیل فعل کے زمانے شامل ہیں:

ا۔ ''نجات یافتہ''۔مضارع، رومیوں 8:24

۲۔ ''نجات پاتے ہیں''۔زمانہ حال، پہلا کرنتھیوں 1:18 اور 15:2

۳۔ ''نجات پا چکے ہیں''۔کامل، افسیوں 2:5 اور 8

۴۔ ''نجات پائیں گے''۔مُستقبل کا زمانہ، رومیوں 5:9,10;10:9

☆	NASB,NRSV,NJB	''خُدا کا قدُوس تُو ہی ہے''	NKJV	''تُو زندہ خُدا کا بیٹا، مسیح ہے''
	TEV	''تُو قدُوس ہے جو خُداوند سے آتا ہے''		

اِس نکتہ پر نُسخہ جاتی مسئلہ ہے۔مختصر عبارت (NASB,NRSV,NJB) کی معاونت قدیم یونانی نُسخہ جات پی 75، این، بی، سی، ڈی، ایل اور ڈبلیو کرتے ہیں۔بعد کے کاتب واضح طور پر 11;27 کا مارتھا کا یا 16:16 کا پطرس کا اقرار اضافی الفاظ کے ساتھ شامل کرتے ہیں۔

6:70 ''مَیں نے تُم کو نہیں چُن لیا؟''۔یہ شاگردوں کے الٰہی چُنے جانے پر ایک اور زور ہے(بحوالہ آیات 44 اور 65)۔آیت 67 کے یسوع کے سوال پر غور کریں۔الٰہی چُنا جانا اور انسانی مرضی بائبل کے تناؤ میں رہنی چاہیئے۔وہ عہد کے تعلقات کی دو طرفیں ہیں۔

☆ ''اور تُم مَیں سے ایک شخص شیطان ہے''۔کیا ہی چونکا دینے والا بیان ہے! یہ اُن اضافی شاگردوں میں سے کسی ایک کا حوالہ نہیں ہے جو مڑ گئے تھے(بحوالہ آیت 66) بلکہ اُن چُنے ہوئے بارہ میں سے ایک کا ہے جو اُس میں ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔بہت سوں نے اِس کا تعلق 13:2 اور 27 کا ساتھ جوڑتے ہیں۔یہاں ہماری اِس آیت کی سمجھ کے متعلق بہت سے سوال ہیں:(1) یسوع نے کیوں لفظ شیطان چُنا تھا؟ اور (2) اصطلاح کا اِس سیاق وسباق میں کیا مطلب ہے؟

پہلے سوال کا تعلق پیشتر کی گئی نبوتوں سے ہے(بحوالہ 17:12 زبُور 41:9)۔یسوع جانتا تھا کہ یہوداہ کیا کرے گا۔یہوداہ نا قابل مُعافی گُناہ کی واضح مثال ہے۔ اُس نے یسوع کو سُننے، دیکھنے اور اُس کے ساتھ کئی برس رہنے کے بعد بھی رد کیا تھا۔

دوسرے سوال میں دو مُمکنہ مطالب ہیں:(1) کُچھ اِسے شیطان کے ساتھ جوڑتے ہیں(اعمال 13:10 اور مُکاشفہ 20:2 میں شیطان کیلئے دوصُر کے ساتھ استعمال ہوا) جو یہوداہ میں داخل ہوا(بحوالہ 13:2,27)۔ یا (2) ممکنہ طور پر اصطلاح جنسی طور پر استعمال ہوئی ہے(کوئی جُز نہیں جیسے پہلا تمیتھیس 3:11 دوسرا تمیتھیس 3:3 اور طیطس 2:3)۔یہوداہ پُرانے عہد نامے کے معنوں میں مُوردالزام تھا جیسے شیطان تھا۔ یونانی اصطلاح کا مفہوم دھوکہ دینے والا یا کہانی گھڑنے والا ہے۔

6:71 ''شمعُونؔ اِسکریوتی''۔اسکریوتی نام میں دوممکنہ پس منظر ہیں:(1) عبرانی سے، یہوداہ کے کریوت نامی شہر سے ایک شخص تھا(بحوالہ یوشیع 15:25)۔اگر یہ دُرست ہے تو یہوداہ واحد غیر گلیلی شاگرد تھا؛یا(2) یونانی سے، یونانی قاتلوں کے استعمال کی جانے والی ایک چھُری کا نام جو مفہوم ہوسکتا ہے کہ وہ یہودی انتہا پسند قومی گروہ صیحون کا رُکن تھا۔ دیکھیئے مکمل نوٹ 18:1 پر۔

☆'' پکڑوانے کو تھا''۔اِس یونانی اصطلاح کا وسیع طور ترجمہ ہوا ہے اور بہت سے سیاق وسباق میں یہ غیر جانب دار ہے۔بحر حال، یہوداہ کے یسوع کو سردار کاہنوں کے حوالے کرنے کے تعلق سے یہ گُناہ کا اشارہ رکھتا ہے۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کرسکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلیئے ہیں۔

1۔ کیا یوحنا 6 خُداوند کے کھانے پر بات چیت ہے؟ کیوں اور کیوں نہیں؟

2۔ یسوع کا دعویٰ کیا تھا جب اُس نے کہا'' زندگی کی روٹی میں ہوں''؟

3۔ یسوع اُس بھیڑ میں اتنے چونکا دینے والے بیانات کیوں دیتا ہے؟

یوحنا باب ۷ (John 7)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
یسوع عید کیلئے یروشلیم جاتا ہے اور وہاں تعلیم دیتا ہے 7:1; 7:2-9;	یسوع اور اُس کے بھائی 7:1-9	یسوع، زندگی کا پانی 7:1-9	یسوع کے بھائی ایمان نہیں لاتے 7:1-9	یسوع کے بھائیوں کا ایمان نہ لانا 7:1-9
7:10-13; 7:14-24	یسوع عید خیام پر 7:10-11;7:12-13;7:14-24	7:10-13; 7:14-18; 7:19-24	آسمانی عالم 7:10-24	یسوع عید خیام پر 7:10-13; 7:14-24
لوگ مسیحا کی اصلیت کے بارے میں بات کرتے ہیں 7:25-27;7:28-29;7:30	کیا وہ مسیحا ہے؟ 7:25-27;7:28-29;7:30-31	7:25-31	کیا یہ مسیح ہی ہے؟ 7:25-31	کیا یہ مسیح ہے؟ 7:25-31
یسوع اپنے جلد چلے جانے کی پیشن گوئی کرتا ہے 7:31-34;7:35-36	پیادے یسوع کو پکڑنے کیلئے بھیجے جاتے ہیں 7:32-34;7:35-36	7:32-36	یسوع اور مذہبی رہنما 7:32-36	یسوع کو پکڑنے کیلئے پیادے بھیجے جاتے ہیں 7:32-36
زندگی کے پانی کا وعدہ 7:37-38;7:39	زندگی بخش پانی کی ندیاں 7:37-39	7:37-39	رُوح اُلقدس کا وعدہ 7:37-39	زندگی کے پانی کی ندیاں 7:37-39
مسیحا کی اصلیت پر تازہ دریافتیں 7:40-44	لوگوں کے درمیان تقسیم 7:40-44	7:40-44	یہ کون ہے؟ 7:40-44	لوگوں کے درمیان تقسیم 7:40-44
7:45-52	یہودی اہل اختیار کا ایمان نہ لانا 7:45;7:46;7:47-49;7:50-51;7:52	7:45-52	اہل اختیار کی جانب سے رد کیا جانا 7:45-52	اہل اختیار لوگوں کا ایمان نہ لانا 7:45-52

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

آیات 1-52 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

پس منظر:

ا۔ ابواب 5 اور 6 کی ترتیب عیدِ فسح ہے۔ 7:1 سے لیکر 10:21 تک کی ترتیب عیدِ خیام ہیں (7:2ff)

ب۔ عیدِ خیام بُنیادی طور پر فصل کی کٹائی پر شُکر گُزاری ہوتی تھی (جوجمع کرنے کی عید کہلاتی تھی، بحوالہ خرُوج 23:16;32:22)۔ یہ خرُوج کے تجربے کی یاد کا بھی وقت ہوتا تھا (یعنی کفارہ کا دن بھی کہلاتا تھا، بحوالہ احبار 23:29-44 اور استثنا 16:13-15)۔ یہ طشری کی 15 کو ہوتی تھی جو ہمارے ستمبر کے آخر یا ابتدائی اکتوبر سے مناسبت رکھتی ہے۔

الفاظ اور ضربِ الِمثال کی تحقیق:۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 7:1-9

ا۔ ان باتوں کے بعد یسوؔع گلیل میں پھرتا رہا کیونکہ یہودیہ میں پھرنا نہ چاہتا تھا اِس لئے کہ یہودی اُس کے قتل کی کوشش میں تھے ۲۔ اور یہودیوں کی عیدِ خیام نزدیک تھی۔ ۳۔ پس اُس کے بھائیوں نے اُس سے کہا یہاں سے روانہ ہوکر یہودیہ کو چلا جا تا کہ جو کام تو کرتا ہے انہیں تیرے شاگرد بھی دیکھیں۔ ۴۔ کیونکہ کوئی ایسا نہیں جو مشہور ہونا چاہے اور چھپ کر کام کرے اگر تو یہ کام کرتا ہے تو اپنے آپ کو دنیا پر ظاہر کر۔ ۵۔ کیونکہ اس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے۔ ٦۔ پس یسوع نے اُن سے کہا میرا تو وقت ابھی نہیں آیا مگر تمہارے لئے سب وقت ہیں۔ ۷۔ دُنیا تم سے عداوت نہیں رکھ سکتی لیکن مجھ سے رکھتی ہے کیونکہ میں اُس پر گواہی دیتا ہوں کہ اُس کے کام برے ہیں۔ ۸۔ تم عید میں جاؤ۔ میں ابھی اس عید میں نہیں جاتا کیونکہ ابھی تک میرا وقت پورا نہیں ہوا۔ ۹۔ یہ باتیں ان سے کہہ کر وہ گلیل میں ہی رہا۔

7:1 ''یہُودی اُس کے قتِل کی کوشِش میں تھے''۔ یوحنا میں ''یہودی'' اکثر بُرے ہونے کا اشارہ رکھتے تھے 1;19;2:18,20;5:10,15,16;6:41,52;7:1,11 (بحوالہ 13,35;8:22,52,57;9:18,22;10:2431,33;11:8;19:7,12;20:19,)۔ اُن کی عداوت اور قتل کرنے کی کوششوں کا کئی مرتبہ اندراج ہوا ہے (بحوالہ 5:16-18;7:19,30,44;8:37,40,59;10:31,33,39;11:8,53)۔

7:2 ''اور یہُودِیوں کی عِیدِ خیام نزدِیک تھی''۔ یہ عیدِ خیام بھی کہلاتی تھی (بحوالہ احبار 23:34-44 استثنا 16:13-17) کیونکہ فصل کی کٹائی کے دوران دیہاتی کھیتوں میں چھوٹے خیموں میں رہتے تھے جو یہودیوں کو اُن کے خرُوج کے تجربے کی یاد دلاتے تھے۔ اِس عید کی رسومات اور عبادتیں یسوع کی تعلیمات کا پس منظر 7:1-10:21 میں دیتی ہیں جیسے کہ عیدِ فسح ابواب 5-6 میں دیتی ہے۔

7:3 ''اُس کے بھائیوں''۔ یہ 2:12 سے ابتک یسوع کے خاندان کا پہلا ذکر ہے۔ یہ واضح ہے کہ وہ اُس کیا رادے، طریقہ کار یا مقصد کو نہیں سمجھتے تھے۔

☆ ''یہاں سے روانہ ہوکر یہُودیہؔ کو چلا جا''۔ یہ زائرین کے سالانہ قافلے کا ذکر ہے (بحوالہ لُوقا 2:41-44) جو گلیل سے یروشلیم کو جاتا تھا۔ یاد رکھیں کہ یوحنا کی انجیل یسوع کی یروشلیم میں مُنادی پر توجہ دیتی ہے۔

7:4 ''مشہور ہونا چاہے''۔ دیکھیئے درج ذیل خصُوصی موضوع

خصُوصی موضوع: دلیری (PARESIA)

یہ یونانی اصطلاح ''تمام'' (pan) اور ''بات'' (rhesis) کا مرکب ہے۔ بات میں یہ آزادی اور دلیری اکثر مخالفت اور رد کئے جانے کے درمیان دلیری کا اشارہ رکھتا ہے (بحوالہ

یوحنا 7:13 پہلا تھسلنیکیوں 2:2)۔

یوحنا کی تحاریر میں (13 مرتبہ استعمال ہوا) یہ اکثر سرعام اعلان کو ظاہر کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 7:4 نیز پولُس کی تحاریر میں بھی کُلسیوں 2:15)۔ بحر حال کبھی کبھار اِس کا مطلب محض ''صاف صاف'' ہے (بحوالہ یوحنا 10:24;11:14;16:25,29)۔

اعمال میں، رسُول یسوع کے بارے میں پیغام اِسی انداز میں سُناتے تھے (دلیری کے ساتھ) جیسے یسوع باپ اور اُس کے منصُوبے اور وعدوں کے بارے میں بات کرتا تھا (بحوالہ اعمال 2:29;4:13,29,31;9:27-28;13:46;14:3;18:26;19:8;26:26;28:31)۔ پولُس نیز دُعا بھی کرتا ہے کہ وہ دلیری سے انجیل کی مُنادی کر سکے (بحوالہ افسیوں 6:19 پہلا تھسلنیکیوں 2:2) اور انجیل میں زندگی گُزار سکے (بحوالہ فلپیّوں 1:20)۔

پولُس کی قیامت سے متعلقہ مسیح میں اُمید اُسے دلیری اور اعتماد دیتی ہے تاکہ وہ اُس موجودہ بدی کے دور میں انجیل کی مُنادی کر سکے (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 3:11-12) وہ یہ بھی اعتماد رکھتا تھا کہ یسوع کے پیرو کار مناسب کارگزاری کریں گے (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 7:4)۔

اِس اصطلاح کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ عبرانیوں کی کتاب اِس کا خُدا تک رسائی اور اُس سے بات کرنے کیلئے مسیح میں دلیری کا بیمثال معنوں میں استعمال کرتی ہے (بحوالہ عبرانیوں 3:6;4:16;10:19,35)۔ ایماندار باپ میں بیٹے کے وسیلے سے دوستی میں پُوری طرح قبُول کئے جاتے ہیں اور داخل ہوتے ہیں۔

☆ ''اگر''۔ یہ پہلے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو لکھاری کے نکتہ نظر سے دُرست متصور ہوتا ہے۔

7:5 ''کیونکہ اُس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے'' یسوع کو بطور مسیحا قبُول کرنا اُن کیلئے بہت ہی مُشکل ہوگا جبکہ وہ ایک ہی گھر میں پلے بڑھے تھے (بحوالہ مرقس 3:20-21)۔ یسوع اپنے رضاعی بھائیوں اور بہنوں کی فکر کرتا تھا۔ اُس کے جی اُٹھنے کے بعد ایک مرتبہ ظاہر ہونا تو صرف اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کرنے کے مقصد سے تھا۔ وہ اُس پر ایمان لائے۔ یعقوب یروشلیم کی کلیسیا کا رہنما بن گیا۔ اور دونوں یعقوب اور یہوداہ نے کتابیں لکھیں جو نئے عہد نامہ کی شرع میں شامل ہیں

☆ ''اپنے آپ کو دُنیا پر ظاہر کر''۔ یسوع اُن کا اصطلاح ''دُنیا'' کا استعمال آیت 4 میں لیتا ہے اور اُس پر آیت 7 میں تبصرہ کرتا ہے۔ دُنیا اُسے قبُول نہیں کرتی تھی اور اُس سے مخلص نہیں تھی بلکہ مخالف تھی (بحوالہ 15:18-19;17:14 پہلا یوحنا 3:13) کیونکہ اُس نے اُس کی بغاوت اور گُناہ ظاہر کیا تھا (بحوالہ 3:19-20)۔

7:6 ''میرا تو ابھی وقت نہیں آیا''۔ یسوع اپنا منصُوبہ سمجھتا ہے (بحوالہ 12:23;13:1;17:1-5)۔ اِن انجیل کے واقعات کے کھولنے کیلئے ایک الٰہی وقت کی ترتیب تھی۔

7:8 NASB۔ ''تم خُود عِید میں جاؤ مَیں ابھی عِید میں نہیں جاتا'' NKJV۔ ''تم عِید میں جاؤ، مَیں ابھی اِس عِید میں نہیں جاتا''

NRSV,NJB۔ ''تم خُود اِس تہوار میں جاؤ مَیں اِس تہوار میں نہیں جاؤں گا'' TEV ''تم اِس عِید میں چلے جاؤ مَیں ابھی اِس عِید میں نہیں جاؤنگا''

بہت سے قدیم یونانی نُسخہ جات (این اور ڈی) میں متعلق فعل ''ابھی'' نہیں ہے (بحوالہ NKJV)۔ یہ ابتدائی کاتبوں کی آیات 8 اور 10 کے درمیان ظاہری تضاد کو ہٹانے کی کوشش ہوگی۔ متعلق فعل MSS P66, P75, B, L, T & W میں شامل نہیں ہے (NKJV، بیسویں صدی کا نیا عہد نامہ، NIV)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 7:10-13

۱۰۔ لیکن جب اُس کے بھائی عید میں چلے گئے اُس وقت وہ بھی گیا ظاہراً نہیں بلکہ پوشیدہ۔ ۱۱۔ پس یہودی اسے عید میں یہ کہہ کر ڈھونڈنے لگے کہ وہ کہاں ہے؟ ۱۲۔ اور لوگوں میں اس کی بابت چپکے چپکے بہت سی گفتگو ہوئی بعض کہتے تھے وہ نیک ہے اور بعض کہتے تھے نہیں وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ ۱۳۔ تو بھی یہودیوں کے ڈر سے کوئی شخص اس کی بابت صاف صاف نہ کہتا تھا۔

7:11 ''پس یہُودی''۔ اِس باب میں چار علیحدہ علیحدہ گروہ ہیں جو یسوع کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں: (1) اُس کے بھائی (2) ''یہودی'' جو مذہبی رہنماؤں کا حوالہ ہیں (3) ''بھیڑ'' جو عید خیام کو جانے والے زائرین کا حوالہ ہیں؛ اور (4) ''یروشلیم کے لوگ'' جو مقامی لوگ تھے اور جو فقیہوں اور اُن کا یسوع کو قتل کرنے کے منصُوبے کو جانتے تھے۔

7:12 ''اورلوگوں میں اُس کی بابت چپکے چپکے بہُت سی گُفتگو ہوُئی''۔ یہ روایتی طور وہ ہے جو انجیل ہر بھیڑ میں کرتی ہے۔ یہ انسانوں کے درمیان موجود رُوحانی سمجھ کے مختلف درجات کو ظاہر کرتی ہے (بحوالہ 7:40-44)۔

7:13 ''یہُودیوں''۔ تمام لوگ یہودی تھے۔ یہ واضح طور یوحنا کا اِس اصطلاح کا استعمال یروشلیم میں مذہبی رہنماؤں کے حوالے سے ظاہر کرتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 7:14-18

۱۴۔ اور جب عید کے آدھے دن گزر گئے تو یسوع ہیکل میں جا کر تعلیم دینے لگا۔ ۱۵۔ پس یہودیوں نے تعجب کر کے کہا کہ اس کو بغیر پڑھے کیونکر علم آ گیا؟ ۱۶۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔ ۱۷۔ اگر کوئی اس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا کہ خدا کی طرف سے ہے یا میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔ ۱۸۔ جو اپنی طرف سے کہتا ہے وہ اپنی عزت چاہتا ہے لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزت چاہتا ہے وہ سچا ہے اور اس میں ناراستی نہیں۔

7:14 ''اور جب عِید کے آدھے دِن گُزر گئے''۔ یسوع کے اِس وقت تک انتظار کے بارے میں دُرست وجہ معلوم نہیں ہے لیکن کوئی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اِس سے زائرین اور شہر کے لوگوں کو یسوع اور اُس کی مُنادی پر بات چیت کیلیے وقت مل گیا ہوگا۔ اِس سے یہودی رہنماؤں کو بھی اپنی کھلے عام مُخالفت ظاہر کرنے کا موقع مل گیا ہوگا (بحوالہ آیت 13۔

7:15 ''اِس کو بغیر پڑھے کیونکر علم آ گیا؟''۔ اِس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اُس نے کبھی ربیوں کے کسی رسمی مکتبہ میں شمولیت نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ کسی قابل قدر ربی کا شاگرد رہا تھا۔ فقرے ''اِس کو'' کا استعمال بےقدری کا اشارہ رکھتا تھا (بحوالہ 18:17,29)۔
یسوع کی تعلیم اکثر اُس کے سُننے والوں کو حیران کر دیتی تھی (بحوالہ مرقس 1:21-22؛ لُوقا 4:22) کیونکہ اُس کے (1) مواد اور (2) قسم کی وجہ سے۔ دوُسرے ربی ایک دوُسرے کا حوالہ دیتے تھے جبکہ یسوع خُدا کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کرتا تھا۔

7:16۔ یسوع دوبارہ نہ صرف اپنی باپ کیلیے تابعداری (دیکھیئے نوٹ 5:19 پر) بلکہ اُس کا باپ کے بارے میں بیمثال علم کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اُن کے زمینی اُستاد تھے جبکہ یسوع کا آسمانی اُستاد تھا۔

7:17 ''اگر''۔ یہ ایک تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جس کا مطلب اہل یا ممکنہ کام ہے۔ یہ انجیل کی عالمگیر دعوت کا قول محال ہے (بحوالہ 1:12؛3:16) اور نیز خُدا کی حاکمیت کا (بحوالہ 6:44,65)۔ روُح اُلقدس دل کو ضرور کھولتا ہے (بحوالہ 16:8-13)۔

7:18 ۔ یسوع برگشتہ انسان کیلیے اپنے شخصی انفرادیت کا دعویٰ کرتا ہے: (1) وہ اپنی عزت نہیں (2) بلکہ باپ کی عزت چاہتا ہے (3) وہ سچا ہے اور (4) وہ گُناہ سے پاک ہے۔

☆ ''اُس کی عزت''۔ دیکھیئے نوٹ 1:14 پر۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 7:19-24

۱۹۔ کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی؟ تو بھی تم میں سے شریعت پر کوئی عمل نہیں کرتا تم کیوں میرے قتل کی کوشش میں ہو؟ ۲۰۔ لوگوں نے جواب دیا تجھ میں تو بدروح ہے کون تیرے قتل کی کوشش میں ہے؟ ۲۱۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا میں ایک کام کیا اور تم سب تعجب کرتے ہو۔ ۲۲۔ اس سبب سے موسیٰ نے تمہیں ختنہ کا حکم دیا ہے۔ (حالانکہ وہ موسی کی طرف سے نہیں بلکہ باپ دادا سے چلا آیا) اور تم سبت کے دن آدمی کا ختنہ کرتے ہو۔ ۲۳۔ جب سبت کو آدمی کا ختنہ کیا جاتا تاکہ موسی کی شریعت کا حکم نہ ٹوٹے تو کیا مجھ سے اِس لئے ناراض ہو کہ میں سبت کے دن ایک آدمی کو بالکل تندرست کر دیا؟ ۲۴۔ ظاہر کے مؤافق فیصلہ نہ کرو بلکہ اِنصاف سے فیصلہ کرو۔

7:19۔ گرائمر کی بناوٹ ''ہاں'' جواب کی توقع کرتی ہے۔

☆ ''تو بھی تُم میں سے شریعت پر کوئی عمل نہیں کرتا''۔ یہ اُن یہودیوں کیلئے ایک چونکا دینے والا بیان ہوگا جو یروشلیم میں لازمی عید منا رہے تھے۔ مُوسیٰ کی شریعت واضح طور پر ایما قتل سے منع کرتی تھی لیکن مذہبی رہنما بالکل اِسی کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ مقامی لوگ اِس کے بارے میں جانتے تھے لیکن اُن کے منصُوبے کو روکنا نہیں چاہتے تھے اور حتیٰ کہ نہ ہی اُن مذہبی رہنماؤں سے اِس پر سوال کرتے تھے۔

☆ ''تُم کیوں میرے قتلِ کی کوشش میں ہو؟''۔ آیت 20 کا سوال مذہبی رہنماؤں کی جانب سے نہیں آتا، لیکن زائرین کے لوگوں سے جو اُس کے قتل کے منصُوبے کے بارے میں کُچھ نہیں جانتے؟ بعد میں آیت 25 میں یروشلیم کے لوگ یسوع کو قتل کے منصُوبے کے بارے میں جانتے ہیں۔ مذہبی رہنما یسوع پر بدرُوح ہونے کا بھی الزام لگاتے ہیں کیونکہ وہ اپنی قوت اور بصیرت کی وضاحت کرتا ہے (بحوالہ متی 12:24;11:18;9:34 مرقس 3:22-30 یوحنا 8:48-52;10:20-21)۔

7:20 ''تُجھ میں بدرُوح ہے''۔ یہ ہر کسی کیلئے واضح ہے جو یسوع سے ملتے ہیں کہ اُس کے پاس رُوحانی قوت ہے۔ سوال یہ تھا کہ یہ قوت کہاں سے آئی؟ یہودی رہنما یسوع کے ''نشانات / معجزوں'' سے انکار نہیں کر سکتے، پس وہ اُس میں طاقت کو شیطان یا بروُح سے منسُوب کرتے ہیں۔ اِس سیاق وسباق میں زائرین کی بھیڑ جو عید خیام منا رہے تھے، اِسی فقرے کو استعمال کرتے ہیں لیکن مختلف معنوں میں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یسوع غیر عاقل اور خالی دماغ سے کام کر رہا ہے۔

7:22	NASB,NKJV	''(حالانکہ وہ مُوسیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ باپ دادا سے چلا آیا ہے)''
	NRSV	''(یہ، یقیناً، مُوسیٰ کی طرف سے نہیں، بلکہ آباء سے چلا آیا ہے)''
	TEV	''(حالانکہ، یہ مُوسیٰ کی طرف سے نہیں تھا، بلکہ تُمہارے آباؤاجداد سے، جنہوں نے اِسے شروع کیا تھا)''
	NJB	''۔ یہ نہیں کہ یہ اُس سے شروع ہوا، بلکہ یہ آباء سے چلا آیا ہے۔''

ختنہ کی رسم مُوسیٰ کی شریعت سے نہیں شروع ہوئی (بحوالہ خرُوج 12:48 احبار 12:3) بلکہ یہ ابراہام کو یہواہ کے ساتھ ایک خاص عہد کے نشان کے طور دیا گیا (بحوالہ پیدائش 7:9-14;21:4;34:22)۔

☆ ''اور تُم سبت کے دِن آدمی کا ختنہ کرتے ہو''۔ یسوع کی بحث کی رُوح یہ تھی کہ وہ اپنا سبت کا دستُور پس پُشت نہیں ڈالنا چاہتے تھے کہ بچے کا ختنہ کیا جائے لیکن اپنا سبت کا دستُور اِس لئے پس پُشت ڈالنا چاہتے تھے کہ آدمی مکمل کیا جائے۔ یہ سمجھنے کیلئے واضح ہے کہ یسوع اِس پُورے حصّے کے دوران ربیوں کی یہودیت کی منطق اور تخیلاتی صُورتیں استعمال کرتا تھا۔

7:23 ''اگر''۔ یہ ایک پہلے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو لکھاری کے نُکتہ نظر اور اُس کے ادبی مقاصد کیلئے دُرست متصور ہوتا تھا۔

☆ ''تو کیا مُجھ سے اِس لِئے ناراض ہو کہ مَیں نے سبت کے دِن ایک آدمی کو بالکل تندرُست کر دِیا؟''۔ یہ یا تو 5:1-9 میں مندرج شفا کا حوالہ ہے یا عید کے دوران غیر مندرج شفا کا حوالہ ہے۔

7:24 ''ظاہر کے مُوافق فیصلِہ نہ کرو بلکہ اِنصاف سے فیصلِہ کرو''۔ یہ منفی صفت فعلی کے ساتھ زمانہ حال بصُورت آمر ہے جس کا مطلب پہلے سے جاری عمل کو روکنا ہے۔ اِس کی تقلید مضارع بصُورت آمر کرتا ہے جس کا مفہوم جلدی ہے۔ یہ یسعیاہ 11:3 کا اشارہ ہو سکتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 7:25-31

۲۵۔ تب بعض یروشلیمی کہنے لگے کیا یہ وہی نہیں جس کے قتل کی کوشش ہو رہی ہے؟ ۲۶۔ لیکن دیکھو یہ صاف صاف کہتا ہے اور وہ اس سے کچھ نہیں کہتے۔ کیا ہو سکتا کہ سرداروں نے سچ جان لیا کہ مسیح یہی ہے؟ ۲۷۔ اِس کو تو ہم جانتے ہیں کہ کہاں کا ہے مگر مسیح جب آئے گا تو کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کا ہے۔ ۲۸۔ پس یسُوعؔ نے ہیکل میں تعلیم دیتے وقت پُکار کر کہا کہ تُم مُجھے جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ مَیں کہاں کا ہُوں اور مَیں آپ سے نہیں آیا مگر جس نے مُجھے بھیجا ہے وہ سچّا ہے اُس کو تُم نہیں جانتے۔ ۲۹۔ مَیں اُسے جانتا ہُوں

اِس لِئے کہ مَیں اُس کی طرف سے آیا ہُوں اور اُسی نے مُجھے بھیجا ہے۔ ۳۰۔ پس وہ اُسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے لیکن اِس لِئے کہ اُس کا وقت ابھی نہ آیا تھا کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا۔ ۳۱۔ مگر بھیڑ میں سے بہتیرے اس پر اِیمان لائے اور کہنے لگے کہ مسیح جب آئے گا تو کیا اِن سے زِیادہ معجزے دِکھائے گا جو اِس نے دِکھائے۔

7:25 ''یہ وُہی نہیں جِس کے قتل کی کوشش ہو رہی ہے؟''۔ اِس سوال کی گرائمر کی صُورت جواب ''ہاں'' کی توقع کرتی ہے (بحوالہ 5:17;7:19)۔ یہ آیت 36 تلک سوالات کے سلسلے کا پہلا ہے۔

7:26 NASB ''سردار حقیقتاً نہیں جانتے کہ یہ مسیحا ہے، کیا وہ؟'' NKJV ''کیا ہو سکتا ہے کہ سرداروں نے سچ جان لیا کہ مسیح یہی ہے؟''
NRSV ''کیا ایسا ہے کہ سرداروں نے سچ جان لیا ہے کہ یہ مسیحا ہے؟'' TEV ''کیا ایسا ہے کہ وہ سچ جانتے ہیں کہ یہ مسیحا ہے؟''
NJB ''کیا یہ سچ ہے کہ سرداروں نے جان لیا ہے کہ وہ مسیحا ہے؟''
یہ گرائمر کی بناوٹ جواب ''نہیں'' کی توقع کرتی ہے۔

7:27۔ ''اِس کو تو ہم جانتے ہیں کہ کہاں کا ہے مگر مسیح جب آئے گا تو کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کا ہے''۔ یہ ملاکی 3:1 کی بُنیاد پر ربیّوں کے مسیحائی دستُور کا حوالہ ہے کہ مسیحا اچانک ہیکل میں ظاہر ہوگا۔ یہ پہلا حنوک 48:6 اور چوتھا عزرا 13:51-52 میں پایا جاتا ہے۔

7:28۔ اِس آیت میں یسوع دو بیانات دیتا ہے: (1) خُدا نے اُسے بھیجا (بحوالہ 3:17,34;5:36,38;6:29;7:29;8:42;10:36;11:42;17:3,18,21,23,25; 20:21) اور (2) وہ خُدا کو نہیں جانتے (بحوالہ 5:42;8:19,27,54-55;16:3)۔

☆ ''جِس نے مُجھے بھیجا ہے وہ سچّا ہے''۔ باپ سچا ہے (بحوالہ 3:33;8:26 پہلا یوحنا 5:20) اور پس بیٹا بھی ہے (بحوالہ 7:18;8:16)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع 6:55 پر۔

7:29 ''مَیں اُسے جانتا ہُوں اِس لِئے کہ مَیں اُس کی طرف سے آیا ہُوں اور اُسی نے مجھے بھیجا ہے''۔ یہ بیان یہودی رہنماؤں کی جانب سے امتیازی تصور ہوتا ہے اور اُن کی ضرورت کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ اُسے قتل کریں۔

7:30 ''پس وہ اُسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے''۔ یہ ایک غیر کامل زمانہ فعل ہے جس کا مفہوم درج ذیل ہے (1) وہ اُسے پکڑنے کیلئے تلاش کرتے ہیں یا (2) وہ بار بار اُسے پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ زائرین کے درمیان بلوا ہونے نہیں دینا چاہتے جو اُس پر بطور مسیحا ایمان رکھتے ہیں۔

☆ ''اِس لِئے کہ اُس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا'' یہ جاری نبوتی محاورہ ہے جو الٰہی وقت کی ترتیب کا دعویٰ کرتا ہے (بحوالہ 2:4;7:6,30;8:20;12:23,27;13:1;17:1)

7:31 ''مگر بھیڑ میں سے بہتیرے اُس پر اِیمان لائے''۔ یہ یسوع میں سچا ایمان تھا حالانکہ یہ اُس کے مسیحائی کاموں کے بارے غلط فہمیوں سے بھرپُور تھا۔ کوئی بھی ''کامل'' ایمان نہیں رکھتا (بحوالہ نُوح، ابراہام، مُوسیٰ، داؤد اور بارہ شاگرد)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع 2:23 پر۔

☆ ''کہ مسیح جب آئے گا تو کیا اِن سے زِیادہ مُعجزے دِکھائے گا جو اُس نے دِکھائے؟''۔ یونانی گرائمر کی صُورت جواب ''نہیں'' کی توقع کرتی ہے۔ ''نئے عہدنامے کی الٰہیات'' میں جارج ائی لیڈ نے یسوع میں ایمان کی حوصلہ افزائی کیلئے ''نشانات یا معجزات'' کے استعمال پر دلچسپ تبصرہ پیش کرتا ہے:

''نشانات یا معجزات کا ایمان سے تعلق کا سوال اتنا آسان نہیں ہے کیونکہ اعداد و شمار دو مختلف سمتوں میں جھانکتے دکھائے دیتے ہیں۔ کبھی کبھار نشانات یسوع میں ایمان کی ترقی کیلئے ہوتے ہیں (2:23;6:14;7:31;10:42)۔ دوسری طرف، ایسے بھی تھے جو نشانات دیکھتے ہوئے بھی ایمان نہ لاتے تھے (6:27;11:47;12:37) مزید برآں، کئی موقعوں پر یسوع یہودیوں کو ملامت کرتا ہے کہ وہ تب تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک نشانات نہیں دیکھیں گے (4:48;6:30)۔ جواب ایک طرح کا نشانات اور ایمان کے درمیان تناؤ میں پایا جا سکتا ہے۔ اِس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ایمان نشانات اور اُنکے یسوع کی گواہی کے حقیقی معنوں کو پہچان سکے، اور اُن کیلئے جو ایمان نہیں رکھتے نشانات

محض بے معنی حیرت انگیز ہوتے ہیں۔اُن کیلئے جو ردِعمل رکھتے ہیں نشانات، ایمان کو گہرا کرنے اور تصدیق کرنے کا وسیلہ ہیں۔ یہ واضح ہے کہ یسوع کے نشانات ایمان پر زبردستی کیلئے وضع نہیں کئے گئے۔ دوسری طرف یسوع کے کام اُن کے دیکھنے لئے ایک مناسب گواہی ہے کہ اُس کے منصوبے میں کیا ہورہا ہے۔ یسوع کے کام اندھے لوگوں کیلئے اپنے گناہوں میں تصدیق کرنے اور ملامت کے ذریعے کے طور کام کرتے ہیں''۔"(صفحہ 274)۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:7:32-36

۳۲۔فریسیوں نے لوگوں کو سنا کہ اس کی بابت چپکے چپکے یہ گفتگو کرتے ہیں پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اسے پکڑنے کو پیادے بھیجے۔۳۳۔یسوعؔ نے کہا میں تھوڑے دِن اور تمہارے پاس ہوں پھر اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا۔۳۴۔تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں وہاں تم نہیں آسکتے۔۳۵۔یہودیوں نے آپس میں کہا کہ یہ کہاں جائے گا کہ ہم اسے نہ پائیں گے؟ کیا ان کے پاس جائے گا جو یونانیوں میں جابجار ہتے ہیں اور یونانیوں کو تعلیم دے گا؟۔۳۶۔یہ کیا بات ہے جو اس نے کہی کہ تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں وہاں تم نہیں آسکتے؟۔

7:32 ''سردار کاہنوں اور فریسیوں نے''۔ یہ یہودیوں کی صدرمجلس کا حوالہ ہے۔اِس میں پہلے ایک سردار کاہن ہوتا تھا لیکن رومیوں کے قبضے کے دور سے یہ دفتر ایک سیاسی آماجگاہ بن گیا تھا جس میں بہت سے اُمرا اور یہودی خاندانوں کی نسل در نسل سے اجارہ داری چلی آرہی تھی۔

☆ ''اُسے پکڑنے کو پیادے بھیجے''۔یہ''ہیکل کے پیادوں'' کا حوالہ ہے جو لاوی ہوتے تھے۔اُن کے پاس ہیکل سے باہر محدُود اختیارات ہوتے تھے(بحوالہ 7:45,46;18:3,12,18,22)۔

7:33 ''یِسُوع نے کہا مَیں اور تھوڑے دِن تک تُمہارے پاس ہُوں''۔یہ یوحنا میں ایک عام فقرہ ہے(بحوالہ 12:35;13:33;14;19;16:16-19)۔یسوع جانتا تھا کہ وہ کون ہے، اُس کے ساتھ کیا ہوگا اور کب ہوگا(بحوالہ 12:23;13:1;17:1-5)۔

☆ ''پھر اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا''۔یہ یسوع کے کفارے کے منصُوبے کے اختتامی واقعات کا حوالہ ہے یعنی مصلُوب ہونا، جی اُٹھنا، آسمان پر جانا اور پہلے سے موجود جلال کی بحالی(بحوالہ 17:1-5)۔

7:34۔یہ یسوع کی بالاخانے میں یسوع کی شاگردوں سے بات چیت سے بہت ملتا جُلتا ہے(بحوالہ 13:33 7:36 اور 8:21)۔

7:35-36۔''کیا یہ اُن کے پاس جائے گا جو یُونانیوں میں جابجا رہتے ہیں اور یُونانیوں کو تعلیم دے گا؟''۔یونانی گرائمر کی بناوٹ جواب ''نہیں'' کی توقع کرتی ہے۔یہ طنز کا ایک اور استعمال ہے۔یہ ہمیشہ سے خُدا کی مرضی رہی ہوگی(بحوالہ پیدائش 3:15)۔عید خیام کے دوران ستر بیل دُنیا کی قوموں کیلئے قُربانی کے طور چڑھائے جاتے تھے۔یہودی غیر قوموں کیلئے دُعا کرنے اور اُنہیں روشنی دکھانے کے پابند تھے۔یہ اِس بیان کی تہذیبی ترتیب کی عکاسی ہوسکتی ہے۔اصطلاح ''یونانی'' ''غیر قوموں'' کے معنوں میں استعمال ہوتی تھی۔اصطلاح "disperia" غیر سرزمین پر رہنے والے یہودی لوگوں کا حوالہ ہے۔یہ لوگوں کی یسوع کی استعاراتی زُبان کی غلط سمجھ کی ایک اور مثال ہے۔
یہ یسوع کے عمودی دہرے پن کی ایک اور مثال ہے۔لوگوں نے اُسے غلط سمجھا تھا کیونکہ وہ اُس کی تعلیم کے درجات ''اُوپر'' اور ''نیچے'' کے بجائے اُس کے بیانات کی تشریح لغوی کرتے تھے۔وہ باپ سے تھا اور باپ کے پاس لوٹ جائے گا۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:7:37-39

۳۷۔پھر عید کے آخری دن جو خاص دن ہے یسوعؔ کھڑا ہوا اور پکار کر کہا کہ اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پئے۔۳۸۔جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کے اندر سے جیسا کہ کتاب مقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوگی۔۳۹۔اس نے یہ بات اس روح کی بابت کہی جسے وہ پانے کو تھے جو اُس پر ایمان لائے کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہوا تھا اِس لئے کہ یسوعؔ ابھی تک اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔

7:37۔ ''پھر عِید کے آخری دِن جو خاص دِن ہے''۔ اِس پر کُچھ سوالات ہیں کہ آیا یہ عید سات دنوں کی تھی (بحوالہ استثنا 16:13) یا آٹھ دنوں کی (بحوالہ احبار 23:36 نحمیاہ 8:17، دُوسرا مکابین 10:60 اور جوزفز)۔ یسوع کے دور ظاہری طور یہ آٹھ دنوں کی عید تھی، بحر حال، آخری دن شیلوم کے حوض سے پانی نہیں نکالا جاتا تھا الطار کی بُنیاد پر نہیں ڈالا جاتا تھا جیسے یہ دیگر سات دنوں میں کیا جاتا تھا۔ ہم تلمند کے طریق سُکھا کی رسم سے جانتے ہیں جو یسعیاہ 12:3 کا حوالہ دیتی ہے۔ یہ فصلوں کیلئے بارش کیلئے کی جانے والی دُعا ہو سکتی ہے۔

☆ ''اگر''۔ یہ تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جس کا مطلب اہل کام ہے۔

☆ ''کوئی پیاسا ہو''۔ یسوع میں ایمان کیلئے عالمگیر دعوت! دیکھیئے 7:17 پر نوٹ۔

☆ ''تو میرے پاس آ کر پیئے''۔ یسوع 15-4:13 میں وہی استعارہ استعمال کرتا ہے۔ یہ یسوع کا بطور ایسی مسیحائی چٹان کا حوالہ ہوسکتا ہے جس سے پانی پھوٹتا ہے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 10:4)۔ یہ ظاہری طور یسعیاہ 3-55:1 کی پُرانے عہدنامے کی دعوت سے تعلق رکھتا ہے اور نیز عید کے دوران پانی کا علامتی پھوٹنے کا تہذیبی موقع ہوسکتا ہے۔ کُچھ ابتدائی قدیم یونانی نُسخہ جات ''میرے پاس'' کو چھوڑ دیتے ہیں (بحوالہ MSS P66, N & D)۔ یہ P66e, P75 اور N میں شامل ہے اور اِس کا مفہوم سیاق وسباق میں ہے۔ یوحنا میں لوگوں کی ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ اُس پر ایمان لائیں۔ انجیل میں شخصی توجہ ہے۔

7:38۔ ''جو مُجھ پر ایمان لائے گا''۔ غور کریں کہ یہ ایک زمانہ حال صفت فعلی ہے۔ یہ ایمان میں شامل مسلسل شخصی تعلقات پر زور کو ظاہر کرتا ہے جیسے یوحنا 15 میں ''قائم رہنا'' ہے۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: ''ثابت قدم رہنے کی ضرورت'' 8:31 پر۔

☆ ''جیسا کہ کتابِ مُقدّس میں آیا ہے''۔ اِس اقتباس کیلئے خاص کتاب مُقدس کے بارے میں شناخت کرنا مُشکل ہے۔ یہ یسعیاہ 44:3;58:11 حزقیال 47:1 زکریاہ 13:1 یا 14:8 ہوسکتا ہے۔

☆ ''اُس کے اندر سے زِندگی کی پانی کی ندیاں جاری ہوگی''۔ اسم ضمیر قبل آنے والے کے طور بہت سے مفرُوضے رہے ہیں: (1) یسوع از خُود (بحوالہ انتدائی کلیسیا کے کاہن، NEB)؛ (2) انفرادی ایماندار جو مسیح پر ایمان لائے ہیں (پی 66، اوری گون)؛ یا (3) یروشلیم کا شہر۔ آرامی میں ''اُس کے'' کا مطلب ''اُس کی'' ہوسکتا ہے اور یہ شہر کا حوالہ ہوسکتا ہے (یہ ربیّوں کا مُقام ہے، بحوالہ حزقیال 12-47:1 اور زکریاہ 14:8)۔
یسوع نے اپنے آپ کو زندگی کا پانی کہا (بحوالہ 4:10)۔ اِس سیاق وسباق میں یہ رُوح اُلقدس ہے (بحوالہ آیت 39)۔ جو یسوع کے پیروکاروں میں زندگی کا پانی مہیا کرتا ہے اور پیدا کرتا ہے (بحوالہ گورڈن ڈی فی کی کتاب ''کس حد تک تشریح؟'' صفحات 87-83)۔ یہ ایمانداروں میں مسیح کی تشکیل کیلئے رُوح اُلقدس کے کام کے متوازی ہے (بحوالہ رومیوں 8:29 گلتیوں 4:19 افسیوں 4:13)۔

7:39۔ ''کیونکہ رُوح اب تک نازِل نہ ہوا تھا اِس لئے کہ یِسُوعؔ ابھی اپنے جلاِل کو نہ پہنچا تھا''۔ ظاہری طور یہ یوحنا کی اِس بیان کے معنی پر بعد کی سوچ کی عکاسی ہے (بحوالہ 16:70)۔ نیز یہ کلوری اور پینتیکوست کے معنوں کا بطور ''جلال'' کے دیکھے جانے کا بھی اظہار ہے (بحوالہ یوحنا 3:14;12:23;17:1ff)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 7:40-44

۴۰۔ پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سن کر کہا بے شک یہی وہ نبی ہے۔ ۴۱۔ اوروں نے یہ کہا یہ مسیح ہے اور بعض نے کہا کیوں؟ کیا مسیح گلیل سے آئے گا؟ ۴۲۔ کیا کتاب مقدس میں نہیں آیا کہ مسیح داؤد کی نسل اور بیت لحم کے گاؤں سے آئے گا جہاں کا داؤد تھا؟ ۴۳۔ پس لوگوں میں اس کے سبب سے اختلاف ہوا۔ ۴۴۔ اور ان میں سے بعض اسے پکڑنا چاہتے تھے مگر کسی نے اس پر ہاتھ نہ ڈالا۔

7:40۔''بیشک یہی وہ نبی ہے''۔ یہ مُوسیٰ کے مسیحائی وعدے کا اشارہ ہے جو استثنا 18:15,18 میں پایا جاتا ہے۔بہتیرے یسوع کو نبی کے طور پر پہچانتے ہیں (بحوالہ 4:19;6:14;9:17 متی 21:11)۔وہ یسوع کی قوت کو پہچانتے ہیں لیکن اُس کی شخصیت اور کام کی غلط سمجھ رکھتے ہیں اسلام بھی یسوع کیلئے اِسی لقب کا استعمال کرتا ہے لیکن اُس کے پیغام کی غلط سمجھ رکھتا ہے۔

7:41۔''اَوروں نے کہا یہ مسیح ہے''۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اصطلاح ''مسیح'' عبرانی اصطلاح ''مسیحا'' کے مساوی ہے جس کا مطلب ''مسح کیا گیا'' ہے۔پُرانے عہدنامے میں بادشاہ، کاہن اور نبیوں کو خُدا کی بُلاہٹ اور تیاری کی علامت کے طور پر مسح کیا جاتا تھا۔

☆۔''اور بعض نے کہا کیوں؟ کیا مسیح گلیلِ سے آئے گا؟''۔ یونانی گرائمر کی بناوٹ اِس سوال کا جواب ''نہیں'' کی توقع کرتی ہے۔لیکن یسعیاہ 9:1 پھر کیا ہے؟

7:42۔اِس سوال کی گرائمر کی بناوٹ جواب ''ہاں'' کی توقع کرتی ہے۔

☆ ''داوٗد کی نسل''۔(بحوالہ دوٗسرا سیموئیل 7، متی 21:9;22:42)۔

☆''بیت الحم کے گاوٗں سے، جہاں کا داوٗد تھا''۔ یہ طنز کا ایک اور استعمال ہے (بحوالہ میکاہ 5:2-3 اور متی 2:5-6)۔

7:43۔یسوع اور اُس کا پیغام ہمیشہ تقسیم پیدا کرتا ہے (بحوالہ 7:48-52;9:16;10:19 متی 10:34-39 لُوقا 12:51-53)۔ یہ مٹی کی تمثیل کا بھید ہے (بحوالہ متی 13)۔ کُچھ کے رُوحانی کان ہوتے ہیں اور کُچھ کے نہیں (بحوالہ متی 10:27;11:15;13:9,15 [دو مرتبہ] 16,43؛ مرقس 4:9,23;7:16;8:18 لُوقا 8:8;14:35)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 7:45-52

۴۵۔پس پیادے سردار کاہنوں اور فریسیوں کے پاس آئے اور اُنہوں نے اُن سے کہا تم اُسے کیوں نہ لائے؟ ۴۶۔پیادوں نے کہا کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا ۔۴۷۔فریسیوں نے اُنہیں جواب دیا کیا تم بھی گمراہ ہو گے؟ ۔۴۸۔ بھلا سرداروں یا فریسیوں میں سے بھی کوئی پر اِیمان لایا؟ ۔۴۹۔مگر یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں۔۵۰۔نیکدیمس جو اس کے پاس پہلے آیا تھا اور انہی میں تھا ان سے کہا۔۵۱۔کیا ہماری شریعت کسی کو مجرم ٹھہراتی ہے جب تک اس کی سن کر جان نہ لے کہ وہ کیا کرتا ہے ؟۔۵۲۔انہوں نے اس کے جواب میں کہا کیا تو بھی گلیل کا ہے؟ تلاش کر اور دیکھ کہ گلیل میں سے کوئی نبی برپا نہیں ہونے کا۔[پھر ان میں سے ہر ایک اپنے گھر کو چلا گیا۔

7:46۔''پیادِوں نے جواب دِیا کہ انسان نے کبھی اَیسا کلام نہیں کیا'' یہ ایک بہت ہی حیران کُن گواہی ہے: (1) اُنہوں نے بھیڑ کے خوف کا ذکر نہیں جو اُن کیلئے ایک اچھا بہانہ ہو سکتا تھا؛ (2) یہ ہیکل کے پیادے اپنی یسوع کے بارے رائے میں غیر جانبدار تھے جبکہ بھیڑ منقسم تھی؛ اور (3) یہ لوگ حُکم بجالانے کیلئے تھے نہ کہ اپنی رائے دینے کا حق رکھتے تھے۔

7:48 ''بھلا سرداروں یا فریسیوں میں سے بھی کوئی اُس پر ایمان لایا؟''۔دونوں آیات 47 اور 48 میں یونانی گرائمر کی بناوٹ جواب ''نہیں'' کی توقع کرتی ہے۔اصطلاح ''سردار'' صدر مجلس کا حوالہ دیتی ہے۔ یہاں ہمارے پاس صدوٗقی اور فریسی (مُکمل صدر مجلس) ہیں جو عام طور پر ایک دوٗسرے سے مخالفت رکھتے تھے جبکہ اپنی یسوع کے خلاف مُخالفت میں متحد تھے (بحوالہ 11:47,57;18:3)۔

7:49۔''مگر یہ عام لوگ جو شریعت سے واقفِ نہیں لعنتی ہیں''۔ یہ ''سرزمین کے لوگوں'' (amhaares) کا حوالہ ہے جو مذہبی رہنماوٗں کی جانب سے تحقیر سے دیکھے جاتے تھے کیونکہ وہ دستوٗروں کو نہیں مانتے تھے (بحوالہ استثنا 27:26)۔ یوحنا کا طنز آیت 50 میں مسلسل دیکھا جاسکتا ہے جہاں نیکدیمس اُن پر نُکتہ اُٹھاتا ہے کہ وہ بھی یسوع سے ایسا برتاوٗ کر کے یہودی شریعت کو توڑ رہے ہیں۔دیکھئیے مذہب پرستی کا المیہ۔وہ جو عام لوگوں کو لعنتی کہتے ہیں خُود لعنتی ہوتے ہیں۔اگر نُور تاریکی بن گیا ہے تو تاریکی کتنی وسیع ہے۔ جدید، قدامت پرست، تعلیم یافتہ مذہب پرست دھیان رکھیں۔

7:51۔''کیا ہماری شرِیعت کسی شخص کو مُجرِم ٹھہراتی ہے جب تک پہلے اُس کی سُن کر جان نہ لے کہ وہ کیا کرتا ہے؟''۔یونانی گرائمر کی بناوٹ جواب ''نہیں'' کی توقع کرتی ہے (بحوالہ خرُوج 23:1 استثنا 1:16)۔

7:52۔''کیا تو بھی گلِیل کا ہے''۔یہ صدر مجلس کی یسوع کے خلاف ذاتی مخالفت کو ظاہر کرتا ہے۔

☆۔''تلاش کر اور دیکھ''۔لفظ ''تلاش کر'' میں یہودیت میں کتاب مُقدس پر تحقیق کے اشارے ہیں (بحوالہ 5:39)۔یہ دوبارہ یوحنا کے طنز کو ظاہر کرتا ہے۔ایلیاہ (بحوالہ پہلا سلاطین 17:1) اور یوناہ (بحوالہ دوُسرا سلاطین 14:25) ہو سیع اور نحوم کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اُن کا مطلب استثنا 18:15,19؛ پیدائش 49:10 دوُسرا سیموئیل 7 کا نبی ہو سکتا ہے۔

7:53-8:11۔دیکھیئے باب 8 کی ابتدا میں نوٹ۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تاکہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ یسوع کے باب 7 میں الفاظ کے پس منظر میں کون سی عید ہے؟

2۔ ''عید خیام'' کو بیان کریں اور اِس کے مقصد کی وضاحت کریں۔

3۔ مذہبی رہنما یسوع کے اتنے مخالف کیوں تھے؟

4۔ اُن مختلف گروہوں کا اندراج کریں جو یسوع کے بارے میں اِس باب میں تبصرہ کرتے ہیں۔

یوحنا باب ۸ (John 8)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

UBS	NKJV	NRSV	TEV	NJB
زنا میں پکڑی جانے والی عورت 7:53-8:11	زنا کار دُنیا کے نُور کا سامنا کرتی ہے 7:53-8:12	زنا میں پکڑی جانے والی عورت 7:53-8:11	زنا میں پکڑی جانے والی عورت 7:53-8:10	زنا کار عورت 7:53-8:10
یسوع، دُنیا کا نُور 8:12-20	یسوع اپنی شخصی گواہی کا دفاع کرتا ہے 8:13-20	یسوع دُنیا کا نُور 8:12-20	یسوع، دُنیا کا نُور 8:12;8:13; 8:14-18;8:19a;8:19b;8:20	یسوع کی آپ اپنی گواہی پر بات چیت 8:13-18;8:19; 8:20
جہاں میں جاتا ہوں تُم نہیں آ سکتے 8:21-30	یسوع اپنے جانے کی پیشنگوئی کرتا ہے 8:21-29	8:21-30	تُم وہاں نہیں جا سکتے جہاں میں جاتا ہوں 8:21;8:22; 8:22-24;8:25a;8:25b-26 8:27-29; 8:30	8:21;8:22-24;8:25a; 8:25b-26; 8:27-29; 8:30
سچائی تُم کو آزاد کرے گی 8:31-38	سچائی تُم کو آزاد کرے گی 8:30-36	8:31-33; 8:34-38; 8:39-47	سچائی تُم کو آزاد کرے گی 8:31-32;8:33;8:34-38; 8:39a; 8:39b-41a; 8:41b; 8:42-47	یسوع اور ابراہام 8:31-32;8:33-38; 8:39-41a; 8:41b-47
تُمہارا باپ ابلیس 8:39-47	ابراہام کی نسل اور شیطان 8:37-47			
ابراہام سے پیشتر، میں ہوں 8:48-59	ابراہام سے پیشتر، میں ہوں 8:48-59	8:48-59	یسوع اور ابراہام 8:48; 8:49-51;8:52-53;8:54-56; 8:57;8:58;8:59	8:48-51; 8:52-56; 8:57-58;8:59

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھیے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

7:53-8:11 کا عبارتی پس منظر:

ا۔ یوحنا7:53-8:11 یوحنا کی اصل انجیل کا حصّہ نہ تھا۔

ب۔ اِس حوالے (یونانی میں ایک فقرہ) کے انجیل میں سے چھوڑ دیئے جانے کے ثبوت درج ذیل ہیں:

1۔ بیرونی ثبوت

ا۔ قدیم ترین یونانی نُسخہ جات سے غائب ہے

ا۔ پیپری۔ پی65 (ابتدائی تیسری صدی)، پی75 (تیسری صدی)

۲۔ بڑے حروف کے نُسخہ جات۔ این (چوتھی صدی)، بی (چوتھی صدی)، مُمکنہ طور پر اے اور سی سے خارج ہیں۔ یہ یوحنا میں اِس مقام پر مسخ شُدہ ہیں لیکن جب بچ جانے والے نُسخہ جات کے پتوں کو ماپا گیا تو اِس حوالے کیلئے کوئی جگہ نہ تھی۔

ب۔ بہت سے بعد کے یونانی نُسخہ جات جن میں یہ شامل ہیں اِسکی خاص علامت سے نشاندہی کرتے ہیں جیسے ستارے کی علامت سے یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ یہ اصلی نہیں ہے۔

ج۔ یہ بعد کے نُسخہ جات میں بہت سے مختلف مقامات میں پایا جاتا ہے

ا۔ یوحنا7:36 کے بعد

۲۔ یوحنا7:44 کے بعد

۳۔ یوحنا7:25 کے بعد

۴۔ لُوقا میں21:38 کے بعد

۵۔ لُوقا میں24:53 کے بعد

د۔ قدیم تراجم سے خارج ہیں

ا۔ قدیم لاطینی

۲۔ قدیم شامی

۳۔ پشیتہ (بعد کی شامی) کی ابتدائی نقُول

ر۔ اِس عبارت پر کسی بھی یونانی راہبوں (بارھویں صدی تک) کا کوئی تبصرہ نہیں ہے

س۔ یہ کوڈکس ڈی (بیزائی)، سولہویں صدی کے مغربی نُسخہ جات، لاطینی ولگیٹ اور پشیتہ کے بعد کے ایڈیشن میں موجود ہے۔

2۔ اندرونی ثبوت

ا۔ لُغت اور طرزِ بیاں زیادہ تر لُوقا کا لگتا ہے بجائے یوحنا کے۔ یہ کُچھ یونانی نُسخہ جات میں لُوقا21:38 اور دیگر میں24:53 کے بعد رکھا گیا۔

ب۔ یہ عیدِ خیام کے بعد یہودی رہنماؤں کے ساتھ یسوع کی گُفتگو کے سیاق وسباق کو یکسر توڑتا ہے، 7:1-52;8:12-59 ۔

ج۔ نحوی تراکیب کی انجیلوں میں کوئی متوازیت نہیں ہے۔

3۔ مکمل تکنیکی بحث کیلئے برُوس ایم میٹزگر کی کتاب ''یونانی نئے عہدنامے کی عبارتی تفسیر'' صفحات219-221 دیکھیں۔

ج۔ یہ اندراج یسوع کی زندگی کی اصلی زُبانی روایت ہوسکتی ہے۔ بحرحال یسوع کی زندگی کے بہت سے حوالے ہیں جن کو انجیل کے لکھاریوں نے درج نہیں کیا ہے (یوحنا20:30-31) یہ انجیل کے لکھاری خُود تھے جن پر الہام ہوتا تھا بعد کے کاتبوں کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ یسوع کی زندگی کا کوئی حوالہ شامل کر سکیں حتیٰ کہ وہ تحقیق شُدہ ہی کیوں نہ ہو اور جو الہامی لکھاری نے شامل نہ کیا ہو۔ صرف اصل لکھاری کو ہی بصیرت ہوتی تھی کہ وہ پاک رُوح کی ہدایت سے یسوع کے کام اور کلام کا چُناؤ، ترتیب اور مطابقت کر سکیں۔ یہ حوالہ اصل نہیں ہے اور اِس لئے الہامی نہیں ہے اور ہماری بائبلوں میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔

د۔ میں نے چُنا ہے کہ میں اِس حوالے پر تبصرہ نہ کروں۔ میں اِس پر یقین نہیں رکھتا، یہ یوحنا کے قلم کے الفاظ ہیں اِس لئے الہامی نہیں ہیں (حتیٰ کہ وہ تاریخی ہیں)

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 8:12-20

۱۲۔ یِسُوع نے پھر اُن سے مخاطب ہو کر کہا دنیا کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔ ۱۳۔ فریسی نے اُس سے کہا تو اپنی گواہی آپ دیتا ہے تیری گواہی سچی نہیں۔ ۱۴۔ یسوعؑ نے جواب میں اُن سے کہا اگر چہ میں اپنی گواہی آپ دیتا ہوں تو بھی میری گواہی سچّی ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جاتا ہوں لیکن تم کو معلوم نہیں کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جاتا ہوں۔ ۱۵۔ تم جسم کے مطابق فیصلہ کرتے ہو میں کسی کا فیصلہ نہیں کرتا۔ ۱۶۔ اور اگر میں فیصلہ کروں بھی تو میرا فیصلہ سچا ہے کیونکہ میں اکیلا نہیں بلکہ میں ہوں اور باپ ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ۱۷۔ اور تمہاری توریت میں بھی لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی مل کر سچی ہوتی ہے۔ ۱۸۔ ایک تو میں خود اپنی گواہی دیتا ہوں اور ایک باپ جس نے مجھے بھیجا میری گواہی دیتا ہے۔ ۱۹۔ اُنہوں نے اُس سے کہا تیرا باپ کہاں ہے؟ یسوعؑ نے جواب دیا نہ تم مجھے جانتے ہو نہ میرے باپ کو اگر مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ ۲۰۔ اُس نے ہیکل میں تعلیم دیتے وقت یہ باتیں بیت المال میں کہیں اور کسی نے اسے نہ پکڑا کیونکہ ابھی تک اس کا وقت نہ آیا تھا۔

8:12۔ ''یِسُوعؑ نے پھر اُن سے مخاطِب ہو کر کہا''۔ اِس باب میں لوگوں کے ہجوم کے بارے میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ ظاہری طور پر عیدِ خیام ختم ہو چکی ہے اور یسوع ہیکل کے احاطے میں یہودی رہنماؤں سے بحث اور گواہی کی کوشش کیلئے وہاں موجود رہتا ہے۔

بحر حال، جب یسوع عید پر پانی کی رسم کو اپنا آپ ظاہر کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے، اِس حصّے میں وہ عید کی نُور کی رسم کو اپنا آپ ظاہر کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے۔

☆ ''نُور مَیں ہُوں''۔ ابواب چھ، سات اور آٹھ اسرائیل کی تاریخ کے ''بیابان کی صحرانوردی'' کے دور سے متعلقہ دکھائی دیتا ہے، استعاروں کے ذریعے جو یسوع اپنے لئے استعمال کرتا ہے درج ذیل ہیں: (1) باب چھ ''من'' اور ''زندگی کی روٹی'' استعمال کرتا ہے؛ (2) باب سات ''پانی'' اور ''زندگی کا پانی'' استعمال کرتا ہے؛ (3) باب آٹھ ''نُور'' اور ''زندگی کا نُور''۔ یہ نُور کا استعارہ پُورے یوحنا مین دہرایا گیا ہے (بحوالہ 1:4-5,8-9;3:19-21;9:5;12:46)۔ اِس پر بھی کچھ بحث رہی ہے کہ اصل میں یہ کس کا حوالہ ہے: (1) تاریکی کا قدیم خوف؛ (2) پُرانے عہد نامہ میں خُدا کا لقب (بحوالہ زبُور 27:1 یسعیاہ 62:20 پہلا یوحنا 1:5)؛ (3) عید خیام کا پس منظر، زنانہ خانے میں شمع کا جلایا جانا؛ (4) بیابان کی صحرانوردی کے دور میں سروں پر بادل کی اوٹ کا اشارہ، جو خُدا کی موجودگی کی علامت تھا یا (5) پُرانے عہد نامے میں مسیحائی القابات (بحوالہ یسعیاہ 42:6;49:6 لُوقا 2:32)۔ ربّی بھی ''نُور'' کو مسیحا کے لقب کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ عید خیام کے دوران زنانہ خانے میں بڑی شمعوں کا جلایا جانا یسوع کے بیانات کی واضح ترتیب ہے۔ نُور کا مسیحائی مفہوم اور 1:4,8 کے خاص حوالے ہیکل میں رسم سے مماثلت رکھتے ہیں تاکہ یسوع اپنی حقیقی اصلیت کو ظاہر کرنا جاری رکھے۔

یہ یوحنا میں ''میں ہوں'' کے سات بیانات ہیں (جو پیشنگوئی کی تقلید کے ساتھ ہیں)

۱۔ میں زندگی کی روٹی ہوں (6:35,41,46,51)

۲۔ میں دُنیا کا نُور ہوں (8:12;9:5 بحوالہ 1:4,9;12:46)

۳۔ میں بھیڑ خانے کا دروازہ ہوں (10:7,9)

۴۔ میں اچھا چرواہا ہوں (10:11,14)

۵۔ قیامت اور زندگی میں ہوں (11:25)

۶۔ راہ، حق اور زندگی میں ہوں (14:6)

۷۔ میں حقیقی انگور کا درخت ہوں (15:1,5)

یہ بیمثال بیانات جو صرف یوحنا میں پائے جاتے ہیں یسوع کی شخصیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یوحنا اِن شخصی نجات کے پہلوؤں کو مرکز نگاہ بناتا ہے۔ ہمیں اُس پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

☆ ''دُنیا کا''۔ یہ اصطلاح یسوع مسیح کی انجیل کی عالمگیر وسعت کو ظاہر کرتی ہے (بحوالہ 3:16)۔

☆۔''جو میری پیروی کرے گا''۔ یہ زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے۔ یہ یادرکھنا چاہیئے کہ مسیحیت بُنیادی طور پر کوئی عقیدہ یا الٰہیات نہیں ہے بلکہ یہ شاگردی کی طرزِ زندگی کی پیروی کے ساتھ ایک شخصی تعلق ہے(بحوالہ پہلا یوحنا1:7)۔

☆''اندھیرے میں نہ چلے گا''۔ یہ شیطان کے''غیر نجات یافتوں کی آنکھیں اندھی کر دینے'' کے الٰہیاتی نظریئے کا اشارہ ہے(بحوالہ دُوسرا کرنتھیوں4:4)۔ یہاں پُرانے عہد نامے کے حوالوں کا مزید اشارہ ہے جو خُدا کے الفاظ جیسے''راہ کیلئے روشنی اور قدموں کیلئے چراغ'' کی بات کرتے ہیں(بحوالہ زبُور119:105)۔

☆۔''زِندگی کا نُور''۔ یسوع خُدا کی زندگی رکھتا ہے اور اِسے اپنے پیروکاروں کو دیتا ہے(بحوالہ متی5:14)اُن کو جو خُدا نے اُسے دیئے ہیں۔

8:13۔''تیری گواہی سچّی نہیں''۔ یہودی ثبوت کا شرعی تکنیکی ہونا مانگتے ہیں(بحوالہ گنتی35:30 استثنا17:6;19:15-21)۔ یسوع نے پہلے اِس اہم اعتراض پر بات کی ے (بحوالہ یوحنا5:31ff)اور بہت سی گواہیاں دی ہیں۔ اِس سیاق وسباق میں اُس کی گواہی باپ ہے۔

8:14,16۔''اگر...اگر'' یہ دونوں تیسرے درجے کے مشرُوط فقرے ہیں جن کا مطلب اہل حتی کہ ممکنہ عمل ہے۔ باب آٹھ میں بہت سی صُورتحال اِسی طرز کی ہیں۔

☆۔''مجھے معلوم ہے کہ مَیں کہاں سے آیاہُوں اور کہاں کو جاتاہُوں'' یسوع کے پاس باپ سے ابتدا سے ہونے کی شعوری یاداشت ہے،اور نیز اپنے منصوبے کی سمجھ اور نبوتی وقت کی ترتیب کے معنی(بحوالہ یوحنا1:1-4;14-18;7:28-29;13:1;17:5)۔

☆۔''لیکن تُم کو معلوم نہیں کہ مَیں کہاں سے آتاہُوں اور کہاں کو جاتاہُوں''۔ یہ باب سات سے مناسبت ہونی چاہیئے ۔وہ یسوع کی جائے پیدائش نہیں جانتے(بحوالہ آیات 41-42)نہ ہی یہ کہ وہ کہاں جاتا ہے(بحوالہ 7:34-36;8:21)۔دیکھیئے خصُوصی موضوع:یسوع کی گواہیاں1:8پر۔

8:15۔''تُم جِسم کے مُطابِق فیصلہ کرتے ہو''۔ یہ بھی باب سات کا اشارہ ہے(بحوالہ آیت24)۔

☆۔''مَیں کِسی کا فیصلہ نہیں کرتا''۔ کُچھ یہاں یوحنا3:17 اور9:39 میں تضاد دیکھتے ہیں۔ یسوع فیصلہ کرنے نہیں بلکہ زندگی دینے کیلئے آیا تھا۔اُس کی آمد کی اہم حقیقت سے وہ جو اُسے رد کرتے ہیں کی عدالت ہوتی ہے(بحوالہ 3:18-21)۔

8:16-18۔دوبارہ یہ عدالت کے معاملے کیلئے دو گواہیوں کی ضرورت کا جاری ہونا ہے(بحوالہ گنتی35:30استثنا17:6;19:15)۔یسوع کسی طور بھی غیر یقینی اصطلاحات میں اپنی خُدا کے ساتھ وحدانیت کی تصدیق کرتا ہے(بحوالہ 7:29;14:9)۔دیکھیئے خصُوصی موضوع:یسوع کی گواہیاں1:8پر۔

8:19۔''تیرا باپ کہاں ہے؟''۔ وہ ابھی بھی یسوع کو جسمانی لغوی درج پر سمجھ رہے تھے۔اُن کے تکبُرانہ اور خلاف قیاس ذہن سچائی کیلئے بند تھے(بحوالہ آیت27)۔

☆''اگر مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے''۔ یہ دوسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے۔ یہ اکثر''حقیقت کے برعکس'' کہلاتا ہے۔''اگر مُجھے جانتے، جو تُم نہیں جانتے،تو میرے باپ کو بھی جانتے، جو تُم نہیں جانتے''۔ یہ موضوع5:37سے دُہرایا گیا ہے۔ یوحنا کی انجیل کا خاکہ کھینچنا مُشکل ہے کیونکہ یہ دُہرائی گئی دھنوں کا سرگم یا بھرتی کے انداز کا منقش پردہ ہے۔

8:20۔''اُس نے ہیکل میں یہ باتیں کہیں''۔ ہیکل کوئی علیحدہ عمارت نہ تھی۔ ربیوں کی روایات کہتی ہیں وہاں تیرہ باجے کی شکل کے بڑے مرتبان تھے،اور ہر ایک پر خاص مقصد کیلئے نشان کیا گیا تھا جو زنانہ خانے میں پڑے تھے(بحوالہ مرقس12:41)جہاں عید خیام کے دوران بڑی شمع جلائی جاتی تھی

☆''ابھی تک اُس کا وقت نہ آیا تھا''۔ دیکھیئے نوٹ2:4 پر۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 8:21-30

۲۱۔اُس نے پھران سے کہا کہ میں جاتا ہوں اورتم مجھے ڈھونڈو گے اوراپنے گناہوں میں مرو گے جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے۔۲۲۔پس یہوُدِیوں نے کہا کیاوہ اپنے آپ کو مارڈالے گا جو کہتا ہے کہ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے۔۲۳۔اس نے ان سے کہا تم نیچے کے ہو میں اوپر کا ہوں تم دنیا کے ہو میں دنیا کا نہیں ہوں۔۲۴۔اس لئے میں نے تم سے یہ کہا کہ اپنے گناہوں میں مرو گے کیونکہ اگرتم ایمان نہ لاؤ گے کہ میں وہی ہوں تو اپنے گناہوں میں مرو گے۔۲۵۔انہوں نے اس سے کہا تو کون ہے؟ یسوعؔ نے ان سے کہا وہی ہوں جو شروع سے تم سے کہتا آیا ہوں۔۲۶۔مجھے تمہاری نسبت بہت کچھ کہنا اور فیصلہ کرنا ہے لیکن جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچّا ہے اور جو میں نے اس سے سنا وہی دنیا سے کہتا ہوں۔۲۷۔وہ نہ سمجھے کہ ہم سے باپ کی نسبت کہتا ہے۔۲۸۔پس یسوعؔ نے کہا کہ جب تم اِبن آدم کو اُونچے پر چڑھاؤ گے تو جانو گے کہ میں وہی ہوں اوراپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں۔۲۹۔اورجس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے اس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اُسے پسند آتے ہیں۔۳۰۔جب وہ یہ باتیں کہہ رہا تھا تو بہتیرے اس پر ایمان لائے۔

8:21-22۔''جہاں مَیں جاتاہُوں تُم نہیں آسکتے۔۔۔کیاوہ اپنے آپ کو مارڈالے گا جو کہتا ہے کہ جہاں مَیں جاتاہُوں تُم نہیں آسکتے''۔آیت 22 کا سوال جواب ''نہیں'' کی توقع رکھتا ہے۔یہ سیاق وسباق سے ظاہر ہے کہ حالانکہ وہ اُس کے بیان کو غلط سمجھے تھے(بحوالہ 7:34-36)وہ اِسے اُس کی موت سے جوڑتے ہیں۔جوزفز سے ہم جانتے ہیں کہ خودکُشی کرنے والے کو برزخ کے گھٹیاترین حصّے میں سزا کے طور رکھا جاتا ہے۔اُن کا سوال ظاہری طور یہ اشارہ کرتا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ یسوع کو تصور کرتے ہیں کہ اُسے ہونا چاہئے۔

8:21۔''اوراپنے گُناہ میں مَروگے''۔یہ لُغوی طور''اپنے گُناہوں میں تُم مروگے''۔اصطلاح گُناہ آیت 21 میں واحد ہے اور آیت 24 میں جمع۔یہ بُنیادی طور پر یسوع کی بطور مسیح سے انکار کا حوالہ ہے (بحوالہ آیت 24)یہ حقیقتاً نحوی تراکیب کی انجیلوں کا ناقابل مُعافی گُناہ ہے مذہبی رہنما یسوع کو اُس کے کلام اور نشانات کی روشنی میں رد کرتے ہیں۔

8:23 ''تُم نیچے کے ہو۔اورمَیں اُوپر کاہُوں''۔یہ یوحنا کے عمودی دہرے پن کی ایک اور مثال ہے(بحوالہ 7:35-36;18:36)۔یوحنا کا اپنے آپ،جو اوُپر سے ہے اور یہودیوں،جو نیچے سے ہیں کے درمیان فرق ایک دہراپن تشکیل دیتا ہے جو انجیلوں میں بیمثال ہے۔نحوی انجیلیں (متی،مرقس،لُوقا)دو یہودی ادوار میں فرق پیش کرتی ہیں،یعنی موجودہ بدی کا دور اور مُستقبل کا راستبازی کا دور۔یہ فرق اصطلاحات عمودی دہراپن بمقابلہ افقی دہراپن کو بیان کرتا ہے۔کیا یسوع نے دونوں مختلف ترتیبوں میں تعلیم دی؟ ممکنہ طور نحوی تراکیب کی انجیلیں یسوع کی لوگوں میں تعلیم دینے کا اندراج کرتی ہیں جبکہ یوحنا شاگردوں کو علیحدہ تعلیم دینے کا اندراج کرتا ہے۔

☆ ''تُم دُنیاکے ہو''۔دُنیابدی کی قوت میں رہتی ہے(بحوالہ دُوسرا کرنتھیوں 4:4 افسیوں 2:2 اور پہلا یوحنا 5:19)۔

8:24 ''نہ لاؤ''۔یہ تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جس کا مطلب اہل کام ہے۔

☆ NASB,NKJV	''تُم ایمان لاؤ کہ میں وہی ہوں''	NRSV, JB	''ایمان لاؤ کہ میں وہی ہوں''
TEV	''ایمان لاؤ،کہ میں وہ ہوں جو میں ہوں''	NJB	''ایمان لاؤ کہ میں وہی ہوں''

یہ یسوع کی اپنی الٰہی فطرت کی سمجھ کا ایک مضبوط بیان ہے۔وہ پُرانے عہدنامے کا لقب یہواہ استعمال کرتا ہے(بحوالہ خرُوج 3:14 کا ''میں ہوں''۔یہ یوحنا میں المشہور ''میں ہوں'' بیانات سے واضح ہے۔اِس میں کوئی وثُوقیت نہیں ہے(بحوالہ 4:26;6:20;8:24,25,58;13:19;18:5,6,8)۔دیکھئیے خصُوصی موضوع:یوحنا کا ''ایمان'' کا استعمال 2:23 پر۔

8:25 NASB	''جو میں تُم سے شروع سے کہتا آیا ہوں''	NKJV	''وہی ہوں جو شرُوع سے تُم سے کہتا آیا ہوں''
NRSV	''میں تُم سے بالکل بھی کیوں بات کروں''	TEV	''جمیں نے تُم سے بہت شروع سے کیا کہا؟''

اصل میں یونانی نُسخہ جات میں الفاظ کے درمیان کوئی خالی جگہ نہ تھی۔ یہ یونانی حروف الفاظ بنانے کیلئے منقسم کئے جاسکتے ہیں جو اِس سیاق وسباق میں موزوں ہوتے ہیں۔ تراجم کا متفرق ہونا نُسخہ جات کے تفرقات سے متعلقہ نہیں ہے۔ درج ذیل تراجیحات ہیں: (1) ho ti ۔ میں تُم سے بالکل کیوں بات کروں (NRSV)؛ (2) hote ۔ میں تُم سے شروع سے کہتا آیا ہوں (NASB,NKJV,TEV,NJB,NIV)؛ (3) ho ti بطور فریاد کیلئے سامی محاورہ۔ کہ میں تمام تر تُم سے بات کرتا ہوں (NRSV)۔
یہ ممکنہ طور یوحنا کا الفاظوں کا کھیل ہے کہ اصطلاح ''شروع سے'' پیدائش 1:1 اور یوحنا 1:1 کی یونانی توریت کے ترجمے میں استعمال ہوا ہے۔ یسوع ''ابتدا'' سے تھا اور اُنہیں یہ سب تمام تر بتاتا رہا ہے۔

8:26-27۔ یہ اصطلاحات یوحنا میں تاکید کیلئے دہرائی گئی ہیں: (1) باپ نے مُجھے بھیجا (بحوالہ 3:17,34;4:34;5:36,38;6:29,44,47;7:28-29;8:16,26,42; 10:36;11:42;12:49;14:24;15:21;17:3,18,21,23,25;20:21)؛ (2) باپ سچا ہے (بحوالہ 3:33;7:28)؛ اور (3) یسوع کی تعلیمات باپ کی طرف سے ہیں (بحوالہ 3:11;7:16-17;8:26,28,40;12:49;14:24;15:15)۔

☆ ''دُنیا''۔ دیکھیئے نوٹ 1:10 پر۔

8:28۔ ''جب تُم ابن آدم کو اُونچے پر چڑھاؤ گے''۔ یہ پُرانے عہد نامے کا گنتی 21:4-9 کیلئے اشارہ ہے جس پر یوحنا 3:14 میں بات چیت ہوئی یہ اصطلاح جیسے یوحنا میں بہت سی اصطلاحات کی طرح دہرے معنی رکھتا ہے۔ اِس کا مطلب ''چڑھاؤ گے'' بطور صلیب پر ہے لیکن اِس کا اکثر استعمال ''اُوپر جانے'' کے معنوں میں ہے جیسے کہ اعمال 2:33;5:31 فلپیوں 2:9۔ یسوع جانتا ہے کہ وہ موت کیلئے آیا تھا (بحوالہ مرقس 10:45)

☆ ''ابن آدم''۔ یہ یسوع کا خُود چُنا ہوا لقب ہے کیونکہ اِس ربیوں کی یہودیت کے تحت کوئی عسکری یا قومی مفہوم نہ تھا۔ یسوع نے یہ لب چُنا کیونکہ یہ دونوں انسانیت کے نظریات (بحوالہ حزقیال 2:1 زبُور 8:4) اور مرتبہ خُدوندی (بحوالہ دانی ایل 7:13) کو جوڑتا ہے

8:29 ''اُس نے مُجھے اکیلا نہیں چھوڑا'' یسوع کی باپ میں شراکت اُسے قائم رکھتی ہے (بحوالہ 8:16;16:32)۔ اِسی لئے صلیبی سفر اتنا مُشکل تھا (بحوالہ مرقس 15:34)

8:30۔ ''تو بہتیرے اُس پر اِیمان لائے''۔ اِس حوالے میں اصطلاح ''ایمان'' کے استعمال میں بہت وسعت ہے۔ یہ کُچھ سُننے والوں کیلئے گہرے ایمان کا حوالہ ہے (بحوالہ متی 13 مرقس 4)۔ وہ اپنی سمجھ کے طلب کی بُنیاد پر تسلیم کرنا چاہتے تھے کہ وہ مسیحا تھا۔ 8:30-58 کا سیاق وسباق واضح طور ظاہر کرتا ہے کہ وہ سچے ایماندار نہیں تھے (بحوالہ 2:23-25)۔ یوحنا میں یہاں کئی درجات ایمان کیلئے ہیں اور سارے نجات کیلئے نہیں ہیں۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع 2:23 پر۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 8:31-33

۳۱۔ پس یسوع نے اُن یہوُدیوں سے کہا جنہوں نے اُس کا یقین کیا تھا کہ اگر تم میرے کلام رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ ۳۲۔ اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔ ۳۳۔ اُنہوں نے اُسے جواب دیا کہ ہم تو ابرہام کی نسل سے ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے تو کیونکر کہتا ہے کہ تم آزاد کئے جاؤ گے؟۔

8:31۔ ''اگر تُم قائم رہو گے''۔ یہ تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جس کا مطلب اہل کام ہے۔ یہ مسلسل ایمان پر زور کا اظہار یوحنا 15 میں بھی واضح طور پر ہے۔ یہ عنصر انجیل کی مُنادی کے اعلان میں نہیں ہے۔ ایمان ایمان لانے کیلئے (بحوالہ 5:24)، تابعداری کیلئے اور قائم رہنے کیلئے ہے۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: قائم رہنا، پہلا یوحنا 2:10 میں۔

خصُوصی موضوع: قائم رہنے کی ضرورت

بائبل کی مسیحی زندگی سے متعلقہ الٰہی تعلیم کو بیان کرنا مُشکل ہے کیونکہ یہ روایتی مشرقی لسانیاتی جوڑوں میں ہے۔ یہ جوڑے متضاد دکھائی دیتے ہیں لیکن دونوں بائبل سے ہوتے ہیں

۱۔ کیا نجات مسیح پر بھروسے کیلئے ایک ابتدائی فیصلہ ہے یا شاگردی کیلئے زندگی بھر کا عہد ہے؟

۲۔ کیا نجات اختیار رکھنے والے خُدا کی طرف سے فضل کے وسیلے سے چُنا جانا ہے یا انسان کا ایمان لانا اور الٰہی دعوت کیلئے توبہ کا ردِعمل ہے؟

۳۔ کیا نجات ایک مرتبہ قبولیت کے بعد کھونا مُشکل ہے یا کوئی مسلسل کوشش کی ضرورت ہوتی ہے؟

قائم رہنے کا اجراء پُوری کلیسیائی تاریخ میں فتنہ ساز رہا ہے۔ مسئلہ نئے عہد نامے میں ظاہری تضاد والے حوالوں سے شروع ہوا۔

۱۔ یقین دہانی پر عبارتیں

ا۔ یسوع کے بیانات (یوحنا 6:37;10:28-29)۔

ب۔ پولُوس کے بیانات (رومیوں 8:35-39 افسیوں 1:13;2:5,8-9 فلپیوں 1:6;2:13 دُوسرا تھسلنیکیوں 3:3 دُوسرا تمیتھیس 1:12;4:18)۔

ج۔ پطرس کے بیانات (پہلا پطرس 1:4-5)

۲۔ قائم رہنے کی ضرورت پر عبارتیں

ا۔ یسوع کے بیانات (متی 10:22;13:1-9,24-30;24:13 مرقس 13:13 یوحنا 8:31;15:4-10 مُکاشفہ 2:7,17,20;3:5,12,21)۔

ب۔ پولُوس کے بیانات (رومیوں 11:22 پہلا کرنتھیوں 15:2 دُوسرا کرنتھیوں 13:5 گلتیوں 1:6;3:4;5:4;6:9 فلپیوں 2:12;3:18-20 کُلسیوں 1:23)

ج۔ عبرانیوں کے لکھاری کے بیانات (2:1;3:6,14;4:14;6:11)

د۔ یوحنا کے بیانات (پہلا یوحنا 2:6 دُوسرا یوحنا 9)

ر۔ باپ کے بیانات (مُکاشفہ 21:7)

بائبل کی نجات کا اجراء مُحبت، رحم، اور اختیار رکھنے والے تثلیثی خُدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ کوئی انسان رُوح کی ابتدا کے بغیر نجات نہیں پا سکتا (بحوالہ یوحنا 6:44,65)۔ مرتبہ خُداوندی پہلے آتی ہے اور ایجنڈا طے کرتی ہے لیکن تقاضا کرتی ہے کہ انسان ایمان اور توبہ دونوں ابتدائی اور مسلسل کا ردِعمل کریں۔ خُدا انسانوں کے ساتھ عہد کے تعلق میں کام کرتا ہے۔ وہاں مراعات اور ذمہ داریاں ہیں۔

نجات کی دعوت تمام انسانوں کو دی جاتی ہے۔ یسوع کی موت برگشتہ تخلیق کے گُناہ کے مسئلے کیلئے تھی۔ خُدا نے ایک راستہ دیا ہے کہ چاہتا ہے کہ وہ تمام جو اُس کی صُورت پر بنائے گئے ہیں وہ اُس کی مُحبت اور یسوع میں فراہمی پر ردِعمل کریں۔

اگر آپ غیر کیلونسٹک نُکتہ نظر سے اِس موضوع پر مذید پڑھنا چاہتے ہیں تو درج ذیل کتابیں دیکھیں:

۱۔ ڈیل مُوڈی کی کتاب ''سچائی کا کلمہ'' جسے ایئرڈمینز نے 1981 میں شائع کیا (صفحات 348-365)

۲۔ ہاورڈ مارشل کی کتاب ''خُدا کی قُدرت سے ہوا'' جسے بیت عنیاہ فیلوشپ نے 1969 میں شائع کیا۔

۳۔ رابرٹ شینک کی کتاب ''بیٹے میں زندگی'' جسے ویسٹ کوٹ نے 1961 میں شائع کیا۔

بائبل اِس معاملے میں دو مختلف مسئلوں کو مخاطب کرتی ہے: (1) یقین دہانی کو بطور بے ثمر زندگی، خُود غرض زندگی گُزارنے کی اجازت کے طور لینا، (2) اُن کی حوصلہ افزائی کرنا جو مُنادی اور شخصی گُناہ سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ غلط گروہ غلط پیغامات لے رہے ہیں اور الہیاتی نظام محدود بائبل کے حوالوں پر تشکیل دے رہے ہیں۔ کُچھ مسیحیوں کو یقین دہانی کیلئے پیغام کی اشد ضرورت ہے جبکہ دُوسروں کو سخت تنبیہ کی ضرورت ہے۔ آپ کونسے گروہ میں ہیں؟

☆ ''اگر تُم میرے کلام پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے''۔ یسوع طرز زندگی کی تابعداری پر زور دیتا ہے (بحوالہ لُوقا 6:46 دُوسرا یوحنا 9)۔

8:32۔ ''اور واقف ہو گے''۔ یہ پُرانے عہد نامے کے معنی ''جاننے'' میں استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ''شخصی تعلقات'' ہے یعنی ''شناسا سچائی'' کے معنوں میں نہیں (بحوالہ

پیدائش 4:1 یرمیاہ 1:5)۔

8:32,40,44,45,46۔"سچائی"۔ یہ سیاق وسباق کا کلیدی نظریہ ہے۔ اِس اصطلاح میں دو اشارے ہیں: (1) قابل اعتبار ہونا یا (2) سچائی بمقابلہ جھوٹ۔ دونوں اشارے یسوع کی زندگی اور مُنادی کے حوالے سے دُرست ہیں۔ وہ دونوں طور انجیل کی منزل اور مواد ہے۔ سچائی بُنیادی طور ایک شخص ہے۔ یسوع شخصی باپ کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ آیت اکثر سیاق وسباق سے نکال لی جاتی ہے اور تعلیمی ترتیب میں استعمال ہوتی ہے۔ حقایق، حتیٰ کہ سچے حقائق، حتیٰ کہ بہت سے سچے حقائق، کسی کو آزاد نہیں دیکھتے (بحوالہ واعظ 1:18)۔ دیکھیئے سچائی پر خصُوصی موضوع 6:55 اور 17:3 پر۔

8:32۔"تُم کو آزاد کرے گی"۔ ایماندار، شریعت، دستُوروں اور کارکردگی کی بُنیاد پر انسانی مذہبیت سے آزاد ہیں۔ بحر حال آزاد ایماندار اپنے آپ کو انجیل کی خاطر پابند کرتے ہیں (بحوالہ رومیوں 14:1-15:6 پہلا کرنتھیوں 8-10)۔

8:33۔"ہم تو ابرہؔام کی نسلِ سے ہیں اور کبھی کِسی کی غلامی میں نہیں رہے"۔ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ کتنا اندھا نسلی تکبُر یہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو مصر، شام، بابل، فارس، یونان، اور روم کے بارے میں کیا خیال ہے؟

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 8:34-38

۳۴۔ یسوؔع نے اُنہیں جواب دیا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے۔ ۳۵۔ اور غلام اب تک گھر میں نہیں رہتا بیٹا ابد تک رہتا ہے۔ ۳۶۔ پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو تم واقعی آزاد ہوگے۔ ۳۶۔ میں جانتا ہوں کہ تم ابرہؔام کی نسل سے ہو تو بھی میرے قتل کی کوشش میں ہو کیونکہ میرا کلام تمہارے دل میں جگہ نہیں پاتا ۔۳۸۔ میں جو اپنے باپ کے ہاں دیکھا ہے وہ کہتا ہوں اور تم نے جو اپنے باپ سے سنا ہے وہ کرتے ہو۔

8:34۔"جو کوئی گُناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے"۔ یسوع آیت 32 میں اپنے سابقہ فقرے "آزاد کرے گی" کے پس پُشت رُوحانی حقیقت کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے، اور جسے آیت 33 میں بیان ظاہر کرتا ہے کہ وہ غلط سمجھے ہیں۔ یہ بیان یسوع کے آیات 21 اور 24 میں مضبوط الزامات سے تعلق رکھتا ہے۔ اُس کا اِن دائرہ کار سے باہر پیروکاروں کو ملامت آیات 47-44 میں کاملیت پاتی ہے۔
جیسے کہ فرینک سٹیگ اپنی کتاب "نئے عہدنامے کی الٰہیات" میں بیان کرتا ہے کہ "انسان کی خاطر کا طنز یہ ہے کہ وہ پابندی اُس کی آزاد ہونے کی کوشش کا نتیجہ ہے" (صفحہ 32)۔

8:35۔ یہ آیت براہ راست آیت 34 سے تعلق نہیں رکھتی لیکن آیت 36 سے ہے۔ یسوع نہ کہ ربیّوں کی یہودیت کا مُوسیٰ حقیقی بیٹا ہے۔ صرف اُس میں ایمان، نہ کہ بے انتہا دستُور اور رسومات اُس آزاد کریں گے (بحوالہ آیت 32)۔

8:36۔"اگر"۔ یہ تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو اہل کام کی بات کرتا ہے۔

8:37۔"میرے قتلِ کی کوشش میں ہو"۔ (بحوالہ 5:18;7:1,19;8:37,40;11:53)

☆"میرا کلام تمہارے دِل میں جگہ نہیں پاتا"۔ یہ فقرہ کئی انداز میں سمجھا جاسکتا ہے۔ مددگار مُطالعاتی امداد "چھبیس تراجم میں بائبل" ہے:

١۔ "کیونکہ کلام تُم میں آزاد مرضی نہیں رکھتا" (American Standard Version)
٢۔ "تُم میں کوئی جگہ نہیں پاتا"۔ ہنری الفورڈ کا نیا عہدنامہ
٣۔ "تُم میں کوئی جگہ نہیں بناتا"۔ نیا عہدنامہ: جیمس مُوفات کا نیا ترجمہ
٤۔ "تُم میں کوئی جگہ نہیں پاتا"۔ تاکیدی نیا عہدنامہ: جے بی روتھرہم کا نیا ترجمہ

۵۔ ''کیونکہ میرا کلام تُمہارے دل میں جگہ نہیں پاتا''۔ائی وی،رئیو کی چار انجیلیں

8:38۔''مَیں نے جو دیکھا''۔یہ ایک کامل عملی علامتی ہے جو یسوع کی باپ کے ساتھ ابتدا سے اور موجودہ شراکت سے تعلق رکھتا ہے(بحوالہ آیت 40,42)۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:8:39-47

۳۹۔اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا کہ ہمارا باپ تو ابرہؔام ہے یسوؔع نے اُن سے کہا اگر تم ابرہؔام کے فرزند ہوتے تو ابرہؔام کے سے کام کرتے۔۴۰۔لیکن اب تم مجھ جیسے شخص کے قتل کی کوشش میں ہو جس نے تم کو وہی حق بات بتائی جو خدا سے سنی۔ابرہام نے تو یہ نہیں کیا تھا۔۴۱۔تم اپنے باپ کے سے کام کرتے ہو۔انہوں نے اس سے کہا ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے ہمارا ایک باپ ہے یعنی خدا۔۴۲۔یسوع نے ان سے کہا اگر تمہارا باپ خدا ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے اس لئے کہ میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا بلکہ اس نے مجھے بھیجا۔۴۳۔تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے ؟اس لئے کہ میرا کلام سن نہیں سکتے۔۴۴۔تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس میں سچائی ہے نہیں جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی سی ہی کہتا ہے کیونکہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔ ۴۵۔لیکن میں جو سچ بولتا ہوں اسی لئے تم میرا یقین نہیں کرتے۔۴۶۔تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے؟اگر میں سچ بولتا ہوں تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے؟۔۴۷۔جو خدا سے ہوتا ہے وہ خدا کی باتیں سنتا ہے تم اس لئے نہیں سنتے کہ خدا سے نہیں ہو۔

8:39۔''ہمارا باپ تو ابرہام ہے''یسوع اُن کا ابراہام کی نسل سے ہونے کی تصدیق کرتا ہے لیکن نُکتہ اُٹھاتا ہے کہ اُن کی خاندانی خصُوصیات شیطان کی ہیں(بحوالہ آیات 38,44)۔ شخصی ایمان کا تعلق نہ کہ نسلی شناخت،یہودیوں کو خُدا میں راست ٹھہراتی ہے(بحوالہ استثنا 6:5,13 رومیوں 2:28-29;9:6)۔

☆''اگر''۔یہ قسم میں پہلے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے(جیسے جملے کے شرطیہ جُز میں۔یہ ei کے ساتھ زمانہ حال عملی علامتی ہے)لیکن یہ دُوسرے درجے کے مشرُوط کے طور پر کام کر رہا ہے(بحوالہ آیات 19 اور 42)۔یونانی نُسخہ جات کے متفرقات اِس مرکب مشرُوط صُورت کو پہلا فعل غیر کامل سے تبدیل کر کے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔اگر ایسا ہے تو یہ یُوں پڑھا جا سکتا ہے''اگر تُم ابراہام کے فرزند ہوتے،جو کہ تُم نہیں ہو،تو ابراہام کے سے کام کرتے،جو تُم نہیں کرتے''۔

8:40۔''مُجھ جیسے شخص''۔یسوع نہ صرف اپنے آپ کو یہواہ کا نُمائندہ سمجھتا ہے،یہواہ کے ساتھ الٰہی رُوح میں برابر،بلکہ ایک حقیقی انسان بھی سمجھتا ہے۔یہ دعویٰ عارفین جھوٹے اُستادوں کے رُوح اور جسمانی چیزوں کے درمیان ہمیشہ کی دہریت کے دعویٰ کی نفی کرتا ہے(بحوالہ پہلا یوحنا 1:1-4;4:1-4)۔

8:41	NASB,NKJV	''ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے''	NRSV	''ہم ناجائز فرزند نہیں ہیں''
	TEV	''ہم حقیقی فرزند ہیں''	NJB	''ہم ناجائز پیدا نہیں ہوئے''

یہ ہوسکتا ہے کہ آیت 48 کی تہمتوں سے تعلق رکھتا ہو(''تُو سامری ہے'')۔یہ ایسا لگتا ہے کہ یہودی یہ کہہ رہے تھے کہ یسوع ناجائز فرزند ہے یعنی مُکمل طور یہودی نسل سے نہیں ہے ۔بعد میں ربیّوں کے ذرائع کہہ سکتے ہیں کہ یسوع رومی سپاہی کا فرزند تھا۔

☆۔''ہمارا ایک باپ ہے یعنی خُدا''۔یہ بیان پُرانے عہدنامے کی وحدانیت کی عکاسی کرتا ہے(بحوالہ استثنا 4:35,39;6:4-5)جس کا پدرانہ اصطلاحات میں اظہار ہوا ہے (بحوالہ استثنا 32:6 یسعیاہ 1:2;63:16;64:8)۔یہاں دونوں طرح مُشکل تھا:یہ یہودی رہنما خُدا کی وحدانیت کی تصدیق کرتے ہیں(بحوالہ استثنا 6:4-5)اور یہ کہ مُوسویٰ شریعت سے تابعداری خُدا کے راست تعلق لائی(بحوالہ استثنا 6:1-3,17,24-25)۔یسوع خُدا کے ساتھ ایک ہونے کا دعویٰ لیکر آیا۔یسوع دعویٰ کرتا ہے کہ خُداوند میں راست ٹھہرنا شریعت کے کاموں کی تکمیل کی بُنیاد پر نہیں بلکہ اُس میں شخصی ایمان ہونے پر ہے۔اُن کی اُلجھن اور بے اعتنا ہی سمجھ میں آتی ہے مگر یہاں وہ ہے جہاں رُوح کی بصیرت اور یسوع کے بڑے کام ایمان لاتے ہیں۔

8:42۔''اگر''۔یہ دُوسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو''حقیقت سے برعکس'' کہلاتا ہے۔''اگر خُدا تُمہارا باپ ہے،جو کہ وہ نہیں ہے،تُم مُجھ سے مُحبت رکھتے،جو تُم نہیں رکھتے''

(بحوالہ آیت 47)۔

8:43۔''اِس لیئے کہ تُم میرا کلام سُن نہیں سکتے''۔ یہ رُوحانی قبُولیت اور سمجھ کا حوالہ ہے۔اُن کے کوئی رُوحانی کان نہ تھے(بحوالہ یسعیاہ10-6:9 متی;43 ,16-15,13:9;11:15 مرقس8:18;7:16;4:9,23 لُوقا8:8;14:35 اعمال27-7:51;28:26)۔

8:44۔''تُم اپنے باپ اِبلیس سے ہو''۔اُس دور کے مذہبی رہنماؤں کیلیئے کیا ہی چونکا دینے والا بیان ہے(بحوالہ آیت 47)۔اِس مُشترکہ خاندانی خصُوصیت کے نظریئے کا اظہار عبرانی محاورے''کے فرزند۔۔''میں ہوتا ہے(بحوالہ متی13:38 اعمال13:10 پہلا یوحنا3:8,10)۔

☆۔''وہ شُروع ہی سے خُونی ہے''۔یہ بدی کا ہمیشہ سے ہونے کا مفہوم نہیں ہے بلکہ یہ آدم اور حوا کی سانپ کے اندر موجود رُوح کے وسیلے سے ہونے والی رُوحانی موت کی عکاسی کرتا ہے(بحوالہ پیدائش3)۔

8:46۔''تُم میں کوَن مُجھ پر گُناہ ثابت کرتا ہے''۔سیاق وسباق میں یہ جھوٹی گواہی کا حوالہ ہے۔شیطان جھوٹ بولتا ہے لیکن یسوع سچ کہتا ہے۔یسوع اُن یہودی رہنماؤں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اُس کے بیانات،تعلیمات کو جھُٹلائیں اور اُسے جھوٹا ثابت کریں۔اِس سیاق وسباق میں یہ بیان یسوع کے بطور الہیاتی مذہبی تعلیم کے بے گُناہ ہونے سے مناسبت رکھتا دکھائی نہیں دیتا۔
یوحنا میں''گُناہ''خُدا کے خلاف بغاوت کیلیئے گُناہ کے خاص عمل کے بجائے برگشتہ دُنیا میں ایک بدی اصُول ہے۔گُناہ سب کُچھ ہے۔یسوع نہیں ہے۔بُنیادی''گُناہ''ایمان نہ لانا ہے(بحوالہ16:9)۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:59-8:48

۴۸۔یہودیوں نے جواب میں اس سے کہا کیا ہم خوب نہیں کہتے کہ تو سامری ہے اور تجھ میں بدروح ہے؟۔۴۹۔یسوؔع نے جواب دیا کہ مجھ میں بدروح نہیں مگر میں اپنے باپ کی عزت کرتا ہوں اور تم میری بےعزتی کرتے ہو۔۵۰۔لیکن میں اپنی بزرگی نہیں چاہتا۔ہاں۔ایک ہے جو اسے چاہتا اور فیصلہ کرتا ہے۔۵۱۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک موت کو نہ دیکھے گا۔۵۲۔یہودیوں نے اس سے کہا کہ اب ہم نے جان لیا کہ تجھ میں بدروح ہے ابرہام مر گیا اور نبی مر گئے مگر تو کہتا ہے اگر کوئی میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک موت کا مزہ نہ چکھے گا۔۵۳۔ہمارا باپ ابرہام جو مر گیا کیا تو اس سے بڑا ہے؟ اور نبی مر گئے تو اپنے آپ کو کیا ٹھہراتا ہے؟۔۵۴۔یسوؔع نے جواب دیا اگر میں اپنی بڑائی کروں تو میری بڑائی کچھ نہیں لیکن میری بڑائی میرا باپ کرتا ہے جسے تم کہتے ہو کہ ہمارا خدا ہے۔۵۵۔تم نے اسے نہیں جانا لیکن میں اسے جانتا ہوں اور اگر کہوں کہ اسے نہیں جانتا تو تمہاری طرح جھوٹا بنوں گا مگر میں اسے جانتا ہوں اور اس کے کلام پر عمل کرتا ہوں۔۵۶۔تمہارا باپ ابرہام میرا دن دیکھنے کی امید پر بہت خوش تھا چنانچہ اس نے دیکھا اور خوش ہوا۔۵۷۔یہودیوں نے اس کہا کہ تیری عمر تو ابھی پچاس برس کی نہیں پھر کیا تو نے ابرہام کو دیکھا ہے؟۔۵۸۔یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس کہ ابرہام پیدا ہوا میں ہوں۔۵۹۔پس انہوں نے اسے مارنے کو پتھر اٹھائے مگر یسوع چھپ کر ہیکل سے نکل گیا۔

8:48۔''تُو سامری ہے اور تُجھ میں بدرُوح ہے؟''یہ بھی مُمکن ہے کہ حقیقی معنی کا عکس آرامی زُبان میں اصطلاح''سامری''کے پیچھے ہے،جس کا مطلب''بدرُوحوں کا سردار''ہے۔یسوع آرامی بولتا تھا۔اگر یہ دُرست ہے تو یہ یُوں موزوں لگتا ہے کہ مذہبی رہنما الزام لگاتے ہیں کہ یسوع کی قوت بدی کی کسی مافوق اُلفطرت ذریعے سے ہے۔یہ بھی مُمکن ہے کہ کسی کو یہ کہنا کہ تُم میں بدرُوح ہے اِس کا مطلب ہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے(بحوالہ آیت 52)۔
اگر مطلب''سامری''ہے تو وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یسوع بدعتی ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ حقیقی یہودی نہیں ہے(ابراہام نہ کہ اُس کا باپ)۔''سامری''بُرا بھلا کہنے اور تحقیر کی ایک اصطلاح ہے۔

☆۔''اپنی بُزرگی''۔دیکھیئے 1:14 پر نوٹ۔

8:51-52۔ ’’اگر۔۔اگر‘‘۔ یہ دونوں تیسرے درجے کے مشرُوط فقرے ہیں جن کا مطلب اہل کام ہے۔غور کریں تابعداری ایمان سے تعلق رکھتی ہے(بحوالہ 14:23;15:20;17:6)۔

☆۔ ’’کبھی موت کو نہ دیکھے گا‘‘۔ یہ ایک مضبوط دُہرا منفی ہے۔یہ واضح طور رُوحانی موت کا حوالہ ہے(بحوالہ آیات 21,24)، نہ کہ جسمانی موت(بحوالہ 5:24;6:40,47;11:25-26) یہ موت کا خوف کا حوالہ ہوسکتا ہے(بحوالہ پہلا کرنتھیوں 15:54-57)۔

8:52۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ یسوع کے بیان کو غلط سمجھتے ہیں(بحوالہ آیت 51)۔وہ اِسے ابراہام اور نبیوں سے تعلق کے طور لیتے ہیں۔

8:53۔ یہ سوال جواب ’’نہیں‘‘ کی توقع رکھتا ہے۔

☆۔ ’’تُو اپنے آپ کو کیا ٹھہراتا ہے‘‘۔ یہی اصل میں نُکتہ تھا۔یسوع آیات 54 اور 58 میں واضح طور نتیجہ بیان کرتا ہے اور اُسے توہین آمیزی کیلئے سنگسار کرنے کی کوشش کرتے ہیں(بحوالہ آیت 59)۔

8:54۔ ’’اگر‘‘۔ایک اور تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ جس کا مطلب اہل کام ہے۔

☆۔ ’’بڑائی‘‘۔ یہ یہاں عزت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے(بحوالہ رومیوں 1:21 پہلا کرنتھیوں 12:26)۔

8:55۔ ’’جاننا... جانتا‘‘۔انگریزی اصطلاح اِس آیت میں دو یونانی اصطلاحات ginasko اور oida کا ترجمہ کرتی ہے جو اِس سیاق وسباق میں مترادف دکھائی دیتی ہیں (بحوالہ 7:28-29)۔یسوع باپ کو جانتا ہے اور اپنے پیروکاروں پر اُسے ظاہر کرتا ہے۔دُنیا(حتیٰ کہ یہودی) باپ کو نہیں جانتے(بحوالہ 1:10;8:51;10:3;17:25)

8:56۔ ’’تمہارا باپ ابرہام‘‘۔ یہ ایک چونکا دینے والا بیان ہے۔یسوع اپنے آپ کو’’یہودیوں سے‘‘، ’’شریعت سے‘‘(بحوالہ 8:17)، ’’ہیکل سے‘‘ اور حتیٰ کہ باپ ابراہام سے فاصلے پر ظاہر کرتا ہے۔یہاں پُرانے عہد سے واضح علیحدگی ہے۔

☆۔ ’’میرا دِن دیکھنے کی اُمیدؔ پر بہُت خُوش تھا‘‘۔ یہ ایک مضارع وسطی علامتی ہے۔ابراہام کتنا مسیحا کو سمجھتا تھا؟ بہت سے تراجم اِس کا مُستقبل کے معنوں میں ترجمہ کرتے ہیں۔ درج ذیل انتخابات چھبیس تراجم میں بائبل سے لئے گئے ہیں:

ا۔ ’’خُوش وخُرم ہوا کہ وہ دیکھے گا‘‘۔تاکیدی نیا عہد نامہ: جے بی روتھرہم کی کتاب نیا ترجمہ

۲۔ ’’خُوش ہوا کہ وہ میرا دن دیکھے گا‘‘۔تجدیدی معیاری ورژن

۳۔ ’’دیکھنے کی اُمید پر بہت خُوش تھا‘‘۔ گیرٹ ورکوئے کی کتاب’’نئے عہد نامے کا برکلے ورژن‘‘

۴۔ ’’میری آمد کا دیکھنا‘‘ نیا عہدنامہ: ایڈگر جے گڈ سپیڈ کی کتاب’’امریکی ترجمہ‘‘

۵۔ ’’میرے دن کے بارے میں جاننے پر خُوش ہوا‘‘۔ولیم ایف بیک کی’’آج کی زُبانوں میں نیا عہدنامہ‘‘

☆۔ ’’اُس نے دیکھا اور خُوش ہُوا‘‘۔ یہ درج ذیل دو میں سے ایک کا حوالہ ہے:(1) کہ ابراہام کو اپنی زندگی میں مسیحا کی رویا تھی(بحوالہ دُوسرا ایسدراس 3:14) یا(2) کہ ابراہام زندہ تھا(آسمان پر) اور مسیحا کے زمین پر کاموں کے بارے میں جانتا تھا(بحوالہ عبرانیوں 11:13)۔

☆۔ ’’پیشتر اُس سے کہ ابرہام پیدا ہُوا مَیں ہُوں‘‘۔ یہ یہودیوں کیلئے توہین تھی اور انہوں نے یسوع کو سنگسار کرنے کی کوشش کی(بحوالہ خرُوج 3:12,14)۔وہ مکمل سمجھ گئے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا تھا جو کہ یہ تھا کہ وہ پیشتر سے مرتبہ خُداوندی رکھتا تھا(بحوالہ 4:26;6:20;8:24,28,54-59;13:19;18:5,6,8)

8:59۔ یہ اُن میں سے ایک وہ آیت ہے جو تشریح نگاروں کو یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ آیا (1) یہ ایک معجزہ تھا (بحوالہ لُوقا 4:30 اور یہاں کا عبارتی اضافہ) یا (2) کہ یسوع بھیڑ میں گُم ہو گیا کیونکہ وہ وہاں پر موجود دیگر یہودیوں کی طرح دکھائی دیتا تھا۔
وہاں الٰہی وقتی ترتیب تھی۔ یسوع جانتا تھا کہ وہ موت کیلئے آیا اور وہ جانتا تھا کہ کیسے، کب اور کہاں۔ ''اُس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا!

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ کیا یوحنا 7:53-8:11 یوحنا کی انجیل کا اصل حصّہ ہے؟ کیوں یا کیوں نہیں؟

2۔ یسوع کے بیان ''دُنیا کا نُور میں ہوں'' کا پس منظر کیا ہے؟

3۔ فریسی یسوع کے اتنے مخالف کیوں تھے؟

4۔ آیت 30 میں اصطلاح ''ایمان'' کی اُس سیاق وسباق کی روشنی میں جو بعد میں آتا ہے وضاحت کریں۔

یوحنا باب ۹ (John 9)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
جنم کے اندھے کی شفا 9:1-5;9:6-7;9:8-12	یسوع جنم کے اندھے کو اچھا کرتا ہے 9:1-2;9:3-5; 9:6-7;9:8;9:9a;9:9b;9:10; 9:11;9:12a;9:12b	یسوع اپنے آپ کو زندگی کے نُور کے طور ظاہر کرتا ہے 9:1-12	جنم کا اندھا بینائی پاتا ہے 9:1-12	جنم کے اندھے کا بینا کیا جانا 9:1-12
9:13-17; 9:18-23; 9:24-34	فریسی بینا ہونے والے سے تفتیش کرتے ہیں 9:13-15; 9:16a 9:16b;9:17a;9:17b; 9:18-19;9:20-23;9:24; 9:25;9:26;9:27;9:28-29; 9:30-33; 9:34	9:13-17; 9:18-23; 9:24-34	فریسی بینا ہونے والے شخص سے پُوچھ گچھ کرتے ہیں 9:13-34	فریسی بینا ہونے والے سے تفتیش کرتے ہیں 9:13-17; 9:18-23; 9:24-34
9:35-39; 9:40-41	رُوحانی اندھاپن 9:35;9:36; 9:37;9:38;9:39;9:40;9:41	9:35-41	حقیقی بینائی اور حقیقی اندھاپن 9:35-41	رُوحانی اندھاپن 9:35-39; 9:40-41

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

آیات 1-41 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

ا۔ اندھے کا اچھا کیا جانا، جو کہ یسوع کی مُنادی میں ایک نہایت بار بار ہونے والا معجزہ ہے، بہت سی مختلف تکنیکوں کو پُورا کرتا ہے۔

ب۔ اندھے کا اچھا کیا جانا ایک مسیحائی نشان تھا (بحوالہ یسعیاہ 29:18;35:5;42:7 متی 11:5)۔اِن شفاؤں کی وضاحت یسوع کے بیان کے فوری سیاق وسباق میں دیکھی جاسکتی ہے کہ وہ دُنیا کا نُور تھا (بحوالہ 8:12 اور 9:5)

ج۔ یہ باب اُس آدمی کے جسمانی اندھے پن اور فریسیوں کے رُوحانی اندھے پن کی عملی شکل کی تمثیل ہے (بحوالہ آیات 41-39 متی 6:23)۔

الفاظ اور ضربِ اُلمثال کی تحقیق:۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 9:1-12

۱۔ پھر اس نے جاتے وقت ایک شخص کو دیکھا جو جنم کا اندھا تھا۔ ۲۔ اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ اے ربی کس نے گناہ کیا تھا جو یہ اندھا پیدا ہوا تھا اس شخص نے یا اس کے ماں باپ نے؟ ۳۔ یسوع نے جواب دیا کہ نہ اس نے گناہ کیا تھا نہ اس کے ماں باپ نے بلکہ یہ اس لئے ہوا کہ خدا کے کام اُس میں ظاہر ہوں۔ ۴۔ جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اس کے کام دن ہی دن میں کرنا ضرور ہے وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا۔ ۵۔ جب تک میں دنیا میں ہوں دنیا کا نور ہوں۔ ۶۔ یہ کہہ کر اس نے زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹی سانی اور مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر۔ ۷۔ اس سے کہا جا شیلوخ (جس کا ترجمہ ''بھیجا ہوا'' ہے) کے حوض میں دھو لے۔ پس اس نے جا کر دھویا اور بینا ہو کر واپس آیا۔ ۸۔ پس پڑوسی اور جن جن لوگوں نے اسے بھیک مانگتے دیکھا کہنے لگے کیا یہ وہ نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟ ۹۔ بعض نے کہا یہ وہی ہے اوروں نے کہا نہیں لیکن کوئی اس کا ہم شکل ہے اس نے کہا میں وہی ہوں۔ ۱۰۔ پس وہ اس سے کہنے لگے کہ تیری آنکھیں کیونکر کھل گئیں؟ ۱۱۔ اُس نے جواب دیا کہ اُس شخص نے جس کا نام یسوع ہے مٹی سانی اور میری آنکھوں پر لگا کر مجھ سے کہا شیلوخ میں جا کر دھو لے پس میں گیا اور دھو کر بینا ہو گیا۔ ۱۲۔ انہوں نے اس سے کہا وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا

9:1۔ ''جنم کا اندھا''۔ یہ اِس قسم کی شفا کی واحد مثال ہے۔ یہاں دھوکے کا کوئی امکان نہیں تھا۔

9:2۔ ''اُس کے شاگرد''۔ یہ چھٹے باب سے ابتک پہلی مرتبہ اُس کے شاگردوں کا ذکر ہے۔ یہ (1) یہودیوں کے شاگرد جن کا ذکر باب 7:3 میں ہوا یا (2) بارہ کا حوالہ ہو سکتا ہے۔

☆۔ ''کِس نے گُناہ کِیا تھا جو یہ اندھا پیدا ہُوا اِس شخص نے یا اِس کے ماں باپ نے؟'' اِس سوال پر بہت الہیاتی بحث رہی ہے۔ ہمیں اِس کی تشریح قدیم یہودیت میں کرنی چاہئیے نہ کہ مشرقی مذہب میں۔ یہاں بہت سے مُمکنات ہیں: (1) یہ ماں باپ کے گُناہ کا حوالہ ہو سکتا ہے جس کا مفروضہ ربی پیدائش 25:22 سے لیتے ہیں۔ (2) یہ والدین یا باپ دادا کے گُناہ کا حوالہ ہو سکتا ہے جو اِس پیدا ہونے والے بچے پر اثر انداز ہوا (بحوالہ خرُوج 20:5 استثنا 5:9)؛ یا (3) یہ بیماری یا گُناہ کے درمیان تعلق کا حوالہ ہے جو ربیئوں کی الہیات میں عام ہے (بحوالہ یعقوب 5:15-16 یوحنا 5:14)۔
اِس کا مشرقی دور کے دوبارہ جنم لینے کی الہیات یا کرما کے چکر سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہ یہودیوں کی ترتیب ہے۔ اِس معاملے پر سیر حاصل بحث کیلئے جیمس ڈبلیو سائر کی کتاب کتابِ مُقدس کے بل دیکھیئے، صفحات 144-127۔

9:3۔ یہ آیت، یسوع کا آیت 2 میں شاگردوں کے سوال کا جواب دیتی ہے۔ بہت سی سچائیاں کارفرما ہیں: (1) گُناہ اور بیماری خُود بخُود کوئی تعلق نہیں رکھتے، اور (2) خُدا کی برکت کیلئے مسئلہ ہمیشہ موقع فراہم کرتا ہے۔

9:4۔ ''مُجھے ۔۔ ہمیں''۔ یہ اسم ضمیر واضح طور نہیں ملتے۔ بہت سے یونانی نُسخہ جات نے ایک یا دو کو تبدیل کر کے گرائمر کا توازن قائم کیا ہے۔ وہ اس الہیاتی حیثیت کی بھی عکاسی کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ چونکہ یسوع دُنیا کا نُور تھا پس ہمیں وہ نُور اپنے آج کے دور میں منعکس کرنا ہے (بحوالہ متی 5:14)

☆۔ ''رات آنے والی ہے''۔ آیت 5 کے ساتھ موازنہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ واضح طور استعاراتی ہے۔ رات درج ذیل کی نُمائندگی ہو سکتی ہے: (1) آنے والی عدالت (2) مواقعے بند ہونے کا دورانیہ یا (3) یسوع کو رد کیا جانا اور مصلُوبیت۔

9:5۔ ''دُنیا کا نُور مَیں ہُوں''۔ یوحنا اکثر رُوحانی حقیقتوں کیلئے ''نُور'' اور ''تاریکی'' کو استعاراتی طور پر استعمال کرتا ہے۔ یسوع بطور ''دُنیا کا نُور'' (بحوالہ 1:4-5,8-9; 3:17-21;8:12;9:5;12:46) ہو سکتا ہے پُرانے عہد نامے کے استعمال کی عکاسی ہو (بحوالہ یسعیاہ 42:6;49:6;51:4;60:1,3)۔

9:6۔''تھوک سے مٹی سانی''۔تھوک یہودیوں کا ایک گھریلو ٹوٹکا تھا۔یہ سبت کو استعمال کی اجازت نہ تھی(بحوالہ آیت 14)۔انجیل یسوع کے تھوک کے استعمال پر تین مثالوں کا اندراج دیتی ہے(بحوالہ مرقس 7:33;8:23 اور یہاں)۔اِس قبول کردہ،حتیٰ کہ توقع کردہ شفا کے طریقہ کار کے استعمال سے یسوع اُس آدمی کے ایمان کی جسمانی طور حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

9:7۔''شلوخ کے حوض''۔شیلوخ کا مطلب ہے''وہ جو بھیجا گیا''یہ حوض عید خیام کی رسُومات میں استعمال ہوتا تھا۔اصطلاح''بھیجا گیا''اِس حقیقت سے تعلق رکھتا ہے کہ حوض کا پانی گیہون کے چشمے سے آتا تھا جو یروشلیم شہر کے دیواروں سے باہر واقع تھا۔ربی لفظ''بھیجا گیا''کو مسیحائی استعمال سے جوڑتے ہیں۔

☆۔''دھولے''۔یہ اُس کے ایمان کا عمل تھا۔اُس نے یسوع کے الفاظ پر عمل کیا۔بحرحال یہ ابھی''نجات پانے والا ایمان''نہیں تھا(بحوالہ آیات 11,17,36,38)۔ایمان ایک عمل ہے۔تمام انجیلوں سے یوحنا ایمان کے''درجات''ظاہر کرتا ہے۔باب 8 ایک گروہ کو ظاہر کرتا ہے جو''ایمان''رکھتا تھا لیکن نجات پر نہیں(بحوالہ متی 13،مرقس 4 مٹی کی تمثیل)۔دیکھیئے درج ذیل خصُوصی موضوع:

خصُوصی موضوع:نجات کیلیئے استعمال ہونے یونانی فعل کے زمانے

نجات کوئی پیداوار نہیں بلکہ ایک تعلق ہے۔کسی کے مسیح پر یقین رکھنے سے یہ ختم نہیں ہوجاتی ہے؛یہ صرف شروع ہوتی ہے!یہ کوئی فوری بیمہ پالیسی نہیں ہے نہ ہی عالم اقدس کیلیئے کوئی ٹکٹ ہے مگر یسوع کے ساتھ ذاتی تعلق جو روزمرہ کی مسیح کی طرز کی زندگی میں جارہ ہوتا ہے۔

نجات بطور ایک تکمیل شُدہ عمل(مضارع)

- اعمال 15:11
- رومیوں 8:24
- دوُسرا تیمتھیس 1:9
- طیطس 3:5
- رومیوں 13:11(مضارع کو مُستقبل کی دُرست سمت کے تعین کیلیئے شامل کرتا ہے)۔

نجات بطور موجودیت کی صُورت(کامل)

- افسیوں 2:5,8

نجات بطور ایک جاری رہنے والا عمل(فعل حال)

- پہلا کرنتھیوں 1:18;15:2
- دوُسرا کرنتھیوں 2:15
- پہلا پطرس 3:21;4:18

نجات بطور مُستقبل کا انجام آخرت(فعل کے زمانے یا سیاق وسباق میں مُستقبل)

- (متی 10:22;24:13 مرقس 13:13 میں مفہوم ہے۔)
- رومیوں 5:9,10;10:9,13
- پہلا کرنتھیوں 3:15;5:5
- فلپیوں 1:28
- پہلا تھسلنیکیوں 5:8,9

- پہلا تمیتھیس 4:16
- عبرانیوں 1:14;9:28
- پہلا پطرس 1:5,9

اِس لئے نجات ابتدائی ایمان کے فیصلے سے شروع ہوتی ہے (بحوالہ یوحنا 1:12;3:16 رومیوں 10:9-13) مگر یہ ایمان کے طرز زندگی کے عمل میں جاری ہونی چاہیئے (بحوالہ رومیوں 8:29 گلتیوں 4:19 افسیوں 1:4;2:10) جو کہ ایک دن بصری طور پر انجام آخرت کو پہنچے گی۔ (بحوالہ پہلا یوحنا 3:2)۔ یہ آخری حالت جلالی کہلاتی ہے۔ یہ یوں بیان کی جاسکتی ہے:

1۔ ابتدائی نجات۔۔واجبیت (گُناہ کے کفارے سے بچایا جانا)

2۔ بتدریج بڑھنے والی نجات۔۔پاک قرار دیا جانا (گُناہ کی قوت سے بچایا جانا)

3۔ فیصلہ کُن نجات۔۔۔جلالی (گُناہ کی موجودیت سے بچایا جانا)

9:8۔ ''پس پڑوسی''۔ اِس معجزے کیلئے گواہی رکھنے والے تین گروہوں کا اِس باب میں ذکر ہوا ہے: (1) اُس کے پڑوسی (آیت 8)؛ (2) آدمی خُود (آیت 11)؛ اور (3) اُس کا ماں باپ (آیت 18)۔ وہاں پڑوسی اِس شفا پر متفق نہ تھے جیسے فریسی نہ تھے۔

☆۔ ''کیا یہ وُہی نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟'' ۔ یہ یونانی سوال جواب ''نہیں'' کی توقع کرتا ہے۔

9:9۔ ''مَیں وہ ہی ہُوں''۔ یہ وہی یونانی محاورہ ہے جو یسوع 4:26;6:20;8:24,28,58;13:19;18:5,6,8 میں استعمال کرتا ہے۔ یہ سیاق وسباق ظاہر کرتا ہے کہ اِس صُورت میں از خُود الٰہی اشارے نہیں ہیں۔ اِسی طرح کا ابہام اصطلاح kurios میں بھی ہے جو آیات 36 میں (خُداوند) اور 38 (خُداوند) اسی باب میں استعمال ہوئی ہیں

9:11-12۔ یہ بات چیت ظاہر کرتی ہے کہ اِس آدمی کی شفا میں فوری طور روُحانی نجات شامل نہیں ہے۔ اِس آدمی کا ایمان اُس کی یسوع کے ساتھ مُلاقاتوں سے فروغ پاتا ہے (بحوالہ آیت 35)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 9:13-17

۱۳۔لوگ اس شخص کو جو پہلے اندھا تھا فریسیوں کے پاس لے گئے۔۱۴۔اور جس روز یسوع نے مٹی سان کر اس کی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبت کا دن تھا۔۱۵۔پھر فریسیوں نے بھی اس سے پوچھا تو کس طرح بینا ہوا؟ اس نے ان سے کہا اس نے میری آنکھوں پر مٹی لگائی۔ پھر دھو لیا اور اب بینا ہوں۔۱۶۔پس بعض فریسی کہنے لگے کہ یہ آدمی خدا کی طرف سے نہیں کیونکہ سبت کے دن کو نہیں مانتا مگر بعض نے کہا کہ گنہگار آدمی کیونکر ایسے معجزے دکھا سکتا ہے؟ پس ان میں اختلاف ہوا۔۱۷۔انہوں نے پھر اس اندھے سے کہا کہ اس نے جو تیری آنکھیں کھولیں تو اس کے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا نبی ہے۔

9:13۔ ''وہ''۔ یہ یقیناً پڑوسیوں کا حوالہ ہے۔

☆۔ ''فریسیوں''۔ یوحنا میں یہودی رہنماؤں کیلئے دو مختلف اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ اُن کا اکثر بطور ''یہودی'' حوالہ دیا جاتا ہے (بحوالہ آیات 18,22)۔ بحر حال اِس باب میں وہ آیات 13,15,16 اور 40 میں فریسی کہلاتے ہیں۔

9:14۔ ''جس روز یِسُوع نے مٹّی سان کر اُس کی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبت کا دِن تھا''۔ یہودی رہنماؤں کے روایتی اصُول (یہودی دستُور جو تلمند میں درج ہیں) اِس آدمی کی ضرورت کو نمونہ بناتے ہیں (بحوالہ 5:9;9:16 متی 23:24)۔ یہ بالکل ایسے ہے کہ یسوع یسوع نے جان بُوجھ کر اِس مقصد کیلئے سبت کے دن ایسا کیا تاکہ وہ اُن رہنماؤں سے الٰہیاتی بحث کر سکے۔ دیکھیئے 5:9 پر نوٹ۔

9:16۔فریسی ہوسکتا ہے کہ استثنا13:1-5 کی بناپر یسوع کے بارے میں یہ رائے قائم کرر ہے ہوں۔

☆۔''پس اُن میں اختلاف ہوا''۔یسوع ہمیشہ ایسی صُورتحال پیدا کرتا تھا(بحوالہ 6:52;7:43;10:19 متی10:34-39)۔

9:17۔''وہ نبی ہے''۔یہ باب اُس آدمی کے ایمان کی ترویج ظاہر کرتا ہے(بحوالہ آیات36,38)۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:9:18-23

۱۸۔لیکن یہودیوں کو یقین نہ آیا کہ یہ اندھا تھا اور بینا ہوگیا ہے جب تک انہوں نے اس کے ماں باپ کو جو بینا ہوگیا تھا بلا کر۔۱۹۔اُن سے نہ پوچھالیا کہ کیا یہ تمہارا بیٹا ہے جسے تم کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ پھر اب کیونکر دیکھتا ہے؟۔۲۰۔اس کے ماں باپ نے جواب میں کہا ہم جانتے ہے کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور اندھا پیدا ہوا تھا۔۲۱۔لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اب وہ کیونکر دیکھتا ہے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس نے اس کی آنکھیں کھولیں وہ تو بالغ ہے اسی سے پوچھو وہ اپنا حال آپ کہہ دے گا۔۲۲۔یہ اس کے ماں باپ نے یہودیوں کے ڈر سے کہا کیونکہ یہودی ایکا کر چکے تھے کہ اگر کوئی اس کے مسیح ہونے کا اقرار کرے تو عبادت خانہ سے خارج کیا جائے گا ۲۳۔اس واسطے اس کے ماں باپ نے کہا کہ وہ بالغ ہے اسی سے پوچھو۔

9:22-23۔''اگر کوئی اُس کے مسیح ہونے کا اِقرار کرے''۔یہ تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔ماں باپ اُن رہنماؤں سے خوف ذدہ تھے۔یہاں بہت سی گواہیاں ہیں جو اِس شفا کی تصدیق کرتی ہیں:(1) پڑوسی(آیات8-10)؛(2) آدمی از خُود(آیات11-17,24-33)اور(3) اُسکے ماں باپ(آیات18-23)۔

خصُوصی موضوع:اقرار

ا۔ یہاں اِسی یونانی بُنیاد کیلئے استعمال ہونے والے اقرار یا اعتراف homolegeo اور exomologeo کیلئے دوصُورتیں ہیں۔یعقوب میں استعمال ہونے والی مرکب اصطلاح homo سے ہے۔یعنی وہی، lego،بات کرنا ، اور ex میں سے۔بُنیادی مطلب وہی بات کہنا یا کے ساتھ مُتفق ہونا ہے۔ex لوگوں میں اعلان کے نظریئے میں اضافہ ہے۔

ب۔ اِس لفظ کے گروہ کا انگریزی ترجمہ درج ذیل ہے:

ا۔ تعریف کرنا

۲۔ اتفاق کرنا

۳۔ اعلان کرنا

۴۔ اقبال کرنا

۵۔ اقرار کرنا

ج۔ اِس لفظ کے گروہ کا بظاہر دو اُلٹ استعمال بھی ہے

ا۔ تعریف کرنا(خُدا کی)

۲۔ گُناہ کا اقبال کرنا

یہ انسان کی خُدا کی پاکیزگی کی سُوجھ بُوجھ اور اُس کی اپنی گُناہگاری سے ترویج پائی ہوگی۔ایک سچائی کو ماننا دونوں کو ماننا ہوتا ہے۔

د۔ اِس لفظ کے گروہ کا نئے عہدنامے کا استعمال درج ذیل ہے

ا۔ وعدہ کرنا(بحوالہ متی14:7 اعمال7:17)

۲۔ اتفاق کرنا یا کسی چیز کو قبُول کرنا(بحوالہ یوحنا1:20 لُوقا22:6 اعمال24:14 عبرانیوں11:13)

۳۔ تعریف کرنا(بحوالہ متی11:25 لُوقا10:21 رومیوں14:11;15:9)

۴۔ کو تسلیم کرنا

ا۔ شخص (بحوالہ متی 10:32 لُوقا 12:8 یوحنا 12:42;9:22 رومیوں 10:9 فلپیّوں 2:11 مُکاشفہ 3:5)

ب۔ سچائی (بحوالہ اعمال 23:8 دُوسرا کرنتھیوں 11:13 پہلا یوحنا 4:2)

۵۔ کھُلے عام اعلان کرنا (شرعی معنی مذہبی تصدیق میں فروغ پاتے ہیں، بحوالہ اعمال 24:14 پہلا تمتھیس 6:13)

ا۔ خطا کے اعتراف کے بغیر (بحوالہ پہلا تمتھیس 6:12 عبرانیوں 10:23)

ب۔ خطا کے اعتراف کے ساتھ (بحوالہ متی 3:6 اعمال 19:18 عبرانیوں 4:14 یعقوب 5:16 پہلا یوحنا 1:9)۔

9:22۔ ''تو عِبادت خانہ سے خارِج کیا جائے گا''۔ واضح طور پر ماں باپ پُوچھ گچھ سے خوف زدہ تھے (بحوالہ 49-7:47)۔ یہ عمل عزرا کے حوالے کی جانب جاتا ہے (بحوالہ 10:8)۔ ہم ربیوں کے مواد سے جانتے ہیں کہ وہاں تین قسم کا خارج کیا جاتا تھا: (1) ایک ہفتے کیلئے (2) ایک ماہ کیلئے یا (3) ساری زندگی کیلئے۔

☆۔ ''اِقرار''۔ یہ ایک مرکب اصطلاح ہے (''چاہنا'' اور ''بات کرنا'')۔ یہ کھُلے عام اعلان یا سرعام اقرار کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ یہاں یہ یسوع پر بطور مسیحا ایمان کا حوالہ ہے۔

☆۔ ''عِبادت خانہ سے خارِج کیا جائے گا''۔ (بحوالہ 12:42;16:2)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 9:24-34

۲۴۔ پس انہوں نے اس شخص کو جو اندھا تھا دوبارہ بلا کر کہا کہ خدا کی تمجید کر ہم تو یہ جانتے ہے کہ یہ آدمی گنہگار ہے۔ ۲۵۔ اس نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہے یا نہیں ایک بات جانتا ہوں کہ میں اندھا تھا اب بینا ہوں۔ ۲۶۔ پھر انہوں نے اس سے کہا کہ اس نے تیرے ساتھ کیا کس طرح تیری آنکھیں کھولیں؟ ۲۷۔ اس نے انہیں جواب دیا کہ میں تم سے کہہ چکا اور تم نے نہ سنا دوبارہ کیوں سنا چاہتے ہو؟ کیا تُم بھی اُس کے شاگرد ہونا چاہتے ہو؟ ۲۸۔ وہ اسے برا بھلا کہہ کر کہنے لگے کہ تو ہی اس کا شاگرد ہے ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ ۲۹۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا ہے مگر اس شخص کو نہیں جانتے کہ کہاں کا ہے۔ ۳۰۔ اس آدمی نے جواب میں ان سے کہا یہ تعجب کی بات کہ تم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے حالانکہ اس نے میری آنکھیں کھولیں۔ ۳۱۔ ہم جانتے ہے کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا لیکن اگر کوئی خدا پرست ہو اور اس کی مرضی پر چلے تو اس کی سنتا ہے۔ ۳۲۔ دنیا کے شروع سے کبھی سننے میں نہیں آیا کہ کسی نے جنم کے اندھے کی آنکھیں کھولی ہوں۔ ۳۳۔ اگر یہ شخص خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا۔ ۳۴۔ انہوں نے جواب میں اس سے کہا تو تو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا تو ہم کو کیا سکھاتا ہے۔ اور انہوں نے اسے باہر نکال دیا۔

9:24۔ ''خُدا کی تمجید کر''۔ یہ سچائی کی یقین دہانی کیلئے حلف اُٹھانے کا کُلیہ تھا (بحوالہ یوشیع 7:19)۔

9:25۔ یہ آیت 16 کا حوالہ ہونا چاہیئے۔ آدمی الٰہیات پر بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن وہ اپنی یسوع سے مُلاقات کے نتیجے کا دعویٰ کرتا ہے۔

9:27۔ ''کیا تُم بھی اُس کے شاگرد ہونا چاہتے ہو؟''۔ یونانی گرائمر کی صُورت جواب ''نہیں'' کی توقع کرتی ہے لیکن سوال پُوچھنے کا انداز سخت طنزیہ تھا اور اِس اندھے بھکاری کی مذاح کی رُوح کو ظاہر کرتا ہے۔

9:28a۔ ''تُو ہی اُس کا شاگرد ہے''۔ یہاں یہ حقیقی سوال ہے کہ اِس باب میں کسی موڑ پر وہ شخص ایماندار بنتا ہے۔ یُوں لگتا ہے کہ ابتدا میں یسوع کا شفا دینا اُس کا یسوع پر بطور مسیحا ایمان سے تعلق نہیں رکھتا تھا، محض بعد میں یسوع اُس سے مسیحائی دعویٰ کے ساتھ ملتا ہے (بحوالہ آیات 38-36)۔ یہ قسط ظاہر کرتی ہے کہ جسمانی شفا ضروری نہیں کہ نجات بھی لائے۔

9:28b-29۔ یہ مذہبی رہنماؤں کو درپیش مُشکلات کو ظاہر کرتی ہیں۔ وہ یہودی دستُوروں (تلمند) کی مُوسیٰ کی الٰہی نبوت کے ساتھ تفصیلی خاص تشریح کی مساوات کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں اُن کے الہامی تکبر سے اندھی ہوتی ہیں (بحوالہ متی 6:23)

9:30۔ ''یہ تو تعجب کی بات ہے کہ تُم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے حالانکہ اُس نے میری آنکھیں کھولیں''۔ یہ اُس اندھے بھکاری کے سخت طنز اور تیکھے مزاح کی ایک اور مثال ہے جب وہ فریسیوں کی منطق کو جھٹلاتا ہے۔

9:31-33۔ اِس ان پڑھ اندھے شخص کو مذہبی رہنماؤں سے زیادہ اور بہتر الٰہیات کی سمجھ تھی۔

9:33۔ ''اگر''۔ یہ دُوسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو ''حقیقت سے برعکس'' کہلاتا ہے۔ یہ یُوں سمجھنا چاہیئے کہ ''اگر یہ شخص خُدا کی طرف سے نہیں ہوتا، جو وہ تھا، تو کُچھ نہ کرسکتا، لیکن وہ کرتا تھا''۔

9:34۔ ''تُو تو بالکل گُناہوں میں پیدا ہوا''۔ یہ قابلِ غور دلچسپی کا امر ہے کہ رابیوں کی یہودیت میں ''مورُوثی گُناہ'' کا کوئی تصور نہ تھا (بحوالہ ایوب 14:1,4 زبُور 51:5)۔ پیدائش 3 کی برگشتگی پر ربیوں کی یہودیت میں بالکل بھی زور نہیں دیا جاتا۔ یہودی دعویٰ کرتے تھے کہ ہر انسان میں اچھی اور بُری نیت (yetzer) ہوتی ہے۔ یہ فریسی دعویٰ کر رہے تھے کہ اِس شفایافتہ شخص کی گواہی اور منطق غیر مصدقہ تھی کیونکہ واضح طور پر وہ گُناہگار تھا اِس ثبوت کیساتھ کہ اندھا پیدا ہوا۔

☆ ''اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا''۔ یہ لغوی طور ''اُسے باہر نکال دیا'' ہے۔ یہ درج ذیل کا حوالہ ہے: (1) مقامی عبادتخانے میں رُکنیت اور حاضری یا (2) مجلس سے برخواستگی۔ سیاق وسباق میں نمبر 2 زیادہ موزوں ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 9:35-41

۳۵۔ یسوع نے سنا کہ اسے باہر نکال دیا اور جب اس سے ملا تو کہا کیا تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے؟ ۳۶۔ اس نے جواب میں کہا اے خداوند وہ کون ہے کہ میں اس پر ایمان لاؤں؟ ۳۷۔ یسوع نے اس سے کہا تو نے اسے دیکھا ہے اور جو تجھ سے باتیں کرتا ہے وہی ہے۔ ۳۸۔ اس نے کہا اے خداوند میں ایمان لاتا ہوں اور اسے سجدہ کیا۔ ۳۹۔ یسوع نے کہا میں دنیا میں عدالت کرنے کو آیا ہوں تاکہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہو جائیں۔ ۴۰۔ جو فریسی اس کے ساتھ تھے انہوں نے یہ باتیں سن کر اس سے کہا کیا ہم بھی اندھے ہیں؟ ۴۱۔ یسوع نے ان سے کہا کہ اگر تم اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ٹھہرتے۔ مگر اب کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں پس تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔

9:35 NASB,NRSV,TEV,NJB ''کیا تُو ابنِ آدم پر ایمان لاتا ہے'' NKJV ''کیا تُو خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے''
قدیم یونانی بڑے حروف کے نُسخہ ائے میں ''خُدا کا بیٹا'' ہے جبکہ پی 66، پی 75، این، بی اور ڈی میں ''ابنِ آدم'' ہے۔ یوحنا کے استعمال سے اور نُسخہ کا ثبوت ''ابنِ آدم'' بہت زیادہ مناسب اور ممکنہ طور پر حقیقی ہے۔ گرائمر کی رُو سے سوال، جواب ''ہاں'' کی توقع کرتا ہے۔

9:36 NASB,NKJV ''خُداوند'' NRSV,TEV,NJB ''مالک''
ہم اِس باب میں اُس شخص کے ایمان کی الٰہیاتی ترقی دیکھ سکتے ہیں جب وہ شخص یسوع کو یُوں پُکارتا ہے: (1) اُس شخص (آیت 11)؛ (2) وہ نبی (آیت 17)؛ (3) عزت والا لقب ''خُداوند''؛ (4) ''خُداوند کو'' اِس اصطلاح کا مکمل الٰہیاتی استعمال (آیت 38)۔ یونانی آیات دونوں 36 اور 38 میں ایک جیسی ہی ہے۔ صرف سیاق وسباق اشارے تعین کرسکتا ہے۔

9:38۔ جہاں تک اُس شفا پانے والے شخص کی نجات کا تعلق ہے تو یہ اِس حوالے کا عروج ہے۔ یہ حیران کُن ہے کہ یہ آیت قدیم یونانی نُسخہ جات (P75, N, W) اور Diatessaron (چار انجیلوں کا ابتدائی مجموعہ) میں خارج ہے۔ گو اِس میں دو غیر معمولی اصطلاحات ہیں: (1) فقرہ ''اُس نے کہا'' صرف یہاں اور 1:23 میں واقع ہوا ہے، اور (2) اصطلاح ''اُسے سجدہ کیا'' صرف یہاں یوحنا میں وقوع ہوا ہے۔ یہ کئی جدید تراجم میں شامل ہے۔

9:39۔ ''دُنیا میں عدالت کے لِئے آیا ہُوں''۔ یہ 5:22,27 کی طرح میں دکھائی دیتا ہے جو آخری گھڑی کی (قیامت سے متعلقہ) عدالت کی بات ہے۔ بحرحال یہ 3:17-21

عدالت کرتے ہیں۔

☆ ''جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہو جائیں''۔ یہ نبوت کی دہری تکمیل ہے خاصکر یسعیاہ سے :(1) مغرور اسرائیلی خُدا کے پیغام کو نہیں سمجھ سکیں گے (بحوالہ یسعیاہ 6:10;42:18-19;43:8 یرمیاہ 5:21 حزقیال 12:2)؛ (2) غریب، مُفلس، جسمانی طور پر متاثرہ جو توبہ کرنے والے اور صابر ہیں سمجھ سکیں گے (بحوالہ یسعیاہ 29:18;32:3-4;35:5;42:7,16)۔ یسوع دُنیا کا نُور رہے اُن سب کیلئے جو دیکھنا چاہتے ہیں (بحوالہ 1:4-5,8-9)۔

9:40۔ ''کیا ہم بھی اندھے ہیں''۔ یونانی نحو علم جواب ''نہیں'' کی توقع کرتا ہے (بحوالہ متی 15:14,23-24)۔ یہ آخری چند آیات ظاہر کرتی ہیں کہ یہ باب رُوحانی اندھے پن کی ایک عمل کردہ تمثیل تھی جو اچھا نہیں ہو سکتا (ایمان نہ لانے کا نا قابل معافی گُناہ) اور جسمانی اندھے پن کی بھی جو ٹھیک ہو سکتا ہے۔

9:41۔ یہ آیت عام سچ کا اظہار ہے (بحوالہ 15:22,24 رومیوں 3:20;4:15;5:13;7:7,9)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تاکہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ کیا یہ باب بُنیادی طور پر جسمانی شفا یا رُوحانی شفا کی بات کرتا ہے؟ جسمانی اندھا پن یا رُوحانی اندھا پن؟

2۔ وہ آدمی اپنی پیدائش سے پہلے کیسے گُناہ کر سکتا تھا؟

3۔ اِس باب میں کس مُقام پر آدمی نجات پاتا ہے؟

4۔ کیا یسوع دُنیا میں عدالت کیلئے یا دُنیا کی نجات کیلئے آیا تھا؟

5۔ اصطلاح ''ابن آدم'' کا پس منظر بیان کریں۔

6۔ اندھے شخص کے یہودی رہنماؤں کو جوابات میں طنز کے نُکات کا اندراج کریں۔

یوحنا باب ۱۰(John 10)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

UBS	NKJV	NRSV	TEV	NJB
بھیڑخانہ کی تمثیل 10:1-6	یسوع، حقیقی چرواہا 10:1-6	یسوع، چرواہا جو اپنی زندگی دیتا ہے 10:1-6	چرواہے کی تمثیل 10:1-5; 10:6	اچھا چرواہا 10:1-5;10:6
یسوع، اچھا چرواہا 10:7-18; 10:19-21	یسوع، اچھا چرواہا 10:7-21	10:7-10;10-11-18; 10:19-21	یسوع، اچھا چرواہا 10:7-10; 10:11-16;10:17-18; 10:19-20;10:21	10:7-18;10:19-21
یسوع کو یہودی رد کرتے ہیں 10:22-30; 10:31-39; 10:40-42	چرواہا اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے 10:22-30 یسوع کو سنگسار کرنے کی کوشش کرتے ہیں 10:31-39 یردن کے پار ایماندار 10:40-42	10:22-30;10:31-39; 10:40-42	یسوع کو رد کیا جاتا ہے 10:22-24;10:25-30; 10:31-32; 10:33; 10:34-38; 10:39; 10:40-42	یسوع بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے 10:22-30;10:31-38; 10:39 یسوع یردن کے اُس پار جاتا ہے 10:40-42

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

الفاظ اور ضربِ اُلمثال کی تحقیق:۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 10:1-6

۱۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور کسی طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ ۲۔ لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ ۳۔ اس کے لئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اس کی آواز سنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بلا کر باہر لے جاتا ہے۔ ۴۔ جب وہ اپنی سب

بھیڑوں کو نکال چکتا ہے تو ان کے آگے آگے چلتا ہے اور بھیڑیں اس کے پیچھے پیچھے ہو لیتی ہیں کیونکہ وہ اس کی آواز پہچانتی ہیں۔ ۵۔ مگر وہ غیر شخص کے پیچھے نہ جائیں گی بلکہ اس سے بھاگیں گی کیونکہ غیروں کی آواز نہیں پہچانتیں۔ ٦۔ یسوع نے ان سے یہ تمثیل کہی لیکن وہ نہ سمجھے کہ یہ کیا باتیں ہیں جو ہم سے کہتا ہے۔

10:1۔ ''سچ سچ''۔ دیکھیئے نوٹ 1:49 پر۔

☆۔ ''کسی اور طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے''۔ غور کریں کہ بھیڑ خانے میں کُچھ ہیں جو اچھے چرواہے سے تعلق نہیں رکھتے (بحوالہ 23-7:21 اور ''بیج بونے والے کی تمثیل''، متی 30-12:24)۔ مسئلہ یہاں یہ ہے کہ کُچھ ذاتی کوششوں کی بنا پر حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو خُدا مسیح کے وسیلے سے مفت دیتا ہے (بحوالہ 16-3:14)۔

10:2۔ ''لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے''۔ یہ اِس باب میں استعاروں کا بہت واضح ملانا ہے۔ یسوع بطور بھیڑ خانے کا دروازہ، آیت 7 اور اِس کے علاوہ بھیڑوں کا چرواہا (آیات 11 اور 14)۔ بحرحال، استعاروں کا ملانا یوحنا اور نئے عہدنامے میں اتنا غیر معمول نہیں ہے: (1) یسوع روٹی ہے اور روٹی دینے والا ہے (بحوالہ 6:35,51)؛ (2) یسوع سچائی اور سچائی کا کہنے والا ہے (بحوالہ آیات 46-8:45 اور 14:6)؛ (3) یسوع راہ ہے اور وہ راہ دکھاتا ہے (14:6)؛ (4) یسوع قُربانی ہے اور وہ جو قُربانی دیتا ہے (بحوالہ عبرانیوں کی کتاب)۔

یہ لقب ''چرواہا'' پُرانے عہدنامے کا ایک عام لقب تھا دونوں خُدا اور مسیحا کیلئے (بحوالہ زبُور 23؛ زبُور 80:1؛ یسعیاہ 11-40:10 پہلا پطرس 4-5:1)۔ یہودی رہنما یرمیاہ 23 حزقیال 34 اور یسعیاہ 12-56:9 میں ''جھوٹے چرواہے'' کہلاتے ہیں۔ اصطلاح ''چرواہا'' اصطلاح ''پاسبان'' سے متعلقہ ہے (بحوالہ افسیوں 4:11 طیطس 1:5,7)

10:3۔ ''بھیڑیں اُس کی آواز سُنتی ہیں''۔ پہچان اور تابعداری تعلقات کی بُنیاد پر ہوتی ہے۔

☆۔ ''وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بُلا کر''۔ یسوع اپنوں کو ذاتی اور انفرادی طور پر جانتا ہے۔ چرواہے نے اکثر حتیٰ کہ بڑے ریوڑوں میں بھی اپنے جانوروں کے نام رکھتے ہوتے ہیں۔

☆۔ ''باہر لے جاتا ہے''۔ یہ نہ صرف نجات کا حوالہ ہے بلکہ روزمرہ کی راہنمائی کا بھی (بحوالہ آیات 4 اور 9)۔

10:4۔ یہ بہت سے مختلف ریوڑوں کو رات کے وقت ایک بھیڑ خانے میں رکھنے کا حوالہ ہوسکتا ہے۔ صُبح کے وقت چرواہا بُلاتا ہے اور اُس کی بھیڑیں اُس کے پاس آتی ہیں

10:5۔ کلیسیا کو ہمیشہ جھوٹے چرواہوں سے واسطہ رہا ہے (بحوالہ پہلا تمیتھیس 3-4:1 دوُسرا تمیتھیس 4-4:3 پہلا یوحنا 6-4:5)۔

10:6۔ ''یسُوع نے یہ تمثیل کہی''۔ یہ عام اصطلاح کا ترجمہ ''تمثیل'' نہیں کیا گیا ہے لیکن یہ اُسی بُنیاد سے آتی ہے۔ یہ صُورت صرف یہاں 16:25,29 اور دوُسرا پطرس 2:22 میں پائی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ مختلف صُورت ہے لیکن یہ زیادہ عام اصطلاح ''تمثیل'' کا مترادف دکھائی دیتا ہے۔ اصطلاح ''تمثیل'' کا اکثر مطلب سمجھ کی معاونت کیلئے روُحانی سچائی کا عام ثقافتی واقع ہونا ہے۔ یہ بحرحال روُحانی اندھی آنکھوں سے سچائی کو ہٹانے کا حوالہ ہے (بحوالہ 16:29 مرقس 12-4:11)۔

☆ ''لیکن وہ نہ سمجھے''۔ اگر باب دس وقت کی مطابقت سے باب نو سے متعلقہ ہے تو ''وہ'' فریسیوں کا حوالہ ہوسکتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 10-10:7

۷۔ پس یسوؔع نے ان سے پھر کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ ۸۔ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے ان کی نہ سنی۔
۹۔ دروازہ میں ہوں اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارہ پائے گا۔ ۱۰۔ چور نہیں آتا مگر چرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔

10:7۔ ''بھیڑوں کا دروازہ مَیں ہُوں''۔ یہ یوحنا کے سات مشہور ''میں ہوں'' بیانات میں سے ایک ہے۔ یہ استعارہ اِس سچائی کو عیاں کرتا ہے کہ یسوع ہی حقیقی راہ ہے (بحوالہ 8,10;14:6)۔ یہ اکثر انجیل کی تجرد پسندی کی بدنامی کا واقعہ کہلاتا ہے۔ اگر بائبل خُدا کا ذاتی ظہور ہے تو پھر خُدا میں راست رہنے کا ایک ہی راستہ ہے یعنی مسیح میں ایمان (بحوالہ اعمال 4:12 پہلا تمیتھیس 2:5)۔

10:8۔ ''جتنے مُجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں''۔ ابواب 9 اور 10 کے سیاق وسباق کی وجہ سے عید تجدید (بحوالہ 10:22) یہ بھی ممکن ہوگا کہ یہ مکابین اور اُن کی نسل کے بین ال عہدین کے دورانیہ میں مسیحائی دعوؤں کا حوالہ ہے۔ بحرحال یہ ممکنہ طور پر پُرانے عہدنامے کی جھوٹے اُستادوں کے بارے میں عبارتوں کا حوالہ ہے (بحوالہ یرمیاہ 23 اور حزقیال 34)۔

یہ وسیع علامتی زُبان اور مبہم پیشتر واقعات نے ابتدائی کاتبوں کو معنی کی وضاحت کیلئے عبارت میں ترمیم یا وسیع کرنے کی کوشش پر زور دیا ہے۔ ایک نُسخہ (ایم ایس ڈی) نے سادگی سے بشمول اصطلاح ''جتنے'' کو چھوڑ دیا ہے جبکہ دیگر ابتدائی نُسخہ جات (پی 45، پی 75، این) نے فقرہ ''مُجھ سے پہلے'' کو چھوڑا ہے۔

10:9۔ ''اگر کوئی مُجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا''۔ یہ مُستقبل مجہول فعل کے ساتھ تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے۔ یسوع ہی خُدا کیلئے واحد راہ ہے (بحوالہ 14:6)۔ فعل ''نجات پائے گا'' اِس سیاق وسباق میں مُمکنہ طور پر پُرانے عہدنامے کے جسمانی رہائی کے اشاروں کا حوالہ ہے۔ بحرحال یوحنا اکثر ایسی اصطلاحات چُنتا ہے جن کے دو واؤ پر تلے معانی ہوں۔ رُوحانی نجات کے نظریہ کی بھی اِس سیاق وسباق میں کمی نہیں ہے (بحوالہ آیت 42)۔

10:10۔ ''چور نہیں''۔ یہ جھوٹے چرواہوں کے دور کے مقاصد کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ یہ بدکاروں کے مقاصد کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ یہ اُجرت پر کام کرنے والے ملازموں کی لاپرواہی کا رویہ آیات 13-12 میں دیکھا جاسکتا ہے۔

☆ ''ہلاک''۔ دیکھیئے درج ذیل خصُوصی موضوع:

خصُوصی موضوع: ہلاکت

اصطلاح کا وسیع مفہومی میدان ہے جس نے ہمیشہ کی عدالت بمقابلہ ہلاکت کے الہیاتی نظریات کے معاملے میں بڑی اُلجھن پیدا کی ہے۔ بُنیادی لغوی مفہوم apo جمع ollumi سے ہے یعنی تباہ کرنا، ہلاک کرنا۔

مسئلہ اِس اصطلاح کے علامتی استعمال میں آتا ہے۔ یہ واضح طور پر لاؤ اور ندا کی کتاب ''یونانی انگریزی نئے عہدنامے کی فرہنگ، مفہومی معنوں کی بُنیاد پر'' جلد دوئم صفحہ 30 میں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ اِس اصطلاح کے بہت سے معانی کا اندراج کرتی ہے۔

ا۔ ہلاک (مثال متی 10:28 لُوقا 5:37 یوحنا 10:10;17:12 اعمال 5:37 رومیوں 9:22، جلد اوّل سے صفحہ 232)

۲۔ نہ کھوئے گا (مثال، متی 10:42، جلد اوّل، صفحہ 566)

۳۔ کھوجائے (مثال لُوقا 15:8، جلد اوّل، صفحہ 566)

۴۔ کھوجائے (مثال لُوقا 15:4 جلد اوّل، صفحہ 330)

۵۔ کھوئے گا (مثال متی 10:39 جلد اوّل صفحہ 266)

گیرہارڈ کِٹل اپنی کتاب ''نئے عہدنامے کی الہیاتی لُغت'' جلد اوّل، صفحہ 394 میں درج ذیل چار مطالب کے اندراج سے مختلف استعمال کو واضح کرتا ہے۔

ا۔ ہلاک کرے یا قتل کرے (مثال، متی 2:13;27:20 مرقس 3:6;9:22 لُوقا 6:9 پہلا کرنتھیوں 1:19)۔

۲۔ کھوئے گا یا کھوجائے (مثال مرقس 9:41؛ لُوقا 15:4,8)۔

۳۔ ہلاک ہو (مثال متی 26:52 مرقس 4:38 لُوقا 11:51;13:3,5,33;15:17 یوحنا 6:12,27 پہلا کرنتھیوں 10-9-10:9)۔

۴۔ کھوجائے (مثال متی 30-5:29 مرقس 2:22 لُوقا 15:4,6,24,32;21:18 اعمال 27:34)۔

رِکٹل پھر کہتا ہے:

''مجموعی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ نمبر 2 اور 4 زیریں بیانات ہیں جو جو جیسے کہ نحوی تراکیب میں اِس دُنیا سے متعلقہ ہیں، جبکہ نمبر 1 اور نمبر 3 اُن کو نیچے رکھتے ہیں جو اگلی دُنیا سے متعلق ہیں جیسے کہ یوحنا اور پولُوس میں'' (صفحہ 394)۔

یہاں یہ اُلجھن ہے۔ اصطلاح میں بہت ہی وسیع لغوی استعمال ہے کہ مختلف نئے عہد نامے کے لکھاری اِس مختلف انداز میں استعمال کرتے ہیں۔ میں رابرٹ بی گریڈل سٹون کی کتاب ''پُرانے عہد نامے کے مترادف'' صفحات 277-275 کو پسند کرتا ہوں۔ وہ اصطلاحات کو اُن انسانوں سے ملاتا ہے جو اخلاقی طور ہلاک ہو چکے ہیں اور خُدا اسے ہمیشہ کی علیحدگی بمقابلہ وہ انسان جو مسیح کو جانتے ہیں اور اُس میں ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں۔ بعد کا گروہ ''نجات پانے'' والوں کا ہے جبکہ پہلا گروہ ہلاک ہونے والوں کا ہے۔

میں ذاتی طور پر نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ اصطلاح ہلاکت کا اشارہ کرتی ہے۔ اصطلاح ''ہمیشہ'' دونوں ہمیشہ کی سزا اور ہمیشہ کی زندگی کیلئے متی 25:46 میں استعمال ہوا ہے۔ ایک کو کمتر جاننا دونوں کو کمتر گردانا ہے۔

☆۔ ''مَیں اِس لِئے آیا کہ وہ زِندگی پائیں اور کثرت سے پائیں''۔ اِس فقرے کا حوالہ اکثر مادی چیزوں کی وعدے کے طور پر کیا جاتا ہے لیکن سیاق وسباق میں یہ یسوع کو شخصی طور پر جاننے اور روحانی برکات نہ کہ مادی خُوشحالی جو وہ لاتا ہے کا حوالہ ہے۔ یہ زندگی میں اتنا بہت کُچھ ہونے کا نام نہیں ہے بلکہ سچی زندگی کو جاننا اور حاصل کرنا ہے۔ جیسے کہ نحوی تراکیب یسوع کا خُدا کی بادشاہی پر تاکید کا اندراج کرتی ہیں یوحنا یسوع کی ہمیشہ کی زندگی پر زور کا اندراج کرتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 10:11-18

١١۔ اچھا چرواہا میں ہوں اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ ١٢۔ مزدور جو نہ چرواہا ہے نہ بھیڑوں کا مالک۔ بھیڑئے کو آتے دیکھ کر بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بھیڑیا ان کو پکڑتا اور پراگندہ کرتا ہے۔ ١٣۔ وہ اس لئے بھاگ جاتا ہے کہ مزدور ہے اور اس کو بھیڑوں کی فکر نہیں۔ ١٤۔ اچھا چرواہا میں ہوں جس طرح باپ مجھے جانتا ہے اور میں باپ کو جانتا ہوں۔ ١٥۔ اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ ١٦۔ اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنیں گی پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔ ١٧۔ باپ مجھ سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تا کہ اسے پھر لے لوں۔ ١٨۔ کوئی اسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اسے آپ ہی دیتا ہوں۔ مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور اسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے یہ حکم میرے باپ سے مجھے ملا۔

10:11-14۔ ''اچھا چرواہا مَیں ہُوں''۔ یہ پُرانے عہد نامے کا مسیحا کیلئے لقب ہے (بحوالہ حزقیال 34:23 حزقیال 11 پہلا پطرس 5:4) اور یہواہ کیلئے (بحوالہ زبُور؛ 23:1 28:9;77:20;78:52;80:1;94:7;100:3 یسعیاہ 40:11 یرمیاہ 31:10؛23:1 حزقیال 34:11-16)۔ دو ایسی یونانی اصطلاحات ہیں جن کا ترجمہ ''اچھا'' کیا جا سکتا ہے: (1)agathos، جو عام طور پر یوحنا میں چیزوں کیلئے استعمال ہوتا ہے؛ اور (2) kalos جو یونانی توریت میں بدی کے برعکس اچھائی کے حوالے کے طور استعمال ہوا ہے۔ نئے عہد نامہ میں اِس کے ''خُوبصُورت''، ''معزز''، ''بااخلاق'' اور ''لائق'' کے معانی ہیں۔ یہ دونوں اصطلاحات لُوقا 8:15 میں اکٹھے استعمال ہوئی ہیں۔

10:11۔ ''اچھا چرواہا بھیڑوں کے لِئے اپنی جان دیتا ہے''۔ یہ مسیح کے مددگارانہ، مُتبادل کفارے کا حوالہ ہے (بحوالہ آیات 11,15,17,18)۔ اُس نے گُناہگار انسان کیلئے رضاکارانہ طور پر اپنی جان دی (بحوالہ یسعیاہ 52:13-52:12 مرقس 10:45 دُوسرا کرنتھیوں 5:21)۔ حقیقی زندگی، کثرت کی زندگی اُس کی موت کے وسیلے سے ممکن ہے:

بروس ایم میٹزگر کی کتاب ''یونانی نئے عہد نامے پر عبارتی تبصرہ'' میں اِس آیت پر ایک دلچسپ نُکتہ ہے:

''اظہار یہ ''اپنی جان دینا'' کے بجائے، جو کہ خصُوصیاتی طور پر یوحنائی ہے (10,15,17;13:37,38;15:13 پہلا یوحنا 3:16) بہت سی گواہیاں (پی 45، این اور ڈی) اظہار یہ ''اپنی جان کسی کی خاطر دینا'' کی جگہ لیتی ہیں جو نحوی تراکیب کی انجیلوں میں آتی ہیں (متی 20:28 مرقس 10:45)'' (صفحہ 230)۔

10:14 (بحوالہ آیات 5-3)۔

آیات 14-15 میں حیران کُن مُطابقت یہ ہے کہ باپ اور بیٹے کے درمیان دوستی کا موازنہ بیٹے اور اُس کے ماننے والوں کے درمیان دوستی سے ہے (بحوالہ 14:23)۔ یسوع عبرانی اشارے ''جاننے'' کیلئے دوستانہ شراکت پر نہ کہ واقفیت کے حقائق پر تاکید کرتا ہے۔ یسوع باپ کو جانتا ہے، وہ جو یسوع کو جانتے ہیں خُدا کو بھی جانتے ہیں۔

10:16۔ ''اور میری اَور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانہ کی نہیں''۔ یہ یسعیاہ 56:6-8 کا اشارہ ہے۔ سیاق وسباق یہ تقاضا کرتا دکھائی دیتا ہے کہ یہ درج ذیل کا حوالہ ہے: (1) سامری (بحوالہ 4:1-41) یا (2) غیر قوم کی کلیسیا (بحوالہ 4:43-54)۔ یہ اُن کے اتحاد کی بات ہے جو مسیح میں ایمان کا مُظاہرہ کرتے ہیں۔

☆۔ ''پھر ایک ہی غلّہ ہوگا اور ایک ہی چرواہا ہوگا''۔ یہ ہمیشہ سے خُدا کی منزل رہی ہے (بحوالہ پیدائش 3:15,12:3 خرُوج 19:5-6)۔ اِس اتحاد کے الہیاتی پہلو پر افسیوں 2:11-3:13 اور 4:1-6 میں سیر حاصل بحث موجود ہے۔

10:17۔ '' باپ مُجھ سے اِس لئے مُحبّت رکھتا ہے''۔ جیسے کہ بیٹے کو اپنی جان دینے کیلئے مجبُور نہیں کیا گیا تھا، باپ کو بھی اپنا بیٹا دینے کیلئے مجبُور نہیں کیا گیا تھا۔ اِس کی یہ تشریح نہیں کرنی چاہیئے کہ خُدا نے آدمی کو اُس کی تابعداری پر یسوع کی نعمت دی (یہ بدعت اکثر متبنّیٰ بنانا کہلاتی ہے)۔

☆۔ ''مَیں اپنی جان دیتا ہُوں تا کہ اُسے پھر لے لُوں''۔ یہ جی اُٹھنے کا مفہوم ہے۔ نئے عہد نامے میں یہ اکثر باپ ہے جو بیٹے کو زندہ کرتا ہے (بحوالہ 18b) تا کہ اُس کی قُربانی کی قبُولیت کو ظاہر کر سکے۔ لیکن یہاں یسوع کے خود جی اُٹھنے کی طاقت کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ فقرہ یہ ظاہر کرنے کیلئے ایک عُمدہ موقع ہے کہ نیا عہد نامہ اکثر کفارے کے کام کو خُدا میں تینوں شخصیتوں کے سُپرد کرتا ہے: (1) خُدا باپ نے یسوع کو زندہ کیا (بحوالہ اعمال 2:24;3:15;4:10;5:30;10:40;13:30,33,34,37;17:31 رومیوں 6:4,9;10:9 پہلا کرنتھیوں 6:14 دوُسرا کرنتھیوں 4:14 گلتیوں 1:1 افسیوں 1:20 کُلسیوں 2:12 پہلا تھسلنیکیوں 1:10)؛ (2) خُدا بیٹے نے خُود اپنے آپ کو زندہ کیا (بحوالہ یوحنا 2:19-22;10:17-18)؛ (3) خُدا روُح اُلقدس نے یسوع کو زندہ کیا (بحوالہ رومیوں 8:11)۔

10:18۔ ''مُجھے اِس کا اِختیار ہے''۔ یہ وہی اصطلاح ہے جو 1:12 میں استعمال ہوئی ہے۔ اِس کا ترجمہ ''اختیار''، ''شرعی حق'' یا ''طاقت'' کیا جاسکتا ہے۔ یہ آیت یسوع کی طاقت اور اختیار کو ظاہر کرتی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 10:19-21

۱۹۔ ان باتوں کے سبب سے یہودیوں میں پھر اختلاف ہوا۔ ۲۰۔ ان میں سے بہتیرے تو کہنے لگے کہ اس میں بدروح ہے اور وہ دیوانہ ہے تم اس کی کیوں سنتے ہو؟ ۲۱۔ اوروں نے کہا یہ ایسے شخص کی باتیں نہیں جس میں بدروح ہو۔ کیا بدروح اندھوں کی آنکھیں کھول سکتی ہے؟۔

10:19۔ جیسے کہ یسوع کے بارے میں 6:52;7:12,25;9:8-9,16;10:19-21;11:36-37 میں متفرق رائے ہے، یہ موضوع یوحنا میں مسلسل جاری رہتا ہے۔ کُچھ کا انجیل کو قبُول کرنا اور دیگر کا اُسے رد کرنے کا بھید، یہ انسانی آزاد مرضی اور قضا وقدر کے درمیان اُلجھاؤ ہے۔

10:20۔ ''اُس میں بدرُوح ہے اور وہ دیوانہ ہے''۔ یہ دو مختلف پہلوؤں سے یسوع پر لگایا گیا ایک عام الزام تھا: (1) اِس آیت میں جیسے کہ 7:20 میں یہ اِس کیلئے استعمال ہوا ہے کہ یسوع کو کوئی ذہنی بیماری تھی؛ اور (2) یہی الزام فریسی بھی استعمال کرتے ہیں جب وہ یسوع کی قوت کے مظہر کی وضاحت کی کوشش کرتے ہیں (بحوالہ 8:48,52;10:21)۔

10:21۔ اندھے کا شفا پانا ایک مسیحائی نشان تھا (بحوالہ خرُوج 4:11 زبُور 146:18 یسعیاہ 29:18;35:5;42:7)۔ یہاں یہ مفہوم ہے کہ اسرائیل کا اندھا پن (بحوالہ یسعیاہ 42:19) ظاہر کیا جاتا ہے جیسے یہ باب 9 میں تھا۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 10:22-30

۲۲۔ یروشلیم میں عیدِ تجدید ہوئی اور جاڑے کا موسم تھا ۲۳۔ اور یسوع ہیکل کے اندر سلیمانی برآمدہ میں ٹہل رہا تھا ۲۴۔ پس یہودیوں نے اس کے گرد جمع ہو کر اس سے کہا تو کب

تک ہمارے دل کوڈانواں ڈول رکھے گا؟ اگر تو مسیح ہے تو ہم سے صاف کہہ دے۔ ۲۵۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تم سے کہہ دیا مگر تم یقین نہیں کرتے۔ جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں۔ ۲۶۔ لیکن تم اس لئے یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو۔ ۲۷۔ میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں انہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ ۲۸۔ اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے نہ چھین نہ لے گا ۔ ۲۹۔ میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی انہیں باپ کے ہاتھوں سے چھین نہیں سکتا۔ ۳۰۔ مَیں اور باپ ایک ہی ہیں۔

10:22۔ ''عِید تجدِید''۔ جوزفز اِسے ''نُور کا تہوار'' کہتا ہے۔ یہ ہمارے دور میں عید تجدید کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہ آٹھ دنوں کی عید ہوتی تھی جو دسمبر کے وسط میں واقع ہوتی تھی۔ یہ یہودیہ کے مکابیوں کی 164 قبل مسیح میں عسکری فتح کے بعد یروشلیم میں ہیکل کی تجدید نو کا منانا ہے۔ 168 قبل مسیح میں انتیوکس چہارم اپی فینی نے جو کہ ایک یونانی مذہبی رہنما تھا اُس نے یہودیوں کو یونانی مذہبی اطوار اپنانے کیلئے زبردستی کی کوشش کی (بحوالہ دانی ایل 8:9-14)۔ اُس نے یروشلیم کی ہیکل کا مُشرکین کی پرستش گاہ میں تبدیل کر دیا حتیٰ کہ مُقدس مقام پر قُربانگاہ کو بھی صیحون میں۔ یہودیہ کے مکابی، مدائن کے کاہنہ کے بہت سے بیٹوں میں سے ایک نے اِس شامی حُکمران کو شکست دی اور ہیکل کی صفائی اور تجدید نو کی۔

☆ ''سُلیمانی برآمدہ''۔ یہ زنانہ خانے کے احاطے کی مشرقی طرف کے ساتھ ڈھکی ہوئی جگہ تھی جہاں یسوع نے تعلیم دی۔ جوزفز کہتا ہے کہ یہ 586 قبل مسیح کی بابل کی تباہ کاری میں بچ گیا تھا۔

10:24۔ ''اگر''۔ یہ پہلے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو لکھاری کے نُکتہ نظر سے اور اُس کے ادبی مقاصد سے دُرست متصور ہوتا ہے۔ اِس سیاق وسباق میں بہت سے پہلے درجے کے مشرُوط فقرے ہیں (بحوالہ آیات 24,35,37 اور 38)۔ آیت 24 میں اِس کا استعمال یہ ظاہر کرتا ہے کہ کیسے یہ بناوٹ ادبی معنوں میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ یہ فریسی بالکل بھی ایمان نہیں رکھتے تھے کہ یسوع مسیحا تھا۔ وہ اُسے آزماتے ہیں۔

☆ ''ہم سے صاف کہہ دے''۔ اِس آیت میں بہت سی چیزیں ہیں جن پر بات کی جاسکتی ہے۔ پہلے یسوع تمثیلوں میں، علامتی زُبانوں اور مبہم دہرے بیانات میں بات کرتا ہے۔ ہیکل میں یہ لوگ اُسے اپنے آپ کو واضح طور پر ظاہر کرنے کا کہتے ہیں۔ دیکھیئے خصوصی موضوع: Paresia پیریشیہ 7:4 پر۔
دوُسرے، یسوع کے دور کے یہودی مسیحا کے مرتبہ خُداوندی کا تجسم ہونے کے طور توقع نہیں رکھتے تھے۔ یسوع نے بظاہر اپنی خُدا میں وحدانیت کا بہت سے مواقعوں پر اشارہ کیا تھا (بحوالہ 8:56-59)۔ یسوع نے یہ بالکل باب چھ میں کیا ہے۔ اُس کے کاموں نے پُرانے عہدنامے کی نبوتوں خاصکر اندھے کا بینا کرنے کی تکمیل کی (باب نو)۔ اُن کے پاس تمام ضروری ثبوت تھے۔ مسئلہ یہ تھا کہ یسوع اُن کے روایتی عسکری، قومیتی توقعات بطور مسیحا میں موزوں نہیں بیٹھتا تھا۔

10:25۔ ''جو کام مَیں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہُوں وُ ہی میرے گُواہ ہیں'' یسوع دعویٰ کرتا ہے کہ اُس کے کام اُس کے دعوؤں کی تصدیق کرتے ہیں (بحوالہ 2:23;5:36;10:25,38;14:11;15:24)۔

10:28۔ ''مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زِندگی بخشتا ہُوں''۔ ہمیشہ کی زندگی دونوں مقدار اور معیار ہے۔ یہ نئے دور کی زندگی ہے۔ یہ مسیح میں ایمان کی بدولت اب دستیاب ہے (3:36;11:24-26)۔

☆ ''وہ ابد تک ہلاک نہ ہُوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا''۔ یہ دوہرا منفی مضارع وسطی موضوعاتی کے ساتھ ہے۔ یہ نئے عہدنامہ میں کسی بھی مُقام پر ایمانداروں کے تحفظ کے مضبوط حوالوں میں سے ایک ہے (بحوالہ 6:39)۔ یہ واضح ہے کہ واحد وہ جو ہمیں خُدا کی مُحبت سے جُدا کر سکتے ہیں وہ ہم خُود ہیں (بحوالہ رومیوں 8:38-39 گلتیوں 5:2-4)۔ یقین دہانی کا توازن قائم رہنے سے رکھنا چاہیئے۔ یقین دہانی تثلیثی خُدا کے کاموں اور کردار کی بُنیاد پر ہونی چاہیئے۔
یوحنا کی انجیل اُن کی یقین دہانی کا دعویٰ کرتی ہے جو مسیح میں اپنا ایمان رکھنا جاری رکھتے ہیں۔ یہ توبہ اور ایمان کے ابتدائی فیصلہ سے شروع ہوتا ہے اور ایمان کی طرز زندگی میں جاری رہتا ہے۔ الٰہیاتی مسئلہ یہ ہے کہ جب یہ شخصی تعلق کسی پیداوار میں بدلتا ہے تو تب ہم پاتے ہیں (''ایک مرتبہ نجات پانا، ہمیشہ کیلئے نجات پانا ہے'')۔ مسلسل ایمان سچی نجات کا

ثبوت ہے(بحوالہ عبرانیوں، یعقوب اور پہلا یوحنا)۔

10:29 NASB,NKJV ''میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہے سب سے بڑا ہے'' NRSV ''جو میرے باپ نے مجھے دی ہے سب سے بڑی ہے''
TEV ''جو میرے باپ نے مجھے دے دی ہے وہ سب سے زیادہ بڑی ہے'' NJB ''میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہے اِس پر وہ ہر ایک سے بڑا ہے''

سوال یہ ہے کہ فقرے ''سب سے بڑا'' کا فاعل کیا ہے:(1) لوگ، جو خُدا نے یسوع کو دیئے (NRSV,TEV) یا (2) خُدا از خُود (NASB,NKJV,NJB)۔ اِس آیت کا دُوسرا حصّہ یہ مفہوم دیتا ہے کہ کوئی یسوع کے پیروکاروں کو چھیننے کی کوشش کرے گا۔ الہیاتی طور دُوسرا انتخاب موزوں لگتا ہے۔ دیکھیئے یقین دہانی پر خصُوصی موضوع 6:37 پر۔ یہ باپ کی قُدرت کی بُنیاد پر ایمانداروں کی یقین دہانی پر ایک حیرت انگیز حوالہ ہے۔ بائبل کی تمام سچائیوں کی طرح، ایمانداروں کا تحفظ، اُلجھن سے بھرپُور، عہد کے انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ ایمانداروں کی اُمید اور نجات کی یقین دہانی تثلیثی خُدا کے کردار اور نیز اُس کے کے رحم اور فضل میں ہے۔ بہر حال ایمانداروں کو ایمان میں قائم رہنا چاہیئے۔ نجات، رُوح کی معموری سے بھرپُور توبہ اور ایمان کے فیصلے سے شروع ہوتی ہے۔ یہ مسلسل توبہ، ایمان، تابعداری اور قائم رہنے میں جاری ہونی چاہیئے۔ نجات کوئی پیداوار (بیمہ زندگی یا عالم اقدس کا ٹکٹ) نہیں ہے بلکہ ایک خُدا کے ساتھ مسیح کے وسیلے سے ایک بڑھتا ہوا شخصی تعلق ہے۔ خُدا کے ساتھ راست تعلق کا اختتامی ثبوت ایمان اور خدمت میں تبدیل ہوتی ہوئی اور تبدیل شُدہ زندگی ہے (بحوالہ متی 7)۔ بدنی مسیحیوں کیلئے ایسے بہت تھوڑے بائبل کے ثبوت ہیں (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 3-2)۔ قاعدہ اب مسیح کا سا ہونا ہے، نہ کہ موت پر محض عالم اقدس۔ اُن کیلئے بائبل کے تحفظات اور یقین دہانی کی کوئی کمی نہیں ہے جو گُناہ میں بڑھتے، خدمت کرتے اور حتیٰ کہ کوشش کرتے ہیں۔ لیکن کوئی ثمر نہیں کوئی بُنیاد نہیں۔ نجات فضل سے ممکن ہے محض فضل سے لیکن سچی نجات ''اچھے کاموں'' میں ممکن ہے (بحوالہ افسیوں 2:10 یعقوب 2:14-26)۔

10:30-33۔ ''مَیں اور باپ ایک ہیں۔۔۔۔ یہودیوں نے اُسے سنگسار کرنے کے لِئے پھر پتھر اُٹھائے''۔ یہ یسوع کی مسیحائی اور مرتبہ خُداوندی کا محض ایک مضبوط بیان ہے (بحوالہ 10-14:8;8:58;14:8-1:1)۔ یہودی مکمل طور سمجھ جاتے ہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور اِسے توہین متصور کرتے ہیں (بحوالہ آیت 33;8:59)۔ وہ احبار 24:16 کی بُنیاد پر اُسے سنگسار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:-10:31-39

۳۱۔ یہودیوں نے اسے سنگسار کرنے کے لئے پھر پتھر اٹھائے۔ ۳۲۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں ان میں سے کس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو؟ ۳۳۔ یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب سے نہیں بلکہ کفر کے سبب سے تجھے سنگسار کرتے ہیں اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔ ۳۴۔ یسوع نے انہیں جواب دیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ میں نے کہا تم خدا ہو؟ ۳۵۔ جبکہ اسنے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا (اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں)۔ ۳۶۔ آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے اس لئے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں ؟ ۳۷۔ اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرو۔ ۳۸۔ لیکن اگر میں کرتا ہوں تو گو میرا یقین نہ کرو مگر ان کاموں کا تو یقین کرو تا کہ تم جانو اور سمجھو کہ باپ مجھ میں ہیں اور میں باپ میں۔ ۳۹۔ انہوں نے پھر اسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔

10:31۔ یہ آیت یسوع کے آیت 30 میں بیان سے تعلق رکھتی ہے۔ یسوع اُن کے الزامات کا بہت خلاف معمول ربیوں کی بحث میں جواب دیتا ہے۔ یہ بُنیادی طور پر الوہیم Elohim پر لفظی کھیل ہے جو پُرانے عہد نامے کی خُدا کیلئے اصطلاح ہے (بحوالہ پیدائش 1)، لیکن صُورت میں جمع ہے اور اکثر دونوں فرشتوں اور انسانی رہنماؤں (قاضیوں) کیلئے استعمال ہوتی تھی۔

10:32۔ اچھا (kalos) چرواہا باپ کی طرف سے اچھے (kalos) کام کرتا ہے۔

10:33 ''کُفر کے سبب سے''۔ یسوع جانتا تھا کہ وہ اُس کے باپ میں ایک ہونے کے دعویٰ کو دُرست طور سمجھ گئے ہیں۔

10:34۔ ''تُمہاری شریعت''۔ یسوع زبُور میں سے اقتباس دیتا ہے لیکن اُسے ''شریعت'' کہتا ہے (بحوالہ 12:34;15:25 رومیوں 3:9-19)۔ اصطلاح شریعت اکثر مُوسیٰ کی

تحاریر پیدائش، استثنا (توریت) کا حوالہ ہے۔ یہ پُورے پُرانے عہدنامے کو لیتے ہوئے اصطلاح کے وسیع استعمال کو ظاہر کرتا ہے۔

☆۔ ''تُم خُدا ہو''۔ یسوع زبُور 82:6 میں سے حوالہ دیتا ہے۔ یہ الوہیم Elohim انسانی قاضیوں کے حوالے کے طور استعمال کرتا ہے۔ یہ قاضی (حالانکہ بدکار) ''افضل و اعلیٰ'' کے فرزند کہلاتے ہیں۔ یہ یہودی یسوع پر تنقید کر رہے تھے کیونکہ حالانکہ وہ انسان تھا لیکن وہ خُدا کے ساتھ ایک ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا۔ جبکہ دُوسرے آدمی (بحوالہ خرُوج 4:16;7:1;22:8,9 زبُور 82:6;138:1) ''خُدا'' کہلاتے تھے۔
یسوع کی ربّین بحث اِن نُکات کی پیروی کرتی ہے: کتاب مُقدس باطل ہے، آدمی الوہیم Elohim کہلاتے ہیں، تُم مجُھے کیوں کہتے ہو کہ تُو کُفر بکتا ہے، اِس لئے کہ میں نے کہا میں خُدا کا بیٹا ہوں؟ اصطلاح الوہیم عبرانی میں جمع ہے لیکن اِس کا ترجمہ واحد کیا جاتا ہے اور یہ بطور واحد فعل استعمال ہوتی ہے جب پُرانے عہدنامے کے مرتبہ خُداوندی کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ یہ روایتی یوحنائی لفظی کھیل ہے: (1) ایک اصطلاح جس کے دو اشارے ہیں اور (2) یونانی سوال، جو جواب ''جی ہاں'' کی توقع کرتا ہے۔

10:35۔ ''(اور کتابِ مُقدّس کا باطل ہونا مُمکن نہیں)''۔ یوحنا اکثر یسوع کے مکالمات پر تبصرہ کرتا ہے۔ یہ نا معلوم ہے کہ یہ یوحنا کا بیان ہے یا یسوع کا۔ بحر حال، چونکہ دونوں مساوی طور پر الہامی ہیں، اِس کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حوالے کا رحجان کتاب مُقدس کا قابل اعتبار ہونا ہے۔ یسوع اور اُس کے شاگرد پُرانے عہدنامے اور اُن کی تشریحات کو خُدا کا سچا کلام کے طور پر دیکھتے ہیں (بحوالہ متی 5:17-19 پہلا کرنتھیوں 2:9-13 پہلا تھسلنیکیوں 2:13 دوسرا تمیتھیس 3:16 استثنا 1:23-25 دوسرا پطرس 1:20-21;3:15-16)۔
بشپ ایچ سی جی موئلے اپنی کتاب ''بشپ موئلے کی زندگی'' میں لکھتا ہے
''وہ (مسیح) مُکمل طور پر کتاب مُقدس پر بھروسہ رکھتا تھا اور حالانکہ وہاں اُس میں چیزیں غیر واضح اور پیچیدہ ہیں جنہوں نے مجُھے بہت حیرت زدہ کیا ہے، میں اندھے معنوں میں نہیں لیکن ادب کے طور اُس کی وجہ سے کتاب مُقدس پر بھروسہ رکھتا ہوں'' (صفحہ 138)۔

10;36۔ اِس آیت میں یسوع دعویٰ کرتا ہے کہ باپ نے اُسے چُنا (''پاک کیا'' یا ''مخصُوص کیا'') اور اُسے بھیجا (بطور مسیحا)۔ اُسے یقیناً پھر حق ہے کہ وہ خُدا کا بیٹا کہلائے۔ جیسے کہ اسرائیل کے قاضی خُدا کی نُمائندگی کرتے تھے (بحوالہ زبُور 82:6)۔ وہ کلام اور کام میں باپ کی نُمائندگی کرتا ہے۔

10:37۔ یہ واضح طور جو آیات 19-21 کہتی ہیں۔ یسوع کے معجزات خُدا کے کاموں کی عکاسی کرتے ہیں۔

10:37-38۔ ''اگر۔۔۔اگر''۔ یہ پہلے درجے کے مشرُوط فقرے ہیں۔ یسوع باپ کے کام کرتا تھا۔ اگر ایسا ہے تو اُنہیں اُس پر ایمان لانا چاہیئے یہ اعتماد رکھتے ہوئے کہ وہ اور باپ ایک ہی ہیں (بحوالہ آیات 30,38)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: پہلا یوحنا 2:10 پر قائم رہنا۔

10:39۔ یہ اُن بہت سے مواقعوں میں سے ایک ہے جب یسوع اُن کے ہاتھوں سے نکل جاتا ہے جو اُسے نُقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (بحوالہ لُوقا 4:29-30 یوحنا 8:59)۔ یہ معلوم نہیں کہ آیا یہ بچاؤ درج ذیل میں سے کس وجہ سے تھا: (1) معجزاتی واقعہ تھا یا (2) یسوع کا جسمانی طور پر لوگوں کی طرح کا ہونا کہ وہ با آسانی ہجوم میں گُم ہو جاتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 10:40-42

۴۰۔ وہ پھر یردن کے پار اس جگہ چلا گیا جہاں یوحنا پہلے بپتسمہ دیا کرتا تھا اور وہی رہا۔ ۴۱۔ اور بہتیرے اس کے پاس آئے اور کہتے تھے کہ یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا مگر جو کچھ یوحنا نے اس کے حق میں کہا تھا وہ سچ تھا۔ ۴۲۔ اور وہاں بہتیرے اس پر ایمان لائے۔

10:40۔ یہ یریحو سے یردن کے پار علاقے کا حوالہ ہے جو بیت عنیاہ نامی شہر کے نزدیک ہے۔

10:42۔ چونکہ یہودی رہنما یسوع کو رد کرتے ہیں، پس بہت سے عام لوگ (اُس علاقے کے لوگ) اُس میں ایمان لاتے ہیں (بحوالہ 2:23;7:31;8:30)۔ دیکھیئے خصُوصی

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ یوحنا اکثر کیوں اپنے استعاروں کو ملاتا ہے (مثلاً: ''یسوع دونوں بھیڑ خانے کا دروازہ اور اچھا چرواہا ہے'')؟

2۔ یوحنا 10 کیلئے پُرانے عہد نامے کا پس منظر کیا ہے؟

3۔ یسوع کا ''اپنی جان دے دینا'' کے کیا معنی ہیں؟

4۔ یہودی کیوں یسوع میں بدرُوح ہونے کا الزام لگاتے ہیں؟

5۔ یسوع کے کام اتنے اہم کیوں ہیں؟

6۔ ہم کیسے ''ایمانداروں کے تحفظ'' کی ''مُقدسین کے قائم رہنے'' سے مطابقت کرتے ہیں؟

یوحنا باب ۱۱ (John 11)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
لعزر کا جی اُٹھنا	لعزر کی موت	لعزر کا جی اُٹھنا	لعزر کی موت	لعزر کی موت
	11:1-3; 11:4			
11:1-4;11:5-10	11:5-7; 11:8;11:9-11;	11:1-6	11:1-16	11:1-16
11:11-16	11:12;11:13-15; 11:16	11:7-16		
11:17-27	یسوع قیامت اور زندگی	11:17-27	قیامت اور زندگی تو میں ہوں	یسوع قیامت اور زندگی
	11:17-19; 11:20-22		11:17-27	11:17-27
	11:23; 11:24			
	11:25-26; 11:27			
11:28-31	یسوع روتا ہے	11:28-37	یسوع اور موت، آخری دُشمن	یسوع روتا ہے
11:32-42	11:28-31, 11:32		11:28-37	11:28-37
	11:33-34a, 11:34b			
	11:35-36; 11:37			
11:43-44	لعزر زندگی پاتا ہے	11:38-44	لعزر کو مُردوں میں سے اُٹھایا جاتا	لعزر زندگی پاتا ہے
	11:38-39a; 11:39b		ہے	11:38-44
	11:40-44		11:38-44	
یہودی رہنما یسوع کی موت کا	یسوع کے خلاف منصوبہ	11:45-53	یسوع کو قتل کرنے کا منصوبہ	یسوع کو قتل کرنے کا منصوبہ
فیصلہ کرتے ہیں 11:45-54	11:45-48; 11:49-52	11:54	11:45-57	11:45-53
عیدِ فسح آن پہنچتی ہے 11:55-57	11:53-54; 11:55-57	11:55-57		11:54; 11:55-57

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 11:1-16

۱۔ مریم اور اس کی بہن مرتھا کے گاؤں بیت عنیاہ کا لعزر نام ایک آدمی بیمار تھا۔۲۔ یہ وہی مریم تھی جس نے خداوند پر عطر ڈال کر اپنے بالوں سے اس کے پاؤں پونچھے۔ اسی کا بھائی بیمار تھا۔۳۔ پس اس کی بہنوں نے اسے یہ کہلا بھیجا کہ اے خداوند دیکھ جسے تو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے۔۴۔ یسوع نے سن کر کہا یہ بیماری موت کی نہیں بلکہ خدا کے جلال کے لئے ہے تاکہ اس کے وسیلہ سے خدا کے بیٹے کا جلال ظاہر ہو۔۵۔ اور یسوع مرتھا اور اس کی بہن اور لعزر سے محبت رکھتا تھا۔۶۔ پس جب اس نے سنا کہ وہ بیمار ہے تو جس جگہ تھا وہیں دو دن اور رہا۔۷۔ پھر اس کے بعد شاگردوں سے کہا آؤ پھر یہودیہ کو چلیں۔۸۔ شاگردوں نے اس سے کہا اے ربی ابھی تو یہودی تجھے سنگسار کرنا چاہتے تھے اور تو پھر وہاں جاتا ہے ؟۔۹۔ یسوع نے جواب دیا کیا دن کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے ؟ اگر کوئی دن کو چلے تو ٹھوکر نہیں کھاتا کیونکہ وہ دنیا کی روشنی دیکھتا ہے۔۱۰۔ لیکن اگر کوئی رات کو چلے تو ٹھوکر کھاتا ہے کیونکہ اس میں روشنی نہیں۔۱۱۔ اس نے یہ باتیں کہیں اور اس کے بعد ان سے کہنے لگا کہ ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے لیکن میں اسے جگانے جاتا ہوں۔۱۲۔ پس شاگردوں نے اس سے کہا اے خداوند اگر سو گیا ہے تو بچ جائے گا۔۱۳۔ یسوع نے اس کی موت کی بابت کہا تھا مگر وہ سمجھے کہ آرام کی نیند کی بابت کہا۔۱۴۔ تب یسوع نے صاف کہہ دیا کہ لعزر مر گیا۔۱۵۔ اور میں تمہارے سبب سے خوش ہوں کہ وہاں نہ تھا تاکہ تم ایمان لاؤ لیکن آؤ ہم اس کے پاس چلیں۔۱۶۔ پس توما نے جسے توام کہتے تھے اپنے ساتھ کے شاگردوں سے کہا کہ آؤ ہم بھی چلیں تاکہ اس کے ساتھ مریں۔

11:1 ''ایک آدمی بیمار تھا''۔ یہ ایک غیر کامل زمانہ ہے۔ یہ مفہوم دیتا ہے کہ وہ ایک لمبے عرصے سے بیمار تھا۔ بحرحال غیر کامل زمانہ کا ترجمہ بطور ''بیمار ہونا شروع ہوا تھا'' ہو سکتا ہے۔

☆''لعزر''۔ یہ عبرانی نام ''العیزر'' ہے جس کا مطلب ''خُدا مدد کرتا ہے'' یا ''خُدا مددگار ہے''۔ یوحنا سمجھتا ہے کہ پڑھنے والے یسوع کی مرتھا، مریم اور لعزر کیساتھ دوستی کے بارے میں جانتے تھے (بحوالہ لُوقا 10:38-42؛ جس کا واحد تذکرہ نحوی ترکیب کی انجیلوں میں ہے)۔

☆''بیت عنیاہ''۔ یہ اُس بیت عنیاہ سے مختلف جگہ ہے جس کا ذکر 1:28 اور 10:40 میں ہوا ہے اور جو دریائے اُردن کے پاس یریحو کے نزدیک تھا۔ یہ بیت عنیاہ یروشلیم کے جنوب مشرق میں کوئی دو میل کے فاصلے پر اُسی پٹی پر تھا جہاں کوہ ایلوس Olives تھا۔ یہ اُن میں سے ایک جگہ تھی جہاں یسوع یروشلیم میں قیام کے دوران رہا تھا۔

☆''مریم'' Mary عبرانی نام مریم ہے۔

☆''مارتھا''۔ یہ آنسہ کیلئے آرامی اصطلاح ہے۔ یہ غیر معمول لگتا ہے کہ بُزرگہ مارتھا کا ذکر پہلے نہیں آیا ہے؛ یہ ہوسکتا ہے لُوقا 10:38-42 کی مناسبت سے ہو۔

11:2 ''یہ وہی مریم تھی جس نے خُداوند پر عطر ڈال کر اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پُونچھے''۔ مریم کی اِس عقیدت کا اندراج (بحوالہ 12:2-8) دونوں متی (بحوالہ 26:6-13) اور مرقس (بحوالہ 14:3-9) کے متوازی ہے۔ لُوقا 7:36ff میں اِسی طرح کے مسح کرنے والی عورت جس کا ذکر ہوا فرق خاتون ہے۔
یہ آیت ایک ایسا واقعہ بیان کرتی ہے جس کا ابھی انجیل میں ذکر نہیں ہوا ہے۔ اِس کا ذکر باب 12 میں ہوتا ہے۔ بہت سے یہ تصور کرتے ہیں کہ یوحنا توقع کرتا تھا کہ اُس کے پڑھنے والے اِس خاندان کے بارے میں دُوسرے ذرائع سے جان سکیں۔

خصُوصی موضوع: بائبل میں مسح کیا جانا

ا۔ خُوبصورتی کیلئے استعمال ہوا (بحوالہ استثنا 28:40 رُوت 3:3 دُوسرا سیموئیل 14:2؛12:20 دُوسرا کرنتھیوں 28:1-5 دانیل 10:3 آموس 6:6 میکاہ 6:15)۔

ب۔ مہمانوں کیلئے استعمال ہوا (بحوالہ زبُور 23:5 لُوقا 7:38,46 یوحنا 11:2)۔

ج۔ شفا دینے کیلئے استعمال ہوا (بحوالہ یسعیاہ 6:1 یرمیاہ 51:8 مرقس 6:13 لُوقا 10:34 یعقوب 5:14) [حفظانِ صحت کے اصُولوں کے حوالے سے استعمال ہوا

حزقیال16:9میں]۔

د۔ مذہبی معنوں میں استعمال ہوا(کسی چیز کیلئے بحوالہ پیدائش28:18,20;31:13[ستون]خُروج29:36[الطار]خُروج40:9-16؛30:36
احبار8:10-13 گنتی7:1[خیمہ]۔

ر۔ رہنماؤں کی تقرری کیلئے استعمال ہوا۔

۱۔ کاہنوں کیلئے

ا۔ ہارون(بحوالہ خُروج28:41;29:7;30:30)

ب۔ ہارون کے بیٹوں کیلئے(بحوالہ خُروج40:15 احبار7:36)

ج۔ معیارِفقرات یا القابات کیلئے(بحوالہ گنتی 3:3 احبار16:32)

۲۔ بادشاہوں کیلئے

ا۔ خُدا کی طرف سے(بحوالہ پہلا سیموئیل2:10 دوُسرا سیموئیل12:7 دوُسرا سلاطین9:3,6,12 زبُور45:7;89:20)

ب۔ نبیوں کی طرف سے(بحوالہ پہلا سیموئیل9:16;10:1;15:1,17;16:3,12-13 پہلا سلاطین1:45;19:15-16)

ج۔ بُزرگوں کی طرف سے(بحوالہ قضاۃ9:8,15 دوُسرا سیموئیل2:7;5:3 دوُسرا سلاطین23:30)

د۔ یسوع کیلئے بطور مسیحائی بادشاہ(بحوالہ زبُور2:2 لُوقا4:18[یسعیاہ61:1]اعمال4:27;10:38 عبرانیوں1:9[زبُور45:7])

ر۔ یسوع کے پیروکار(بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں1:21 پہلا یوحنا2:20,27{charisma})

۳۔ ممکنہ طور پر نبیوں کے بارے میں(بحوالہ یسعیاہ61:1)

۴۔ الٰہیاتی نجات کے غیر یقینی آلات

ا۔ سیرس(بحوالہ یسعیاہ45:1)

ب۔ طائر کا بادشاہ(بحوالہ حزقیال28:14)

۵۔ اصطلاح یا لقب ''مسیحا'' کا مطلب ''مسح کیا گیا'' ہے۔

11:3 ''اُس کی بہنوں نے یہ کہلا بھیجا''۔اُنہوں نے یسوع کو پیغام بھیجا جو اُردن کے پار پیریہ میں تھا۔

☆''جِسے تُو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے''۔یہ یسوع کے اُس خاندان کے ساتھ مُنفرد تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔یہ یونانی اصطلاح فیلیو phileo ہے۔بحرحال کوئنے یونانی میں اصطلاحات phileo اور agapao ایک دوُسرے کے متبادل ہیں(بحوالہ آیت5;3:35;5:20)۔

11:4 ''یہ بیماری موت کی نہیں بلکہ خُدا کے جلال کیلئے ہے''۔یہ مفہوم دیتا ہے کہ یسوع جانتا تھا کہ لعزر بیمار تھا۔وہ اُسے مرنے دینا چاہتا تھا تا کہ باپ اُس کی قوت کا اُس کے ذریعے لعزر کو زندہ کرنے سے کر سکے۔بیماری اور اذیتیں کبھی کبھار خُدا کی مرضی سے ہوتی ہیں(بحوالہ یعقوب کی کتاب؛دوُسرا کرنتھیوں12:7-10)۔

☆''خُدا کے جلال''۔دیکھیئے اقتباس1:14 پر۔

☆''تا کہ اُس کے وسیلہ سے خُدا کے بیٹے کا جلال ظاہر ہو''۔یہ اضافی فقرہ ''خُدا کا'' قدیم یونانی پیپری نُسخہ جات پی45 اور پی56 میں نہیں پایا جاتا۔بیماری دونوں باپ اور بیٹے کا جلال ظاہر کرتی ہے۔اِس پس منظر میں یسوع کا جلال اُس سے بہت فرق ہے جس کی کوئی توقع کر سکتا ہے۔پوری انجیل میں یوحنا نے یسوع کی صلیب کو اس کے جلال کے ساتھ منسوب کیا ہے۔لعزر کی نئی زندگی یہودی حکمرانوں کے لئے یسوع کی موت کے مطالبے کا سبب بنے گی۔

11:6 ''وہ جس جگہ تھا وہیں دو دن اور رہا'' یسوع نے تب تک ملتوی کیا جب تک کہ لعزر مرنہیں گیا! یسوع نے اپنی پسندیدگی سے یہ سب نہیں کیا تھا۔اس بیماری میں الٰہی مقصد تھا (بحوالہ آیت 15)۔

11:7 ''پھر اس کے بعد شاگردوں سے کہا، آؤ پھر یہودیہ کو چلیں''۔ اور وہ تبصرہ جو جاری رہا یہ ظاہر کرتا ہے کہ شاگرد بہت اچھی طرح جانتے تھے کہ یہودی یسوع کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔شاگردوں نے خوف اور ایمان دونوں کا ایک عجیب مظاہرہ کیا (cf,v.16)۔مقدس توما ہر بات میں شک کرنے والا شاگرد سمجھا جاتا تھا،مگر یہاں وہ یسوع کے ساتھ مرنے کو بھی تیار تھا۔

11:9-10 یہ شائد پچھلے باب کو باب 8:12 اور 9:4-5 سے جوڑنے کا ایک طریقہ ہوسکتا ہے۔

☆''اگر'' یہ ایک تیسرے درجے کا مشروط جملہ ہے جس کا مطلب موجودہ عمل ہے۔

11:11 ''ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے'' یہ اسم کامل مفعولی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔اکثر شاگرد بھی یسوع کو غلط سمجھ لیتے تھے کیونکہ وہ اسے لفظی نوعیت سے لیتے تھے (cf.v.13)۔ یسوع کا موت کے لئے اس استعارہ کا استعمال کرنا ظاہر کرتا ہے کہ پرانے عہد نامہ میں استعمال ہو چکا ہے (استثنا 31:16، II سیموئیل 7:12؛ I ملوک 1:21;2:10;11:21,43;14:20)۔انگریزی اصطلاح ''قبرستان'' انہیں جڑوں میں سے نکلا ہے جہاں سے یونانی اصطلاح کا لفظ ''نیند'' نکلا ہے۔

11:12 ''اگر'' یہ ایک اعلیٰ درجے کا مشروط جملہ ہے جو مصنف کے تناظر یا اس کے سکھانے کے مقصد سے صحیح خیال کیا جاتا ہے۔

☆''وہ اسے پورا کرے گا'' یہ لفظی نوعیت کی ایک اصطلاح ''بچائے گئے'' ہے جس کو پرانے عہد نامے میں ''جسمانی نجات دہندگی'' کے طور پر استعمال کیا گیا ہے (یعقوب 5:15)۔

11:14 ''یسوع نے ان سے صاف صاف کہہ دیا'' خاص موضوع دیکھئے: *parrasia at 7:4*

11:15 ''اور میں تمہارے سبب سے خوش ہوں کہ وہاں نہ تھا تا کہ تم ایمان لاؤ'' یسوع نے وضاحت سے کہا کہ لعزر کو زندہ کرنے کی وجہ نہ تو اس کی لعزر سے دوستی تھی اور نہ ہی مریم اور مارتھا کے دکھ کی وجہ سے، بلکہ شاگردوں کے ایمان کو بڑھانا اس کا مقصد تھا (v.14) اور یہودی گروہ کے ایمان کی حوصلہ افزائی کرنا تھا (v.24)۔

11:16 یہ آیت توما کے ایمان کو واضح طور پر دکھاتی ہے۔وہ یسوع کے ساتھ مرنے کے لئے بھی تیار تھا۔شاگردوں کو ضرورت تھی کہ یسوع کی موت پر غالب آنے کی طاقت ان کو دکھائی جائے،وہ جو انسانیت کی سب سے بڑی دشمن ہے۔
توما نے آرامی زبان کے لفظ ''جڑواں'' کو ایسے ظاہر کیا ہے جیسا *Didymus* نے یونانی زبان میں کیا۔اناجیل نے اسے رسول کے طور پر درج کیا ہے (متی 10:3؛ مرقس 3:8؛ لوقا 6:15)؛ یوحنا کی کتاب اکثر اسی کے بارے میں بتاتی ہے (cf.21:2;28:24-29;14:5;11:16)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 11:17-27

۱۷۔پس یسوع کو آ کر معلوم ہوا کہ اسے قبر میں رکھے چار دن ہوئے۔۱۸۔بیت عنیاہ یروشلیم کے نزدیک قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا۔۱۹۔اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو ان کے بھائی کے بارے میں تسلی دینے آئے تھے۔۲۰۔پس مرتھا یسوع کے آنے کی خبر سن کر اس سے ملنے کو گئی لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔۲۱۔مرتھا نے یسوع سے کہا اے خداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔۲۲۔اور اب بھی میں جانتی ہوں کہ جو کچھ تو خدا سے مانگے گا وہ تجھے دے گا۔۲۳۔یسوع نے کہا تیرا بھائی جی اٹھے گا۔۲۴۔مرتھا نے اس سے کہا میں جانتی ہوں کہ قیامت میں آخری دن جی اٹھے گا۔۲۵۔یسوع نے اس کہا قیامت اور زندگی تو میں ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر بھی جائے تو بھی زندہ رہے گا۔۲۶۔اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا کیا تو اس پر ایمان رکھتی ہے؟۔۲۷۔اس نے اس سے کہا ہاں اے خداوند میں ایمان لا چکی ہوں کہ خدا کا بیٹا مسیح جو دنیا میں آنے والا تھا تو ہی ہے۔

11:17 ''اُسے قبر میں رکھے چار دن ہو چکے ہیں'' ربیوں نے کہا ہے انسانی روح جسم کے پاس تین دن تک رہتی ہے۔ یسوع نے تب تک انتظار کیا پھر چار دن کے بعد جب یہ پکا ہو چکا تھا کہ لعزر واقع ہی مر چکا ہے اور بات ربیوں/یہودیوں کی تمام امیدوں سے باہر تھی۔

11:18 قریباً ''دو میل'' لفظی نوعیت کے حساب سے یہ ''میل کا آٹھوں حصہ'' ہے۔

11:19 ''اور بہت سے یہودی مریم اور مارتھا کے پاس آئے'' یہ ایک غیر امتیازی غیر جانبدار ''یہودی'' اصطلاح کا استعمال ہے جو عموماً یوحنا میں یسوع کے دشمنوں کے ساتھ منسوب کی جاتی ہے۔ تاہم، اس متن میں، یہ یروشلیم کے باسیوں کے ساتھ منسوب کرتا ہے جو اس خاندان کو جانتا ہے (cf.11,31,33,45)۔

11:20 ''مریم گھر میں بیٹھی رہی'' یہودیوں کے نزدیک ماتم کرنے کے صحیح جگہ زمین پر بیٹھنا ہوتا ہے۔

11:21-32 ''مارتھا نے کہا۔۔۔اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا'' یہ دوسرے درجے کا مشروط جملہ ہے جو ''حقیقت کے برعکس'' کہلاتا ہے۔ اس لئے یہ ایسا بھی سمجھا جا سکتا ہے ''اگر تم یہاں ہمارے ساتھ ہوتے، جو کہ تم نہیں تھے، میرا بھائی نہ مرتا، جو مر چکا ہے''۔ مارتھا اور مریم کے بیانات (cf.v.32) یہ الفاظ جو انہوں نے یسوع سے کہے بالکل ایک جیسے ہیں۔ ان کو اس موضوع پر اس چار ماتمی دنوں میں بھی تبصرہ کرنا چاہیے تھا۔ یہ دونوں عورتیں یسوع کو اپنی ڈھکی چھپی مایوسی بتاتے ہوئے آرام محسوس کرتیں تھیں کہ وہ پہلے کیوں نہیں آیا۔

11:22 ''اور اب بھی میں جانتی ہوں کہ جو کچھ تو خدا سے مانگے گا وہ تجھے دے گا'' یہ غیر یقینی طور پر بالکل وہی تھا جو مارتھا نے یسوع کو کرنے کے لئے کہا تھا، کیونکہ آیت 39 میں لعزر کے جی اُٹھنے پر حیرت زدہ تھی۔

11:23-24 ''تیرا بھائی جی اُٹھے گا'' مارتھا کا بھی ایمان سے متعلق نظریہ زندگی کے بعد کے بارے میں ویسا ہی تھا جیسا فریسیوں کا، جو قیامت کے دن مردوں کے جی اُٹھنے میں یقین رکھتے تھے۔ یہاں پر اس نظریہ کے لئے پرانے عہد نامہ میں کچھ محدود مواد میں ثبوت ہیں (دانیال 12:2؛ ایوب 19:25-27؛14:14)۔ یسوع نے عقائدی بیانات کو اپنے آپ میں تبدیل کر دیا (cf.14:6)۔

11:24 ''آخری دن'' اگرچہ یہ سچ ہے کہ یوحنا نے نجات کی بے دوسیلگی پر زور دیا ہے (معادیات کو یار کہا)، وہ ابھی بھی آخری وقت کی تکمیل کی توقع رکھتا تھا۔ یہ کئی مختلف طریقوں سے بیان ہوا ہے۔

1۔ عدالت/جی اُٹھنے کا دن (cf.5:28-29;6:39-40,44,54;11:24;12:48)۔

2۔ ''گھڑی'' (4:23,5,25,28;16:32)۔

3۔ مسیح کی دوسری آمد (cf.14:3) یہ ممکن ہے کہ 14:18-19,28 اور 16:16,22 یسوع کے مُردوں میں سے دوبارہ جی اُٹھنے کی ایک معادیاتی آمد کے ساتھ منسوب کرتی ہے۔

11:25 ''یسوع نے اس سے کہا قیامت اور زندگی تو میں ہوں'' یہ یسوع کے سات کلمات کے علاوہ ایک اور کلمہ ہے ''میں ہوں'' لعزر کی موت کے وقت مارتھا کا اس بات پر یقین کرنے کے لئے حوصلہ بڑھایا جاتا تھا کہ وہ زندہ ہو جائے گا۔ اس امید کی جڑیں شخصی اور خدا اور یسوع کی طاقت میں تھیں (cf.5:21)۔

11:26 ''اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا'' اس متن میں بے شمار پُر معنی اور اہم ترتیب پیش کی گئی ہیں (1) کائناتی اسمِ ضمیر یعنی ''تمام'' (2) حالیہ فعل سے مشتق لفظ، جو ہمارے رواں دواں ایمان کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے (vv 25,26) اور (3) موت کے ساتھ مضبوط اور دوہری نفی جڑی ہوئی ہے ''کبھی نہیں، کبھی ہرگز نہیں مرے گا''، جو روحانی موت کی طرف ظاہر کرتا ہے۔ ابدی زندگی ایمان رکھنے والوں کے لئے موجودہ حقیقت ہے، نہ کہ مستقبل میں ہونے والا ایک واقعہ۔

11:27 ''اس نے ان سے کہا اے خداوند میں ایمان لا چکی ہوں کہ خدا کا بیٹا مسیح جو دنیا میں آنے والا تھا تو ہی ہے'' یہ جملہ تکمیلِ فعل میں شامل ہے۔ یہ اس کے ذاتی ایمان کا ایک قوت بخش اعتراف تھا کہ یسوع ہی وہ مسیحا ہے جو آنے والا تھا۔ یہ الہیاتی طور پر پطرس کے قیصریہ میں اعتراف کے برابر ہے (متی 16)۔

اس نے ایمان کے اظہار کے لئے کئی مختلف عنوان استعمال کیے۔

1۔ مسیح (جو یونانی زبان کے لفظ مسیحا کا ترجمہ ہے)

2 خدا کا بیٹا (مسیح کا پرانے عہدنامے کا عنوان)

3۔ وہ جو آتا ہے (پرانے عہدنامے میں خدا کے وعدے کا ایک اور عنوان جو راستبازی کا نیا دور لانے کی بات کرتا ہے، cf.6:14)

یوحنا اس مکالمہ کو سچ کے طور پر آگے بڑھانے کے لئے اسے ادبی تکنیک کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ یوحنا کی انجیل میں مسیح پر ایمان رکھنے کے کئی اعتراف ملتے ہیں (cf.1:29,34,41,49;4:42;6:44,69;9:35-38;11:27)۔ دیکھیئے خاص موضوع: یوحنا کے ایمان کا استعمال 2:23 پر۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 11:28-29

۲۸۔ یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور چپکے سے اپنی بہن مریم کو بلا کر کہا کہ اُستاد یہیں ہے اور تجھے بُلا تا ہے۔ ۲۹۔ وہ سنتے ہی جلد اُٹھ کر اس پاس آئی۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 11:30-37

۳۰۔ (یسُوع ابھی گاؤں میں نہیں پہنچا تھا بلکہ اُسی جگہ تھا جہاں اُسے مرتھا ملی تھی)۔ ۳۱۔ پس جو یہُودی اُس کے پاس گھر میں تھے اور اُسے تسلّی دے رہے تھے یہ دیکھ کر کہ مریم جلد اُٹھ کر باہر گئی اِس خیال سے اُس کے پیچھے ہو لئے کہ وہ قبر پر رونے جاتی ہے۔ ۳۲۔ جب مریم اس جگہ پہنچی جہاں یسُوع تھا اور اُسے دیکھا تو اُس کے قدموں پر گر کر اُس سے کہا اے خداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مَرتا۔ ۳۳۔ جب یسُوع نے اُسے اور اُن یہُودیوں جو اُس کے ساتھ آئے تھے روتے دیکھا تو دِل میں نہایت رنجیدہ ہُوا اور گھبرا کر کہا۔ ۳۴۔ تم نے اُس کو کہاں رکھا ہے؟ انہوں نے کہا اَے خداوند! چل کر دیکھ لے۔ ۳۵۔ یسُوع کے آنسو بہنے لگے۔ ۳۶۔ پس یہُودیوں نے کہا دیکھو وہ اُس کو کیسا عزیز تھا۔ ۳۷۔ لیکن اُن میں سے بعض نے کہا کیا یہ شخص جس نے اندھے کی آنکھیں کھولیں اتنا نہ کر سکا کہ یہ آدمی نہ مَرتا؟

11:30 یہ رسولی مصنف کی ایک اور گواہی کی تفصیل ہے۔

☆ 11:33 NASB ''وہ روح میں گہرے طور پر اُتر گیا اور پریشان ہوا''
NKJV ''وہ روح میں تڑپ گیا اور پریشان ہوا''
NRSV ''وہ روح میں اس قدر ہل گیا اور گہرے طور پر متحرک ہوا''
TEV ''اس کا دل پسیج گیا اور وہ متحرک ہوا''
NJB ''یسوع بہت رنجیدہ ہوا اور اس نے آہ کھینچی''

یہ حقیقت ہے کہ ''اس نے روح میں آہ کھینچی'' یہ جملہ عموماً ناراضگی کے طور پر استعمال ہوا۔ (دانیال 11:30، مرقس 14:5;1:43)۔ مگر اس حوالے سے یہ ترجمہ ترجیحاً گہرے جذبات کا عکاس ہے (v.38)۔ اگرچہ بعض ترجمہ نگاروں نے اس کو گہرے جذبات، ناراضگی، براہِ راست موت پر، یسوع مسیح نے مکمل انسانی جذبات کا اظہار کیا ہے (آیات 33,35,36,38) اور یہاں پر اس نے اپنی دوستی کا حق ادا کیا ہے۔

11:37 یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ''ہاں'' ہونا چاہیے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 11:38-44

۳۸۔ یسُوع پھر اپنے دِل میں نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا۔ وہ ایک غار تھا اور اُس پر پتھر دھرا تھا۔ ۳۹۔ یسُوع نے کہا کہ پتّھر کو ہٹاؤ اُس مَرے ہوئے شخص کی بہن مرتھا نے اُس سے کہا۔ اَے خداوند! اُس میں سے تو اب بد بو آتی ہے کیونکہ اُسے چار دِن ہو گئے۔ ۴۰۔ یسُوع نے اُس سے کہا کیا میں نے تجھ سے کہا نہ تھا کہ اگر تو اِیمان لائے گی تو خدا کا جلال دیکھے گی؟ ۴۱۔ پس انہوں نے اُس پتّھر کو ہٹا دِیا۔ پھر یسُوع نے آنکھیں اُٹھا کر کہا اَے باپ میں تیرا شکر کرتا ہُوں کہ تو نے میری سُن لی۔ ۴۲۔ اور مجھے تو معلوم تھا کہ تُو ہمیشہ میری سُنتا ہے مگر اِن لوگوں کے باعث جو آس پاس کھڑے ہیں مَیں نے یہ کہا تا کہ وہ اِیمان لائیں کہ تُو نے ہی مجھے بھیجا ہے۔ ۴۳۔ اور یہ کہہ کر اُس نے بُلند آواز سے پکار کہا کہ اَے لعزر نکل آ۔ ۴۴۔ جو مَر گیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں باندھے ہُوئے نکل آیا اور اُس کا چہرہ رُومال سے لپٹا ہُوا تھا یسُوع نے اُن سے کہا اُسے کھول کر جانے دو۔

11:38 ''ایک غار'' اس دور میں فلسطین میں اس قسم کی خبریں تھیں (1) غار چٹان کے اندر کھودی جاتی تھی اور ایک بھاری گول پتھر کو لڑھکا کر اسے بند کر دیا جاتا یا (2) پر جو بتایا گیا ہے وہ درست ہے۔

11:39 ''پتھر کو ہٹادو'' ایک بڑا پتھر جو قبر کے دھانے پر لڑھکایا گیا تھا یہ ایک ایسا طریقہ تھا جو قبر کو بند کرنے کے لئے استعمال ہوا کرتا تھا۔
''اسے مرے ہوئے چار دن ہو چکے تھے'' یہ یونانی زبان کا لفظی محاورہ ہے ''چار دن کا انسان''

11:40 ''اگر'' یہ ایک انتہائی کمتر جملہ ہے جس کے معنی ہیں کہ عمل ممکن ہے، حتیٰ الامکان، یہ آیت ایک سوال ہے جو اس کا جواب ''ہاں'' میں چاہتی ہے۔
''خدا کا جلال'' خدا کا جلال یسوع کے عمل میں سکونت پذیر ہوا (v.4) مکمل پڑھیئے (1:14)

11:41 ''پھر یسوع نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں'' یہودی دعا کا عام طریقہ کار ہاتھ اور آنکھوں کو کھلا رکھنا یعنی آسمان کی طرف بلند کرنا

11:42 یہ یسوع کی دعا اور معجزے کا مقصد بیان کرتی ہے۔ یسوع اکثر اوقات ایسے معجزات اپنے شاگردوں کی ایمانی ہمت بڑھانے کے لئے کیا کرتا تھا اور اس کے ذریعے وہ یروشلیم سے یہودیوں کے ایمان کو بھی تقویت دیتا تھا۔

یسوع الہیاتی طور پر اپنے کام کے ذریعے باپ کے اختیار اور ترجات پر دوبارہ روشنی ڈالتا ہے (5:19,30;8:28;12:49;14:10)۔ یہ معجزہ یسوع میں ایک اوتار ہے جو باپ کے ساتھ تعلق کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

11:43 ''اس نے بلند آواز سے پکارا کہ اے لعزر نکل آ'' یہ اس لئے کہا گیا کہ اگر یسوع لعزر کا نام نہ لیتا تو سارا قبرستان نکل آتا۔

11:44 مُردوں کو پانی سے غسل دے کر دفنانے کے لئے تیار کیا جاتا تھا پھر اسے کپڑے کی پٹیوں سے باندھ دیا جاتا اور اسے تیز خوشبو لگا کر رکھا جاتا تھا۔ جنازہ لے کر جانے والے چوبیس گھنٹوں کے دوران اسے دفنا دیا کرتے تھے کیونکہ یہودی مُردے کو خوشبویات میں نہیں بساتے تھے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 11:45-46

۴۵۔ پس بُہتیرے یہُودی جو مریم کے پاس آئے تھے اور جنہوں نے یِسُوع کا یہ کام دیکھا اُس پر اِیمان لائے۔ ۴۶۔ مگر اُن میں سے بعض نے فریسیوں کے پاس جا کر انہیں یِسُوع کے کاموں کی خبر دی۔

11:45 '' پس بہتیرے یہودی۔۔۔ اس پر ایمان لائے'' یہ انجیلِ مقدس کا موضوع ہے جو بیان کیا گیا ہے (20:30-31)۔ یہ جملہ ایک معقول شکل میں ہے (2:23,;7:31;8:30;10:42;11:45;12:11,42)۔ تاہم اسے مزید صراحت کے ساتھ بیان کرنا چاہیے کہ یوحنا کی انجیل میں ایمان بہت سی سطحوں پر ایمانی تحفظ کی بات نہیں کرتی (2:23;8:30)۔ خصوصی عنوان 2:23 پر دیکھیئے.

11:46 ''مگر ان میں سے بعض نے فریسیوں کے پاس جا کر انہیں یسوع کے کاموں کی خبر دی'' یہ امر دلچسپ ہے کہ اعلیٰ ترین تعلیمات اور پُر قوت معجزات کے چہرے پر روحانی اندھاپن کی کیفیت طاری ہے۔ تاہم یسوع تمام گروہوں کو جو اس پر ایمان نہیں رکھتے تقسیم کرتا ہے حتیٰ کہ اس کی طرح ایک پُر قوت معجزہ سب پر ایمان لا گو نہیں کر سکتا (لوقا 16:30-31)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 11:47-53

۴۷۔ پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے صدر عدالت کے لوگوں جمع کر کے کہا ہم کیا کرتے ہیں؟ یہ آدمی تو بُہت مُعجِزے دِکھاتا ہے۔ ۴۸۔ اگر ہم اُسے یُوں ہی چھوڑ دیں تو سب اُس پر ایمان لے آئیں گے اور رومی آ کر ہماری جگہ اور قوم دونوں پر قبضہ کر لیں گے۔ ۴۹۔ اور اُن میں سے کائفا نام ایک شخص نے جو اُس سال سردار کاہن تھا اُن سے کہا تم کچھ

نہیں جانتے۔۵۰۔اور نہ سوچتے ہو کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ ایک آدمی امت کے لئے مَرے نہ ساری قوم ہلاک ہو۔۵۱۔مگر اُس نے یہاں اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ اُس سال سردار کاہن ہو کر نُبوّت کی کہ یسُوع اِس واسطے مَرے گا۔۵۲۔اور نہ صرف اِس قوم کے واسطے بلکہ اِس واسطے بھی کہ خدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کر کے ایک کر دے ۵۳۔پس وہ اُسی روز سے اُسے قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے۔

11:47 ''پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے صدرِ عدالت کے لوگوں کو جمع کیا'' یہ مقدمہ یروشلیم میں یہودیوں کی سب سے بڑی عدالت جس میں 71 ارکان شامل ہوتے تھے میں داخل کیا گیا۔سیاسی، مذہبی کاہن سرداروں یعنی وہ جو یہودی فرقے میں روایتی شریعت کے قائل تھے وہ موسوی تعلیمات پر یقین رکھتے اور جی اُٹھنے سے انکاری تھے۔فریسی جو مذہبی انتہا پسندی کی پُر زور تائید کرتے تھے خاصے معروف تھے۔(1) سارا پرانا عہد نامہ (2) فرشتوں کا کلیسیائی اختیار (3) اور موت کے بعد یہ امر حیران کن ہے کہ یہ دو مخالف گروپ کسی خاص مقصد کے لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

☆ ''یہ آدمی تو بہت معجزے دکھاتا ہے'' یسوع کے لئے ''یہ آدمی'' کا حوالہ اس کے نام کا ذکر نہ کرنے کا ایک توہین آمیز طریقہ ہے۔یہ بھی حیران کن ہے کہ ان بڑے معجزات کی موجودگی میں جیسا کہ لعزر کی نئی زندگی۔ان کے پہلے سے قائم کردہ تعصب نے ان کی آنکھوں کو مکمل طور پر اندھا بنا دیا تھا۔(II کرنتھیوں 4:4)۔

11:48 ''اگر'' یہ ایک تیسرے درجے کا مشروط جملہ ہے جس کا مطلب امکانی عمل ہے۔

☆ ''تمام انسان اس پر ایمان لائیں گے'' حسد اور اس کے ساتھ الہیاتی عدم موافقت اور بے اعتمادی یسوع سے خوف کا سبب تھا۔''تمام'' غیر یہودی اور سامریوں کے لئے بھی منسوب کیا گیا ہے۔ان کے خوف کا سبب ایک سیاسی پہلو بھی تھا۔

☆ ''رومی آ کر ہماری جگہ اور قوم دونوں پر قبضہ کر لیں گے'' یہ یوحنا کی انجیل کی طنزیہ پیش گوئیوں میں سے ایک ہے، یہ جو کہ لفظی طور پر 70 بعد از مسیح میں رومی جنرل (بعد از شہنشاہ) کے عہد میں مکمل ہو چکا تھا۔

رومی غلبہ کی سیاسی حقیقت یہودیوں کے آخری وقت (معدیاتی) امید کا جامع حصہ تھا۔وہ مانتے تھے کہ پرانے عہد نامے کے حاکم عدالت کی طرح خداوند روم سے انہیں جسمانی طور پر چھڑانے کے لئے کوئی مذہبی/عسکری علامت بھیجے گا۔

یسوع کی بادشاہی کا دعویٰ عارضی یا سیاسی بادشاہت کا نہیں تھا بلکہ ایک روحانی سلطنت کا جو مستقبل میں عالمگیر سطح تک پھیل سکتی ہے۔اس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ پرانے عہد نامے کی پیشن گوئیوں کو پورا کرے گا۔مگر لفظی، یہودیت، قوم پرستی کے لحاظ سے نہیں۔اسی وجہ سے اس کے وقت کے بہت سے یہودیوں نے اسے رد کیا تھا۔

11:49 ''کائفا'' جو اس سال سردار کاہن تھا'' پادریوں کے اونچے طبقے کا مطلب ساری زندگی کا عہدہ تھا جو پھر آگے چل کر ان کے بچوں میں منتقل ہو جاتا تھا۔مگر جیسے ہی رومی غالب آئے اور اختیارات رومیوں کے پاس گئے، یہ سب سے اونچی بولی لگانے والے کو بیچ دیا جاتا تھا اس سود مند تجارت کی وجہ سے جو زیتون کے پہاڑوں اور مندر کے علاقے میں میسر تھی۔کائفا 18-36 بعد از مسیح تک سردار کاہن رہا۔

11:50-52 ''کہ ایک آدمی اُمت کے واسطے مرے'' یوحنا کے طنزاً کی ایک اور مثال ہے کہ سردار کاہن نے انجیل کی نبوت کی!

11:52 ''بلکہ اس واسطے بھی کہ خدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کر کے ایک کر دے'' یہ یوحنا کی طرف سے ایک اضافی فقرہ لگتا ہے جو 10:16 کے متوازی ہو سکتا ہے۔یہ ان کے متعلق ہو سکتا ہے (1) فلسطین سے باہر رہنے والے یہودی؛ (2) سامریوں کی طرح نصف یہودی؛ یا (3) غیر یہودی۔جز 3 بہتر معلوم ہوتا ہے۔

11:53 ''پس وہ اسی روز سے اسے قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے'' یہ یوحنا میں ایک بار بار آنے والا موضوع ہے (cf.5:18;7:19;8:59;10:39;11:8;)

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 11:54

۵۴۔ پس اُس وقت سے یِسُوع یہُودِیوں میں علانیہ نہیں پھرا بلکہ وہاں سے جنگل کے نزدیک کے علاقہ میں افرائیم نام ایک شہر کو چلا گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہیں رہنے لگا۔

11:54 ''پس اس وقت سے یسوع یہودیوں میں علانیہ نہیں پھرا'' یوحنا 12 مذہبی رہنماؤں کے ساتھ نبٹنے کی یسوع کی آخری کوشش تھی۔

''افرائیم نام کا شہر'' یہ علاقہ سامریہ میں بیت اُل کے قریب واقع ہو سکتا ہے (2 اخبار 13:19)

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 11:55-57

۵۵۔ اور یہُودِیوں کی عِیدِ فسح نزدیک تھی اور بُہت لوگ فسح سے پہلے دیہات سے یروشلیم کو گئے تا کہ اپنے آپ کو پاک کریں۔ ۵۶۔ پس وہ یِسُوع کو ڈھونڈنے اور ہَیکل میں کھڑے ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا وہ عِید میں نہیں آئے گا؟ ۵۷۔ اور سردار کاہنوں اور فریسیوں نے حکم دے رکھا تھا کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ وہ کہاں ہے تو اطلاع دے تا کہ اُسے پکڑ لیں۔

11:55 ''اپنے آپ کو پاک کرنے کے لئے'' یہ عیدِ فصح کے لئے پاک صاف ہونے کی مذہبی رسومات کے متعلق بتایا گیا ہے۔ اس پر اب تک بحث و مباحثہ ہوتا رہا ہے کہ فلسطین میں یسوع نے کب تک تعلیم دی، تبلیغ اور وزارت کی۔ خلاصے اس طرح سے تشکیل دیئے گئے ہیں کہ ایک یا دو سال ممکن ہیں۔ البتہ، یوحنا کی بہت سے ضیافتیں (آخری کھانے) ہیں جن میں سے تین کا ذکر یقیناً (cf.2:13;6:4;&11:55) اور ساتھ کم از کم چوتھی ''ضیافت'' 5:1 کا موثر طور پر اشارہ آیا ہے۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ یسوع نے لعزر کو مرنے کیوں دیا؟

2۔ امید کی طرف وہ کون سا معجزہ تھا؟

3۔ مردوں میں سے اُٹھنے اور نئی زندگی میں کیا فرق ہے؟

4۔ یہودی رہنما لعزر کے زندہ ہونے پر کیوں خوفزدہ تھے؟

یوحنا باب ۱۲ (John 12)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
بیت عنیاہ میں مسح 12:1-8	یسوع کا بیت عنیاہ میں مسح کیا جانا 12;1-6; 12:7-8	بیت عنیاہ میں مسح 12:1-8	بیت عنیاہ میں مسح 12:1-8	بیت عنیاہ میں مسح 12:1-8
12:9-11	لعزر کے خلاف سازش 12:9-11	12:9-11	لعزر کے خلاف قتل کی سازش 12:9-11	لعزر کے خلاف سازش 12:9-11
مسیحا یروشلیم میں داخل ہوتا ہے 12:12-19	یروشلیم میں فتح مند داخلہ 12:12-13; 12:14; 12:15; 12:16; 12:18-19	کھجوروں کا اتوار 12:12-19	فتح مند داخلہ 12:12-19	یروشلیم میں فتح مند داخلہ 12:12-19
یسوع اپنی موت اور اُس کے بعد جلال کی پیشنگوئی کرتا ہے 12:20-28a; 12:28b; 12:29-32; 12:33-36a; 12:36b	چند یونانی یسوع کے مُتلاشی ہیں 12:20-21; 12:22-26	یسوع کی لوگوں میں مُنادی نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ 12:20-26	گندم کا پھل دار دانہ 12:20-26	چند یونانی یسوع کے مُتلاشی ہیں 12:20-26
	یسوع اپنی موت کے بارے میں پیشن گوئی کرتا ہے 12:27-28a;12:28b;12:29; 12:30-33;12:34;12:35-36a	12:27-36a	یسوع اپنی صلیبی موت کی پیشنگوئی کرتا ہے 12:27-36	ابن آدم کا اُٹھایا جانا ضروری ہے 12:27-36a
نتیجہ: یہودیوں کی بے اعتقادی 12:37-38;12:39-40;12:41; 12:42-50	لوگوں کی بے اعتقادی 12:36b-38;12:39-40;12:41; 12:42-43	12:36b-43; 12:44-50	کون ہمارے بیان پر یقین کرتا ہے؟ 12:37-41	یہودیوں کی بے اعتقادی 12:36b-43
	یسوع کے کلام سے عدالت 12:44-50		نُور میں چلیں 12:42-50	یسوع کے کلام سے عدالت 12:44-50

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

عبارت سے متعلق آیات 1-50 کی بصیرت:

ا۔ تمام چاروں اناجیل یسوع کا ایک عورت مَسح کیا جانا بیان نہیں کرتیں ہیں۔ تاہم، متی 26:6-13، مرقس 14:3-9، اور یوحنا 12:2-8 لعزر کی بہن، بیت عنیاہ کی مریم بتاتے ہیں، جبکہ لوقا 7:36-50 اُسے گلیلیوں میں گناہ گار بتاتا ہے۔

ب۔ باب نمبر 12 مسیح کی لوگوں میں مُنادی کا اختتام کرتا ہے۔ اس نے بار بار یہودی رہنماؤں کو ایمان کی طرف لانے کی کوشش کی تھی۔ باب نمبر 11 اس امر کی کوشش تھی کہ یروشلیم کے مقامی لوگوں کو ایمان کی طرف لایا جائے۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 12:1-8

ا۔ پھر یِسُوع فسح سے چھ روز پہلے بیت عَنِیاہ میں آیا جہاں لعزر تھا جِسے یِسُوع نے مُردوں میں سے جلایا تھا۔ ۲۔ وہاں اُنہوں نے اُس کے واسطے شام کو کھانا تیّار کِیا اور مرتھا خدِمت کرتی تھی مگر لعزر اُن میں تھا جو اُس کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے۔ ۳۔ پھر مریم نے جٹاماسی آدھ سیر خالِص اور بیش قیمت عِطر لے کر یِسُوع کے پاؤں ڈالا اور اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھے اور گھر عِطر کی خوشبو سے مہک گیا۔ ۴۔ مگر اُس کے شاگردوں میں سے ایک شخص یہُوداہ اسکریوتی جو اُسے پکڑوانے کو تھا کہنے لگا۔
۵۔ یہ عِطر تین سو دینار میں بیچ کر غریبوں کو کیوں نہ دِیا گیا؟ ۶۔ اُس نے یہ اِس لئے نہیں کہا تھا کہ اُس کو غریبوں کی فکر تھی بلکہ اِس لئِے کہ چور تھا اور چونکہ اُس کے پاس اُن کی تھیلی رہتی تھی اُس میں جو کچھ پڑتا تھا نکال لیتا تھا۔ ۷۔ پس یِسُوع نے کہا کہ اُسے یہ عِطر میرے دفن کے لئِے رکھنے دے۔ ۸۔ کیونکہ غریب غربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن میں ہمیشہ تمہارے پاس نہ رہوُں گا۔

12:1 فسح سے چھ دن پہلے: یہ متی 26:2 میں سے تواریخ سے متعلق ایک مختلف تسلسل ہے یہ ہمیشہ یاد رہنا چاہیے کہ اناجیل کا ابتدائی نقطہ تواریخ سے متعلق نہیں بلکہ یسوع کے مثالی اعمال ہیں جو اس کی ذات اور کام کے بارے میں سچ ظاہر کرتے ہیں۔

12:2 ''وہ'' یہ بیت عنیاہ کے مقامی لوگوں سے منسوب کرتا نظر آتا ہے، جنہوں نے یسوع اور شاگردوں کو کھانا کھلایا، لعزر کو زندہ کرنے کی تعظیم میں۔ تاہم، متی 26:6 میں اس نے کوڑھی سامن کے گھر میں جگہ لی۔

12:3 ''آدھا سیر'' یہ ایک لاطینی اصطلاح تھی جو رومی پونڈ کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے، جو 12 اونس کے برابر ہے۔ یہ قیمتی عِطر مریم کی شادی کا جہیز بھی ہوسکتا تھا۔ کئی غیر شادی شدہ خواتین اس قسم کے عِطر ظروف میں اپنی گردنوں کے گرد لگاتی تھیں۔

☆ NASB ''آدھ سیر خالص جٹاماسی کا قیمتی عِطر''
NKJV ''جٹاماسی کا آدھ سیر خالص اور بیش قیمت عطر''
NRSV ''خالص جٹاماسی کا آدھ سیر بیش قیمت عِطر''
TEV ''خالص جٹاماسی کا بنا ہوا بیش قیمت عطر''
NJB ''آدھ سیر، بیش قیمت خالص جٹاماسی کا عطر''

اسم صفت کے معنوں پر بہت سے قیاس کئے گئے ہیں: (1) خالص؛ (2) مائع؛ یا (3) ایک جگہ کا نام عِطر بذاتِ خود مسالوں کی خوشبو میں بسی ہوئی ہمالیہ کی جڑی بوٹی میں سے ہے جو کہ بہت قیمتی ہے۔

☆ ''عطر لیکر یسوع کے پاؤں پر ڈالا''۔ عورت کا اس کے سر کو مَسح کرنا کے بارے میں دیگر انجیل میں بھی اس واقعہ کے بارے میں بالکل اسی طرح بتایا گیا ہے۔ بظاہر مریم نے اس کے پورے بدن پر عطر ڈالا یعنی، سر سے لے کر پاؤں تک۔ مسیح کے پاؤں کو واضح کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنی بائیں کہنی پر ایک میز پر جھکا ہوا تھا۔
یہ یوحنا کی دوہری مفہامت میں سے ایک ہے۔ اس قسم کی خوشبویات مردہ کو دفنانے کے لئے استعمال ہوا کرتی تھیں (19:40)۔ مریم نے شائد یسوع کے پیغام کو زیادہ اچھی طرح سمجھا جو کہ اس کی جلد رونما ہونے والی موت کے متعلق تھا جیسا کہ شاگردوں نے کیا (v.7)۔ مَسح پر خصوصی موضوع، دیکھئے 11:2۔

12:4 ''یہوداہ اسخر یوطی'' کی اصطلاح ''اسخر یوطی'' کے دوممکنہ اشتقاق پائے جاتے ہیں(1) یہودہ کا شہر (کر یتے، یشوع 15:25)۔(2) ''قاتل کی چُھری'' کی اصطلاح انجیل کے تمام لکھاریوں کی ہے جس میں وہ یہودہ کے لئے سخت ترین بیانات دیتے ہیں(v.6) مکمل نوٹ 18:1 پر دیکھئے۔

☆''دھوکہ دینا'' اس اصطلاح کا عموماً کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ہے۔لفظی نوعت سے اس کے معنی عدالتی نظریہ سے ''سپرد کرنا'' یا ''آگے دے دینا'' کے ہیں یا کسی چیز کی سپردگی یعنی کسی اور کو دے دینا کے ہیں۔

12:5 ''تین سو دینار'' دینار ایک مزدور اور ایک فوجی کی ایک دن کی اُجرت تھی اسی لئے یہ تقریباً ایک سال کی اُجرت تھی۔

12:6	NASB,NKJV ''پیسوں کی تھیلی''	NRSV ''ایک عام بٹوا''
	TEV ''پیسوں کا تھیلا''	NJB ''مشترکہ چندہ''

اس لفظ کا مطلب ''چھوٹا ڈبہ'' ہے۔درحقیقت اسے موسیقار استعمال کیا کرتے تھے یہ ان کے موسیقی کے آلات کو لے جانے کے لئے تھا۔

☆''جو بھی اس میں رکھا ہوا ہوتا وہ چوری کر لیتا تھا'' اس کی یونانی اصطلاح ''لے کر چلنا'' ہے۔یہ دو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے:(1) وہ ڈبہ لے کر گیا، مگر (2) وہ اس ڈبہ میں موجود اشیاء کو بھی ساتھ لے کر گیا۔یہ بیان شائد یہودہ کی غریبوں کے لئے فکرمندی دکھانے کے لئے شامل کئے گئے ہیں v.5 کے مطابق یہ حقیقت میں اپنے لئے حاصل کرنے کا ایک بہانا تھا۔

12:7۔یہ ایک انوکھی آیت ہے۔یہ بے شک اس فیاضی اور وقف کرنے کے عمل جو کسی کی تدفین پر کیا جاتا ہے مترادف عمل کے ساتھ ایک تعلق قائم کرتا ہے 19:40))۔یہ یوحنا کا ایک اور رسولی عمل تھا۔

12:8 ''غریبوں کے لئے آپ کے پاس ہمہ وقت کچھ ہے'' یہ تثنیہ شرع کے ساتھ منسلک ہے، 15:4,11۔یہ بیان غربا کی تضحیک کرنے کے لئے استعمال نہیں ہوا بلکہ یہ مسیحا کی موجودگی پر زور دیتا ہے۔پرانا عہدنامہ قدیم ادب کے نزدیک غریبوں کی حفاظت اور حقوق کے لئے بے مثل اور منفرد ہے

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:12:9-11

۹۔پس یہُودیوں میں سے عوام یہ معلوم کر کے کہ وہ وہاں ہے نہ صرف یِسُوع کے سبب آئے بلکہ اِس لِئے بھی کہ لعزر کو بھی دیکھیں جِسے اُس نے مُردوں میں سے جِلایا تھا۔۱۰۔لیکن سردار کاہنوں نے مشورہ کِیا کہ لعزر کو بھی مار ڈالیں۔۱۱۔کیونکہ اُس کے باعِث بہُت سے یہُودی چلے گئے اور یِسُوع پر اِیمان لائے۔

12:9 ''پس یہودیوں کے گروسے یہ معلوم کر کے آئے کہ وہ یہاں ہے'' یہ یوحنا کی انجیل میں ''یہودی'' کی اصطلاح کا غیر معمولی استعمال ہے جو عموماً یسوع کے خلاف مذہبی رہنماؤں سے منسوب کرتا ہے، تاہم 11:19,45;12:17 میں یہ یروشلیم کے مقام کے ساتھ منسوب کرتا ہوا نظر آیا ہے جو لعزر کے دوست تھے اور اس کے جنازے پر بھی آئے ہوئے تھے۔

12:10 ''لیکن سردار کاہنوں نے مشورہ کیا کہ لعزر کو بھی مار ڈالیں'' دراصل وہ اپنے خوف (18:48) اور حسد 11:48;12:11 کے پیشِ نظر ثبوت کو مٹانا چاہتے تھے۔وہ یسوع کے انوکھے اور غیر معمولی عمل کو ضرور سوچتے ہونگے اس قسم کی حرکت یہودی رہنماؤں کا تعصب اور گری ہوئی انسانیت کے اندھے پن کو ظاہر کرتی ہے۔

12:11۔یہ آیت 11:45 سے منسلک ہے، خصوصی موضوع دیکھئے: یوحنا کا فعل ''ایمان لانا'' کا استعمال، 2:23 پر۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:12:12-19

۱۲۔دُوسرے دِن بہُت سے لوگوں نے جو عِید میں آئے تھے یہ سُن کر کہ یِسُوع یرُوشلیم میں آتا ہے۔۱۳۔کھجُور کی ڈالِیاں لِیں اور اُس کے اِستقبال کو نِکل کر پُکارنے لگے کہ ہو

دیکھ تیرا بادشاہ گدھے کے بچہ پر سوار ہُوا آتا ہے۔ ۱۶۔ اُس کے شاگرد پہلے تو یہ باتیں نہ سمجھے لیکن جب یِسُوع اپنے جلال کو پہنچا تو اُن کو یاد آیا کہ یہ باتیں اُس کے حق میں لکھی ہُوئی تھیں اور لوگوں نے اُس کے ساتھ یہ سلُوک کِیا تھا۔ ۱۷۔ پس اُن لوگوں نے گواہی دی جو اُس وقت اُس کے ساتھ تھے جب اُس نے لعزر کو قبر سے باہر بُلایا اور مردوں میں سے جِلایا تھا۔ ۱۸۔ اِسی سبب سے لوگ اُس کے استقبال کو نکلے کہ اُنہوں نے سُنا تھا کہ اُس نے یہ مُعجِزہ دِکھایا ہے۔ ۱۹۔ پس فریسیوں نے آپس میں کہا سوچو تو! تم سے کچھ نہیں بن پڑتا ۔دیکھو جہان اُس کا پیرَو ہو چلا۔

12:12 ۔''بہت سے لوگ جو عید میں آئے تھے'' یہودیوں کے ہاں مردوں کی عید کے تین دن مخصوص ہوا کرتے تھے۔ (خروج۔17-14:23؛ احبار23؛ استثنا16:16)۔ یہودی جو فلسطین (Diaspora) سے باہر رہتے تھے اُن کی یہ پوری زندگی خواہش ہوتی تھی کہ وہ یروشلیم میں فصح میں شامل ہو سکیں۔ ان مقررہ عیدوں کے دوران، یروشلیم اپنی عام آبادی سے تین سے پانچ مرتبہ پھولتا تھا۔ یہ سطر بہت بڑے ملتجس یاتریوں کی تعداد کے ساتھ منسوب ہوتی ہے جنہوں نے یسوع کے بارے میں سنا تھا اور اسے دیکھنا چاہتے تھے۔

12:13 ''کھجوروں کی ڈالیاں'' یہ کھجوروں کی ڈالیوں کے لئے غیر معمولی یونانی جملہ ہے۔ بعض لوگ یہ مانتے تھے کہ کھجور کے درخت زیتون کے پہاڑوں کی ڈھلوانوں پر اُگتے تھے جبکہ دیگر لوگ یہ مانتے تھے کہ کھجور کے درخت جیریکو سے درآمد کیے جاتے تھے۔ ان لوگوں کے نزدیک کھجور کی ڈالیاں جیت یا کامیابی کی علامت ہوا کرتی تھیں (مکاشفہ۔7:9)۔ یہ ہر سال قربانی اور عشائے ربانی کے تبرکات کو رکھنے والے صندوق کی فصح اور مرنے کی رسومات میں بھی استعمال کئے جاتے تھے۔

☆ ''چلانا شروع کیا'' یہ ایک فعل استمراری ہے جو (1) گزرے وقت میں دوہرائے گئے عمل، یا (2) گزرے ہوئے وقت میں شروع کئے گئے عمل کو پیش کرتا ہے۔

☆ ''ہوشعنا'' اس اصطلاح کا مطلب ''اب بچاؤ'' (زبور۔26-25:118)۔ یا ''مہربانی سے بچاؤ'' (زبور۔26-25:118)۔ دنیا سے رحلت کی رسومات کے دوران زبور Hillel (زبور۔133:118) پڑھا جاتا ہے جب یاتری عبادت گاہ کی جانب چل رہے ہوتے ہیں۔ فصح کی عید کے دوران ان میں سے بعض یاتری ہر سال وہ جملے یا عمل دوہرا رہے ہوتے ہیں۔ مگر اس خاص سال میں وہ اپنا یسوع میں اپنا حتمی مطلب ڈھونڈتے ہیں یا ہجوم اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ فریسی اس بات کو مانتے ہیں۔

☆ ''وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے'' یہ بالکل ویسا ہے جیسا یسوع نے فرمایا۔ وہی ایک بھیجا ہوا تھا۔ اسی نے یہواہ کو پیش کیا۔

NASB	''حتیٰ کہ اسرائیل کا بادشاہ''	NRSV,NKJV,TEV,NJB	''اسرائیل کا بادشاہ''

یہ جملہ زبور کا حصہ نہیں تھا، مگر ہجوم نے اسے شامل کیا تھا۔ اس کو یسوع کے مسیحائی بادشاہ ہونے کا براہِ راست حوالے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس کا وعدہ (IIزبور 7 اور مرقس 11:10) میں کیا گیا ہے۔

12:14 ''گدھی کا بچہ'' گدھے اسرائیلی بادشاہوں کے شاہانہ عسکری کام میں لائے جاتے تھے (پہلا ملاکی 1:33,38,44)

12:14-15 ''جیسا کہ لکھا گیا ہے'' یہ زکریا کی کتاب سے اقتباس لیا گیا ہے۔ گدھے کا بچہ محض مسیحا کی بادشاہت سے منسوب ہونے کا ظاہر نہیں کرتا بلکہ انکساری کا نشان بھی ہے۔ یسوع صرف یہودی توقعات کے مطابق عسکری جسمانی ہیت کی فتح کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ یسعیاہ 53 باب کے تکلیف میں مبتلا غلام کے طور پر آیا جو گدھی کے بچھڑے پر سوار ہو کر۔

12:16 ''اس کے شاگرد پہلے تو یہ باتیں نہ سمجھے'' یہ بار بار وقوع پذیر ہونے والا نفسِ مضمون ہے۔ (مرقس 11:2؛ 2:22;10:6;16:18) (لوقا 2:50;9:45;18:34)۔

☆ ''لیکن جب یسوع اپنے جلال کو پہنچا تو ان کو یاد آیا'' یاد رکھنے کا یہ عمل روح القدس کی خدمت میں سے ایک ہے (14:26,2:22)
یہ آیت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ انجیل نویسوں نے اناجیل کو مُردوں میں سے جی اُٹھنے والے مسیح کے ذاتی تجربات کی بنا پر تشکیل دیا ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے اقتباسات یسوع کی تاریخی ترقی اور اس کی شان و عظمت کو چھپا کر رکھنا، لیکن یوحنا اپنی مکمل انجیل جلالی مسیحا کی روشنی میں لکھتا ہے۔ اناجیل پرانی یادوں پر غور کرتی ہے جبکہ ایمان رکھنے والوں کو ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے جو ان میں ایک نئی روح پھونکیں۔ چنانچہ، یہاں دو قسم کی تاریخی ترتیب موجود ہے یعنی (یسوع اور اس اپنے)، دونوں ہی متاثر تھے۔

☆ ''جلال کو پہنچنا'' نوٹ دیکھئے 1:14 پر۔

12:17 ۔خصُوصی موضوع یسوع کی گواہیاں 1:8 پر دیکھیں۔

12:19 ''فریسوں نے آپس میں کہا'' یہ ایک اور پیغمبرانہ پیش خیمہ ہے۔ یہ (1) یہودیوں سے منسلک ہے، 12:11؛11:48، اور (2) غیر یہودی v.20-23۔اس میں دوقسم کی تاریخی ترتیب ہیں: یسوع کی زندگی اور ابتدائی کلیسیاء۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 12:20-26

۲۰۔ جولوگ عِیدمیں پرستش کرنے آئے تھے اُن میں بعض یونانی تھے۔۲۱۔ پس اُنہوں نے فِلپُّس کے پاس جو بیت صَیدا ئِ گلیل کا تھا آکر اُس سے درخواست کی کہ جناب ہم یِسُوع کو دیکھنا چاہتے ہیں۔۲۲۔ فِلپُّس نے آکر اندریاس سے کہا۔ پھر اندریاس اور فِلپُّس سے آکر یِسُوع کو خبر دی۔۲۳۔ یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا وہ وقت آ گیا کہ ابن آدم جلال پائے۔۲۴۔ مَیں تم سے سچ کہتاہُوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ زمین پر گرِ کر مَر نہیں جاتا اکیلا رہتاہے لیکن جب مَر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ ۲۵۔ جو اپنی جان کو عزیز رکھتاہے وہ اُسے کھو دیتاہے اور جو دُنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتاہے وہ اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے محفُوظ رکھّے گا۔۲۶۔ اگر کوئی شخص میری خدمت کرے تو میرے پیچھے ہولے اور جہاں میں ہُوں وہاں میرا خادم بھی ہوگا اگر کوئی ءمیری خدمت کرے تو باپ اُس کی عزّت کرے گا۔

12:20 ''بعض یونانی'' یہ لفظ غیر یہودیوں کے طور پر استعمال ہوا تھا مخصوص کٹر یونانیوں کے لئے نہیں۔

☆ ''جو لوگ عید میں پرستش کرنے آئے تھے'' فعل حال ظاہر کرتا ہے کہ یہ ان کی عبادت میں تھا کہ فسح میں جائیں، خواہ وہ (1) خدا سے ڈرنے والے، یا (2) یہودیت کے کافر جو نئے نئے یہودی ایمان کی طرف تبدیل ہو چکے تھے۔

12:21 ''اور اس درخواست کی'' یہ فعل استمراری ہے جس کے معنی (1) انہوں نے بار بار کہا۔ یا (2) وہ پوچھنا شروع ہو گئے۔ وہ یسوع کے ساتھ۔ وہ یسوع سے علیحدگی میں بات چیت کرنا چاہتے تھے۔ یہ یسوع کی موت سے قبل ایک آخری لمحہ تھا اور یہ ایک واضح تھا کہ رسولی وقت کی گھڑی اب تھمنے والی ہے۔

12:22 ۔فلپُّس اور اندریاس دنوں ہی یونانی زبان کے الفاظ ہیں۔ شائد یہ ان یونانیوں کو یہ محسوس کرواسکیں کہ وہ اس تک رسائی حاصل کرسکیں۔

12:23 ''وقت آ گیا ہے'' ۔ یہ فعلِ مکمل ہے۔ اس کو یوحنا نے اکثر ''وقت'' اصطلاح کے طور پر استعمال کیا ہے جو مصلوب کرنے اور مردوں میں سے جی اُٹھنے تک سے منسوب کیا جاتا ہے۔(12:27;13:1,32;17:1)

☆ ''ابنِ آدم'' یہ آرامی زبان کا جملہ ہے جس کے عام معنی ''انسان'' کے ہیں (زبور۔8:4،حزقیال 2:1)۔ تاہم، یہ مرتبہِ خداوندی کے لغوی معنوں (دانیال 7:13) میں استعمال ہوا ہے۔ یہ یسوع کا ذاتی نامزد عنوان ہے جو اس کی بحثیت انسان اور بحثیت الٰہی دونوں فطرتوں کو جوڑتا ہے (1یوحنا۔6-4:1)۔

☆ ''جلال پائے'' یسوع کی موت ہمیشہ ''اس کے جلال'' کے ساتھ منسوب کی جاتی ہے۔ اصطلاح ''جلال'' اس متن میں کئی مرتبہ استعمال ہوا ہے، آیت 28 (دومرتبہ)؛32 اور 33)۔ یہ اکثر یسوع کی موت اور اس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کو متعین کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے (13:1,32;17:1) دیکھئے نوٹ 1:14۔

12:24 ''جب تک گیہوں کا دانہ گر کر مر نہیں جاتا'' یہ ایک مظہر یاتی زبان اور بیان کرنے والی زبان ہے، جیسے چیزیں ان کی پانچ حسوں پر نمودار ہوتی ہیں۔ ایک بیج کئی اور بیجوں کو پیدا کر سکتا ہے (ا۔کرنتھیوں 15:36)۔ اس کی موت کے سبب بہتیرے سچی زندگی کی طرف لوٹ آئے (مرقس۔10:45)۔

☆ ''اگر'' اس متن میں تیسرے درجہ کے مشروط جملوں کا سلسلہ ہے جس کے معنی قوت مند کے ہیں غالباً یعنی عمل (آیات ۔24,26,32,47)۔

12:25 ''جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے وہ کھو دیتا ہے'' یہ ایک یونانی اصطلاحی psyche قوت کا ڈرامہ ہے جو ایک روح کو انسان کی شخصیت اور زندگی کی طاقت کی خوشبو سے منسوب کرتا ہے (متی ۔16:25; 10:39)۔ ایک مرتبہ جو یسوع پر اعتبار کر لیتا ہے، اسے نئی زندگی دی جاتی ہے۔ یہ نئی زندگی خدا کی طرف سے خدمت کا ایک تحفہ ہے، جو ذاتی استعمال کے لئے نہیں ہے۔ ایماندار نئی زندگی کے مختار ہیں۔ ہم گناہوں کی غلامی سے آزاد ہیں تا کہ خدا کے غلام بن سکیں (رومیوں ۔6:1-7:6)۔

☆ ''کھو دیتا ہے'' یہ کامل فاعلی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس اصطلاح کے معنی ''تباہ کرنا'' کے ہیں۔ یہ ''ابدی زندگی'' کے برعکس ہے۔ اگر کسی کا مسیح پر ایمان نہ ہو تو، یہ صرف ایک ہی متبادل ہے۔ یہ تباہی ہلاکت نہیں بلکہ خدا کے ساتھ اپنا ذاتی تعلق گنوا دینا ہے۔

☆ ''نفرت کرنا'' یہ عبرانی مماثلت کا محاورہ ہے۔ ہماری پہلی ترجیح صرف خدا ہی ہونا چاہیے (یعقوب کی شادیاں؛ پیدائش 29:30,31؛ استثنا 21:15؛ عیسو اور یعقوب، ملاکی 1:2-3؛ رومیوں 9:10-13؛ لوقا 14:26)

☆ ''زندگی'' یہ یونانی اصطلاح ہے جو مربوط طور پر یوحنا کی انجیل میں استعمال کی گئی ہے یعنی (1) روحانی زندگی، (2) ابدی زندگی، (3) نئے دور کی زندگی، اور (4) موت کے بعد جی اُٹھنے کی زندگی کے ساتھ منسوب کی گئی ہے۔

12:26 ''اگر'' یہ تیسرے درجے کا مشروط جملہ ہے جس کے معنی موجودہ عمل کے ہیں۔

☆ ''تو وہ میرے پیچھے ہو لے'' ۔ یہ فاعلی استمراری حالت ہے جو رواں تعلق کے بارے میں بتاتی ہے (یوحنا 15)۔ یہ ثابت قدمی کے حوالے سے بائبل مقدس میں نظر انداز کیا ہوا معاملہ ہے۔ یہ مسلہ اکثر الہیاتی الجھن خدا بادشاہ اور انسانی اختیار کا شکار کر دیتا ہے، تاہم نجات کو ایک مشاقی تجربہ کے طور پر دیکھنا بہت بہتر ہوگا۔ خدا ہمیشہ ابتداء کرنے والا ہے (6:44,65) اور لائحہ عمل تیار کرتا ہے، مگر وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ نسلِ انسانی اس پیشکش کا توبہ اور ایمان کے ذریعے جواب دیں۔ (مرقس 1:5؛ اعمال 20:21)، دونوں ابتدائی فیصلوں کے طور پر اور تا زندگی شاگردیت کے طور پر، حفاظت اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم اسے جانتے ہیں۔ (متی 21-13:20;10:22، گلتیوں 6:6؛ 1۔ یوحنا 2:19؛ مکاشفہ 2:7,11,17,26,3:5,12,21) مسیحی عقیدہ، بائبل کی بنیاد بن رہا ہے، جو اکثر جوڑوں میں متناقض فکر پیدا کر رہا ہے۔ مشرقی ادب کی اس بطور استعارہ، موازنہ کرنے والی سوچوں کے نمونے کے طور پر شناخت کی جاتی ہے۔ اکثر جدید مغربی پڑھنے والے خدا کی نفی کرنے والوں پر زور دیتے تھے اُس وقت وہ سچا بننے کے لئے اکثر انتخابات کی بات کرتے تھے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 12:27-36a

۲۷۔ اب میری جان گھبراتی ہے پس میں کیا کہُوں؟ اَے باپ! مجھے اِس گھڑی سے بچا لیکن مَیں اِسی سبب سے تو اِس گھڑی تک پہنچا ہُوں۔ ۲۸۔ اَے باپ! اپنے نام کو جلال دے۔ پس آسمان سے آواز آئی کہ مَیں نے اُس کو جلال دِیا ہے اور پھر بھی دُوں گا۔ ۲۹۔ جو لوگ کھڑے سُن رہے تھے اُنہوں نے کہا کہ بادل گرجا۔ اوروں نے کہا کہ فرشتہ اُس سے ہم کلام ہُوا۔ ۳۰۔ یِسُوع نے اُن سے کہا یہ آواز میرے لئے نہیں بلکہ تمہارے لئے آئی ہے۔ ۳۱۔ اب دُنیا کی عدالت کی جاتی ہے۔ اب دنیا کا سردار نکال دیا جائے گا ۔۳۲۔ اور مَیں اگر زمین کے اُونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا۔ ۳۳۔ اُس نے اِس بات سے اشارہ کیا کہ مَیں کِس موت سے مرنے کو ہُوں۔ ۳۴۔ لوگوں نے اُس کو جواب دیا کہ ہم نے شریعت کی یہ بات سُنی ہے کہ مسیح اب تک رہے گا پھر تو کیوں کہتا ہے کہ ابن آدم کا اُونچے پر چڑھایا جانا ضرور ہے؟ یہ ابن آدم کون ہے؟۔ ۳۵۔ پس یِسُوع نے اُن سے کہا اور تھوڑی دُور تمہارے درمیان ہے اور جب تک نُور تمہارے ساتھ ہے چلے چلو۔ اَیسا نہ ہو کہ تارِیکی تمھیں آ پکڑے اور جو تارِیکی میں چلتا ہے وہ نہیں جانتا کہ کِدھر جاتا ہے۔ ۳۶۔ جب تک نُور تمہارے ساتھ ہے نُور پر اِیمان لاؤ تا کہ نُور کے فرزند بنو۔

12:27۔ ''میری جان گھبراتی ہے'' یہ کامل مفعولی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ نمائندہ (باپ، شیطان، حالات وغیرہ) بیان نہیں کئے گئے۔ یہ نئے عہد نامے میں مختلف طریقوں میں استعمال کی جانے والی مضبوط اصطلاح ہے:

1۔ ہیرودیس کا خوف (متی 2:3)

2۔ شاگردوں کا خوف (متی 14:26)

3۔ یسوع کی بے چینی جس کا تصفیہ نہیں ہو سکتا (یوحنا 12:26;13:21)

4۔ یروشلیم میں گرجہ گھر (اعمال 15:24)

5۔ غلاطیہ کی کلیسیاء کے جھوٹے اساتذہ کی خلل اندازی (گلتیوں 1:7)

یہ یوحنا کا یسوع کی انسانی کاوشوں اور اس کی پیش آنے والی مصلوبیت کے جذباتی صدمے سے ملانے کا طریقہ تھا (مرقس 14;32ff)۔ یوحنا نے یسوع کی گتسمنی میں ایذا رسانی اس میں درج نہیں کی۔

☆ ''مجھے اس گھڑی بچالے'' اس بیان کے اصل معنوں کے متعلق یہاں پر بہت سا تبصرہ ہے یعنی کیا یہ دعا ہے؟ کیا یہ حیران کن ردِعمل ہے، جو نہیں ہونا چاہیے تھا؟

☆ ''لیکن میں اسی سبب سے تو اس گھڑی کو پہنچا ہوں'' الٰہی منصوبہ کے لحاظ سے یسوع کی زندگی عیاں ہے (لوقا 22:22؛ اعمال 2:23;3:18,4:28) جسے وہ پوری طرح سے سمجھ چکا تھا (متی 20:28؛ مرقس 10:45)

12:28 ''اپنے نام کو جلال دے'' باپ کا جواب آیت نمبر 28b میں۔ اصطلاح ''جلال بخشا'' بہت متغیر ہے۔ یہ منسوب کرتا ہے (1) مقدم جلال (cf.17:5)؛ (2) یسوع باپ کا اوتار (cf.17:4)؛ یا (3) یسوع کا صلیب دیا جانا اور مردوں میں سے جی اُٹھنا (cf.17:1) نوٹ دیکھئے 1:14 پر۔

☆ ''آسمان سے آواز آئی'' ربی اسے (bath-kol) کے نام سے یاد کرتے تھے۔ ملاکی کے وقت میں اسرائیل میں کوئی رسولی آواز نہیں تھی۔ اگر خدا کی مرضی پوری ہو جاتی، یہ آسمان سے آئی ہوئی آواز کے ذریعے پورا ہوتا۔ اناجیل یہ ہے کہ یسوع کی زندگی میں خدا صرف تین مرتبہ بولے تھے: (1) یسوع کے بپتسمہ کے وقت، متی 3:17؛ (2) تبدیلیِ صورت پر، متی 17:5 اور (3) یہاں اس آیت میں۔

12:29 ''پس جو لوگ کھڑے سن رہے تھے انہوں نے کہا'' یہاں پر دو تشریحات ہیں کہ کیا ہوا تھا؛ (1) وہ گرج تھی، یہ لفظ پرانے عہد نامے میں خدا کے بولنے پر استعمال کیا گیا تھا (ii سموئیل 22:14؛ ایوب 37:4؛ زبور 29:3;18:13;104:7) یا (2) فرشتہ اس سے ہمکلام ہوا۔ یہ اعمال 22:9؛ سموئیل 9:7 کے تجربے کے مطابق یہ شش و پنچ کے مترادف تھا۔

12:30 ''یسوع نے جواب میں کہا کہ یہ آواز میرے لئے نہیں بلکہ تمہارے لئے آئی ہے'' یہ جملہ سامی زبان کا موازنہ ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ یہ ان کے لئے واحد طور پر نہیں بلکہ بنیادی طور پر تھا (cf.11:42)

12:31 ''اب دنیا کی عدالت کی جاتی ہے'' یہ اس درج ذیل جملہ کے متوازی تعمیر ہے (''اس دنیا کا حکمران باہر نکالا جائے گا'')۔ وہ وقت جب یہ سب ہوا مخصوص نہیں تھا۔

☆ ''اس دنیا کا سردار'' یہ ذاتی شیطانی طاقت سے منسوب کرتا ہے (cf.14:30 ; 6:11)۔ عبرانی زبان میں ''شیطان'' یا ''دشمن'' کے طور پر جانا جاتا ہے (ایوب۔1-2) یا یونانی میں ''شیطان'' یا ''غیبت کرنے والا'' کے طور پر استعمال ہوا ہے (متی 4:1-11 اور یوحنا 13:2,27، مکاشفہ 2:7,11,17,26;3:5,12,21) یہ دونوں نام متی 4:1-11 اور یوحنا 13:2,27 میں ایک جیسے ہیں۔

خصوصی موضوع: ذاتی بُرائی (گناہ)

یہ کئی وجوہات کی بنا پر بہت مُشکل موضوع ہے۔

1۔ پُرانا عہد نامہ اچھائی سے پکی دُشمنی ظاہر نہیں کرتا، مگر یہواہ کا خادم جو انسانوں کو ایک متبادل فراہم کرتا ہے، اور انسانیت کو ناراستی کا قصوروار ٹھہراتا ہے۔

جواب میں ربی یہودیت پر بہت اثر چھوڑا۔

3۔ نیا عہدنامہ پُرانے عہدنامے کے موضوعات کا حیران کن صاف صاف مگر مخصوص اقسام تشکیل دیتا ہے۔

اگر کوئی بائبل کی الہیات (ہر کتاب یا مصنّف یا نسل نے علیحدہ علیحدہ مطالعہ اور خُلاصہ پیش کیا ہے) کے پس منظر میں بُرائی کے مطالعہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو بہت مختلف بُرائی کے مناظر آشکار ہوتے ہیں۔

اگر، بہر حال کوئی بُرائی کے مطالعہ کا غیر بائبل یا بائبل سے بالاتر دُنیائے مذاہب یا مشرقی مذاہب کی رُو سے رسائی کرتا ہے تو نئے عہد نامے کی بہت سی ترویج زرتشی دوہراپن اور رُومی یونانی رُوح پرستی کے زیر اثر دکھائی دیتی ہیں۔

اگر کوئی قیاس اولین طور کلام کی الہی اختیار کی پابندی میں ہے تو پھر نئے عہدنامے کی ترویج تعمیری مُکاشفہ کے طور دیکھی جا سکتی ہے۔ مسیحیوں کو یہودی لوک فن یا مغربی تحریری مواد (ڈانٹے، ملٹن) کے بائبل کے نظریات کو بیان کرنے سے متعلق دفاع کرنا چاہیئے۔ یہاں مُکاشفہ کے اِس معاملے میں یقیناً بھید یا ابہام ہیں۔ خُدا نے نہیں چُنا کہ بُرائی کے سارے پہلوؤں، اُس کی ابتدا، اُس کے مقاصد کو افشاں کیا جائے لیکن اُس نے اِس کی شکست افشاں کی ہے۔

پُرانے عہدنامے میں اصطلاح شیطان یا قُصوروار ٹھہرانے والے کو تین مختلف گروہوں سے نسبت پاتے دیکھتے ہیں:

ا۔ انسانی قصُوروار ٹھہرانے والے (پہلا سیموئیل 29:4 دوُسرا سیموئیل 19:22 پہلا سلاطین 11:14,23,25 زبُور 109:6)

۲۔ فرشتانہ (پاک) قُصوروار ٹھہرانے والے (گنتی 23-22:22 زکریاہ 3:1)

۳۔ شیطانی قصُوروار ٹھہرانے والے (پہلا تواریخ 21:1 پہلا سلاطین 22:21 زکریاہ 13:2)

صرف بعد میں راغبانہ دور میں پیدائش 3 کا سانپ شیطان کی پہچان دیتا ہے (بحوالہ حکمت کی کتاب 24-2:23 دوُسرا حنوک 31:3) اور اس سے پہلے نہیں حتیٰ کہ بعد میں یہ ربّین پسند بن جاتی ہے۔ (بحوالہ صوت 9 بی اور سنحا 29 اے)۔ ''خُدا کے فرزند'' بمطابق پیدائش 6 پہلا حنوک 54:6 میں فرشتے بن جاتے ہیں۔ میں ان کا اِس لئے ذکر کر رہا ہوں اِن کی الہیاتی درستگی کیلئے مگر اِس کی ترویج ظاہر کرنے کیلئے۔ نئے عہد نامے میں یہ پُرانے عہدنامے کی سرگرمیاں پاک (فرشتانہ) سے منسوب ہیں۔ یعنی بُرائی مجسم قرار دئے جانا جو کہ دوُسرا کرنتھیوں 11:3 اور مُکاشفہ 12:9 میں شیطان ہے۔

بُرائی کے مجسم ہونے کی ابتدا کا پُرانے عہدنامے سے (اپنے نکتہ نظر پر انحصار کرتے ہوئے) تعین کرنا مُشکل یا ناممکن ہے۔ اِس کی ایک وجہ اسرائیل کی مضبوط وحدانیت ہے (بحوالہ پہلا سلاطین 22-22:20 استثنا 7:14 یسعیاہ 45:7 عاموس 3:6)۔ تمام سبب جاننے کی قوت اُس کی انفرادیت اور فضیلیت ظاہر کرنے کیلئے یہواہ سے منسوب ہے۔

ممکنہ معلومات کے ذرائع اِن پر زور دیتے ہیں (1) ایوب 2-1 جہاں شیطان ''خُدا کے بیٹوں'' میں سے ایک ہے۔ (یعنی کہ فرشتے) یا (2) یسعیاہ 14 حزقی ایل 28 جہاں مشرقی بادشاہتوں (بابل اور یائر) کے تکبُر کو شیطان کا غرور ظاہر کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (بحوالہ پہلا تمیتھیس 3:6)۔ میں اِس رسائی کے متعلق جذبات شامل کر دئے ہیں۔ حزقی ایل باغ عدن کے استعارے نہ صرف یائر کی بادشاہی کو بطور شیطان کے لئے استعمال کرتا ہے (بحوالہ حزقی ایل 16-28:12) بلکہ مصر کی بادشاہی کیلئے بھی بطور نیک و بد کی پہچان کا درخت (حزقی ایل 31)۔ بہر حال یسعیاہ 14 خاص طور پر آیات 14-12 فرشتانہ بغاوت تکبر سے بھرپُور بیان کرتے دکھائی دیتی ہیں۔ اگر خُداوند ہم پر شیطان کی خاص فطرت اور ابتدا ظاہر کرنا چاہتا تھا تو یہ بہت شفاف راستہ اور مقام ایس کرنے کیلئے ہے۔ ہمیں تحفظ کرنا چاہیئے ایسے الہیاتی نظام کے دستور کا جو کہ چھوٹے، مختلف عہد ناموں کے مشکوک حصوں، مصنّفوں، کتابوں اور نسلوں کو لیتے ہیں اور اُن کو ترتیب دیکر ایک الہی ابہام کے ٹکڑوں کے طور پیش کرتے ہیں۔

الفریڈ ایڈرشیم (یسوع بطور مسیحا کی زندگی اور ادوار، دوُسری جلد، جدول ۸ [صفحات 763-748] اور 14 [صفحات 776-770] کہتے ہیں کہ ربّین یہودیت مکمل طور پر زرتشی دوہرے پن اور شیطانی غور و فکر کے زیر اثر تھا۔ ربّی اس معاملے میں سچائی کا اچھا ذریعہ نہیں ہیں۔ یسوع انتہا پسندانہ انداز سے عبادتخانوں کی تعلیمات سے منتشر ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ پاک وساطت کا ربّین نظریہ اور مؤسیٰ کو کوہ سینا پر احکامات کے دئے جانے کی مخالفت یہواہ کے پاک عنانت بلکہ انسانیت کے نظریئے کے دروازے کھولتا ہے۔

زرتشی دوہرے پن کے دو بڑے دیوتا اخمان اور اور مازا، اچھائی اور بُرائی اور یہ دوہراپن یہودیت کے محدود دوہرے پن یہواہ اور شیطان کو ترویج دیتا ہے۔

یہاں نئے عہد نامے میں یقیناً ترقی پزیر مُکاشفہ ہے بتدریج بُرائی کی بڑھوتری کیمگر اُتنا واضح نہیں جتنا ربّی دعویٰ کرتے ہیں۔ اِس فرق کی ایک اچھی مثال ''عالم اقدس پر لڑائی'' ہے۔ شیطان کا نکالا جانا ایک منطقی ضرورت تھا مگر تفصیلات نہیں دی جاتی۔ حتیٰ کہ جو کچھ الہامی طور پر بھی دیا جاتا ہے وہ ظاہر کیا گیا ہے (بحوالہ مُکاشفہ 13-12:4,7,12) حالانکہ شیطان کی شکست ہوتی ہے اور وہ زمین سے دور کر دئے جاتا ہے وہ پھر بھی یہواہ کے خادم کے طور کام کرتا ہے۔ (بحوالہ متی 4:1 لوقا 32-22:31 پہلا کرنتھیوں 5:5; پہلا تمیتھیس 1:20)

ہمیں اپنے اشتیاق کو اِس معاملے میں روکنا ہوگا۔ یہاں بُرائی اور حریص کی ذاتی قوت ہے مگر وہاں ابھی بھی صرف ایک خُدا ہے اور انسانیت ابھی بھی اپنی پسند کی ذمہ دار ہے۔ وہاں روحانی لڑائی ہے دونوں پہلے اور نجات کے بعد۔ فتح صرف اِس صُورت آسکتی ہے اور رہتی ہے تثلیثی خُدا کے وسیلے سے۔ بُرائی کو شکست ہو چُکی ہے اور ختم ہو جائیگی۔

☆ ''نکال دیا جائے گا'' یہ مستقل معفولی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پاک کتابیں شیطان کے آسمان پر سے گرائے جانے کا بالکل صحیح وقت نہیں بتا سکتیں۔ شیطان کا یسعیاہ 14 اور حزقیال 28 میں ثانوی لحاظ سے شائد ذکر کر رہا ہے۔ پیغمبرانہ عبارتیں بابل اور طائرے کے غرور سے بھرے بادشاہوں کے بارے میں بحث کرتی ہیں۔ ان گناہ گار تکبر سے شیطان چھلکتا تھا (یسعیاہ 14:12,15؛ حزقیال 28:16)۔ تاہم، یسوع نے فرمایا کہ اس نے شیطان کو ستر شخصوں کی مُنادی کے دوران آسمان سے گرتے ہوئے دیکھا تھا (لوقا 10:18)۔ سارے پرانے عہد نامہ میں شیطان کی بڑھوتری موجود ہے۔ اصل میں وہ ایک غلام فرشتہ تھا، مگر غرور کی وجہ سے خدا کا دشمن بن گیا۔ اس متنازع موضوع کے بارے میں اے بی ڈیوڈسن کی کتاب ''پُرانے عہد نامے کی الٰہیات'' صفحہ 300-306 دیکھیں۔

12:32 ''اور میں اگر زمین سے اُونچے پر چڑھ جاؤں گا'' یہ ایک تیسرے درجے کا مشروط جملہ ہے، جس کا مطلب امکانی عمل ہے۔ اس اصطلاح کا مطلب ہوسکتا ہے (1) اُٹھایا جانا (3:14)، (2) مصلوب کیا جانا (cf. 8:28)، ممتاز کرنا (اعمال 2:33؛5:31)، بہت زیادہ تعریف و توصیف کرنا (فلپیوں 2:9)، ان اصطلاحات کا مختلف اطلاق ہے (دوہری موافقت) جو یوحنا کی انجیل کی شناخت بنتی ہیں۔

☆ ''سب کو اپنے پاس کھینچوں گا''۔ یہ یہواہ کے اسرائیل سے اقرار کئے ہوئے پیار کی طرف ایک سرسری خفیہ اشارہ بھی ہوسکتا ہے (یرمیاہ 31:3) میں جو، بے شک، ''نئے اقرار نامے'' پر عبارت ہے (یرمیاہ 31:31-34)۔ خدا کے لوگوں کے لئے پیار اور ان کی طرف اپنے اعمال کے ذریعے انہیں اپنے پاس بلاتا ہے۔ اسی اصطلاح کا یوحنا 6:44 اور 6:65 میں بیان کی گئی، بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں ''تمام'' کائناتی دعوت اور نجات کا وعدہ ہے۔
اس سطر میں ایک پُر معنی متغیر ہے ''تمام'' مذکر ہوسکتے ہیں، جن کا ترجمہ ''تمام مرد'' ہوسکتا ہے اور یہ قدیم یونانی کتابوں p75(vid)،N،B،L اور W، میں ملتا ہے، باقی جو بے جنس، جن کا ترجمہ ''تمام چیزیں'' ہوسکتا ہے، P66 اور N میں ملتا ہے۔ اگر یہ بے جنس ہے تو مسیح کی زمینی نجات کے متعلق بات کرے گا (کلسیوں 1:16-17) کے مترادف، جو غالباً روحانی عام عقائد کے خلاف نظریہ کی مثال کو ظاہر کرتا ہے 1 یوحنا میں اس کا ثبوت موجود ہے۔

12:33۔ ''اس نے اس بات سے اشارہ کیا کہ میں کسی موت سے مرنے کو ہوں'' یہ استثنا 21:23 سے ملتا جلتا ہے جہاں درخت سے پھانسی لینا اصطلاح کیا گیا ہے۔ ''خدا کی طرف سے لعنتی'' یہی وجہ تھی کہ مذہبی رہنما یسوع کو مصلوب کرنا چاہتے تھے، نہ کہ کسی نشے کے اثر سے۔ یسوع نے ہمارے لئے شریعت کی لعنت برداشت کی (گلتیوں 3:13)۔

12:34 ''لوگوں نے اس کو جواب دیا۔۔۔ مسیح ابد تک رہے گا'' یہ زبور 89 کی طرف سرسری خفیہ اشارہ ہوسکتا ہے۔ پرانا عہد نامہ مسیحا کی ایک آمد کی توقع رکھتا اور اس کا فلسطینی سلطنت کو دنیا کا امن بنانا (زبور 110:4، یسعیاہ 9:7؛ حزقیال 37:25 اور دانیال 7:14)۔

12:35 ''جب تک نور تمہارے ساتھ ہے چلے چلو''۔ یہ ''چلنے'' کو بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ حالت فاعلی کو ظاہر کرنے والا صیغہ امر ہے جو یسوع کے ایمان پر زور دینے کے تسلسل رشتہ کو جاری رکھتا ہے، ایک ابتدائی فیصلہ کے طور پر نہیں (vv. 44-46)

12:36 یسوع دنیا کا نور ہے، یہ یوحنا میں سب سے زیادہ اور بار بار رونما ہونے والا النفسِ مضمون ہے (بحوالہ 1:4,5,7,8,9;3:19,20,21;5:35;8:12;9:5;11:9,10;12:35,36,36 اندھیرا اور روشنی بھی، بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندوں میں تقابلی روحانی حقائق تھے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 12:36b-43

۳۶۔ یِسُوع یہ باتیں کہہ کر چلا گیا اور اُن سے اپنے آپ کو چھپایا۔ ۳۷۔ اگرچہ اُس نے اُن کے سامنے اتنے معجزے دکھائے تو بھی وہ اس پر ایمان نہ لائے۔ ۳۸۔ تا کہ یسعیاہ نبی کا

پھر کہا۔ ۴۰۔ اُس نے اُن کی آنکھوں کو اندھا اور اُن کے دِل کو سخت کر دِیا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آنکھوں سے دیکھیں اور دِل سے سمجھیں اور رجوع کریں اور مَیں اُنہیں شفا بخشوں ۔ ۴۱۔ یسعیاہ نے باتیں اِس لئے کہیں کہ اُس نے اُس کا جلال دیکھا اور اُس نے اُسی کے بارے میں کلام کِیا۔ ۴۲۔ تو بھی سرداروں میں سے بھی بہتیرے

اُس پر اِیمان لائے مگر فریسیوں کے سبب سے اقرار نہ کرتے تھے تا ایسا نہ ہو کہ عبادت خانہ سے خارج کیے جائیں۔ ۴۳۔ کیونکہ وہ خدا سے عِزّت کرنے کی نسبت اِنسان سے عِزّت حاصل کرنا زیادہ چاہتے تھے۔

12:38 ''یسعیاہ نبی کا کلام'' یہ یسعیاہ 53:1 کی عبارت اور مصیبت میں مبتلا غلام میں سے کہاوت ہے۔

12:39۔ ''اس سبب سے وہ ایمان نہ لا سکے'' یہ ایک درمیانہ صیغہ امر (حلفی گواہ) کی طرف اشارہ کرنے والا اور حالت فاعلی کو ظاہر کرنے والا صیغہ امر ہے۔ وہ یسوع کے ساتھ ایمان میں تعلق جاری رکھنے سے قاصر تھے۔ اس کے معجزات نے انہیں متوجہ کیا۔ لیکن یسوع میں مسیحا کے طور پر ایمان / بھروسہ کی طرف ان کی رہنمائی یہ کر سکا۔ ''یسعیاہ نے پھر کہا'' یسعیاہ 6:10;43:8 میں یہودیوں کی سخت دلی ظاہر ہوتی ہے جو یسعیاہ کے ذریعہ خدا کے پیغام کے ساتھ تعلق رکھتی ہے (یرمیاہ 5:21؛ حزقیال 12:2؛ استثنا 29:2-4)۔

12:40۔ ''دل'' درج ذیل خاص موضوع دیکھئے:

خصُوصی موضوع: دِل

یہ یونانی اصطلاح kardia ہفتاوی (یونانی توریت) میں استعمال ہُوئی ہے اور نئے عہد نامے میں عبرانی اصطلاح leb عکاسی کیلئے ہے۔ یہ بہت سے انداز میں استعمال ہُوئی ہے (بحوالہ باور، ارندت، گنگرک اور ڈینکر، یونانی انگریزی لُغت، صفحات 403-404)۔

1۔ جسمانی زندگی کا مرکز، انسان کیلئے استعارہ (بحوالہ اعمال 14:17 دُوسرا کرنتھیوں 3:2-3 یعقوب 5:5)۔

2۔ روحانی (اخلاقی) زندگی کا مرکز

ا۔ خُدا دلوں کو جانتا ہے (بحوالہ لُوقا 16:15 رومیوں 8:27 پہلا کرنتھیوں 14:25 پہلا تھسلنیکیوں 2:4 مُکاشفہ 2:23)۔

ب۔ انسانی روحانی زندگی کیلئے استعمال ہُوا (بحوالہ متی 15:18-19;18:35 رومیوں 6:17 پہلا تمیتھیس 1:5 دُوسرا تمیتھیس 2:22 پہلا پطرس 1:22)۔

3۔ خیالی زندگی کا مرکز (یہ کہ فہم، بحوالہ متی 13:15;24:48 اعمال 7:23;16:14;28:27 رومیوں 1:21;10:6;16:18 دُوسرا کرنتھیوں 4:6 افسیوں 1:18;4:18 یعقوب 1:26 دُوسرا پطرس 1:19 مُکاشفہ 18:7 دل دُوسرا کرنتھیوں 3:14-15 اور فلپیوں 4:7 میں دماغ کے مترادف ہے)

4۔ برضا و رغبت کا مرکز (یہ کہ خواہش بحوالہ اعمال 5:4;11:23 پہلا کرنتھیوں 4:5;7:37 دُوسرا کرنتھیوں 9:7)۔

5۔ جذبات کا مرکز (بحوالہ متی 5:28 اعمال 2:26,37;7:54;21:13 رومیوں 1:24 دُوسرا کرنتھیوں 2:4;7:3 افسیوں 6:22 فلپیوں 1:7)۔

6۔ رُوح کے کاموں کا ایک مُنفرد مُقام (بحوالہ رومیوں 5:5 دُوسرا کرنتھیوں 1:22 گلتیوں 4:6 یہ کہ مسیح ہمارے دلوں میں])۔

7۔ دل مکمل انسان کا حوالہ دینے کا ایک استعاراتی انداز ہے (بحوالہ متی 22:37 استثنا 6:5 کی مثال دیتے ہُوئے)۔ دل سے منسوب افکار، مقاصد اور سرگرمیاں کُلی طور پر فرد کی قسم کو ظاہر کرتی ہیں۔ پُرانے عہد نامے میں کُچھ مُتاثرکُن اِن اصطلاحات کا استعمال ہے۔

ا۔ پیدائش 6:6;8:21 ''خُدا نے اپنے دل میں غم کیا'' (ہوسیع 11:8-9 پر بھی غور کریں)

ب۔ استثنا 4:29;6:5 ''اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے''۔

ج۔ استثنا 10:16 ''نامختون دل'' اور رومیوں 2:29۔

د۔ حزقی ایل 18:31-32 ''ایک نیا دل''۔

ر۔ حزقی ایل 36:26 ''ایک نیا دل'' بمقابلہ ''سنگ دل''

12:41 ''یسعیاہ نے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ اُس نے اُس کا جلال دیکھا'' یہ ایک واضح اعلان ہے کہ پرانے عہد نامے کے نبیوں کو مسیح کے بارے میں پہلے سے پتہ تھا۔(بحوالہ لوقا 24:27)''جلال'' پر نوٹ دیکھیں 1:14 میں۔

12:42 ''تو بھی سرداروں میں سے بھی بہتیرے اُس پر ایمان لائے'' یسوع کا پیغام پھل لائے گا(cf.v.11; اعمال 6:7)۔خاص موضوع دیکھیں 22:23 پر۔
''وہ اُس کا اقرار نہ کرتے تھے'' اقرار پر خاص موضوع دیکھیں 9:22 پر۔

☆''اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ عبادت خانہ سے خارج کئے جائیں''۔(بحوالہ 9:22;16:2)

12:43 یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سچا ایمان کمزور اور خوف سے بھرا ہو سکتا ہے! یوحنا کی انجیل نے ایمان کو مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے، ابتدائی تناؤ سے لے کر جذباتی جواب سے سچے ایمان کی حفاظت تک۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 12:44-50

۴۴۔یِسُوع نے پکار کر کہا کہ جو مجھ پر اِیمان لاتا ہے وہ مجھ پر نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے۔۴۵۔اور جو مجھے دیکھتا ہے اور وہ میرے بھیجنے کو دیکھتا ہے۔۴۶۔میں نُور ہو کر دنیا میں آیا ہُوں تا کہ جو کوئی مجھ پر اِیمان لائے اندھیرے میں نہ رہے۔۴۷۔اگر کوئی میری باتیں سُن کر اُن پر عمل نہ کرے تو میں اُس کو مجرم نہیں ٹھہراتا کیونکہ میں دُنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ دُنیا کو نجات دینے آیا ہُوں۔۴۸۔جو مجھے نہیں مانتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اُس کا ایک مُجرم ٹھہرانے والا ہے یعنی جو کلام میں نے کیا ہے آخری دِن وہی اُسے مُجرم ٹھہرائے گا۔۴۹۔کیونکہ مَیں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اُسی نے مجھ کو حکم دِیا ہے کہ کیا کہُوں اور کیا بولُوں۔۵۰۔اور مَیں جانتا ہُوں کہ اُس کا حکم ہمیشہ کی زِندگی ہے۔پس جو کچھ میں کہتا ہوں جس طرح باپ نے مجھ سے فرمایا ہے اُسی طرح کہتا ہوں۔

12:44 ''جو مجھ پر ایمان لاتا ہے، اور جو مُجھے دیکھتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے'' ایمان کا مقصد پوری طرح سے باپ میں ہے(بحوالہ کرنتھیوں 15:25-27)۔یہ بار بار واقع ہونے والا نفس موضوع ہے(بحوالہ متی 10:40;5:24)۔بیٹے کو جاننا ہی باپ کو جاننا ہے(بحوالہ یوحنا 5:10-12)

12:47 ''اگر کوئی میری باتیں سُن کر اُن پر عمل نہ کرے''۔یہ ایک تیسرے درجہ کا مشروط جُملہ ہے جو عمل کے بارے میں بتاتا ہے۔مسلسل تابعداری ہمارے ایمان میں مسلسل ذاتی تعلق کا نشان ہے! یقین دہانی کی بنیاد حفاظت اور تابعداری کی زندگی کی تبدیلی پر ہے(یعقوب اور یوحنا کے کتابیں)۔

12:47-48 '' کیونکہ میں دُنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ دُنیا کو نجات دینے آیا ہوں''۔یسوع بنیادی طور پر دُنیا کو نجات دینے کے لیے آیا تھا، لیکن انسانوں کی آزاد مرضی پر زور دیا گیا ہے کہ وہ یسوع کے آنے کی اصل حقیقت کو طے کر سکیں۔اور اگر وہ اسے رد کرتے ہیں، تو وہ اپنے آپ کا فیصلہ کرتے ہیں۔(بحوالہ یوحنا 3:17-21)
12:49-50 یسوع خُدا کی اجازت سے بولتا ہے اپنی مرضی سے نہیں۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ لعزر کی بہن مریم نے یسوع کے پاؤں کیوں مسح کیئے؟

2۔ متی، مرقس اور یوحنا اس واقعہ کے بارے میں کیوں مختلف لکھتے ہیں؟

3۔ وہ ہجوم جو کھجور کی ڈالیوں کے ساتھ یسوع کے استقبال کو آیا تھا ان کا نشان اور زبور 118 سے حوالہ کیا تھا؟

4۔ یسوع نے یونانیوں کی منت کرنے پر ان سے بات چیت کیوں کی؟

5۔ یسوع کی روح اتنی گہری مصیبت میں کیوں آئی تھی؟ (آیت 27)

6۔ یوحنا نے ''ایمان'' کا لفظ مختلف طریقوں سے کیوں استعمال کیا تھا بیان کریں؟

یوحنا باب ۱۳ (John 13)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
پاؤں دھونا 13:1;13:2-5; 13:6-11	یسوع اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوتا ہے 13:1;13:2-6 13:7;13:8a;13:8b;13:9; 13:10-11	آخری کھانا 13:1-11	مالک خادم بنتا ہے 13:1-11	شاگردوں کے پاؤں دھونا 13:1-11
13:12-16;13:17-20	13:18-20	13:12-20	ہمیں بھی خدمت کرنی چاہیئے	13:12-20
یہوداہ کی غداری کی پیشنگوئی 13:21-30	یسوع اپنے ساتھ دھوکہ کی پیشنگوئی کرتا ہے 13:21;13:22-24;13:25 13:26-29;13:30	13:21-30	13:12-30	یسوع اپنے ساتھ دھوکے کی پیشنگوئی کرتا ہے 13:21-30
آخری کھانے کی گُفتگو	نیا حُکم 13:31-35	13:31-35	نیا حُکم 13:31-35	نیا حُکم 13:31-35
13:31-35; 13:36-38	یسوع پطرس کے انکار کی پیشنگوئی کرتا ہے 13:36a;13:36b; 13:37;13:38	13:36-38	یسوع پطرس کے انکار کی پیشنگوئی کرتا ہے 13:36-38	پطرس کے انکار کی پیشنگوئی 13:36-38

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبادت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

آیات 13:1-38 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

۱۔ یوحنا نے آقا کے کھانے (یوخرست) کو اس طرح سے درج نہیں کیا جیسے دوسری اناجیل میں ہے۔ وہ صرف اس رات کو بالا خانہ میں ہونے والے مکالمہ کو درج کر سکا ہے (باب 13-17)۔ بعض لوگ اس غلطی کو دانستہ کوشش سمجھتے ہیں جو ابتدائی کلیسیاؤں کے ساکرامنٹ کی تقلید کے بڑھتے ہوئے رجحان کی تخفیف

کرتے ہیں۔یوحنا نے کبھی بھی یسوع کے بپتسمہ یا خداوند کے آخری کھانے کے بارے میں تفصیل سے نہیں بتایا۔

ب۔ یوحنا13 کا تاریخی متن لوقا22:24 میں دیکھا جاسکتا ہے۔شاگرد ابھی بھی یہی بحث کر رہے تھے کہ کون سب سے زیادہ عظیم تھا۔

ج۔ اسباق13 کی مادی ترتیب ممکن ہے یوحنا مرقس کا گھر یعنی یروشلیم میں بالا خانہ ہے جہاں سے رات کے وقت جب یسوع یہودہ کی وجہ سے پکڑوایا گیا تھا۔

د۔ یسوع کے پاؤں دھونے کے عمل میں دومختلف مقاصد لگتے ہیں:

1۔ vv.6-10 پیشگی علامت کے طور پر اس کی خدمت ہمارے لئے صلیب پر ادا کرنا۔

2۔ vv.12-20 انکساری سے متعلق ایک مادی سبق ہے(لوقا24-20 کی روشنی میں)

ر۔ یوحنا کی انجیل یسوع کی علامات کو باب12 میں اخذ کرتا ہے۔باب13 آخری پاک ہفتہ شروع کرتا ہے۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:13:1-11

ا۔عیدِ فسح سے پہلے جب یِسُوع نے جان لیا کہ میرا وہ وقت آ پہنچا کہ دُنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاؤں تو اپنے اُن لوگوں سے جو دُنیا میں تھے جیسی مُحبّت رکھتا تھا آخر تک مُحبّت رکھتا رہا۔۲۔اور جب ابلیسِ شمعُون کے بیٹے یہُوداہ اسکریوتی کے دل میں ڈال چکا تھا کہ اُسے پکڑوائے تو شام کا کھانا کھاتے وقت۔۳یِسُوع نے یہ جان کر کہ باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں کر دی ہیں اور مَیں خدا کے پاس سے آیا ہُوں اور خدا کے پاس ہی جاتا ہُوں ۔۴۔دسترخوان سے اُٹھ کر کپڑے اُتارے اور رُومال لے کر اپنی کمر پر باندھا۔۵۔اس کے بعد برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور جو رُومال کمر میں بندھا تھا اُس سے پونچھنے شروع کِئے۔۶۔پھر وہ شمعُون پطرس تک پہنچا۔اُس نے اُس سے کہا اَے خداوند! کیا تو میرے پاؤں دھوتا ہے؟۷۔یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا کہ جو میں کرتا ہوں تو اب نہیں جانتا مگر بعد میں سمجھے گا۔۸۔پطرس نے اُس سے کہا کہ تو میرے پاؤں ابد تک کبھی نہ دھونے پائے گا۔یسوع نے اُسے جواب دِیا کہ اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو تُو میرے ساتھ شریک نہیں۔۹۔شمعُون پطرس نے اُس سے کہا اَے خداوند! صرف میرے پاؤں ہی نہیں بلکہ ہاتھ اور سر بھی دھو دے۔۱۰۔یِسُوع نے اُس سے کہا جو نہا چکا ہے اُس کو پاؤں کے سِوا اور کچھ دھونے کی حاجت نہیں بلکہ سراسر پاک ہے اور تُم پاک ہو لیکن سب کے سب نہیں۔۱۱۔چونکہ وہ اپنے پکڑوانے والے کو جانتا تھا اِس لئے اُس نے کہا تُم سب پاک نہیں ہو۔

13:1۔"عیدِ فسح سے پہلے"۔یوحنا اور اناجیل اس بات کو نہیں مانتے کہ یہ عیدِ فسح سے پہلے والا کھانا تھا یا یہ بذاتِ خود عیدِ فسح کا کھانا تھا۔انہوں نے دونوں کھانے جمعرات والے دن رکھے جبکہ اسے صلیب پر جمعہ کے روز چڑھایا گیا۔(19:31؛مرقس15:43؛لوقا23:54)۔یہ فسح کا کھانا اسرائیل کی مصر سے رہائی کی یاد میں رسم کے طور پر کھایا جاتا تھا(خروج12)۔یوحنا نے اعلان کیا کہ یہ فسح کے کھانے سے پہلے کا دن تھا(18:28;19:14,31,42)۔

☆"اُن لوگوں سے جو دنیا میں تھے جیسی محبت رکھتا تھا آخر تک محبت رکھتا رہا"۔یوحنا دنیا (kosmos) کی اصطلاح کا استعمال بہت سے طریقوں سے کرتا ہے :(1)یہ زمین(سیارہ)(cf1:10;11:9;16:21;17:5,11,24,;21:25)(2)نسل انسانی(cf.3:16;7:4;11:27;12:19;14:22;18:20,37)اور(3)باغیانہ انسانیت(بحوالہ 1:10.29;3:16-21;4:42;6:33;7:7;9:39;12:31;15:18;17)۔

☆"یسوع نے جان لیا کہ میرا وہ وقت آ پہنچا کہ دنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاؤں"۔یہ فعل حالت فاعلی کو ظاہر کرنے والا فعل سے مشتق لفظ ہے(جیسے v.3)۔یسوع کم از کم بارہ سال کی عمر سے ہی باپ کے ساتھ اپنے منفرد رشتے کو سمجھ چکا تھا(لوقا51-2:41)۔یونانیوں کی 12:20ff.میں آمد نے یسوع پر یہ ظاہر کر دیا تھا کہ اس کی موت اور جلال کا وقت آ پہنچا ہے(2:4;12:23,27,17:1)۔یوحنا کی انجیل اس (cf.v.3) آیت کے مطابق عمودی دوہرے پن یعنی دو کا ایک ہو جانا پر زور دیتی ہے۔یسوع کو باپ کی طرف سے بھیجا گیا(cf.8:42) تھا اور اب وہ باپ ہی کے پاس واپس چلا جائے گا۔چاروں اناجیل یسوع کے دو یہودی ادوار کے افقی دوہرے پن یعنی دو کا ایک ہو جانا کی تعلیم کی منظر کشی کرتی ہیں، پہلے ہی اور نہ ابھی تک خدا کی بادشاہت کے بارے میں کوئی تناؤ پایا جاتا ہے۔

یہاں پر اناجیل سے متعلق بہت سے سوالات موجود ہیں جس کو جدید پڑھنے والوں کو ضرور پڑھنا چاہیے،مگر جب سب کچھ کہا جا چکا ہو اور ہو چکا ہو تو یہ مقدس لکھائی بائبل کا ایک دنیاوی اور

متوازن نظریہ ظاہر کرتے ہیں۔

1۔ صرف ایک ہی مبارک خدا ہے

2۔ اس کی خاص مخلوق نسلِ انسانی، گناہوں اور بغاوت میں گر چکی ہے۔

3۔ خدا نے گوشت پوست کا بنا ہوا نجات دہندہ بھیجا۔

4۔ نسلِ انسانی کو ایمان، خجالت، تابعداری اور مستقبل مزاجی سے جواب دینا چاہیے۔

5۔ خدا اور اس کی مرضی کی مخالفت میں ذاتی برائی کی طاقت ہے۔

6۔ تمام ادراک یافتہ مخلوق خدا کو اپنی زندگیوں کا حساب دیں۔

☆''اپنے لوگوں سے محبت'' اپنے لوگوں کے لئے قدیمی مصری تحریر میں یونانی جملہ استعمال کیا گیا ہے (لوقا 21-8:19)

☆'' آخر تک محبت رکھتا ہے''۔ یہ ایک یونانی لفظ ''telos'' ہے، جس کا مطلب تمام ہوا کے ہیں۔ یہ یسوع کے صلیب پر انسانیت کے لئے نجات کے کام کا حوالہ دیتا ہے۔ یہ لفظ ہو بہو اس قسم کا تھا جو یسوع نے صلیب پر آخری کلمات ادا کرتے ہوئے کہے تھے (cf. 19:30) ''تمام ہوا''، یہ لفظ ہم قدیم مصری تحریر سے سیکھتے ہیں یعنی ''مکمل طور پر دے دیا گیا'' کا اطلاق ہے۔

13:2 ''شام کا کھانا کھاتے وقت'' اس نقطہِ پر کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں، بہت ساری تبدیلیاں ہیں، اس کے ممکنہ معنی ہیں (1) شام کے کھانے کے بعد؛ (2) پہلے پیالہ کی برکت کے بعد، جب ہاتھ دھونے کا عمل چاہیے؛ یا (3) تیسرے پیالے کی برکت کے بعد۔

خصوصی موضوع: یہودیت پہلی صدی میں فسح کی ضیافت کا دستور (خروج 12)

ا۔ دُعا

ب۔ مے کا پیالہ

ج۔ میزبان کا ہاتھ دھونا اور ہاتھ دھونے والے پیالے کو سب کو دینا۔

د۔ کڑوی جڑی بوٹیوں اور چٹنیوں میں ڈبونا۔

ر۔ برّہ اور نمایاں کھانا۔

س۔ دعا اور کڑوی جڑی بوٹیوں اور چٹنیوں کا دوبارہ ڈبونا۔

ص۔ بچوں کے لئے سوالات اور جوابات کا وقت مے کے دوسرے پیالے کے ساتھ۔

ط۔ تمجیدی زبور 114-113 کا پہلا حصہ گانا اور دعا کرنا۔

ع۔ تقریب کا مالک ہاتھ دھونے کے بعد ہر ایک کے لئے شوربا بناتا ہے۔

ف۔ سب تب تک کھاتے ہیں جب تک سیر نہ ہو جائیں؛ برّہ کے ٹکڑے کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔

ق۔ ہاتھ دھونے کے بعد مے کا تیسرا پیالہ۔

ک۔ تمجیدی زبور 118-115 کا دوسرا حصہ گانا۔

ل۔ مے کا چوتھا پیالہ۔

بہت سے لوگوں کا ماننا ہے کہ خداوند کے آخری کھانے کا ادارہ ''K'' پر ہوا تھا۔

☆ ''اور جب ابلیس یہودہ اسخر یوطی کے دل میں ڈال چکا تھا'' ۔ یہ فعل فاعلی حالت کو ظاہر کرنے والا فعل سے مشتق لفظ ہے۔ یسوع یہودہ کے متعلق شروع سے ہی جانتا تھا(cf. 6:70)۔ خاص موضوع دیکھئے: دل 12:40 پر۔ یہودہ پر پورا نوٹ دیکھئے 18:1 پر۔

13:3 ''یسوع نے یہ جان کر کے باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں کر دی ہیں'' ۔ یہ فعل فاعلی حالت کو ظاہر کرنے والا فعل سے مشتق لفظ ہے جیسے کہ آیت 1 مضارع فاعلی حالت کی طرف اشارہ کرنے والے کے ذریعے پیروی کیا گیا۔ یہ یسوع کے حیران کن بیانات میں سے ایک ہے(3:35;17:2؛ متی 28:18)۔ مضارع زمانہ یک نشان ہے۔ باپ نے یسوع کو مصلوب ہونے سے پہلے ''تمام چیزیں'' دے دیں تھیں، بلکہ وہ جو تھا اس کے لئے! وہ جانتا تھا کہ وہ کون تھا اوران کے پاؤں دھوئے جو اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ ان میں سب سے زیادہ عظیم کون ہے!

13:4 ''دسترخوان سے اُٹھ کر'' یاد رہے کہ وہ اپنے پاؤں پیچھے کر کے، اپنی بائیں کہنیوں پر جھکے ہوئے تھے، وہ کرسیوں پر نہیں بیٹھے تھے۔

☆ ''اس کے کپڑے اُتارے'' ۔ جمع کا استعمال یسوع کے بیرونی کپڑوں کے ساتھ منسوب کرتا ہے(بحوالہ 19:23؛ اعمال 8:16)۔ یہ دلچسپ ہے کہ یہی فعل 18,17,15,11,10 میں استعمال کیا گیا ہے۔ یسوع کی زندگی کو نیچا رکھنے کے لئے (بحوالہ آیت 37)۔ یہ شائد یوحنا کے دوہرے مقصد میں ہوسکتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پاؤں دھونا عاجزی پر مادی سبق سے بڑھ کر ہے(بحوالہ آیات 10-6)۔

13:5 ''شاگردوں کے پاؤں دھوئے'' یہاں ''جسم کا ایک حصہ دھونا'' کے لئے یونانی لفظ استعمال کی گیا ہے۔ پاؤں دھونے کا کام ایک نوکر کا ہوا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ربی بھی اپنے شاگردوں کے لئے ایسا نہیں سوچ سکتے تھے۔ یسوع، اپنا مرتبہ خداوندی جانتے ہوئے بھی اس حاسد اور خودغرض شاگردوں کے پاؤں دھونے کے لئے تیار تھا۔
13:6 یسوع کی حرکات وسکنات کا انکار کرنے کا پطرس کا سوال موثر طریقہ تھا۔ پطرس اکثر سوچتا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ یسوع کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے(بحوالہ متی 16:22)۔

13:7 رسول جو یسوع کے ساتھ رہتے تھے، ہمیشہ اس کی تعلیمات اوراس کے اعمال سمجھ نہیں پاتے تھے(بحوالہ 2:22;10:6;12:16;16:18)

13:8۔ ''تو میرے پاؤں ابد تک کبھی دھونے نہ پائے گا'' ۔ یہ سخت قسم کا دوہرا منفی جملہ ہے جس کا مطلب ''نہیں کبھی کسی حال میں بھی نہیں'' ہے۔

☆ ''اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو تُو میرے ساتھ شریک نہیں'' ۔ یہ تیسرے درجے کا مشروط جملہ ہے۔ یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ صرف عملی مادی سبق سے بہت زیادہ کچھ ہو رہا تھا۔ آیات 10-6 یسوع کی صلیب گناہ بخشنے کے کام سے تعلق جوڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ سطر پرانے عہد نامے کے وراثت سے متعلق محاورے کو ظاہر کرتی ہے (بحوالہ استثنا 12:12؛ دؤسرا سموئیل 20:1؛ ملاکی 12:12)۔ یہ ایک سخت اور ممنوعہ محاورہ ہے۔

13:9۔ ایک یونانی زبان کا منفی بول ''نہیں'' (me) یہ ضمنی طور پر صیغہ امر ''دھونا'' کی دلالت کرتا اوراس کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

13:10۔ ''جو نہا چکا ہے'' ۔ یسوع نجات کے لئے بطور استعارہ بول رہا ہے۔ پطرس دھویا گیا ہے (بچایا گیا، بحوالہ 15:3)، مگر اسے مسلسل پچھتانے کی ضرورت (بحوالہ 1 یوحنا 1:9) شاگردیت میں گہرا تعلق بنائے رکھنے کے لئے تھی۔
دوسرا خارج امکان متن یہ ہے کہ یسوع یہدہ کی بے وفائی کے بارے میں بات کرتا ہے(بحوالہ آیات 18&11)۔ پس نہانے کا استعارہ منسوب کرتے ہیں یا تو (1) پطرس کا جسم یا (2) رسولوں کا گروہ۔

13:11۔ TEV نے اس آیت کو جملہ معترضہ کے طور پر لکھاری کے تاثرات کی تشریح کے طور پر رکھا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 13:12-20

۱۲۔ پس جب وہ اُن کے پاؤں دھوچُکا اور اپنے کپڑے پہن کر پھر بیٹھ گیا تو اُن سے کہا کیا تُم جانتے ہو کہ مَیں نے تُمہارے ساتھ کیا کِیا؟ ۱۳۔ تُم مجھے اُستاد اور خداوند کہتے ہو اور خُوب کہتے ہو کیونکہ مَیں ہوں۔ ۱۴۔ پس جب مُجھ خداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تُم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔
۱۵۔ کیونکہ مَیں نے تُم کو نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کِیا ہے تُم بھی کِیا کرو۔ ۱۶۔ میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ ہی بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے۔ ۱۷۔ اگر تُم اِن باتوں کو جانتے ہو تو مُبارک ہو بشرطیکہ اُن پر عمل بھی کرو۔ ۱۸۔ مَیں تُم سب کی بابت نہیں کہتا۔ جن کو میں نے چنا ہے اُن کو میں جانتا ہوں لیکن یہ اِس لِئے ہے کہ یہ نوِشتہ پُورا ہو کہ جو میری روٹی کھاتا ہے اُس نے مجھ پر لات اٹھائی۔ ۱۹۔ اب مَیں اُس کے ہونے سے پہلے تم کو جتائے دیتا ہُوں تاکہ جب ہو جائے تو تُم اِیمان لاؤ کہ میں وہی ہوُں۔ ۲۰۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی میرے بھیجے ہوئے کو قبُول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔

13:12-20 ۔ آیات 10-6 کے موازنے میں، یہاں یسوع اپنے اعمال کو انکساری کے نمونہ کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ رسول اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ سب سے عظیم کون ہے (بحوالہ لوقا 22:24) اس متن میں یسوع نے ایک غلام کا کام کیا ہے۔

13:14۔ ''اگر'' یہ ایک اعلیٰ درجے کا مشروط جملہ ہے جو مصنف کے مقاصد اور اس کے تناظر سے صحیح خیال کیا جاتا ہے۔

13:14-15۔ ''تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو''۔ کیا اس بیان کا یہ مطلب ہے کہ عاجزی کے اس عمل کا مطلب یہ تیسرا کلیسیائی قانون تھا، بہت سے مسیحیوں نے نہ کہا، کیونکہ (1) اعمال میں یہ کہیں بھی قلم بند نہیں کیا گیا کہ یہ کسی کلیسیاء سے ہوا ہے؛ (2) اس کی نئے عہد نامے کے خطوط میں کہیں وکالت نہیں ہوئی؛ اور (3) یہ کبھی بھی خصوصی طور پر نہیں کہا گیا کہ یہ ایک بپتسمہ یافتہ کی طرح ایک مسلسل کلیسیا نہیں (بحوالہ متی 28:19) اور خداوند کا آخری کھانا (بحوالہ 1 کرنتھیوں 11:17-34)۔ اس کا مطلب یہ ظاہر کرنا نہیں ہے کہ یہ شائد ضروری عبادتی تقریب نہیں ہے۔

13:16 ''میں تم سے سچ کہتا ہوں'' یہ لفظی نوعت کے لحاظ سے ''آمین، آمین'' ہے۔ یہ پرانے عہد نامے کی ''ایمان'' کے لئے اصطلاح کی ایک قسم ہے (بحوالہ حبقوق 2:4)۔ (کسی بھی یونانی ادب میں) یسوع ہی صرف ایک واحد تھا جو ہر صورتِ حال میں ایک راستہ کی صورت تھا۔ یہ عموماً ماننا یا اس بیان کی تصدیق کرنا یا عمل کے طور پر آخر میں کہا گیا۔ جب اسے شروع میں بیان اور دہراپن کے حوالے سے استعمال کیا گیا، تو یہ ایک توجہ طلب آلہ ہے۔

13:17 ''اگر تم ان باتوں کو جانتے ہو تو مبارک ہو بشرطیکہ ان پر عمل بھی کرو''۔ پہلا ''اگر'' اعلیٰ درجے کا مشروط جملہ ہے جو مصنف کے تناظر سے صحیح خیال کی گیا ہے۔ دوسرا ''اگر'' اس آیت میں تیسرے درجے کا مشروط جملہ ہے جس کا مطلب متوقع اعمال ہے۔

اگر ہم جانتے ہیں، ہمیں کرنا چاہیے (بحوالہ متی 1:24-27؛ لوقا 6:46-49؛ رومیوں 2:13؛ یعقوب 1:22,25;4:11) ! یہاں پر تعلیم مقصد نہیں بلکہ مسیح کی طرح جینا ہے۔

13:18۔ ''کہ یہ نوشتہ پورا ہو''۔ یہ فقرہ یہوداہ کے ساتھ منسوب ہوتا ہے (بحوالہ 17:12;19:24,36;15:25;18:32)۔

☆ ''اس نے مجھ پر لات اُٹھائی''۔ یہ زبور 41:9 کا مصرعہ ہے۔ ساتھ کھانے دے، قرُون مشرق میں کسی کے پاؤں کا نچلا حصہ کسی دوسرے کو دکھانا حقارت کی نشانی تھی۔

13:19۔ یہ آیت یسوع کے معجزات اور پیشنگوئیوں کا مقصد دکھاتی ہے۔ یوحنا کی انجیل میں، ایمان مسلسل اور ترقی کرتے ہوئے تجربہ میں شامل ہے۔ یسوع مسلسل رسولوں کا اعتماد بڑھا رہا ہے!

☆ ''کہ میں وہی ہوں'' یہ خدا کے نام کا حوالہ ہے، یہواہ، جو عبرانی فعل ''بننے کے لئے'' میں سے ہے (بحوالہ ''میں ہوں'' خروج 3:14)۔ یہاں یسوع واضح طور پر الٰہی اطلاق کے ساتھ ویسا ہی مسیحا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے (بحوالہ 4:26;6:20;8:24,28,58;13:19) اور (18:5,6,8)

13:20۔عموماً یوحنا کی اصطلاح ''ایمان''(pisteuo) ''اس میں ایمان رکھو''(pisteuo eis)یا اُس پر ایمان رکھو(pisteuo hoti) کا استعمال کرتا ہے۔مسیحیوں کی علامت ظاہر کرنے کے لئے ،مگر وہ دوسری اصطلاحیں بھی استعمال کرتا ہے جیسے کہ ''قبول کرنا'' یا ''خوش آمدید کہنا'' (بحوالہ 1:12;5:43;13:20)۔انجیلِ مقدس انسان کوخوش آمدید کہنے اور بائبل کی سچائیوں اور دنیاوی نظریہ کو قبول کرنے والی دونوں صفات رکھتی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:13:21-30

۲۱۔یہ باتیں کہہ کر یِسُوع اپنے دِل میں گھبرایا اور یہ گواہی دی کہ مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ تُم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا۔۲۲۔شاگِرد شُبہ کر کے کہ وہ کِس کی نِسبت کہتا ہے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۲۳۔اُس کے شاگردوں میں سے ایک شخص جِس سے یِسُوع محُبت رکھتا تھا یِسُوع کے سِینہ کی طرف جُھکا ہُوا کھانا کھانے بیٹھا تھا۔۲۴۔پس شمعُون پطرس نے اُس سے اِشارہ کر کے کہا تو وہ کِس کی نِسبت کہتا ہے۔۲۵۔اُس نے اُسی طرح یِسُوع کی چھاتی کا سہارا لے کر کہا کہ اَے خداوند! وہ کون ہے؟ ۲۶۔یِسُوع نے جواب دِیا کہ جِسے میں نوالہ ڈبو کر دے دُوں گا وُہی ہے پھر اُس نے نوالہ ڈبویا اور لے کر شمعُون اسکریوتی کے بیٹے یہُوداہ کو دے دیا۔۲۷۔اور اُس نوالہ کے بعد شیطان اُس میں سما گیا۔پس یِسُوع نے اُس سے کہا کہ جو کچھ تو کرتا ہے جلدی کر لے۔۲۸۔مگر جو کھانا کھانے بیٹھے تھے اُن میں سے کِسی کو معلوم نہ ہُوا کہ اُس نے یہ اُس سے کِس لِئے کہا۔۲۹۔چونکہ یہُوداہ کے پاس تھَیلی رہتی تھی اِس لِئے بعض نے سمجھا کہ یِسُوع اُسے یہ کہتا ہے کہ جو کچھ ہمیں درکار ہے خرید لے یا یہ کہ محتاجوں کو کچھ دے۔۳۰۔پس وہ نوالہ لے کر فی الفور باہر چلا گیا اور رات کا وقت تھا۔

13:21 ''وہ اپنے دل میں گھبرایا'' یہودہ کی بے وفائی نے یسوع کو سچ میں افسردہ کر دیا تھا (بحوالہ 12:27)۔یسوع نے یہودہ کو اس کی روحانی طاقت کی وجہ سے چنا ،مگر وہ کبھی بھی پھل دار نہ ہو سکا (بحوالہ آیت 18)۔

13:23 ''جس سے یسوع محبت رکھتا تھا''۔یہ یوحنا کو خود کے ساتھ منسوب کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے (بحوالہ 20-24 ,13:23,25;19:26-27,34-35;20:2-5,8;21:7)۔ اس انجیل میں یوحنا کا نام کبھی بھی واضح نہیں ہوا۔

13:25۔یہ متن پہلی صدی فلسطین کے کھانے کی خالصتاً تیاریاں ظاہر کرتا ہے۔شاگرد پسِ پردہ رہے ہونگے ،گھوڑے کے کھرُ کی شکل کا میز ،اپنے پاؤں پیچھے کر کے بائیں کہنیوں پر جھکے ہوئے ،اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتے ہوئے ،یوحنا یسوع کی دائیں جانب ،یہودہ بائیں جانب (عزت کی جگہ) تھا۔یوحنا پیچھے جھکا اور یسوع سے سوال کیا۔

13:26 ''جسے میں نوالہ ڈبو کر دے دوں گا وہی ہے''۔یہ عزت کا نشان تھا (بحوالہ رُوت 2:14)۔یہودہ یسوع کی بائیں جانب نیم دراز تھا ،جو کہ بہت عزت کا مقام بھی تھا ،یسوع ابھی بھی یہودہ تک پہنچنے کی کوشش میں تھا!

13:27 ''شیطان اس میں سما گیا'' یہ یوحنا کی انجیل میں اصطلاح ''شیطان'' کا واحد استعمال ہے۔اس کا عبرانی میں مطلب ''دشمن'' ہے (بحوالہ لوقا 22:3 اور یوحنا 13:2)۔کیا یہودہ ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ شیطان اس میں سما گیا تھا؟ بائبل میں روحانی بادشاہت کے اعمال (خدا کا فرعون کے دل کو سخت کرنا) اور جسمانی بادشاہت کی انسانی ذمہ داری کے درمیان فشار ہے۔انسان اپنی مرضی میں اتنے بھی آزاد نہیں ہوتے جتنے وہ سمجھتے ہیں۔ہم سب از روئے تواریخ ،تجرباتی طور پر ،نسلی طور پر مشروط ہیں۔ان جسمانی فیصلہ کرنے والوں میں داخل کی گئی روحانی بادشاہت ہے (خدا ،روح ،فرشتے شیطان ،اور بدروحیں)۔یہ ایک راز ہے! تاہم ،انسان ربورٹ نہیں ہیں؛ ہم اپنے اعمال ،چناؤ اور ان کے نتائج کے خود ذمہ دار ہیں۔یہودہ نے عمل کیا!اس نے اکیلے عمل نہیں کیا! لیکن اخلاقی طور پر وہ ہی اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔یہودہ کی بے وفائی کی پیشنگوئی ہو چکی تھی۔شیطان محرک تھا۔یہ المناک ہے کہ یہودہ مکمل طور پر نہ ''جان سکا'' اور نہ یسوع کا یقین کر سکا۔

13:29 ''یہودہ کے پاس تھیلی رہتی تھی''۔یہودہ گروہ کے پیسوں کی حراست میں تھا (بحوالہ 12:6)۔مکمل نوٹ دیکھئے 18:1 پر۔

13:30 ''رات کا وقت تھا''۔کیا یہ وقت کا آلہ ہے یا روحانی تقویم کا؟ یوحنا اکثر اس قسم کی مبہم سطریں استعمال کرتا ہے جن کو مختلف طریقوں میں سمجھا جا سکتا ہے (بحوالہ

(3:2;19:39)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:13:31-35

۳۱۔جب وہ باہر چلا گیا تو وہ یسُوع نے کہا کہ اب ابنِ آدم نے جلال پایا اور خدا نے اُس میں جلال پایا۔۳۲۔اور خدا بھی اُسے اپنے جلال میں دے گا بلکہ اُسے فی الفور جلال دے گا۔۳۳۔اَے بچّو! مَیں اور تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہُوں تُم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا مَیں نے یہُودیوں سے کہا کہ جہاں میں جاتا ہوں تُم نہیں آسکتے ویسا ہی اب تُم سے بھی کہتا ہوں۔۳۴۔مَیں تمہیں ایک نیا حُکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے مُحبّت رکھّو کہ جیسے مَیں نے تُم سے مُحبت رکھّی تُم بھی ایک دوسرے سے مُحبّت رکھّو۔۳۵۔اگر آپس میں مُحبّت رکھّو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو۔

13:31-38 یہ آیات شاگردوں کے سوالات کے سلسلہ کے بڑے متن کا ایک حصہ بناتی ہیں (بحوالہ 13:36;14:5,8,22;16:17)۔

13:31 ''ابنِ آدم'' یہ یسوع کی ذاتی چنیدہ منزل تھی۔ پس منظر حزقیال 2:1 اور دانیال 7:13 میں سے ہے۔ یہ انسانی اور الٰہی خصوصیات ظاہر کرتا ہ۔ یسوع نے اس کا اس لئے استعمال کیا کیونکہ یہ اصطلاح یہودی شریعت میں غیر استعمال تھی، اس لئے، اس کا قومی یا عسکری کوئی مخفی مفہوم نہی ہے اور یہ اس کی دو خصلتوں کو جوڑتا ہے (بحوالہ 1 یوحنا 4:1-6)۔

☆ ۔اس آیت میں یونانی نُسخہ جاتی متفرق ہے۔ سب سے لمبا متن TEV,NRSV,NKJV,NASB اور NJB میں ملتا ہے۔ اس N,A,C,K اور The Tentus Receptus کے مخطوطہ سہارا دیتے ہیں۔ یہ (''اگر خدا اس میں جلال پائے'') W,L,D,C,B,N,MSS,P اور X میں سے نکال دیا گیا ہے۔ یہ بہتر مخطوطہ کا سیٹ نظر آتا ہے مگر یہ ممکن ہے کہ نقل نویس متوازیت اور پہلی سطر کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے شش و پنج کا شکار تھے۔

☆ ''جلال پایا''۔ یہ اصطلاح آیات 31 اور 32 میں چار یا پانچ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ دو یا تین مرتبہ Aorist Tense میں اور دو مرتبہ فعل مستقبل میں۔ یہ خدا کے یسوع کی موت اور اس کے جی اُٹھنے کے ذریعے نجات کے منصوبہ کے ساتھ منسوب کرتا ہے (بحوالہ 7:39;12:16,23;17:1,5)۔ یہاں یہ یسوع کی زندگی میں آنے والے واقعات کے ساتھ منسوب کرتا ہے۔ ان کا ہونا بے شک ہے کہ یہ ایسے بیان کئے گئے ہیں جیسے یہ ماضی کے واقعات ہیں۔(Aorists)۔نوٹ دیکھئے 1:14 پر۔

13:33 ''اَے بچو!''۔ یوحنا، شہر کی طرف یا افسیوں کے علاقے کی طرف سے بوڑھے آدمی کی طرح لکھ رہا ہے، 1 یوحنا 2:1,12,28;3:7,18;4:4;5:21 میں اپنے سننے یا پڑھنے والوں سے خطاب کرنے کے لئے بالکل یہی عنوان استعمال کرتا ہے۔ یسوع کا استعارہ ایک دوسرا طریقہ ہے اس کی باپ کے ساتھ شناخت کرنے کا۔ وہ باپ ہے، بھائی، بچانے والا دوست اور آقا ہے۔ یا اسے دوسرے راستے سے دیکھیں، وہ برگزیدہ مرتبہ خداوندی اور طبعی ساتھی دونوں ہی ہے۔

☆ ''میں اور تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔اور جیسا میں نے یہودیوں سے کہا''۔ یسوع نے یہ کئی مہینے پہلے یہودی رہنماؤں سے کہا تھا (بحوالہ 7:33)؛ اب وہ اپنے رسولوں سے کہتا ہے (بحوالہ 12:35;14:9;16:16-19)۔ اس لئے، یہ ظاہر ہے کہ وقت کا آلہ کسی بھی طرح مبہم ہے۔

☆ ''جہاں میں جاتا ہوں وہاں تم نہیں آسکتے''۔ یہودی رہنما کسی حال میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ اس کے ماننے والوں کو اس کے ساتھ جوڑ دے گی (بحوالہ لوقا 7:34,36;8:21)۔ شاگرد اپنی موت تک اس کے ساتھ نہیں ہو سکتے تھے۔ موت یا سرمستی اس کے ماننے والوں کا اس کے ساتھ جوڑ دے گی (بحوالہ II کرنتھیوں 5:8؛ 1 تھسلنیکیوں 4:13-18)۔

13:34 ''میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو''۔ ''ایک دوسرے سے پیار کرنا'' نیا حکم نہیں تھا (بحوالہ لوقا 19:18)۔ نیا یہ تھا کہ ایمانداروں کو ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہیے تھا جیسا یسوع نے ان سے کیا (بحوالہ 15:12,17؛ 1 یوحنا 2:7-8,3:11,16,23;4:7-8,10-12,19-20؛ II یوحنا 5)۔

انجیل ایک شخص ہے جسے خوش آمدید کیا جائے، ایمان رکھنے کے لئے سچائیوں کا جسم، اور جینے کے لئے زندگی (بحوالہ 14:15,21,23;15:10,12؛ I یوحنا 5:3؛ II یوحنا 5,6؛ لوقا 6:46)۔ انجیل وصول کی گئی، اس پر ایمان لایا گیا اور اس میں جیا گیا!

مجھے Bruce Corley کا بیان اس کے مضمون ''نیا عہد نامہ کی بائبل سے متعلق تعلیمات'' صحائف کی تفسیر کی کتاب Foundation for Biblical Interpretation میں پسند آیا ''یسوع کے لوگوں کی پہچان پیار کا اخلاقی ضابط ہے، جس کی وجہ سے روح کے کام کے ذریعے عظمت کا ہونا پیار کے ہونے کے ساتھ جوڑا جاتا ہے(بحوالہ گلتیوں 5:6,25;6:2؛ یعقوب 3:17-18؛ یوحنا 13:34-35؛ 1یوحنا 4:7)۔

13:35 ''اس سے سب جان جائیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو'' پیار ایک ایسی خاصیت ہے جس کی شیطان کبھی جعل سازی نہیں کر سکتا۔ ایمان داروں کی شناخت ہی پیار ہے(بحوالہ 1یوحنا 4:20;3:14)۔

☆ ''اگر''۔ یہ ایک تیسرے درجے کا مشروط جملہ ہے جس کا مطلب توانائی عمل ہے۔ دوسرے مسیحیوں کی طرف ہمارے اعمال یسوع کے ساتھ ہمارے رشتے کی تصدیق کرتے ہیں(بحوالہ 1یوحنا 2:9-11؛ 4:20-21)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 13:36-38

۳۶۔شمعون پطرس نے اُس سے کہا اَے خداوند تو کہاں جاتا ہے؟ یِسُوع نے جواب دِیا کہ جہاں میں جاتا ہُوں اب تو تُو میرے پیچھے آ نہیں سکتا مگر بعد میں میرے پیچھے آئے گا ۔۳۷۔پطرس نے اُس سے کہا اَے خداوند! میں تیرے پیچھے اب کیوں نہیں آ سکتا؟ مَیں تو تیرے لِئے اپنی جان دُوں گا۔۳۸۔یِسُوع نے جواب دِیا کیا تُو میرے لِئے اپنی جان دے گا؟ مَیں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ مرغ بانگ نہ دے گا جب تک تُو تین بار میرا انکار نہ کر لے گا۔

13:36 ''شمعون پطرس نے اس سے کہا''۔ شاگردوں کے یسوع کے بیانات کے سلسلہ میں آیات 31-35 میں یہ سب سے پہلا ہے (بحوالہ 13:36;14:5,8,22;16:17)۔

13:37 ''میں تو تیرے لئے اپنی جان دوں گا''۔ پطرس کا یہ کہنا چاہتا تھا ! مگر یہ جملہ اس بات کو بھی ظاہر کرتا تھا کہ گری ہوئی انسانیت کتنی کمزور ہے اور ہمارا خدا اپنے عہد کی کتنی پاسداری کرتا ہے، جس نے اصل میں کر دیا ہے۔

13:38 ''سچ، سچ'' نوٹ دیکھئے 1:51 پر۔

☆ ''مرغ بانگ نہ دے گا جب تک تو تین بار میرا انکار نہ کرے گا''۔ یہ ضرور رومی مرغا ہونا چاہیے۔ یہودی جانوروں کو شہر میں نہیں رکھتے تھے کیونکہ وہ مقدس تھا۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ امیر لوگوں کے باغات ہوتے تھے(جن کو کھاد کی ضرورت ہوتی ہے) شہر کی دیواروں کے باہر زیتون کے پہاڑوں پر۔ گتسمنی کا باغ بھی ایسے ہی باغات میں سے ایک تھا۔ یسوع اس میں ایمان رکھنے کے لئے حوصلہ افزائی کرنے کے لئے پیشنگوئیوں کا استعمال کر رہا ہے۔ یہاں تک اتنا منفی جتنا اس کا علم ظاہر کرتا ہے اور مستقبل کی تقریبات پر اس کا اختیار(بحوالہ 18:17-18,25-27؛ متی 26:31-35؛ مرقس 14:27-31؛ لوقا 22:31-34)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ یوحنا نے خداوند کے آخری کھانے کی اصل رسم کو کیوں نہیں محفوظ کیا؟

2۔ یسوع نے شاگردوں کے پاؤں کیوں دھوئے؟ کیا ہمیں بھی ایک دوسرے کے پاؤں دھونے چاہیں؟

3۔ یسوع نے یہوداہ کو اپنے شاگرد کے طور کیوں چُنا؟

4۔ کوئی کیسے جان سکتا ہے کہ وہ مسیحی ہے؟

یوحنا باب ۱۴ (John 14)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS4
الوداعی گفتگو	یسوع، باپ کیلئے راہ 14:1-4	جلالی مسیح سے ایمانداروں کی نسبت	راہ، حق اور زندگی 14:1-6	یسوع، باپ کیلئے راہ
(13:31-14:31); 14:1-4	14:5;14:6-7	14:1-7	باپ کو جاننا 14:7-11	14:1-14
14:5-7;14:8-21	14:8;14:9-14	14:8-14	سُنی جانے والی دُعا 14:12-14	
	رُوح اُلقدُس کا وعدہ	14:15-17	یسوع ایک اور مددگار کا وعدہ کرتا	رُوح اُلقدُس کا وعدہ
	14:15-17		ہے 14:15-18	
14:22-31	14:18-20;14:21;14:22	14:18-24	باپ اور بیٹے کا ہم میں بسنا	14:15-24
	14:23-24		14:19-24	
	14:25-26		اطمینان کی نعمت	
	14:27-31a;14:31b	14:25-31	14:25-31	14:25-31

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبادت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

یوحنا 14:1-31 کا پس منظر

ا۔ یوحنا 13 کے ذریعے 17 تک سبق کی کوئی تقسیم نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ ایک ادبی اکائی ہے۔یہ واضح ہے کہ پیچھے جانے کے بارے میں یسوع کے بیانات نے شاگردوں کو بہت سارے سوالات دیئے۔یہ متن اُن سوالات کے سلسلہ کی بُنیاد پر بنایا گیا ہے جو رسولوں کی یسوع کے الفاظ کے بارے میں غلط فہمی کی بنیاد ہے۔

1۔ پطرس (13:36)

2۔ توما (14:5)

3۔ فیلبوس (14:8)

4۔ یہوداہ (اسکریوتی نہیں) (14:22)

ب۔ یہ سوالات ابھی بھی ایمانداروں کی مدد کر سکتے ہیں۔

1۔ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ رسول جو جسمانی طور پر یسوع کے ساتھ تھے اکثر اسے سمجھ نہیں پاتے تھے۔

2۔ یسوع کے کچھ قیمتی اور دقیق الفاظ ایمانداروں کے غلط فہمی کی بنا پر سولات کے جواب میں کہے گئے۔

ج۔ ابواب 13-17 ایک ادبی متن بناتے ہیں، جو خُداوند کے آخری کھانے کی رات بالا خانے کے مُکالمات ہیں۔

د۔ باب 14 آنے والے "مددگار" پر گُفتگو شروع کرتا ہے۔

1۔ یسوع کا اِس بالا خانے کی گُفتگو میں رُوح القُدس کا حوالہ براہ راست شاگردوں کے خوف اور یسوع کے چھوڑ کر جانے کی پریشانی سے متعلقہ ہے

2۔ یہ روح القدس کی وسعت میں محدود مُنادی پر گُفتگو ہے۔اس کی منادی کے کئی اہم پہلو ہیں جن پر اِس سیاق وسباق میں گُفتگو نہیں ہوئی ہے۔

3۔ رُوح کی ذمہ داری (1) سچائی ظاہر کرنے والے اور (2) ذاتی سکون دینے والے کے طور پر زور دیا گیا ہے۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت 14:1-7

ا۔تمہارا دِل نہ گھبرائے۔تُم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی رکھو ۔۲۔میرے باپ کے گھر میں بُہت سے مکان ہیں اگر نہ ہوتے تُو میں تُم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جا تاہُوں تا کہ تمہارے لِئے جگہ تیّار کروں۔۳۔اُور اگر میں جا کر تُمہارے لِئے جگہ تیّار کرُوں تو پھر آ کر تُمہیں اپنے ساتھ لے لُوں گا تا کہ جہاں میں ہوں تُم بھی ہو۔۴۔اور جہاں میں جا تاہُوں تُم وہاں کی راہ جانتے ہو۔۵۔تومانے اُس سے کہا اَے خداوند ہم نہیں جانتے کہ تُو کہاں جا تا ہے پھر راہ کس طرح جانیں؟۔۶۔یِسُوع نے اُس سے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہُوں ۔کوئی میرے وِسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔۷۔اگر تُم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔اب اُسے جانتے ہو اور دِیکھ لِیا ہے۔

14:1 ''نہ ہونے دو'' یہ حال مفعولی صیغۂ امر ہے منفی جز کے ساتھ جس کا مطلب ہوتے ہوئے عمل کو روکنا تھا'' اپنے دلوں کو مشکل میں پڑنے سے روک دو'' یسوع کے چھوڑنے کے بارے میں اظہار خیال نے بہت بے چینی پیدا کر دی تھی۔

☆ "دل" مجموعہ کا مشاہدہ کریں۔یسوع تمام گیارہ شاگردوں سے بات کر رہا ہے۔"دل" کا عبرانی استعمال پورے انسان کو ظاہر کرتا ہے: دماغ، مرضی، اور جذبات (بحوالہ متی 22:37؛ استثنا 6:5)۔خصُوصی دیکھیں 12:40 پر۔

☆ ''تُم خُدا پر ایمان رکھتے ہو مجھُ پر بھی ایمان رکھو'' ۔یہ یا تو دو زمانہ حال عملی صیغۂ امر ہیں (بحوالہ مرقس 11:22) یا دو زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ایمان مسلسل اور عادتاً ہے۔اس آیت کا گرامر کی رو سے متوازن ڈھانچہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یسُوع خُدا کے ساتھ برابری کی بات کرتا ہے۔یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ یہودی تھے جو وحدانیت سے جُڑے ہوئے تھے (بحوالہ استثنا 6:4-6) اور پھر انہیں اندازہ ہوا کہ یسوع کے بیانات کیا ظاہر کرتے ہیں۔یہ بالاترین ہونے پر یقین رکھنے کی ایک چیز ہے اور یہ شائد کچھ دوسرا مسیح ہونے جیسا ہے۔یہ سطر صرف نہ صرف عقائدی مسلک پر، بلکہ یسوع مسیح کی شخصیت پر بھی زور دیتی ہے۔

14:2 ''میرے باپ کے گھر میں''۔ ''گھر'' یہ پرانے عہد نامہ میں خیام کیلئے یا ہیکل کیلئے استعمال ہوا ہے (بحوالہ دوُسرا سیموئیل 7)؛ تاہم، اس متن میں یہ بلاشبہ آسمان میں خدا کے خاندانی کوارٹروں کو ظاہر کرتا ہے۔

☆ ''بہت سے مکان''۔KJV4 کا ترجمہ ''حویلیاں'' غلط بیانی ہے۔یونانی اصطلاح کا مطلب ''مستقل بہت سے مکان'' (بحوالہ 14:23) بے تحاشا پن کے تصور کے بغیر ہیں۔مقصد یہ تھا کہ ایمانداروں کے اپنے کمرے خدا کے گھر میں ہونے چاہیں (بحوالہ TEV,NJB)۔

یہ بھی دلچسپ ہے کہ یہ اسی یونانی جڑ سے ہے جیسے ''سہنا'' جو یوحنا میں (بحوالہ 15 آیت) ایک ایسا تصور ہے جو کُلیدی ہو سکتا ہے۔ہمارا باپ کے ساتھ مسلسل قیام، قائم رہنے سے شروع ہوتا ہے!

☆ ''اگر''۔ یہ جُزوی دوُسرے درجے کامشرُوط فقرہ ہے جو''حقیقت سے برعکس'' کہلاتا ہے۔وہاں بہت سے مکان ہیں۔اِس فقرے کا ترجمہ مُشکل ہے۔

NASB ''اگر نہ ہوتے تو میں تُم سے کہہ دیتا'' NKJV ''اگر نہ ہوتے تو میں تُم سے کہہ دیتا''

TEV ''میں تُم سے نہ کہتا،اگر ایسا نہ ہوتا'' NJB ''ورنہ میں تُم سے کہہ دیتا''

Young'sLiteralTranslation ''اور اگر نہیں،تو میں تُم سے کہہ دیتا'' NewBerkleyVersion ''اگر ایسا نہ ہوتا،تو میں تُم سے کہے دیتا''

WilliamsTranslation ''اگر نہیں ہوتے،تو میں تُمھیں بتا دیتا''

14:3 ''یہ تیسرے درجے کامشرُوط فقرہ ہےجس کا مطلب عملی حتیٰ کہ مُمکنہ کام ہے۔یسوع نے اُنہیں بتا دیا تھا کہ وہ باپ کے پاس جلد واپس جا رہا ہےاور وہ اُن کے لئے جگہ بنائے گا۔ نیومین اور وائنڈر کا یونائٹڈ بائبل سوسائٹیز کی جانب سے کتابی سلسلہ''مترجمین کیلئے مددگار''یوحنا کی انجیل پر کہتا ہے کہ اِس جُز کو عارضی معنوں میں''جب میں جاؤں گا''یا''میرے جانے کے بعد''یا''جب سے میں جاؤں گا''سمجھنا چاہیئے(صفحہ 456)۔

☆ ''میں جا کر تُمہارے لئے جگہ تیار کروں''۔اِس کا مطلب آسمان مادی معنوں میں بالکل نہیں ہے بلکہ یہ کہ اِس سے پہلے تیار نہیں تھا لیکن یسوع کی زندگی تعلیمات اور موت نے گُناہگار انسانوں کو اجازت دی کہ وہ پاک خُدا تک رسائی حاصل کر سکیں اور اُس میں بس سکیں۔یسوع ایمانداروں سے پہلے اُن کے رہنما اور پیش رو کے طور جاتا ہے(عبرانیوں 6:20)۔

☆ ''پھر آ کر تُمہیں اپنے ساتھ لے لُوں گا''۔یہ آمدِ ثانی یا موت کا حوالہ ہے (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 5:8 پہلا تھسلنیکیوں 4:13-18)۔یہ یسوع کے ساتھ رُوبرُو شراکت یسوع اور باپ کی شراکت کی عکاسی کرتی ہے(بحوالہ 1:1,2)۔مسیحی یسوع اور باپ کے درمیان قُربت میں شامل ہونگے (14:23;17:1ff)۔
یہاں استعمال ہونے والا فعل''لے لوُنگا'' (paralambano) ''کسی کو اپنے اندر وصُول کرنے'' کا مفہوم رکھتا ہے۔یہ 1:12 (lambano) سے مختلف ہے۔اِن دو اصطلاحات کی دُرست تعبیر کامتراکب کا اندازہ لگانا مُشکل ہے اکثر وہ مترادف ہوتے ہیں۔

☆ ''تا کہ جہاں میں ہوں تُم بھی ہو''۔عالم اقدس وہ ہے جہاں یسوع ہے(بحوالہ 17:24)۔عالم اقدس حقیقتاً تثلیثی خُدا کے ساتھ رُوبرُو شراکت ہے۔

14:4 ''تُم وہاں کی راہ جانتے ہو''۔یسوع کا بیان توما کیلئے شک کے اظہار کا موقع دیتا ہے تا کہ راہ جان سکیں۔یسوع کا جواب تین اصطلاحات میں ظاہر کیا جاتا ہے جو اکثر پُرانے عہد نامے میں استعمال ہوئی ہیں۔

14:6 ''راہ میں ہوں''۔پُرانے عہد نامے میں بائبل سے متعلقہ ایمان پر بات طرزِ زندگی کی بُنیاد پر ہوتی تھی(بحوالہ استثنا 5:32-33;31:29 زبُور 27:11 یسعیاہ 35:8)۔
ابتدائی کلیسیا کا لقب''راہ''تھا(بحوالہ اعمال 9:2;19:9,23;24:14,22)۔یسوع زور دے رہا تھا کہ وہ ہےاور وہ ہی ہے خُدا تک جانے کا واحد راستہ ۔یہ یوحنا کی انجیل کی الہٰی تعلیم متعلق خوشبو ہے۔طرِزِ زندگی اچھے کام ذاتی کام کے ثبوت ہیں(بحوالہ افسیوں 8:9-10)راستبازی کے معنی نہیں۔

☆ ۔''حق''یونانی فلسفہ میں اصطلاح''حق''کا اطلاق ہے''حق بلمقابل''باطل''یا ''حقیقت'' بلمقابل''فریب نظر'' تا ہم یہ آدمی بولنے والے شاگرد جنھوں نے یسوع کو پرانے عہد نامے کے معنوں کے سچ کے بارے میں بتانے والا سمجھا جو ''ایمانداری''یا وفاداری''تھی(بحوالہ اعمال 26:11,19:30,26:3)۔دونوں''حق اور''زندگی'' ''راہ'' کی شناخت کرتے ہیں اصطلاح ''حق''اکثر یوحنا میں الہٰی سرگرمی کو بیان کرنے کے لئِے استعمال کی گئی ہے(1:14,4:23-24,8:32,14:17,15:26,16:13,17:17,19 حق پر خاص موضوع دیکھیں(17:3,6:55)پر۔

☆ ۔''زندگی''پرانے عہد نامے میں ایمانداری کا طرِزِ زندگی ایمان زندگی پر راستے کے طور پر بتایا گیا ہے(بحوالہ 6:23,10:17،پہلا پطرس 16:11)یہ تمام تینوں اصطلاحیں طرِزِ زندگی ایمان کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جو صرف یسوع کے ساتھ ذاتی تعلق میں ملتا ہے۔

☆ ''کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا''۔ کتنا حیران کرنے والا دعویٰ ہے یہ بہت پابندیاں لگانے والا ہے مگر یہ ظاہر بھی ہے کہ یسوع کا ایمان تھا کہ صرف اس کے ساتھ ذاتی تعلق کے ذریعے ہی کوئی خدا کو جان سکتا ہے یہ اکثر مسیحت کی امتیازی عوامی رسوائی کہلائی یہاں پر کوئی درمیانی میدان نہیں ہے یہ بیان سچ ہے یا مسیحیت جھوٹی ہے یہ کئی طریقوں سے یوحنا(10) سے مترادف ہے۔

14:7۔''اگر'' یہاں پر لکھا ہوا مشروط قسم کے جملے کو اور ایسے ہی یونانی لکھا ہوا P66، جملہ اور D کرتے ہیں اس کا پھر یوں ترجمہ ہو سکتا ہے ''اگر تم مجھے جانتے ہو اور کرتے ہو تب تم میرے باپ کو بھی جانتے ہوگے، جو تم کرتے ہو۔'' یہ دوسرے درجے کا مشروط جملہ ہو سکتا جو اکثر ''حقیقت کے برعکس'' کہلاتا ہے تب یہ ترجمہ ہوگا ''اگر تم مجھے جانو گے، جو تم نہیں کرتے، تب تم میرے باپ کو بھی جانو گے، جو تم نہیں کر سکتے''۔(L,K,D,C,B,A، اور X) اس لکھے ہوئے کو سہارا دیتے ہیں یہ مشکل بیان ہے۔ کیونکہ ہم تصور کرتے ہیں کہ شاگردوں کا مسیحا کے طور پر یسوع میں نجات پر پہلے سے ایمان تھا یہ نیا اور بلا آخر بلا شرکت سچ ضرور اس کے معنی کو سمجھنے کیلئے اُن کیلئے بہت مشکل ہوگا یوحنا کی انجیل ایمان کے درجات کے بارے میں بتاتی ہوئی نظر آتی ہے متن دوسرے درجے کے مشروط کو سہارا دیتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہی حالت (V.28) پر غور کریں۔

☆۔''اگر تم نے مجھے جانا ہوتا''۔ یسوع پھر سے رسولوں کے پورے گروہ سے خطاب کر رہا ہے (V.9) اصطلاح ''جاننا'' پرانے عہدنامے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جو گہرے ذاتی تعلق کے بارے میں بتاتا ہے، خیالی تعلیم کے بارے میں نہیں (بحوالہ یرمیاہ 1:15، پیدائش 4:1)

☆۔''تو میرے باپ کو بھی جانتے'' یسوع کو دیکھنا خدا کو دیکھنے جیسا ہے (بحوالہ یوحنا 1:14-18,5:24,12:44-45، پہلا کرنتھیوں 4:4، کُلسیوں 1:5، عبرانیوں 1:3) یسوع پوشیدہ خدا کا کامل مُکاشفہ ہے کوئی بھی جو یسوع کو رد کرتا ہے' یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ خدا کو جانتا ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 5:9-12، 14:8)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 14:8-14

۸۔ فِلِپُّس نے اُس سے کہا اَے خداوند! باپ کو ہمیں دِکھا یہی ہمیں کافی ہے۔ ۹۔ یِسُوع نے اُس سے کہا اَے فِلِپُّس! مَیں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہُوں کیا تُو مجھے نہیں جانتا؟ جِس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔ تُو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو دِکھا؟ ۔۱۰۔ کیا تُو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔ ۱۲۔ میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ اِن سے بھی بڑے بڑے کام کرے گا کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ ۱۳۔ اور جو کچھ تُم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کرُوں گا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔ ۱۴۔ اگر میرے نام سے کچھ چاہو گے تُو مَیں وہی کرُوں گا۔

14:8 ''فلپس نے اس سے کہا'' بظاہر فلپُّس خدا کو دیکھنا چاہتا تھا (تجلی ذاتِ الٰہی) کسی حد تک موسیٰ، یسعیاہ یا حزقی ایل کی طرح۔ یسوع نے عمل تو ثیق کے ذریعے جواب دیا کہ جب فلپس نے اسے دیکھا اور جانا ہے، تو اس نے خدا کو دیکھا اور جانا ہے (بحوالہ کُلسیوں 1:15، عبرانیوں 1:3)

☆ NASB۔''ہمارے لِئے یہی کافی ہے'' NKJV۔''یہی ہمیں کافی ہے''
NRSV۔''ہم مطمئن ہو جائے گے'' TEV۔''یہی سب ہے جو ہمیں چاہیئے'' NJB۔''تب ہمیں مطمئن ہو جانا چاہیئے''

یہ شاگرد کسی قسم کی تصدیق چاہتے تھے فریسیوں کی طرح، تاہم ایمانداروں کو ایمان کے ساتھ چلنا چاہیئے اور نظریہ پر انحصار کرنا نہیں چاہیئے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 4:18,5:7) روحانی مسئلوں میں سچ موضوع بحث ہے۔

14:9۔''مَیں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں'' اس کا جمع توجہ سے دیکھیئے۔ فلپس سوال کرتا ہے وہ سب سوچ رہے تھے۔

☆۔ ''جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا'' یہ کاملِ فاعل فعل سے مشتق لفظ ہے اور کاملِ فاعلی فعل ہے جس کا مطلب ہے ''اس نے دیکھا اور دیکھتا ہی رہا'' یسوع نے مرتبہ ِ خداوندیِ کو مکمل طور پر ظاہر کر دِیا۔ (بحوالہ کُلسیوں1:15، عبرانیوں1:3، 14:10) یہ سوال یونانی میں ''ہاں'' کے جواب کی توقع رکھتا ہے۔

☆۔ ''تو ... تو'' پہلا ''تو'' واحد ہے جو فلپس کے ساتھ منسوب ہوتا ہے دوسرا ''تو'' جمع ہے جو رسولوں کے گروہ کے ساتھ منسوب ہوتا ہے (V.7:10) خاص مضون دیکھیئے۔ ''پیروی کرنا'' (یوحنا2:10) پر۔

☆۔ ''یہ باتیں جو میَں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا''۔ یسوع ہر چیز میں خدا کی طرف سے عمل کرتا تھا (بحوالہ 24,5:19,30,7:16-18,8:28,10:38، 12:49) یسوع کی تعلیمات خدا کے ہی الفاظ ہیں (بحوالہ آیت24)۔

☆ ''باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے''۔ باپ اور بیٹے میں رفاقت، جس کا یسوع کے کاہنانہ اعظم کی دعا 17باب میں زور دیا گیا ہے، جو 15باب میں مسیح میں ایمانداروں کی ''پیروی'' کے لئے بنیادی یوحنا کی انجیل نجات بتاتی ہے (1)۔ ہدایت نامہ، (2)۔ رفاقت (3)۔ تابعداری، (4)۔ نجاتُ کے طور پر۔

4:11۔ ''یقین'' یہ حال فاعلی صیغہ امر یا حالت فاعلی کی طرف سے اشارہ کرنے والا ہے (14:1) یہاں پر شروع کی اس آیت میں کچھ معنویت کی لکھائی جُدا ہے کچھ ابتدائی یونانی متن (L,D,N,P75,P66 اور W) میں صرف فعل ''ایمان'' (hoti) ''کہ'' کے ساتھ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ یسوع اور باپ کے اتحاد کے سچ کو قبول کے نے والے تھے۔ دوسرے قدیم متن (B، اور A) الفاظ کی مرضی صورت ''مجھ میں'' شامل کرتے ہیں، ایمان کی ذاتی مادی شے دکھاتے ہوئے متحدہ بائبل سوسائٹیز کے یونانی دانشور مانتے تھے کہ پہلا چنیدہ اصل ہوتا تھا یونان کی نئے عہد نامے پر مشتمل تبصرہ جو (B) درجہ بندی کو چننے کا اختیار دیتا ہے سب سے زیادہ جدید ترجمے رکھتا ہیں۔ ''مجھ میں'' مگر، کہ، کو، شامل کرتے ہیں۔ (جو یقین رکھنے کی آسودگی کو ظاہر کرتا ہے)۔

☆ ''نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو''۔ یسوع نے اُنہیں اپنے کاموں پر یقین کے بارے میں بتاتا تھا۔ (بحوالہ 5:36,10:25-38) اُس کے کاموں نے پرانے عہد نامے کی پیشنگوئیوں کو پورا کیا اُس کے کاموں نے ظاہر کیا کہ وہ کون ہے۔ رسولوں کو ہم سب کی طرح ایمان میں بڑھنا پڑا۔

14:12۔ ''ایمان ۔۔۔ وہ بھی کریگا'' ایمان رکھنا صرف دماغی عمل نہیں بلکہ یہ ایسا لفظ ہے جس کا موقف عمل ہے سطر ''وہ بہت بڑی بڑی چیزیں بھی کر سکتا ہے'' مستقبل فاعلی اشارہ کرنے والا ہے جس کا ترجمہ یوں ہونا چاہئے تھا ''وہ بڑی بڑی چیزیں کر سکتا ہے'' یہ ممکنہ طور پر منسوب کرتا ہے۔ (1)۔ جغرافیائی پھیلاؤ، (2)۔ غیر یہودی کا مقصد، یا (3)۔ روح، ہر ایماندار کے ساتھ ہوگا۔ خاص موضوع دیکھیے۔ ''دعا'' لامحدود تا حال محدود (بحوالہ پہلا یوحنا3:22) پر۔

14:13-14۔ ''جو کچھ میرے نام سے چاہو گے میَں وُہی کرونگا''۔ غور کیجئے کہ یسوع دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کا جواب دے گا جو اس کے کردار کی بنیاد پر ہوگی (بحوالہ اعمال7:59) استفنس یسوع سے دُعا کرتا ہے (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں12:8) میں پولوس یسوع سے دُعا کرتا ہے (یوحنا16:23,15:16) میں ایماندار باپ سے بات کرتے ہیں یسوع کے نام میں دُعا کرنے میں کوئی جادوئی نسخہ شامل نہیں کرنا پڑتا۔ جو ہماری دعاؤں کے آخر میں کہا گیا، بلکہ دعا یسوع کی مرضی اور کردار میں کرنا۔ یہ بائبل کے موضوعات پر متشدد بیانات بنانے سے پہلے متوازی عبادتوں کا مشورہ کرنے کی ضرورت کی یہ اچھی مثال ہے دوسروں کو ضرور توازن رکھنا چاہئے جو بھی ہم کہتے ہیں اس کے ساتھ درج ذیل شامل حال رکھنا چاہیئے: (1)۔ ''میرے نام میں'' (یوحنا14:13-14,15:7-16,16:23)۔ (2)۔ ''پوچھتے رہو'' (متی7:7-8)۔ (لوقا11:5,18:1-8)۔ (3)۔ ''دو راضی ہو رہے ہیں'' (متی18:19)۔ (4) ''ایمان رکھنا'' (متی21:22)۔ (5)۔ ''بغیر کسی شک کے'' (مرقس11:22-24، یعقوب1:6-7)۔ (6)۔ ''خود غرضی سے نہیں'' (یعقوب4:2-3)۔ (7) ''اُس کے حکموں کو ماننا'' (1۔ یوحنا3:22) اور (8) ''خدا کی مرضی کے مطابق'' (متی6:10، 1۔ یوحنا5:14-15)

یسوع کا نام اُس کے کردار کو ظاہر کرتا ہے یہ ایک دوسرا طریقہ ہے یسوع کے دل اور دماغ کے ساتھ منسوب کرنے کا یہ سطر اکثر یوحنا میں استعمال ہوئی ہے۔(بحوالہ 14:13,14:26,15:16,16:23-26) زیادہ مسیح کی طرح ایک ہے بالکل اُنہی دعاؤں کی طرح جنکا عمل توثیق میں جواب دیا جائے گا۔سب سے کمتر چیز جو خدا کی روحانیت سے توقع کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ کئی ایمانداروں کی خُود غرض اور مادی دُعا کو سُنتا کرتا ہے۔نوٹ دیکھیے یوحنا۔3:22۔

خصُوصی موضوع:مُوثر دُعا

ا۔ تثلیثی خدا کے ساتھ کسی کے ذاتی تعلق سے متعلقہ

ا۔ خدا کی مرضی کے متعلق

ا۔ متی6:10

ب۔ پہلا یوحنا 3:22

ج۔ پہلا یوحنا5:14-15

۲۔ یسوع میں قائم رہنا۔یوحنا15:7

۳۔ یسوع کے نام میں دعا کرنا

ا۔ یوحنا،14:13-14

ب۔ یوحنا،15:16

ج۔ یوحنا،16:23-24

۴۔ روح میں دعا کرنا

ا۔ افسیوں6:18

ب۔ مکاشفہ 20

ب۔ کسی کے ذاتی مقاصد سے متعلقہ۔

ا۔ ڈگمگانا نہیں

ا۔ متی21:22

ب۔ یعقوب1:6-7

۲۔ بے جا مانگنا۔یعقوب4:3

۳۔ خودغرضی سے مانگنا۔یعقوب4:2-3

ج۔ کسی کے ذاتی انتخابات سے متعلقہ

ا۔ استقلال

ا۔ لوقا18:1-8

ب۔ کُلسیوں 4:2

ج۔ یعقوب5:16

۲۔ گھر میں نا چاقی۔پہلا پطرس3:7

۳۔ گناہ

ا۔ زبور66:18

ب۔ یسعیاہ59:1-2

ج۔ یسعیاہ64:7

تمام دُعائیں سُنی جاتی ہیں لیکن تمام دُعائیں مُوثر نہیں ہوتیں۔ دُعا دوطرفہ تعلق ہے۔ کمتر شے جو خُدا کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایمانداروں کی نامناسب دُعاؤں کو سُنے۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: درمیانی دُعا کُلسیوں4:3 پر۔

☆ ''اگر''۔ یہ ایک تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:14:15-17

۱۵۔ اگر تُم مجھ سے مُحبت رکھتے ہو تو میرے حُکموں پر عمل کرو گے۔ ۱۶۔ اور مَیں اپنے باپ سے درخواست کرُوں گا تُو وہ تمہیں دوسرُ امددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے ۱۷۔ یعنی روحِ حق جِسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی ہے اور نہ جانتی ہے۔ تُم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہُوگا۔

خصُوصی موضوع: یسوع اور پاک روح

روح اور بیٹے کا کام کے درمیان سیالیت ہے روح کے لئے بہترین نام ''دوسرا یسوع'' بتاتا ہے درج ذیل خُلاصہ بیٹے اور رُوح کے کام کے درمیان موازنہ ہے۔

ا۔ روح ''یسوع کی روح'' یا ملتا جلتا اظہار کہلاتی ہے (بحوالہ پہلا پطرس4:6، گلتیوں4:6، دوُسرا کرنتھیوں3:17، رومیوں8:9)

۲۔ دونوں ایک جیسی اصطلاحات سے پُکارے جاتے ہیں

ا۔ حق

ا۔ یسوع (یوحنا14:16)

۲۔ روح (یوحنا 14:17,16:13)

ب۔ ''وکیل''

ا۔ یسوع (پہلا یوحنا2:1)

۲۔ روح (یوحنا14:16,26,15:26,16:7)

ج۔ ''مقدس''

ا۔ یسوع (لوقا1:35,14:26)

۲۔ روح (لوقا1:35)

۳۔ دونوں ایمانداروں میں بستے ہیں

ا۔ یسوع (متی28:20، یوحنا14:20-23,15:4-5، رومیوں8:10، دوُسرا کرنتھیوں13:5، گلتیوں2:20، افسیوں3:17، کُلسیوں1:27)

ب۔ روح (یوحنا14:16-17، رومیوں8:9-11، پہلا کرنتھیوں3:16,6:19 ، دوُسرا تمیتھیس1:14)

ج۔ اور یہاں تک کے باپ بھی (یوحنا14:23، دوُسرا کرنتھیوں6:16)

☆ ''کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے''۔ روح القدس کے حوالے میں تین مختلف حرفِ جار استعمال کئے جاتے ہیں: (1) meta (آیت 16) جو برابر ہوتا ہے ''کے ساتھ'' کے (2) ''pare'' (آیت 17) جو برابر ہوتا ہے ''سے'' کے (3) en (آیت 17) جو برابر ہوتا ہے ''اندر'' کے۔ غور کریں کہ روح القدس ہمارے ساتھ ہے ہم سے ہے اور ہم میں ہے یہ اُس کا کام ہے کہ ایمانداروں میں یسوع کی زندگی کو منور کرے۔ (بحوالہ 14:16,17:26,16:11)۔

عاری ہے(بحوالہ یوحنا14:17-26,15:26) یہ تثلیث کا تیسرا شخص ہے اصطلاح تثلیث بائبل کی اصطلاح نہیں ہے لیکن اگر یسوع الٰہی ہے اور روح شخص ہے تو یہ قسم تین کے اتحاد میں شامل ہیں خدا واحد الٰہی خوشبو ہے مگر تین کا مستقل، ذاتی ظہور ہے(بحوالہ متی3:16-17,28:19، اعمال2:33-34، رومیوں8:9-10، پہلا کرنتھیوں1:21-22,13:14، دوُسرا کرنتھیوں2:18,4:4-6، افسیوں1:3-14، ططس3:4-6، پہلا پطرس1:2)۔

14:17۔ ''روح حق'' حق یہاں بالکل ایک جیسا اطلاق ہے جیسے آیت 6 (بحوالہ پہلا یوحنا15:26,16:13,4:6) یہ سطر روح کو یوں بیان کرتی ہے۔(1) مرتبہ خداوندی یا۔(2) جیسے باپ کا مرتبہ خداوندی ظاہر کر دیا خاص موضوع دیکھئے حق پر6:55 اور17:23 پر۔

☆ ''جسے'' یہ جنسیت سے عاری اور اصطلاح ''روح'' کے ساتھ رضا مند ہے تاہم یونانی میں کہیں پر مذکر اسم استعمال ہوا ہے(بحوالہ26:15,26,16,7,8,13,14) روح القدس اصل میں نہ مذکر نہ مونث وہ روح ہے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ وہ مختلف شخصیت بھی ہے(پہلا تھسلنیکیوں5:19، افسیوں4:3)۔

☆۔ ''دُنیا حاصل نہیں کر سکتی''۔ روح القدس مسیح میں ایمان کے ذریعے موزوں کی جا سکتی ہے(بحوالہ10:12) وہ سب کچھ مہیا کرتا ہے جسکی ایمانداروں کو ضرورت ہوتی ہے (بحوالہ رومیوں8:1-11) ایمان نہ رکھنے والی دُنیا کبھی نہیں سمجھ سکتی یا روحانی چیزوں کی تعریف نہیں کر سکتی (بحوالہ پہلا کرنتھیوں2:14)۔

NASB(تجدید شُدہ) عبارت:14:18-24

۱۸۔ مَیں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا مَیں تمہارے پاس آؤں گا۔ ۱۹۔ تھوڑی دیر باقی ہے کہ دُنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تُم مجھے دیکھتے رہو گے چونکہ میں جیتا ہوں اور تم بھی جیتے رہو گے ۔ ۲۰۔ اُس روز تُم جانو گے کہ مَیں اپنے باپ میں ہوں اور تم مجھ میں اور میں تم میں۔ ۲۱۔ جس کے پاس میرے حکم ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھے گا وہ میرے باپ کا پیارا ہو گا اور مَیں اُس سے محبت رکھوں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا۔ ۲۲۔ اُس یہُوداہ نے جو اسکریوتی نہ تھا اُس سے کہا اَے خداوند ! کیا ہوا کہ تُو اپنے آپ کو ہم پر تو ظاہر کیا چاہتا ہے مگر دُنیا پر نہیں؟ ۲۴۔ جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تُم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا۔

14:18 ''میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا''۔ یسوع نے ہر وعدہ پُورا کیا جو اُس نے اپنے شاگردوں سے اتوار کی شب فسح کے بعد اُن سے بالا خانے میں اپنی پہلی مُلاقات میں کیا تھا۔ کُچھ تبصرہ نگار بہر حال اِسے پینتیکوست پر روح کے آنے سے منسوب کرتے ہیں۔

14:19 ''تھوڑی دیر باقی ہے کہ دُنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تُم مجھے دیکھتے رہو گے''۔ آیت 20 ظاہر کرتی ہے کہ یہ یسوع کے جی اُٹھنے کے بعد کا حوالہ ہے۔ یہ وہ بیان ہے جسے یہوداہ نے آیت 22 سے یسوع سے ایک اور سوال پُوچھنے کیلئے اُٹھایا تھا۔ شاگرد ابھی بھی اُس سے توقع کر رہے تھے کہ وہ زمینی مسیحائی بادشاہی قائم کرے گا اور بہت حیران تھے جب اُس نے کہا کہ ''دُنیا مُجھے نہ دیکھے گی''۔ یسوع یہوداہ سے آیت 23 اور 24 میں کہتا ہے کہ وہ انفرادی مسیحیوں کی زندگی میں ظاہر ہو گا اور اِس طرح دُنیا اُسے اُن کے ذریعے دیکھے گی۔

☆ ''چونکہ میں جیتا ہوں اور تم بھی جیتے رہو گے''۔ یسوع کا جی اُٹھنا خُدا کا اُس کی قُدرت اور زندگی دینے کی مرضی کا مظہر تھا(بحوالہ رومیوں8:9-11 پہلا کرنتھیوں15)۔

14:20 ''اُس روز''۔ یہ فقرہ اکثر قیامت سے متعلقہ منظر میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یہاں یسوع کے جی اُٹھنے کے بعد کا حوالہ ہو سکتا ہے یا پینتیکوست پر رُوح کی معموری سے۔

14:21 ''جس کے پاس میرے حکم ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے''۔ یہ دو یہ دو زمانہ حال صفت فعلی ہیں۔ تابعداری لازمی ہے(بحوالہ15:10 لُوقا6:46 پہلا یوحنا5:3 دوُسرا یوحنا6

یہ حقیقی تبدیلی کا ثبوت ہے(بحوالہ آیت 23)۔

شاگرد یہودی تھے اور اکثر اپنی تحاریر میں سامی محاورات استعمال کرتے تھے۔ یہودیوں کی دُعا جو ہر پرستش سے پہلے ہوتی تھی وہ استثنا 6:4-5 تھی جو shema کہلاتی تھی جس کا مطلب تعمیل کیلئے کرنا تھا۔ یہ یوحنا کے تبصرے کا نکتہ تھا(بحوالہ یعقوب 2:14-26)۔

14:22 ۔دیکھیئے نوٹ آیت 19 پر۔

☆''اُس یہوداہ ے جواسکر یوتی نہ تھا''۔تدئی اُس کا دُوسرا نام تھا(بحوالہ متی 10:3 مرقس 3:18)۔

14:23 ''اگر''۔یہ ایک اور تیسرے درجے کا مشروُط فقرہ ہے جو عملی کام کی بات کرتا ہے۔شاگردوں کی یسوع کیلئے مُحبت اُن کی ایک دوُسرے سے مُحبت میں دیکھی جاسکتی ہے۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:31_14:25

۲۵۔مَیں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تُم سے کہیں۔۲۶۔لیکن مددگار یعنی رُوح القدُس جِسے باپ میرے نام سے بھیجے گاوُہی تُمہیں سب باتیں سکھائے گااور جو کُچھ مَیں نے تُم سے کہاہے وہ سب تمہیں یاد دِلائے گا۔۲۷۔مَیں تُمہیں اطمینان دِیے جاتاہُوں۔اپنااطمینان تُمہیں دیتاہُوں۔جِس طرح دُنیا دیتی ہے مَیں تُمہیں اُس طرح نہیں دیتا۔تمہارا دِل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔۲۸۔تُم سُن چُکے ہُو کہ میں نے مَیں تُم سے کہا کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں اگر تُم مجھ سے مُحبت رکھتے تو اِس بات سے کہ مَیں باپ کے پاس جاتاہُوں خوش ہوتے کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔۲۹۔اور اِب مَیں نے تُم سے اِس کے ہونے سے پہلے کہہ دِیا تا کہ جب ہوجائے تو تُم یقین کرو۔۳۰۔اِس کے بعد مَیں تُم سے بہت سی باتیں نہ کرُوں گا کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں۔۳۱۔لیکن یہ اِس لِئے ہوتا ہے کہ دُنیا جانے کہ مَیں باپ سے مُحبت رکھتاہُوں اور جِس طرح باپ نے مجھے حُکم دِیا مَیں وَیساہی کرتاہوں۔اٹھو یہاں سے چلیں۔

14:25 ''سب باتیں''۔یہ بالاخانے کی تعلیمات کا حوالہ ہونا چاہیئے(بحوالہ 15:11;16:1,4,6,25,33)۔

☆''جسے باپ بھیجے گا''چوتھی صدی کے اوائل میں یہ عجیب لڑائی رہی،آیا کہ روح باپ کی جانب سے آئی (یوحنا 3:34؛ اعمال 2:33) یا بیٹے سے (یوحنا 15:26;16:7؛ لوقا 24:49)۔ایروس ایتھنشز کے مابین الہیاتی معملات میں یہ بحث رہی کہ مکمل مرتبہِ خداوندی اور یکسانیت خدا باپ اور بیٹے یسوع میں کس سے ہے۔

☆''وہ تمہیں خدا کی باتیں سکھائے گا''یہ خصوصیت کا حامل ہوگا۔روح ایمانداروں کو عمومی علم نہیں دیتے بلکہ روحانی سچائی خصوصاً انجیلِ مقدس کے ذریعے شخصیت اور کام کے حوالے سے یسوع سے تعلقات سکھاتی ہے۔

خصُوصی موضوع:پاک تثلیث

تثلیث کے تمام تینوں شخصیات کے کاموں پرغور کریں۔اصطلاح''تثلیث''سب سے پہلے ترتولین نے استعمال کی اور یہ بائبل کا لفظ نہیں ہے مگر یہ تصور وسیع معنوں میں موجود ہے۔

i۔ انجیلیں

ا۔متی 3:16-17;28:19(اور متوازی)

ب۔یوحنا 14:26

ii۔ اعمال۔اعمال 2:32-33,38-39

iii۔ پولُوس

ا۔رومیوں 1:4-5;5:1,5;8:1-4,8-10

ب۔پہلا کرنتھیوں 2:8-10;12:4-6

ج۔دوُسرا کرنتھیوں 1:21;13:14

د۔گلتیوں 4:4-6

ر۔افسیوں 1:3-14,17;2;18;3:14-17;4:4-6

س۔پہلا تھسلنیکیوں 1:2-5

ص۔دوُسرا تھسلنیکیوں 2:13

ط۔طیطس 3:4-6

iv۔ پطرس۔پہلا پطرس 1:2

v۔ یہوداہ۔آیات 20-21

پُرانے عہدنامے میں اِس کا اشارہ کیا گیا ہے۔

i۔ خُدا کیلئے جمع کا استعمال

ا۔نام ''الوہیم'' Elohim جمع ہے مگر جب خُدا کیلئے استعمال ہوتا ہے تو ہمیشہ واحد فعل رکھتا ہے۔

ب۔''ہم'' پیدائش میں 1:26-27;3:22;11:7

ج۔''واحد'' استعثنا 6:4 کے یہودیوں کے کلمہ ایمانی میں جمع ہے (جیسے کہ یہ پیدائش 2:24 حزقیال 37:17 میں ہے)۔

ii۔ خُداوند کے فرشتے خُدائی کے واضح نمائندے ہیں

ا۔پیدائش 16:7-13;22:11-15;31:11,13;48:15-16

ب۔خُروج 3:2,4;13:21;14:19

ج۔قضاۃ 2:1;6:22-23;13:3-22

د۔زکریاہ 3:1-2

iii۔ خُدا اور روُح الگ الگ ہیں پیدائش 1:1-2 زبُور 104:30 یسعیاہ 63:9-11 حزقی ایل 37:13-14

iv۔ خُدا (یہواہ) اور مسیحا (Adon) الگ الگ ہیں۔زبُور 45:6-7;110:1 زکریاہ 2:8-11;10:9-12

v۔ مسیحا اور پاک روُح الگ الگ ہیں۔زکریاہ 12:10

vi۔ تمام تینوں کا یسعیاہ 48:16;16:1 میں ذکر ہے۔

یسوع کا مرتبہ خُداوندی اور روُح پاک کی شخصیت نے سخت، وحدانیت پرست ابتدائی ایمانداروں کیلئے مسائل پیدا کئے۔

i۔ ترتولیین۔بیٹے کو باپ کے ماتحت جانتا ہے۔

ii۔ اوری گون۔بیٹے اور روُح پاک کی الٰہی روُح کا ماتحت جانتا ہے۔

iii۔ اریئس۔بیٹے اور روُح پاک کے مرتبہ خُداوندی سے انکار کرتا ہے۔

iv۔ مونارکیانزم۔خُدا کے مسلسل ظہور میں یقین رکھتا ہے۔

بائبل کا مواد بتاتا ہے کہ تثلیث کی تدوین، تشکیل تاریخی ہے۔

i۔ یسوع کا مکمل مرتبہ خُداوندی باپ کے برابر ہے جسکی نائسیا کونسل نے 325 عیسوی میں تصدیق کی

ii۔ رُوح پاک کی مکمل شخصیت اور مرتبہ خُداوندی باپ اور بیٹے کے برابر ہے جسکی قسطنطنیہ کی کونسل نے 381 عیسوی میں تصدیق کی۔

iii۔ تثلیث کا الہیاتی عقیدہ بھرپُور انداز میں اگسٹین کی تصنیف De Trinitate میں بیان کیا گیا ہے۔

یہاں حقیقی طور پر بھید ہے مگر نیا عہدنامہ ایک الٰہی روح کو تینوں ابدی شخصی ظہوروں کیساتھ تصدیق کرتا دکھائی دیتا ہے۔

☆ ''اور وہ تمام باتیں تمہیں بتائے گا جو میں نے کہی ہیں'' روح پاک کا مقصد ہے کہ (1) انسانوں کے گناہ جرم قرار دے گا (2) انہیں یسوع کے پاس لائے گا (3) یسوع میں انہیں بپتسمہ دے گا اور (4) ان کو یسوع کی صورت بنائے گا (16:7-15)۔ وہ رسولوں کی مدد کرے گا، وہ ان تمام باتوں کو یاد رکھیں جو یسوع نے بتائی اور انہیں اس کا واضح مطلب بتا دیا ہے تا کہ وہ ان کو صحائف میں محفوظ کر سکیں۔ یسوع نے اپنے جی اُٹھنے کے بعد شاگردوں کو بذاتِ خود اپنے جی اُٹھنے کی بابت بتایا خصوصاً یہ کہ کس طرح پرانا عہدنامہ اس کی نشاندہی کرتا اور اس میں مکمل ہے (لوقا 24:13)۔

14:27 ''میں اپنا اطمینان دیئے جاتا ہوں۔۔۔ اپنا ایمان تمہیں دیتا ہوں'' ایماندار و اطمینان حالات و واقعات سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ سکون اس کے وعدوں اور اس کی موجودگی میں پنہاں ہوتا ہے (16:33؛ فلپیوں 4:7؛ کلسیوں 3:15)۔

☆ ''امن'' یعنی اطمینان کا لفظ یہاں پر دونوں معروضی یعنی خدا کے ساتھ بحالی اور انشائیہ یعنی مشکل حالات کے درمیان تحفظ اور استحکامت کا احساس کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ یہ یہودی کے سلام (شالوم) کی طرح ہے جس میں مسائل کی غیر موجودگی اور اطمینان کی موجودگی دونوں کا مطلب ظاہر ہوتا ہے (بحوالہ 20:19-21,26؛ III یوحنا 14)۔

خصوصی موضوع: مسیحی اور اطمینان (امن)

1۔ تعارف

A۔ بائبل مقدس ہمارے ایمان اور عمل کا واحد منبع ہے یہ امن کے لئے حتمی وسیلہ نہیں۔ دراصل یہ ایک ایسی پیش کردہ چیز ہے جو آپ اپنی نفی کرتی ہے۔ پرانا عہدنامہ ممکن ہے کہ سرسری طور پر امن تک رسائی کرتا ہے جو ایک عسکریت پسندی ہے۔ نیا عہدنامہ تاہم روحانی اصطلاح کی روشنی اور اندھیرے میں تضاد پیدا کرتا ہے۔

B۔ بائبل مقدس کا ایمان ماضی اور مستقبل کے عالمگیر مذاہب کا سنہری دور جو تضاد سے مبرّا تھا کی توقع اور ویسا ہی کامیاب دیکھنا چاہتا ہے۔

1۔ یسعیاہ 2:2-4؛ 11:6-9؛ 32:15-18؛ 51:3؛ ہوسیع 2:18؛ میکاہ 4:3

2۔ بائبل کا ایمان مسیحا کے وسیلے سے اس کی پیش گوئی کرتا ہے 9:6-7

C۔ تاہم ہم ایک متضاد معاشرے میں کس طرح رہ سکتے ہیں؟ یہاں پر تین بنیادی مسیحی جواب ہیں جو رسولوں کی وفات اور درمیانی دَور کی واقع نگاری پر بات کرتے ہیں۔

1۔ عدم تشدد پسند، اگرچہ قدیم دَور میں بہت معمولی تھے۔ یہ رومی عسکری معاشرے کے لئے ابتدائی کلیسیاؤں کا جواب تھا۔

2۔ کونسٹنٹائن (313م) کی تبدیلی کے وقت جنگ کے فوراً بعد کلیسیا نے ''مسیحی ریاست'' میں سے عسکری امداد کے خلاف فیصلہ کر لیا جو غیر مہذب قبائل کے حملوں کے جواب میں تھا۔ یہ بنیادی طور پر ایک اعلیٰ درجہ کا یونانی اندازِ خیال تھا۔ یہ درجہ یا مقام پہلے پہل ایمبر وز سے منسوب تھا جبکہ آگسٹین کی جانب سے اس کو مزید وسعت ملی۔

3۔ صلیبی جنگیں، یہ پرانے عہدنامہ میں ایک مقدس جنگ تصور کیا جاتا تھا۔ اس کا پھیلا ؤ درمیانی دَور میں اس وقت ہوا جب مسلمان ''مقدس سرزمین'' کی جانب پیش قدمی کر رہے تھے اور قدیم مسیحی شمالی افریقہ، ایشیاء اور مشرقی رومی سلطنت کے علاقے میں آباد تھے۔ یہ سب ریاست کے لئے نہیں تھا، مگر یہ سب کلیسیا کی صوابدید اور اس کی کفالت کے لئے تھا۔

4۔ مسیحی سیاق و سباق میں یہ تینوں مناظر مختلف سمتوں میں نظر آتے ہیں کہ کس طرح گرتے ہوئے دنیا کے نظام کے ساتھ مسیحی منسلک رہ سکتے ہیں۔ ''حالیہ جنگ'' سلطنت کی قوت کے کنٹرول کی بھرپور حمایت کرتی ہے کہ کس طرح دنیا میں برائیوں پر قابو پایا جاسکتا ہے (مارٹن لوتھر)۔ صلیبی جنگیں اس بات کی

حامی تھیں کہ کلیسیا دنیا کے گرتے ہوئے نظام پر چھا کر اس پر کنٹرول کر سکتی ہے۔

5۔ رولینڈ ایچ بیونٹون اپنی کتاب ''امن و جنگ میں مسیحی رویے'' میں جو ابینگ ڈون نے شائع کی اس کے پندرھویں صفحہ میں کہتے ہیں ''مذہبی جنگ جو اچانک آن پڑی کی دوبارہ بحالی میں تین تاریخی واقعات رونما ہوئے: لوتھرن اور اینگلیکن کے مابین حالیہ جنگ، کلیسیاؤں کی بحالی کے لئے صلیبی جنگیں، اور بالغ بپتسمہ یافتگان کے حامی اور روائتی عقائد کی پاسداری کرنے والوں کے مابین پُر امن طریقے سے اختلافات ختم کرانا۔ اٹھارویں صدی میں عمل و حرکت کے ذریعے ایک ایسی تحریک کا آغاز ہوا جس میں انسانوں کے مابین امن، ثقافت کو حیاتِ نو بخشی گئی۔ اُنیسویں صدی ایک ایسا دَور رہا جس میں تقریباً امن رہا اور اس موقع پر جن لوگوں کو نظر انداز کیا گیا تھا ان کے لئے احتجاج کیا گیا۔ بیسویں صدی میں دو عالمی جنگوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس عرصہ کے دوران دوبارہ تین تاریخی واقعات رونما ہوئے۔ امریکی کلیسیاؤں نے صلیبی جنگوں کا سارویہ پہلی جنگِ عظیم میں رکھا، دونوں جنگوں کے دوران اختلافات کو پرامن طریقے سے حل کرنے کا طریقہ رائج رہا، دوسری جنگ عظیم کا مزاج زیادہ تر محض عام جنگ ہی رہا۔

D۔ ''امن'' کی صحیح تعریف متنازعہ ہی رہی۔

1۔ یونانیوں کے لئے یہ ان کے معاشرے میں مربوط طریقے سے منتقل کرتا نظر آتا ہے۔

2۔ رومیوں کے لئے یہ لڑائی جھگڑے کا نہ ہونا ریاست کی طاقت ظاہر کرتا ہے۔

3۔ عبرانیوں کے لءِ امن یہواہ کی جانب سے ایک انعام تھا جو انسانیت کی بنیاد پر یہواہ کا بہترین جواب تھا۔ یہ عموماً زراعت کی اصطلاح میں استعمال ہوتا ہے (بحوالہ استثنا 27:28)۔ یہ صرف جائیداد ہی نہیں بلکہ اس میں الٰہی تحفظ اور بچاؤ بھی شامل تھا۔

II۔ بائبل کا مواد

A۔ پرانا عہد نامہ

1۔ مقدس جنگ پرانے عہد نامہ کا بنیادی نظریہ تھا۔ جملہ ''تو خون نہ کرنا'' (KJV) (خروج 20:13 اور تثنیہ شرع 5:17) عبرانی اس کو قتل با تدبیر کہتے تھے، نہ کہ حادثاتی موت، نہ مصیبت، نہ ہی جنگ۔ یہواہ ایک جنگجو کے طور پر نظر آتا ہے جو اپنی اُمت کے لئے لڑتا ہے (ہوشع اور اشعیا 59:17 اور افسیوں 6:14) میں۔

2۔ خدا جنگ کو محض ایک سزا کے طور پر اپنے ماننے والے لوگوں کے سامنے لاتا ہے۔ اشوری اسرائیل کو دیس سے نکال دیتے ہیں (722 بعد از مسیح) نیا بابل یہودہ کو نکال دیتا ہے (586 قبل از مسیح)

B۔ نیا عہد نامہ

1۔ اناجیلِ مقدسہ میں سپاہی کسی کو بھی رد کرنے کا تصور نہیں رکھتے تھے بلکہ اسے شامل کر لیا جاتا۔ رومی قدیم فوج اکثر اس کا ذکر کرتے وہ ہمیشہ اسے اچھے انداز میں لیتے تھے۔

2۔ حتیٰ کہ ایمان رکھنے والے سپاہی بھی اپنی منشاء یا کام یعنی بلاہٹ کو ہرگز چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے (ابتدائی کلیسیاء)

3۔ نیا عہد نامہ سماجی برائیوں کو سیاسی نظریہ یا عمل کے حوالے سے اس بات کی وکالت نہیں کرتا۔ مگر روحانی خلاصی میں کرتا ہے۔ جسمانی لڑائی مرکزِ نگاہ نہیں ہے مگر روحانی لڑائی جو اجالا اور اندھیرے، اچھائی اور برائی، محبت اور نفرت، خدا اور شیطان کا مرکزِ نگاہ ہے (افسیوں 6:10-17)۔

4۔ دنیا کے مسائل کے درمیان دل کا رویہ امن ہوتا ہے۔ یہ یسوع کے ساتھ آہستہ آہستہ ہمارے رویہ کو پروان چڑھاتا ہے (رومیوں 5:1؛ یوحنا 14:27) ریاست نہیں۔ متی 5:9 کے مطابق امن پسند لوگ سیاسی نہیں ہوتے، مگر انجیل کی بشارت دینے والے، مذہبی فسادی کلیسیا کی زندگی کی پہچان دونوں نہ بذاتِ خود اور نہ ہی کھوئی ہوئی دنیا کے لئے نہیں ہونے چاہیں۔

☆ ''تمہارا دل نہ گھبرائے'' کی حالیہ مفعولی حالت صیغہ امر، منفی مادہ جس کا مطلب ''اپنے جاری عمل کو روکنا'' (بحوالہ 14:1)۔

14:28 ''اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو'' یہ دوسرے درجے کا مشروط جملہ ہے، ساتویں آیت کی طرح جو ''متضاد حقیقت'' کہلاتی ہے۔ یہ بہتر ہوگا اور یسوع باپ کے پاس جاتا اور روح کو بھیج دیتا ہے مگر بیشک وہ لوگ حقیقی نہ سمجھتے

☆ ''کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے'' یہ محض کوئی ایسا بیان نہیں جو بیٹے کی یکسانیت پر مرکوز ہو، مگر یہ ایک ایسا بیان ہے جو تثلیث یعنی انسان کی نجات کے برتاؤ کے ساتھ منسلک عمل ہو (بحوالہ 10:29-30)۔ یہ بیٹے کی ماتحتی محض اس وقت کے لئے ہی تھی (اس کی زمینی زندگی)، زمینی زندگی میں اس کا قیام خدا کے مکاشفہ اور نجات بخش منصوبے کو تثلیثی حوالے سے مکمل کرتا تھا (بحوالہ 5 - 4 : 17؛ فلپیوں 11 - 6 : 2)۔ تاہم اس میں یہ حِس پائی جاتی ہے کہ باپ بھیجنے والا تھا یہ ایک بنیادی بات ہے (بحوالہ 13:16؛ قرنتیوں 15:27-28؛ افسیوں 1:3-14)۔

14:29 ''اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے'' یہ اس لئے ہوا کہ ان کا ایمان مضبوط ہو سکے (بحوالہ 13:19؛16:4)۔

14:30 NASB ''دنیا کا سردار'' NKJV, NRSV, TEV ''اس دنیا کا سردار''
NJB ''اس دنیا کا شہزادہ''

یہ شیطان سے منسوب ہے جو اس دھرتی پر اپنی بادشاہت کا خواہاں ہے (بحوالہ 12:31؛ افسیوں 2:2؛ II قرنتیوں 4:4)۔ ممکن ہے یسوع نے یہودہ کو اس نظر سے دیکھا ہو کہ شیطان آ رہا ہے۔

☆ NASB,NKJV,NRSV,TEV ''مجھ میں اس کا کچھ نہیں'' NJB ''اس کا مجھ پر کچھ اختیار نہیں''
اس کا مطلب یہ ہوا کہ شیطان کے پاس الزام لگانے، اختیار رکھنے یا یسوع جیسی ہستی بننے کی کوئی بنیاد نہیں نہ ہی کوئی جواز ہے۔ جیمس موفت اس طرح اس کا ترجمہ کرتا ہے ''اس کی مجھ پر کوئی گرفت نہیں''، ولیم ایف بیک یوں لکھتا ہے ''اس کا مجھ پر کوئی دعویٰ نہیں، نئی انگریزی بائبل کہتی ہے ''اس کا کچھ حق نہیں'' اور بیسویں صدی کا نیا عہد نامہ میں یوں درج ہے'' اس میں اور مجھ میں کوئی قدر مشترک نہیں''۔

14:31 ''لیکن یہ اس لئے ہوتا ہے کہ دنیا جانے'' شیطان خدا کی مرضی کو جو انسان کی نجات کے لئے ہے اس کو ناواجبی طور پر اپنے موافق بنانا چاہتا ہے۔

☆ ''اُٹھو یہاں سے چلیں'' یہ صیغہ امر اسم یعنی تعمیل طلب جملہ ہے۔ یہ ایک انتہائی مشکل ترین جملہ ہے کیونکہ ی متی اور مرقس کی اناجیل میں آیا ہے کہ گتسمنی باغ میں یہودہ اور سپاہیوں کا دستہ یسوع کو پکڑنے آیا۔ ٹھیک اسی طرح اسے کیوں (باب 13-17) میں بالا خانے کے سیاق سباق میں استعمال کیا گیا۔ ممکن ہے، یسوع نے بالا خانہ چھوڑ کر گتسمنی کے راستے پر تعلیمات دینا شروع کر دی ہوں (بحوالہ 18:1)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ واضح کریں کہ خدا پر ایمان، وحدانیت اور مسیحیت آیت نمبر 1 پر بنیاد رکھتی ہے۔

2۔ واضح کریں کی پرانے عہد نامہ کی بنیاد ان تین اسموں پر ہے جو پانچویں آیت میں درج ہیں۔

3۔ کیا کوئی دعا کی الہیات تیرھویں آیت کی بنیاد پر تیار کر سکتا ہے؟

4۔ پاک روح کا سب سے بڑا مقصد کیا ہے؟ (دونوں جو کھو چکے یا جو نجات پا چکے ہیں)

5۔ کیا شیطان خدا کی مرضی میں شامل تھا؟

یوحنا باب ۱۵(John 15)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

UBS4	NKJV	NRSV	TEV	NJB
یسوع، حقیقی انگور کا درخت	حقیقی انگور کا درخت	مسیحی ایماندار کی زندگی کا طرزِ عمل	یسوع، حقیقی انگور کا درخت	حقیقی انگور کا درخت
15:1-10	15:1-18	15:1-11	15:1-4	15:1-17
15:11-17	مُحبت اور شادمانی کامل ہوتی ہے		15:5-10	
دُنیا کی عداوت	15:9-17	15:12-17	15:11-17	
15:18-16:4a	دُنیا کی عداوت		دُنیا کی عداوت	شاگرد اور دُنیا
15:18-25	15:18-25	15:18-25	15:18-25	15:18-16:4a
15:26-16:4a	آمد کا انکار			
	15:26-16:4	15:26-27	15:26-16:4a	

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبادت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

یوحنا 15:1-17 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

۱۔ یہ ایک بہت ہی حیران کن حصہ ہے۔ یہ ایمانداروں کو خدا کی محبت کے حوالے سے بڑا حوصلہ دیتا ہے اور پُر اثر ہونے کا وعدہ کرتا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ خوف کی علامت بھی ہے۔ اس علاقے میں الہیاتی روایات کا ذکر کرنا انتہائی مشکل ہوتا تھا؛ یہاں پر میں اپنے بہت ہی من پسند لکھاری F.F Bruce کی کتاب ''سوالوں کے جواب'' کا ذکر کرنا چاہوں گا۔

یوحنا 15:4,6 کے مطابق ''جب تک آپ فرمانبرداری نہیں کرتے'' اس اظہار کے کیا معنی ہیں اور اسی طرح یوحنا 15:4,6 کے مطابق کیا یہ ممکن ہے کہ یسوع کی نافرمانی کی جائے؟

اس قسم کے حوالے اپنے آپ میں کوئی زیادہ مشکل نہیں ہیں؛ اس قسم کی مشکلات اس وقت درپیش ہوتی ہیں جب ہم اپنی الٰہیات کے ذریعے مقدس صحائف کو اپنی الٰہیات کو بنیاد بنا کر انہیں استعمال کرنے کی بجائے اس کو گڈ مڈ کر دیتے ہیں عین اسی وقت جب خداوند ہمکلام ہوتا تب ہمیں ایک واضح مثال نظر آتی ہے کہ ایک شخص جو یسوع کی فرمانبرداری کرنے میں ناکام ہوا اس کا نام یہودہ اسکریوتی ہے، جو انہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

یہودہ اسکریوتی کا انتخاب اسی طرح ہوا جیسا کہ دیگر گیارہ شاگردوں کا ہوا (لوقا 6:13؛ یوحنا 6:70)؛ ان کا خداوند میں اکٹھے ہونا ان کے لئے کسی خاص امتیازی حق نہ بن پایا جو انہیں یکساں نظر آتا۔ صحائف کا ایک سیدھا راستہ جو حتمی طور پر مقدسین جیسی ثابت قدمی سے میسر آیا اس کا غلط استعمال مثلاً یسوع ایسے ہلکے اقدام کیلئے نہیں ہونا چاہیے تھا، جو ایک مشترکہ سادہ راستہ جو مرتد ہونے کے خطرات کے بارے آگاہ کرتا ہے۔

ب۔ یہ حیران کن ہوگا کہ بہت سے مضارع زمانوں میں اس سیاق و سباق میں استعمال ہوئے ہیں جہاں ایک الٰہیاتی فعل حال ہی توقع کے مطابق موجود ہے۔ مضارع زمانہ یوں نظر آتا ہے گویا یہ مذہب کی زندگی اور اس کے پس منظر کو نتیجہ اخذ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

ج۔ باب 15 کے پیراگراف کی تقسیم غیر یقینی ہے۔ یوحنا، 1 یوحنا کی طرح ان کو مختلف رنگوں سے مزین کرتا ہے۔ یہ نمونہ جات دوبارہ دوبارہ نمودار ہوتے ہیں۔

د۔ ''پیروی کرنا'' (meno) کی اصطلاح پرانے عہدنامہ میں 112 مرتبہ استعمال کی گئی ہے جس میں سے چالیس مرتبہ یہ یوحنا کی انجیل میں اور 26 مرتبہ اسی خط میں پائی گئی ہے۔ یہ یوحنا کی بہت بڑی الٰہیاتی اصطلاح ہے۔ اگرچہ باب 15 میں یسوع کا ایک اعلیٰ تاثر اور وقار دیا گیا ہے جسے ہم اس کی فرمانبرداری کہتے ہیں، یہ اصطلاح یوحنا کی انجیل میں وسیع دائرہ کار رکھتی ہے۔

1۔ شریعت ہمیشہ فرمابرداری سکھاتی ہے (متی 18-5:17)، اسی طرح یسوع بھی فرمانبرداری سکھاتا ہے (12:34)۔

2۔ عبرانیوں کی کتاب مکاشفہ کے نئے مطلب کی طرف اشارہ کرتی ہے، ایک غلام کی طرح نہیں بلکہ ایک فرمانبردار بیٹے کی طرح (عبرانیوں 3-1:1، اسی طرح یوحنا بھی)

3۔ یسوع نے فرمایا کہ پیروی کرنے والوں کو کھانا کھلایا (6:27) اور انہیں پھل پیش کئے جائیں۔ (15:16) یہ دونوں استعارے ایک جیسی سچائی ظاہر کرتے ہیں یعنی یوحنا اصطباغی نے یسوع کے بپتسمہ کے دوران روح القدس کو اس پر اترتے دیکھا۔ (1:32)

ر۔ دیکھئے خصوصی موضوع: قائم رہنا، پہلا یوحنا 2:10 پر

س۔ آیت 11.16 میں یسوع نے شاگردوں سے ہمیشہ کی خوشی کا وعدہ کیا جبکہ آیت 17:27 میں یسوع نے شاگردوں سے اپنی ایذارسانیوں کا ذکر کیا۔ ایذارسانیوں کا یہ حوالہ آیت نمبر 16:4a تک جاتا ہے۔ تاہم اس کے ذریعے تمام ایماندار ایک دوسرے سے محبت کرنا شروع کرتے ہیں جیسا کہ یسوع نے اُن سے کی۔

الفاظ اور ضرب المثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 15:1-11

۱۔ انگوُر کا حقیقی درخت مَیں ہُوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ ۲۔ جو ڈالی مجھ مَیں ہے اور پھل نہیں لاتی اُسے وہ کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اُسے چھانٹتا ہے تاکہ زِیادہ پھل لائے۔ ۳۔ اِب تُم اِس کلام کے سبب سے جو مَیں نے تُم سے کِیا پاک ہو۔ ۴۔ تُم مجھ میں قائم رہو اور مَیں تُم میں۔ جِس طرح ڈالی اگر انگوُر کے درخت میں قائم نہ رہے تو اپنے آپ سے پَھل نہیں لاسکتی اُسی طرح تُم بھی اگر مُجھ میں قائم نہ رہو تو پھل نہیں لا سکتے۔ ۵۔ مَیں انگوُر کا درخت ہوں تُم ڈالیاں ہو۔ جو مُجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وُہی بہت پَھل لاتا ہے کیونکہ مُجھ سے جدُا ہو کر تُم کچھ نہیں کر سکتے۔ ۶۔ اگر کوئی مجھ میں قائم نہ رہے تو وہ ڈالی کی طرح پھینک دِیا جاتا ہے اور سوکھ جاتا ہے اور لوگ اُنہیں جمع کر کے آگ میں جھونک دیتے ہیں اور وہ جل جاتی ہیں۔ ۷۔ اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم قائم رہیں تو جو چاہو مانگو۔ وہ تمہارے لِئے ہو جائے گا۔ ۸۔ میرے باپ کا جلال اِسی سے ہوتا ہے کہ تُم بُہت سا پھل لاؤ۔ جب ہی تم میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ ۹۔ جَیسے باپ نے مجھ سے مُحبت رکھّی وَیسے ہی مَیں نے تُم سے مُحبت رکھّی تُم میری مُحبت میں قائم رہو۔ ۱۰۔ اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو گے تو میری مُحبت میں قائِم رہو گے جَیسے مَیں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کِیا ہے اور اُس کی مُحبت میں قائم ہُوں۔ ۱۱۔ مَیں نے یہ باتیں اِس لِئے تُم سے کہی ہیں کہ میری خوشی تم ہو اور تُمہاری خُوشی پوری ہو جائے۔

15:1 ''انگور کا حقیقی درخت میں ہوں''۔ یوحنا کی انجیل میں یہ یسوع کا ایک معروف بیان ہے کہ ''میں ہوں''(4:26;6:35;8:12;10:7,9,10,11,14;11:25;14:6) پرانے عہد نامہ میں انگوروں کا رس اسرائیل کی علامت تھی (زبور 80:8-16؛ یسعیاہ 5:1-7؛ ارمیا 2:21؛ حزقیال 15؛ 19:10؛ ہوشع 10:1) نئے عہد نامہ میں بھی (متی 21:33، مرقس 12:1-12، رومیوں 11:17) یہی علامت پائی جاتی ہے۔ پرانے عہد نامہ میں یہ مثالیں ہمیشہ منفی تعلق رکھتی ہیں۔ یسوع یہ بات دعوی کے ساتھ کہتا ہے کہ میں مثالی اسرائیلی ہوں۔ (یسعیاہ 53)۔ جس طرح پولُس یسوع کے بدن کو یسوع کی دلہن اور خدا کی عمارت کا استعارہ کلیسیا کے لئے استعمال کرتا ہے، اسی طرح یوحنا بھی اسے انگور کے حقیقی درخت کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلیسیا حقیقی اسرائیلی ہے کیونکہ یہ یسوع سے جڑی ہوئی ہے ''حقیقید رخت'' (گلتیوں 6:16؛ پطرس 2:5,9؛ مکاشفہ 1:6)۔ دیکھئے خصوصی موضوع 6:55 اور 17:3 پر۔

☆ ''اور میرا باپ باغبان ہے'' یہاں یسوع دوبارہ دعویٰ سے کہتا ہے کہ میری نسبت باپ سے ہے اور بیک وقت اس کا تسلط خدا کی مرضی سے ہے۔

15:2 ''جو ڈالی مجھ میں ہے اور پھل نہیں لاتی اسے وہ کاٹ ڈالتا ہے'' اس آیت میں فعل معفولی مشتق لفظ دو مرتبہ وقوع پذیر ہوا ہے۔ پھل لانا نہ کہ اُگانا نجات کا ثبوت ہے (متی 7:16,20;13:18ff,21:18-22؛ لوقا 6:43-45)۔ یہ حوالہ اس بات پر اشارہ کرتا ہے کہ یسوع (1) یہودہ کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے کہ وہ مجھے پکڑوائے گا (vv.6;13:10;17:12) یا (2) کمزور شاگردوں (2:23-25؛ 47۔8:30۔1؛ یوحنا 2:19) یہاں یوحنا میں ایمان کی ایک سطح ہے۔

☆ ''وہ اسے چھانٹتا ہے''۔ یہ جملہ مکمل طور پر ''صفائی'' کی بات کرتا ہے یہ فعل حال ظاہر کرتا ہے کہ ایمانداروں کی زندگی کا مقصد دُکھ اٹھانا تھا (آیات 22:17) یہ زیادہ سے زیادہ پھل لائیں، دھوکے کا انکشاف اور خدا پر اس کا انحصار کرنا (متی 13:20.23؛ رومیوں 1;8:17 پطرس 4:2.16)۔ اس مشکل موضوع پر ایک بہترین عملی کتاب ''روحانی بالیدگی کے اصول'' موجود ہے جس کے مصنف کا نام مائلز سٹین فورڈ ہے۔
باب 17۔13 کے حوالے کی وجہ سے یہ ممکن ہے کہ اس کو باب 13 میں پاؤں دھونے کے واقعہ کے ساتھ جوڑا جاسکے، وہ پہلے ہی سے غسل کئے ہوئے یعنی (بچائے گئے) تھے مگر اُن کے پاؤں دھونے لازم تھے یعنی (معافی کا آغاز)۔ یہ فل حال جملہ 1 یوحنا 1:9 کے مطابق شاگردوں سے مخاطب یوں ہوتا ہے گویا یہ مستند نظر آتا ہے۔ یہ محض تابعداری نہیں کہ جس میں ''دائمی احساس'' کی ضرورت ہو مگر یہ ایک مسلسل ندامت بھی ہے۔
ایمانداروں کی زندگی میں دُکھ اُٹھانے کا مقصد میں بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں: (1) یسوع سے پسندیدگی کی نشوونما (عبرانیوں 5:8)؛ (2) مذہبی عقائد سے پھرنے کی سزا، اور (3) تباہ حال دنیا میں ایک سادہ زندگی۔ یہ خدا کی مرضی کو جاننے میں ہمیشہ مشکل میں ہی رہی ہے، لیکن نمبر 1 ہمیشہ مثبت نتائج دیتی ہے۔

15:3 ''تم پاک ہو''۔ دوسری آیت میں ''چھانٹنا'' کی اصطلاح کی جڑ یونانی لفظ کی طرح ''صفائی'' *(Katharos)* کی طرح ہے۔ اس ساری عبارت میں حقیقی اور سچے شاگردوں کا ثبوت ملتا ہے۔ ''پہلے سے'' کی اصطلاح یونانی سیاق وسباق میں جس نے بقیہ گیارہ شاگردوں کا یسوع میں اپنی مضبوط پوزیشن پر زور دیتی ہے۔ (اس جڑ کو استعمال کرتے ہوئے جو یہودہ اسکریوتی کے بارے 13:10 میں استعمال کی گئی)۔

☆ ''اس کلام کے سبب جو میں نے تم سے کیا ہے'' (بحوالہ 17:17؛ افسیوں 5:26؛ 1 پطرس 1:23)۔

15:4 NASB, NKJV ''تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں قائم رہوں گا'' NRSV ''مجھ میں قائم رہو جس طرح میں تم میں قائم ہوں''
TEV ''مجھ میں متحدر ہو اور میں تم میں متحدر ہوں گا'' NJB ''مجھ میں رہو جیسے میں تم میں ہوں''
یہ ایک مضارع فعل معفول جمع ہے (یوحنا 6:56؛ 1 یوحنا 2:6)۔ گرائمر کے لحاظ سے ایک سوال اُٹھتا ہے کہ دوسرا فقرہ وضاحت ہے یا موازنہ۔ بے شمار مرتبہ اس جملے میں الہیاتی عقیدہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ سچے مقدس میں ثابت قدمی کی پیش رفت ہے (آیات 10, 9, 7, 6, 5, 4؛ مرقس 13:13؛ 1 پہلا کرنتھیوں 15:2؛ گلتیوں 6:9، مکاشفہ 2:7,11,17,26;3:5,12,21;21:7)۔ حقیقی نجات ابتداء اور مسلسل جواب دونوں ہی میں ہے۔ یہ الہیاتی حقیقت ہمارے جوش ولولے کو جو ہماری ''اپنی نجات کی یقین دہانی میں ہوتا ہے اکثر اوقات نظر انداز ہو جاتی ہے۔

ہماری اپنی نجات کی یقین فہمی کے جوش وجذبے میں اس الٰہیاتی حقیقت کو اکثر اوقات نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہ بائبل پر یقین دہانی (1) ایمان میں استقلال پر مبنیٰ ہے، (2) زندگی میں پچھتاوا، (3) مسلسل تابعداری (یعقوب اور 1 یوحنا) اور (4) پھل لانا (متی 7:13)۔
دیکھئے "قائم رہنا" خصوصی موضوع (پہلا یوحنا 2:10)

☆ "جس طرح ڈالی اگر انگور کے درخت میں قائم نہ رہے اپنے آپ سے پھل نہیں لاسکتی"۔ اس آیت میں الٰہی فراہمی کی فوقیت نظر آتی ہے "پھل" کے لئے دیکھئے آیت 5۔

☆ "اسی طرح تم بھی جب تک مجھ میں قائم نہ رہو" یہ دونوں تیسرے درجے کے مشروط جملے ہیں، جس کا مطلب ایک طاقت ورعمل کے ہیں۔ ہماری روحانیت یسوع سے جڑے رہنے ہی سے موثر ہوگی۔

15:5 "جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں وہی بہت پھل لاتا ہے"۔ یہ ایک موجودہ متحرک فعل سے مشتق لفظ ہے جو فعل حال کو ظاہر کے ساتھ چلتا ہے۔ مسلسل دوستی ہی دائمی پھل کا ذریعہ ٹھہرتی ہے۔ پھل ایمانداروں کے رویوں میں منتقل ہوسکتا ہے جو ایک عمل بھی ہوسکتا ہے (متی 23-7:15؛ گلتیوں 23-5:22 اور پہلا کرنتھیوں 13)۔ ایمانداروں سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ان کی موثر خدمت ہوگی اگر وہ قائم رہے (بحوالہ آیت 16)۔ قائم رہنے پر خصوصی موضوع دیکھئے 8:31 پر۔

☆ "مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے"۔ یہ ایک مضبوط ترین دوہرا منفی فقرہ ہے۔ یہ ایک منفی مگر مثبت سچائی سے بھرپور بیان ہے (آیت 5 اور فلپیوں 4:13)۔

15:6 "اگر کوئی مجھ میں قائم نہ رہے تو وہ ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا ہے"۔ یہ تیسرے درجے کا مشروط جملہ ہے۔ انگور کی ڈالی کسی بھی گھریلو استعمال کے مقصد میں بے معنی ہے۔ (جلانے والی لکڑی) کیونکہ یہ لکڑی تیز اور بہت جلد جل جاتی ہے (حزقیال 15)۔ یہ ایسے لگتا ہے گویا یہودہ نے اس کا حوالہ دیا ہے یا ممکن ہے اسرائیل نے، اگر نہیں تو اس ایمان کو باطل قرار دیا جائے (بحوالہ متی 42,50-13:41 اور 1 یوحنا 2:19)۔

☆ "آگ" نیچے دیئے گئے خصوصی موضوع کو دیکھئے۔

خصوصی موضوع: آگ

آگ کی کلام میں دونوں مثبت اور منفی دلیلیں ہیں

ا۔ مثبت

ا۔ گرم کرتی ہے (بحوالہ یسعیاہ 44:15 یوحنا 18:18)

۲۔ روشنی دیتی ہے (بحوالہ یسعیاہ 50:11 متی 3-25:1)

۳۔ کھانا پکاتی ہے (بحوالہ خُروج 12:8 یسعیاہ 16-44:15 یوحنا 21:9)

۴۔ پاک کرتی ہے (بحوالہ گنتی 23-31:22 امثال 17:3 یسعیاہ 8-6:6؛ 1:25 یرمیاہ 6:29 ملاکی 3-3:2)

۵۔ پاکیزگی (بحوالہ پیدائش 15:17 خُروج 19:18؛ 3:2 حزقی ایل 1:27 عبرانیون 12:29)

۶۔ خُدا کی قیادت (بحوالہ خُروج 12:21 گنتی 14:14 پہلا سلاطین 18:24)

۷۔ خُداوند کا اختیار دینا (بحوالہ اعمال 2:3)

۸۔ حفاظت (بحوالہ زکریاہ 2:5)

ب۔ منفی

ا۔جلاتی ہے(بحوالہ یشوُع 11:11 ;8:8 ;6:24 متی 22:7)

۲۔تباہ کرتی ہے(بحوالہ پیدائش 19:24 احبار 2-10:1)

۳۔غُصّہ(گنتی 21:28 یسعیاہ 10:16 زکریاہ 12:6)

۴۔سزا(بحوالہ پیدائش 38:24 احبار 21:9 ;20:14 یشوُع 7:15)

۵۔جھوٹے قیامت کے نشان(بحوالہ مُکاشفہ 13:13)

ج۔ گُناہ کے خلاف خُدا کے غُصّے کا اظہار آگ کے استعاروں میں کیا گیا ہے۔

ا۔اُس کا غُصّہ بھسم کرتا ہے(بحوالہ ہوسیع 8:5 صفنیاہ 3:8)

۲۔وہ آگ انڈیلتا ہے(بحوالہ نحمیاہ 1:6)

۳۔ہمیشہ کی آگ(یرمیاہ 17:4 ;15:14)

۴۔قیامت کی عدالت(بحوالہ متی 13:40 ;3:10 یوحنا 15:6 دوُسرا تھسلنیکیوں 1:7 دوُسرا پطرس 10-3:7 مُکاشفہ 16:8 ;13:13 ;8:7)۔

د۔ بائبل میں کئی دوُسرے استعاروں کی طرح(مثلاً شیر،خمیر وغیرہ) آگ سیاق وسباق کی مناسبت سے برکت اور لعنت ہوسکتی ہے۔

15:7 ''اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں''۔ یہ انتہائی درجے کا شرطیہ جملہ ہے جس کا مطلب بھرپور عمل ہے۔دعا خود بخود قبول نہیں ہوتی!شاگردوں کو اپنی تعلیمات کی پیروی کے ذریعے اپنی ذات سے متصل رکھنے کا استعارہ یسوع کا اپنا کمالِ فن ہے۔یسوع اور اس کی تعلیمات دونوں ہی خدا کو ظاہر کرتی ہیں۔وہ مکاشفہ کے باہمی تبدل کے ذرائع ہیں۔انجیل بیک وقت ایک ہستی بھی ہے اور ایک پیغام بھی ہے۔

☆''تو جو چاہو مانگو،وہ تمہارے لئے ہوجائے گا''۔یہ ایک نامکمل اور قدرے مبہم معنی کا حامل ہے۔مزید براں تحریری حوالے سے یہ اعلیٰ مثال نہیں ہے۔تمام صحائف کی تعلیمات کے حصول میں بہت سوچنا سمجھنا چاہیے اور سیاق وسباق سے الگ عبارت پر اتنا زور نہیں دینا چاہیے(بحوالہ دیکھئے 14:13 پر نوٹ)۔دیکھئے خصُوصی موضوع:دعا:لامحدود تا حال محدود، پہلا یوحنا 3:22 پر۔

15:8 ''میرے باپ کا جلال اسی سے ہوتا ہے''۔مومنین کا یسوع کی طرح کا طرزِ عمل(اور دعا کرنا بحوالہ آیت 7b) خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ حقیقی شاگرد ہیں(یوحنا 17:4 ;14:13, 32-13:31 اور متی 15:31, 9:8 سے ظاہر ہے کہ پہلے بیٹے کے کاموں اور اب مومنین کے اعمال سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے(متی 5:16)۔دیکھئے 1:14 پر نوٹ۔

15:9 ''جیسے باپ نے مجھ سے مُحبت رکھی ویسے ہی میں نے تُم سے مُحبت رکھی''۔محبت کا یہ بندھن خدا کے خاندان کی خصوصیت ہے۔باپ بیٹے کو،بیٹا اپنے شاگردوں کو اور اس کے شاگرد ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔

☆''میری محبت میں قائم رہو''۔شاگردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ (1) دُعا(آیت 14:14, 7)(2) فرمانبرداری(آیت 10,20 ;14:15,21,23,24);(3) خوشی(آیت 11) اور (4) محبت میں قائم رہیں۔یہ تمام خدا کے ساتھ شخصی تعلق کی شہادتیں ہیں۔خصُوصی موضوع قائم رہنا دیکھئے پہلا یوحنا 2:10 پر۔

15:10 '' اگر تم میرے حکموں پر عمل کروگے''۔ یہ انتہائی درجے کا شرطیہ جملہ ہے جس کا مطلب بھرپور عمل ہے۔فرمانبرداری حقیقی شاگرد ہونے کی علامت ہے(بحوالہ 8:31 ;14:15-21,23-24؛لوقا 6:46) باپ سے اپنی فرمانبرداری کیلئے یسوع یہی مثال دیتا ہے۔

☆ "محبت"۔ یہ یونانی لفظ (اگاپے) کلاسیکی یونانی ادب میں اتنا زیادہ استعمال نہیں کیا گیا جب تک کہ کلیسیا نے ایک مخصوص مفہوم کے طور پر اسے استعمال نہیں کیا۔ بےلوث قربانی دینے والی وفادار اور باعمل محبت کے طور پر اس کا استعمال شروع ہوا۔ محبت ایک عمل ہے نہ کہ جذبہ (بحوالہ 3:16)۔ نئے عہدنامہ میں اگاپے انتہائی طور پر پرانے عہدنامے کے لفظ (Hesed) سے مشابہت رکھتا ہے جس کے معنی خدا اور انسان کے مابین محبت اور وفاداری ہے۔

☆ "جیسے میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے"۔ جیسے یسوع باپ میں ہے ویسے ہی اسکے شاگرد یسوع میں ہیں۔ باپ اور بیٹے میں اتحاد ہے جس کا مطلب ہے یہی اتحاد مومنین کے مابین بھی ہونا چاہیئے (بحوالہ 14:23)۔

15:11 "تمہاری خوشی پُوری ہو جائے"۔ مومنین یسوع کی خوشی میں شریک ہیں (بحوالہ 17:13) خوشی حقیقی شاگردیت کی ایک اور نشانی ہے (بحوالہ 15:11,17:13,16:20,21,22,24) اس دنیا میں مصائب اور تکالیف ہیں جبکہ یسوع میں خوشی، بھرپور خوشی، اس کی خوشی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 15:12-17

۱۲۔ میرا حکم یہ ہے کہ جَیسے میں نے تُم سے مُحبّت رکھّی تُم بھی ایک دوسرے سے مُحبّت رکھو۔ ۱۳۔ اِس سے زِیادہ مُحبّت کوئی اور شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لِئے دے دے۔ ۱۴۔ جو کچھ تُم مَیں تم کو حُکم دیتا ہُوں اگر تُم اُسے کوتو میرے دوست ہو۔ ۱۵۔ اِب سے مَیں تُمہیں نوکر نہیں کہُوں گا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُس کا مالِک کیا کرتا ہے بلکہ تُمہیں میں دوست کہا ہے۔ اِس لِئے کہ جو باتیں میں نے اپنے باپ سے سُنِیں وہ سب تُم کو بتا دِیں۔ ۱۶۔ تُم نے مجھے نہیں چنُا بلکہ میں بلکہ میں نے تُم کو چُن لِیا اور تُم کو مُقرر کِیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائِم رہے تا کہ میرے نام سے جو کچھُ باپ سے مانگو وہ تُم کو دے گا۔ ۱۷۔ اگر دُنیا تُم سے عداوت رکھتی ہے تو تم جانتے ہو کہ اُس نے تُم سے پہلے مجھ سے بھی عداوت رکھّی ہے۔

15:12 "میرا حکم یہ ہے"۔ یسوع نے اپنا یہ خیال یا نظریہ اکثر اوقات دہرایا (بحوالہ 15:17؛13:34؛ 1 یوحنا 21-2,19-12,11-8,7-11,23;4؛ II یوحنا 2:5) "کہ تم ایک دوسرے سے مُحبت رکھو"۔ یہ ایک مسلسل زیرِ عمل رہنے والا حکم ہے۔ محبت روح کا پھل ہے (بحوالہ گلتیوں 5:22)۔ محبت ایک احساس ہی نہیں بلکہ ایک عمل ہے اور اس کا عملی اظہار ہوتا ہے۔

☆ "جیسے میں نے تمہیں پیار کیا ہے" ممکنہ طور پر یہ صلیب کی طرف واضح حوالہ ہے (آیت 13)۔ ایک بار پھر یسوع کی مخصوص شخصی محبت تھی جس کا شاگردوں نے اظہار کرنا ہے (پہلا کرنتھیوں 15-5:14؛ گلتیوں 2:20؛ پہلا یوحنا 3:16)۔

15:13 "کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دے دے" یہ یسوع کے دوسروں کے لئے کفارہ ادا کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔ (بحوالہ 10:11؛ رومیوں 8-5:7) یہی باعمل محبت ہے۔

15:14 "تو میرے دوست ہو" یہ یونانی لفظ فلوس ہے جو عموماً دوستانہ محبت (phileo) سے متعلق ہے۔ کلاسیکی یونانی میں اگاپے اور فیلو اکثر الوہی محبت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں (موازنہ کیجئے 11:3 (فیلو) اور 5 (اگاپے)؛ 5:20 میں خدا کی محبت کے لئے بھی فیلو ہی استعمال ہوا ہے۔

☆ "جو کُچھ میں تُم کو حُکم دیتا ہوں اگر تُم اُسے کرو"۔ بھرپور عمل کو ظاہر کرنے والا یہ انتہائی درجے کا شرطیہ جملہ ہے۔ یسوع دوستی کے لئے فرمانبرداری کی شرط رکھتا ہے (بحوالہ 15:10؛ 24-14:15,23؛ لوقا 6:46)۔ جیسے یسوع باپ اور اس کی محبت میں قائم ہے ویسے ہی اس کے شاگردوں کے لئے بھی ضروری ہے۔

15:15۔ یسوع اپنے شاگردوں کو ایمان اور یقین میں مضبوط کرنے کے لئے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ جو کچھ اسے اپنے باپ کی طرف سے معلوم ہوا،

انہوں نے اسے دوسروں تک پہنچانا ہے(متی 28:20)۔

15:16 ''تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا'' یہاں پر بہت سی گرامر کے لحاظ سے چیزیں موجود ہیں: (1)Aorist درمیانی اشارہ کرنے والا۔ یسوع نے بذاتِ خود ہمیشہ کے لئے ان تمام کو چن لیا(2) ایک مضبوط "alla" (مگر) ناموافق ہے؛ اور (3) جرات مندانہ خودی (ego) یا ''میں'' کا اظہار۔ یہاں انسان کے چناؤ اور ردِعمل میں توازن ہے۔ دونوں بائبل کی تعلیمات ہیں۔ خدا ہمیشہ آغاز کرتا ہے (بحوالہ 6:44,65;15:16,19) ، مگر انسانوں کا ردِعمل ضروری ہے (1:12;3:16;15:4,7,9) نسلِ انسانی کے ساتھ خدا کا برتاؤ ہمیشہ دائمی رشتہ میں ہے (''اگر۔۔۔تب'')۔ دیکھئے خاص موضوع: بلائے گئے۔ بحوالہ 6:44۔

☆''اور تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ'' یہاں پر تین تصوری حالت فاعلی موجود ہیں (1) جاؤ؛ (2) پھل لاؤ؛ (3) پھل باقی رہتا ہے۔ مومنین ایک مشن پر ہیں (متی 28:19-20)۔ اس اصطلاح کا الہیاتی پہلو ''مقرر کردہ'' کو اعمال 20:28؛ 1 قرنتیوں 12:28؛ II تیموتاؤس 1:11 میں بھی ملاحظہ کی جا سکتا ہے۔ یہ مومنین کی خاطر یسوع کی موت کے ل ء بھی استعمال ہوا تھا (10:11,15,17-18;15:13)۔

☆''میرے نام سے''۔ مومنین نے یسوع کا کردار اپنانا ہے۔ یہ 1 یوحنا 5:14 میں ''خدا کی مرضی'' کے مترادف ہے۔ 14:13-15 کی طرح یہاں محبت اور سنی گئی دعاؤں کا آپس میں تعلق واضح ہے۔

خصوصی موضوع: خداوند کا نام

یہ عہد جدید کا ایک عام انداز ہے جس سے کلیسیا میں اقدس ثالوث کی شخصی موجودگی اور متحرک قوت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ایک جادوئی کلیہ کی بجائے خدا کے کردار کی نشانی تھا۔

اکثر اسی انداز سے یسوع کو بھی خداوند کہا گیا ہے (فلپیوں 2:11)

1۔ بپتسمہ کے وقت کسی شخص کا یسوع پر اظہار ایمان (رومیوں 10:9-13؛ اعمال 2:38;8:12,16;10:48;19:5;22:16؛ پہلا کرنتھیوں 1:13,15؛ یعقوب 2:7)
2۔ بدروحوں کو نکالتے ہوئے (متی 7:22؛ مرقس 9:38؛ لوقا 9:49,10:17؛ اعمال 19:13)
3۔ شفاء کے وقت (اعمال 3:6,16;4:10;9:34؛ یعقوب 5:14)
4۔ کاہنانہ تقرر کے وقت (متی 10:42;18:5؛ لوقا 9:48)
5۔ کلیسیائی نظم وضبط کے وقت (متی 18:15-20)
6۔ غیر قوموں میں تبلیغ کے دوران (لوقا 24:47؛ اعمال 9:15,15:17؛ رومیوں 1:5)
7۔ دعا میں (یوحنا 14:13-14,15:2,16,16:23؛ پہلا کرنتھیوں 1:2)
8۔ ایک طرح سے مسیحیت کا حوالہ دیتے ہوئے (اعمال 26:9، پہلا کرنتھیوں 1:10، دوسرا تمیتھیس 2:19؛ یعقوب 2:7؛ پہلا پطرس 4:14)۔

خوشخبری کے پیامبر، رسول، مددگار، شفاء دینے والے، بدروحوں کو نکالنے والے ہونے کی حیثیت سے، ہم جو بھی کرتے ہیں ہم اس کے طرزِ عمل، اس کی طاقت، اس کی یقین دھانیوں اور اس کے نام میں کرتے ہیں!

15:17 ''میں تم کو ان باتوں کا حکم اِس لئے دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو''۔ آیت 12 کے متعلق ایک نوٹ دیکھئے۔ سنی گئی دعا کا تعلق محبت اور مشن سے ہے۔

NASB (تجدید شدہ) عبارت: 15:18-26

۱۸۔ اگر تم دُنیا کے ہوتے تو دُنیا اپنوں کو عزیز رکھتی لیکن تم دُنیا کے نہیں بلکہ مَیں نے تم کو دُنیا میں سے چُن لیا ہے اِس واسطے دُنیا تم سے عداوت رکھتی ہے۔ ۲۰۔ جو بات مَیں نے تم

سے کہی تھی اُسے یادرکھّو کہ نوکر اپنے مالِک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر انہوں نے مجھے ستایا تو تُمہیں بھی ستائیں گے۔ اگر انہوں نے میری بات پر عمل کیا تو تُمہاری بات پر بھی عمل کریں گے۔ ۲۱۔ لیکن یہ سب کچھ وُہ میرے نام کے سبب سے تُمہارے ساتھ کریں گے کیونکہ وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں جانتے ۔ ۲۲۔ اگر مَیں نہ آتا اور اُن سے کلام نہ کرتا تو وہ گنہگار نہ ٹھہرتے لیکن اِب اُن کے پاس اُن کے گناہ کا عذر نہیں ۔ ۲۳۔ جو مجھُ سے عداوت رکھتا ہے وہ میرے باپ سے بھی عداوت رکھتا ہے ۔ ۲۴۔ اگر مَیں اُن میں کام نہ کرتا جو کسی دوسرے نے نہیں کِئے تو وہ گنہگار نہ ٹھہرتے مگر اِب تو اُنہوں نے مجھے اور میرے باپ دونوں کو دیکھا اور دونوں سے عداوت رکھّی ۔ ۲۵۔ لیکن یہ اِس لِئے ہُوا کہ وہ قول پوُرا ہو جو اُنکی شریعت میں لکھِا ہے کہ انہوں نے مجھُ سے مُفت عداوت رکھّی ۔ ۲۶۔ لیکن جب وہ مددگار آئے گا جِس کو مَیں تُمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوُں گا یعنی رُوحِ حق جو باپ سے صادِر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔

☆ ''اگر'' ۔ یہ اولین درجے کا شرطیہ جملہ ہے جو مصنف کے نکتہِ نظر یا ادبی مقصد کی رو سے درست ہو سکتا ہے۔ دنیا، اور پست انسانی نظام یسوع کے شاگردوں سے نفرت کرتا ہے۔

☆ ''دنیا'' ۔ یسوع اس اصطلاح کو مختلف طریقوں سے بیان کرتا ہے (1) سیارہ ، تمام نسلِ انسان کا استعارہ (بحوالہ 3:16) (2) خدا سے الگ ایک منظّم معاشرہ کی حیثیت سے (بحوالہ 10:8، ایوحنا 2:15-17)۔

☆ ''تم سے عداوت رکھتی ہے'' ۔ یہ حالت فاعلی کی طرف اشارہ کرنے والا جملہ ہے دنیا کی نفرت مسلسل ہے۔

☆ ''تم جانتے ہو'' یہ حال فاعلی صیغہ امر ہے۔ نئے عہد نامہ کی سچائیوں کے بارے میں مومنین کا علم دنیاوی ایذا رسانیوں کا سامنا کرنے میں ان کا مددگار ہوگا۔

☆ ''کہ اُس نے تُم سے پہلے مُجھ سے بھی عداوت رکھی ہے'' ۔ یہ ایک کامل علامتی ہے۔ لفظ ''مجھ سے'' زیادہ اہم ہے (7:7) یہ خدا اسکے مسیحا اور اسکے شاگردوں سے دنیا کی نفرت کو واضح کرتا ہے ۔ (17:14، ایوحنا 3:13) مومنین یسوع کی محبت اور ایذا رسانی میں ایک ہیں۔ یسوع کے نام میں شناخت، امن، خوشی، ایذا رسانی حتیٰ کے موت سے بھی ہمکنار کرتی ہے۔

15:19 ''اگر'' ۔ یہ اوسط درجے کا شرطیہ جملہ ہے جو کہ ''حقیقت کے برعکس'' کیا جاتا ہے۔ اسے اس طرح ترجمہ کرنا چاہیے ''اگر تم دنیا کے ہوتے، جو کہ تم نہیں ہو، تب دنیا تم سے محبت رکھتی، لیکن اب ایسا نہیں ہے''۔

15:20 ''یاد رکھو، اگر انہوں نے مجھے ستایا۔۔۔ اگر انہوں نے میری بات پر عمل کیا'' یہ دونوں اولین درجے کے شرطیہ جملے ہیں۔ جو کہ مصنف کے نکتہِ نظر سے درست ہونے لائق ہیں۔ ستانا ، تکلیف دنیا، دکھ دنیا، اذیر پہنچانا کی اصطلاح مطلب ہے جنگلی جانور کی مانند تلاش کرنا۔ گمراہ دنیا میں ایذرسانی مسیح کے پیروکاروں کے ایک سماجی قدر کی حثیت رکھتی ہے ۔ (بحوالہ رومیوں 8:17، دوُسرا کرنتھیوں 1:5-7، فلپیوں 3:10، دوُسرا تیمتھیس 2:12، پہلا پطرس 4:12-19)۔

15:21 ''وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں جانتے'' ۔ ''وہ اسکو نہیں جانتے جس نے مجھے بھیجا ہے'' یہ فطری طور پر باپ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ یہودی اقوام خدا کو نہیں جانتیں ۔ ''جاننا'' سامی (عہد عتیق) مفہوم شخص، ذاتی، قریبی تعلقات کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ (بحوالہ پیدائش 4:1 یرمیاہ 1:5)۔ گمراہ دنیا نے مومنین کو ستایا کیونکہ (1) وہ یسوع کے ہیں جس کو بھی ستایا گیا، اور (2) وہ خُدا کو نہیں جانتے۔

15:22: ''اگر میں نہ آتا'' ۔ یہ ایک اوسط درجے کے شرطیہ جملہ ہے۔ جس کے معانی ''حقیقت کے برعکس'' ہیں۔ اسکا ترجمہ اس طرح کیا جاتا تھا ''اگر میں واپس نہ آتا اور ان سے کلام نہ کرنا، جو کے میں نے کہا، تو وہ گناہ نہ کرتے، جو کہ انہوں نے کہا ذمہ داری کا تعلق علم سے ہے۔'' اس تناظر میں محض قدرتی راز جاننے والوں کی نسبت سے پھل شاخوں کے پاس علم / جاننے کا نہایت سنہری موقع تھا (زبور 19:1-6، رومیوں 1:18-20، 2:14-15)

15:23:یسوع سے مسلسل انکارِ خُدا سے مسلسل انکار ہے/یسوع کی مسلسل مخالفت خُدا سے مخالفت ہے۔(آیت 24,اایوحنا 5:1)

15:24:"اگر"۔ یہ ایک اور اوسط درجے کا شرطیہ فقرہ ہے جسکا مطلب "حقیقت کے برعکس" ہے۔اس کا ترجمہ اس طرح کرنا چاہیے تھا"اگر میں ان کے درمیان کام یہ کرتا جو کسی اور نے کبھی نہیں کیے تو وہ گنہگار نہ ٹھہرتے، جو کہ انہوں نے کئے ہیں" فروتنی ذمہ داری لاتی ہے(1:5,3:12,35:46-12:35-اایوحنا 1:5;9:11,2:8)

☆"اب تو انہوں نے مُجھے اور میرے باپ دونوں کو دیکھا اور دونوں سے عداوت رکھی"۔ یہ دونوں کامل عملی علامتی ہیں جو طے شُدہ رویئے کا اظہار کرتے ہیں۔یسوع کو رد کرنا باپ کو رد کرنا ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 5:9-13)۔

15:25 ۔یہ حیران کُن امر ہے کہ اصطلاح شریعت یا توریت زبُور 35:19;69:4 کا اقتباس بیان کرنے کیلئے استعمال ہوئی ہے۔عام طور پر یہ اصطلاح موسیٰ کی تحاریر پیدائش، استثنا کیلئے استعمال ہوتی ہے۔
یہودیوں کا یسوع سے انکار کا بھید ایسے واضح مُکاشفہ کے رُخ پر ہے جو ضدی غیر ایمانداروں کو وقف کرتا ہے(بحوالہ یسعیاہ 6:9-13 یرمیاہ 5:21 رومیوں 3:9-18)۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:15:26-27

۲۶۔لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو مَیں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی رُوحِ حق جو باپ سے صادِر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔۲۷۔اور تُم بھی گواہ ہو کیونکہ شُروع سے میرے ساتھ ہو۔

15:26 "لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو مَیں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا"۔دونوں باپ اور بیٹا رُوح کو بھیجتے ہیں (بحوالہ 14:15,26;15:26;16:7)۔ نجات کے کام میں تثلیث کی تینوں شخصیات شامل ہوتی ہیں۔

☆"یعنی رُوحِ حق"۔ یہ رُوح اُلقدس کا باپ کو ظاہر کرنے والے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے(بحوالہ 14:17,26;15:26;16:13)۔دیکھیئے خصُوصی موضوع سچائی 6:55اور 17:3 پر۔

☆"تو وہ میری گواہی دے گا"۔رُوح کا کام یسوع اور اُس کی تعلیمات کی گواہی دینا ہے(بحوالہ 14:26;16:13-15;پہلا یوحنا 5:7)۔

15:27 "اور تُم بھی گواہ ہو"۔یہ ایک زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ یہ نئے عہد نامے کے لکھاریوں کی رُوح کی ہدایت کا حوالہ ہے جو یسوع کی زمینی زندگی کے دوران اُس کے ساتھ تھے (بحوالہ لُوقا 24:48)۔دیکھیئے خصُوصی موضوع:یسوع کیلئے گواہیاں 1:8 پر۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلیئے ہیں۔

1۔ قائم رہنے میں کون سے امور شامل ہوتے ہیں؟

2۔ اگر ایماندار قائم نہ رہے تو کیا ہوگا۔ اور اگر ایماندار پھل نہ لائے تو کیا ہوگا؟

3۔ حقیقی شاگردی کے ثبوتوں کا اندراج کریں۔

4۔ اگر دُکھ سہنا مسیحیوں کیلیئے ایک روایت ہے تو یہ آج کے دور میں ہمارے لئے کیا اہمیت رکھتی ہے؟

5۔ آیت 16 اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

یوحناباب١٦(John 16)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS⁴
شاگرداوردُنیا	(15:18-16:4a)	دُنیامیں مسیحیوں کے تعلقات	آمدکاانکار	دُنیاکی عداوت
(15:18-16:4a)		16:1-4a;16:4b-11	(15:26-16:4)	(15:18-16:4a)
رُوح اُلقدس کاآنا	رُوح اُلقدس کے کام	16:12-15	رُوح اُلقدس کے کام	رُوح اُلقدس کے کام
16:4b-15	16:4b-11		16:5-15	16:4b-11
	16:12-15	16:16-24	دُکھ شادمانی میں بدل جائیں گے	دُکھ شادمانی میں بدل جائیں گے
یسوع کوجلدواپس جاناہے	دُکھ اور خُوشی		16:16-24	16:16-24
16:16;16:17-28	16:16;16:17-18;16:19-22		یسوع مسیح دُنیاپرغالب آیاہے	میں غالب آیاہوں
	16:23-24	16:25-28	16:25-33	16:25-33
16:29-33	دُنیاپرفتح;16:25-28	16:29-33		
	16:29-30;16:31-33			

پڑھنے کا طریقہ کارسوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہرایک کوروشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کوایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کااوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبادت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

یوحنا ۔16:1-33 کے سیاق وسباق کی بصیرت:۔

ا۔عبارت 16:4a_ 15:18 سے شروع ہوتی ہے باب کی تقسیم الہامی نہیں، پیرا گراف، رموزِ اوقاف کا استعمال اور آیات کی تقسیم بعد کے اضافے ہیں۔

ب۔گمشدہ روحانیت سے متعلق روحِ اقدس کا کام آیات 8:11 اور نجات یافتگان سے متعلق آیات 12-15 میں مرقوم ہے سیموئیل مکولاسکی نے اپنی تصنیف The Exposition Bible commentry Vol.1 ۔کے ایک مضون ''عہد جدید کی الہنات''میں نئے عہدنامے میں روح اقدس کے کام کا ایک دِل چسپ خلاصہ رقم کیا ہے عہد جدید میں تقدیس، پاکیزگی کا نظریہ گو کہ گُناہوں سے کفارہ جڑا ہوا پھر بھی اِس سے جُدا ہے جیسے عہدِ عتیق میں تقدس، پاکیزگی کا اشارہ خُدا کی قدوسیت اور دوم اِخلاقی معیار اور رشتہ جو الٰہی ہے کو الگ کرنا ہے۔تقدیس، پاکیزگی روح القدس کا کام ہے جو ایک شخص کو یِسُوع میں متحد کر کے روحانی طور پر اسکی زندگی کی تجدید کرتا ہے نئے عہدنامے کی زبان روح میں بپتسمہ (پہلا کرنتھیوں 13:12) روح اقدس کی مُہر (افسیوں 1:13,14.,4:30) روح اقدس کا بسیرا یوحنا (14:17) رومیوں (11-8:9،5:4) پہلا کرنتھیوں (3:16-6-19)

۲۔تیمتھیس (1:4)روح کی ہدایت (یوحنا15-16:12-16:26-14:26)روح کی معموری (افسیوں5:18)اورروح کے پھلِ (گلتیوں23-5:22)ضروری قرار دیتی ہے۔تقدس پاکیزگی کفارہ سے منصل ہےاور یہ خُداکے سامنے کھڑی ہے(عبرانیوں10:10)اورہوسکتا ہے یہی نئے اُفق کےطور پرسامنے آئے۔

ج۔آیات 14:5,8,13:36۔اور22 کی طرح آیت 17رسولوں کا ایک سوال ہے۔

د۔بعض اِس اِمر پریقین رکھتے ہیں کہ آیات 14:31اور18:1کے مطابق 17-15ابواب کے مندرجات یسوع نے راہِ گستمنی میں نہ کہ بالاخانے میں کہے ہیں۔

الفاظاورضربِ اُلمثال کی تحقیق:۔

NASB(تجدیدشُدہ)عبارت:16:1-4

۱۔مَیں نے یہ باتیں تُم سے اِس لِئے کہیں کہ تُم ٹھوکرنہ کھاؤ۔۲۔لوگ تُم کوعِبادت خانوں سے خارِج کردیں گے بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جوکوئی تُم کوقتل کرے گاوہ گمان کرے گا کہ مَیں خداکی خدِمت کرتاہُوں۔۳۔اوروہ یہ اِس لِئے کریں گے کہ نہ باپ کوجانا نہ مجھے۔۴۔لیکن مَیں یہ باتیں اِس لِئے تُم سے کہیں کہ جب اُن کاوقت آئے توتُم کویادِآجائے کہ مَیں نے تُم سے کہہ دِیا تھااورمَیں نے شُروع میں تُم سے یہ باتیں اِس لِئے نہ کہیں کہ مَیں تُمہارے ساتھ تھا۔

16:1۔ NASB۔''تاکہ تُمہیں ٹھوکرکھانے لڑکھڑانے سے بچایاجائے'' NKJV۔''اِس لئے کہیں کہ تُم ٹھوکرنہ کھاؤ''

NRSV۔''تُمہیں ٹھوکرکھانے سے بچانے کے لِئے'' TEV۔''تاکہ تُم اپنے اِیمان کونہ چھوڑدو''

NJB۔''تاکہ تُم گمراہ نہ ہوجاؤ''

یہ ایک مضارع مجہول موضوعاتی ہے۔ یہ یونانی اصطلاح پھندہ لگا کر جانوروں کوپکڑنے کے لِئے استمال کی جاتی ہے۔اِس تناظرمیں اِس اصطلاح کااستعمال کرنے کامقصد یہ ہے کہ مومنین یہودِیوں حتیٰ کہ مذہی رہنماوں فقہیہ فریسوں وغیرہ کے نفرت انگیز ھتکنڈوں میں نہ پھنس جائیں یسوع نے یہ اصطلاح یوحنااصطباغی کے ایمان کے بارے میں استعمال کی ہے (بحوالہ متی6-11:2)۔

16:2۔''تُم کوعبادت خانوں سے خارج کردیں''۔یہ یہودیت سے اخراج کااشارہ ہے(بحوالہ 12:42,34-22-9:22)یہودیوں کے سماجی مقاصداُصولوں اوراقدار کے بارے میں بہُت کُچھ پوشیدہ ہے عبادتوں خانوں سے عارضی اورمستقل اخراج کی دونوں صورتیں موجودتھیں بعدازاں پہلی صدی کے فلسطین میں ربیوں نے یسوع سے متعلق ''حلف کفر'' بنایاجس کی روسے وہ مسیحِیوں کوعبادِت خانوں سے بےدخلِ کرناچاہتے تھےآخرکاریہی اقدام یسوع کے پیروکاروں اورمقامی عبادتخانوں کے درمیان خلیج کا باعث بنی۔

16:3۔''اوروہ اِس لِئے یہ کریں گے''ذات اقدس کے لِئے مخلصی اورلگن ہی کافی نہیں ہوتے برائی،غلطیاں ،اوربنیاد پرستی اکثر وقوع پذیرہوتے ہیں ۔

''کہ اُنہوں نے نہ باپ کوجانااورنہ مُجھے''۔پرانے عہدنامے میں لفظ ''جاننا'' کامطلب انتہائی قریبی تعلقات ہے(بحوالہ پیدائش4:1 یرمیاہ 1:5)۔یہ اِمر نہایت مضبوط اورقطعی ہے کہ یسوع کااِنکار کرناخود بخود خُداکوردکرنا ہے(بحوالہ پہلا یوحنا5:9-12,8:19,15:21)۔

یوحنا اکثر دُنیا کی روحانی جہالت اورنابیناپن کاذکرکرتا ہے(1:10,8:19-55,15:21,17:25)تاہم بیٹے کی آمد کامقصد دنیا کوبچانا(3:16)اورباپ کوظاہرکرنا تھاتاکہ دنیاکو اِسکویسوع کے ذریعے جان لے۔

16:4۔یسوع کی پیشن گوئیاں شاگردوں کوایذرسانیوں کے دوران حوصلہ دینے کاذریعہ کے طورپرکی گئیں(بحوالہ13:19;14:29)۔

NASB(تجدیدشُدہ)عبارت:16:5-11

۵۔مگراِب مَیں اپنے بھیجنے والے کے پاس جاتاہُوں اورتُم میں سے کوئی مجھُ سےنہیں پُوچھتا کہ تو کہاں جاتاہے؟۔۶۔بلکہ اِس لِئے کہ مَیں نے یہ باتیں تُم سے کہیں تُمہارادِل غم سے بھرگیا۔۷۔لیکن مَیں تُم سے سچ کہتاہوں کہ میراجاناتُمہارے لِئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگرمَیں نہ جاؤں تووہ مددگارتُمہارے پاس نہ آئے گالیکن اگرجاؤں گاتو اُسے تُمہارے پاس

بھیج دُوں گا۔ ۸۔اور آ کر دُنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوُروار ٹھہرائے گا۔ ۹۔گناہ کے بارے میں اِس لئے کے وہ مجھ پر اِیمان نہیں لاتے ۔۱۰۔راستبازی کے بارے میں اِس لِئے کہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہُوں اور تُم مجھےُ پھر نہ دیکھو گے۔۱۱۔عدالت کے بارے میں اِس لِئے کہ دُنیا کا سردار مُجرم ٹھہرایا گیا ہے۔

16:5۔''تم میں سے کوئی مُجھ سے نہیں پوچھتا، کہ تُو کہاں جاتا ہے''۔ ایسا لگتا ہے کہ باب 13:36 میں یہی سوال پطرس نے پوچھا لیکن یسوع کے اُنہیں چھوڑ جانے اور پھر اُن کے ساتھ کیا ہوگا کے احساس نے اُسکے ذہن کو پریشانی میں مبتلا کر کے اِس پر مزید پیش رفت سے باز رکھا۔ یوحنا 14:1-3 یسوع کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر کرتا ہے (اعمال 1:9-11) یہی وہ مقام ہے جہاں ہمیں یاد رکھنا چاہے کہ اناجیل یسوع کی گفتگو کا لفظ بہ لفظ ریکارڈ نہیں ہے یہ بہُت سال بعد میں الہیاتی مقاصد کے لِئے کئے جانے والے خلاصہ جات ہیں الہام کے زیر اثر اناجیل کے مصنفین کے پاس یسوع کے الفاظ کے چناؤ، ترتیب نگاری اور اکتساب، تصریح کا اختیار تھا میں یہ نہیں مانتا کہ اُنہیں یسوع کے منہ میں الفاظ ڈالنے کا اختیار تھا۔ یسوع کے الفاظ، تعلیمات اور اعمال کی الہاتی ترتیب، ساخت مختلف مخصوص سامعین، لوگوں میں خوشخبری پھیلانے کے لِئے اناجیل میں یسوع کے الفاظ تعلیمات اور اعمال کی الہاتی ترتیب، ساخت اناجیلی بیانات میں موجود فرق کی وضاحت کرتے ہیں

16:6 ''تمہارا دل غم سے بھر جائے گا''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔ بالا خانے کا واقعہ دُکھ کا تھا (بحوالہ 14:1,16:6-22) عبرانی میں ''دل'' سے مُراد ذہن، محسوسات، جذبات، احساسات اور مرضی گویا مکمل شخص ہے دیکھیے خصُوصی موضوع: ''دِل'' 14:20 پر

16:7۔''کہ میرا جانا تُمہارے لئے فائدہ مند ہے''۔ جسمانی طور پر ایک وقت میں یسوع ایک ہی جگہ موجود رہ سکتا تھا جس کی وجہ سے تمام شاگردوں کو تعلیم دینے اور رسالتی کام کی صلاحیت محدود ہو جاتی تھی مزید براں اپنی زمینی زندگی کے دوران اِس کی توجہ صرف اسرائیل پر مرکوز رہی روح القدس کی آمد سے نئے دور کا آغاز ہو کر رسالتی کام وسیع ہو جاتا۔ (بحوالہ افسیوں 3:13 ,2:11)

اصطلاح ''فائدہ مند'' کا مطلب مناسب، مزین مصلحت ہے'' اور یہ یسوع کی موت کے حوالے سے (15:50) اور (18:40) میں بھی استعمال ہوا ہے لفظ ''چلا جانا'' میں یسوع کے آخری ہفتہ کے تمام واقعات شامل ہو سکتے ہیں

☆''اگر مَیں نہ جاؤں تو وہ مددگار تُمہارے پاس نہ آئے گا''۔ اِس آیت میں انتہائی درجے کے دو شرطیے جملے ہیں جن کا مطلب بھرپور عمل ہے روح اقدس کے آنے کے لِئے یسوع کا جانا ضرور تھا۔ اصطلاح رُوح اُلقدس Paracletos کا ترجمہ ''وکیل'' آرام دینے والا اور مددگار ہو سکتا ہے (15:26 ,14:16-26) یونانی ادب میں یہ مددگار وکیل صفائی کے لئے استعمال ہوتا تھا آیات 8-11 میں روح اُلقدس دُنیا کے لئے ایک مدعی، منصف کے طور پر جبکہ آیات 12:15 میں مومنین کے لئے ایک وکیل کے طور پر کام کرتا ہے کہ یہی اصطلاح paracletos پہلا یوحنا 1:2 میں بیٹے کے لئے بھی استعمال ہوئی ہے اسکا یونانی ماخذ ''سکھ'' کے طور پر بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے اِن معنوں میں یہ باپ کے لِئے استعمال ہوتا ہے (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 1:3-11)

☆۔''تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوُں گا''۔ روح اقدس باپ اور بیٹے دونوں کی جانب سے آیا (بحوالہ 14:26)۔

16:8۔''اور وہ آ کر دُنیا کو قصُوروار ٹھہرائے گا''۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ روح کی گواہی کے تینوں عناصر کا تعلق نوعِ اِنسان کی ضرورت اور یسوع کے کفارہ دینے کے کام سے ہے ''مجرم ٹھہرانا'' (Convict) ایک قانونی اصطلاح تھی جس کا مطلب اجراء کرنا تھا۔ ''دنیا'' سے مراد گمراہ شدہ اِنسانی معاشرہ جو خُدا کے بغیر موجود ہے (15:18) پر نوٹ دیکھیئے۔

16:9۔''گُناہ کے بارے میں اس لئے کہ وہ مُجھ پر اِیمان نہیں لاتے'' انجیل کا آغاز تمام نوعِ انسان گناہ گاری اور خُدا کی راست کاری، سچائی کی ضرورت جیسے شخصی اقرار سے ہوتا ہے (بحوالہ رومیوں 18:23 ,3:9) کلوری کے اس جانب نجات کی راہ میں سب سے اہم رکاوٹ گناہ نہیں بلکہ انسان کا یسوع کی شخصیت اور اس کے کام پر ایمان نہ لانا ہے لفظ ''ایمان'' میں جذباتی اور سنجیدگی کے عناصر ہیں لیکن بُنیادی طور پر یہ قوت ارادی، دانشمندی سے عبادت ہے یہ ایماندار کی قدر و قیمت یا کارکردگی پر توجہ دینا نہیں ہے بلکہ اُن کا مسیح کے وعدے میں توبہ کے ایمان کے ردِعمل کے ساتھ خُدا کا مہیا کرنا ہے۔

16:10۔''راستبازی کے بارے میں''۔ المسیح کا کلوری پر کفارہ ادا کرنے کا کام مردوں میں سے جی اٹھنا اور آسمان پر اُٹھائے جانا ایک اکائی ہے (بحوالہ آیت 10) یا وہ جو یہ سوچتے ہیں کہ یسوع کے بغیر وہ خُدا کے ساتھ ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ صرف یسوع ہی ہے جو خُدا کے ساتھ راست ہے۔

16:11۔''عدالت کے بارے میں اِس لئے دُنیا کا سردار مُجرم ٹھہرایا گیا ہے''۔ ایک دن آنے والا ہے جب گمراہ فرشتے اور گُناہ گار انسان دونوں سچے خُدا کے سامنے کھڑے ہونگے (بحوالہ فلپیّوں 11-2:6) اگرچہ، بے شک شیطان اِس دُنیا کی ایک بڑی طاقت ہے (بحوالہ 2:31,14:30,دوُسرا کرنتھیوں 4:4،افسیوں 2:2 پہلا یوحنا 5:19) لیکن ایک شکست خوردہ دشمن ہے (کامل مجہول علامتی) اسکی نسل، پیروکار (بحوالہ 8:44،متی 13:30،ا۔یوحنا 10-3:8) خُدا کے قہر کا سامنا کریں گے

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:16:12-15

۱۲۔مُجھے تُم سے اور بھی بہُت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تُم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے۔۱۳۔لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آئے گا تو تُم کو تمام سچّائی کی راہ دکھائے گا۔اِس لِئے کہ وہ اپنی طرف سے نہیں نہ کہیگا لیکن جو سُنیگا وُہی کہیگا اور تُمہیں آیندہ کی خبریں دے گا۔۱۴۔وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اِسلئے کہ مُجھ ہی سے حاصِل کر کے تُمہیں خبریں دے گا ۔۱۵۔اور جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے اِس لِئے مَیں نے کہا کہ وہ مجھ سے ہی حاصل کرتا ہے اور تُمہیں خبریں دے گا۔

16:12 ''مگر اب تُم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے''۔''برداشت کرنا'' کسی جانور کا بوجھ اُٹھانے کے مترادف ہے چند ایک نکات انکی سمجھ سے باہر تھے جیسا کہ 1۔یسوع کا دُکھ اُٹھانا 2۔یسوع کا جی اُٹھنا ۔3۔کلیسا کا دُنیا میں کام، مشن۔جدید قارئین کو یہ یاد رکھنا لازم ہے کہ نیا عہد نامہ کئی طریقوں سے تبدیلی کا دور ہے یسوع کے جی اٹھنے کے بعد کے واقعات اور پنتیکوست پر روح القدس کی آمد تک شاگرد بہُت سی چیزیں نہیں سمجھتے تھے تاہم ہمیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہے کہ اناجیل سالوں بعد رسالتی مقاصد کے لِئے مخصوص لوگوں کے لِئے لِکھی گئیں اِس لِئے ان میں بالیدہ الہیات کا عکس ملتا ہے۔

16:13۔''رُوحِ حق''۔حق اپنے عہد قدیم کے معنی معتبری اور بعدازاں راست بازی کے معنوں میں استعمال ہوا۔14:6 میں یسوع نے کہا کہ وہ حق / سچائی ہے روح اُلقدس کا یہ روپ اِس بات پر زور دیتا ہے کہ وہ یسوع کو ظاہر کرنے والا ہے (بحوالہ 14:17,15:26,16:13 پہلا یوحنا 5:7,4:6، یوحنا 6:55 پر نوٹ دیکھیے۔

☆۔''تو تُم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا''۔یہاں ہر جہت میں قطعی الکلی سچائی / صداقت کی بجائے صرف روحانی صداقت اور یسوع کی تعلیمات (انجیل) کی طرف اشارہ ہے بُنیادی طور پر یہ عہد جدید کے مصنفین کے وجدان / الہام کا حوالہ دیتا ہے روح کے اُنہیں یکتا / انوکھے اور بااختیار (الہامی) انداز میں رہنمائی فراہم کی دوسرے معنوں میں بائبل کی سچائیوں کے بارے میں قارئین کو ہدایت و رہنمائی فراہم کرنے کے لئے روح اُلقدس کے کام سے اِس کا ناطہ جڑتا ہے۔6:55 اور 17:3 پر ''سچ'' پر اہم موضوع دیکھیے۔

☆''اِس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کُچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تُمہیں آئندہ کی خبریں دے گا''۔''آئندہ کے بارے میں اُس کا اشارہ کفارہ کے کام / واقعات مثلاً کلوری پر مصلوبیت، جی اُٹھنا، صعود اور پینتیکوست کی طرف سے ہے اس کا حوالہ مستقبل کی پیشن بینی کرنے والی مسلسل / دائمی خدمت کی جانب نہیں ہے روح اُلقدس یسوع کی طرح سچائی صداقت باپ سے لے گا اور ایمانداروں تک پہنچا دے گا روح اُلقدس کے پیغام کا نہ صرف مواد بلکہ طریقہ کار بھی باپ کی جانب سے ہے باپ عملی طور پر سب سے اعلیٰ / عظیم ہے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 28-15:27)

16:14-15۔''وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔اِس لئے کہ مُجھ ہی سے حاصل کر کے تُمہیں تُمہیں خبریں دیگا''۔روح اُلقدس کا بنیادی کام یسوع المسیح کو دنیا پر آشکار کرنا ہے (بحوالہ آیت 15) روح اپنے آپ کی بجائے ہمیشہ یسوع پر روشنی ڈالتا ہے (بحوالہ 14:26)۔

☆''جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے''۔کیسا عجیب دعویٰ ہے (بحوالہ 12:10, 13:3, 5:20, 3:35، متی 11:27)۔یہ متی 18: 28،افسیوں 22-1:20، کُلسیوں 2:10، پہلا پطرس 3:22 سے مماثلت رکھتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 16:16-24

۱۶۔تھوڑی دیر میں تُم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے۔ ۱۷۔پس اُس کے بعض شاگردوں نے آپس میں کہا یہ کیا جو ہم سے کہتا ہے کہ تھوڑی دیر میں تُم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے اور یہ کہ اِس لئے کہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہُوں؟ ۱۸۔پس اُنہوں نے کہا کہ تھوڑی دیر جو وہ کہتا ہے یہ کیا بات ہے؟ ہم نہیں جانتے کہ کیا کہتا ہے۔ ۱۹۔یِسُوع نے یہ جان کر کہ وہ مجھ سے سوال کرنا چاہتے ہیں اُن سے کہا کیا تُم آپس میں میری اِس بات کی نسبت پوچھ پاچھ کرتے ہو کہ تھوڑی دیر میں تُم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے؟ ۲۰۔مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ تُم تو روؤ گے اور ماتم کرو گے مگر دُنیا خوش ہوگی۔ تُم غمگین تو ہو گے لیکن تُمہارا غم ہی خوشی بن جائے گا۔ ۲۱۔جب عورت جننے لگتی ہے تو غمگین ہوتی ہے اِس لِئے کہ اُس کے دُکھ کی گھڑی آ پہنچی لیکن جب بچہ پیدا ہو چکتا ہے اِس خوشی سے کہ دُنیا میں ایک آدمی پیدا ہُوا اُس درد کو پھر یاد نہیں کرتی۔ ۲۲۔پس تُمہیں اب تو غم ہے مگر مَیں تم سے پھر ملوں گا اور تُمہارا دل خوش ہوگا اور تُمہاری خوشی کوئی چھین نہ لے گا ۲۳۔اُس دِن تُم مجھ سے کچھ نہ پُوچھو گے۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر باپ سے کچھ مانگو گے تو میرے نام سے تُم کو دے گا۔ ۲۴۔اِب تک تُم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تاکہ تُمہاری خوشی پُوری ہو جائے۔

16:16۔"تھوڑی دیر میں"۔ یہ الفاظ یوحنا کی انجیل میں اکثر آئے ہیں (بحوالہ 12:35,7:33، 14:19,13:33) اِس روزمرّہ محاورہ کے معنی کے متعلق مختلف نظریات ہیں:
1۔یسوع کے جی اٹھنے کے بعد متعدد بار ظاہر ہونا۔ 2۔آمد ثانی۔ 3۔یا یسوع کی روح اُلقدس کے ذریعے آمد۔ سیاق وسباق کی روشنی میں نظریہ نمبر ا۔ ہی ممکنہ طور پر ہوسکتا ہے (بحوالہ آیت 22)۔شاگرد اِس بیان کو دُرست طور نہیں سمجھتے تھے۔

16:17۔"پس اُس کے بعض شاگردوں نے آپس میں کہا"۔ 13:36,14:5-8-22 کی طرح یہ ایک اور سوال ہے اپنے آپ کو ظاہر کرنے اور اُنہیں یقین دلانے کے لِئے یسوع ایسے سوالات کا سہارا لیتا ہے سچائی کے اِظہار کے لِئے مکالمہ کا استعمال یوحنا کی خصوصیت ہے یوحنا میں یسوع کے ساتھ یا اُسکے متعلق ستائیس بار گفتگو کا ذکر ہے۔

☆۔"اِس لئے کہ باپ کے پاس جاتا ہُوں"۔ جیسے 16:10 میں "تھوڑی دیر میں" کا ذکر کیا گیا ہے اِسی طرح 16:5 میں یہ بیان ایک طرح سے یہ بہت مخصوص مسیحائی حوالہ ہے (بحوالہ 13:1-3, 16:28, 17:24:)۔

☆"تھوڑی دیر میں نہ دیکھو گے.... دیکھو گے"۔ آیات 17,16 میں "دیکھنے" کے لئے دو مختلف لفظ استعمال کیے گئے ہیں۔ دونوں مترادف لگتے ہیں اگر ایسا ہے تو ممکنہ طور پر ایک ہی عرصہ یا وقت مُراد ہے جو کہ یسوع کی صلیب پر موت اور جی اُٹھنے کی صبح کے درمیان تھا۔ دوسرے نظریات یہ ہیں کہ یہ دونوں فعل اور جملہ جسمانی اور روحانی دیکھنا سے مُراد ہے 1۔کلوری اور اتوار کی صبح کا درمیانی وقت یا۔ 2۔آسمان پر صعود اور آمد ثانی کا درمیانی عرصہ ہے پہلا فعل آیات 17,16 میں فعل حال ہے اور دوسرا فعل انہی دو آیات میں فعل مستقبل ہے اس سے ایسا لگتا ہے کہ یہ نظریہ مترادفیت کی تائید کرتے ہیں

16:18۔"پس اُنہوں نے کہا"۔ یہ ایک نامکمل زمانہ ہے جس کا مطلب ہوسکتا ہے کہ 1۔وہ بار بار کہہ رہے تھے یا۔ 2۔اُنہوں نے کہنا شروع کیا۔

☆۔"یہ کیا بات ہے؟ کہ کیا کہتا ہے"۔ وہ جو اُس کے ساتھ تھے جنہوں نے اُس کی باتیں سُنیں اور اس کے معجزات دیکھے ہمیشہ پوری طرح اس کو نہیں سمجھتے تھے (بحوالہ 18:4, 8:27-43, 10:6, 12:16)۔ یہ وہ ہے جو رُوح کی خدمت ظاہر کرے گی۔

16:19۔"یسوع نے یہ جان کر کہ وہ مجھ سے سوال کرنا چاہتے ہیں"۔ یسوع اکثر لوگوں کے خیال جان لیتا تھا (بحوالہ 2:25, 6:61-64, 13:11) یقینی طور پر یہ جاننا دشوار ہے کہ وہ اپنی الٰہی قدرت یا لوگوں اور حالات کے ادراک سے ایسا کرتا تھا یا دونوں کے ذریعے سے۔

16:20۔''میں تُم سے سچ کہتا ہوں''۔ادبی رو سے یہ''آمین''، آمین'' ہے آمین عہد عتیق کی اصطلاح ہے جو ایمان الیقین کے لئے استعمال ہوئی ہے (بحوالہ احبار 2:4) اِس لفظ کا علم زبان کے مطابق مطلب تھا ''ثابت قدم رہنا'' یا ''یقینی ہونا'' پراعتماد ہونا۔بائبل سے متعلقہ نظریہ ایمان کی بنیاد خُدا کی صداقت کے لئے تمثیلی طور پر استعمال ہوا سب سے پہلے یسوع نے ہی اِس اصطلاح سے اپنی گفتگو کا آغاز کیا/اِس اصطلاع سے گفتگو کا آغاز کرنے والا سب سے پہلا شخص یسوع ہی ہے ایسا لگتا ہے اس کے استعمال سے یہ باور کرانا ہو کہ یہ ایک اہم اور قابل اعتبار حقیقت ہے اسے دھیان / توجہ / غور سے سنو۔

☆''تم تو روؤ گے اور ماتم کرو گے''۔اس کا مطلب با آواز اور قابلِ ذکر افسوس ہے جو کہ یہودیوں کی ماتمی اقدار کی خصوصیت تھا (بحوالہ 20:11, 11:31-33) شاگردوں کے دکھ / نالہ / غمی کو بیان کرتے ہے یسوع تین بار''تم'' کا صیغہ جمع پر زور دیتا ہے (آیات 20 میں دو بار اور 22 میں ایک بار) ۔رہنما ار ہبر ہونے کا مطلب ہے۔1۔خادم ہونا۔2۔ دنیا سے رد ہونا ٹھکرائے جانا اور ۔3۔اُستاد کی طرح دکھ اُٹھانا۔

☆''تم غمگین تو ہو گے لیکن تُمہارا غم ہی خُوشی بن جائے گا''۔شاگردوں کی کم فہمی اور اُلجھاؤ کے بیچ یہ کیا ہی عظیم وعدہ ہے شاگردوں کے اس خاص گروہ سے جو کچھ بھی وعدے کئے گئے تھے یسوع کے جی اٹھنے کے بعد پہلی بار پہلے اتوار کی رات بالا خانہ میں ظاہر ہونے سے پورے ہو گئے ۔1۔وہ اُنہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔(بحوالہ 16:19)۔2۔وہ اُن کے پاس آئے گا (بحوالہ 16:19) وہ انہیں راحت بخشے گا (بحوالہ 16:19) اور وہ اُنہیں روح القدس دے گا (بحوالہ 16:22,20:20)

16:21۔''جب عورت جننے لگتی ہے''۔زچگی کی حالت میں عورت کا استعارہ عہد عتیق وجدید دونوں میں عام ہے عام طور پر اس سے مُراد وقت پیدائش کی غیر یقینیت یا قطعیت ہے لیکن یہاں اس سے مراد پیدائش سے پہلے اور بعد میں ماں کا رویہ ہے اِس لئے استعارہ کو اکثر جدید دور میں دردِ زہ سے جوڑا جاتا ہے (یسعیاہ 26:17-18,66:7 مرقس 13:8) بالکل اِسی جانب یسوع کا اشارہ تھا اور بالکل اِسی لئے شاگرد یسوع کے الفاظ سمجھنے سے قاصر تھے کیونکہ ابھی وہ صلیبی عمل، جی اٹھنے اور صعودِ کے بارے میں لاعلم تھے۔

16:23''اس دن''۔یہ ایک دوسرا عبرانی محاورہ ہے جو کہ عموماً نئے دور کی آمدِ سے منسلک ہے۔

☆''تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو گے''۔اس آیت میں ''سوال کرنا یا پوچھنا'' کے لئے دو الگ الگ الفاظ ہیں پہلے کا مطلب ''سوال پوچھنا ہے'' (بحوالہ 16:5,19:30) اگر یہی ترجمہ درست ہے تو ابواب 13-17 کے تناظر میں پوچھے گئے ان تمام سوالوں کی جانب یسوع کا اشارہ تھا (بحوالہ 13:36,14:5-22,16:17-18) اگر ایسا ہے تو دوسرا مطلب روح القدس کی آمد ہے (بحوالہ 16:1-5,15:26-27,14:16-31) جو انکے تمام سوالوں کا جواب دے گا۔

☆ NASB۔''اگر تم باپ سے میرے نام پر کچھ بھی مانگتے ہو''
NKJV۔''اگر باپ سے کُچھ مانگو گے تو وہ میرے نام سے''
NRSV۔''اگر تُم باپ سے میرے نام میں کچھ مانگتے ہو''
TEV۔''جو کچھ بھی میرے نام سے باپ سے مانگتے ہو وہ دے گا''
NJB ۔''تم کوئی بھی چیز باپ سے مانگتے ہو وہ میرے نام سے دے گا''

یہ ایک غیر معین متعلقہ جُز نہ کہ مشرُوط فقرہ ہے۔اِس کو اس طرح سمجھنا چاہئے کہ یسوع کے نام میں مانگنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم رسوماتی طور اپنی دعائیں مانگیں بلکہ اِسی طرح کہ یسوع کا ارادہ، مرضی، منشا، ذہن، شرح، اور کردار، رویے، کو مدِّ نظر رکھ کے دعا مانگیں (بحوالہ پہلا یوحنا 5:13) 15:16 آیت پر نوٹ دیکھیے ۔نیز پہلا یوحنا 3:22 پر دعا، لامحدود، تا حال محدود پر خصُوصی موضوع دیکھئیے۔

میرے نام میں فقرہ سے متعلق یہاں نُسخہ جاتی تفرق ہے۔اِس کا تعلق سوال کرنا / مانگنا، یا ''دنیا'' یا دونوں کے ساتھ ہے۔سیاق وسباق کے حوالے سے یہ دعا سے متعلقہ ہے لہذا مکمنہ طور پر اس کا مطلب سوال کرنا / مانگنا'' ہے بے شک حقیقت میں ہر چیز یسوع کے ذریعے باپ کی طرف سے آتی ہے (بحوالہ 16:15-24-26,14:13-14)۔15:16 پر ''خُداوند کے نام'' خصُوصی موضوع دیکھیئے۔

16:24۔ ''مانگو تو پاؤ گے''۔ ''مانگو'' زمانہ حال عملی صیغہ امر ہے۔ اِس کا مطمع نظر مومنین کی مسلسل اور مستقل مزاج دعائیں ہیں ایک طرح سے مومنین کو پورے ایمان سے ایک بار ہی مانگنے کی ضرورت ہے لیکن دوسرے معنوں میں دُعا خُدا کے ساتھ مسلسل قربت اور ایمان / یقین ہے اس لئے مانگتے رہو (بحوالہ متی 8-7:7، لوقا 8-18:1، 13-11:5)۔

☆ ''تا کہ تمہاری خوشی پُوری ہو جائے''۔ یہ تشریحی کامل مجہول صفت فعلی ہے۔ (بحوالہ پہلا یوحنا 1:4)۔ قبول شدہ دعا خوشی کا باعث ہے۔ خوشی یسوع کے پیروکار کی خصوصیت ہے (بحوالہ 17:13، 21-16:20، 15:11)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 28-16:25

۲۵۔ مَیں نے یہ باتیں تُم سے تمثیلوں میں کہیں۔ وہ وقت آتا ہے کہ پھر تُم سے تمثیلوں میں نہ کہوں گا بلکہ صاف صاف تُمہیں باپ کی خبر دُوں گا۔ ۲۶۔ اُس دِن تُم میرے نام سے مانگو گے اور مَیں تُم سے یہ نہیں کہتا کہ باپ سے تُمہارے لِئے سفارش کرُوں گا۔ ۲۷۔ اِس لِئے کہ باپ تو آپ ہی تُم کو عزیز رکھتا ہے کیونکہ تُم نے مجھ کو عزیز رکھا ہے اور اِیمان لائے ہو کہ مَیں اپنے باپ کی طرف سے نِکلا۔ ۲۸۔ مَیں اپنے باپ سے نِکلا اور دُنیا میں آیا ہُوں۔ پھر دُنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہُوں۔

16:25 ''تمثیلوں میں''۔ یسوع کی تعلیم کے دوہرے اثرات ہیں۔ 1۔ سمجھ میں آجاتی ہے۔ 2۔ سمجھ بوجھ سے باہر ہیں (بحوالہ مرقس 11-4:10، یسعیاہ 10-6:9 یرمیاہ 5:21) مُوثر سمجھ کے لئے سننے والے کا دل بنیادی اہمیت کا حامل ہے تاہم ایسے حقائق بھی تھے جن کو نجات یافتہ بھی فسح کے ہفتہ کے بعد واقعات کو سمجھنے سے قاصر تھے (مثلاً مصلُوب ہونا، جی اٹھنا، جی اٹھنے کے بعد ظہور، صعود اور پنتکوست)۔ جی اٹھنے کے بعد عماوس کی راہ پر دو شاگردوں پر ظاہر ہونا (بحوالہ لوقا 35:13:24) سے اِس امر کا اشارہ مِلتا ہے کہ یسوع کِس طرح اپنے شاگردوں کو سکھاتا ہے (آیات 32-27-25) خُود یسوع نے جی اُٹھنے کے بعد ظاہر ہو کر یہ واضح کر دیا کہ عہد عتیق نے کِس انداز سے اس کی رسالت کی جھلک دکھا دی تھی اِسی نے اعمال میں پطرس کا اندازِ تبلیغ متعین کیا۔

☆ ۔ ''بلکہ صاف صاف خبر دوُں گا'' 7:4 پر خصُوصی موضوع دیکھیے Parresia۔

16:26۔ ''اُس دِن تم میرے نام سے مانگو گے اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ باپ سے تمہارے لئے درخواست کروں گا''۔ اِس آیت سے ایک اہم حقیقت واضع ہوتی ہے آجکل بہت سے مسیحی یقین رکھتے ہیں کہ خُدا سے براہ راست تعلق بنا نہیں سکتے۔ تاہم بائبل یہ سکھاتی ہے کہ۔ 1۔ روح القدس مومنین کے لئے دعا کرتا ہے (بحوالہ رومیوں 27-8:26)۔ 2۔ (پہلا یوحنا 2:1) کے مطابق بیٹا مومنین کی سفارش کرتا ہے اور۔ 3۔ مومنین یسوع کی وجہ سے باپ سے براہ راست رجوع لا سکتے ہیں۔

16:27۔ ''اِس لئے کہ باپ تو آپ ہی تُم کو عزیز رکھتا ہے''۔ اصطلاح محبت (Phileo) 5:20 میں بھی آیا ہے جس سے یسوع کے لئے باپ کی محبت کا مفہوم ہے یہ نہایت شاندار آیت (یوحنا 3:16) کی تائید کرتی ہے جس میں یوحنا لفظ agapao استعمال کرتا ہے۔ یہ ناراض / خفا خُدا نہیں جس میں یسوع کو منانا پڑے گا بلکہ ایک شفیق باپ جس کے ساتھ مل کر یسوع نے کفارہ، نجات کا کام سرانجام دینا ہے۔

☆ NASB,NKJV,NRSV ''باپ کی طرف سے'' TEV,NJB ''خُدا کی طرف سے''

یہاں دو یونانی نُسخہ جاتی متفرقات ہیں (1). خُدا اور باپ (2) موجودگی یا عُجز کی غیر موجودگی۔ خُدا پی ۵، این ۱۲ اے اور این میں ظاہر ہوتا ہے جبکہ سی ۳ اور ڈبلیو میں the God ظاہر ہوا ہے۔ یہ قدرے دقیق اور غیر معمولی تحریرا الفاظ میں سیاقی تنقید نگاری کی یہی مثال ہے کہ سب سے مشکل ترین اور اصلی عبارت کو مصنفین نے بدلنے کی کوشش کی یونائیٹڈ سوسائٹیز نے اُسے ''سی'' ریٹنگ۔ دی ہے تاہم N میں باپ اور B,C.D.L میں The Father ''استعمال ہوا ہے اور یہی سب سے بہترین عبادت ہے۔

☆''کیونکہ تم نے مُجھ کوعزیز رکھا اور ایمان لائے ہو''۔ یہ دو کامل علامتی ہیں۔ یسوع میں محبت اور ایمان خُدا کی قربت کا موجد بنیے A Translator s Hand Book on the Gospel of john By Barclay New man And Eugene Nida میں نہایت دل چسپ تبصرہ''ایسے نظریات ظاہر کرتے ہیں کہ یوحنا کی نظر میں محبت ،فرمانبرداری اور ایمان، بیٹے سے اپنا تعلق ظاہر کرنے کے مختلف انداز ہیں(صفحہ 518)۔2:23پر یوحنا کے استعمال ''ایمان لانا'' کے متعلق خصُوصی موضوع دیکھیے ۔

16:28۔''مَیں باپ میں سے نِکلا....اور دنیا میں آیا ہوں''۔ یہ ایک مضارع زمانہ، کامل زمانے کی تقلید کے ساتھ ہے۔''یسوع بیت لحم میں پیدا ہوا(تجسد)اور اسکی آمد کے نتائج مستقل ہیں(بحوالہ متی28:20)۔

☆''پھر دُنیا سے رُخصت ہوکر باپ کے پاس جاتا ہُوں'' یہ آیت آنے والے صعودِ مسیح، مددگار، مطلب، روح اقدس، اور یسوع کی شفاعیہ خدمت کے آغاز کی طرف اشارہ کرتی ہے(بحوالہ پہلا یوحنا2:1)۔جیسے یوحنا1:1میں موجودگی ماقبل کا ذکر کرتی ہے اسی طرح اِس آیت میں یسوع کے جلالِ اور اختیار کی بحالی کا ذکر ہے۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:16:29-33

۲۹۔اُس کے شاگردوں نے کہا دیکھ اب تو صاف صاف کہتا ہے اور کوئی تمثیل نہیں کہتا۔۳۰۔اب ہم جان گئے کہ تُو سب کچھ جانتا ہے اور اِس کا محتاج نہیں کہ کوئی تجھ سے پُوچھے ۔اِس سبب سے ہم ایمان لاتے ہیں کہ تُو خدا سے نِکلا ہے۔۳۱۔یِسُوع نے اُنہیں جواب دِیا کیا اب تُم اِیمان لاتے ہو؟۳۲۔دیکھو وہ گھڑی آتی ہے بلکہ آ پہنچی کہ تم سب پراگندہ ہوکر اپنے اپنے گھر کی راہ لوگے اور مجھے اکیلا چھوڑ دوگے تو بھی میں اکیلا نہیں ہُوں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔۳۳۔مَیں نے تُم سے یہ باتیں اِس لِئے کہیں کہ تُم مجھ میں اِیمان پاؤ۔دُنیا میں مُصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھّو مَیں دُنیا پر غالب آیا ہُوں۔

16:29۔''صاف صاف کہتا ہے''۔دیکھئے خصُوصی موضوع Parresia، 7:4 پر۔

16:30۔''اس فقرے کو آیت 19 میں شاگردوں کے سوال کو یسوع کے جانے کی روشنی میں سمجھنا چاہیے اِس بیان کا بڑھتا ہوا لیکن نامکمل ایمان منعکس ہوتا ہے انہوں نے بہت کچھ دیکھا اور سنُا ہے آیا یہ واقعہ(بحوالہ آیت 19) اُنکی سمجھ کے حوالے سے بنیادی موڑ سنگ میل کی حسثیت رکھتا ہے؟

16:31۔''کیا تم اب ایمان لاتے ہو؟''۔ یہ ایک سوال یا محض بیان ہوسکتا ہے زیادہ تر جدید انگریزی متراجم اِسے ایک سوال گردانتے ہیں اس غیر معمولی نہایت اہم دور میں بھی رسولوں کا ایمان نامکمل تھا جدید مومنین کا ابتدائی لیکن کمزور ایمان بھی خُدا کے لِئے قابلِ قبول ہے جب وہ اپنی ہدایت، استطاعت کے مطابق یسوع کی بات کرتے ہیں یسوع کے دکھوں اور تصلیب کے دوران شاگردوں کا یسوع کو چھوڑ کر بھاگ جانا انکے کمزور ایمان کی نشانی ہے

16:32۔''تم سب پراگندہ ہوکر اپنے اپنے گھر کی راہ لوگے''۔یہ امر عیاں ہے کہ یسوع کے مقدمہ اور تصلیب کے دوران یوحنا ہی موجود تھا(بحوالہ متی 26:31 زکریاہ 13:7، یوحنا 21:1-3)۔اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے رسولوں نے وقت گذاری کے لئے دوبارہ ماہی گیری شروع کردی تھی یسوع انسانی ساتھ سے رنجیدہ تھا(بحوالہ متی 28:36,40-41-43-45)لیکن الٰہی قربت سے نہیں(8:16,29)جب تک کہ اُس نے تمام دنیا کا گُناہ سہہ نہ لیا

16:33۔''کہ تُم مجھ میں اطمینان پاؤ''۔یہ زمانہ حال عملی موضوعاتی ہے(بحوالہ 14:27)۔دونوں فاعلی اور معفولی اطمینان یسوع میں موجود اور قائم ہے۔

☆''دُنیا''۔یوحنا یہ اصطلاح خُدا کے علاوہ انسانی معاشرہ کے لِئے استعمال کرتا ہے۔

☆"خاطر جمع رکھو"۔ یہ زمانہ حال عملی صیغہ امر ہے(بحوالہ متی 9:2-22,14:27 مرقس 10:49,6:50 اعمال 23:11)۔ یہ خُدا کے یشوع سے کلام سے ملتا جُلتا ہے(بحوالہ یشوع 10:25,9:18,1:6).

☆"مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں". یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔ گتسمنی، کلوری اور خالی قبر سے پہلے ہی فتح کی یقین دہانی کرادی گئی ہے(بحوالہ پہلا کرنتھیوں 15:57)۔اس میں ذرہ برابر بھی مبالغہ نہیں ہے خُدا سب پر بااختیار ہے جیسے یسوع باپ کی محبت اور فرمابرداری کے ذریعے دنیا پر غالب آیا مومنین بھی اُس پر غالب آتے ہیں(بحوالہ پہلا یوحنا 5:4-5)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصےکے اہم معاملات پر سوچ بچار کرسکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ باب 15 اور 16 کے درمیان کیا تعلق ہے؟

2۔ آیت 5 کے ساتھ تعلق کے حوالے سے،ہم 13:36 کو کیسے سمجھ سکتے ہیں؟

3۔ برگشتہ دُنیا میں پاک رُوح کی خدمت کیا ہے؟

4۔ پاک رُوح کی ایمانداروں کیلئے کیا خدمت ہے؟

5۔ آیات 26-27، جدید مسلکی رغبتوں کی روشنی میں اتنی اہم ضروری سچائی کیوں ہے؟

یوحنا باب ۱۷ (John 17)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS4
یسوع کی دُعا	یسوع اپنے شاگردوں کیلئے دُعا کرتا ہے	یسوع کی اعلیٰ کاہنانہ دُعا	یسوع اپنے لئے دُعا کرتا ہے	یسوع کی دُعا
17:1-23	17:1-5	17:1-5	17:1-5	17:1-5
	17:6-8;17:9-19	17:6-19	یسوع اپنے شاگردوں کیلئے دُعا کرتا ہے 17:6-19	17:6-19
17:24-26	17:20-23;17:24-26	17:20-24;17:25-26	یسوع تمام ایمانداروں کیلئے دُعا کرتا ہے 17:20-26	17:20-26

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبادت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

آیات 1-26 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

ا۔ تاریخی پس منظر:۔

۱۔ یہ باب یسوع کی اعلیٰ کاہنانہ دعا (آیت 1-5) اسکے شاگردوں اور مستقبل میں اس کے پیروکاروں کے متعلق ہے اس میں شکستگی (بحوالہ 16:33) کی بجائے امید، اعتماد کی فضا ہے۔

۲۔ یسوع کی اندراج کردہ طویل ترین دعا ہے

۳۔ اِس باب کو مختلف موضوعات میں تقسیم کرنا مشکل ہے کیونکہ ایک سے مقاصد بار بار دہرائے گئے ہیں یہ متواتر و مسلسل واقعات کی داستان کی مانند ہے اہم الفاظ، جلال، دنیا، جاننا، بھیجا گیا، نام، دنیا اور، ایک ہیں۔

۴۔ اِس باب میں روح القدس کا ذکر نہیں ہے ابواب 14-16 میں روح القدس کی اہمیت کی وجہ سے یہ امر حیران کن ہے۔

ب۔ آیات 6:19 میں رسولوں کی خصوصیات:

۱۔ وہ چنے ہوئے ہیں۔

۲۔ وہ فرمانبردار ہیں۔

۳۔ وہ خُدا اور مسیح کو جانتے ہیں۔

۵۔ یسوع اُنکے لِئے دعا مانگتا ہے۔

۶۔ وہ دنیا میں موجود ہیں۔

۷۔ وہ یسوع کے اختیار میں مُلبس ہیں۔

۸۔ جیسے باپ اور یسوع ایک ہیں اُن کی مانند وہ بھی ایک ہیں۔

۹۔ اُنہیں اسکی خوشی حاصل ہے۔

۱۰۔ وہ اِس دنیا کے نہیں۔

۱۱۔ وہ حق سے مسح کئے جاتے ہیں۔

۱۲۔ جیسے وہ بھیجا گیا تھا ایسے ہی وہ بھی بھیجے گئے ہیں۔

۱۳۔ جیسے باپ یسوع سے پیار کرتا ہے ویسے ہی اُنہیں بھی محبت ملتی ہے۔

ج۔ یوحنا میں ''جلال'' کی اصطلاح

ا۔ یونانی توریت ہفتاوی Saptuagint میں تقریباً پچیس عبرانی الفاظ کا ترجمہ DOXA سے کیا گیا ہے اہم اصطلاح KABOD ہے جس سے مراد مختلف، وزن، بوجھ، قابلیت، ساکھ، شہرت، عزت، وقار، یا شان وشوکت ہے (بحوالہ براؤن، ڈرائیور اور برگز، صفحہ 458)۔

۲۔ یونانی اصطلاح doxa ''فعل'' سوچنا، خیال کرنا، خیال رکھنا، سے مشتق ہے جس سے مراد شہرت، عزت، وقار ہے۔

۳۔ یوحنا میں اِس لفظ کے مختلف معنی ہیں۔

ا۔ الٰہی جلال (بحوالہ آیات 12:16,12:40,1:14,4:10,22)۔

ب۔ یسوع کے نشانات، تعلیمات اور فسح کے ہفتہ کے کاموں کے ذریعے خُدا کا اظہار (بحوالہ آیات (11:4,40,7:18,2:11,1:14,4:10)۔

ج۔ خاص طور پر صلیب (بحوالہ آیات 13:31-32,12:23,7:39,1:4)

یہاں یقیناً اِن استعمالوں کے درمیان کُچھ روانی ہے۔ بنیادی سچائی یہ ہے کہ یسوع اور اُس کے کاموں سے پوشیدہ خدا کا انکشاف ہوتا ہے۔

الفاظ اور ضربِ اُلمثال کی تحقیق:۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 17:1-5

ا۔یِسُوع نے یہ باتیں کہیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کہا اَے باپ! وہ گھڑی آ پہُنچی۔ اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کرتا کہ بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔ ۲۔ چنانچہ تُو نے اُسے ہر بشر پر اختیار دِیا ہے تاکہ جنہیں تو نے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے۔ ۳۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدایِ واحِد اور برحق کو اور یِسُوع مسیح کو جِسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔ ۴۔ جو کام تو نے مجھے کرنے کو دِیا تھا اُس کو تمام کر کے مَیں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا۔ ۵۔ اور اب اَے باپ! تُو اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پَیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنادے۔

17:1۔ ''یسوع نے یہ باتیں کہیں''۔ اس کا اشارہ لازمی طور پر ابواب 16-13 میں بالا خانے کے واقعات کی طرف ہے۔

☆ ''اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کہا'' آسمان کی طرف کھلی آنکھیں ہاتھ اور سر اُٹھانا عام یہودی طریقہ دعا تھا (بحوالہ 11:41 مرقس 7:34، زبور 123:1)۔ یسوع اکثر دعا کیا کرتا تھا یہ لوقا کی انجیل کے ابواب و آیات 23:24,22:41-45,11:1،9:18-28,6:12,5:16,3:21 میں واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔

☆ ''باپ''۔ یسوع عموماً اس اصطلاح کے ذریعے الٰہی شخصیت کو مخاطب کرتا ہے (بحوالہ 12:27-28,11:41، متی 11:25-27، لوقا 22:42,23:34) یسوع کی زبان ارامی تھی یسوع باپ کے لِئے ''ابا'' کا لفظ استعمال کرتا ہے ارامی زبان میں چھوٹے بچے گھر میں اپنے باپ کو ''ابا'' کہتے ہیں (بحوالہ مرقس 14:36)۔

☆ ''وہ گھڑی آ چکی ہے''۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع اپنی رسالت کا مقصد اور وقت جانتا تھا (بحوالہ 2:4، 13:1,12:23,8:20,7:6-8,30) غیر معمولی اور پوشیدہ حالات سے وہ مغلوب نہیں ہوا۔

☆''اپنے بیٹے کا جلالِ ظاہر کرے''۔ یہ مضارع عملی صیغہ امر ہے (بحوالہ یوحنا 39-13:31-32,12:23,4:7) اِن کے مطابق یسوع اپنی موت کے لِئے ایک سی اصطلاحات استعمال کرتا ہے۔ اس اصطلاح کا تعلق یسوع میں پہلے سے موجود مرتبہ خُداوندی سے بھی ہے (بحوالہ 1:14 اور آیات 5,24)۔ یسوع کے کاموں نے باپ کو جلال دیا اور اِسی میں باہمی تعاملِ تھا۔ 1:14 پر نوٹ دیکھیے۔

17:2 ''ہر بشر پر اختیار''۔ ایک محنت کش بڑھئی کی جانب سے یہ ایک پُر جلال بیان دیا گیا ہے (بحوالہ یوحنا 5:27، متی 11:27,28:18، لوقا 10:22)۔ اصطلاح ''اختیار'' (exousia) وہی ہے جو 19:10-11,5:27,1:12 میں استعمال ہوئی ہے۔ اسے قانون حق، اختیار، اور طاقت کے طور پر بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے'' لفظ سارا بدن'' واحد ہے (عبرانی لفظ جس سے مراد تمام نوعِ اِنسان ہے بحوالہ پیدائش 6:12، زبور 65:2,145:21، یسعیاہ 66:23,40:5، یوئیل 2:28)۔

☆ ''کہ جنہیں تُو نے اُسے بخشا ہے اُن سب کو'' ۔ اصطلاح ''جنہیں''، فعل لازم واحد ہے جس سے مراد الگ الگ اشخاص کی بجائے شاگردوں اور یسوع کا بدن ہے۔ فعل کامل عملی علامتی ہے جو ایک دیرپا تحفہ / نعمت سے متعلق ہے یہ پیشگی علم اور چناؤ کے الہیاتی نظریہ کا حوالہ دیتا ہے (بحوالہ آیات 6,9,12,6:37,39، رومیوں 8:29-30، افسیوں 1:13-14)۔ پرانے عہدنامے میں چناؤ / مخصوصیت خدمت جبکہ نئے عہدنامے میں یہ روحانی، محفوظ / بے خطر ابدی نجات کے لِئے ہے مومنین بھی خدمت کے لِئے بُلائے جاتے ہیں مخصوصیت / چناؤ محض الہی عمل نہیں بلکہ انسانی ذمہ داری / فرض بھی ہے اس کا نکتہ نظر موت نہیں بلکہ زندگی ہے مومنین کو اعلی مقام کی بجائے پارسائی کیلئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ اس جملے کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ خُدا چند انسانوں کو یسوع عطا کرتا ہے اور دوسروں کو نہیں۔

☆ ''وہ ہمیشہ کی زندگی دے''۔ ابدی زندگی یسوع کے ذریعے خُدا کی ایک نعمت ہے (بحوالہ 10:28,6:40,47,5:21,26، پہلا یوحنا 5:11,2:25)۔ اس کا مطلب ''خدا کی زندگی''، نئے ''دوَر کی زندگی'' یا جی اُٹھنے کی زندگی ہے بنیادی طور پر یہ مقدار کی بجائے معیار ہے۔

17:3 ''اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے''۔ ہمیشہ کی زندگی کی یہ تعریف یوحنا نے استعمال کی ہے یہ آیت مسیحت کی دو اہم سچائیوں کو ظاہر کرتی ہے: 1۔ خدا کی وحدانیت (استثناء 6:4-6) اور۔ 2۔ یسوع بطور داؤد کی نسل سے الہی مسیحا بحوالہ دوُسرا سیموئیل 7)۔

☆''کہ وہ تجھ کو جانیں''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی موضوعاتی ہے۔ گو کہ سچائی کی توثیق ہونا ہے لیکن یہ نہ صرف خدا کے بارے میں عارفانہ / دانشمندانہ علم کو ظاہر کرتا ہے بلکہ ذاتی تعلقات کے سامی معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ تاہم خُدا کا مکمل اور بھرپور انکشاف / ظہور، حقیقی یسوع المسیح ہے (بحوالہ 1:12,14 کُلسیوں 1:15 عبرانیوں 1:3) اور اسی سچ کو سب نے تسلیم، پانا، توبہ کرنا، اطاعت کرنا، اور اُسی میں قائم رکھنا ہے۔

☆ ''خُدائے واحد اور برحق''۔ صرف اور صرف خدائے واحد کے تصور کی وجہ سے عہد عتیق یکتا ہے۔ (بحوالہ خروج 8:10,9:14، استثناء 6:4,33:26,4:35,39، پہلا سیموئیل 2:2، دوُسرا سیموئیل 7:22، پہلا سلاطین 8:23، یسعیاہ 37:20 ,46:9,45:6-7,14:18,21,22,44:6,8، پہلا کرنتھیوں 8:4-6، تمیتھیس 1:7، یہوداہ 25)۔ منصفانہ طور پر یہ کہنا لازم ہے کہ پرانے عہد میں خدائے واحد کا تصور مشرق قریب کی بہت سی روحانی شخصیات کے بالکل متضاد ہے دیگر روحانی ہستیاں ہیں لیکن خدا صرف ایک ہے۔ پرانے عہدنامے میں کئی جگہوں پر الوہیم (کئی خدا) کا ذکر ہے (لیکن میرے لِئے ایک ہی) موسیٰ نے بھی دوسری روحانی ہستیوں کی موجودگی کو پہچانا اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوسری اقوام کے بت کوئی حقیقت تھے لیکن یہ کہ ان مجسموں کے پس منظر میں ارواح پرستی تھی (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 10:19-20)۔
دوسرا اسم صفت سچ / راست / حقیقت (alethinos) ہے اس سے مشابع اور اصطلاحات (alethes) یوحنا کی تحریروں میں اکثریت سے استعمال ہوئی ہیں پھر بھی ان کے مفہوم کرنا مشکل ہے یہ وسیع عبارت کے حامل ہیں (معنی کے لحاظ سے)۔ پرانے عہدنامے کا استعاراتی پس منظر وہ ہے جو معتبر، ایماندار، اور وفادار ہے (Emeth سے) یونانی پس منظر وہ ہے جس سے مراد عیاں، واضح، غیر مخفی، اور واضح طور پر ثابت شُدہ ہے بعض معنوں میں اس سے مراد سچ بمقابلہ جھوٹ ہے (بحوالہ ططس 1:2)۔ یونانی اصطلاح

(Alethinos) کے اختتامی حروف (Inos) کا مطلب ہے جس سے کوئی چیز بنائی جائے۔ ممکنہ طور پر مندرجہ ذیل جدول میں اس اصطلاح کے استعمال کے بارے میں زیادہ وضاحت ہوگی۔

خصوصی موضوع: یوحنا کی تحریروں میں ''حق''

۱۔ خدا باپ

ا۔ خدا سچا ہے *معتبر* ہے (بحوالہ یوحنا 3:33, 7:18-28, 8:26, 17:3، رومیوں 3:4، پہلا تھسلنیکیوں 1:9، پہلا یوحنا 5:20، مکاشفہ 6:10)

ب۔ خدا کی راہیں راست ہیں۔ (بحوالہ مکاشفہ 15:3)

ج۔ خدا کی عدالت / فیصلے / حکم درست ہیں۔ (بحوالہ مکاشفہ 19:2,16:7)

د۔ خدا کے احکامات درست ہیں۔ (بحوالہ مکاشفہ 19:11)

۲۔ خدا بیٹا

ا۔ بیٹا راست / سچا / حق ہے۔

ا۔ سچی روشنی / حقیقی نور (بحوالہ یوحنا 1:9، پہلا یوحنا 2:8)۔

2۔ حقیقی انگور کا درخت (بحوالہ یوحنا 15:1)

3۔ جلال اور صداقت سے معمور (بحوالہ یوحنا 1:14-17)

4۔ وہ صداقت ہے / وہ حق ہے (بحوالہ یوحنا 8:32,14:6)

5۔ وہ سچا / راست ہے (بحوالہ مکاشفہ 19:11,3:7,14)

ب۔ بیٹے کی گواہی سچی ہے۔ (بحوالہ یوحنا 18:37)

۳۔ اسکا موازنہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

ا۔ موسوی شریعت بمقابلہ یسوع کا جلال اور حق (بحوالہ یوحنا 1:17)

ب۔ بیابان میں مسکن بمقابلہ آسمانی مسکن

۴۔ یوحنا میں اِس لفظ کی کئی ایک عبرانی اور یونانی اشکال ہیں یوحنا ان تمام کو باپ اور بیٹے کو دو اشخاص، دو پیغام دینے والے (اور یہ پیروکاروں کو پہنچانا ہے) کے طور پر استعمال کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 19:35,4:13، عبرانیوں 10:22، مکاشفہ 22:26)۔

۵۔ یوحنا کی نظر میں یہ دو خصوصیات صرف اور صرف ایک ہی خدا کی حقیقی ربانیت اور کفارہ (نہ کہ محض علم و حقائق) کے مقاصد کے تحت یسوع کو بحیثیت اسکے حقیقی ظہور کے طور پر بیان کرتی ہیں۔

☆ ''اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے''۔ باپ کی طرف سے یسوع کے بھیجے گئے ہونے کی اہمیت یوحنا میں ایک متواتر اعلیٰ درجے کی شمولیت ہے (بحوالہ 3:17,34;5:36, 20:21,17:3,8,18,21,23,25,38;6:29,38,57;7:29;8:42;10:36;11:42) سرکاری نمائندے کی حیثیت سے بھیجے گئے کے لِئے ربی (Apostello) کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

17:4 ''میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا''۔ (13:31-32 پر نوٹ دیکھیے) اصطلاح ''جلال'' دو معنوں میں استعمال ہوسکتا ہے: 1۔ جلال دینا اور۔ 2۔ جلال ظاہر کرنا۔ اور آیت 6 دوسرے معنی کی حامل ہے یعنی جلال ظاہر کرنا تھا (بحوالہ 1:14,18)۔

☆۔ ''وہ کام انجام دیا'' یونونی لفظ (TELOS) کا مطلب ''پورے طور پر مکمل کرنا ہے (19:30,5:36,4:34) اس کام کی تین سطحیں تھیں۔ 1۔ باپ کا جلال ظاہر کرنا (بحوالہ

یسوع کا کام جاری ہے(بحوالہ پہلا یوحنا2:1)۔

17:5۔''جلال۔۔۔جلالی بنا''۔اس آیت کی مضبوط دلیل یسوع کی پیشتر از موجودگی ہے(بحوالہ 1:1,15، 6:62، 8:58، 16:28، 17:11,13,24، دُوسرا کرنتھیوں 8:9، فلپّیوں 2:6-11، کلسیوں 1:17، عبرانیوں 1:3، 8-10:5)۔یسوع نے اپنے نشانات اور معجزات کے ذریعے شاگردوں پر جلال ظاہر کیا(بحوالہ 1:14، 2:11، 11:4،40، 12:28)۔اب اسکی موت مردوں میں سے جی اُٹھنا اور آسمان پر واپس صعود اسکا قطعی جلال ہوگا۔1:14 پر''جلال'' پر نوٹ دیکھیے۔

NASB(تجدید شُدہ) عبارت:17:6-19

۶۔مَیں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تو نے مجھے دُنیا میں سے دِیا۔وہ تیرے تھے اور تُو نے اُنہیں مُجھے دِیا اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کِیا ہے۔۷۔اب وہ جان گئے کہ جو کُچھ تُو نے مُجھے دِیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے۔۸۔کیونکہ جو کلام تُو نے مُجھے پہُنچایا وہ مَیں نے اُن کو پہنچا دِیا اور اُنہوں نے اُسے قبُول کِیا اور سچ جان لِیا کہ مَیں تیری طرف سے نِکلا ہُوں اور وہ اِیمان لائے کہ تُو نے ہی مُجھے بھیجا۔۹۔مَیں اُن کے لِئے دِرخواست کرتا ہوں مَیں دنیا کے لِئے درخواست نہیں کرتا بلکہ جنہیں تُو نے مُجھے دِیا ہے کیونکہ وہ تیرے ہیں۔۱۰۔اور جو کُچھ میرا ہے وہ سب تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ میرا ہے اور اِن سے میرا جلال ظاہر ہُوا ہے۔۱۱۔مَیں آگے کو دُنیا میں نہ ہُوں مگر یہ دُنیا میں ہے اور مَیں تیرے پاس آتا ہُوں۔اَے قُدّوس باپ!اپنے اُس کے نام وسِیلہ سے جو تُو نے مُجھے بخشا ہے اُن کی حفاظت کرتا کہ وہ ہماری طرح ایک ہُوں۔۱۲۔جب تک مَیں اُن کے ساتھ رہا مَیں نے تیرے اُس نام کے وسیلہِ سے جو تُو نے مجھےُ بخشا ہے اُن کی حفاظت کی۔مَیں نے اُن کی نِگہبانی کی اور ہلاکت کے فرزند کے سِوا اُن میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا تا کہ کتابِ مُقدّس کا لکھا پُورا ہو۔۱۳۔لیکن اب مَیں تیرے پاس آتاہُوں اور یہ باتیں دُنیا میں کہتاہوُں تا کہ میری خوشی اُنہیں پُوری پُوری حاصِل ہو۔۱۴۔مَیں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دِیا اور دُنیا نے اُن سے عداوت رکھّی اِس لِئے کہ جِس طرح مَیں دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں۔۱۵۔مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو اُنہیں دنیا سے اُٹھالے بلکہ اُس شرِیر سے اُن کی حفِاظت کر۔۱۶۔جِس طرح میں دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں۔۱۷۔اُنہیں سچائی کے وِسیلہ سے مُقدّس کر۔تیرا کلام سچّائی ہے۔۱۸۔جِس طرح تُو نے مُجھے دُنیا میں بھیجا اُسی طرح مَیں نے بھی اُنہیں دُنیا میں بھیجا۔۱۹۔اور اُن کی خاطر مَیں اپنے آپ کو مُقدّس کرتاہُوں تا کہ وہ بھی سچائی کے وِسیلہ سے مُقدّس کئے جائیں۔

17:6۔''مَیں نے تیرے نام کو ظاہر کیا''۔عبرانی ناموں کا مقصد کردار کو بھی ظاہر کرنا تھا(بحوالہ آیات 11,12,25-26، زبور 9:10)۔الہیاتی طور پر اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ یسوع کو دیکھنا ہی خدا کو دیکھنا ہے(بحوالہ یوحنا 1:8,11-8-14، کلسیوں 1:15، عبرانیوں 1:3)۔

☆۔''اُن آدمیوں پر، جنہیں تو نے دُنیا میں سے مُجھے دیا ہے''۔الہیاتی طور پر یہ بلاہٹ/چناؤ/مخصوص ہونے کے بارے میں ہے۔(بحوالہ آیات 2,9,24;6:37,39)۔

☆۔''اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے''۔فرمابرداری از حد ضروری ہے(بحوالہ 14:23، 15:10,20، 8:51,55) یہی لفظ پرانے عہد نامے کے''معصوم/بے گُناہ'' کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔(بحوالہ نوح پیدائش، 6:9۔ابرہام، پیدائش 17:1، اسرائیل، استثنا 18:13، ایوب، ایوب 1:1)۔اس کا مطلب مکمل فرمانبرداری یا گناہ سے بے عیب ہونا نہیں بلکہ جو کچھ ظاہر ہوا، ظاہر کیا گیا ہے جہاں تک یہ شاگردوں کا یسوع پر ایمان، یسوع کی فرمانبرداری اور اسکی طرح ایک دوسرے سے پیار کرنے کا تعلق ہے اسے قبول کرنے کی خواہش/ضرورت اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔

17:7''اب وہ جان گئے''۔یہ ایک کامل عملی علامتی''اُس''(holi) کی تقلید کے ساتھ ہے جو پیغام کے مواد کا حوالہ ہے۔

☆''کہ جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے''۔یسوع نے وہی کہا جو باپ کی جانب سے اس پر ظاہر کیا گیا۔(بحوالہ آیت 8:716، 12:48-49)۔

17:8۔''اور انہوں نے اُس کو قبول کیا''۔ یسوع کے پاس خدا کا پیغام تھا اس جملے میں کوئی براہ راست بیان کردہ فاعل نہیں ہے۔1:2 میں براہِ راست مفعول یسوع بذات خود ہے اور یہاں اِس سے مراد وہ پیغامِ خداوندی ہے جو یسوع لے کر آیا اس سے اناجیل کے دو پہلو 1۔ایک شخص۔2۔ایک پیغام کی حیثیت سے واضح ہوتے ہیں

☆''انہوں نے قبول کر لیا اور۔۔۔۔سچ جان لیا''۔ یہ مضارع عملی علامتی ہیں۔ یہ یسوع کے الٰہی ابتدا سے ہونے اور پیغام کا حوالہ ہے(بحوالہ 17:18,21,23,25.16:30,12:48-49,6:68-69,5:19)۔

17:9 ''مَیں انکے لِئے درخواست کرتا ہوں''۔ یسوع ہمارا ثالث اور وکیل ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:1)۔ باپ اور روح القدس دونوں اس ضمن میں اکھٹے شامل ہیں(بحوالہ 16:26-27، رومیوں 8:26-27)۔ پاک تثلیث کے تینوں اشخاص کفارہ کے تمام پہلوں میں شامل ہوتے ہیں۔

☆''دنیا''۔(Kosmos) کوئی اٹھارہ بار اس باب میں استعمال ہوا ہے۔ یسوع المسیح :1۔ زمین(بحوالہ 17:5,24)اور 2۔ ایمانداروں کے برگشتگی سے تعلق کے بارے میں فکرمند ہے (بحوالہ 17:6,9,11,13,16,17,18,21,23,1:10)۔ یوحنا کی تحریروں میں اس اصطلاح کا خصوصی مطلب خدا کے علاوہ قائم انسانی معاشرہ ہے بعض اوقات اس کا مطلب 1۔ زمین۔2۔ زمین پر تمام زندہ اشیاء یا ۔3۔ خدا کے علاوہ زندگی ہے۔

17:10۔''اور جو کچھ میرا ہے وہ سب تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ میرا ہے''۔ اس سے پاک تثلیث کی وحدت الوجودگی ظاہر ہوتی ہے(بحوالہ 16:15,11:22-23)۔

☆۔''اور ان سے میرا جلال ظاہر ہوا ہے''۔ یہ کامل مجہول علامتی ہے۔ جیسے یسوع باپ کا وقار بلند کرتا ہے اسی طرح شاگرد کی زندگی یہ ہے کہ وہ یسوع کا وقار بلند کرے ذمہ داری کی یہ نہایت زریں مثال ہے۔

17:11۔''مَیں آگے کو دنیا میں نہ ہوگا''۔ اس کا اشارہ مستقبل قریب میں صعود مسیح کی طرف تھا جب اس نے باپ کی طرف واپس لوٹنا تھا(بحوالہ اعمال 1:9-10)

☆''مقدس باپ'' لفظ پاک/مقدس نئے عہدنامے میں پرانے عہدنامے کی نسبت باپ کے لئے اتنی زیادہ دفعہ استعمال نہیں ہوا۔(بحوالہ پہلا پطرس 1:16، مکاشفہ 4:8)۔ یہ خصوصی آیات(Hagios)17, 19 میں بالترتیب شاگردوں اور یسوع کے لئے استعمال ہوئی ہے۔ علم نحو(Etymology) کی رُو سے بنیادی طور پر اس کے ماخذ کا مطلب'' الگ کرنا/جدا کرنا ہے'' اس سے مراد خدا کے کاموں میں خصوصاً استعمال ہونے والے اشخاص، جگہیں اور چیزیں ہیں یہ خدا کی ہستی مطلق کے کردار نیز طبعی/مادی، زمینی اور فانی اشیاء سے فرق کو بھی بیان کرتا ہے یسوع مقدس تھا اسی طرح اس کے شاگرد بھی اس کی مانند ہو کر مقدس ہونے کا اظہار کرتے ہیں لفظ پارساء یونانی لفظ(Holy) سے مشتق ہے مومنین پاک/راست/مقدس ہیں کیونکہ وہ یسوع مسیح میں ہیں لیکن انہوں نے مقدس ہونا ہے کیونکہ وہ اس کے لِئے، اس کی مانند اور اسی میں جیتے/زندہ ہیں۔

☆۔'' تا کہ وہ ہماری طرح ایک ہوں''۔ یہ زمانہ حال موضوعاتی ہے، یہ تثلیث کا خدا کے ساتھ باہمی اتحاد کو ظاہر کرتا ہے(بحوالہ آیات 21,22,23) مسیحیوں کے لئے یہ ایک نہایت اہم حاجت اور ذمہ داری بھی ہے ہمارے دور میں یہ نایاب مماثلت کی بجائے اِتحاد بنیادی ہے

17:12۔''مَیں نے انکی حفاظت کی۔۔۔۔۔مَیں نے انکی نگہبانی کی''۔ یہ پہلا فعل غیر کامل زمانہ اور دوسرا مضارع زمانہ ہے۔ یہ دونوں ایک سے ہیں اس عبارت کا مرکزی خیال یسوع کی مسلسل نگہبانی ہے(بحوالہ پہلا پطرس 1:3-9)ایم آر ونسنٹ اپنی تصنیف ''نئے عہدنامے میں الفاظی تحقیق'' جلد اوّل میں ان دونوں اصطلاحوں میں امتیاز/فرق بیان کرتا ہے۔ اسکے مطابق پہلی(Tereo) کا مطلب قائم رکھنا، اور دوسری(Phulasso) کا مطلب نگہبانی کرنا ہے(صفحہ 496)۔

☆۔''ان میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا''۔ یہ یسوع کی نگہبانی/حفاظت کی قوت کو ظاہر کرتا ہے(بحوالہ 6:37,39,10:28,29)،(Appollumi) کا ترجمہ کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ دوہرے مفہوم میں استعمال ہوا ہے جیرارڈ کٹلِ اپنی کتاب ''نئے عہدنامے کی الہیاتی لُغت'' جلد اوّل میں اس لفظ کے بارے میں رقم طراز ہے عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ اناجیلِ موافق کی طرح اس دنیا سے متعلق ''ب اور د'' (B+D) یہ ان خط کشیدہ ہیں جبکہ یوحنا اور پولوس کی تحریروں میں آئندہ حوالے کے بارے میں ''الف اور ج'' (A+C) خط کشیدہ

ہیں (جیرارڈ کٹل نے صفحہ 394 پر) جو نکات اس نے دیئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

الف۔ ''تباہ کرنا یا مار ڈالنا''

ب۔ ''کھو دینا یا کسی سے نقصان اٹھانا''

ج۔ ''ہلاک ہو جانا/مر جانا/ختم ہو جانا''

د۔ ''گم کر دیا جانا''

یہ اصطلاح ابدی موت کے معنی بتانے کے لئے بھی اکثر استعمال ہوئی ہے (کھا جانے والی آگ) یعنی قیامت کے بعد نااہل لوگوں کے لئے ابدی موت ہی ہو گی اس سے دانیال (12:2) کی نفی کا تاثر پیدا ہوتا ہے اناجیل موافقِ اور پولوس اور یوحنا کی تحریروں میں استعاراتی طور پر اسے مادی/جسمانی بربادی کی بجائے روحانی محرومی کے مابین جو امتیاز ہے اس میں اس کا بھی فقدان ہے:10:10 پر اہم موضوع دیکھیے۔ تباہی (Apollumi)۔

☆۔''ہلاکت کے فرزند کے سوا''۔ اس کا واضح طور پر اشارہ یہوداسکریوتی کی جانب ہے یہی اصطلاح دوسرا تھسلنیکیوں 2:3 میں بشرِ گناہ (روزِ آخرت میں مخالفِ مسیح) کے لئے بھی استعمال ہوئی ہے یہ ایک عبرانی محاورہ ہے جس کا مطلب ہے ''وہ جس نے لازماً کھو جانا ہے''/وہ جس نے لازماً ہلاک ہو جانا ہے'' اور فرزندِ ہلاکت کے سوا کوئی ایک بھی ہلاک نہیں ہوا'' ابتدائی آیت میں لفظ ہلاک/کھونا (Lost) کے بارے میں یہاں ابہام موجود ہے۔

خصوصی موضوع: اِلحاد/برگشتگی/کفر'' (APHISTEMI)

یونانی اصطلاح (Aphistemi) کا لسانیات میں وسیع دائرہ کار ہے تاہم اِلحاد/برگشتگی/کفر کی اصطلاح اسی یونانی لفظ سے مشتق ہے اور جدید قارئین کے لئے اس کا استعمال مضر ہو سکتا ہے گھڑی گھڑی تعریف کے بجائے سیاق و سباق زیادہ اہم ہے۔ یہ حرف ربط (Apo) کا مرکب لفظ ہے جس کے معنی ''از'' یا کسی سے دور اور (histemi) بیٹھنا'' کھڑے ہونا'' اور ''قائم کرنا ہیں۔ درج ذیل (غیر الہیاتی) استعمال پر غور فرمائیں:

1۔ مادی جسمانی طور پر ہٹا دینا/نکال دینا۔

الف۔ عبادتخانے میں سے (لوقا 2:37)

ب۔ گھر میں سے (مرقس 13:34)

ج۔ کسی شخص میں سے (مرقس 12:12,14:50، اعمال 5:38)

د۔ تمام اشیاء میں سے (متی 19:27-29)

2۔ سیاسی طور پر ہٹا دینا (اعمال 5:37)

3۔ رشتہ ختم کر دینا (اعمال 22:29,19:9,15:38,5:38)

4۔ قانونی طور پر لاتعلقی (طلاق وغیرہ) استثنا۔ 24:1-3 نئے عہد نامے میں متی 19:7,5:31 مرقس 10:4، پہلا کرنتھیوں 7:11)

5۔ قرض سے دستبردار کر دینا (متی 18:24)

6۔ چھوڑ کر لاتعلق ظاہر کرنا (متی 22:27,4:20، یوحنا 16:32,4:28)

7۔ نہ چھوڑ کر تعلق ظاہر کرنا (یوحنا 14:18,8:29)

8۔ اجازت دینا (متی 19:14,13:30، مرقس 4:6، لوقا 13:8)

الہیاتی معنوں میں بھی اسکا وسیع استعمال ہے:

1۔ گناہوں کی معافی (خروج 32:32، LLX، گنتی 14:19، ایوب 42:10 اور نیا عہد نامہ میں متی 6:12,14:15، مرقس 11:25-26)

2۔ گناہ سے کنارہ کرنا (دوسرا تیمتھیس 2:19)

3۔ دوری اختیار کر کے نظر انداز کرنا۔

الف۔ قانون سے (متی 23:23، اعمال 21:21)

ب۔ ایمان سے (حزقیال 20:8، LLX، لوقا 8:13، دوسرا تھسلنیکوں 2:3، تمیتھیس 4:1، عبرانیوں 2:13)

جدید دور کے مومنین کئی ایک ایسے سوالات اٹھاتے ہیں جن کے بارے میں نئے عہد نامے کے مصنفین نے کبھی سوچا بھی نہ ہوگا ان میں سے ایک زمانہ حال کے رجحان ایمان کو وفاداری سے الگ کرنا بھی ہے بائبل میں ایسی شخصیات کا ذکر بھی ہے کہ جب خدا کے لوگوں کے ساتھ کچھ واقعہ ہوتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی طور پر اس میں شامل ہوتے ہیں۔

1۔ عہد عتیق

ا۔ قورح (گنتی 16)

ب۔ ایلی کا بیٹا (پہلا سیموئیل 2:4)

ج۔ شاول (پہلا سیموئیل 11:31)

د۔ جھوٹے نبی مثلاً

ا۔ استثناء 18:19-22,1-5

۲۔ یرمیاہ 28

۳۔ حزقی ایل 13:1-7

ر۔ جھوٹی نبیہ

ا۔ حزقی ایل 13:17

۲۔ نحمیاہ 6:14

س۔ اسرائیل کے بدکار رہنما مثلاً

ا۔ یرمیاہ 23:1-4,8:1-2,5:30-31

۲۔ حزقی ایل 22:23-31

۳۔ میکاہ 3:5-12

2۔ نیا عہد نامہ

الف۔ یہ یونانی اصطلاح لغوی طور apostasize ہے۔ عہد عتیق وجدید دونوں آمدِ ثانی سے قبل گناہ اور جھوٹی تعلیمات میں شدتِ کا اعادہ کرتے ہیں (بحوالہ متی 24:24، مرقس 13:22، اعمال 20:29-30، دوسرا تھسلنیکوں 2:9-12، 2، تمیتھیس 4:4)۔ اس یونانی اصطلاح کا لوقا 8:12 میں بیج بونے والے کی تمثیل میں یسوع کے الفاظ کا عکس ملتا ہے گمراہی کی تعلیم پھیلانے والے حتمی طور پر مسیحی نہیں ہے لیکن وہ مسیحیوں میں سے ہی ہیں (بحوالہ اعمال 20:29-30، پہلا یوحنا 2:19)، تاہم وہ صرف کمزور اور ناپختہ ایمان والوں کو ہی اپنے پیرو بنا سکتے ہیں یہاں الہیاتی سوال یہ ہے کہ گمراہ، غلط تعلیم دینے والے کیا کبھی مسیحی تھے؟ اس کا جواب دینا مشکل ہے کیونکہ مقامی کلیسیاؤں میں ایسے لوگ موجود تھے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:18-19) عموماً ہماری الہیاتی اور کلیسائی روایات سے کسی حوالہ کے بغیر اس سوال کا جواب دیتی ہیں (بعض لوگ بائبل کی کوئی آیت سیاق وسباق سے ہٹا کر استعمال کرتے ہیں جس سے ممکنہ طور پر تعصب واضح ہوتا ہے

ب۔ ظاہری ایمان

ا۔ یہوداہ، یوحنا 17:12

۲۔ شمعون ساحر، اعمال 8

۳۔ متی 7:21-23 میں جن کے بارے میں بات کی گئی ہے

۴۔ وہ جن کے بارے میں متی 13 میں بات کی گئی

۵۔ ہمنا لیس اور سکندر، پہلا تمیتھیس 1:19-20

۶۔ ہمنا لیس اور فلیتس، دوُسرا تمیتھیس 2:16-18

۷۔ دیماس، دوُسرا تمیتھیس 4:10

۸۔ جھوٹے رسول، دوُسرا پطرس 2:19-20، یہوداہ 12-19

۹۔ مخالفِ مسیح، پہلا یوحنا 2:8-19

ج۔ بے کار/ بے پھل/ بے فائدہ ایمان

ا۔ متی 7 باب

۲۔ پہلا کرنتھیوں 3:10-15

۳۔ دوُسرا پطرس 1:8-11

ہم مندرجہ بالا عبارات کے بارے میں شاذ و نادر ہی غور کرتے ہیں کیونکہ ہماری منظّم الہیات (کیلون ازم، آمنین ازم) ہمیں طے شُدہ جوابات دیتی ہے اس مسئلہ کو اٹھانے سے پہلے کوئی فیصلہ نہ دیں میرا مطلب کلامِ مقدس کی تفسیر کا مناسب انداز ہے طے شُدہ الہیات کی بجائے جو بائبل کہتی ہے اسے ترجیح دینا چاہیئے یہ طریقہ کار بہت تکلیف دہ ہے کیونکہ ہمارا طریقہ تفسیرِ بائبل، بائبل سے متعلقہ نہیں بلکہ فرقہ وارانہ (Denominational) ثقافتی یا نسبتی (والدین، دوست، پاسٹر سے متعلقہ) ہے بعض لوگ جو خدا کے لوگ شمار ہوتے ہیں اصل میں خدا کے لوگ نہیں ہوتے۔

☆۔ ''تا کہ کتاب مُقدس کا لکھا پُورا ہو''۔ یوحنا 6:70-71,13:18 میں حالہ دیا گیا زبور 41:9۔

17:13 ''تا کہ میری خوشی اُنہیں پُوری پُوری حاصل ہو''۔ یہ زمانہ حال موضوعاتی اور کامل مجہول صفت فعلی ہے۔ کیا ہی شاندار وعدہ ہے (بحوالہ 16:24,13:18) پہلا یوحنا 1:4، اور دوُسرا یوحنا 12 میں یوحنا نے بالکل یہی جملہ دہرایا ہے۔

17:14۔ ''مَیں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دیا''۔ اصطلاح ''کلام'' یونانی لفظ (Logos) ہے اس کا یونانی مترادف (rehma) آیت 8 میں استعمال ہوا ہے یہ یسوع کی تعلیمات شخصیت اور مثال کے ذریعے الٰہی مکاشفہ کا ثبوت ہے یسوع کلمہ ہے اور کلمہ ہی اس نے دیا ہے۔ کلمہ بیک وقت شخصی اور دانشمندانہ اہمیت کا حامل ہے۔ دُنیا دونوں شخص اور شناسائی کا مواد ہے۔ ہم انجیل کو بحیثیت شخص قبول کر کے اس کے پیغام پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

☆ ''اور دُنیا نے اُن سے عداوت رکھی''۔ دُنیا کی طرف سے ٹھکرائے جانا یسوع کے ذریعے قبول کئے جانے کا نشان ہے (بحوالہ یوحنا 15:18-20)۔

☆ ''وہ بھی دنیا کے نہیں''۔ مومنین دنیا میں ہیں لیکن دنیا کے نہیں ہیں (بحوالہ آیت 16 پہلا یوحنا 2:15-17)۔

☆ ''کہ جس طرح مَیں دنیا کا نہیں''۔ دنیا سے مراد فانی انسانی عہد اور فرشتوں کی بغاوت ہے (بحوالہ 8:23)۔

17:15 ''مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تُو اُنہیں دنیا سے اُٹھا لے''۔ مسیحیوں کا دنیا میں ایک مشن ہے (بحوالہ آیت 18 متی 28:19-20، اعمال 1:8) یہ ان کے لئے آرام کا وقت نہیں۔

☆ NASB,NKJV ’’اُس شریر سے‘‘ NRSV ’’اُس شریر سے‘‘ TEV,NJB ’’اُس بدکار سے‘‘

یہ اصطلاح بے جنس یا مذکر ہے۔ اکثر اس ادبی اور لفظی اکائی سے مراد ذاتی برائی کی قوت ہے (بحوالہ 12:31، 13:27 ,16:11,14:30) لہذا اِس آیت میں بھی متی 5:5,37,6:13,13:19,38) کی طرح ’’اُس شریر سے‘‘ ہونا چاہئے (بحوالہ دوُسرا تھسلنیکیوں 3:3، پہلا یوحنا 2:13-14,3:12,5:18,19)۔

17:17 ’’مقدس کر‘‘۔ یہ لفظ ’’پاک‘‘ (hagios) سے مشتق مضارع عملی صیغہ امر ہے مومنین یسوع کی مشابہت میں بلائے جاتے ہیں (بحوالہ آیت 19، رومیوں 8:24، گلتیوں 4:19، پہلا تھسلنیکیوں 5:23)۔ یہ صرف حق / کلمہ سے آگاہی سے ممکن ہوسکتا ہے جو کہ زندہ کلمہ (یسوع بحوالہ 10:36) اور تحریری کلمہ (بائبل بحوالہ 15:3) ہے۔

☆ ’’تیرا کلام سچائی ہے‘‘۔ خدا کے بارے میں یسوع کا پیغام سچائی کا حوالہ دیتا ہے (بحوالہ 8:31-32)۔ یسوع کو کلمہ (Logos بحوالہ 1:1,14) اور خدا کی سچائی (بحوالہ 14:6) دونوں کہا جاتا ہے۔ روح القدس کا اکثر سچائی کے روح کی حیثیت سے ذکر ہوتا ہے (بحوالہ 16:13,15:26,14:17)۔ غور کریں کہ مومنین بھی سچائی (بحوالہ آیت 19 کامل مجہول صفت فعلی) اور روُح اُلقدس (بحوالہ پہلا پطرس 1:2) سے پاک ٹھہرائے جاتے ہیں۔ سچ / سچائی کے یونانی ماخذ کے بارے میں تفصیل کے لئے سچائی / حق پر خصُوصی موضوع 6:55,17:3 پر دیکھیئے۔

17:18 ’’جس طرح تو نے مجھے دنیا میں بھیجا‘‘۔ یسوع کی فرمابرداری اور خدمت سے لبریز زندگی (یہاں تک کے موت بھی 2 دوُسرا کرنتھیوں 5:14-15، گلتیوں 2:20، پہلا یوحنا 3:16) مومنین کی لئے ایک راستہ متعین کرتی ہے (بحوالہ آیت 19) جیسے وہ خود بھیجا گیا تھا (بحوالہ 20:21) ایسے ہی وہ اپنے شاگردوں کو برگشتہ دنیا میں اہم مشن پر بھیجے گا اُنہیں لازم ہے کہ دنیا میں گوشہ نشینی کی بجائے بھرپور کردار ادا کریں۔

17:19 ’’میَں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں‘‘۔ اس کو کلوری کے تناظر میں دیکھنا لازمی ہے۔

☆ ’’تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے مقدس کیئے جائیں‘‘۔ یہ ایک hina جُز (مقصدی جُز) تشریحی کامل مجہول صفت فعلی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نتائج پہلے پہلے ہی رونما چکے ہیں اور بھرپور قوت سے زیرِ عمل ہیں۔ یہاں پر بحر حال شناسائی کا جُز درج ذیل کی بُنیاد پر ہے: (91 مسیح کا آنے والے دور میں تصلیبی کام، جی اُٹھنا اور صعود یا (2) اُن کا مسلسل توبہ میں ایمان رکھتے ہوئے یسوع اور اُس کی تعلیمات کیلئے ردِعمل۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع سچائی 6:55 اور 17:3 پر۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 17:20-24

۲۰۔ مَیں صرف اِن ہی کے لِئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لِئے بھی جو اِن کے کلام کے وِسیلہ سے مُجھ پر اِیمان لائیں گے۔ ۲۱۔ تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جِس طرح اَے باپ! تُو مُجھ مَیں ہے اور مَیں تُجھ میں ہُوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دُنیا اِیمان لائے کہ تُو نے ہی مُجھے بھیجا۔ ۲۲۔ اور وہ جلال جو تُو نے مجھے دِیا ہے مَیں نے اُنہیں دِیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ ۲۳۔ مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں تاکہ وہ کامِل ہوکر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تو نے ہی مُجھے بھیجا اور جِس طرح کہ تُو نے مجھُ سے مُحبّت رکھّی اُن سے بھی رکھّی۔ ۲۴۔ اَے باپ مَیں چاہتا ہوں کہ جِنہیں تُو نے مُجھے دِیا ہے جہاں مَیں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تاکہ میرے اُس جلال کو دیکھیں جو تُو نے مجھے دِیا ہے کیونکہ تُو نے بنایِ عالَم سے پیشتر مُجھ سے مُحبّت رکھّی۔

17:20 ’’بلکہ اُن کے لئے بھی جو مُجھ پر اِیمان لائیں گے‘‘۔ مستقبل کے معنی کے لئے یہ فعل حال ہے اس کا اشارہ تمام کے تمام مومنین اور آیت 10:16 میں حتیٰ کہ غیر اقوام کی جانب بھی ہے 2:23 پر خصُوصی موضوع دیکھیے۔

☆ ’’اُنکے کلام کے وسیلہ سے‘‘۔ یہ اصطلاح Logos ہے۔ آیت 14 کی بناء پر اور آیت 8 میں مترادف Rehma کے استعمال کی وجہ سے اس کا لازمی اشارہ شاگردوں کے

ذریعے تقریر تحریری طور پر یسوع کے مکاشفائی پیغام کا دوسروں تک پہنچانے کی طرف ہے۔

17:21۔''تا کہ وہ سب ایک ہوں''۔ یہ اِتحاد تثلیث میں متحد ہونے کے سوا کچھ بھی نہیں (بحوالہ 11,22,23،افسیوں 4:1-6)۔یہ یسوع کی تعلیمات کا وہ پہلو ہے جس کی اس کے پیروکاروں نے پیروی نہیں کی۔

☆ ''اور دُنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مُجھے بھیجا''۔یہ زمانہ حال عملی موضوعاتی ہے۔اتحاد کا مقصد انجیل پھیلانا ہے۔آیت نمبر 23 کی بالکل یہی ساخت اور اہمیت ہے۔یسوع کی دعا میں ایک اُلجھن ہے وہ دنیا کے لئے دعا نہیں کرتا (بحوالہ آیت نمبر 9) پھر بھی وہ اپنے پیروکاروں کو دنیا میں بھیجتا ہے جو کہ انکی ایذ رسائی کا باعث ہوگا کیونکہ خدا دنیا سے محبت رکھتا ہے (بحوالہ آیات 21,23,3:16)۔خُدا چاہتا ہے کہ تمام دنیا ایمان لائے (بحوالہ پہلا تمیتھیس 2:4،ططس 2:11،دوُسرا پطرس 3:9)۔خدا ان سب کو پیار کرتا ہے جو اس کی صورت پر اسکی مانند بنائے گے ہیں یسوع تمام دنیا کے گناہوں کے واسطے مرا۔

17:22 ''اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہے مَیں نے اُنہیں دیا ہے'' یہ دونوں کامل عملی علامتی ہیں جلال کا لازمی طور پر اشارہ مکاشفائی پیغام ہے اے،ٹی،رابرٹ سن اپنی تصنیف ''عہدِ عتیق میں الفاظی تصاویر'' جلد پنجم یوں لکھتا ہے۔''یہ وہ جلال ہے جو مجسّد دنیا کا ہے (بحوالہ 1:14,2:11) نہ کہ 12:24 میں ظاہر کی گئی ابدی دنیا کا ہے'' صفحہ 280۔جلال پر نوٹ دیکھے،1:14 پر۔

17:23 ''تا کہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں''۔یہ آیت 19 کی طرح hina جز،تشریحی کامل مجہول ہے۔لیکن آیت 19 کی طرح اس میں ناگہانی حالات کا عنصر شامل ہے جس کی بنیاد 1۔یسوع کے آنیدہ کام اور 2۔انکے پائیدار ایمان پر ہے۔اس سے مراد یہی ہے کہ وہ یسوع کے اختیار سے پہلے ہی متحد کر دئے گئے ہیں اور یہ قائم رہے گا اتحاد کا مقصد انجیل کی منادی ہے۔

☆ ''جس طرح تو نے مجھ سے مُحبت رکھی اُن سے بھی مُحبت رکھی''۔یہ ایک مشروط وعدہ ہے (بحوالہ 14:21-23,16:27)۔

17:24 ''جہاں میں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں''۔اپنے شاگردوں کے لئے جگہ تیار کرنے کے لئے یسوع جلال میں واپس جا رہا ہے (بحوالہ 14:13) جیسے یہ دنیا اس کا گھر نہیں تھا پس ہمارا بھی نہیں ہے یہ اسکی تخلیق ہے اور اسے پھر سے بحال کیا جائے گا۔

☆ ''تا کہ میرے اُس جلال کو دیکھیں جو تو نے مجھے دیا ہے''۔لازمی طور پر اس آیت میں لفظ ''جلال'' کا مطلب وہ نہیں ہے جو آیت 22 میں ہے یہاں اس سے مراد یسوع کی پہلے سے موجود ربانیت ہے۔

☆ ''بنائے عالم سے پیشتر ہی''۔تثلیثی خدا دنیا کے پیشتر سے ہی کفارہ میں سرگرم عمل تھا نئے عہد نامے میں یہ جملہ اکثر بار دہرایا گیا ہے (بحوالہ متی 25:34،لوقا 11:50،افسیوں 1:4،عبرانیوں 4:3,9:26،پہلا پطرس 1:20،مکاشفہ 13:8,9:26)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:17:25-26

۲۵۔اَے عادل باپ! دُنیا نے تُو تجھے نہیں جانا مگر مَیں تجھے جانا اور اُنہوں نے بھی جانا کہ تُو نے مجھےُ بھیجا ۔۲۶۔اور مَیں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کِیا اور کرتا رہوں گا تا کہ جو مُحبّت تجھ کو مجھُ سے تھی وہ اُن میں ہو اور میں اُن مَیں ہُوں۔

17:25 ''عادل باپ''۔یہ آیت 11 میں مقدس باپ کا متوازی ہے اس کا ماخذ عبرانی لفظ ہے جس کا مطلب ماپنے والا سرکنڈا ہے۔خدا عدالت / فیصلہ کا معیار ہے۔

☆ ''دنیا نے تو تُجھے نہ جانا''۔انسانی معاشرہ پر مبنی دنیا خدا کو نہیں جانتی اور نہ بیٹے کو(بحوالہ آیات 1:10,17:25)یہ ظالم اور گناہ گار ہے(بحوالہ 7:7,3:19-20)۔

☆''مگر میں نے تُجھے جانا''۔خدا کے بارے میں علم کا سب سے اعلیٰ اور حقیقی ذریعہ یسوع ہے(بحوالہ 3:11,1:18)۔

17:26''اور میں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کیا''۔اس آیت کا اشارہ یسوع کے ذریعے خدا کا ظہور اور نسلِ انسان کی نجات / کفارہ کا منصوبہ ہے(بحوالہ آیات 6,11,12) اصطلاح''جانا'' یعنی واقف کیا آیات 26-25 میں پانچ مرتبہ استعمال ہوئی ہے۔

☆ ''اور کرتا رہوں گا''۔اس کا اشارہ یا تو(1)یسوع کی تعلیمات کو واضع کرنے والے روح القدس کے یسوع کے مکاشفہ یا(2)نجات کے واقعات(صلیبی موت،جی اٹھنا وغیرہ کی طرف سے ہے اس عبارت کے تناظر میں اول الذکر مطلب ہے۔نجات کے عناصر میں ایک شخص،ایک پیغام،ایک فیصلہ،ایک طرزِ زندگی،ایک ابتدائی اور مسلسل ایمان شامل ہیں۔جاننے کے لئے یونانی اور عبرانی دونوں الفاظ اس میں شامل ہیں

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ الہیاتی طور پر یہ دُعا کیوں اہم ہے؟

2۔ کیا یہوداہ ایسا ایماندار تھا جو جلال سے خارج ہو گیا؟

3۔ ہمارے اتحاد کا مقصد کیا ہے؟

4۔ یسوع کا ابتدا سے ہونا کیوں ضروری ہے؟

5۔ اِس سیاق و سباق میں درج ذیل کُلیدی اصطلاحات کی تعریف بیان کریں:

ا۔ ''پُر جلال''

ب۔ ''دینا''

ج۔ ''جاننا''

د۔ ''بھیجا گیا''

ر۔ ''نام''

س۔ ''دُنیا''

یوحنا باب ۱۸ (John 18)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS[4]
یسوع کا پکڑوایا جانا 18:1-9;18:10-11	یسوع کا پکڑوایا جانا 18:1-4;18:5a;18:5b;18:5c-7a 18:7b;18:8-9;18:10-11	پکڑوایا جانا، عدالت، صلیب دیا جانا،اور یسوع کا دفنایا جانا (18:1-19:42) 18:1-11	دھوکہ اور گتسمنی میں پکڑوایا جانا 18:1-11	دھوکہ اور یسوع کا پکڑوایا جانا 18:1-11
یسوع حنا اور کائفا کے سامنے، پطرس یسوع کا انکار کرتا ہے 18:12-14	یسوع حنا کے سامنے 18:12-14	18:12-14	سردار کاہن کے سامنے 18:12-14	یسوع سردار کاہن کے سامنے 18:12-14
18:15-18	پطرس یسوع کا انکار کرتا ہے 18:15-17a;18:17b;18:18	18:15-18	پطرس یسوع کا انکار کرتا ہے 18:15-18	پطرس کا انکار 18:15-18
18:19-24	سردار کاہن یسوع سے سوال کرتا ہے 18:19-21;18:22 18:23;18:24	18:19-24	یسوع کو سردار کاہن سوال کرتا ہے 18:19-24	سردار کاہن یسوع سے سوال کرتا ہے 18:19-24
18:25-27	پطرس دوبارہ یسوع کا انکار کرتا ہے 18:25a;18:25b;18:26;18:27	18:25-27	پطرس دوبارہ دومرتبہ انکار کرتا ہے 18:25-27	پطرس یسوع کا دوبارہ انکار کرتا ہے 18:25-27
یسوع پیلاطُس کے سامنے 18:28-32	یسوع پیلاطُس کے سامنے 18:28-29;18:30;18:31a; 18:31b-32;18:33;18:34;18:35 18:36;18:37a;18:37b;18:38a	18:28-32; 18:33-38a	پیلاطُس کی عدالت میں 18:28-38	یسوع پیلاطُس کے سامنے 18:28-38a
18:33-19:3	یسوع کو موت کی سزا سُنائی جاتی ہے (18:38b-19:16a) 18:38b-39;18:40-19:3	18:38b-19:7	برابا کی جگہ لینا 18:39-40	یسوع کو موت کی سزا سُنائی جاتی ہے (18:38b-19:16c) 18:38b-19:7

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبادت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

18:1-40 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

ا۔ یوحنا گتسمنی میں یسوع کے جانکنی کے واقعہ کا ذکر نہیں کرتا۔ایسا ظاہری طور پر تھا کیونکہ یوحنا یسوع کے مضبوط کردار پر زور دے رہا تھا۔جو تمام صُورتحال پر اختیار رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ اُس نے خُود اپنی جان بھی دے دی (بحوالہ 10:11,15,17,18)۔

ب۔ اناجیل موافق کے مُقابلے میں اِس باب میں واقعات کی ترتیب مختلف ہے۔اِس فرق کی وجہ (1) عینی گواہ کی تفاصیل واقعات یا (2) مُصنف کا الٰہیاتی مقصد، ہوسکتا ہے۔ اناجیل کے الہامی مُصنفین کے پاس رُوح کی ہدایت سے یسوع کی زندگی کے واقعات اور اُسکے الفاظ کے چُناؤ اور ترتیب کا اختیار تھا۔

ج۔ اِس باب پر اےاین شیرون وائٹ کی کتاب ''رُومی معاشرہ اور نئے عہدنامے میں رُومی شریعت'' پر اچھا حوالہ موجود ہے۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:18:1-11

۱۔یِسُوع یہ باتیں کہہ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ قِدرُون کے نالے کے پار گیا۔وہاں ایک باغ تھا۔اُس میں وہ اور اُس کے شاگرد داخِل ہُوئے ۔۲۔اور اُس کا پکڑوانے والا یہُوداہ بھی اُس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ یِسُوع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا۔۳۔پس یہُوداہ سپاہیوں کی پلٹن اور سردار کاہِنوں اور فریسیوں سے پیادے لے کر مشعلوں اور چراغوں اور ہتھیاروں کے ساتھ وہاں آیا۔۴۔یِسُوع اُن سب باتوں کو جو اُس کے ساتھ ہونے والی تھیں جان کر باہر نِکلا اور اُن کو کہنے لگا کہ کِسے ڈھونڈتے ہو؟ ۵۔اُنہوں نے اُس سے کہا یِسُوع ناصری کو۔یِسُوع نے کہا مَیں ہی ہُوں اور اُس کا پکڑوانے والا یہُوداہ بھی اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔۶۔اُس کے یہ کہتے ہی کہ مَیں ہُوں وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔۷۔پس اُس نے اُن سے پھر پُوچھا کہ تُم کِسے ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے کہا یِسُوع ناصری کو۔۸۔یِسُوع نے جواب دِیا کہ مَیں تُم سے کہہ تو چُکا کہ مَیں ہی ہُوں۔پس اگر مُجھے ڈھونڈتے ہو تو اِنہیں جانے دو۔۹۔یہ اُس نے اِس لِئے کہا کہ اُس کا قَول پُورا ہو کہ جِنہیں تُو نے مُجھے دِیا مَیں نے اُن میں سے کِسی کو بھی نہ کھویا۔ ۱۰۔پس شمعُون پطرس نے تلوار جو اُس کے پاس تھی کھینچی اور سردار کاہِن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دہنا کان اُڑا دِیا۔اُس نوکر کا نام ملخُس تھا۔۱۱۔یِسُوع نے پطرس سے کہا تلوار کو میان میں رکھ۔جو پیالہ باپ نے مُجھ کو دِیا کیا میں اُسے نہ پیُوں؟۔

18:1 ''قِدرُون کے نالے''۔اصطلاح ''نالے'' کا مطلب ''موسمی ندی'' یا ''برساتی نالا'' ہے۔قدرون کا مطلب (1) دیوار یا (2) سیاہ ہے۔یہ ایسی جگہ تھی جو گرمیوں میں بالکل خُشک اور سردیوں میں بھر جاتی تھی۔یہی وہ جگہ تھی جہاں قُربانیوں کا خُون بھی بہایا جاتا تھا۔ بیانیہ سیاہ کے مستعمل ہونے کی وجہ یہی ہوسکتی ہے۔یہ کوہ Morich اور کوہ زیتون کے درمیان تھی بحوالہ ہفتاوی دُوسرا سیموئیل 15:23 دُوسرا سلاطین 23:4,6,12 دُوسرا تواریخ 15:16;29:16;30:14 یرمیاہ 31:40)

☆ ''ایک باغ''۔اِس باب میں یسوع کی گتسمنی باغ میں جان کنی کا کوئی ذکر نہیں، البتہ یسوع کے پکڑوائے جانے کا منظر باغ میں ظاہر کیا گیا ہے۔یہ یسوع کی پسندیدہ آرام کی جگہ تھی (بحوالہ آیت 2، لُوقا 22:39)۔بظاہر یسوع یہاں اپنی زندگی کے آخرے ہفتے میں سویا کرتا تھا (بحوالہ لوقا 21:37)۔
یروشلیم میں باغات کی اجازت نہ تھی کیونکہ ضروری کھادیں اُسے آلودہ کردیتی تھیں۔پس بہت سے اُمرا کے کوہ زیتون پر باغات یا تاکستان تھے۔

☆ ''یہوداہ''۔یہوداہ کے مقاصد کے بارے میں بہت کُچھ کہا گیا ہے، یوحنا کی انجیل میں اِس کا اکثر ذکر ہوا ہے (بحوالہ 6:71;12:4;13:2,26,39;18:2,3,5)۔جدید کھیل ''یسوع مسیح سُپر سٹار'' میں اُسے وفادار لیکن مُنتشر الذہن شاگرد دکھایا گیا ہے جو یسوع کو یہودیوں کے مسیحا کا کردار نبھانے کیلئے اُکساتا ہے یعنہ وہ رومیوں کا تختہ اُلٹے، ظالموں کو سزا دے اور یروشلیم کو دُنیا کا دارلحکومت بنائے، تاہم یوحنا اُسے ایک لالچی اور کمینے کے طور پیش کرتا ہے۔

خُدا کی حُکمرانی اور انسانی آزاد مرضی بُنیادی الٰہیاتی مسئلہ ہے۔کیا خُداوند یسوع نے یہوداہ کو استعمال کیا تھا؟ کیا یہوداہ کا یسوع کو پکڑوانے کا عمل شیطان کے زیر اثر تھا یا خُدا نے

یسوع کو دھوکہ دینے کیلئے استعمال کیا؟ بائبل میں اِن سوالات پر براہ راست کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ خُدا کو تاریخ پر اختیار ہے، اُسے مُستقبل کا علم ہے لیکن انسان اپنے چُناؤ اور خواہشات میں آزاد ہے خُدا راست ہے سازشی نہیں ہے۔
ولیم کلاسین کی کتاب ''یہوداہ کا دھوکہ یا یسوع کا دوست'' اِس کا دفاع کرتی ہے۔ میں اِس کتاب سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ یہ یہوداہ کے متعلق یوحنا کے نظریہ کی نفی کرتی ہے لیکن یہ کتاب بہت دلچسپ اور سوچ کو ہلا دینے والی ہے۔

18:3 NASB ''رُومی دستوں'' NKJV ''سپاہیوں کی پلٹن''
NRSV ''پیادوں کی پلٹن'' TEV ''رومی پیادوں کا گروہ'' NJB ''دستوں''

اِس کا اشارہ ہیکل کے نزدیک قلعہ انتونیو میں موجود رومی فوجی چھاؤنی کی طرف ہے جہاں 600 سپاہی موجود تھے (بحوالہ اعمال 21:31,33)۔ ایسا ممکن بھی ہوسکتا ہے کہ اتنی نفری کو بُلایا گیا ہو۔ رُومی اِس عید کے ایام میں یروشلیم میں کسی مُمکنہ بلوے کے پیش نظر تیار تھے۔ اُنہوں نے ضروری احتیاط برتی تھی اور قیصریہ سے جھیل کے راستے فوجیں منگوا لی تھیں۔ رُومی یسوع کی عدالت میں ملوث تھے کیونکہ یہودی اُسے صلیب دینے کا مُطالبہ کر رہے تھے۔ اور اِس پر بہت سے دن عام طور لگتے تھے کیونکہ وہ یہ صرف رُومی حکُومت کے تعاون اور اجازت سے کر سکتے تھے۔

☆ ''اور سردار کاہن اور فریسیوں سے''۔ رُومی فوج کے ساتھ ہیکل کے پیادے بھی تھے۔ وہ پہلے بھی یسوع کو پکڑنے میں کامیاب نہیں رہے تھے (بحوالہ 7:32,45)۔

18:3 ''ہتھیاروں''۔ رُومی فوج نے تلواریں پکڑی ہوئی تھیں (بحوالہ 6:64;13:1,11) اور ہیکل کے پیادوں نے لاٹھیاں پکڑی ہوئی تھیں (بحوالہ متی 26:47 مرقس 14:43 لُوقا 22:52)۔

18:4 ''یسُوعؔ اُن سب باتوں کو جو اُس کے ساتھ ہونے والی تھیں جان کر''۔ یہ یسوع کے اپنے پکڑوائے جانے، عدالت اور صلیب دئے جانے پر اختیار اور علم رکھنے پر ایک مضبوط زور دیتا ہے (بحوالہ 10:11,15,17,18)۔ یہ حادثاتی طور پر نہیں تھا کہ یسوع کو صلیب دے دی گئی تھی (بحوالہ مرقس 10:45)۔

18:5 NASB,NJB,NKJV,NRSV ''یسوع ناصری'' TEV ''ناصرت کا یسوع''

اصطلاح ''ناصرت'' کی لسانیات پر بہت بحث رہی ہے۔ یہ بھی مُمکن ہے کہ اِس کا مطلب یہ ہو: (1) ناصری (2) نذیر (بحوالہ گنتی 6)؛ یا (3) ناصرت سے۔ نئے عہدنامے کا استعمال (بحوالہ متی 2:23 نمبر 3 کی تصدیق کرتا ہے۔ کُچھ نے حتیٰ کہ عبرانی مماثلت nzr کو مسیحائی لقب ''حقیقی ڈالی'' سے جوڑتے ہیں (nezer بحوالہ یسعیاہ 11:1;14:19; 60:21)۔

☆ ''میں ہی ہوں''۔ یہ لغوی طور ''میں ہوں''، عبرانی فعل ''ہونے'' کی موجبی حالت ہے جس کو یہودی YHWH یہواہ سے مُنسلک کرتے ہیں جو خُدا کا عہد کا نام ہے (بحوالہ خرُوج 3:13 اور یسعیاہ 41:4)۔ یسوع اپنے مثالی مرتبہ خُداوندی کا دعویٰ اِسی گرائمر کے انداز میں کرتا ہے (ego eimi) یعنی 4:26;8:24,28,58 اور 13:19 میں۔ یہ زور دینے کیلئے اِس سیاق وسباق میں تین مرتبہ دُہرایا گیا ہے (بحوالہ آیات 6 اور 8)۔

18:6 ''وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے''۔ یہ یوحنا کا یسوع کے مثالی کردار اور موجودگی پر زور دینے کا انداز تھا۔ اِس کا مطلب پیچھے ہٹ کر خوف سے اوندھے مُنہ گر پڑنا نہیں ہے۔

18:7 ''پس اُس نے اُن سے پھر پُوچھا'' مُمکنہ طور پر یسوع اُن کی شاگردوں سے توجہ ہٹا کر اپنی مبذُول کرنا چاہتا تھا۔ یہ آیت 8 کے فوری سیاق وسباق میں موزوں دکھائی دیتا ہے۔

18:8 ''اگر''۔ یہ پہلے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے۔ وہ اُسے ڈھونڈ رہے تھے۔

☆ ''تو انہیں جانے دو''۔ یہ مضارع عملی صیغہ امر ہے۔ یہ زکریاہ 13:7 کی نبوت ہے (بحوالہ متی 26:31 یوحنا 16:32)۔

18:9 ''یہ اُس نے اِس لِئے کہا کہ اُس کا قول پُورا ہو''۔ یہ 16:32 کا حوالہ لگتا ہے لیکن اقتباس 17:12 سے لیا گیا ہے۔

18:10 ''پس شمعوؔن پطرس نے تلوار جو اُس کے پاس تھی کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دہنا کان اُڑا دِیا''۔ پطرس اُس کا کان نہیں کاٹنا چاہتا تھا بلکہ اُس کا سر اُڑانا چاہتا تھا۔ یہ پطرس کا یسوع کی خاطر جان دینے کا عزم ظاہر کرتا ہے۔ پطرس کا عمل یسوع کے لُوقا 22:36-38 میں بیان کی بنا پر غلط فہمی پر مبنی ہوسکتا ہے۔ لُوقا 22:51 ہمیں بتاتا ہے کہ یسوع نے چھونے سے کسی شخص کا کان اچھا کیا تھا۔

☆ ''اُس نوکر کا نام ملخُسؔ تھا''۔ یہ عینی گواہ کا اندراج ہے

18:11 ''جو پیالہ''۔ یہ پُرانے عہد نامے کے کسی شخص کی قسمت کی علامت کے استعارے کے طور پر استعمال ہوا ہے یعنی عام طور پر منفی معنوں میں (بحوالہ زبُور 11:6;60:3;75:8 یسعیاہ 51:17,22 یرمیاہ 25:15,16,27-28)۔
گرائمر کی صُورت یسوع کے سوالات کا ''نہیں'' میں جواب کی توقع کرتی ہے۔ پطرس ایسا عمل دوبارہ اِس لئے کرتا ہے تاکہ جانا جائے کہ وہ جو کر رہا ہے دُرست کر رہا ہے (بحوالہ متی 16:22 یوحنا 13:8)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 18:12-14

۱۲۔ تب سپاہیوں اور اُن کے صُوبہ دار اور یہُودِیوں کے پیادوں نے یِسُوع کو پکڑ کر باندھ لِیا۔ ۱۳۔ اور پہلے اُسے حنّاؔ کے پاس لے گئے کیونکہ وہ اُس برس کے سردار کاہن کائفا کا سُسر تھا۔ ۱۴۔ یہ وہی کائفِا تھا جس نے یہُودِیوں کو صلاح دی تھی کہ اُمّت کے واسطے ایک آدمی کا مَرنا بہتر ہے۔

18:12 ''باندھ لیا''۔ اِس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ وہ خاص طور پر یسوع سے خوف زدہ تھے بلکہ یہ معمول کا طریقہ کار دکھائی دیتا ہے (بحوالہ آیت 24)۔

18:13 ''پہلے اُسے حنّاؔ کے پاس لے گئے''۔ اِس حنا اور کائفا کی عدالت میں پیش کئے جانے کی ترتیب پر بہت بحث رہی ہے۔ آیت 24 یوحنا میں فوٹ نوٹ دکھائی دیتا ہے لیکن یہ اناجیل میں یسوع پر عدالت کے اندراج کا اہم حصّہ ہے (بحوالہ متی 26:57 مرقس 14:53)۔
پُرانے عہد نامے میں سردار کاہن تاعُمر کیلئے ہوتا تھا اور ہاروں کی نسل سے مقرر ہوتا تھا۔ بحرحال رومیوں نے اِس انتظامی امور کو سیاسی رنگ میں بدل دیا تھا جو لاوی کے خاندان سے لیا گیا تھا۔ سردار کاہن ہیکل میں ہونے والی تجارت کا سارا نظم و نسق سنبھالتا تھا۔ یسوع کا ہیکل کی صفائی کرنا اِس کا ندان کیلئے برہمی کا باعث تھا۔
فلیوس جوزفز کے مطابق حنا 14-6 عیسوی تک سردار کاہن تھا۔ اُسے شام کے گورنر کُرنیس نے مقرر کیا تھا اور ولیریس گریٹس نے ہٹایا تھا۔ اُس کے رشتہ دار (پانچ بیٹے اور ایک پوتا) اُس کی جانشینی کرتے ہیں۔ کائفا (36-18 عیسوی) اُس کا داماد (بحوالہ یوحنا 18:13) اُس کے بعد جانشین تھا۔ اِس مرتبے کے پس پُشت اصل قوت حنا ہی تھا۔ یوحنا اُسے پہلے شخص کے طور پر ظاہر کرتا ہے جس کے سامنے یسوع کو پیش کیا گیا (بحوالہ 18:13,19-22)۔

18:14 ''کائفا''۔ یوحنا کا کائفا کے بارے میں اہم دھیان یہ تھا کہ اُس نے نہ جانتے ہوئے یسوع کی موت کی نبوت کی تھی (بحوالہ 11:50)۔ وہ حنا کا داماد تھا اور 18-36 عیسوی تک سردار کاہن تھا۔ دیکھیئے نوٹ 11:49 پر۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 18:15-18

۱۵۔ اور شمعوؔن پطرس یِسُوؔع کے پیچھے ہو لیا اور ایک اور شاگرد بھی۔ یہ شاگرد سردار کاہن کا جان پہچان کا تھا اور یِسُوؔع کے ساتھ سردار کاہن کے دِیوان خانہ میں گیا۔ ۱۶۔ لیکن پطرسؔ دروازہ پر باہر کھڑا رہا۔ پس وہ دُوسرا شاگرد جو سردار کاہن کا جان پہچان کا تھا باہر نکلِا اور دربان عورت سے کہہ کر پطرسؔ کو اندر لے گیا۔ ۱۷۔ اُس لونڈی نے جو دربان تھی

پطرؔس سے کہا کیا تُو بھی اِس شخص کے شاگِردوں میں سے ہے؟ اُس نے کہا میں نہیں ہُوں۔ ۱۸۔نوکر اور پیادے جاڑے کے سبب سے کوئلے دہکا کر کھڑے تاپ رہے تھے اور پطرؔس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا۔

18:15 ''اور شمعوؔن پطرس یِسُوؔع کے پیچھے ہولیا اور ایک اور شاگِرد بھی''۔ اِس ایک اور شاگرد کی شناخت پر بہت بحث رہی ہے :(1) روایتی مفروضہ یہ تھا کہ یہ یوحنا رسُول تھا کیونکہ اِسی طرح کا فقرہ 20:2,3,4 اور 8 میں بھی استعمال ہوا تھا۔ ایک اور مُمکنہ تعلق یوحنا 19:25 کہے جو یوحنا کی ماں کا نام دیتا ہے۔ وہ مُمکنہ طور پر مریم کی بہن ہوگی جس کا مطلب ہے کہ وہ لاوی تھا اور کاہن بھی (بحوالہ پولیکارپ کی گواہی)۔(2) یہ ہوسکتا ہے کوئی مُقامی بے نام شاگرد ہو جیسے نیکدیمس یا ارمتیہ کا یوسف کیونکہ وہ سردار کاہن اور اُس کے خاندان کے ساتھ مراسم رکھتے تھے (بحوالہ آیات 16-15)۔

☆ ''یہ شاگِرد سردار کاہن کا جان پہچان کا تھا''۔ یہ ''شناسائی'' کیلئے ایک مضبوط اصطلاح ہے اور اِس کا مطلب ''قریبی تعلق ہونا'' ہوسکتا ہے (بحوالہ لُوقا 2:44 اور 23:49) یوحنا میں یہ اُس کے مچھلی کے کاروبار سے متعلقہ بات ہوسکتی ہے جس کی بنا وہ یروشلیم میں باقاعدگی سے اُس کے گھر میں مچھلی بھیجتا ہوگا۔

18:17 ''اُس لونڈی نے جو دربان تھی پطرؔس سے کہا کیا تُو بھی اِس شخص کے شاگِردوں میں سے ہے؟''۔ یہ آیت 25 کی طرح گرائمر کی صُورت جواب ''نہیں'' کی توقع رکھتی ہے۔ یہ اُن کا ارادہ ظاہر کرتی ہے جو یسوع سے انکار کرتے ہیں۔ اُس نے ایسا اِس لئے پُوچھا ہوگا کیونکہ (1) پطرس کے یوحنا کے ساتھ تعلق کی بنا پر یا (2) پطرس کے گلیلی لب و لہجے کی بنا پر۔

☆ ''میں نہیں ہوں''۔ پطرس ہوسکتا ہے یسوع کیلئے جان تک دینے کیلئے تیار ہو لیکن وہ اُس لونڈی کے سوال کے جواب کیلئے تیار نہیں تھا۔ اناجیل میں یہ تین انکار کا اندراج ایک ساتھ دیا گیا ہے لیکن یوحنا میں یہ یسوع سے حنا کے سوال پُوچھے جانے کے وقفے کے ساتھ ہیں (بحوالہ آیت 24)۔

18:18۔ یہ تذکرہ بہت روشن تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے ۔دونوں آیات 18 اور 25 میں دو استمراری نامکمل ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 18:19-24

۱۹۔ پھر سردار کاہن نے یِسُوع سے اُس کے شاگِردوں اور اُس کی تعلیم کی بابت پُوچھا۔ ۲۰۔ یِسُوع نے اُسے جواب دِیا کہ مَیں نے دُنیا سے علانِیہ باتیں کی ہیں۔ مَیں نے ہمیشہ عِبادت خانوں میں اور ہَیکل میں جہاں سب یہُودی جمع ہوتے ہیں تعلِیم دی اور پوشِیدہ کُچھ نہیں کہا۔ ۲۱۔ تُو مُجھ سے کیوں پُوچھتا ہے؟ سُننے والوں سے پُوچھ کہ مَیں نے اُن سے کیا کہا۔ دیکھ اُن کو معلُوم ہے کہ مَیں نے کیا کہا۔ ۲۲۔ جب اُس نے یہ کہا تو پیادوں میں سے ایک شخص نے جو پاس کھڑا تھا یِسُوع کے طمانچہ مار کر کہا تُو سردار کاہن کو اَیسا جواب دیتا ہے؟ ۲۳۔ یِسُوع نے اُسے جواب دِیا کہ اگر مَیں نے بُرا کہا تو اُس بُرائی پر گواہی دے اور اگر اچھا کیا ہے تو مُجھے مارتا کیوں ہے؟ ۲۴۔ پس حؔنّا نے اُسے بندھا ہُوا سردار کاہن کائفا کے پاس بھیج دِیا۔

18:19 ''پھر سردار کاہن نے یِسُوع سے اُس کے شاگِردوں اور اُس کی تعلیم کی بابت پُوچھا''۔ یہ حنا کا حوالہ ہے نہ کہ کائفا کا۔ تخت کے پیش رُو مُحرک حنا تھا۔ اُس نے چھ سے پندرہ عیسوی تک حُکمرانی کی۔ اُس کے فوری بعد اُس کا داماد اور بعد میں اُس کے پانچ بیٹے اور پوتے جانشین ہوئے۔ حنا جو ہیکل میں تجارتی امُور کی ملکیت رکھتا تھا مُمکنہ طور اُس سے دوبارہ ہیکل کی صفایا کرنے پر جرح کرنا چاہتا تھا۔ یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ حنا یسوع کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ اُس کے شاگردوں کے بارے میں بھی جاننا چاہتا تھا۔

18:20۔ یہ یقیناً حقیقت ہے کہ یسوع نے کُھلے عام تعلیم دی۔ بحر حال یہ بھی دُرست ہے کہ اُس کی بہت سی تعلیم کُھلے عام ہوتی تھی (بحوالہ مرقس 4:10-12)۔ اصل مسئلہ سُننے والوں کے حصّے کا رُوحانی اندھا پن تھا۔

18:21 ''تُو مُجھ سے کیوں پُوچھتا ہے؟''۔ آیت 20 میں یسوع اپنی مُنادی کی کُھلے عام فطرت کا دعوٰی کرتا ہے۔ یسوع حنا کو یہ باور کرانا چاہ رہا تھا کہ اُس کا اُس سے سوال کرنا یہودی قانون کے مطابق غیر شرعی تھا۔

18:22 ''پیادوں میں سے ایک شخص نے جو پاس کھڑا تھا یسُوع کے طمانچہ مار کر کہا''۔ اِس اصطلاح کا بُنیادی طور پر مطلب ''تھپڑ مارنا'' یا ''ڈنڈے سے مارنا'' ہے۔ یہاں اِس کا مطلب ''کھلے ہاتھ سے تھپڑ مارنا'' ہے۔ یہ یسعیاہ 50:6 کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع کہتا ہے کہ اگر اُس نے کُچھ غلط کہا ہے تو ثابت کرو ورنہ اُسے مارتے کیوں ہو؟

18:23 ''اگر۔۔۔اگر''۔ یہ دو پہلے درجے کے مشرُوط فقرے ہیں جو لکھاری کے نُکتہ نظر اور اپنے ادبی مقاصد کیلئے دُرست متصور ہوتے ہیں۔ یہاں یہ حقیقت کے برعکس نہیں ہیں ۔یسوع حنا کو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ثبوت سامنے لائے۔

18:24۔اناجیل میں اِن عدالتوں کی ترتیب اُلٹ پیش کی گئی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 18:25-27

۲۵۔شمعوؔن پطرؔس کھڑا تاپ رہا تھا۔پس اُنہوں نے اُس سے کہا کیا تو بھی اُس کے شاگردوں میں سے ہے؟ اُس نے انکار کرکے کہا میں نہیں ہوں۔۲۶۔جس شخص کا پطرؔس نے کان اُڑا دِیا تھا اُس کے ایک رِشتہ دار نے جو سردار کاہن کا نوکر تھا کہا کیا میں نے تجھے اُس کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا؟۔۲۷۔پطرؔس نے پھر انکار کیا اور فوراً مرغ نے بانگ دی۔

18:26 ''جس شخص کا پطرؔس نے کان اُڑا دِیا تھا اُس کے ایک رِشتہ دار نے جو سردار کاہن کا نوکر تھا کہا''۔ چاروں اناجیل میں اِس پر کُچھ تضاد ہے کہ کس نے پطرس سے سوال کیا تھا :(1) مرقس میں یہ لونڈی ہے جس نے پہلا سوال کیا تھا (بحوالہ مرقس 14:69)؛ (2) متی میں یہ ایک اور خادمہ ہے (بحوالہ متی 26:71)؛ اور (3) لُوقا 22:58 میں یہ ایک آدمی ہے ۔تاریخی پس منظر سے یُوں لگتا ہے کہ دُوسروں کے ساتھ ایک شخص نے سوال پُوچھا گیا ہوگا اور باقی اُس کے ساتھ شامل ہو گئے ہونگے (بحوالہ آیت 18)۔

18:26 ''کیا میں نے تجھے اُس کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا؟''۔آیات 17 اور 25 میں پہلے دو سوالوں کی طرح گرائمر کی یہ صُورت جواب ''ہاں'' کی توقع کرتی ہے۔

18:27 ''پطرؔس نے پھر انکار کیا''۔ہم مرقس 14:71 اور متی 26:74 سے جانتے ہیں کہ پطرس یہ انکار قسم کھاتے ہوئے اور لعن طعن کرتے ہوئے کرتا ہے۔

☆ ''اور فوراً مرغ نے بانگ دی'' تمام چاروں انجیلوں کی اِس واقعہ کی ترتیب یہ مفہوم دیتی ہے کہ یہ رات بارہ بجے سے صُبح تین بجے کے درمیان ہوا ہوگا۔ یہودی یرُوشلیم شہر کی حدود میں مُرغیوں کی اجازت نہیں دیتے تھے یہ یقیناً رُومی مُرغ ہوگا۔لُوقا 22:61 اِس نُکتے پر بتاتی ہے کہ یسوع نے پطرس کی طرف دیکھا۔ یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ حنا اور کائفا ایک ہی گھر میں ررہتے تھے اور اُس وقت محافظ یسوع کو حنا سے ملنے کے بعد کائفا اور یہودیوں کی صدر مجلس کے پاس لے جا رہے تھے۔ یہ وہ لمحہ ہوگا جب یسوع نے پطرس کی طرف دیکھا ہوگا۔ یہ تمام قیاسی ہے کیونکہ ہمارے پاس وافر تاریخی معلومات نہیں ہے کہ اِن رات کی عدالت کی تفصیلات کے بارے میں آگاہی رکھ سکیں۔

NASB (تجدید شدہ) عبارت: 18:28-32

۲۸۔پھر وہ یسوع کو کائفؔا کے پاس سے قلعہ کو لے گئے اور صُبح کا وقت تھا اور وہ خود قلعہ میں نہ گئے تاکہ ناپاک نہ ہوں بلکہ فسح کھا سکیں۔۲۹۔پس پیلاطؔس نے اُن کے پاس باہر آکر کہا تُم اِس آدمی پر کیا الزام لگاتے ہو؟۔۳۰۔انہوں نے جواب میں اُس سے کہا اگر یہ بدکار نہ ہوتا تو ہم اِسے تیرے حوالہ نہ کرتے۔۳۱۔پیلاطُس نے اُن سے کہا اِسے لے جاکر تُم ہی اپنی شرِیعت کے مؤافق اِس کا فیصلہ کرو۔یہوُدیوں نے اُس سے کہا ہمیں روا نہیں کہ کِسی کو جان سے ماریں۔۳۲۔یہ اِس لِئے ہوا کہ یسُوع کی وہ بات پُوری ہو جو اُس نے اپنی موَت کے طرِیق کی طرف اِشارہ کرکے کہی تھی۔

18:28 NASB,NKJV,JB ''قلعہ کو لے گئے'' NRSV ''پیلاطُس کے مرکز صدر لے گئے'' TEV ''گورنر کے مُقام پر لے گئے''
یہ لاطینی اصطلاح ہے جو رُومی گورنر کی سرکاری رہائشگاہ کا حوالہ دیتی ہے جب وہ یرُوشلیم میں تھا۔ یہ ہوسکتا ہے قلعہ انتونیو ہو جو ہیکل یا ہیرودیس کے محل کے پاس تھا۔

☆ ''اور صُبح کا وقت تھا''۔ہم رُومی مندرجات سے جانتے ہیں کہ فلسطین میں رُومی اہلکار عدالت کیلئے دوپہر کے وقت بُلاتے تھے۔ظاہری طور یہ بالکل صُبح سویرے ہوگا جب صدر مجلس اُس غیر شرعی رات کی عدالت کی کاروائی کو قانونی رنگ دینے کیلئے اکٹھی ہوئی۔ وہ فوراً یسوع کو پیلاطُس کے پاس لے گئے۔

☆ ''اور وہ خود قلعہ میں نہ گئے تا کہ ناپاک نہ ہوں''۔ غیر قوم کے گھر داخل ہونے سے وہ فسح کے کھانے کیلئے ناپاک ہو سکتے تھے۔ یہ بہت طنزیہ ہے کہ وہ اپنے دستُور کے معاملے میں کتنا دھیان رکھتے تھے لیکن کسی شخص کو غیر شرعی طور موت دینے کیلئے نہیں۔

یہ آیت اناجیل کے مابین ظاہری تاریخی غلطیوں پر تضاد کا محور ہے جو کہتی ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھایا (بحوالہ متی 26:17 مرقس 14:12 لُوقا 22:1) اور یوحنا جو یہ کہتا ہے کہ یہ ایک دن پہلے (جمعرات) ہوا جو کہ روایتی فسح کے کھانے کی تیاری کا دن تھا۔ معرُوف رومن کاتھولک یوحنائی علوم کا عالم ریمنڈ براؤن درج ذیل تبصرات جیروم کی بائبل کی تفسیر میں کرتا ہے:

''اگر واقعات کی ترتیب جیسا کہ بتائی گئی ہے Syn مشائخ مجلس روایات کو ہمیشہ یوحنا Jn سے تاریخی سند کے طور ترجیح دی جائے۔ ذیل اقتباس۔۔۔ گواہ کا بیان جو یقیناً Syn مشائخ مجلس کی روایات کو جانتا تھا، چند نا قابل حل مُشکلات ظاہر کرتا ہے اگر دوُسری طرف ہم پہچانتے ہیں کہ چشم دید گواہ کا بیان جس سے Jn یوحنا کی تشکیل ہوئی دُرست واقعات کے اکثر قریب ہے مختصراً Syn مشائخ مجلس علامت سے اقتباس زیادہ قابل فہم بن جاتا ہے'' (صفحہ 458)۔

عیدِ فسح کے مُشاہدے سے دو مختلف تاریخوں کے مُمکنات بھی ہیں جمعرات کو اور جمعہ کو۔ یہاں پر ایک اور مسئلہ شامل کیا گیا ہے کہ ''عیدِ فسح'' کی اصطلاح ایک دن کی ضیافت اور آٹھ دن کے تہوار کیلئے بھی استعمال کی جا سکتی ہے (عیدِ فسح، بے خمیری روٹی کے دن کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے بحوالہ خرُوج 12)۔

☆ ''بلکہ فسح کھا سکیں''۔ آخری کھانے کی بالکل دُرست تاریخ پر ابھی بھی مسائل موجود ہیں۔ متی، مرقس اور لُوقا کی اناجیل اشارہ کرتی ہیں کہ وہ عیدِ فسح کا کھانا تھا لیکن یوحنا بیان کرتا تھا کہ وہ رسمی عیدِ فسح کی ضیافت سے ایک دن پہلے تھا (بحوالہ یوحنا 19:14 اور یہ آیت)۔ جواب شاید اِس حقیقت میں ہو سکتا ہے کہ ''عیدِ فسح'' کی اصطلاح ایک ہفتے، ضیافت یا خاص فسح کا حوالہ دے سکتی ہے۔

18:29 ۔ خُدا نے پیلاطُس کی شخصیت استعمال کی جیسا کہ اُس نے فرعون کی کی تھی۔ شہنشاہ تبریاس نے 26 عیسوی میں اُسے یہودیہ کا حُکمران مُقرر کیا تھا۔ اُس نے ولیریس گریٹس کی جگہ لی (جس نے حنا کو سردار کاہن کے عہدے سے دستبردار کیا تھا)۔ پنطُس پیلاطُس پانچواں رُومی حُکمران تھا۔ اُس نے آرکیلیس Archelous (شہنشاہ ہیرودیس کے بیٹے) کی سلطنت کو سنبھالا۔ جس میں سامریہ، یہودیہ، غزا اور بحیرہ مُردار کو شامل کیا پیلاطُس کے متعلق بہت سی معلومات فلاویس جوزفز کی تحاریر سے ملتی ہیں۔

خصُوصی موضوع: پنطُس پیلاطُس

I۔ بطور انسان:

ا۔ جائے پیدائش اور تاریخ کے بارے میں کوئی علم نہیں

ب۔ شہ سواری کے طبقے سے تعلق رکھتا تھا (رُومی سماج کا بالائی درمیانہ طبقہ)

ج۔ شادی شُدہ تھا لیکن اولاد کے بارے میں کوئی معلومات نہیں

د۔ ابتدائی انتظامی امُور کی تقرریاں (جو کہ بہت رہی ہونگی) کے بارے میں کوئی معلومات نہیں

II۔ اُس کی شخصیت

ا۔ دو مُختلف نظریات

ا۔ فیلو (لیگا تئیو اور گائیم 299-305) اور جوزفز (Antiq. 18.3.1 اور یہودی جنگیں 2.9.2-4) اُسے ایک ظالم اور بے رحم آمر کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

۲۔ نیا عہد نامہ (انجیلیں، اعمال) اُسکا نقشہ ایک کمزور کے رُوپ میں کھینچتا ہے ایک رُومی حُکمران جس کو با آسانی اپنی منشا کے مطابق بدلا جا سکے۔

ب۔ پال بارنٹ اپنی کتاب ''یسوع اور ابتدائی مسیحیت کا اُبھرنا'' کے صفحات 143-148 میں اِن دو نظریات کی بظاہر معقول وضاحت پیش کرتا ہے

ا۔ پیلاطُس تبریاس کے ماتحت 26 عیسوی میں مقرر حکمران نہیں تھا جو کہ یہودیوں کا حامی تھا (بحوالہ فیلو، لیگا ٹیو اور گا ئیم 161-160)، بلکہ سیجانُس، تبریاس کی جانب سے یہودی مخالف سربراہ مشیر تھا۔

۲۔ تبریاس نے اپنے ساتھی ایل ایلیمیس سیجانُس سے اپنی سیاسی قوت گنوائی، جو اُس کا قلعہ دار تھا اور تخت کے پس پُشت اصل طاقت تھا اور یہودیوں سے نفرت کرتا تھا (فیلو، لیگا ٹیو اور گا ئیم 160-159)۔

۳۔ پیلاطُس سیجانُس کا حامی تھا اور اُس نے اُسے مُتاثر کرنے کیلیئے درج ذیل اقدامات کیئے:

ا۔ رُومی درجات کو یرُوشلیم (26 عیسوی) میں لایا جو دُوسرے مختاروں نے نہیں کیا تھا۔ رومی خُداؤں کے اِن نشانوں نے یہودیوں کو مُشتعل کیا (بحوالہ ;Josephus' Antiq. 18.3.1 اور یہودی جنگیں 2.9.2-3)۔

ب۔ ایسے سرکاری سکے (31-29 عیسوی) جن پر رومی پرستش کی تصاویر نقش تھیں۔ جوزفز کہتا ہے کہ وہ با مقصد طور پر یہودی قوانین اور دستُوروں کو بدلنے کی کوشش کر رہا تھا

ج۔ یرُوشلیم میں آبی گُزرگاہ بنانے کیلیئے ہیکل کے خزانے سے پیسے لئے (بحوالہ جوزفز Antiq 18.3.2 یہودی جنگیں 2.9.3)۔

د۔ یرُوشلیم میں عید فسح کی قُربانی چڑھاتے ہوئے بہت سے گلیلیوں کو قتل کرتا ہے (بحوالہ لُوقا 13:12)

ر۔ 31 عیسوی میں یرُوشلیم میں رُومی سپریں لایا۔ ہیرودیس بادشاہ کے بیٹے نے اُسے کہا وہ اُنہیں ہٹا دے لیکن اُس نے ایسا نہ کیا، پس اُنہوں نے تبریاس کو لکھا جس نے تقاضا کیا کہ وہ واپس ہٹائی جائیں اور جھیل کے راستے قیصر کو واپس بھجی جائیں (بحوالہ فیلو، لیگا ٹیو، گا ئیم 305-299)۔

س۔ کوہ گریزم پر 36/37 عیسوی میں بہت سے سامریوں کا قتل عام جو اپنے مذہبی اشیا کی تلاش میں جب وہاں آتے تھے جو کھو گئی ہوتی تھیں۔ اِس بنا پر پیلاطُس کے مُقامی بڑے (وتیلئیس، شام کے مُنتظم اعلیٰ) نے اُسے ہٹایا اور اُسے واپس روم بھیج دیا (بحوالہ جوزفز Antiq 18.4.1-2)۔

ص۔ سیجانُس کو 31 عیسوی میں پھانسی دے دے گئی اور تبریاس اپنی پُوری سیاسی قوت کے ساتھ بحال ہوا، اِس لئے نمبر ا، ۲، ۳ اور ۴ مُمکنہ طور پر پیلاطُس نے سیجانُس کا اعتماد حاصل کرنے کیلیئے کیئے ہونگے۔ نمبر ۵ اور ۶ یقینی طور پر تبریاس کی توجہ چاہنے کیلیئے کیئے ہونگے لیکن اُلٹے پڑ گئے ہونگے۔

ط۔ یہ واضح ہے کہ یہودی حمایت والے بادشاہ کے تخت نشین ہونے بمع تبریاس کی جانب سے سرکاری خط کے کہ یہودیوں کے ساتھ نرمی برتی جائے (بحوالہ فیلو، لیگا ٹیو اور گا ئیم، 161-160) یہ مُمکن ہوا کہ یرُوشلیم میں یہودی قیادت نے پیلاطُس کی تبریاس کے ساتھ سیاسی کمزوری کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے مجبُور کیا کہ یسوع کو صلیب دی جائے۔ بارنٹ کا یہ مفروضہ پیلاطُس کے بارے میں دو نظریات کی واضح طور پر وضاحت کرتا ہے۔

III۔ اُس کی قسمت

ا۔ تبریاس کی 37 عیسوی میں موت کے فوراً بعد اُسے واپس بُلا لیا گیا اور وہ روم پہنچا۔

ب۔ اُس کی دوبارہ تقرری نہیں ہوئی۔

ج۔ اُس کے بعد کی اُس کی زندگی کے بارے میں کُچھ معلوم نہیں۔ اُس کے بعد کے بہت سے مفروضے ہیں لیکن کوئی بھی محفُوظ حقائق کے ساتھ نہیں۔

18:30 ''اگر یہ بدکار نہ ہوتا تو ہم اِسے تیرے حوالہ نہ کرتے''۔ یہ ایک دُوسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو اکثر ''حقیقت کے برعکس'' کہلاتا ہے۔ یسوع بدکار نہیں تھا۔ پیلاطُس کا یہ طنزیہ فقرہ تھا جس نے یہودیوں کے مذہبی الزاموں ''ناحق عیب جوئی'' میں اُن کی اِس خواہش کو پُورا کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ فعل ''حوالہ'' وہی ہے جو اکثر ''حوالے کیا'' کیلیئے ترجمہ کیا جاتا ہے جب یہوداہ کیلیئے استعمال کیا گیا تھا (بحوالہ 6:68,71;12:4;13:2,11,21;18:2,5)۔ اصطلاح کا لغوی

18:31 ''ہمیں روانہیں کہ کسی کو جان سے ماریں''۔ یہودی قیادت نے یسوع کو بے حُرمتی کی وجہ سے مُجرم ٹھہرایا تھالیکن اُنہوں نے رومیوں کے ذریعے اُسے موت دینے کیلئے بغاوت کا فتویٰ استعمال کیا۔ یہودی رہنماؤں کیلئے یہ بہت ضروری تھا کہ یسوع کو استثنا 21:23 کی وجہ سے صلیب دی جائے۔ یسوع نے اِس کی نبوت آیات 3:14;8:28; 32; 12:32,33 میں کردی تھی۔ دیکھئیے گلتیوں 3:13 پر۔

18:32 ''جو اُس نے اپنی موت کے طرِیق کی طرف اِشارہ کرکے کہی تھی''۔ یہودی قیادت یسوع کو مصلُوب کیوں کرنا چاہتی تھی؟ یہ اعمال 7 سے واضح ہے کہ وہ لوگوں کو فوراً سنگسار کرکے اُنہیں کُفر کی سزادے دیتے تھے۔ ممکنہ طور پر یہ پُرانے عہدنامہ کی استثنا 21:22-23 کی لعنت سے تعلق رکھتا ہو۔ اصل میں یہ موت کے بعد عام چار کیل لگانے کا حوالہ ہو لیکن ایک ہی وقت میں موجود یہودی عالموں نے اس آیت کی تشریح رُومی صلیب دینے کے عمل کی روشنی میں کی ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ یسوع جو مسیحائی کا دعویدار تھا کو خُدا کی طرف سے ملعون ٹھہرایا جائے۔ پست حالوں کی نجات کیلئے یہ خُدا کا منصوبہ تھا، یسوع خُدا کا برّہ اپنے آپ کو بطور عوض پیش کرتا ہے (بحوالہ یسعیاہ 53، دوُسرا کرنتھیوں 5:21)۔ یسوع ہمارے لئے لعنت بن گیا (بحوالہ گلتیوں 3:13)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 18:33-38

۳۳۔ پس پیلاطُسؔ قلعہ میں پھر داخِل ہوا اور یِسُوعؔ کو بُلا کر اُس سے کہا کیا تُو یہُودیوں کا بادشاہ ہے؟ ۳۴۔ یِسُوع نے جواب دِیا کہ تُو یہ بات آپ ہی کہتا ہے یا اوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہی؟ ۳۵۔ پیلاطُس نے جواب دِیا کیا میں یہُودی ہوں؟ تیری ہی قوم اور سردار کاہنوں نے تجھ کو میرے حوالہ کِیا۔ تُو نے کیا کیا ہے؟ ۔۳۶۔ یِسُوع نے جواب دِیا میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہی دُنیا کی ہوتی تو میرے خادِم لڑتے تاکہ میں یہُودیوں کے حوالے نہ کِیا جاتا۔ مگر اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں ۔۳۷ پیلاطُسؔ نے اُس سے کہا پس کیا تُو بادشاہ ہے؟ یِسُوع نے جواب دِیا تُو خُود کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِس لِئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہوں کہ حق پر گواہی دُوں۔ جو کوئی حقّانی ہے میری آواز سُنتا ہے۔ ۳۸۔ پیلاطُسؔ نے اُس سے کہا حق کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ یہُودیوں کے پاس پھر باہر گیا اور اُن سے کہا کہ مَیں اُس کا کُچھ جُرم نہیں پاتا۔

18:33 ''کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے''۔ یسوع پر بغاوت کا الزام لگایا گیا (بحوالہ متی 27:1 مرقس 15:2 لُوقا 23:2 اور یوحنا 19:3,12,15,19-22)۔

18:34 ''یِسُوع نے جواب دِیا کہ تُو یہ بات آپ ہی کہتا ہے یا اوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہی؟'' اگر پیلاطُس سیاسی بادشاہت کے حوالے سے سوال پُوچھتا تو یسوع انکار کردیتا۔ اگر یہودیوں نے یہ تجویز کیا ہوگا تو یہ اُس کی مسیحائی کا حوالہ ہے تو یسوع نے تصدیق کی ہوگی۔ پیلاطُس واضح طور پر یہودی اُفکار کی اِس پیچیدگی پر بات چیت کیلئے تیار نہیں تھا (بحوالہ آیت 35)۔

18:35۔ یہ سوال جواب ''نہیں'' کی توقع رکھتا ہے۔ پیلاطُس یہودی مذہب کیلئے اپنی تحقیر کا اظہار کررہا ہے۔

18:36 ''اگر میری بادشاہی دُنیا کی ہوتی تو میرے خادِم لڑتے''۔ یہ دوُسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو ''حقیقت کے برعکس'' کہلاتا ہے۔ اِس کا ترجمہ یُوں کیا جانا چاہئیے تھا ''اگر میری بادشاہی دُنیا کی ہوتی، جو کہ نہیں ہے، تو میرے خادم لڑتے، جو کہ نہیں لڑے''۔ فقرہ ''میرے خادم'' درج ذیل کا حوالہ ہوسکتا ہے (91 شاگردوں کا یا (2) فرشتوں کا (بحوالہ متی 26:53)۔

18:37 ''پیلاطُسؔ نے اُس سے کہا پس کیا تُو بادشاہ ہے؟''۔ اِس زمینی حُکمران کی علامت کی زُبان سے یہ شدید طنز تھا جس کا سامنا یسوع اور اُس کی روُحانی بادشاہت کر رہی تھی۔

☆''یِسُوع نے جواب دِیا تُو خُود کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِس لِئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہوں''۔ پہلا فقرہ اپنے ابہام کی بنا پر ترجمہ کرنے میں دقیق ہے۔ یہ ایک اہلیت کے ساتھ تصدیق ہے (بحوالہ متی 27:11 مرقس 15:2 لُوقا 23:3)۔ یسوع جانتا تھا کہ وہ کون ہے (دوکامل زمانے کے افعال) اور کیوں آیا ہے (بحوالہ یوحنا 13:1,3 لُوقا 2:49 متی 16:22ff)۔ پیلاطُس نہیں سمجھ پایا تھا۔

18:38 ''پیلاطُس نے اُس سے کہا حق کیا ہے؟'' پیلاطُس نے یہ سوال پُوچھا، لیکن ظاہری طور پہلے ہی وہ جواب پا چُکا تھا۔ پیلاطُس اپنے طور پر یقین کرنا چاہتا تھا کہ یسوع رُومی حکومت کیلئے کوئی خطرہ نہ تھا۔ اُس نے یہ کیا کہ اُس نے یسوع کو یہودیوں کی روایت کے مطابق عیدِ فسح پر چھوڑنے کی کوشش کی (بحوالہ آیت 39 متی 27:15)۔ یوحنا یہ لکھتا ہے جیسے لُوقا نے لکھا تھا تاکہ یہ ظاہر کرے کہ مسیحیت رُومی شہنشاہت کیلئے کوئی خطرہ نہ تھی۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 18:39-40

۳۹۔ مگر تُمہارا دستُور ہے کہ مَیں فسح پر تُمہاری خاطِر ایک آدمی چھوڑ دِیا کرتا ہوں۔ پس کیا تُم کو منظُور ہے کہ مَیں تُمہاری خاطِر یہُودِیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دُوں؟ ۴۰۔ اُنہوں نے چِلّا کر پِھر کہا کہ اِس کو نہیں لیکن برؔابّا کو۔ اور برؔابّا ایک ڈاکُو تھا۔

18:39 ''مگر تُمہارا دستُور ہے''۔ اِس کی وضاحت متی 27:15 اور لُوقا 23:17 میں کی گئی ہے۔

18:40 ''اُنہوں نے چِلّا کر پِھر کہا کہ اِس کو نہیں لیکن برؔابّا کو''۔ یہ نہایت طنزیہ ہے کہ برابا بظاہر ایک انتہا پسند جماعت کا رُکن تھا اور اُسی الزام کا قصوروار تھا جو الزام یسوع پر لگایا گیا تھا (بحوالہ مرقس 15:7 لُوقا 23:19,25)۔ وہ لوگ بظاہر وہاں پر اپنے مقامی لوک ہیرو کی حمایت کیلئے موجود تھے اور انتظار کر رہے تھے۔ یہودی حُکام نے اِس موقع کو یسوع کی مذمت کی یقین دہانی کیلئے لیا (بحوالہ مرقس 15:11)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تاکہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کرسکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ یسوع اُس جگہ کیوں گیا، جہاں وہ جانتا تھا کہ یہوداہ اُسے ڈھونڈ لے گا؟

2۔ یوحنا نے گتسمنی میں یسوع کی ایذا رسانی کو کیوں نظر انداز کردیا؟

3۔ یہودیوں کی صدر مجلس یسوع کو پیلاطُس کے پاس کیوں لے گئی؟

4۔ یوحنا اور تینوں اناجیل کے درمیان واقعات کی ترتیب اتنی اُلجھا دینے والی کیوں ہے؟

5۔ یوحنا کیوں بیان کرتا ہے کہ پیلاطُس یسوع کو رہا کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟

یوحنا باب ۱۹(John 19)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
یسوع پیلاطُس کے سامنے	یسوع پر سزائے موت کا فتویٰ	(18:38b-19:7)	پیادے یسوع کا مذاق اُڑاتے	یسوع پر سزائے موت کا فتویٰ
(18:28-19:11)	(18:38b-19:16a)	18:38b-19:7;	ہیں19:1-4	(18:38b-19:16a)
18:33-19:3;19:4-7;	18:40-19:3; 19:4-5;	19:8-12; 19:13-16a	پیلاطُس کا فیصلہ	18:38b-19:7;19:8-12;
19:8-11;	19:6a;19:6b;19:7;19:8-9a;		19:5-16	19:13-16a
یسوع پر موت کا فتویٰ لگایا جاتا	19:9b-10;19:11;19:12;			
ہے19:12-16a	19:13-14;19:15a;19:15b;			
	19:15c;19:16a			
صلیب دیا جانا19:16b-22	یسوع کو صلیب دیا جانا	19:16b-25a; 19:25b-27	بادشاہ صلیب پر19:17-24	یسوع کا مصلوب کیا جانا
یسوع کے کپڑے بانٹے جاتے	19:16b-21;19:22;19:23-24		دیکھ تیری ماں19:25-27	19:16b-22; 19:23-27
ہیں19:23-24	19:25-26;19:27			
یسوع اور اُس کی ماں				
19:25-27				
یسوع کی موت19:28	یسوع کی موت;19:28	19:28-30	یہ تمام ہوا19:28-30	یسوع کی موت
19:29-30	19:29-30a;19:30b	19:31-37	یسوع کی پسلی کا چھیدا جانا	19:28-30
پسلی کا چھیدا جانا19:31-37	یسوع کی پسلی چھیدی جاتی ہے	19:38-42	19:31-37	یسوع کی پسلی کا چھیدا جانا
دفنایا جانا19:38-42	19:31-37		یسوع کا یوسف کی قبر میں دفنایا جانا	19:31-37
	یسوع کا دفنایا جانا19:38-42		19:38-42	یسوع کا دفنایا جانا19:38-42

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبادت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 19:1-7

ا۔ اِس پر پیلاطُس نے یِسُوع کو کوڑے لگوائے۔ ۲۔ اور سِپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی۔ ۳۔ اور اُس کے پاس آ آ کر کہنے لگے اَے یہُودِیوں کے بادشاہ آداب! اور اُس کے طمانچے بھی مارے۔ ۴۔ پیلاطُس نے پھر باہر جا کر لوگوں سے کہا کہ دیکھو مَیں اُسے تُمہارے پاس باہر لے آتا ہُوں تا کہ تُم جانو کہ مَیں اُس کا کُچھ جُرم نہیں پاتا۔ ۵۔ یِسُوع کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا اور پیلاطُس نے اُن سے کہا دیکھو یہ آدمی ۶۔ جب سردار کاہِن اور پیادوں نے اُسے دیکھا تو چلّا کر کہا مصلُوب کر مصلُوب! پیلاطُس نے اُن سے کہا کہ تُم ہی اِسے لے جاؤ اور مصلُوب کرو کیونکہ مَیں اِس کا کُچھ جُرم نہیں پاتا۔ ۷۔ یہُودِیوں نے اُسے جواب دِیا کہ ہم اہلِ شرِیعت ہیں اور شرِیعت کے مُوافِق وہ قتل کے لائِق ہے کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بنایا۔

19:1 ''پیلاطُس نے یسوع کو لے کر کوڑے لگوائے''۔ اِن کوڑوں (کوڑے لگانے) کے وقت کے تعین کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ تمام قیدی جنہیں صلیب دی جاتی تھی اُنہیں کوڑے لگائے جاتے تھے۔ یہ ایک بہت ہی ظالمانہ تجربہ تھا۔ اِس کی وجہ سے بہت سے لوگ مر جاتے تھے۔ البتہ اِس سیاق وسباق میں پیلاطُس کا یسوع کو کوڑے لگوانا اُسے چھُڑوانے کے مقصد سے ہمدردی حاصل کرنا دکھائی دیتا ہے (بحوالہ لُوقا 23:16,22 یوحنا 19:12)۔ یہ یسعیاہ 53:5 کی نبوت کی تکمیل ہو سکتی ہے۔
رُومی کوڑے نہایت تکلیف دہ ہوتے تھے۔ غیر رومیوں کیلئے یہ نہایت ہی ظالمانہ سزا تھی۔ سخت چمڑے کا ایک کوڑا، جس کے سرے پر ہڈی یا دھات کے ٹکڑے لگے ہوتے تھے جو کھانا پیلاطُس کی یہودی حُکمرانوں سرکشی کے الزام کی مضحکہ خیز فطرت کو ظاہر کرنے کی کوشش تھی۔ یوحنا کے لئے یہ زکریاہ 6:12 کی طرف بالواسطہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے۔

19:2 ''اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا''۔ یہ کانٹوں کا تاج اذیت کے ساتھ ساتھ تمسخر بھی تھا۔ لارل کا تاج بادشاہوں کے سروں پر رکھا جاتا تھا لیکن بادشاہوں کے بادشاہ نے کانٹوں کا تاج اپنے سر پر رکھا۔

☆ ''اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی''۔ ارغوانی رنگ شاہی علامت تھا اور یہ بہت مہنگی پوشاک تھی کیونکہ یہ بہت مہین کپڑے سے بنا ہوا تھا۔ سُرخ رُومی افسروں کے لبادوں کا رنگ ہوتا تھا یہ کپڑے ایک طرح کا کیڑا شاہ بلوط کے دُرخت پر بنتا تھا اور یہ بہت قیمتی گردانا جاتا تھا۔ یہ پوشاک شاہی لبادے کی علامت تھی لیکن حقیقت میں یہ خستہ حالت پوشاک کسی رُومی افسر کا پُرانا لبادہ تھا (بحوالہ متی 27:18)۔

19:3	NASB	''اور اُس کے پاس آ آ کر کہنے لگے''
	NKJV	''اور اُس سے کہنے لگے''
	NRSV	''وہ اُس کے پاس یہ کہتے ہوئے آنے لگے''
	TEV	''اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے''
	NJB	''وہ اُس کے پاس آ کر کہنے لگے''

یہ استمراری زمانے ہیں۔ ظاہری طور سپاہی یک بعد دیگرے ایسا کرنے لگے۔ یہ تمسخر یہودیوں کیلئے عمومی طور پر زیادہ حقارت کا باعث تھا بالخصُوص یسوع کے۔ مُمکنہ پیلاطُس چاہتا تھا کہ وہ لوگوں میں یسوع کیلئے ہمدردی پیدا کرے مگر وہ ایسا نہ کر سکا۔

☆ ''اور اُس کے طمانچے بھی مارے''۔ اِس لفظ کا اصل میں مطلب ''ڈنڈوں سے مارنا'' ہے لیکن یہ عام طور پر کھُلے ہاتھوں سے مارنے کے طور استعمال ہونے لگا۔ یہ مُمکنہ طور پر ظالمانہ چہرے پر مار سے زیادہ شاہی سلام کے طور پر تمسخر آمیز انداز میں طمانچے مارنا تھا۔

19:4	NASB	''میں اِس میں کوئی قصُور نہیں پاتا''

NKJV ''میں اِس میں کُچھ جُرم نہیں پاتا''

NRSV ''میں اِس کے خلاف کوئی الزام نہیں پاتا''

TEV ''میں ایسے سزا کا کوئی جواز نہیں پاتا''

NJB ''میں اِس کے خلاف کوئی الزام نہیں پاتا''

یوحنا کا ایک مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ مسیحیت رومی حکومت یا اُس کے افسروں کیلئے کوئی خطرہ نہ تھی۔ یوحنا اندراج کرتا ہے کہ پیلاطُس نے متعدد بار یسوع کو رہا کرنے کی کوشش کی تھی (بحوالہ 18:38;19:6,12)۔

19:5 ''یسوع کو (1) تمسخر خیز بادشاہ کے رُوپ میں (2) اتنی بُری طرح مارنا پیلاطُس کا یہودی رہنماؤں کا بغاوت کے الزام کی تمسخر آمیز فطرت کو ظاہر کرنے کی کوشش تھا۔ یوحنا کیلئے یہ ذکریاہ 6:12 کا اشارہ بھی ہوسکتا ہے۔

19:6 ''تو چلا کر کہا مصلوُب کر مصلوُب!''۔ یہودی رہنما یسوع کو صلیب اِس لئے دینا چاہتے تھے تا کہ استثنا 21:23 کی لعنت مُوثر ہو سکے۔ یہ ایک وجہ ہے کہ پولُوس کو کیوں ممکنہ طور پر یسوع ناصری کے خُدا کا بیٹا ہونے پر اتنے سبہات تھے۔ البتہ ہم گلتیوں 3:13 سے جانتے ہیں کہ یسوع نے ہمارے گُناہوں کا بوجھ صلیب پر برداشت کیا (بحوالہ کُلسیوں 2:14)۔

☆''میں اِس کا کُچھ جُرم نہیں پاتا''۔ پیلاطُس یہ تین مرتبہ کہتا ہے (بحوالہ 18:38;19:4)۔

19:7 ''اور شریعت کے مُوافق وہ قتل کے لائق ہے کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا بنایا''۔ گو یسوع نے خُدا میں ایک ہونے کا دعویٰ کیا تھا یعنی اُس کا اکلوتا بیٹا۔ یہودی جنہوں نے اُس کا بیان سُنا اور سمجھا، اُنہیں کوئی شک نہ تھا۔ وہ الٰہی ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا (بحوالہ 5;18;8:53-59;10:33)۔ یہودیوں کا یسوع کے خلاف اصل الزام کُفر بولنا تھا (بحوالہ متی 20:6,65)۔ کفُر کی سزا سنگسار کیا جاتا تھا (بحوالہ احبار 24:16)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 19:8-12

۸۔ جب پیلاطُس نے یہ بات سُنی تو اور بھی ڈرا۔ ۹۔ اور پھر قلعہ میں جا کر یِسُوع سے کہا کہ تُو کہاں کا ہے؟ مگر یِسُوع نے اُسے جواب نہ دِیا۔ ۱۰۔ پس پیلاطُس نے اُس سے کہا تُو مجھ سے بولتا نہیں؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ مجھے تجھے چھوڑ دینے کا بھی اختیار ہے اور مصلُوب کرنے کا بھی اِختیار ہے؟ ۱۱۔ یِسُوع نے اُسے جواب دِیا کہ اگر تجھے اُوپر سے نہ دِیا جاتا تو تیرا مُجھ پر کُچھ اِختیار نہ ہوتا۔ اِس سبب سے جِس نے مجھے تیرے حوالہ کِیا اُس کا گناہ زِیادہ ہے ۔ ۱۲۔ اِس پر پیلاطُس نے اُسے چھوڑ دینے میں کوشش کرنے لگا مگر یہُودِیوں نے چلاّ کر کہا اگر تُو اِس کو چھوڑے دیتا ہے تو قَیصر کا خیر خواہ نہیں جو کوئی اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کا مخالِف ہے۔

19:8 ''جب پیلاطُس نے یہ بات سُنی تو اور بھی ڈرا''۔ پیلاطُس نے بیوی نے پہلے ہی اُسے یسوع کے بارے میں خبر دار کیا تھا (بحوالہ متی 27:19)، اور اب یہودی رہنما دعویٰ کر رہے تھے کہ اِس نے کہا ہے کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے۔ پیلاطُس وہمی ہونے کے ناطے خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ یہ یونانی اور رومی دیوتاؤں کا معمول تھا کہ وہ انسانی صُورت میں انسانوں میں آتے تھے۔

19:9۔ پلاطُس کو یسوع کا جواب یاد ہوگا (بحوالہ 18:37)۔ کُچھ اِسے یسعیاہ 53:7 کی تکمیل کے طور پر دیکھتے ہیں۔

19:10 ''مُجھے تُجھے مصلُوب کرنے کا اختیار ہے''۔ پیلاطُس کہتا ہے کہ اُسے زندگی اور موت کا سیاسی اختیار ہے لیکن سرکش غدر مچانے والے لوگوں کے سامنے اُسے اپنا حق اُن کی مرضی موافق استعمال کرنا پڑتا ہے۔

19:11 ''اگر تجھے اُوپر سے نہ دِیا جاتا تو تیرا مُجھ پر کُچھ اِختیار نہ ہوتا''۔ یہ دُوسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جو''حقیقت کے برعکس'' کہلاتا ہے۔ یسوع پیلاطُس سے مرعوب نہیں ہوتا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے اور کس لئے آیا ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ خُدا تمام انسانی اختیار کے پیچھے ہوتا ہے(بحوالہ رومیوں 7-13:1)۔

☆''جس نے مجھےُ تیرے حوالہ کیا اُس کا گناہ زِیادہ ہے''۔ پہلی ساعت میں یہ یہوداہ اسکریوتی کا حوالہ لگتا ہے(بحوالہ 6:64,71;13:11) لیکن زیادہ تر تبصرہ نگار یقین رکھتے ہیں کہ یہ فقیہی تھے جنہوں نے اصل میں یسوع کو رُومیوں کے حوالے کیا تھا۔ یہ فقرہ مجموعی طور پر درج ذیل کے حوالے کے طور پر سمجھنا چاہیئے :(1) یہودی رہنما یا(2) یہودی لوگ۔

19:12 ''اِس پر پیلاطُسؔ نے اُسے چھوڑ دینے میں کوشش کرنے لگا''۔ یہ ایک استمراری زمانہ ہے جس کا مطلب ماضی میں دہرایا گیا کام ہے۔ اُس نے بہت مرتبہ کوشش کی۔

☆''اگر تُو اِس کو چھوڑے دیتا ہے تو قیصرؔ کا خیر خواہ نہیں''۔ یہ ایک تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔ یہودی رہنما پیلاطُس کو ڈرا رہے تھے کہ وہ اُس کی شکایت اُس کے بڑوں کو روم میں کر دیں گے اگر اُس نے اُن کی مرضی نہ مانی اور یسوع کو موت کی سزا نہ دی۔ فقرہ''قیصر کا خیر خواہ'' ایک محاورہ تھا جو رُومی شہنشاہ کی جانب سے عزت افزا لقب کی عکاسی کرتا تھا(اگستس یا ویسپاسیین سے شروع کرتے ہوئے)۔
قیصر رُومی شہنشاہ کا لقب تھا۔ یہ جولیس قیصر سے شروع ہوا اِسے اگستس نے اپنایا۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:19:13-16

۱۳۔ پیلاطُس یہ باتیں سُن کر یسُوع کو باہر لایا اور اُس جگہ جو چُبوترہ اور عبرانی میں گبّتؔا کہلاتی ہے تختِ عدالت پر بیٹھا۔ ۱۴۔ یہ فسح کی تیاّری کا دِن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ پھر اُس نے یہُودِیوں سے کہا دِیکھو یہ ہے تُمہارا بادشاہ۔ ۱۵۔ پس وہ چلاّئے کہ لے جا! لے جا! اُسے مصلُوب کر! پیلاطُس نے اُن سے کہا کیا میں تُمہارے بادشاہ کو مصلُوب کرُوں؟ سردار کاہنوں نے جواب دِیا کہ قیصر کے سِوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔ ۱۶۔ اِس پر اُس کو اُن کے حوالہ کِیا کہ مصلُوب کیا جائے پس وہ یسُوع کو لے گئے۔

19:13''پیلاطُس یہ باتیں سُن کر یسُوع کو باہر لایا اور تختِ عدالت پر بیٹھا''۔ عبارت مبہم ہے کہ کون تخت عدالت پر بیٹھا۔ دونوں ولیمز اور گڈ سپیڈ کے تراجم کہتے ہیں کہ یہ یسوع از خُود تھا جسے تمسخرانہ انداز میں یہودیوں کے بادشاہ کے طور بیٹھایا گیا تھا۔ بحرحال، سیاق وسباق مفہوم دیتی ہے کہ یہ پیلاطُس تھا جس نے سزا سُنائی تھی۔

☆	NASB,NKJV,NJB	''اُس جگہ جو چُبوترہ اور عبرانی میں گبّتا کہلاتی ہے''
	NRSV	''اُس جگہ جو چُبوترہ یا عبرانی میں گُبتا کہلاتی ہے''
	TEV	''اُس جگہ جو چُبوترہ (عبرانی میں گُبتا کہلاتی ہے)''

عبرانی/ آرامی الفاظ کا اپنی تعاریف کے ساتھ استعمال ظاہر کرتا ہے کہ یوحنا کے قارئین غیر قومیں تھیں(بحوالہ آیت 17)۔ چُبوترہ رومی شرعی اعلانوں کی جگہ تھی۔ آرامی اصطلاح گُبتا کا مطلب''اُونچا پتھر'' تھا۔

19:14 ''یہ فسح کی تیاری کا دن تھا''۔ اناجیل اور یوحنا کی انجیل میں تاریخوں کے بارے میں واضح تضاد ہے۔ اناجیل میں یسوع اپنے پکڑوائے جانے سے پہلے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاتا ہے(بحوالہ مرقس 15:42) لیکن یوحنا میں کھانا فسح سے پہلے تیاری کے دن ہوا۔ دیکھیئے نوٹ 18:28 پر۔

☆''اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا''۔ یسوع پر عدالت اور اُس کے مصلوب کئے جانے کی ترتیب کُچھ یُوں ہے:

	متی	مرقس	لُوقا	یوحنا
پیلاطُس کا فیصلہ				چھٹے گھنٹے19:14
مصلُوب کیا جانا		تیسرے گھنٹے15:25		
اندھیرا چھا جاتا ہے	چھٹے سے نویں گھڑی27:45	چھٹے سے نویں گھڑی15:33	چھٹے سے نویں گھڑی23:44	
یسوع چلاتا ہے	نویں گھڑی27:46	نویں گھڑی15:34		

جب اِس وقت کی ترتیب کا موازنہ کیا جاتا ہے تو دو تشریحی انتخاب پیدا ہوتے ہیں: (1) وہ ایک جیسے ہیں۔ یوحنا رُومی وقت استعمال کرتا ہے بارہ بجے دوپہر سے گنتے ہوئے (بحوالہ گلیزن ایل آرکر کی کتاب بائبل کی مُشکلات کا انسائکلوپیڈیا، صفحہ 364) اور اناجیل یہودی وقت استعمال کرتی ہیں چھ بجے صُبح سے گنتے ہوئے۔ (2) یوحنا یسوع کے مصلُوب ہونے کا بعد کا وقت بتاتا ہے جو اناجیل اور یوحنا میں تفرقات کی ایک اور مثال ہوسکتی ہے۔ یوحنا1:39 اور 4:6 سے یُوں لگتا ہے کہ وہ یہودی وقت استعمال کرتا ہے نہ کہ رُومی وقت (بحوالہ ایم آرونسنٹ کی کتاب ''لفظی مُطالعہ، والیم اوّل، صفحہ 403)۔ وقتی القابات علامتی ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ درج ذیل سے تعلق رکھتے ہیں (1) ہیکل میں روزانہ قُربانی کا وقت (نو بجے صُبح اور تین بجے دوُپہر بحوالہ اعمال 2:15;3:1) اور (2) نسان 14 پر دوُپہر فسح کے بڑے کو ذبح کرنے کا روایتی وقت تھا۔ بائبل ایک قدیم مشرقی کتاب ہونے کے ناطے ترتیب پر اتنا زور نہیں دیتی جیسا کہ جدید مغربی تاریخی حوالہ جات کرتے ہیں۔

☆''دیکھو، یہ ہے تُمہارا بادشاہ'' جیسے کہ آیت 5 زکریاہ 6:12 کا اشارہ ہوسکتا ہے یہ فقرہ زکریاہ 9:9 کا اشارہ ہوسکتا ہے۔

19:15 ''لے جا، لے جا، اُسے مصلوب کر!''۔ اِس فقرہ میں تین مضارع عملی بصُورت آمر ہیں۔ بُنیادی لفظ ''مصلُوب کر'' کا مطلب ''اُٹھانا'' یا ''چڑھانا'' ہے، یہ یوحنا کا ایک ذُومعنی استعمال ہوسکتا ہے (بحوالہ 3:14;8:28;12:32)۔

☆''سردار کاہنوں نے جواب دِیا کہ قیصر کے سِوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں''۔ تمسخر چونکا دینے والا ہے۔ یہ یہودی رہنما کُفر کے مُرتکب تھے، اور یہی الزام وہ یسوع پر لگا رہے تھے۔ پُرانے عہدنامے میں صرف خُدا ہی اپنے لوگوں کا بادشاہ ہوتا ہے (بحوالہ پہلا سیموئیل 8)۔

☆''اُن کے''۔ متی 27:26-27 اور مرقس 15:15-16 میں اسم ضمیر رُومی سپاہیوں کا حوالہ دیتا ہے۔ یوحنا میں مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ پیلاطُس نے یسوع کو یہودی رہنماؤں اور لوگوں کے خواہش کے مُطابق اُن کے حوالے کیا۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 19:17-22

۱۷۔ اور وہ اپنی صلِیب آپ اُٹھائے ہوئے اُس جگہ تک باہر گیا جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے۔ جِس کا ترجمہ عبرانی میں گُلگُتا ہے۔ ۱۸۔ وہاں اُنہوں نے اُس کو اور اُس کے ساتھ اَور دو شخصوں کو مصلُوب کیِا۔ ایک کو اِدھر اور ایک کو اُدھر اور یِسُوع کو بیچ میں۔ ۱۹۔ اور پیلاطُس نے ایک کتابہ لِکھ کر صلیب پر لگا دِیا۔ اُس میں لِکھا تھا یِسُوع ناصری یہُودِیوں کا بادشاہ۔ ۲۰۔ اُس کِتابہ کو بُہت سے یہُودِیوں نے پڑھا۔ اِس لِئے کہ وہ مقام جہاں یِسُوع مصلُوب ہوا شہر کے نزدیک تھا اور وہ عبرانی لیِتنی اور یوُنانی میں لِکھا ہوا تھا۔ ۲۱۔ پس یہُودِیوں کے سردار کاہنوں نے پیلاطُس سے کہا کہ یہوُدِیوں کا بادشاہ نہ لِکھ بلکہ یہ کہ اُس نے کہا مَیں یہُودِیوں کا بادشاہ ہوُں۔ ۲۲۔ پیلاطُس نے کہا میں نے جو لِکھا دِیا وہ لِکھ دِیا۔

19:17 ''اپنی صلیب آپ اُٹھائے ہوئے''۔ پہلی صدی کے فلسطین میں صلیب کی شکل کے بارے میں کُچھ معلوم نہیں ہے، یہ انگریزی کے بڑے حرف T کی شکل کی ہوگی یا چھوٹے t یا X کی طرح۔ بعض اوقات بہت سے قیدیوں کو مچان پر صلیب دیا جاتا تھا۔ کسی بھی طرح کے سزا یافتہ قیدی کو کوڑے لگنا ہوتے تھے اور اُس پر لازم تھا کہ وہ مصلُوب [illegible] (بحوالہ متی27:32؛ مرقس15:21؛ لُوقا23:26؛14:27)

☆''جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے اور جسکا ترجمہ عبرانی میں گُلگتا ہے''۔ اِس فقرے کے حقیقی معنی کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ عبرانی / آرامی اصطلاح اُس پہاڑی کا حوالہ نہیں ہے جو کھوپڑی کی طرح کہلاتی ہے بلکہ اُس چھوٹی سپاٹ پہاڑی کا جو یروشلیم کے نزدیک واقع تھی۔ رُومی بغاوت کے الزام میں صلیب دیتے تھے۔ جدید ماہر آثارِ قدیمہ کو بھی معلوم نہیں کہ حقیقت میں یہ جگہ شہر کی دیواروں کی کہاں تھی۔ یسوع کی شہر کی دیوار کے باہر صلیب دی گئی تھی۔

19:18 ''وہاں اُنہوں نے اُسے مصلُوب کیا''۔ کوئی بھی انجیل رُومی مصلُوب کئے جانے کے بارے میں تفصیل نہیں دیتی۔ رومیوں نے یہ کارتھاگینیز **Carthaginians** سے سیکھا، جنہوں نے یہ فارس سے سیکھا۔ حتیٰ کہ صلیب کی اصل شکل کے بارے میں بھی معلوم نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بحر حال یہ ایک ظالمانہ طُول دینے والی موت تھی۔ یہ کسی کو کئی دنوں تک سخت اذیت میں رکھتے ہوئے زندہ رکھنے کیلئے قائم کیا گیا تھا۔ موت عام طور پر گلا گھونٹنے سے واقع ہوتی ہے۔ یہ رُومیوں کے خلاف بغاوت کی سزا کے طور پر قائم کی گئی تھی۔

☆''اور دو شخصوں کو''۔ یہ متی 27:38 مرقس 15:27 اور لُوقا 23:33 میں درج یسعیاہ 53:9 کی نبوت کی تکمیل تھی۔

19:19 ''اور پیلاطُس نے ایک کتابہ لکھ کر''۔ ہوسکتا ہے یہ لقب (titlon) پیلاطُس نے ہاتھ سے لکھا ہو جو کسی اور نے لکڑی کی تختی پر لکھا ہوگا۔ متی اِسے ''الزام'' کہتا ہے (aitian بحوالہ متی 27:37) اور مرقس اور لُوقا اِسے نوشتہ کہتے ہیں (epigraphe بحوالہ مرقس 15:26 لُوقا 23:28)۔

19:20 ''اور وہ عبرانی، لیتینی اور یونانی میں لکھا ہوا تھا''۔ انجیل میں انواع واقسام کے فرق پر غور ایک دلچسپ امر ہے کہ صلیب پر یسوع کے سر الزام کے دُرست الفاظ کیا تھے:

ا۔ متی 27:37 ۔''یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ہے''۔

۲۔ مرقس 15:26۔''یہودیوں کا بادشاہ''

۳۔ لُوقا 23:38 ۔''یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے''

۴۔ یوحنا 19:19۔''یسوع ناصری، یہودیوں کا بادشاہ''

ہر ایک مُختلف ہے لیکن بُنیادی طور پر ایک ہی ہے۔ یہ انجیل میں بہت سی تاریخی تفصیلات کے فرق کے بارے میں دُرست ہے۔ ہر ایک لکھاری نے اپنی سرگزشت کا اندراج قدرے مختلف انداز میں کیا ہے لیکن پھر بھی وہ ایک سی ہی چشم دید گواہیاں ہیں۔
پیلاطُس یہودی رہنماؤں کو دِق کرنے کیلئے یہ لقب یسوع کی صلیب پر لگاتا ہے جس کا اُنہیں خوف تھا (بحوالہ آیات 22-21)۔

19:22 ''میں نے جو کُچھ لکھ دیا وہ لکھ دیا''۔ یہ دو کامل زمانے کی افعال ہیں جو تکمیل اور جو کُچھ لکھا ہے کے حتمی ہونے پر زور دیتے ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 19:23-25a

۲۳۔ جب سپاہی یِسُوع کو مصلُوب کر چُکے تو اُس کے کپڑے لے کر چار حصّے کِئے۔ اور ہر سپاہی کے لِئے ایک حِصّہ اور اُس کا کُرتہ بھی لیا۔ یہ کُرتی بِن سِلا سراسر بُنا ہوا تھا۔ ۲۴۔ اِس لِئے اُنہوں نے آپس میں کہا کہ اِسے پھاڑیں نہیں بلکہ اِس پر قُرعہ ڈالیں تا کہ معلُوم ہو کہ کِس کا نکلتا ہے۔ یہ اِس لِئے ہوا کہ وہ نوِشتہ پُورا ہو جو کہتا ہے کہ

اُنہوں نے میرے کپڑے بانٹ لِئے

اور میری پوشاک پر قُرعہ ڈالا۔

چنانچہ سپاہیوں نے ایسا ہی کیا۔

19:23 ''اُس کے کپڑے لے کر چار حصّے کئے۔ ہر سپاہی کے لئے ایک حصّہ''۔ سپاہیوں نے یسوع کے کپڑوں پر قُرعہ ڈالا۔ یہ اُس کے محض کُرتے کا حوالہ ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ کیسے یسوع کے کپڑے چار حصّوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ یہ اُس کے جُوتے، دُعا کے دوران سر ڈھانپنے والی شال (tallith)، کمر بند اور کُرتے کا حوالہ ہوسکتا ہے۔ یہ نا معلوم ہے کہ

آیایسوع پگڑی باندھتا تھایانہیں۔ یہودی اُس کی مُکمل برہنگی سے دلگیر ہوئے ہونگے۔ یہ ایک اورنبوت کی تکمیل ہے جس کا حوالہ آیت 24 میں دیا گیاہے(بحوالہ زبُور 22:18)۔

☆''کُرتہ''۔یسوع کے بیرونی لبادے کا جمع اصطلاح himatia سے حوالہ دیا جا تا ہے۔اُس کا لمبا اندرونی لبادہ، جو بیرونی کے نیچے پہنا جا تا ہے وہ کُرتا ہے (chiton)۔اِن کے درمیان فرق متی 5:40 اورلُوقا 6:29 میں دیکھا جاسکتا ہے۔یافا کی ایک شاگردہ تبیتا جس کے نام کا ترجمہ ہرنی ہے نے یہ دونوں کپڑے بنائے تھے(بحوالہ اعمال 9:39)۔ پہلی صدی کے یہودی ایک اوراضافی جامہ پہنتے تھے۔یسوع کو مُکمل طور پر برہنہ نہیں کیا گیا تھا۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:19:25b-27

۲۵۔اوریِسُوع کی صلیب کے پاس اُس کی ماں اوراُس کی ماں کی بہن مریم کلوپاس کی بیوی اورمریم مگدلینی کھڑی تھیں۔۲۶۔یِسُوع نے اپنی ماں اوراُس شاگرد کو جس سے مُحبت رکھتا تھا پاس کھڑے دیکھ کر کہا کہ اَے عورت! دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے۔۲۷۔پھر شاگرد سے کہا دیکھ تیری ماں یہ ہے اوراُسی وقت وہ شاگرد اُسے اپنے گھر لے گیا۔

19:25 ''اوریِسُوع کی صلیب کے پاس اُس کی ماں اوراُس کی ماں کی بہن مریم کلوپاس کی بیوی اورمریم مگدلینی کھڑی تھیں''۔اِس بات پر بہت بحث رہی ہے کہ یہاں تین نام ہیں یا چار نام ہیں۔یہ مُمکن ہے کہ یہاں چار نام ہیں کیونکہ دو بہنوں کے نام مریم نہیں ہوسکتے۔مریم کی بہن سلومی کا ذکر مرقس 15:40 اور متی 27:56 میں ہے۔اگر یہ دُرست ہے تواِس کا مطلب ہے کہ یعقوب، یوحنا اوریسوع آپس میں رضاعی بھائی (کزن) تھے۔دوسری صدی کی روایت (Hegesippus) کہتی ہے کہ کلوپاس یوسف کا بھائی تھا۔ مریم مگدلینی اُن میں سے ایک تھی جس میں سے یسوع نے سات بدروحیں نکالی تھیں،اورسب سے پہلی تھی جس پر وہ جی اُٹھنے کے بعد ظاہر ہوا تھا(بحوالہ 20:1-2;11-18 مرقس 16:1 لُوقا 24:1-10)۔

خصُوصی موضوع:عورتیں جو یسوع کی شاگردہ تھیں

ا۔ وہ عورتیں جو یسوع اوراُس کے شاگردوں کی مدد کرتی تھیں اورجو یسوع کی شاگردہ تھیں،اِن کا پہلا تذکرہ لُوقا 8:1-3 میں ہے۔

ا۔ مریم جو مگدلینی کہلاتی تھی(آیت 2)

ا۔ متی 27:56,61,28:1

ب۔ مرقس 15:40,47;16:1,9

ج۔ لُوقا 8:2;24:10

د۔ یوحنا 19:25;20:1,11,16,18

۲۔ یوانہ،خُوزہ کی بیوی(جو ہیرودیس کا دیوان تھا،آیت 3)کا اندراج لُوقا 24:10 میں ہوا ہے

۳۔ سُوسناہ(آیت 3)

۴۔ ''اوربہتیری اورعورتیں بھی تھیں جو اپنے مال سے اُن کی خدمت کرتی تھیں''(آیت 3)

ب۔ صلیب دئے جانے کے وقت موجود عورتوں کے گروہ کا بھی تذکرہ کیا گیا۔

ا۔ متی کا اندراج

ا۔ مریم مگدلینی(27:56)

ب۔ مریم،یعقوب اوریوسیس کی ماں(27:56)

ج۔ زبدی کے بیٹوں کی ماں(27:56)

۲۔ مرقس کا اندراج

ا۔ مریم مگدلینی (25:40)

ج۔ سلومی(15:40)

۳۔ لُوقا محض یہ کہتا ہے ''اور وہ عورتیں جو گلیل سے اُس کے ساتھ آئی تھیں''(23:49)

۴۔ یوحنا کا اندراج

ا۔ یسوع کی ماں مریم(19:25)

ب۔ اُس کی ماں کی بہن(19:25)

ج۔ کلوپاس کی مریم (کے جے کلوپاس، اِس کا مطلب کلوپاس کی بیوی یا کلوپاس کی بیٹی بھی ہوسکتا ہے)(19:25)

د۔ مریم مگدلینی(19:25)

ج۔ ایسی عورتوں کے گروہ کا بھی تذکرہ کیا گیا جو یسوع کے دفن کئے جانے کی جگہ پر مشاہدہ کر رہی تھیں۔

ا۔ متی کا اندراج

ا۔ مریم مگدلینی(27:61)

ب۔ دوُسری مریم(27:61)

۲۔ مرقس کا اندراج

ا۔ مریم مگدلینی(15:47)

ب۔ یوسیس کی ماں مریم(15:47)

۳۔ لُوقا محض یہ کہتا ہے ''اور اُن عورتوں نے جو اُس کے ساتھ گلیل سے آئی تھیں''(23:55)

۴۔ یوحنا عورتوں کا قبر دیکھنے کا کوئی اندراج نہیں دیتا۔

د۔ عورتوں کا ایسا گروہ جو اتوار کی صُبح قبر پر آئی تھیں۔

ا۔ متی کا اندراج

ا۔ مریم مگدلینی(28:1)

ب۔ دوُسری مریم(28:1)

۲۔ مرقس کا اندراج

ا۔ مریم مگدلینی (16:1)

ب۔ یعقوب کی ماں مریم(16:1)

ج۔ سلومی(16:1)

۳۔ لُوقا کا اندراج

ا۔ ''وہ قبر پر آئیں''(24:1-5,24)

(۱) مریم مگدلینی(24:10)

(۲) یوانہ(24:10)

(۳) یعقوب کی ماں مریم(24:10)

۴۔ یوحنا صرف مریم مگدلینی کا اندراج دیتا ہے(20:1,11)

ر۔ عورتوں کا بالا خانے میں موجودگی کا تذکرہ دیا گیا ہے(اعمال1:14)

ا۔ ''عورتیں''(1:14)

۲۔ یسوع کی ماں مریم(1:14)

س۔ اِن مختلف اندراجات میں مختلف عورتوں کے آپس میں تعلق کے بارے میں کُچھ معلوم نہیں ہے۔ مریم مگدلینی واضح طور پر قوی تر کردار رکھتی ہے۔ یسوع کی زندگی اور خدمت میں ''عورتیں'' پر اچھا مضمون ''یسوع اور انجیلوں کی لُغت'' میں دیکھا جاسکتا ہے جسے آئی وی پی نے شائع کیا، صفحات 886-880۔

19:26 ''اُس شاگرد کو جس سے مُحبت رکھتا تھا''۔ چونکہ یوحنا کا ذکر نام کے ساتھ انجیل میں نہیں کیا گیا ہے، بہت سے خیال کرتے ہیں کہ یہ اُس کا اپنی شناخت دینے کا ایک انداز تھا (بحوالہ 13:23;19:26;21:7,20)۔ اِن میں سے ہر ایک میں وہ اصطلاح agapao استعمال کرتا ہے لیکن 20:2 میں وہ یہی فقرہ استعمال کرتا ہے لیکن phileo کے ساتھ۔ یہ اصطلاحات یوحنا میں مترادف ہیں؛ 3:35 کے agapao اور 5:20 کے phileo کا موازنہ کریں جہاں یہ دونوں باپ کی بیٹے کیلئے مُحبت کا حوالہ دیتے ہیں۔

19:27 ''اور اُسی وقت سے وہ شاگرد اُسے اپنے گھر لے گیا''۔ اِس کا ضروری طور یہ مطلب نہیں کہ یوحنا فوری طور پر اُسے اپنے گھر لے گیا، حالانکہ اِس حقیقت کا مفہوم اِس سے لیا جاسکتا ہے کہ اُس کا اندراج متی 27:56 اور مرقس 15:40 میں نہیں ہے۔ روایات کہتی ہیں کہ یوحنا مریم کی موت تک اُس کی دیکھ بھال کرتا رہا اور پھر وہ ایشائے کُوچک (بالخصوص افسیس) کو چلا گیا جہاں اُس نے طویل اور کامیاب مُنادی کی۔ یہ افسیوں کے بُزرگوں کے اصرار پر یوحنا نے بُزرگ ہوتے ہوئے اپنی یسوع کی زندگی کی سرگزشت لکھی (یعنی یوحنا کی انجیل)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 19:28-30

۲۸۔ اِس کے بعد جب یِسُوع نے جان لِیا کہ اب سب باتیں تمام ہوئیں تا کہ نوِشتہ پُورا ہو تو کہا کہ میں پیاسا ہُوں۔ ۲۹۔ وہاں سرکہ سے بھرا ہوا برتن رکھا ہُوا تھا پس اُنہوں نے سرکہ میں بھگوئے ہوئے سپنج کو زُوفے کی شاخ پر رکھ کر اُس کے مُنہ سے لگایا۔ ۳۰۔ پس جب یِسُوع نے وہ سِرکہ پیا تو کہا کہ تمام ہُوا اور سر جھکا کر جان دے دی۔

19:28 ''اِس کے بعد جب یِسُوع نے جان لِیا کہ اب سب باتیں تمام ہوئیں تا کہ نوِشتہ پُورا ہو تو کہا کہ میں پیاسا ہُوں''۔ یہ ترتیبی طور پر مبہم ہے کہ آیا نوشتہ جس کا تذکرہ ہوا فقرے ''میں پیاسا ہوں'' کا حوالہ ہے یا کہ ''اب سب باتیں تمام ہوئیں'' کا۔ اگر یہ روایتی انداز میں لیا جائے تو ''میں پیاسا ہوں'' زبُور 69:21 کا حوالہ ہے۔

19:29 ''وہاں سرکہ سے بھرا ہوا برتن رکھا ہُوا تھا''۔ یہ گھٹیا ترین کھٹی مے (سرکہ) تھی۔ یہ دونوں سپاہیوں یا صلیب دئے جانے والوں کیلئے ہوگی۔ اُنہیں تھوڑی سی مقدار میں یہ دی جاتی تھی تا کہ اُن کی صلیبی موت کو طوالت مل سکے۔

☆ ''سرکہ''۔ یہ لُغوی طور ''سرکہ'' ہے۔ یہ غریب لوگوں کا مشرُوب ہوتا تھا۔ غور کریں کہ یسوع نشے والی مے نہیں لیتا جب یروشلیم کی عورت نے اُسے وہ پیش کی تھی (بحوالہ مرقس 15:23 متی 27:34)۔ مُمکنہ طور پر وجہ کہ وہ کیوں یہ پیتا ہے یہ ہوگی کہ زبُور 22:15 کی تکمیل ہو۔ اُس کے ہونٹ خُشک تھے اور بات نہیں کر سکتا تھا لیکن ابھی اُسے ایک بات اور کہنا تھی۔

☆ ''زُوفے کی شاخ پر رکھ کر''۔ کُچھ اِسے کسی پودے کا علامتی استعمال کے طور پر دیکھتے ہیں جو عیدِ فسح کی خدمت میں استعمال ہوتا تھا (بحوالہ خرُوج 12:22)۔ دوُسرے یقین رکھتے ہیں کہ یہاں قدیم کاتبی اصطلاحی غلطی ہوئی ہے اور یہ اصل میں مطلب ہے ''نیزہ''، ''بھالا'' یا ''چھڑی'' (بحوالہ NEB لیکن REB نے اُسے اُلٹا کر زُوفہ کہا ہے)۔ متی 27:48 اور مرقس 15:36 میں ''سرکنڈہ'' کا ذکر ہے۔

یہ وجہ کہ بہت سے اِسے یہاں کاتبی تبدیلی سمجھتے ہیں یہ ہے کیونکہ زُوفی کے پودے کی اتنی لمبی شاخ نہیں ہوتی (صرف دو سے چار فٹ تک ہوتی ہے) لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ صلیبیں زمین سے بہت اُونچائی پر نہ تھیں۔ ہماری اُونچی صلیب کی روایتی تصویریں ہماری 3:14 کی غلط فہمی ہو سکتی ہے کیونکہ یسوع کے پاؤں کوئی ایک سے دو فُٹ زمین سے اُونچائی پر تھے۔

19:30 ''کہ تمام ہوا''۔ یہ کامل مجہول علامتی ہے۔ اناجیل سے ہم جانتے ہیں کہ اُس نے یہ چلا کر کہا تھا (بحوالہ مرقس 15:37 لُوقا 23:46 متی 27:50)۔ یہ نجات کے کام کی تکمیل کا حوالہ ہے۔ اصطلاح کی یہ صُورت (telos) مصری پیپری papyri میں ایک کمرشل محاورہ ''مُول دیا گیا'' کیلئے تھی۔

☆ ''اور سر جھکا کر جان دے دی''۔ یہ فقرہ ''سر جھکا کر''، ''نیند کرنا'' کا محاوراتی استعمال ہے۔ یسوع کی موت اُس کیلئے ایک سکُون کا لمحہ تھا۔ مفہوم یہ ہے کہ موت میں کسی شخص کا رُوحانی پہلو اُس کے جسم سے جُدا ہو جاتا ہے۔ یہ ایمانداروں کیلئے موت اور جی اُٹھنے کے دن کے درمیان ایک خُلاصی کی صُورت کا تقاضا دکھائی دیتا ہے (بحوالہ دُوسرا کرنتھیوں 5 پہلا تھسلنیکیوں 18-4:13)۔

مرقس 15:37 اور لُوقا 23:46 میں انجیل کی متوازیت ''اور یہ کہہ کر دم دے دیا ہے''۔ ''جان'' اور ''دم'' کیلئے عبرانی لفظ ایک ہی ہے۔ دم دے دیا کو اُس کی جان کا اُس کے جسم کو چھوڑنا کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے (بحوالہ پیدائش 2:7)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 19:31-37

۳۱۔ پس چُونکہ تیّاری کا دِن تھا یہُودیوں نے پیلاطُس سے درخواست کی کہ اُن کی ٹانگیں توڑ دی جائیں اور لاشیں اُتار لی جائیں تاکہ سبت کے دِن صلیب پر نہ رہیں کیونکہ وہ سبت ایک خاص دِن تھا۔ ۳۲۔ پس سپاہیوں نے آکر پہلے اور دُوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو اُس کے ساتھ مصلُوب ہوئے تھے۔ ۳۳۔ لیکن جب اُنہوں نے یِسُوع کے پاس آکر دیکھا کہ وہ مَر چکا ہے تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ ۳۴۔ مگر اُن میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اُس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے خُون اور پانی بہہ نِکلا۔ ۳۵۔ جس نے یہ دیکھا ہے اُسی نے گواہی دی ہے اور اُس کی گواہی سچّی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تاکہ تُم بھی اِیمان لاؤ۔ ۳۶۔ یہ باتیں اِس لئِے ہوئیں کہ یہ نوِشتہ پُورا ہو کہ اُس کی کوئی ہڈّی نہ توڑی جائے گی۔ ۳۷۔ پھر ایک اور نوِشتہ کہتا ہے کہ جِسے اُنہوں نے چھیدا اُس پر نظر کریں گے۔

19:31 ''اور لاشیں اُتار لی جائیں تاکہ سبت کے دِن صلیب پر نہ رہیں''۔ یہودی اِس بارے میں بہت فکر رکھتے تھے کہ لاشیں رسوماتی طور پر دھرتی کو آلودہ نہ کریں (بحوالہ استثنا 21:23) خاص طور پر فسح کے سبت کے خاص دن پر۔

☆ ''کیونکہ وہ سبت ایک خاص تھا''۔ اِس کی تشریح دو طرح سے کی جاسکتی ہے: (1) فسح اور سبت کا کھانا اُس سال ایک ہی دن تھا (یہودی چاند کا کیلنڈر استعمال کرتے تھے) یا (2) بے خمیری روٹی کی عید اُس سال سبت کے دن آتی ہے۔ فسح اور بے خمیری روٹی کی عیدیں (بحوالہ خرُوج 12) آٹھ روزہ تقریبات کی شکل اختیار کر چکی تھیں۔

☆ ''کہ اُن کی ٹانگیں توڑ دی جائیں اور لاشیں اُتار لی جائیں''۔ بظاہر یہ صُورتحال پہلی بھی ہوتی تھی۔ صلیب دئے جانے والے لوگوں کی ٹانگیں توڑنے کیلئے ایک بڑا لکڑی کا چوگا استعمال ہوتا تھا۔ صلیب دئے جانے کے دوران عام طور پر دم گھٹنے سے موت واقع ہوتی تھی۔ ٹانگیں توڑنے سے تقریباً فوری موت واقع ہوتی تھی کیونکہ کوئی اپنی ٹانگوں کے زور پر سانس لینے سے قاصر ہو جاتا تھا۔

19:33 ''لیکن جب اُنہوں نے یسوع کے پاس آکر دیکھا کہ وہ مر چُکا ہے تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں''۔ یہ بھی خرُوج 12:46، گنتی 9:12 اور زبُور 34:20 کی طرف دھیان کرتے ہوئے نبوت کی تکمیل ہوسکتی ہے۔

19:34 ''مگر اُن میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اُس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے خُون اور پانی بہہ نِکلا''۔ یہ ایک چشم دید گواہی کی طبی تفصیل ہے یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ حقیقی طور پر مر چُکا تھا اور وہاں یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ مسیحا یسوع حقیقی انسان تھا۔ یوحنا کی انجیل اِس کے ساتھ ساتھ پہلا یوحنا بڑھتی ہوئی بدعت کے دور میں لکھے گئے جو اُس دور میں یسوع کے مرتبہ خُداوندی کی تو تصدیق کرتے تھے مگر اُس کے انسان ہونے سے انکار کرتے تھے۔
دُوسروں نے اِس کی تشریح عشائے ربانی اور بپتِسمہ کے دو قوانین کی طرف اشارے کی کوشش کے طور پر کی ہے۔ لیکن یہ محض علامتی ہے۔

19:35۔ یہ آیت یوحنا کا ایک تبصرہ ہے جو درج ذیل تمام واقعات کا واحد چشم دید گواہ تھا (1) رات کو عدالت (2) رومی عدالت، اور (3) مصلُوب کیا جانا۔ یسوع کی موت پر یہ تبصرہ 20:30-31 کے متوازی ہے، جو انجیل کا تبلیغی مقصد ظاہر کرتا ہے (بحوالہ 21:24)۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع: یسوع کی گواہیاں 1:8 پر۔
یہاں آخری جُز کے فعل میں یونانی نُسخہ کا تفرق ہے۔ کُچھ عبارتوں میں زمانہ حال ہے اور کُچھ میں مضارع زمانہ۔ اگر یہ اصل میں مضارع تھا تو یہ غیر ایمانداروں پر زور دے رہا ہے

جیسے کہ 20:30-31 کرتی ہیں۔ بحر حال اگر یہ زمانہ حال ہے تو یہ مسلسل اور تدریجی ایمان پر زور دے رہا ہے۔ یوحنا کی انجیل دونوں گروہوں کو ہدایت دیتی نظر آتی ہے۔

19:36 ۔ یہ خروج 12:46، گنتی 9:12 یا زبُور 34:20 کے فسح کے برّے کا اشارہ ہو سکتا ہے۔ یہ اُس پر منحصر ہے کہ درج ذیل میں سے کس فقرے کا حوالہ دیا گیا ہے: (1) چھیدی گئی یا (2) توڑی گئی۔ یسوع نے خُود ابتدائی کلیسیا کو کتاب مُقدس کے یہ حوالے دکھائے جب وہ چالیس دن تک جی اُٹھنے کے بعد زمین پر رہا (بحوالہ لُوقا 24:27 اعمال 1:2-3)۔ ابتدائی کلیسیا کی تبلیغ (اعمال میں) پُرانے عہدنامے کی اِن نبوتوں کی تکمیل کی عکاسی کرتی ہے جو یسوع نے اُنہیں دکھائی تھیں۔

19:37 ۔ یہ زکریاہ 12:10 سے اقتباس ہے جو ایک بہت بڑا وعدہ ہے کہ (1) اسرائیل ایک دن ایمان میں مسیحا، یسوع کی طرف راغب ہونگے (بحوالہ مُکاشفہ 1:7) یا (2) کہ بہت سے یہودی جو پہلے ہی ایمان لا چکے تھے یسوع کی موت پر افسوس کر رہے تھے۔
یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ یہ اقتباس واضح طور پر میسور یٹک عبرانی عبارت ہے نہ کہ توریت جن کا عام طور پر انجیل کے لکھاری حوالہ دیتے تھے۔ یونانی توریت میں ''ٹھٹھہ کیا'' ہے جبکہ میسوریٹک عبارت میں ''چھیدا'' ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 19:38-42

۳۸۔ اِن باتوں کے بعد ارِمیتیہ کے رہنے والے یُوسُفؔ نے جو یِسُوعؔ کا شاگرد تھا (لیکن یہُودیوں کے ڈر سے خفیہ طور پر) پیلاطُسؔ سے اِجازت چاہی کہ یِسُوع کی لاش لے جائے۔ پیلاطُس نے اِجازت دی پس وہ آ کر اُس کی لاش لے گیا۔ ۳۹۔ اور نیکُدیمُسؔ بھی آیا۔ جو پہلے یِسُوع کے پاس رات کو گیا تھا اور پچاس سیر کے قرِیب مُرّ اور عُود مِلا ہوا لایا۔ ۴۰۔ پس اُنہوں نے یِسُوعؔ کی لاش لے کر اُسے سوتی کپڑے میں خُوشبُودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جِس طرح کہ یہُودیوں میں دفن کرنے کا دُستور ہے۔ ۴۱۔ اور جِس جگہ وہ مصلوب ہوا وہاں ایک باغ تھا اور اُس باغ میں ایک نئی قبر تھی جِس میں کبھی کوئی رکھا نہ گیا تھا۔ ۴۲۔ پس اُنہوں نے یہُودیوں کی تیّاری کے دِن کے باعِث یِسُوع کو وہِیں رکھ دِیا کیونکہ یہ قبر نزدِیک تھی۔

19:38-39 ''یُوسف۔۔۔نیکدیمس''۔ یہ دونوں اُمرا، یہودیوں کی صدر مجلس کے با اثر ارکان مخفی طور پر یسوع کے شاگرد تھے جو اِس مُشکل اور سخت وقت میں منظر عام پر آتے ہیں۔

19:39 ''پچاس سیر کے قریب مُر اور عود ملا ہوا لایا''۔ یہ پہلی صدی کے یہودی لوگوں کا روایتی خُوشبودار کفن دفن کا سامان تھا۔ مقدار کسی حد تک زیادہ تھی، بہتیرے اِسے علامتی طور پر یسوع کا بطور بادشاہ دفنایا جانے کے دیکھتے ہیں (بحوالہ دُوسرا تواریخ 16:14)۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع مسح کئے جانے پر 11:2 میں۔

خصُوصی موضوع: کفن دفن کے لوازمات

ا۔ مُر، عرب کے درختوں سے ایک خُوشبُودار گوند
  ا۔ اِس کا ذکر پُرانے عہدنامے میں بارہ مرتبہ ہوا ہے، زیادہ تر حکمت کے مواد میں بطور خُوشبُودار شے کے
  ۲۔ یہ اُن تحائف میں سے ایک تھا جو مجُوسی بچہ یسوع کیلئے لائے تھے (بحوالہ متی 2:11)۔
  ۳۔ اِس کا علامتی پن چونکا دینے والا ہے
    ا۔ یہ ''مسح کرنے کے پاک تیل'' میں استعمال ہوتا تھا (خرُوج 30:23-25)۔
    ب۔ بادشاہ کیلئے تحفے کے طور پر استعمال ہوا (متی 2:11)
    ج۔ یسوع کو اُس کے دفنانے کے وقت مسح کرنے کیلئے استعمال ہوا (بحوالہ یوحنا 19:39 اور علامتی طور یوحنا 11:2 میں)۔ یہ یہودیوں کے تلمند میں بیان کئے گئے کفن دفن کے دستُور موافق ہوا (یعنی بیراختھ Berakhoth 53a)۔

ب۔ عُود، خُوشبُودار لکڑی

۱۔ معطر خُوشبُو سے متعلقہ (بحوالہ گنتی 24:6 زبُور 45:8 امثال 7:17 غزلُ الغزلات 4:14)

۲۔ یہ مُر کے ساتھ ملا کر مصری لاشوں کو محفُوظ کرنے کے عمل میں استعمال کرتے تھے

۳۔ نیکدیمس بڑی مقدار میں یہ یسوع کو دفنانے کیلیئے لایا اور اُسے اِس سے مسح کیا جاتا ہے (بحوالہ یوحنا 19:39)۔ یہ تلمند میں بیان کیئے گئے یہودی دستُور کے موافق تھا (یعنی بیت صاہ Betsah 6a)۔

19:40 ''پس اُنہوں نے یِسُوعؔ کی لاش لے کر اُسے سوتی کپڑے میں خُوشبُودار چیزوں کے ساتھ کفنایا''۔ مصالح دو مقاصد کیلیئے تھے: (1) معطر کرنے کیلیئے اور (2) کفن کو مناسب طور رکھنے کیلیئے۔

19:41 ''اور جس جگہ وہ مصلوِب ہوا وہاں ایک باغ تھا''۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اُس جلدی کو سمجھ سکیں جس سے یوسف اور نیکدیمس نے کام کیا تھا۔ یسوع تین بجے مرا اور اُسے چھ بجے سے قبل قبر میں ہونا چاہیئے تھا، کیونکہ اُس وقت سے یہودیوں کی فسح کا سبت شروع ہونا تھا۔

☆ ''ایک نئی قبر تھی جس میں کبھی کوئی رکھا نہ گیا تھا''۔
یہ ایک تشریحی کامل مجہول صفت فعلی ہے۔ ہم متی 27:6 سے جانتے ہیں کہ یہ یُوسف کی اپنی قبر تھی۔ یہ یسعیاہ 53:9 کی تکمیل تھی جس کا حوالہ متی 27:57 میں دیا گیا ہے

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلیئے ہیں۔

1۔ سپاہی کیوں یسوع کو طمانچے مارتے تھے اور ٹھٹھہ اُڑاتے تھے؟

2۔ پیلاطُس کا یسوع کو بار بار چھوڑنے کی کوششیں کرنے کا کیا مفہوم ہے؟

3۔ یہودی کاہن کا آیت 15 میں بیان اتنا چونکا دینے والا کیوں ہے؟

4۔ صلیب دئے جانے کی تفصیلات انجیل در انجیل فرق کیوں ہے؟

5۔ استثنا 21:23 یسوع کے مصلُوب ہونے سے کیسے تعلق رکھتی ہے؟

یوحنا باب۲۰(John 20)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
خالی قبر 20:1-2; 20:3-10	خالی قبر 20:1-10	جی اُٹھنا 20:1-10	خالی قبر 20:1-10	یسوع کا جی اُٹھنا 20:1-10
مریم مگدلینی پر ظاہر ہونا 20:11-18	یسوع مریم مگدلینی پر ظاہر ہوتا ہے 20:11-13a;20:13b; 20:14-15a; 20:15b; 20:16a; 20:16b; 20:17; 20:18	20:11-18	مریم مگدلینی جی اُٹھے خُداوند کو دیکھتی ہے 20:11-18	یسوع کا مریم مگدلینی پر ظاہر ہونا 20:11-18
شاگردوں پر ظاہر ہونا 20:19-23; 20:24-29	یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے 20:19-23	20:19-23	شاگردوں کو ذمہ داری دی جاتی ہے 20:19-23	یسوع کا شاگردوں پر ظاہر ہونا 20:19-23
	یسوع اور توما 20:24-25a; 20:25b;20:26-27;20:28;20:29	20:24-29	دیکھنا اور ایمان لانا 20:24-29	یسوع اور توما 20:24-29
پہلا نتیجہ 20:30-31	کتاب کا مقصد 20:30-31	20:30-31	تا کہ تُم ایمان لاؤ 20:30-31	کتاب کا مقصد 20:30-31

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئیے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبادت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

آیات 1-29 کے سیاق و سباق کی بصیرت:

ا۔ جی اُٹھنے کے پہلے اتوار، ہر وہ وعدہ جو یسوع ابواب 14-17 میں اپنے شاگردوں سے کرتا ہے وہ تکمیل پاتا ہے۔ دیکھئیے نوٹ 16:20 پر۔

ب۔ یسوع کے جی اُٹھنے کی تفصیل میں انجیلیں فرق اندراج دیتی ہیں کیونکہ وہ: (1) چشم دید حوالہ تھا (2) اندراج کے وقت واقعہ کو گُزرے بر سہا برس ہو چُکے تھے اور (3) ہر ایک نے چُنیدہ گروہ کو لکھا اور مختلف چیزوں پر زور دیا (بحوالہ متی 28 مرقس 16 لُوقا 24)۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 20:1-10

ا۔ ہفتہ کے پہلے دِن مریم مگدلینی اَیسے تڑکے کہ ابھی اندھیرا ہی تھا قبر پر آئی اور پتّھر کو قبر سے ہٹا ہوا دیکھا۔ ۲۔ پس وہ شمعُون پطرس اور اُس دُوسرے شاگِرد کے پاس جِسے یِسُوع عزیز رکھتا تھا دَوڑی ہُوئی گئی اور اُن سے کہا کہ خداوند کو قبر سے نِکال لے گئے اور ہمیں معلُوم نہیں کہ اُسے کہاں رکھ دِیا۔ ۳۔ پس پطرس اور دوسرا شاگِرد نکل کر قبر کی طرف چلے ۔۴۔ اور دونوں ساتھ ساتھ دَوڑے مگر وہ دوسرا شاگِرد پطرس سے آگے بڑھ کر قبر پر پہلے پُہنچا۔ ۵۔ اُس نے جھک کر نظر کی اور سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکھے مگر اندر نہ گیا ۔۶۔ شمعُون پطرس اُس کے پیچھے پیچھے پُہنچا اور اُس نے قبر کے اندر جا کر دیکھا کہ سوتی کپڑے پڑے ہیں ۔۷۔ اَور وہ رُومال جو اُس کے سر سے بندھا ہُوا تھا سُوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں بلکہ لِپٹا ہُوا ایک جگہ الگ پڑا ہے ۔۸۔ اِس پر دوسرا شاگِرد بھی جو پہلے قبر پر آیا تھا اندر گیا اور اُس نے دیکھ کر یقین کیا۔ ۹۔ کیونکہ وہ اِب تک اُس نوِشتہ کو نہ جانتے تھے جِس کے مطابِق اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضرُور تھا۔ ۱۰۔ پس یہ شاگِرد اپنے گھر کو واپس گئے۔

20:1 ۔ ''ہفتہ کے پہلے دن''۔ یہ اتوار کا دن تھا، عید فسح کے ہفتے کے بعد سبت اعلیٰ کے بعد کا دن، جب ہیکل میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تھا۔ یسوع مُردوں کا پہلا پھل تھا (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 15:23)۔ یسوع کا تین اتوار کی شام کو مسلسل ظاہر ہونے نے ایمانداروں کیلیئے پرستش کا دن اتوار مقرر کر دیا (بحوالہ آیات 19,26 لُوقا 24:36ff اعمال 20;7 پہلا کرنتھیوں 16:2)۔

☆ ''مریم مگدلینی''۔ یہ بہت سے عورتوں میں سے ایک تھی جو یسوع اور اُس کے شاگردوں کے ساتھ رہتی تھیں جب وہ گلیل میں تھا تو اُس نے اُسے بہت سی بدرُوحوں سے چھٹکارا دلایا تھا (بحوالہ مرقس 16:9 اور لُوقا 8:2)۔
حالانکہ یوحنا کی انجیل مریم کے آنے کا مقصد بیان نہیں کرتی، مرقس 16:1 اور لُوقا 23:56 ذکر کرتے ہیں کہ بہت سی عورتیں (بحوالہ آیت 2) بہت تڑکے یسوع کے جسم پر عطر ڈالنے آئی تھیں ۔ظاہری طور وہ جوزف اور نیکدیمس کے عطر ڈالنے کے بارے میں نہیں جانتیں یا سمجھتیں ہیں کہ ایسا کرنا ضروری تھا۔

☆ ''کہ ابھی اندھیرا ہی تھا'' بظاہر، اُس نے اور دُوسروں کے گھر سے نکلتے وقت ابھی اندھیرا ہی تھا، لیکن جب وہ پہنچتی ہیں تب روشنی چھا چکی تھی (بحوالہ متی 28:1 مرقس 16:2)

☆ ''اور پتھر کو قبر سے ہٹا ہوا دیکھا''۔ لغوی طور یہ غار سے ''ہٹا ہوا'' ہوگا (بحوالہ متی 28:2)۔ یاد رکھیں کہ پتھر لوگوں کی چشم دید گواہی کیلیئے قبر سے ہٹا ہوا تھا، یسوع کے باہر نکلنے کیلیئے نہیں۔ اُس کے نئے جلالی بدن کو اُس کے زمینی بدن کی جسمانی حدیں نہیں تھیں۔

20:2 ''پس وہ دوڑی ہوئی گئی''۔ بظاہر وہ خالی قبر دیکھ کر جلدی سے شاگردوں کو بتانے گئی کہ یسوع وہاں پر نہیں تھا (بحوالہ متی 28:5)۔

☆ ''دُوسرے شاگرد کے پاس جسے یسوع عزیز رکھتا تھا''۔ مُحبت کیلیئے یہ یونانی لفظ phileo ہے جس میں ''برادرانہ مُحبت'' کا اشارہ تھا۔ بحرحال کوئنے یونانی میں (300B.C-A.D.300) یہ agapeo کے مترادف استعمال ہوتا تھا۔ ذکر کیا گیا شاگرد بظاہر یوحنا تھا جو اِس انجیل کا لکھاری تھا (بحوالہ آیات 8-4 اور 13:23)۔ یہاں وہ پطرس کے ساتھ رابطے میں ہے۔

☆ ''کہ خُداوند کو قبر سے نکال لے گئے''۔ یہ ایک مضارع عملی علامتی ہے یعنی مکمل کام، یسوع جا چُکا تھا۔ مریم کے ذہن میں ''کہ لے گئے'' درج ذیل کا حوالہ ہو سکتا ہے: (1) یہودی رہنما یا (2) رُومی سپاہی۔ ظاہری طور بالا خانے میں موجود رسُول اور شاگرد جی اُٹھنے پر حیران تھے!

☆ ''ہمیں''۔ اِس میں مریم مگدلینی، یعقوب، سلومی اور یوحنا کی ماں مریم اور دُوسری عورتیں (بحوالہ متی 28:1 مرقس 16;1 لُوقا 24:10)۔

20:4 ''دُوسرا شاگرد پطرس سے آگے بڑھ کر قبر پر پہلے پہنچا''۔ یوحنا مُمکنہ طور پر شاگردوں میں کم عُمر ترین تھا۔

20:5 ''جھک کر''۔ اُس وقت کی قبروں میں تین سے چار فُٹ اُونچا زیریں داخلی دروازہ ہوتا تھا۔ کسی کو قبر میں داخل ہونے کیلئے نیچے جھکنا (بحوالہ آیت 11) پڑتا تھا۔

☆ ''نظر کی''۔ یہ لُغوی طور ''دیکھنے کیلئے آنکھیں سکیڑنا'' ہے۔ یہ صُبح کی روشنی اور قبر کے اندھیرے کے درمیان دھُند لکے کی وجہ سے تھا۔

☆ ''اور سُوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکھے''۔ کہاں اور کیسے پٹیاں پڑی ہوئی تھیں، اِس کا یونانی عبارت میں ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اگر لاش چُرائی گئی تھی تو پٹیاں بھی ساتھ ہی لیجائی گئی ہونگیں کیونکہ عطر گوند کی طرح چپک گیا ہوگا۔

20:6 ''شمعون پطرس''۔ شمعون (کیفا) اُس کا عبرانی (آرامی) نام تھا جبکہ پطرس (Petros) اُس کا یونانی نام تھا جو یسوع نے دیا تھا۔ یونانی میں اِس کا مطلب 'جُڑا ہوا پتھر یا گول پتھر' تھا (بحوالہ متی 16:18)۔ آرامی میں Petros اور Petro کے درمیان کوئی فرق نہ تھا۔

20:7 ''وہ رُومال جو اُس کے سر سے بندھا ہوا تھا''۔ سر علیحدہ کپڑے سے بندھا ہوا تھا (بحوالہ 11:44)۔ یہ ممکن ہے کہ یہ رُومال درج ذیل کیلئے استعمال ہوتا ہوگا: (1) سر ڈھانپنے کیلئے (2) سر لپیٹنے کیلئے (بحوالہ NJB) یا (3) جبڑے اپنی جگہ پر رکھنے کیلئے باندھنے کیلئے (بحوالہ TEV)۔

☆ ''بلکہ لپٹا ہوا ایک جگہ الگ پڑا ہے''۔ یہ ایک اور کامل مجہول صفت فعلی ہے جو مفہوم دیتا ہے کہ کسی نے نہایت احتیاط سے لپیٹا ہوگا۔ یہ ظاہری طور وہ تھا جس پر یوحنا کی نظر پڑی اور اُس کے ایمان کو ظاہر کیا۔

20:8 ''اُس نے دیکھ کر یقین کیا''۔ یوحنا نے ثبوت دیکھا اور جی اُٹھنے پر ایمان لایا۔

20:9 ''وہ اب تک اُس نوشتہ کو نہ جانتے تھے''۔ یہ ہوسکتا ہے زبُور 16:10 کا حوالہ ہو جن کا پطرس اعمال 2:27 میں پنتکوست کے دن حوالہ دیتا ہے۔ بحر حال یہ یسعیاہ 53:10-12 یا ہوسیع 6:2 کا حوالہ ہوسکتا ہے۔ یہودیوں کی صدر مجلس یسوع کی اُس کے جی اُٹھنے کے بارے میں پیشنگوئی سمجھ جاتی ہے (بحوالہ متی 27:62-66) جبکہ شاگرد نہیں سمجھے تھے کیا ہی طنز ہے۔ اِس آیت نے الٰہیاتی طور سچائی کو مضبوط کرنے کا کام کیا ہوگا کہ رُوح ابھی معموری میں شاگردوں پر نہیں اُترا تھا۔ رُوح القُدس ایک مرتبہ پھر ایمانداروں کی یسوع کے کام اور کلام کو سمجھنے میں مدد کرے گا (بحوالہ 2:22;14:26)۔

20:10۔ اِس کا یہ مطلب ہوسکتا ہے: (1) وہ واپس گلیل کو گئے (بحوالہ متی 20:37;28:7,10,16 یوحنا 21 اُنہیں گلیل میں مچھلیاں پکڑتے دیکھتا ہوگا) یا (2) وہ اپنی اقامت گاہوں کو یروشلیم میں گئے۔ کیونکہ جی اُٹھنے کے بعد کا تجربہ بالاخانے میں تھا۔ نمبر 2 زیادہ ممکن ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 20:11-18

۱۱۔ لیکن مریم باہر قبر کے پاس کھڑی روتی رہی اور جب روتے روتے قبر کے اندر طرف جُھک کر نظر کی۔ ۱۲۔ تو دو فرِشتوں کو سفید پوشاک پہنے ہُوئے ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پَیتانے بیٹھے دیکھا جہاں یِسُوع کی لاش تھی۔ ۱۳۔ اُنہوں نے اُس سے کہا اَے عَورت تو کیوں روتی ہے؟ اُس نے اُن سے کہا اِس لِئے کہ میرے خداوند کو اُٹھا لے گئے ہیں اور معلوم نہیں کہ اُسے کہاں رکھّا ہے۔ ۱۴۔ یہ کہہ کر وہ پیچھے پھری اور یِسُوع کو کھڑے دیکھا اور نہ پہچانا کہ یہ یِسُوع ہے۔ ۱۵۔ یِسُوع نے اُس سے کہا اَے عَورت تُو کیوں روتی ہے؟ کِس کو ڈھونڈتی ہے؟ اُس نے باغبان سمجھ کر اُس سے کہا میاں اگر تُو نے اُس کو یہاں سے اُٹھایا ہو تو مجھے بتا دے کہ اُسے کہاں رکھّا ہے تاکہ میں اُسے لے جاؤں۔ ۱۶۔ یِسُوع نے اُس سے کہا مریمؔ! اُس نے مُڑ کر اُس سے عِبرانی زبان میں کہا ربُّونی! یعنی اَے اُستاد! ۱۷۔ یِسُوع نے کہا مُجھے نہ چھُو کیونکہ میں اب تک باپ کے پاس اُوپر نہیں گیا لیکن میرے بھائیوں کے پاس جا کر اُن سے کہہ کہ مَیں اپنے باپ اور تُمہارے باپ اور اپنے خُدا اور تُمہارے خُدا کے پاس اُوپر جاتا ہُوں۔ ۱۸۔
مریمؔ مگدلینی نے آکر شاگردوں کو خبر دی کہ مَیں نے خُداوند کو دیکھا اور اُس نے مُجھ سے باتیں کہیں۔

20:11 ''روتی رہی''۔ یہ لُغوی طور ''انتظار کرتی رہی'' ہے (بحوالہ 11:31)۔ یہ غیر کامل زمانہ ہے جو صیغہ ماضی میں جاری کام کی بات کرتا ہے۔ مشرقی دفنانے کی رسُومات خصوصیاتی طور

بہت جذباتی ہیں۔

20:12 ''دوفرشتوں کو''۔یوحنا اور لُوقا(24:23) اتفاق کرتے ہیں کہ وہاں دوفرشتے تھے،متی جو اکثر ہر بات میں دو کی بات کرتا ہے(بحوالہ 8:28;9:27;20:30) میں ایک فرشتہ ہے۔ یہ انجیلوں میں غیر بیانیہ فرق کی ایک مثال ہے۔
انجیلیں چشم دید حوالے ہیں جو یسوع کے کاموں اور کلام کو چُنتے ہیں،مطابقت کرتے ہیں اور اپنے الٰہی مقاصد اور ہدفی گروہ کیلئے ملاتے ہیں۔جدید پڑھنے والے اکثر اِس طرح کے سوال پُوچھتے ہیں کہ''کونسی انجیل تاریخی طور پر دُرست ہے؟''یا وہ کسی واقعہ یا تعلیم کے بارے میں جس کا انجیل میں الٰہی لکھاری کی جانب سے اندراج ہے سے زیادہ تفصیل مانگتے ہیں۔ تشریح کرنے والوں کو پہلے اصل لکھاری کے مقصد کو سمجھنا چاہیئے جیسا کہ انفرادی انجیل میں اظہار ہوا ہو۔ہمیں زیادہ تاریخی تفصیل کی انجیل کو سمجھنے کیلئے ضرورت نہیں ہونی چاہیئے۔

20:14 ''اور نہ پہچانا کہ یہ یسوع ہے''۔مریم مگدلینی یسوع کو نہیں پہچان پاتی ہے۔اِس کی ممکنہ وجوہات یہ ہیں:(1) اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے (2) وہ اندھیرے سے روشنی میں دیکھ رہی تھی یا (3) یسوع کا ظاہر ہونا کسی حد تک مختلف تھا(بحوالہ متی 28:17 اور لُوقا 24:15ff)۔

20:15 ''میاں''۔یہ یونانی لفظ kurios ہے۔یہ یہاں اپنے غیر الہیاتی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔اِس کا مطلب''آقا''،جناب''،''مالک''،''حضور''،''میاں''یا''خُداوند''ہوسکتا ہے۔مریم سمجھی کہ وہ (1) باغبان یا (2) باغ کے مالک سے بات کر رہی ہے۔

☆''اگر''۔یہ پہلے درجے کا مشروط فقرہ ہے جو بولنے والے کے نُکتہ نظر سے دُرست ہے۔وہ یقین رکھتی تھی کہ کوئی اُس کی لاش چرا کے لے گیا ہے۔

20:16 ''مریم۔۔۔ربُونی'' Mary لغوی طور مریم ہے۔یہ دونوں اصطلاحات آرامی ہیں۔بظاہر یسوع نے اُس کا نام خصوصیاتی انداز میں پکارا تھا۔اُس نے اِسی قسم کا کام کیا ہوگا جب وہ دو راہگیروں کو اماؤس کے راستے پر ملا تھا(بحوالہ لُوقا 24:30-31)۔ربُونی Rabboni کے آخر میں "i" ہوسکتا ہے''میرے ربی''،''میرے مالک''یا''میرے اُستاد''کی عکاسی کرتا ہو۔

20:17 NASB ''مُجھے مت چھوتا'' NKJV ''مُجھے نہ چھو''
NRSV ''مُجھے مت ہاتھ لگانا'' TEV ''مُجھے مت چھونا''
NJB ''مُجھے نہ چھو''

KJV میں''مُجھے نہ چھو''ہے۔یہ زمانہ حال وسطی بصُورت آمر منفی جُز کے ساتھ ہے جس کا مطلب پہلے سے جاری امر کو روکنا ہے۔مریم نے اُسے جوش سے پکڑ لیا تھا۔اِس کا یسوع کے آسمان پر جانے سے قبل چھونے سے کوئی الہیاتی مطلب نہیں ہے۔یوحنا 20:26 میں یسوع توما کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اُسے چھولے اور متی 28:9 میں وہ عورت کو اُس کے پاؤں چھونے کی اجازت دیتا ہے۔

☆''میں اب تک اُوپر نہیں گیا''۔یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔یسوع اپنے جی اُٹھنے سے چالیس دن بعد تک آسمان پر نہیں جائے گا(بحوالہ اعمال 1:9)۔

☆''میرے بھائیوں کے پاس جا''۔جی اُٹھنے والا اجلالی خُداوند اُن بزدلوں کو''بھائی''پکارتا ہے(بحوالہ متی 12:50)۔

☆''مین اُوپر جاتا ہوں''۔یہ زمانہ حال ہے۔یہ اُس کے جی اُٹھنے کے چالیس دن بعد تک واقع نہیں ہوتا جبکہ وہ اُن کی پاس موجود رہا(بحوالہ لُوقا 24:50-52 اعمال 1:2-3)۔یوحنا متواتر ''اُوپر''اور''نیچے''کا عمودی دہراپن استعمال کرتا ہے۔یسوع باپ سے ہے(پہلے سے موجود)اور وہ باپ کے پاس واپس جاتا ہے(جلال پاتا ہے)۔

☆''اپنے باپ اور تُمہارے باپ کے پاس''۔کیا ہی عُمدہ بیان ہے۔بحر حال یہ بھی بیان کرنا ہوگا کہ اِس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ ایماندار بھی یسوع کے برابر فرزند ہونے کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہ باپ کا بیمثال بیٹا ہے،مکمل خُدا اور مکمل انسان۔ایماندار صرف اُس کے وسیلے سے خاندان کے افراد بنتے ہیں۔وہ دونوں خُداوند،مُنجی اور بھائی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:20:19-23

۱۹۔پھر اُسی دِن جو ہفتہ کا پہلا دِن تھا شام کے وقت جب وہاں کے دروازے جہاں شاگرد تھے یہُودِیوں کے ڈر سے بند تھے یِسُوع آ کر بیچ میں کھڑا ہُوا اور اُن سے کہا تُمہاری سلامتی ہو!۔۲۰۔اور یہ کہہ کر اُس نے اپنے ہاتھوں اور پسلی کو اُنہیں دِکھایا۔پس شاگرد خُداوندکو دیکھ کر خُوش ہُوئے۔۲۱۔یِسُوع نے پھر کہا تُمہاری سلامتی ہو!جس طرح باپ نے مُجھے بھیجا ہے اُسی طرح مَیں بھی تُمہیں بھیجتا ہُوں۲۲۔اور کہہ کر اُن پر پھُونکا اور اُن سے کہا رُوح القُدس لو۔۲۳۔جن کے گناہ تُم بخشو اُن کے بخشے گئے ہیں۔جن کے گُناہ تُم قائم رکھو اُن کے قائم رکھّے گئے ہیں۔

20:19 ''اُسی دن شام کے وقت''۔یہودی کا وقت کا دورانیہ شام کے جھٹ پٹے سے شروع اور ختم ہوتا تھا(بحوالہ پیدائش 1:5)،جو اِس سیاق وسباق میں کوئی اتوار کی شام کے چھ بجے تھے۔

☆''ہفتہ کا پہلا دن تھا''۔اتوار پہلا کام کا دن تھا جیسے اب سوموار ہے۔یہ یسوع کے جی اُٹھنے کی یاد پر اجتماع کا دن بن گیا۔اُس نے خُود تین اتوار کی شام کو بالا خانے میں ظاہر ہو کر اِس کی روایت ڈالی(بحوالہ آیات 19,26 لُوقا 24:36ff اعمال 20:7 پہلا کرنتھیوں 16:2)۔
ایمانداروں کی پہلی نسل سبت کے دن مقامی عبادتخانوں اور ہیکل میں مقررہ عید کے دنوں میں ملنا جاری رکھتے ہیں۔جبکہ ربیوں نے ایک ''لعنتی حلف'' وضع کیا جس میں یہ ضروری تھا کہ وہ یسوع کو بطور مسیحا رد کریں۔اِس موقع پر اُنہوں نے سبت کی عبادتیں ختم کر دیں لیکن اپنے ماننے والوں کے ہمراہ اتوار کو ملنا جاری رکھا جو جی اُٹھنے کا دن تھا تا کہ یسوع کے جی اُٹھنے کی یاد منا سکیں۔

☆''دروازے بند تھے''۔یہ ایک کامل مجہول صفت فعلی ہے۔جمع کا استعمال مفہوم دیتا ہے کہ دونوں اُوپر اور نیچے کے دروازے بند تھے۔اِس کا ذکر (1) یسوع کے ظاہر ہونے کو مصدق کرنے یا(2) اُن کا پکڑاوئے جانے کا خوف ظاہر کرنے کیلئے تھا۔

☆''شاگرد''۔توما موجود نہ تھا۔دُوسرے شاگرد گیارہ رسُولوں کے علاوہ بھی موجود تھے(بحوالہ لُوقا 24:33)۔

☆''تُمہاری سلامتی ہو'' یہ اُن کی حیرانگی اور ممکنہ طور پر خوف کو ظاہر کرتا ہے۔یسوع نے اُن کو سلامتی کا وعدہ کیا تھا(بحوالہ 14:27;16:33;20:21)۔یہ مُمکنہ طور پر عبرانی سلام شالوم کی عکاسی کرتا ہے۔

20:20 ''اپنے ہاتھوں اور پسلی کو اُنہیں دکھایا''۔یوحنا بظاہر دُوسری انجیلوں کی نسب پسلی کا چھیدا جانا پر زیادہ زور دیتا ہے(بحوالہ 19:37;20:25)۔اُس کے پاؤں کا ذکر نہیں ہوتا ماسوائے لُوقا 24:39 اور زبُور 22:16 میں۔یسوع کا جلالی بدن مصلُوب ہونے کے نشانات رکھتا ہے(بحوالہ پہلا کرنتھیوں 1:23 گلتیوں 3:1)۔

☆''خُداوند''۔یہ لقب یہاں اپنے مُکمل الہیاتی معنوں میں استعمال ہوا ہے جو پُرانے عہد نامے کے یہواہ سے تعلق رکھتا ہے(بحوالہ خرُوج 3:14)۔خُدا باپ کا یسوع کیلئے پُرانے عہدنامے لا لقب استعمال کرنا نئے عہدنامے کے لکھاریوں کا یسوع کے مرتبہ خُداوندی کی تصدیق کا ایک انداز تھا۔

20:21 ''جس طرح باپ نے مُجھے بھیجا ہے''۔یہ ایک کامل عملی علامتی ہے(بحوالہ 17:18)۔کلیسیا کا ایک الہی مقصد ہے(بحوالہ متی 28:18-20 اعمال 1:8)۔ایمانداروں کو بھی ایک مقدّس منصوبے پر بھیجا گیا ہے(بحوالہ دُوسرا کرنتھیوں 5:14-15 پہلا یوحنا 3:16)۔
یسوع ''بھیجا'' کیلئے دو مختلف اصطلاحات استعمال کرتا ہے۔یوحنا میں یہ مترادف ہیں۔یہ واضح طور پر باب 8 میں دیکھی جا سکتی ہیں جہاں pempo یسوع کا باپ کی طرف سے بھیجے جانے کیلئے استعمال ہوتا ہے(بحوالہ 8:16,18,26,29) جبکہ apostello آیت 8:42 میں استعمال ہوا ہے۔یہی چیز ابواب 5,6 کے بارے میں بھی سچ ہے۔

20:22 ''اور اُن پر پھُونکا''۔یہ اصطلاح ''پھُونکا'' کا لفظی کھیل ہے۔عبرانی ruach اور یونانی pneuma کا مطلب ''پھُونک''،''ہوا'' یا ''رُوح'' ہو سکتا ہے۔یہی فعل

توریت میں، پُرانے عہدنامے کے خُدا کے تخلیقی کام بمطابق پیدائش 2:7 اور حزقیال 37:5,9 میں اسرائیل کے احیاء کیلئے بھی استعمال ہوا ہے۔ اسم ضمیر ''اُن'' نہ صرف شاگردوں کے بجائے ایک وسیع گروہ کا حوالہ دیتا ہے (بحوالہ لُوقا 24:33)۔

☆ ''رُوحُ القُدس لو''۔ یہ ایک مضارع عملی بصُورت آمر ہے۔ یہ پینتیکوست پر رُوح القُدس کے نزول سے کیسے تعلق رکھتا ہے یہ نامعلوم ہے۔ یسوع نے اُن سب کی تکمیل کی جو اُس نے شاگردوں سے اپنے پہلے ظاہر ہونے پر وعدہ کیا تھا۔ یہ یسوع کا اُن کو نئی مُنادی کے کام کیلئے تیار کرنا تھا جیسے رُوح القُدس یسوع کو بپتسمہ کے وقت تیار کرتا ہے۔ یہ آیت ابتدائی کلیسیا کی اِس سوال پر بحث کیلئے استعمال ہوتی تھی کہ آیا رُوح القُدس باپ کی طرف سے تھا یا باپ اور بیٹے کی طرف سے تھا۔ حقیقت میں تثلیث کے تمام تینوں اشخاص نجات کے عمل میں شامل ہوتے ہیں۔

کتاب ''نئے عہدنامے کی الہیات'' میں جارج لیڈ اِس حوالے کی مُمکنہ تشریح کا خُلاصہ یُوں دیتا ہے:

''یہ حوالہ پینتیکوست پر رُوح القُدس کے نزول کی روشنی میں مُشکلات کھڑی کرتا ہے جو ایک یا تین انداز میں حل کی جاسکتی ہیں۔ یا تو یوحنا پینتیکوست کے بارے میں جانتا نہیں ہوگا اور اِس کہانی کو متبادل کے طور دیتا ہے تاکہ یہ یوحنائی پینتیکوست کا اثر بن سکے؛ یا اُس وقت رُوح القُدس کی دو نعمتیں تھیں؛ یا یسوع کا شاگردوں پر پھُونکنا ایک تمثیلی عمل تھا جو پینتیکوست پر رُوح القُدس کے حقیقی نزول کا وعدہ یا پیشنگوئی تھا'' (صفحہ 289)۔

20:23 ''جن کے گُناہ تُم بخشو''۔ یہ an کے ساتھ دو تیسرے درجے کے مشرُوط فقرے ہیں جو اکثر دُوسرے درجے کے مشرُوط فقروں کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں نہ کہ ean۔ یہ مخلوط صُورتحال اتفاقیت کو عیاں کرتی ہے جو دونوں وہ جو انجیل کی شراکت کرتے ہیں اور وہ جو ایمان کا ردعمل کرتے ہیں سے تعلق رکھتی ہے۔ کوئی جو انجیل کا علم رکھتا ہے اِس کی شراکت کرتا ہے اور کوئی جو سُنتا ہے وہ اُسے قبُول کرنا چُنتا ہے۔ دونوں پہلو ضروری ہیں۔ یہ آیت اہل کلیسیا کو من مانی کا اختیار نہیں دیتی بلکہ ایمان لانے کی گواہیوں کیلئے ایک عُمدہ زندگی بخش قُوت دیتی ہے۔ یہ اختیار یسوع کی زندگی میں ستر لوگوں کے مُنادی کے سفر میں ثبوت کے طور دیکھا جاسکتا ہے۔

☆ ''اُن کے بخشے گئے ہیں''۔ یہ گرائمر کی بناوٹ کامل مجہول علامتی ہے۔ مجہول صوت انجیل کے اعلان کے وسیلے سے مُکمل طور دستیاب خُدا کی معافی کا مفہوم ہے۔ ایمانداروں کے پاس بادشاہی کی کُنجیاں ہیں (بحوالہ متی 16:19) اگر وہ محض اُنہیں استعمال کریں۔ یہ وعدہ کلیسیا سے ہے نہ کہ فردِ واحد سے۔ یہ الہیاتی طور پر متی 18:18 کے ''باندھو اور کھولو'' سے ملتا جُلتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 20:24-25

۲۴۔ مگر اُن بارہ میں سے ایک شخص یعنی توما جسے توام کہتے ہیں یسُوع کے آنے کے وقت اُن کے ساتھ نہ تھا۔ ۲۵۔ پس باقی شاگرد اُس سے کہنے لگے کہ ہم نے خُداوند کو دیکھا ہے مگر اُس نے اُن سے کہا جب تک مَیں اُس کے ہاتھوں میں میخوں کے سُوراخ نہ دیکھ لُوں اور میخوں کے سُوراخوں میں اپنی اُنگلی نہ ڈال لُوں ہرگز یقین نہ کرُوں گا۔

20:24 ''مگر اُن بارہ میں سے ایک شخص جسے توما یعنی توام کہتے ہیں یسُوع کے آنے کے وقت اُن کے ساتھ نہ تھا''۔ توام کا یونانی میں مطلب ''جُڑواں'' ہے (بحوالہ 11:16)۔ اکثر لوگ یہ حوالہ توما کو بطور شکی گردانتے کیلئے استعمال کرتے ہیں لیکن یاد کریں 11:16۔ توما یوحنا کی انجیل میں دُوسری انجیلوں کی نسبت زیادہ مرتبہ ظاہر ہوتا ہے (بحوالہ 11:16;14:5;20:24,26,27,28,29;21:21)۔

20:25 ''جب تک۔۔۔ ہرگز یقین نہ کرُوں گا''۔ ''جب تک'' ایک تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ مضبوط دہرے منفی ''ہرگز نہیں، نہیں کبھی نہیں، یقین کرونگا'' بغیر دیکھے اور چھوئے، ہے۔ یسوع اِس درخواست کو پُورا کرتا ہے۔ یسوع شاگردوں کے ایمان کے ساتھ یُوں کام کرتا ہے: (1) اُس کے معجزات اور (2) اپس کی پیشنگوئیاں۔ یسوع کا پیغام اتنا انقلابی طور پر نیا تھا، اُس نے اُنہیں وقت دیا کہ وہ انجیل کے دعوؤں اور مفہوموں کو سمجھ سکیں اور یکساں کرسکیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 20:26-29

۲۶۔آٹھ روز کے بعد جب اُس کے شاگرد پھر اندر تھے اور توما اُن کے ساتھ تھا اور دروازے بند تھے یِسُوع نے آکر اور بیچ میں کھڑا ہو کر کہا تُمہاری سلامتی ہو۔ ۲۷۔ پھر اُس نے توما سے کہا اپنی اُنگلی میرے پاس لا کر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اِعتقاد نہ ہو بلکہ اِعتقاد رکھ۔ ۲۸۔ توما نے جواب میں اُس سے کہا اَے خُداوند! اَے میرے خدا!۔ ۲۹۔ یِسُوع نے اُس سے کہا تُو تو مُجھے دیکھ کر اِیمان لایا ہے۔ مُبارک ہیں وہ جو بغیر دیکھے اِیمان لائے۔

20:26 ''آٹھ روز بعد'' یہ ایک اور اتوار کی شام تھی۔ یسوع بالاخانے میں شاگردوں پر ظاہر ہوا (مُمکنہ طور پر یوحنا مرقس کے گھر) مسلسل تین اتوار کی شام اور اِس طرح مسیحی پرستش کیلئے ایک روایت ڈالتا ہے۔

20:27 ''اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ''۔ یہ ایک زمانہ حال وسطی (مخصر) بصُورت آمر منفی جُز کے ساتھ ہے جس کا مطلب جاری عمل کو روکنا ہے۔ تمام ایماندار ایمان اور شک کا حیرت انگیز ملاپ ہیں۔

20:28 ۔توما کا اعتراف الہیاتی طور آیت 17 سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ الہیاتی طور کسی حد تک یسوع کا باپ کو ''میرے خُداوند'' پُکارنا بے آرام سا لگتا ہے۔ یہ اُس کے اپنے مرتبہ خُداوندی سے توجہ پھیرنا لگتا ہے۔ توما کی مرتبہ خُداوندی کی یہ تصدیق اِس مفہوم کو نظرانداز کرتی ہے۔
توما کا اعتراف ہوسکتا ہے پُرانے عہدنامے کی پیش روی میں ہو کہ جب بھی القابات یہواہ الوہیم اکٹھے آتا ہے، تو نام کا ترجمہ ''اے میرے خُداوند، اے میر خُدا'' کیا جاتا ہے۔
یسوع مُکمل طور اِس چونکا دینے والی اپنی مرتبہ خُداوندی کو قبول کرتا ہے۔ باب 1 سے آیت 1 میں یوحنا کی انجیل یسوع ناصری کے مرتبہ خُداوندی کا دعویٰ کرتی ہے۔
یسوع یوحنا میں بہت مرتبہ اپنے مرتبہ خُداوندی کا دعویٰ کرتا ہے (بحوالہ 8:58;10:30;14:9;20:28) اور لکھاری اُس کے مرتبہ خُداوندی کا 1:1,14-18;15:18 میں دعویٰ کرتا ہے۔ دیگر بائبل کے لکھاری بھی واضح طور پر دعویٰ کرتے ہیں کہ یسوع الہی ہے (بحوالہ فلپیّوں 7-2:6 کُلسیوں 17-1:15 طیطس 2:13)۔

20:29۔ یہ افتتاحی فقرہ جواب ''ہاں'' کی توقع کرتا ہوا بیان یا سوال ہوسکتا ہے۔ گرائمر کی بناوٹ مبہم ہے۔ یہ 17:20 میں برکت سے ملتا جُلتا ہے (بحوالہ پہلا پطرس 1:8)

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 20:30-31

۳۰۔ اور یِسُوع نے اَور بُہت سے مُعجِزے شاگردوں کے سامنے دِکھائے جو اِس کِتاب میں لِکھے نہیں گئے۔ ۳۱۔ لیکن یہ اِس لِئے لِکھے گئے کہ تُم اِیمان لاؤ کہ یِسُوع ہی خُدا کا بیٹا مسیح ہے اور اِیمان لا کر اُس کے نام سے زِندگی پاؤ۔

20:30 ۔آیات 30-31 واضح طور پر انجیل کا مقصد اور موضوع ہے۔ یہ ایک تبلیغی کتابچہ ہے۔ انجیل کے لکھاری رُوح کی ہدایت سے خُداداد قابلیت اور حق رکھتے تھے کہ وہ یسوع کے کام اور کلام کو چُنیں، ترتیب دیں، موافقت کریں اور خُلاصہ کریں تاکہ واضح طور پر مخصوص لوگوں یہودیوں، رومیوں، اور غیر قوموں سے یسوع کے بارے میں عظیم سچائیوں کو بہم پہنچا سکیں۔ نیا عہدنامہ مسیحی تلمذ نہیں ہے۔
کارل ایف ہنری اپنی کتاب ''تشریحی بائبل کا تبصرہ'' جلد اوّل کے افتتاحی حصّے بعنوان ''بائبل کی الہیات اور قُدرت'' میں کہتا ہے:
''بائبل اِس مقصد کیلئے نہیں کہ واقعات کی مُکمل ترتیب پیش کرے چاہے یہ تخلیق کا تذکرہ ہو یا نجات کی تاریخ بشمول تجسم ہونے کی تاریخ۔ لیکن بائبل کی تحاریر کا بیان کیا گیا مقصد انسانوں کو وہ تمام دینا ہے جو ضروری ہے اور اُس کے کفارے کے بچاؤ کیلئے کافی ہے اپنے بنانے والے کیلئے تابعداری کی خدمت ہے۔ حالانکہ بائبل کے لکھاری مختلف زاویوں اور متفرق مقاصد سے ایک خُدا کا نجات کا کام دیکھتے ہیں اور جو کُچھ بھی وہ ہمیں بتاتے ہیں وہ قابل بھروسہ اور کافی ہے۔ متی یسوع کی خدمت کی ترتیب کا زیادہ تر، ہدایت کی خدمت والی بالائی ترتیب کے تحت کرتا ہے۔ لُوقا بہت سے مرقس میں موجود مواد چھوڑ دیتا ہے جو کہ پھر بھی ترتیبی حوالہ ہے اور جو مذہبی تعلیم کی الہیات کی چہار دیواری ہے (بحوالہ 1:4)۔ یوحنا کُھلے عام انقلابی طور پر چُنے جانے کے عمل پر تبصرہ کرتا ہے اور جو چوتھی انجیل کا واضح عنصر ہے (20:30,31) '' (صفحات 28-27)۔

20:31 NASB,NKJV,TEV,NJB ''کہ تُم ایمان لاؤ''
NRSV ''تاکہ تُم ایمان لانے کیلئے آؤ''

کُچھ ابتدائی یونانی نُسخہ جات پی 66، این، ایچ، بی اور اوری گون کے زیرِ استعمال یونانی عبارتوں میں زمانہ حال موضوعاتی ہیں جو مفہوم دیتے ہیں کہ یوحنا کی انجیل اِس لئے لکھی گئی تا کہ ایمانداروں کی ایمان میں مضبوطی کیلئے حوصلہ افزائی کی جا سکے۔
دیگر تمام یونانی نُسخہ جات میں مضارع موضوعاتی ہے جو مفہوم دیتی ہے کہ یوحنا کی انجیل لکھی گئی تا کہ غیر ایماندار ایمان لائیں۔ یہ آیت انجیل کا بیان کردہ مقصد ہے۔ یوحنا دُوسری انجیلوں کی طرح ایک تبلیغی کتابچہ ہے۔

☆ ''مسیح''۔ یہ عبرانی اصطلاح ''مسیحا'' کا یونانی ترجمہ ہے۔ جو لغوی طور ''مسح کیا گیا'' ہے۔ یہ پُرانے عہد نامے کی نبوت کے مطابق داؤد کی نسل سے ہوگا جو راستبازی کا نیا دور لائے گا۔ ناصرت کا یسوع (بحوالہ 1:45) یہودی مسیحا تھا (بحوالہ 11:27)۔
یسوع کیلئے یہ لقب ابتدائی انجیل میں پایا جاتا ہے (بحوالہ 1:41)۔ بحرحال لقب ''خُداوند'' نہ کہ ''مسیحا'' ایک معمول کا لقب تھا جو یسوع کیلئے غیر قوموں کے سیاق وسباق میں استعمال ہوتا ہے (بحوالہ رومیوں 13-10:9 فلپّیوں 11-2:9)۔
''مسیحا'' کے نظریہ میں قیامت سے متعلقہ درج ذیل مفہوم ہیں: (1) فریسیوں کیلئے اِس میں سیاسی، قومی توقعات تھیں اور (2) مُکاشفائی یہودی مواد میں کائنات سے متعلقہ عالمگیر توقعات تھیں۔

☆ ''خُدا کا بیٹا''۔ یہ لقب شاذونادر اناجیل میں استعمال ہوا ہے (ہو سکتا ہے کیونکہ غیر قوموں کی مُمکنہ غلط فہمیوں کی وجہ سے) لیکن اکثر اور یوحنا کے شروع میں استعمال ہوا ہے (بحوالہ 1:14,34,49)۔ یہ یسوع اور باپ کے درمیان بیمثال تعلق کے اظہار کیلئے یوحنا کا ایک انداز تھا۔ یوحنا اِس خاندانی اسعارے کو کئی انداز میں استعمال کرتا ہے: (1) لقب؛ (2) ''اکلوتے بیٹے'' کی مناسبت سے (monogenes بحوالہ 1:18;3:16 پہلا یوحنا 4:9)؛ اور (3) لقب ''باپ'' کے استعمال کے میل کے ساتھ (بحوالہ 20:17)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ قبر پر کون آیا تھا؟ کب؟ کیوں؟

2۔ شاگرد جی اُٹھنے کی توقع کیوں نہیں رکھتے تھے؟ کیا کوئی توقع رکھتا تھا؟

3۔ مریم یسوع کو کیوں نہیں پہچان پائی تھی؟

4۔ یسوع نے مریم کو کیوں اپنے آپ کو چھونے نہیں دیا تھا؟

5۔ آیات 22-23 کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

6۔ کیا توما کو شکی المزاج کہنا دُرست ہے؟

7۔ لفظ ''ایمان'' کی تعریف کریں جیسے کہ وہ یسوع کے دور میں سمجھا جاتا تھا نہ کہ ہمارے۔

یوحنا باب ۲۱ (John 21)

جدید تراجم میں عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
تبریاس کے کنارے ظاہر ہونا 21:1-3;21:4-8;21:9-14	یسوع سات شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے 21:1-3a;21:3b-5a 21:5b;21:6;21:7-10	اختتامیہ 21:1-3;21:4-8;21:9-14	جھیل کے کنارے ناشتہ 21:1-14	یسوع کا سات شاگردوں پر ظاہر ہونا 21:1-14
21:15-19	یسوع اور پطرس 21:15a; 21:15b;21:15c-16a; 21:16b;21:16c-17a;21:17b; 21:17c-19	21:15-19	یسوع پطرس کو بحال کرتا ہے 21:15-19	یسوع اور پطرس 21:15-19
21:20-23	یسوع اور دُوسرا شاگرد 21:20-21; 21:22; 21:23;	21:20-23	عزیز شاگرد اور اُس کی کتاب 21:20-25	یسوع اور وہ شاگرد جسے وہ عزیز رکھتا تھا 21:20-23;21:24;21:25
دُوسرا نتیجہ 21:24;21:25	نتیجہ 21:24; 21:25	21:24-25		

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبادت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

آیات 1-25 کے سیاق و سباق کی بصیرت:

ا۔ باب 21 کے بارے میں بہت بحث رہی ہے کہ یہ اضافی ہے کیونکہ انجیل کا 20:31 پر اختتام دکھائی دیتا ہے۔بحرحال کوئی بھی ایسا یونانی نُسخہ نہیں ہے جس میں باب 21 کو چھوڑ دیا گیا ہو۔

ب۔ آیت 25 اکثر بعد میں شامل کی گئی سمجھی جاتی ہے کیونکہ کُچھ نُسخہ جات میں یوحنا 7:53-8:11 اِس آیت 24 کے بعد ڈالا جاتا ہے۔اِس کے علاوہ قدیم نُسخہ سیناتیکس Sinaiticus میں کاتب اصل میں آیت 25 کو چھوڑ دیتا ہے اور پھر دُوبارہ مٹا کر اِسے شامل کرتا ہے۔

ج۔ حالانکہ یوحنا کی انجیل کا اہم حصّہ ہوتے ہوئے، باب 21 یقیناً رُسول کے ہاتھوں سے تھا۔یہ ابتدائی کلیسیا کے دو سوالوں کا جواب دیتا ہے:

۲۔ یوحنا کی طویل عُمری کے بارے میں کیا داستان ہے؟

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت 21:1-3

۱۔اِن باتوں کے بعد یِسُوع نے اپنے آپ کو تبرِیاؔس کی جِھیل کے کنِارے شاگردوں پر ظاہر کیا اور اِس طرح ظاہر کیا ۲۔شمعُوؔن پطرس اور توؔما جو توام کہلاتا ہے اور نتن ایل جو قانایِ گلیلؔ کا تھا اور زبدی کے بیٹے اور اُس کے شاگردوں میں سے دواَور شخص جمع تھے۔۳۔شمعُون پطرس نے کہا مَیں مچھلی کے شکار کو جاتا ہُوں۔اُنہوں نے اُس سے کہا ہم بھی تیرے ساتھ چلتے ہیں۔وہ نکل کر کشتی پر سوار ہُوئے مگر اُس رات کُچھ نہ پکڑا۔

21:1 ''تبریاس کی جھیل''۔تبریاس گلیل کا رومی دارالخلافہ تھا۔اِس جھیل کو گلیل کی جھیل بھی کہا جاتا ہے(بحوالہ 6:1) یا گنیسرت کی جھیل (بحوالہ متی 14:34 مرقس 6:35 لُوقا 5;1) اور پُرانے عہدنامے میں ''کُنرت کی جھیل''(بحوالہ گنتی 34:11 استثنا 3:17 یوشع 11:2;12:3;13:27;19:35 پہلا سلاطین 15:20)۔

☆''اور اِس طرح ظاہر کیا''۔اِس فعل میں ''واضح طور یا مُکمل طور پر ظاہر کرنے'' کے اشارے ہیں (بحوالہ 9:3;7:4;2:11;1:31 پہلا یوحنا 1:2;2:28;3:2;4:9)۔متی میں یہ مُلاقات گلیل میں پہاڑی پر ہوتی ہے (بحوالہ 16:32;28:7,10,16)، جو کہ عظیم ذمہ داری سونپنے کا پس منظر ہے۔یوحنا میں پس منظر تبریاس کی جھیل ہے۔اِس مُلاقات میں یسوع دو سوالوں پر بات کرتا ہے جس میں ابتدائی کلیسیا دلچسپی رکھتی تھی: (1) کیا پطرس کو مخصوص کیا گیا تھا؟ اور (2) یہ کیا کہانی ہے کہ یوحنا نہ مرے گا؟

21:2 ''زبدی کے بیٹے''۔یہ یعقوب (Jacob) اور یوحنا (Johanan) بمطابق متی 4:21 کا حوالہ ہے۔نہ ہی یعقوب اور نہ ہی یوحنا کا نام بنام یوحنا کی انجیل میں ذکر ہے۔

21:3 ''شمعون پطرس نے اُن سے کہا میں مچھلی کے شکار کو جاتا ہوں''۔یہ زمانہ حال ہے۔اِس مچھلی کے شکار کے بارے میں بہت سے مفرُوضے ہیں: (1) یہ یسوع کی مقُررہ مُلاقات سے قبل وقت گُزاری کا ایک مشغلہ تھا (بحوالہ متی 26:32;28:7,10)؛ (2) یہ پیسے کمانے کے مقصد سے تھا؛ یا (3) یہ پطرس کے پیشے کا دوبارہ آغاز تھا۔یہ باب لُوقا 5 سے بہت مماثلت رکھتا ہے۔

☆''مگر اُس رات کُچھ نہ پکڑا''۔غور کریں کہ یہ آدمی جو بیماروں کو اچھا کر سکتے تھے اور بدرُوحیں نکال سکتے تھے، ہر وقت تمام کاموں کیلئے معجزاتی قوتیں نہیں رکھتے تھے۔یہ فعل مچھلی کے پکڑنے کیلئے نئے عہد نامے میں اور کہیں استعمال نہیں ہوا ہے۔اکثر یہ کسی کو گرفتار کرنے کے نظریہ سے پکڑنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 21:4-8

۴۔اور صُبح ہوتے ہی یِسُوع کنارے پر آ کھڑا ہُوا مگر شاگردوں نے اُسے نہ پہچانا کہ یہ یِسُوع ہے۔۵۔پس یِسُوع نے اُن سے کہا بچّو! تُمہارے پاس کُچھ کھانے کو ہے؟ اُنہوں نے جواب دِیا کہ نہیں ۶۔اُس نے اُن سے کہا کشتی کی دہنی طرف جال ڈالو تو پکڑو گے پس اُنہوں نے ڈالا اور مچھلیوں کی کثرت سے پھر نہ کھینچ سکے۔۷۔اِس لِئے اُس شاگرد سے جِس سے یِسُوع مُحبّت رکھتا تھا پطرؔس سے کہا کہ یہ تو خُداوند ہے پس شمعُوؔن پطرس نے یہ سُن کر کہ خُداوند ہے کُرتہ کمر سے باندھا کیونکہ ننگا تھا اور جِھیل میں کُود پڑا۔۸۔اور باقی شاگرد چھوٹی کشتی پر سوار مچھلیوں کا جال کھینچتے ہُوئے آئے کیونکہ وہ کنارے سے کُچھ دُور نہ تھے بلکہ تخمِیناً دوسو ہاتھ کا فاصلِہ تھا۔

21:4 ''مگر شاگردوں نے نہ پہچانا کہ یہ یسوع ہے''۔یسوع کو پہچاننے کی اہلیت نہ رکھنے کے بہت سے مفرُوضے ہیں: (1) اُس وقت بہت اندھیرا تھا (2) وہ اُن سے بہت دُور تھا (3) وہ بہت تھکے ہُوئے تھے (4) یسوع قدرے مُختلف دکھائی دیتا تھا (بحوالہ یوحنا 21:12 متی 28:16-17 لُوقا 24:13ff) یا (5) وہ الہیاتی بنا پر اُسے پہچاننے سے قاصر تھے (بحوالہ لُوقا 24:16)۔

21:5 ''بچو'' ۔یہ استعاراتی طور پر استعمال ہوا ہے ''چھوٹے بچوں'' کیلئے نئے عہد نامے میں دو اصطلاحات ہیں جو اکثر استعمال ہوتی ہیں ۔ (paidion) بہت کم استعمال

ہوئی ہے اور زیادہ عام (teknion) سے مختلف ہے جو یوحنا اور پہلا یوحنا میں استعمال ہوئی ہے۔ یہ اصطلاح انجیل میں صرف 4:49;16:21 اور یہاں واقع ہوئی ہے۔ یہ اصطلاحات مترادف طور پر پہلا یوحنا میں استعمال ہوئی ہیں paidion، آیات 2:13,18 میں جبکہ teknion آیات 2;1,12,28 میں۔

☆"تُمہارے پاس کُچھ کھانے کو ہے"۔ یہ اصطلاح (prosphagion) کھانے کی کسی چیز کا اشارہ ہے جو روٹی کے ساتھ کھائی جاتی ہے مگر اِس سیاق وسباق میں "مچھلی" کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ یہ سوال جواب "نہیں" کی توقع رکھتا ہے۔

21:6۔ یسوع اُسی انداز میں بات کر رہا ہے جیسے اُس نے اُس وقت کی تھی جب وہ اُن سے پہلی مرتبہ ملا تھا، لُوقا 5:1-11۔ اِس باب کی خصُوصیت کے طور پر (دیکھئیے آیت 15 پر نوٹ) کشتی کیلئے دو مختلف یونانی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، آیات 3 اور 6 میں ploion اور ploiaron (چھوٹی کشتی) آیت 8 میں۔ یوحنا باب میں بہت مرتبہ اپنا ادبی انداز ظاہر کرتا ہے۔

21:7 NASB "اُس نے اپنا کُرتہ کمر سے باندھا کیونکہ کام کی وجہ سے ننگا تھا"
NKJV "کُرتہ کمر سے باندھا کیونکہ ننگا تھا"
NRSV "اُس نے اپنے کپڑے پہنے، کیونکہ وہ ننگا تھا"
TEV "اُس نے اپنا کُرتہ کمر سے باندھا کیونکہ اُس نے کپڑے اُتارے ہُوئے تھے"
NJB "پطرس نے اپنا کُرتہ کمر سے باندھا کیونکہ وہ ننگا تھا"
پہلی صدی میں فلسطینی لوگ کُرتہ اور جامہ پہنا کرتے تھے۔ پطرس نے اپنا کُرتہ اُتارا ہوا تھا اور جامہ اوُپر کمر تک تہہ کیا ہوا تھا۔

☆"اُس شاگرد نے جس سے یسوع مُحبت رکھتا تھا"۔ یہ انجیل کے لکھاری یوحنا رسُول کا حوالہ ہے (بحوالہ 13;23;20:2,3,8;21:20)۔ یوحنا کا نام کبھی بھی انجیل میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

☆"کہ یہ تو خُداوند ہے"۔ اصطلاح kurios "جناب"، "مالک"، "آقا"، "خُداوند" کیلئے یونانی اصطلاح تھی۔ کُچھ سیاق وسباق میں یہ محض مہذبانہ تخاطب ہے لیکن دیگر میں یہ یسوع کی مرتبہ خُداوندی کا الٰہیاتی اقرار تھا۔ اِس سیاق وسباق میں یہ مچھیرے اُس شخص کو جھیل کے کنارے بطور جی اُٹھنے والے جلالی خُداوند کے طور پہچانتے ہیں۔
ترجمے کی ابتدا پُرانے عہد نامے کے استعمال سے آتی ہے جہاں یہواہ کا ترجمہ بطور خُداوند کیا جاتا تھا۔ ایسا اِس لئے تھا کیونکہ یہودی مرتبہ خُداوندی کیلئے اِس عہد کا نام پُکارنے سے خوف کھاتے تھے پس اُنہوں نے اِسے عبرانی اصطلاح Adonai سے بدل لیا جو kurios سے مطابقت رکھتا ہے۔
خُداوند ایسا لقب ہے جو فلپیوں 2:9-11 میں تمام ناموں سے افضل واعلیٰ ہے۔ یہ ابتدائی کلیسیا کے بپتسمہ کے اقرار کا حصّہ تھا "یسوع خُداوند ہے" (بحوالہ رومیوں 10:9-13)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 21:9-14

۹۔ جس وقت کنِارے پر اُترے تو اُنہوں نے کوئلوں کی آگ اور اُس پر مچھلی رکھّی ہوئی اور روٹی دیکھی ۱۰۔ یِسُوع نے اُن سے کہا جو مچھلیاں ابھی تُم نے پکڑی ہیں اُن میں سے کچھ لاؤ۔ ۱۱۔ شمعُون پطرس نے چڑھ کر ایک سَو ترپن بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا جال کنارے پر کھینچا مگر باوُجُود مچھلیوں کی کثرت کے جال نہ پھٹا۔ ۱۲۔ یِسُوع نے اُن سے کہا آؤ کھانا کھالو اور شاگِردوں میں سے کِسی کو جرات نہ ہوئی کہ اُس سے پُوچھتا کہ تُو کَون ہے؟ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ خداوند ہی ہے۔ ۱۳۔ یِسُوع آیا اور روٹی لے کر اُنہیں دی اِسی طرح مچھلی بھی دی۔ ۱۴۔ یِسُوع مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد یہ تیسری بار شاگِردوں پر ظاہر ہُوا۔

21:9 ۔"تو اُنہوں نے کوئلوں کی آگ اور اُس پر مچھلی رکھی ہوئی اور روٹی دیکھی"۔ اِس صبح سویرے ناشتے کا مقصد شراکت اور الٰہیاتی عکاسی تھا۔ الٰہیاتی مفہوم درج ذیل ہیں: (1) یہ حصّہ ایک اور کوئلے کی آگ کے پس منظر میں پطرس کے انکار پر بات کرتا ہے (بحوالہ 18:18)۔ یہ اصطلاح صرف اِن جگہوں پر استعمال ہوئی ہے اور (2) یوحنا کی انجیل اور پہلا

یوحنا عارفین کی بدعت کے تقابل میں لکھی گئیں تھیں جو مسیحا یسوع کی حقیقی انسانیت سے انکار کرتے تھے۔ یسوع نے اُن کے ساتھ کھایا۔

21:10 ۔اِس پیرے میں مچھلی کیلئے دومختلف اصطلاحات ہیں: (1) آیات 9,10 اور 13 میں اصطلاح opsarion ہے جس کا مطلب چھوٹی مچھلی ہے اور (2) آیات 6,8 اور 11 میں اصطلاح ichthus ہے جس کا مطلب بڑی مچھلی ہے۔ یہ اِس سیاق وسباق میں قابل ترمیم کے طور پر استعمال دکھائی دیتا ہیں۔

21:11 ''ایک سوترپن''۔ سیاق وسباق میں اِس تعداد کا کوئی علامتی مفہوم دکھائی نہیں دیتا، یہ محض ایک چشم دید گواہی کی تفصیل ہے۔ بہر حال ابتدائی کلیسیا کی غیر مُناسب رغبت، جو تمام تعدادوں اور تفصیلوں کو مثال بناتی ہے وہ اِس کا درج ذیل مطلب نکالتے ہیں: (1) سیرل بیان کرتا ہے کہ سو غیر قوموں کیلئے اور پچاس یہودیوں کیلئے اور تین تثلیث کا مطلب دیتا ہے (2) اگسٹین دعویٰ کرتا ہے کہ تعداد دس حُکموں اور سات نعمتوں کا حوالہ دیتی ہے جو تعداد سترہ کی برابری کرتی ہے۔ اگسٹین کہتا ہے یہ وہ کُل تعداد تھی جو مسیح کے پاس شریعت اور فضل کے وسیلے سے آئے یا (3) جیروم کہتا ہے کہ وہاں ایک سو ترپن مختلف اقسام کی مچھلیاں تھیں پس یہ تمام قسم کی قوموں کا مسیح کے پاس آنے کی علامت ہے۔ تشریح کا یہ مثالی طریقہ کار تشریح کرنے والی کی ہوشیاری کی بات کرتا ہے نہ کہ اصل الہامی لکھاری کے مقصد کی۔

☆ ''مگر باوجود مچھلیوں کی کثرت کے جال نہ پھٹا''۔ یہ یا تو معمول کی چشم دید گواہی کی تفصیل ہے یا کسی معجزے کا مفہوم ہے۔

21:14 ''یسوع، یہ تیسری بار شاگردوں پر ظاہر ہوا''۔ یہ باب 20 میں شامل دو مندرجات کا حوالہ ہے جو اِس کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 21:15-19

۱۵۔اور جب کھانا کھا چکے تو یسُوعؔ نے شمعُون پطرس سے کہا اَے شمعُون یوُحنا کے بیٹے کیا تُو اِن سے زیادہ مُجھ سے مُحبّت رکھتا ہے؟ اُس نے اُس سے کہا ہاں خُداوند تُو تو جانتا ہے کہ مَیں تُجھے عزیز رکھتا ہُوں۔ اُس نے اُس سے کہا۔ تو میرے برّے چرا۔ ۱۶۔ اُس نے دوبارہ اُس سے پھر کہا اَے شمعُون یوُحنّا کے بیٹے کیا تُو مُجھ سے مُحبّت رکھتا ہے؟ اُس نے کہا ہاں خُداوند تُو تو جانتا ہے کہ مَیں تجھ کو عزیز رکھتا ہوں اُس اُس سے کہا میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔ ۱۷۔ اُس نے تیسری بار اُس سے کہا اَے شمعُون یوُحنّا کے بیٹے کیا تو مُجھے عزیز رکھتا ہے؟ چونکہ اُس نے تیسری بار اُس سے کہا کیا تو مُجھے عزیز رکھتا ہے اِس سبب سے پطرسؔ نے دِلگیر ہو کر اُس سے کہا اَے خداوند تو تو سب کچھ جانتا ہے تجھے معلوم ہی ہے کہ مَیں تجھے عزیز رکھتا ہوں۔ یسُوع نے اُس سے کہا تو میری بھیڑیں چرا۔ ۱۸۔ مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تُو جوان تھا تو آپ ہی اپنی کمر باندھتا تھا اور جہاں چاہتا تھا پھرتا تھا مگر جب تُو بوڑھا ہوگا تو اپنے ہاتھ لمبے کرے گا اور دوسرا شخص تیری کمر باندھے گا اور جہاں تو نہ چاہے گا وہاں لے جائے گا۔ ۱۹۔ اُس نے اِن باتوں سے اِشارہ کر دِیا کہ وہ کِس طرح کی مَوت سے خُدا کا جلال ظاہر کرے گا اور یہ کہہ کر اُس سے کہا میرے پیچھے ہو لے۔

21:15 ''شمعون، یوحنا کے بیٹے''۔ غور کریں کہ یسوع اُس ''شمعون پطرس'' نہیں پُکارتا۔ پطرس کُچھ بھی لیکن چٹان تھا۔

☆ ''مُحبت ۔۔۔ مُحبت ۔۔۔ مُحبت''۔ یہاں واضح طور سہ طرفہ دہرانا ہے جو بظاہر پطرس کے تین بار کاہن اعظم کے دربار میں انکار سے تعلق رکھتا ہے (بحوالہ 18:17,25,27)۔ یہاں اِس حصّے میں بہت سے متوازی اور متفرقات ہیں: (1) مُحبت (phileo) بمقابلہ مُحبت (agapao)؛ (2) برے بمقابلہ بھیڑیں؛ اور (3) جاننا (ginosko) بمقابلہ پہچاننا (oida)۔ اِس پر بہت بحث رہی ہے کہ آیا یہ ادبی تفرقات کا حوالہ ہے یا اِن اصطلاحات کے درمیان کوئی قصداً موازنہ ہے۔ یوحنا اکثر تفرقات استعال کرتا ہے خاصکر اِس باب میں (دو اصطلاحات، ''بچوں''، ''کشتی'' اور ''مچھلی'' کیلئے)۔ اِس سیاق وسباق میں بظاہر یونانی الفاظ agapao اور phileo کے درمیان کُچھ امتیاز دکھائی دیتا ہے لیکن اِس کو نکالا نہیں جا سکتا کیونکہ کوئنے یونانی میں یہ مترادف ہیں (بحوالہ 3:35;5:20;11:3,5)۔

☆ ''کیا تُو اِن سے زیادہ مُجھ سے مُحبت رکھتا ہے''۔ اِس سوال کے فاعل کے طور نحو علم مُبہم ہے۔ کُچھ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ درج ذیل کا حوالہ ہے (1) مچھلی کا شکار ایک پیشہ ہے؛ (2) پطرس کے یسوع کو مُحبت رکھنے کے سابقہ بیانات سے کہ وہ دُوسرے شاگردوں سے زیادہ مُحبت رکھتا ہے (بحوالہ متی 26:33 مرقس 14:29 اور یوحنا 13:37) یا (3) پہلا سب کا خادم ہوگا (بحوالہ لُوقا 9:46-48;22:24-27)۔

☆"تُو میرے بڑے چرا"۔ یہ ایک زمانہ حال عملی بصُورت امر ہے۔ یہ تمام تینوں بیانات ایک سی گرائمر کی بناوٹ رکھتے ہیں (بحوالہ آیات 16 اور 17) مگر تھوڑے سے مختلف الفاظوں کے ساتھ ہے (میری بھڑوں کی گلہ بانی کراور میرے بڑے چرا)۔

21:17 "خُداوند تُو توسب کُچھ جانتا ہے"۔ پطرس سیکھ رہا ہے کہ بہت جلدی میں بات نہیں کرنی۔ وہ اچھی الٰہیات کا اظہار کرتا ہے (بحوالہ 2:25;6:61;64;13:11;16:30)

☆"تُو تو جانتا ہی ہے کہ میں تُجھ کو عزیز رکھتا ہوں"۔ یہاں یونانی لفظ "جاننا" کیلئے آیت 16 (oida) اور آیت 17 (oida and ginosko) کے درمیان تبدیلی ہے۔ اصل وجہ نامعلوم ہے اور بہت سے محض تفرقات شامل کرتے ہیں۔

21:18 "اپنے ہاتھ لمبے کرے گا"۔ یہ ہوسکتا ہے (1) ابتدائی کلیسیا میں اور (2) "مصلُوب" کیلئے یونانی مواد میں تکنیکی محاورہ استعمال ہوتا ہو۔

21:19 "اشارہ کردیا کہ وہ کس طرح کی موت سے خُدا کا جلال ظاہر کرے گا"۔ روایات بتاتی ہیں کہ پطرس اُلٹا صلیب پر مصلُوب ہوا تھا۔ کلیسیائی تاریخ کی کتاب، والیم 3 میں Eusebius کہتا ہے "پطرس نے پنطوس، گلتیوں، بیت عنیاہ، کپدُوکیہ اور ایشیا میں Diaspora کے یہودیوں کے درمیان مُنادی کرتا رہا۔ روم جانے پر اُسے اُس کی خواہش پر اُلٹا مصلُوب کیا گیا۔ دیکھئیے نوٹ 1:14 پر۔

☆"میرے پیچھے ہولے"۔ یہ زمانہ حال عملی بصُورت امر ہے جیسا کہ آیت 22 میں ہے۔ یہ پطرس کی قیادت کیلئے تجدید اور اقرار نو کیلئے بُلاہٹ سے متعلقہ ہے (بحوالہ متی 4:19-20)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 21:20-23

۲۰۔ پطرس نے مُڑ کر اُس شاگرد کو پیچھے آتے دیکھا جس سے یسُوع مُحبّت رکھتا تھا اور جس نے شام کے کھانے کے وقت اُس کے سینہ کا سہارا لے کر پُوچھا تھا کہ اَے خداوند تیرا پکڑوانے والا کون ہے؟ ۔۲۱۔ پطرس نے اُسے دیکھ کر یسُوع سے کہا اَے خداوند اس کا کیا حال ہوگا؟ ۔۲۲۔ یسُوع نے اُس سے کہا اگر مَیں چاہُوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا؟ تُو میرے پیچھے ہولے۔۲۳۔ پس بھائیوں یہ بات مشہور ہوگئی کہ وہ شاگرد نہ مرے گا لیکن یسُوع نے اُس سے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ نہ مَرے گا بلکہ یہ کہ اگر مَیں چاہُوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تُجھ کو کیا؟

21:20 "اُس شاگرد کو جس سے یسوع مُحبت رکھتا تھا"۔ یہ 13:25 میں درج اقتباس کا حوالہ ہے۔ اُس کا اِس مخفی انداز میں کیوں تذکرہ ہوا ہے یہ نامعلوم ہے (بحوالہ 13:23;19:26;20:2;21:7,20)۔ ممکنہ مفروضے درج ذیل ہیں: (1) پہلی صدی کی روایتی یہودی تحاریر لکھاری کا بنا تذکرہ نہیں کرتی تھیں؛ (2) یوحنا بہت کم عُمر تھا جب وہ یسوع کا شاگرد بنا؛ یا (3) یوحنا وہ واحد رسُول تھا جو یسوع کے ساتھ مصائب والم کے دوران رہا (آزمائشوں سے مصلُوب ہونے تک)۔

21:22 "یسوع نے اُس سے کہا اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تُجھ کو کیا؟"۔ یہ تیسرے درجے کا مشرُوط فقرہ ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں اپنی ہی نعمتوں اور خدمتوں سے واسطہ رکھنا چاہیئے اور اِس کی فکر نہیں کرنی چاہیئے کہ خُدا نے دوُسروں کیلئے کیا منصُوبہ بندی کی ہے۔ باب 21 کا اضافہ کرنا ہوسکتا ہے اِس معاملے میں غلط فہمیوں کا جواب دینا ہو۔ طاہری طور پہ افواہ تھی کہ یوحنا آمدِ ثانی تک زندہ رہے گا (یوحنا Parousia (یسوع کے ساتھ سکونت) کی بات ضرور کرتا ہے بحوالہ 14:23 پہلا یوحنا 3:2)۔

☆"میرے پیچھے ہولے"۔ یہ تقریباً یوحنا کی انجیل کی شخصی دعوت کا خُلاصہ ہے (بحوالہ 1:43;10:27;12:26;21:19,22)۔ یہ انجیل کے شخصی پہلوؤں پر زور دیتی ہے جبکہ "اِس پر ایمان لائے" انجیل کے موادی پہلو پر زور دیتی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 21:24.

۲۴۔ یہ وہی شاگرد ہے جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے اِن کو لِکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچّی ہے۔

21:24 ''اِن کو لکھا ہے''۔کیا یہ (1) آیات 23-20 ؛(2) باب 21 ؛یا(3) مُکمل انجیل؟ کا حوالہ ہے۔ جواب نا معلوم ہے۔

☆''اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے''۔مخصُوص گروہ جس کا حوالہ اسم ضمیر''ہم'' سے دیا گیا ہے، معلوم نہیں ہے۔ یہ واضح ہے کہ دؤسرے بھی یوحنا کی انجیل کی سچائیوں کی تصدیق میں گردانے جاتے ہیں۔ یہ مُمکنہ طور پر افسیوں کے بُزرگوں کا حوالہ ہے۔ یہ وہ علاقہ تھا جہاں یوحنا رہتا تھا، خدمت کرتا تھا اور اُس کی موت ہوئی تھی۔ ابتدائی روایات کہتی ہیں کہ افسیوں کے بُزرگوں نے تمام دؤسرے رسُولوں کی موت اور یسوع کے بارے میں بڑھتی ہوئی بدعتوں کی وجہ سے ضعیف اُلعمر یوحنا کو مجبُور کیا تھا کہ وہ اپنی انجیل لکھے۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: یسوع کی گواہیاں 1:8 پر۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت:.21:25

۲۵۔اور بُہت سے کام ہیں جو یِسُوع نے کِئے اگر وہ جُدا جُدا لکھے جاتے تو مَیں سمجھتا ہُوں کہ جو کِتابیں لِکھی جاتیں اُن کے لِئے دُنیا میں گنجایش نہ ہوتی۔

21:25 ۔آیت 25 پر دو وجوہات کی بنا پر جھگڑا رہا ہے:(1) بہت سے نُسخہ جات میں یوحنا 7:53-8:11 آیات 24 اور 25 کے درمیان ڈالا گیا ہے؛(2) نُسخہ سیناٹیٹیکس Sinaiticus این، میں کاتب نے آرائشی علامت مٹائی ہے اور بعد میں آیت 25 کا اضافہ کیا ہے۔ اِس کا مُشاہدہ برطانوی میوزیم میں الٹراوائلٹ شعاعوں سے کیا گیا۔ یہ آیت خاص طور پر ہمیں مُطلع کرتی ہے کہ لکھاریوں نے مخصُوص انتخاب کے تحت اندراج کئے ہیں۔ تشریح وتاویل کا سوال یہ ہے کہ'' کیوں ہر انجیل کے لکھاری نے اپنے انداز میں سب کُچھ تحریر کیا ہے؟'' (بحوالہ گورڈن فی اور ڈگلس سٹیوارٹ کی کتاب''بائبل کو اپنی پُوری قدر و قیمت کے ساتھ کیسے پڑھا جائے''، صفحات 134-113)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کیئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ کیسے یوحنا 21 ،لُوقا 5 سے مماثلت رکھتا ہے؟

2۔ شاگرد کیوں یسوع کو فوری طور پر پہچان نہ پائے تھے؟

3۔ وہ کون سا شاگرد ہے جسے یسوع عزیز رکھتا تھا؟

4۔ یسوع پطرس سے اپنے بارے مُحبت کے حوالے سے تین مرتبہ کیوں پُوچھتا ہے؟

5۔ کیا یسوع دعویٰ کرتا ہے کہ یوحنا یسوع کے آنے تک زندہ رہے گا؟

6۔ آیت 24 میں کس کا حوالہ دیا گیا ہے؟

7۔ کیا آیت 25 اصل اور الہامی ہے؟

پہلا یوحنا (I John)

پہلا یوحنا کا تعارف:

کتاب کی مُنفرادیت:

ا۔ پہلا یوحنا کی کتاب کوئی ذاتی خط نہیں ہے نہ ہی یہ کسی ایک کلیسیا کو لکھا گیا خط ہے جبکہ یہ زیادہ سے زیادہ ''مرکز سے جاری کیا گیا جذبات کو بھڑکانے والی یاداشت ہے'' (پیشہ ورانہ خط)۔

ا۔ اِس میں کوئی روایتی تعارف (کس کی جانب سے اور کس کیلئے) نہیں ہے۔

۲۔ اِس میں کوئی شخصی تسلیمات یا اختتامی پیغام نہیں ہے۔

ب۔ اِس میں کسی شخصی ناموں کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ یہ بہت زیادہ غیر معمولی ہے ماسوائے بہت سی کلیسیاؤں کو لکھی گئی کتابیں جیسے کہ افسیوں اور یعقوب۔ دوُسری نئے عہدنامے کی کتابیں جس میں مُصنف کا نام شامل نہیں ہے وہ عبرانیوں اور پہلا یوحنا ہے۔ جبکہ یہ واضح ہے کہ پہلا یوحنا اُن ایمانداروں کو لکھا گیا جو اُن ایام میں جھوٹے اُستادوں کا اندرونی کلیسیائی مسئلے کا سامنا کر رہے تھے۔

ج۔ یہ خط ایک موثر الٰہیاتی معاہدہ ہے:

ا۔ یسوع کی مرکزیت

ا۔ مُکمل خُدا اور مُکمل انسان

ب۔ نجات یسوع مسیح میں ایمان کی بدولت پائی جاتی ہے نہ ہی کسی باطنی تجربہ یا مخفی علم (جھوٹے اُستادوں کے) کی بدولت۔

۲۔ مسیحی طرزِ زندگی کی طلب (تین معیار)

ا۔ برادرانہ مُحبت

ب۔ تابعداری

ج۔ گُمراہ دُنیاوی نظام کو رد کرنا۔

۳۔ ناصرت کے یسوع میں ایمان کے وسیلے سے ابدی نجات کی یقین دہانی (''جاننا'' جو 27 مرتبہ استعمال ہوا)۔

۴۔ جھوٹے اُستادوں کو کیسے پہچانا جائے۔

د۔ یوحنا کی تحاریر (خاص طور پر پہلا یوحنا) نئے عہدنامے کے کسی بھی مُصنف میں سے سب سے کم پیچیدہ کوئنے یونانی ہے، جبکہ اُس کتابیں، جیسے کہ کوئی بھی دوُسری نہیں خُدا کی یسوع مسیح میں عمیق اور ابدی سچائیوں کی گہرائیوں کا جائزہ ہے (یہ کہ خُدا نُور ہے 1:5 خُدا مُحبت ہے 4:8,16 خُدا روُح ہے، یوحنا 4:24)۔

ر۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پہلا یوحنا، یوحنا کی انجیل کیلئے تعارفی خط کے مطلب کے طور ہو۔ پہلی صدی کی راسخ الاعتقاد بدعت دونوں کتابوں کیلئے پس منظر تشکیل دیتی ہے۔ انجیل میں تبلیغی زور ہے جبکہ پہلا یوحنا ایمانداروں کیلئے لکھا گیا۔

مشہور تبصرہ نگار ویسٹ کوٹ دعویٰ کرتا ہے کہ انجیل یسوع کے خُدائی مرتبہ کی تصدیق کرتی ہے جبکہ پہلا یوحنا اُس کی انسانیت کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ کتابیں ایک ساتھ ہی چلتی ہیں۔

س۔ یوحنا سیاہ و سفید (زومعنی) اصطلاحات میں لکھتا ہے۔ یہ بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندوں اور راسخ الاعتقاد جھوٹے اُستادوں کی خصوصیت ہے۔ پہلے یوحنا کی تشکیل کردہ ادبی دہریت دونوں فعلی (نُور بمقابلہ اندھیرا) اور اسلوب بیان کے متعلق (ایک منفی بیان مثبت کی تقلید کیساتھ) ہے۔ یہ یوحنا کی انجیل سے مختلف ہے جس میں چوٹی کی دہریت (درج بالا بمقابلہ درج ذیل) پنہاں ہے۔

ص۔ یوحنا کے متواتر موضوعات کے استعمال کیوجہ سے پہلا یوحنا کی خاکہ کشی کرنا بہت بہت مُشکل ہے۔ یہ دُہرائے گئے انداز میں سچائیوں سے تانے گئے مشجر کی طرح کی کتاب ہے (بحوالہ بل ہنڈرکس، سچائی کے مشرجات، یوحنا کے خطوط)۔

مُصنف:

ا۔ پہلا یوحنا کی مُصنفی یوحنای کتابوں کے مجموعے پر جاری بحث کا حصّہ ہے۔ یعنی یوحنا کی انجیل، پہلا یوحنا، دُوسرا یوحنا، تیسرا یوحنا اور مُکاشفہ۔

ب۔ یہاں دو بُنیادی نُکتہ نظر ہیں:

ا۔ روایتی

ا۔ ابتدائی کلیسیاؤں کے آباؤں کے درمیان متفق الرائے روایات ہیں کہ یوحنا، پیارا شاگرد، پہلا یوحنا کا لکھاری تھا۔

ب۔ ابتدائی کلیسیا کے ثبوت کا خُلاصہ

(۱) روما کا کلیمینٹ (90 عیسوی) پہلا یوحنا کا حوالہ دیتا ہے۔

(۲) فلپیّوں 7، سمیرنہ کا پولیکارپ (140-110 عیسوی) پہلا یوحنا کا حوالہ دیتا ہے۔

(۳) جسٹن مارٹر، مُکالمہ 123:9 (160-150 عیسوی) پہلا یوحنا کا حوالہ دیتا ہے۔

(۴) درج ذیل کی تحاریر میں پہلا یوحنا کے اشارے دئے گئے ہیں۔

(ا) انطاکیہ کا اگناشیس (اِس کی تحاریر کی تواریخ نامعلوم ہیں لیکن ابتدائی 100 عیسوی)

(ب) ہیراپولیس کا پاپائس (جو 60-50 عیسوی میں پیدا ہوُا لیکن شہید 155 عیسوی میں ہوا)۔

(۵) لیونز کا ارینیس (202-130 عیسوی) پہلا یوحنا، یوحنا رسُول سے منسُوب کرتا ہے۔ ترتولین، ابتدائی دانشور جس نے بدعت کے خلاف 50 سے زائد کتابیں لکھیں، اکثر پہلا یوحنا کا حوالہ دیتا تھا۔

(۶) دیگر ابتدائی تحاریر جو مُصنفی یوحنا رسُول سے منسُوب کرتی ہیں: کلیمینٹ، اوری گون اور ڈائنوسیس (تمام تینوں اسکندریہ سے تھے)، موراتورین حصّے (200-180 عیسوی) اور اوسیبیس (تیسری صدی)۔

(۷) جیروم (چوتھی صدی کا دُوسرا نصف حصّہ) یوحنا کے مُصنف ہونے کی تصدیق کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ اُس کے دور میں کُچھ اِس سے انکار کرتے تھے۔

(۸) موپسوایستیا کا تھیوڈور، 392 سے 428 تک انطاکیہ کا بشپ یوحنا کے مُصنف ہونے سے انکار کرتا ہے۔

ج۔ اگر یوحنا تھا، تو ہم یوحنا رسُول کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

(۱) وہ زبدی اور سلومی کا بیٹا تھا۔

(۲) وہ گلیل کے سمندر میں اپنے بھائی یعقوب کے ساتھ مچھلیاں پکڑا کرتا تھا (ممکنہ طور پر بہت سی کشتیوں کا مالک تھا)۔

(۳) کُچھ یقین رکھتے تھے کہ اُس کی ماں، یسوع کی ماں مریم کی بہن تھی (بحوالہ یوحنا 19:25 مرقس 15:20)

(۴) ظاہری طور وہ بہت دولت مند تھا کیونکہ اُس کے پاس:

(ا) ملازم رکھے ہوئے تھے (بحوالہ مرقس 1:20)

(ب) بہت سی کشتیاں تھیں

(ج) یروشلیم میں گھر تھا (بحوالہ متی 20:20)

(۵) یوحنا کی یروشلیم میں کاہن اعظم کے گھر تک رسائی تھی، جو ظاہر کرتا ہے کہ وہ بہت مشہور شخصیت تھی (بحوالہ یوحنا 16-18:15)۔

(۶) یہ یوحنا تھا جس کی نگرانی میں یسوع کی ماں مریم کو دیا گیا۔

د۔ ابتدائی کلیسیاؤں کی روایت متفق الرائے طور پر تصدیق کرتی ہے کہ یوحنا دیگر تمام رسُولوں سے زیادہ عرصہ تک حیات رہا، اور مریم کی یروشلیم میں موت کے

بعد وہ ایشیائے کُوچک کو ہجرت کر گیا اور افسس میں جا قیام کیا جو اُس علاقے کا سب سے بڑا شہر تھا۔ اِس شہر سے اُسے جلا وطن کر کے جزائرِ پتموس (ساحل سے دور) بھیجا گیا اور بعد میں رہائی کے بعد اُسے واپس افسس بھیج دیا گیا (اوسیبئیس پولیپ کارپ، پاپیاس اور ارینئس کا حوالہ دیتا ہے)۔

۲۔ جدید فضیلیت

ا۔ جدید دانشوروں کی وسیع اکثریت یوحنا کی تمام تحاریر میں مماثلتوں کی شناخت کرتے ہیں خاص طور پر فقری بندی میں، فرہنگ میں اور گرائمر کی بناوٹ میں۔ اِس کی ایک اچھی مثال صاف صاف موازنہ ہے جو اِن تحاریر کی درج ذیل خصُوصیت دیتا ہے: زندگی بمقابلہ موت، سچائی بمقابلہ جھوٹ۔ اور یہی صاف صاف دہریت اُن دنوں کی دیگر تحاریر میں بھی دیکھی جا سکتی ہیں یعنی بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندے اور ابتدائی عارفین تحاریر۔

ب۔ یوحنا سے روایتی طور پر منسُوب پانچ کتابوں کے درمیان بین ال تعلقاتی کے بارے میں بہت سے مفروضے ہیں۔ کُچھ گروہ مُصنفی کا ایک شخص، دو اشخاص، تین اشخاص اور دیگر سے دعویٰ کرتے ہیں۔ یُوں لگتا ہے کہ سب سے زیادہ قابل تحسین نُکتہ نظر یہ ہے کہ یوحنا کی تمام تر تحاریر ایک ہی شخص کے اُفکار کا نتیجہ ہیں حالانکہ اگر ہو سکتا ہے اِس میں بہت سے شاگردوں کی کتابت شامل رہی ہو۔

ج۔ میرا ذاتی ایمان یہ ہے کہ یوحنا، بُزرگ رسُول نے اپنی خدمت کے اختتام سے قبل یہ تمام پانچ کتابیں لکھیں (جب وہ افسس میں تھا)۔

تاریخ۔ ظاہری طور پر یہ مُصنفی سے تعلق رکھتی ہیں:

ا۔ اگر یوحنا رسُول نے یہ خط لکھے تھے اور خاص طور پر پہلا یوحنا تو ہم کوئی پہلی صدی کے آخری اوائل کے وقت کی بات کر رہے ہیں۔ اور یہ عارفین جھوٹے الہیاتی افلسفانہ نظام کی ترویج کا دور بنتا ہے اور جو پہلا یوحنا کی اصطلاحیت ''اے میرے بچو'' میں مناسب بیٹھتا ہے جو اِس بات کا مفہوم دکھائی دیتا ہے جیسے کہ کوئی بُزرگ شخص ایمانداروں کے نوجوان گروہ سے بات کر رہا ہو۔ جیروم کہتا ہے کہ یوحنا یسوع کی صلیبی موت کے کوئی 68 برس بعد تک زندہ رہا۔ یہ اِس روایت کے ساتھ مناسب دکھائی دیتا ہے۔

ب۔ اے، ٹی، رابرٹسن سمجھتا ہے کہ پہلا یوحنا کوئی 85 تا 95 عیسوی کے درمیان لکھا گیا جبکہ انجیل 95 عیسوی میں لکھی گئی۔

ج۔ آئی ہاورڈ مارشل کی کتاب ''پہلا یوحنا پر نیا بین القوامی تبصرے کا سلسلہ'' دعویٰ کرتا ہے کہ 60 تا 100 عیسوی کے درمیان تاریخ اتنی ہی قریب تر ہے جتنا جدید فضیلیت کا حامل حلقہ یوحنائی تحاریر کی تاریخ کے اندازے کے قریب تر ہے۔

حصُول کُنندگان:

ا۔ روایات بتاتی ہیں کہ یہ کتاب ایشیائے کُوچک کے رومی صوبے کو افسس اُس کا اہم میٹروپولیٹن علاقہ ہوتے ہوئے لکھا گیا۔

ب۔ خط یُوں دکھائی دیتا ہے کہ ایشیائے کُوچک کی خاص کلیسیاؤں کو بھیجا گیا جو جھوٹے اُستادوں کے مسئلے سے دوچار تھے (جیسے کہ کُلسیوں اور افسیوں)، بالخصُوص (1) نُوری عقیدے کے عارفین جو مسیح کی انسانیت کا انکار کرتے تھے لیکن اُس کے مرتبہ خُداوندی کا اقرار کرتے تھے اور (2) اخلاقی قانون کے منکر عارفین جو الہیات کو اخلاقیات سے علیحدہ کرتے تھے۔

ج۔ اگسٹین (چوتھی صدی) کہتا ہے کہ یہ پارتھین (بابل) کو لکھا گیا تھا۔ اُس کی پیروی کاسیوڈورس (ابتدائی چھٹی صدی) کرتا ہے۔ یہ مُمکنہ طور اِن فقرات ''اُس برگزیدہ بی بی'' اور فقرہ ''جو بابل میں تُمہاری طرح برگزیدہ ہے'' کی اُلجھن کی بنا پر ہے جو پہلا پطرس 5:13 اور دُوسرا یوحنا 1 میں استعمال ہوئے ہیں

د۔ موراتورین حصّے، نئے عہدنامے کی ابتدائی الہامی فہرست جو 180 تا 200 عیسوی میں روم میں لکھی گئی یہ دعویٰ کرتی ہے کہ یہ خط ''اُس کے ساتھی شاگردوں اور بشپوں کی نصیحت کے بعد'' لکھے گئے (ایشیائے کُوچک میں)۔

خلاف شرع:

ا۔ خط از خُود ظاہری طور پر ایک طرح کا جھوٹی تعلیمات کے خلاف ردِ عمل ہے (بحوالہ ''اگر ہم کہیں۔۔۔'' 1:6ff اور ''جو کوئی یہ کہتا ہے۔۔۔'' 2:9؛ 4:20 {اعتراض})۔

ب۔ ہم پہلا یوحنا کے اندرونی ثبوت سے بدعت کے چند بُنیادی عقائد سیکھ سکتے ہیں:

ا۔ یسوع مسیح کے تجسم ہونے سے انکار

۲۔ یسوع مسیح کی نجات میں مرکزیت سے انکار

۳۔ مناسب مسیحی طرزِ زندگی کا فُقدان

۴۔ علم پر زور (اکثر مخفی)

۵۔ تجرد پسندی کی طرف رغبت

ج۔ پہلی صدی کا پس منظر

پہلی صدی کی رومی دُنیا مشرقی اور مغربی مذاہب کے درمیان چناؤ کا دور تھا۔ یونانی اور رومی یادگاروں کے دیوتا اچھی شہرت کے حامل نہ تھے۔ معماتی مذاہب بہت مشہور تھے کیونکہ وہ مخفی علم اور مرتبہ خُداوندی سے ذاتی تعلقات پر زور دیتے تھے۔ غیر جانبدار یونانی فلسفہ مشہور تھا اور دیگر دُنیائے نظریات سے گھُل مل جانے والا تھا۔ اِس چننے والے دُنیا کے مذہب میں مسیحی ایمان کی علیحدہ رہنے والی خواہش رُونما ہوئی (یسوع ہی خُدا کیلئے واحد راستہ ہے بحوالہ یوحنا 14:6)۔ بدعت کی جو بھی واجب پس منظر ہو، یہ ایک کوشش تھی کہ مسیحیت کی بظاہر تنگ نظری کو وسیع یونانی رومی عوام کیلئے قابلِ تحسین اور شعوری طور پر قابلِ قبول بنائیں۔

د۔ ممکنہ ترجیحات کہ عارفین کے کس گروہ کو یوحنا مُخاطب ہے:

ا۔ ابتدائی عارفیت

ا۔ پہلی صدی کی ابتدائی عارفیت کی بُنیادی تعلیمات، رُوح اور مادے کے درمیان موجود یتی (اندرونی) دہریت پر زور دیتا دکھائی دیتی ہے۔ رُوح (خُدائے برتر) کو اچھائی تصور کیا جاتا تھا جب کہ مادہ وراثتی طور پر بدی۔ یہ دہریت افلاطون کے مثالی بمقابلہ مادی، آسمانی بمقابلہ زمینی، نادیدہ بمقابلہ دیدہ سے ملتی جُلتی ہے۔ وہاں نجات کیلئے ضروری خُفیہ علم (شناختی لفظ، یا خفیہ علامتیں جو روحوں کو فرشتانہ درجہ منزلت سے گُزر کر خُدائے برتر تک جانے کے اہل کرتے ہیں) کی اہمیت پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

ب۔ یہاں دو اقسام کے ابتدائی عارفین ہیں جو ظاہری طور پر پہلا یوحنا کا پس منظر ہو سکتا ہے۔

(۱) نُوری عقیدے کی عارفیت، جو یسوع کی حقیقی انسانیت سے انکار کرتی ہے کیونکہ مادہ بدی ہے۔

(۲) سیرینتھین عارفیت، جو مسیح کی شناخت ابتدائے کائنات سے موجود قوت میں سے ایک سے یا فرشتانہ درجہ منزلیت جو اچھے خُدائے برتر اور بدی کے مادے کے درمیان ہے سے کرتا ہے۔ یہ ''مسیح کی رُوح'' یسوع انسان میں اُس کے بپتسمہ کے وقت سے بسی اور اُسے اُس کی صلیبی موت سے قبل چھوڑ دیتی ہے۔

(۳) اِن دو گروہوں میں سے کُچھ پرہیز گاری کا عمل کرتے تھے (یعنی اگر جسم خواہش کرتا ہے تو یہ بدی ہے)، دوُسرے اخلاقی قانون کی منکریت (اگر جسم خواہش کرتا ہے تو اُس کی سُنیں)۔ پہلی صدی میں عارفیت کے منظّم نظام کا کوئی تحریری ثبوت نہیں ہے۔ یہ دوُسری صدی کے وسط تک نہیں تھا کہ کسی ثبوت کی موجودگی کا ذکر ہوا ہو۔ ''عارفیت'' پر مزید معلومات کیلئے دیکھیئے:

(ا) ہانس جوناز کی کتاب ''عارفی مذہب''، بیکن پریس کی شائع کردہ

(ب) الین پیگلز کی کتاب ''عارفی انجلیں''، رینڈم ہاؤس کی شائع کردہ

(ج) اینڈریو ہیلیم بولڈ کی ''ناگ حمادی عارفی عبارتیں اور بائبل''

۲۔ اگنیشیس اپنی تحاریر(To the Symrnaeans iv-v) میں بدعت کے ایک اور مُمکنہ ماخذ کی تجویز دیتا ہے۔ وہ یسوع کے تجسم ہونے کو جھٹلاتے ہیں اور اخلاقی قانون سے منکر طرزِ زندگی گزارتے ہیں۔

۳۔ اِس کے علاوہ بدعت کی کمترین مُمکنات کا ماخذ انطاکیہ کا میاندر ہے جو ارینیس کی تحاریر بدعتوں کے خلاف XXIII سے جانا جاتا ہے۔ وہ سامریہ کے شمعون کا پیروکار تھا اور خفیہ علوم کا وکیل تھا۔

ر۔ آج کے دور میں بدعت:

ا۔ اِس بدعت کی رُوح آج بھی ہم میں موجود ہے جب لوگ مسیحی سچائی کو دُوسرے نظامِ اُفکار سے ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۲۔ اِس بدعت کی رُوح آج بھی ہم میں موجود ہے جب لوگ ''دُرست'' مذہبی تعلیم کو ذاتی تعلقات اور طرزِ زندگی کے ایمان سے ممانعت پر زور دیتے ہیں۔

۳۔ اِس بدعت کی رُوح آج بھی ہم میں موجود ہے جب لوگ مسیحیت کو علیحدہ شعوری انتخابیت میں بدلتے ہیں۔

۴۔ اِس بدعت کی رُوح آج بھی ہم میں موجود ہے جب لوگ پرہیزگاری یا اخلاقی منکریت کے قانون کی طرف جاتے ہیں۔

مقصد:

ا۔ اِس میں ایمانداروں کیلئے عملی مرکزِ نگاہ ہے:

ا۔ اُن کو شادمانی دینے کیلئے (بحوالہ 1:4)

۲۔ اُن کو خُدا خوفی کی زندگی گزارنے کیلئے حوصلہ افزائی کرنا (بحوالہ 1:7;2:1)

۳۔ اُن کو حُکم دینا (اور یاددہانی کرانا) کہ ایک دُوسرے سے مُحبت رکھیں (بحوالہ 21-4:7) اور نہ کہ دُنیا سے (بحوالہ 17-2:15)۔

۴۔ اُن کو مسیح میں نجات کی یقین دہانی دینا (بحوالہ 5:13)۔

ب۔ اِس میں ایمانداروں کیلئے الٰہیاتی تعلیم کا مرکزِ نگاہ ہے:

ا۔ یسوع کی مرتبہ خُداوندی اور انسانیت کو علیحدہ کرنے کی غلطی کی جھٹلانا۔

۲۔ روحانیت کو شعوری خُداوند میں زندگی گزارنے کی محرومیت سے علیحدہ کرنے کی غلطی کو جھٹلانا۔

۳۔ اِس غلطی کو جھٹلانا کہ کوئی دُوسروں سے الگ تھلگ رہ کر نجات پا سکتا ہے۔

پڑھنے کا طریقہ کار اوّل (دیکھئے صفحہ vi):

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

پس اِس لئے بائبل کی مکمل کتاب ایک ہی نشست میں پڑھیں۔ اس کتاب کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

ا۔ مکمل کتاب کا مرکزی خیال

۲۔ ادب کی کونسی طرز کا استعمال ہُوا ہے۔

پڑھنے کا طریقہ کار دوئم (دیکھئے صفحہ vi اور vii):

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

پس اِس لئے بائبل کی اُس کتاب کو دوُسری مرتبہ ایک ہی نشست میں پڑھیں۔اُس کے خلاصے میں سے اہم موضوعات کو ایک ہی فقرے میں بیان کریں۔

۱۔ پہلی ادبی اکائی کا فاعل
۲۔ دوُسری ادبی اکائی کا فاعل
۳۔ تیسری ادبی اکائی کا فاعل
۴۔ چوتھی ادبی اکائی کا فاعل
۵۔ وغیرہ وغیرہ

پہلا یوحنا 1 (I John 1)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

UBS	NKJV	NRSV	TEV	NJB
زندگی کا کلام	جو کُچھ سُنا، دیکھا اور چھوا گیا۔	تعارف	زندگی کا کلام	مجسم کلام اور باپ اور بیٹے کیساتھ شراکت
1:1-4	1:1-4	1:1-4	1:1-4	1:1-4
خُدا نُور ہے	اُس کے ساتھ شراکت کی بُنیادیں	گُناہ کیلئے مناسب رویہ	خُدا نُور ہے	نُور میں چلنا (1:5-2:28)
				1:5-7
1:5-10	1:5-2:2	1:5-10	1:5-7	پہلی شرط: گُناہ سے کنارہ کرنا
			1:8-10	1:8-2:2

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii)

عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

اگرچہ الہامی طور نہیں، لیکن عبارتوں کی تقسیم مُصنف کے ارادہ کو سمجھنے اور جاننے کے لئے بہت زیادہ اہم ہے۔ ہر جدید ترجمے میں باب اوّل کو تقسیم کیا ہے اور خُلاصہ دیا ہے۔ ہر عبارت کا ایک مرکزی عنوان، سچائی یا سوچ ہوتی ہے۔ ہر ترجمہ اِس عنوان کو اپنے انداز میں بیان کرتا ہے۔ جب آپ بائبل پڑھتے ہیں تو کونسا ترجمہ آپ کو فاعل اور آیات کی تقسیم کی سمجھ میں مناسب لگتا ہے؟

ہر باب میں آپ پہلے بائبل کو پڑھیں اور اِس کے فاعل (عبارت) کی نشاندہی کی کوشش کریں۔ پھر اپنی سمجھ کا جدید تراجم سے موازنہ کریں۔ صرف اِسی صورت میں جب کوئی اصل مُصنف کے مقصد کو اُس کی منطق اور پیشکاری کی تقلید کرنے پر ہی کوئی اصل معنوں میں بائبل کو سمجھ سکتا ہے۔ صرف اصل مُصنف ہی اثر لینے کا متحمل ہے پڑھنے والے کو کوئی حق نہیں

ہے کہ وہ اِس پیغام میں ترمیم یا تبدیلی کرے۔ بائبل کے قاری کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ الہامی کلام کی سچائی کا اپنی روزمرہ کی زندگی میں اثر لے۔
غور کریں کہ تمام تکنیکی اصلاحات اور اختصاروں کو جدول 1,2,3 میں مکمل طور بیان کیا گیا ہے۔

الہیاتی پس منظر:

ا۔ یہ حصّہ یوحنا کی انجیل کے ابتدایئے (1:1-18) سے متعلقہ ہے جو پیدائش 1:1 سے متعلقہ ہے۔

ب۔ اہمیت کا زور درج ذیل پر ہے:

ا۔ یسوع مسیح کی مکمل انسانیت

ا۔ انسانی حسوں سے متعلقہ صفت فعلی: دیکھا، سُنا، چھوا (بحوالہ آیات 1,3)۔ یسوع حقیقی طور انسان اور مادی تھا۔

ب۔ یسوع کے مکمل القابات

(۱) زندگی کے کلام (بحوالہ آیت 1)

(۲) اُس کے بیٹے یسوع مسیحکے ساتھ (بحوالہ آیت 3)

۲۔ ناصرت کے یسوع کا مرتبہ خُداوندی

ا۔ پہلے سے موجودگی (آیات 1,2)

ب۔ مجسم ہونا (آیات 2)

یہ سچائیاں جھوٹے اُستادوں کے دُنیاوی تناظر کے خلاف جاتی ہیں

نحوعلم

ا۔ آیات 1-4

ا۔ آیات 1-3a ایک یونانی فقرہ بناتی ہیں۔

۲۔ بُنیادی فعل ''خبر دیتے ہیں'' آیت 3 میں ہے۔ مرکز نگاہ رسالتی تبلیغ کے مواد پر زور ہے۔

۳۔ آیت 1 میں چار اضافی دفعات ہیں جو تاکید کیلئے آگے رکھی گئی ہیں۔

ا۔ ''ابتدا سے کیا تھا''

ب۔ ''ہم نے کیا سُنا''

ج۔ ''ہم نے اپنی آنکھوں سے کیا دیکھا''

د۔ ''ہم نے غور سے کیا دیکھا اور ہمارے ہاتھوں نے کیا چھوا''

۴۔ آیت 2 مسیح کے مجسم ہونے کے حوالے سے جملہ معترضہ دکھائی دیتی ہے۔ یہ امر کہ یہ گرائمر کی رُو سے اتنا معیوب ہے توجہ طلب ہے۔

۵۔ آیات 3 اور 4 یوحنا کی رسالتی مُنادی خُوشی اور شراکت کے مقصد کی تعریف بیان کرتی ہیں۔ رسالتی آنکھوں دیکھے احوال ابتدائی کلیسیا کی شریعت کا ایک طریقہ کار تھا۔

۶۔ آیت 1 میں فعل کے زمانوں کے بہاؤ پر غور کریں:

ا۔ غیر کامل (پہلے سے موجودگی)

ب۔ کامل، کامل (مستقل سچائی)

ج۔ مضارع،مضارع (مخصُوص مثالیں)

ب۔ آیات 1:5-2:2

ا۔ 1:5-2:2 میں اسمِ ضمیر بہت مبہم ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً تمام ماسوائے آیت 5 کے باپ کا حوالہ دیتے ہیں (افسیوں 1:3-14 کے مترادف)

۲۔ تمام تر ''اگر'' کے ساتھ تیسرے درجے کا شرطیہ فقرہ شروع ہوتا ہے جو عملی کام کی بات کرتا ہے۔

۳۔ یہاں بامعنی الٰہیاتی متفرق درج ذیل کے درمیان ہے:

ا۔ فعل کے زمانے، ''گُناہ'' کے حوالے سے زمانہ حال بمقابلہ مضارع

ب۔ واحد اور جمع، ''گُناہ'' بمقابلہ ''گُناہوں''

بدعتیں:

ا۔ بدعتی جھوٹوں کے دعوے آیات 1:6,8,10;2:4,6,9 میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

ب۔ آیات 5-10، خُدا کی پیروی (اخلاقیات) کے بجائے خُدا کو جاننے (الٰہیات) سے الٰہیاتی خُدا کرنے سے مناسبت رکھتی ہیں۔ یہ ایک غیر ضروری علم پر عارفین مزید تاکید کو ظاہر کرتی ہیں۔ وہ جو خُدا کو جانتے ہیں اپنے طرز زندگی میں اُس کی خصُوصیات کو ظاہر کرتے ہیں

ج۔ آیات 1:8-2:2 کو توازن کے ساتھ 3:6-9 کے ساتھ رکھنا چاہیئے۔ یہ ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔ یہ مُمکنہ طور پر دو مختلف غلطیوں کو جھٹلاتے ہیں:

ا۔ الٰہیاتی غلطی (کوئی گُناہ نہیں)

۲۔ اخلاقی غلطی (گُناہ وقعت نہیں رکھتا)

د۔ پہلا یوحنا 2:1-2، گُناہ کو بے فکری سے لینے (اخلاقی قانون سے مُنکر یت) اور مسیحی عدل، تہذیبی شریعت یا پرہیزگاری کے درمیان توازن کی کی گئی کوشش ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 1:1-4

ا۔ اُس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا اور جسے ہم نے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چھوا۔ ۲۔ (یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اور اِس کی گواہی دیتے ہیں اور اِسی ہمیشہ کی زندگی کی تُمہیں خبر دیتے ہیں جو باپ کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی)۔ ۳۔ جو کُچھ ہم نے دیکھا اور سُنا ہے تُمہیں بھی اُس کی خبر دیتے ہیں تاکہ تُم بھی ہمارے شریک ہو اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہے۔ ۴۔ اور یہ باتیں ہم اِس لئے لکھتے ہیں کہ ہماری خُوشی پُوری ہو جائے۔

1:1 ''جو''۔ کتاب بے جنس اسمِ ضمیر سے شروع ہوتی ہے۔ یہ خُدا کے پیغام کے دہرے پہلوؤں پر بات کرتی ہے جو درج ذیل ہیں: (1) یسوع کے بارے میں پیغام؛ اور (2) یسوع کی شخصیت از خُود (بحوالہ 1:8,10;2:20,24;3:11,14)۔ انجیل ایک پیغام، ایک شخص اور ایک طرز زندگی ہے۔

☆ ''تھا''۔ یہ ایک غیر کامل علامتی ہے۔ یہ یسوع کی ابتدا سے موجودگی پر زور دیتا ہے (یعنی یہ یوحنا کی تحاریر میں ایک مسلسل موضوع ہے۔ بحوالہ آیت 2 یوحنا ;1:1,15;3:13 8:57-58;17:5)۔ یہ اُس کے مرتبہ خُداوندی پر زور دینے کا ایک انداز تھا۔ یسوع باپ کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ وہ باپ کے ساتھ ابتدا سے تھا۔

☆ ''ابتدا سے''۔ یہ پیدائش 1 اور یوحنا 1 کا واضح اشارہ ہے۔ یسوع کی آمد ''دُوسرا منصوبہ'' نہ تھا۔ انجیل ہمیشہ سے خُدا کا کفارے کا منصوبہ تھا (بحوالہ پیدائش 3:15 اعمال 2:23;3:18;4:28;13:29)۔

یوحنا اکثر ''ابتدا'' (arche) کا نظریہ استعمال کرتا تھا۔ زیادہ تر واقع ہونا بُنیادی طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

ا۔ ابتدا سے یا کم از کم پیدائش 1-11 سے:

ا۔ یوحنا1:1,2(یسوع ابتدا میں تھا)

ب۔ یوحنا8:44؛ پہلا یوحنا1:1 (یسوع ابتدا سے تھا)

ج۔ یوحنا8:44؛ پہلا یوحنا3:8(شیطان ہلاک کرنے والا اور جھوٹا ابتدا سے)

د۔ مُکاشفہ3:14;21:6,12(یسوع ابتدا اور انتہا)

۲۔ یسوع کے مجسم ہونے اور خدمت کے وقت سے لیکر

ا۔ یوحنا8:25;16:4پہلا یوحنا2:7 [دو مرتبہ]؛ 3:11دُوسرا یوحنا5,6(یسوع کی تعلیمات)

ب۔ یوحنا15:27(یسوع کے ساتھ)

ج۔ پہلا یوحنا2:13,24 [دو مرتبہ](اُن کے یسوع پر بھروسے سے)

د۔ یوحنا6:64(یسوع کا انکار کرنے سے)

خصُوصی موضوع: یوحنا1 بموازنہ پہلا یوحنا1:

انجیل	خطوط
ا۔ابتدا میں(1:1,2)	ابتدا سے(1:1)
۲۔کلام(لوگوز logos)(1:1)	کلام(لوگوز logos) (1:1)
۳۔زندگی(zoe) (1:4)	زندگی(zoe) (1:1,2)
۴۔یسوع نُور ہے(1:4)	خُدا نُور ہے(1:5)
۵۔نُور ظاہر ہوا(1:4)	نُور ظاہر ہوا(1:4)
۶۔تاریکی(1:5)	تاریکی(1:5)
۷۔نُور کی گواہی دینے کو(1:6-8)	نُور کی گواہی دینے کو(1:3,5)
۸۔انسان خُدا کے ساتھ شراکت کرتے ہیں	انسان خُدا کے ساتھ شراکت کرتے ہیں (1:3)
۹۔اُس کا جلال دیکھا(1:14)	اُس کا جلال دیکھا(1:1-3)

☆''ہم''۔یہ مجموعی اِس کے علاوہ رسُولوں کی ذاتی گواہی کا مفہوم دیتا ہے۔یہ مجموعی گواہی پہلا یوحنا کی خصُوصیت ہے۔یہ کم از کم 50 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ کُچھ اِس مجموعی اسم ضمیر کو''یوحنا کی روایت'' کے حوالے کے طور پر دیکھتے ہیں۔یہ یوحنا کی مُنفرد الٰہیات کے اساتذہ یا نگران کا مفہوم ہوسکتا ہے۔

☆''جسے سُنا۔۔دیکھا''۔یہ دونوں کامل عملی علامتی ہیں جو مُستقل نتائج پر زور دیتے ہیں۔یوحنا یسوع کی انسانیت پر اپنے بار بار صفت فعلی کے استعمال سے زور دیتا ہے جو آیات 1,3 میں پانچ حسوں سے متعلقہ ہیں۔وہ اِس لئے ناصرت کے یسوع کی تعلیمات اور زندگی کیلئے چشم دید گواہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

☆''غور سے دیکھا۔۔اور چھوا''۔یہ دونوں مضارع علامتی ہیں جو مخصُوص واقعات پر زور دیتے ہیں۔''غور سے دیکھا'' کا مطلب ''نزدیکی مُشاہدہ کیا''(بحوالہ یوحنا1:14)؛ ''چھوا'' کا مطلب ''محسوس کرنے سے قریبی مُشاہدہ کیا''(بحوالہ یوحنا20:20,27لُوقا24:39)۔
''چھونے'' یا'' پکڑنے'' کیلئے یونانی اصطلاح(pselaphao) نئے عہد نامے میں صرف دو آیات میں پائی گئی ہے: یہاں اور لُوقا24:39 میں۔لُوقا میں یہ یسوع کے ساتھ جی اُٹھنے کے بعد سامنا کرتے ہوئے استعمال ہوئی ہے۔مُمکنہ طور پر پہلا یوحنا اِسے اُسی معنوں میں استعمال کرتا ہو۔

☆''زندگی کے کلام''۔اصطلاح logos کا استعمال یونانی جھوٹے اُستادوں کی توجہ چاہنے کے طور استعمال ہوا ہے جیسے کہ یوحنا کی انجیل کے ابتدائیے میں (بحوالہ 1:1)۔یہ لفظ

یونانی فلسفے میں وسیع تر استعمال ہوا ہے (بحوالہ انجیل صفحہ 10)۔ اِس کا عبرانی زندگی میں بھی مخصوص پس منظر ہے (بحوالہ انجیل صفحہ 9)۔ یہ ضرب اُلمثال یہاں پر دونوں انجیل کا مواد اور انجیل کے شخص کا حوالہ دیتی ہے۔

1:2۔ یہ آیت ''زندگی'' کی تعریف کیلئے جملہ معترضہ ہے۔

☆''زندگی''Zoe (آیت 2 دو مرتبہ) یوحنا کی تحاریر میں رُوحانی زندگی، جی اُٹھنے کی زندگی، نئے دور کی زندگی یا خُدا کی زندگی کیلئے مسلسل استعمال ہوا ہے (بحوالہ یوحنا 1:4; 3:15,36 [دو مرتبہ] 4:14,36;5:24 [دو مرتبہ] 26 [دو مرتبہ] 29,39,40;6:27,33,35,40,47,48,51,53,54,63,68
8:12;10:10,28;11:25;12:25,50;14:6;17:2,3;20:31; پہلا یوحنا 1:1,2;2:25;3:14-15;5:11,12,13,16,20)۔ یسوع اپنے آپ کو ''زندگی'' کہتا ہے (بحوالہ یوحنا 14:6)۔

☆''ظاہر ہوئی''۔ یہ اصطلاح اِس آیت میں دو مرتبہ استعمال ہوئی ہے۔ یہ مضارع مجہول علامتی ہیں۔ مجہول صوت اکثر خُدا کے وسیلے باپ کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح (phaneroo) مفہوم دیتی ہے کہ ''وہ ظاہر کرنا جو پہلے سے موجود تھا''۔ یہ یوحنا کی پسندیدہ اصطلاح تھی (بحوالہ یوحنا 1:31;3:21;9:3;12:6 پہلا یوحنا 1:2 [دو مرتبہ] 2:19;3:5,8,10;4:9)۔ مضارع زمانہ تجسم پر زور دیتا ہے (بحوالہ یوحنا 1:14) جس کا جھوٹے اُستاد انکار کرتے تھے۔

☆''گواہی دیتے ہیں''۔ یہ یوحنا کے ذاتی تجربے کا حوالہ ہے۔ یہ اصطلاح اکثر عدالتی معاملات میں گواہی دینے کی مناسبت سے استعمال ہوتی ہے۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع: یسوع کی گواہیاں، یوحنا 1:8 پر۔

☆''خبر دیتے ہیں''۔ یہ یوحنا کی بااختیار گواہی کا جو ظاہر کی گئی اور اُس کی مُنادی اور تحریروں میں درج کی گئی کا حوالہ ہے۔ یہ آیات 1-3 کا اہم فعل ہے۔ یہ دو مرتبہ دُہرایا گیا ہے (آیت 2 اور آیت 3)۔

☆''جو باپ کے ساتھ تھی''۔ آیت 1 کی طرح یہ یسوع کی پہلے سے موجودگی کا دعویٰ ہے۔ فقرہ بندی یوحنا 1:1 کی طرح ہی ہے۔ مرتبہ خُداوندی انسان میں تجسم ہوئی (بحوالہ یوحنا 1:14)۔ یسوع کو جاننا خُدا کو جاننا ہے۔

1:3 ''جو کُچھ ہم نے دیکھا اور سُنا ہے تُمھیں بھی اُس کی خبر دیتے ہیں''۔ یہ پانچویں اضافی دفعہ ہے جو آیت 1 کی سوچ کا آیت 2 کے جملہ معترضہ کے بعد خُلاصہ کرتا ہے۔ یہ آیت 1 میں پائے جانے والی شعور کی افعال کو دہراتا ہے۔

☆''تُمھیں بھی اُس کی خبر دیتے ہیں''۔ یہ آیات 1-4 کا اہم فعل ہے۔ یہ زمانہ حال عملی علامتی ہے۔

☆''تا کہ تُم بھی ہمارے شریک ہو''۔ یہ زمانہ حال عملی موضوعاتی کیساتھ مقصدی جُزو (hina) ہے۔ اصطلاح ''شریک ہو'' (koinonia) کا مطلب یہ ہے:

ا۔ کسی شخص کے ساتھ نزدیکی تعلق

ا۔ بیٹے کے ساتھ (بحوالہ پہلا یوحنا 1:6 پہلا کرنتھیوں 1:9)

ب۔ رُوح اُلقدس کے ساتھ (بحوالہ دُوسرا کرنتھیوں 13:13 فلپیّوں 2:1)

ج۔ باپ اور بیٹے کے ساتھ (بحوالہ پہلا یوحنا 1:3)

د۔ دُوسرے عہد کے بہن بھائیوں کے ساتھ (بحوالہ پہلا یوحنا1:7اعمال2:42 گلتیوں2:9فلیمون 17)

۲۔ چیزوں یا گروہوں کے ساتھ نزدیکی تعلق:

ا۔ انجیل کے ساتھ (بحوالہ فلپیوں1:5فلیمون 6)

ب۔ مسیح کے خُون کے ساتھ (بحوالہ پہلا کرنتھیوں10:16)

ج۔ دُکھ کے ساتھ (بحوالہ فلپیوں3:10;4:14 پہلا پطرس4:13)

د۔ تاریکی کے ساتھ نہیں (بحوالہ دُوسرا کرنتھیوں6:14)

۳۔ سخاوتی طرز میں تحفہ یا دیا گیا نذرانہ (بحوالہ رومیوں12:13;15:26دُوسرا کرنتھیوں8:4;9:13فلپیوں4:15عبرانیوں13:16)۔

۴۔ خُدا کی مسیح کے وسیلے سے فضل کی نعمت، جو انسان کی خُدا کے ساتھ اور اُس کے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ شراکت کی بحالی کرتا ہے۔ یہ مسیحی معاشرے کیلئے خُوشی اور ضرورت پر بھی زور دیتا ہے۔ فعل کا زمانہ اِس معاشرے کے تجربے کا شروع اور اس کے جاری رہنے پر تاکید کرتا ہے (بحوالہ1:3[دو مرتبہ] 6,7)۔ مسیحیت منظّم ہے۔

خصُوصی موضوع: مسیحیت منظّم ہے:

ا۔ پولُوس کے جمع استعارے

ا۔ جسم

۲۔ میدان

۳۔ عمارت

ب۔ اصطلاح ''مُقدس'' ہمیشہ جمع ہے (ماسوائے فلپیوں4:21 کے لیکن حتیٰ کہ وہاں بھی یہ مستند ہے)

ج۔ مارٹن لُوتھر کا اصلاحاتی زور ''ایماندار کی کہانت'' حقیقی طور بائبل سے متعلقہ نہیں ہے۔ یہ ایمانداروں کی کہانت ہے (بحوالہ خُروج19:6 پہلا پطرس2:5,9 مُکاشفہ1:6)۔ ایماندار برگشتہ دُنیا کی نجات کیلئے مستند معنوں میں ''کاہن'' ہیں نہ کہ ذاتی استحقاق یا فائدے کیلئے۔

د۔ ہر ایماندار مشترکہ اچھائی کیلئے نعمت پاتا ہے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں12:7)۔

ر۔ صرف تعاون میں خُدا کے لوگ موثر ہو سکتے ہیں۔ خدمت منظّم ہے (بحوالہ افسیوں4:11-12)۔

☆ ''باپ کے ساتھ اور اُس کے بیٹے کے ساتھ''۔ یہ فقرات گرائمر کی رُو سے حرف جار اور حتمی جُزو کے متوازی ہیں۔ یہ نحو علم یسوع کے مرتبہ خُداوندی اور مساویت کی تصدیق کرتا ہے (بحوالہ یوحنا5:18;10:33;19:7)۔ یہ ناممکن ہے کہ باپ (خُدائے برتر) کو بیٹے کے بغیر (مُجسم خُدا) پایا جا سکے جیسا کہ جھوٹے اُستاد مفہوم دیتے ہیں (بحوالہ پہلا یوحنا 2:23;5:10-12)۔

یہ شراکت باپ اور بیٹے کے ساتھ یوحنا14:23 کے حوالے باہمی ''سکونت کریں گے'' سے بہت ملتا ہے۔

1:4 ''اور یہ باتیں ہم اِس لئے لکھتے ہیں'' لکھاری اپنے مقاصد میں سے ایک یہاں بیان کرتا ہے (بحوالہ 2:1)۔

☆ ''کہ ہماری خُوشی پُوری ہو جائے''۔ یہ تشریحی کامل مجہول موضوعاتی ہے (بحوالہ یوحنا15:11;16:20,22,24;17:13 دُوسرا یوحنا12 تیسرا یوحنا4)۔ ایمانداروں کی خُوشی باپ، بیٹے اور رُوح اُلقدس کے ساتھ شراکت میں پُوری ہوتی ہے۔ یہ جھوٹے اُستادوں کے انتشار کی روشنی میں ایک اہم عنصر تھا۔ یوحنا کا اِس کتاب میں بیان کردہ مقصد درج ذیل تھا: (1) شراکت، ذاتی اور منظّم (2) خُوشی اور (3) یقین دہانی۔ منفی رُخ پر، اُس کا مقصد ایمانداروں کو عارفین اُستادوں کی جھوٹی الٰہیات کے خلاف لیس کرنا تھا۔

NASB(تجدید شُدہ)عبارت:1:5-2:2

۵۔اُس سے سُن کر جو پیغام ہم تُمہیں دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ خُدا نُور ہے اور اُس میں ذرا بھی تاریکی نہیں۔۶۔اگر ہم کہیں کہ ہماری اُس کے ساتھ شراکت ہے اور پھر تاریکی میں چلیں تو ہم جھوٹے ہیں اور حق پر عمل نہیں کرتے۔۷۔لیکن اگر ہم نُور میں چلیں جس طرح کہ وہ نُور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے اور اُس کے بیٹے یسوع کا خُون ہمیں تمام گُناہ سے پاک کرتا ہے۔۸۔اگر ہم کہیں کہ ہم بے گُناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں۔۹۔اگر اپنے گُناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گُناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔۱۰۔اگر کہیں کہ ہم نے گُناہ نہیں کیا تو اُسے جھوٹا ٹھہراتے ہیں اور اُس کا کلام ہم میں نہیں ہے۔۲/۱۔اے میرے بچو! یہ باتیں میں تُمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ تُم گُناہ نہ کرو اور اگر کوئی گُناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز۔۲۔اور وہی ہمارے گُناہوں کا کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے ہی گُناہوں کا بلکہ تمام دُنیا کے گُناہوں کا بھی۔

1:5 ''سُن کر جو پیغام ہم تُمہیں دیتے ہیں''۔اسم ضمیر''ہم''یوحنا اور یسوع کی زمینی زندگی کے دوران دیگر چشم دید گواہ سُننے والے اور یسوع کے پیروکاروں کا حوالہ ہے۔یوحنا براہ راست اپنے قارئین سے بات کرتا ہے۔2:1 میں(''تُمہیں'')مُمکنہ طور پر ایشیائے کُوچک کی کلیسیاؤں کا حوالہ ہے۔فعل''سُن کر'' کامل عملی علامتی ہے۔ یہ آیات 1:1-4 میں متواتر استعمال ہونے والی اصطلاح جو مادی معنوں سے تعلق رکھتی ہے کی عکاسی ہے۔ایک طرح سے یہ یوحنا رسُول یسوع کی تعلیماتی نشستوں میں اپنی ذاتی موجودگی کی تصدیق کرتا ہے۔یوحنا یسوع کا مُکاشفہ آگے پہنچا رہا ہے نہ کہ اپنا ذاتی۔یہ بھی ممکنہ طور پر ہوسکتا ہے کہ انجیل کے مُنفرد بیانات''میں ہوں''یوحنا کی یسوع کی نجی تعلیم کی یاد ہو۔

☆''اُس سے''۔''اُس سے''1:5-2:2 کے مُکمل حصّے میں واحد اسم ضمیر ہے جو یسوع کا حوالہ دیتا ہے۔یسوع باپ کو ظاہر کرنے کیلئے آیا تھا(بحوالہ یوحنا 1:18)۔الہیاتی طور پر بات کرتے ہوئے،یسوع تین مقاصد کیلئے آیا:(1)باپ کو ظاہر کرنے کیلئے(بحوالہ 1:5)؛(2)ایمانداروں کو پیروی کیلئے ایک مثال دینے کیلئے(بحوالہ 1:7)؛اور(3)انسانوں کے گُناہوں کی خاطر موت کیلئے(بحوالہ 1:7;2:2)۔

☆''خُدا نُور ہے''۔اِس میں کوئی جُز نہیں ہے۔یہ خُدا کی فطرت کے الہامی اور اخلاقی پہلوؤں پر زور ہے(بحوالہ پہلا تمیتھیس 6:16 یعقوب 1:17)۔عارفین جھوٹے اُستاد دعویٰ کرتے تھے کہ نُور علم کا حوالہ دیتا ہے لیکن یوحنا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ اخلاقی پاکبازی کا بھی حوالہ ہے۔''نُور''اور''تاریکی''عام اصطلاحات تھیں(اِن اصطلاحات کو استعمال کرنے والی اخلاقی دہریت بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندوں اور ابتدائی عارفیت میں بھی پایا جاتا ہے)۔یہ نیکی اور بدی کے درمیان دہریت اور مُمکنہ طور پر رُوح بمقابلہ مادہ کی عارفی دہریت سے مناسبت رکھتا ہے۔یہ یوحنا کا ایک سادہ لیکن مرتبہ خُداوندی کیلئے عمیق الہیاتی دعویٰ ہے۔دیگر یہ ہیں(1)''خُدا مُحبت ہے''(بحوالہ 4:8,16)اور(2)''خُدا رُوح ہے''(بحوالہ یوحنا 4:24)۔خُدا کے خاندان،جیسے کہ یسوع(بحوالہ یوحنا 8:12;9:5)کو اُس کے کردار کی عکاسی ضرور کرنی چاہیئے(بحوالہ متی 5:14)۔یہ تبدیل اور تبدیل ہوتی ہوئی مُحبت کی زندگی،معافی اور پاکیزگی حقیقی تبدیلی کا ایک ثبوت ہے۔

☆''اُس میں ذرا بھی تاریکی نہیں''۔یہ تاکید کیلئے دہرا منفی ہے۔یہ خُدا کے لاتبدیل پاک کردار کا دعویٰ ہے(بحوالہ پہلا تمیتھیس 6;16 یعقوب 1:17 زبُور 102:27 ملاکی 3:6)۔

1:6''اگر ہم کہیں''۔یہ بہت سے تیسرے درجے کے مشروط فقروں میں سے پہلا ہے جو جھوٹے اُستادوں کے دعوؤں کا حوالہ ہے(بحوالہ 1:8,10;2:4,6,9)۔یہ بیانات جھوٹے اُستادوں کے دعوؤں کی شناخت کا واحد ذریعہ ہیں۔وہ ابتدائی(پہلے)عارفین کے طور ظاہر ہوتے ہیں۔
فرض کئے گئے اعتراض کرنے والے کیلئے ادبی تکنیک ناگواری کہلاتی ہے۔یہ سچائی کو سوال جواب کی طرز میں پیش کرنے کا ایک انداز تھا۔یہ واضح طور پر ملاکی(بحوالہ 1:2,6,7, 12; 2:14,17;3:7,14)میں اور رومیوں(بحوالہ 2:3,17,21-23;3:1,3,7-8,9,31;4:1;6:1;7:7)میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

☆''ہماری اُس کے ساتھ شراکت ہے''۔بدعتی دعویٰ کرتے تھے کہ شراکت محض علم کی بُنیاد پر ہوتی تھی۔یہ افلاطون سے یونانی فلسفے کا ایک پہلو تھا۔جب کہ یوحنا زور دیتا ہے کہ

مسیحیوں کو مسیح کی طرز کی زندگی گزارنی چاہئیے (بحوالہ آیت 7احبار 19:2;20:7 متی 5:48)۔

☆"تو ہم جھوٹے ہیں اور حق پر عمل نہیں کرتے"۔ یہ دونوں زمانہ حال فعلیں ہیں۔ یوحنا بہت سی اقسام کے مذہبی لوگوں کو جھوٹے کہتا ہے (بحوالہ 4:20; 1:10;2:4,20 اِس کے علاوہ یسعیاہ 29:13 بھی دیکھیں)۔ طرز زندگی کے اعمال دل کو ظاہر کرتے ہیں (بحوالہ متی 7) دیکھئیے خصُوصی موضوع: یوحنا کی تحاریر میں سچائی، یوحنا 6:55 میں)۔

1:7 "لیکن اگر ہم نُور میں چلیں"۔ یہ ایک اور زمانہ حال ہے جو مسلسل جاری عمل پر زور دیتا ہے۔ "چلیں" نئے عہد نامے کا مسیحی طرز زندگی کیلئے استعارہ ہے (یہ کہ افسیوں 4:1,17;5:2,15)۔

غور کریں کہ کیسے "چلیں" اور زمانہ حال کی فعلیں مسیحی طرز زندگی سے متعلقہ ہیں۔ سچائی وہ کچھ ہے جس میں ہم زندگی بسر کرتے ہیں نہ کہ وہ کچھ جو ہم جانتے ہیں۔ سچائی یوحنا میں ایک کُلیدی نظریہ ہے۔

☆"جس طرح کہ وہ نُور میں ہے"۔ ایمانداروں کو خُدا کی مانند سوچنا اور زندگی بسر کرنی چاہئیے (بحوالہ متی 5:48)۔ ہمیں اُس کے کردار کی برگشتہ دُنیا میں عکاسی کرنا ہے۔ نجات خُدا کی صُورت کی انسانوں میں بحالی ہے۔

☆"تو ہماری آپس میں شراکت ہے"۔ اصطلاح "شراکت" یونانی اصطلاح koinonia ہے جس کا مطلب دو یا دو سے زیادہ لوگوں میں مُشترکہ شراکت ہے۔ مسیحیت کی بُنیاد ایمانداروں کی یسوع کی زندگی میں شراکت ہے۔ اگر ہم معافی میں اُس کی زندگی کو قبُول کرتے ہیں تو ہمیں مُحبت کی خدمت بھی قبُول کرنی چاہئیے (بحوالہ پہلا یوحنا 3:16)۔ محض خُدا کو جاننا ہی مکمل سچائی نہیں ہے بلکہ دوستانہ شراکت اور خُدا خوفی کی زندگی۔ مسیحیت کی منزل ہماری موت کے بعد عالم اقدس ہی نہیں بلکہ اب مسیح کا سا طرز زندگی ہے۔ عارفین بدعتوں کو علیحدگی کی جانب رغبت تھی۔ جبکہ جب کوئی راستبازی کے ساتھ خُدا سے منسوب ہوتا ہے تو وہ راستبازی میں اپنے مسیحی بھائیوں کے ساتھ بھی منسوب ہوتا ہے۔ دُوسرے مسیحیوں کیلئے مُحبت کا فقدان ہمارے خُدا کے ساتھ تعلقات کے مسئلے کی سنگین علامت ہے (بحوالہ 4:20-21 اور اِس کے علاوہ متی 5:7;6:14-15;18:21-35)۔

☆"یسوع کا خُون"۔ یہ مسیح کی کفارے کی موت کا حوالہ ہے (بحوالہ یسعیاہ 52:13-53:12 دُوسرا کرنتھیوں 5:21)۔ یہ 2:2 سے بہت ملتی جُلتی ہے "اور وہی ہمارے گُناہوں کا کفارہ ہے"۔ یہ یوحنا اصطباغی کا استفسار ہے "دیکھو، یہ خُدا کا برّہ ہے جو دُنیا کے گُناہ اُٹھا لے جاتا ہے" (بحوالہ یوحنا 1:29)۔ وہ لاخطا ہمارے گُناہوں کی خاطر مؤا۔ ابتدائی عارفین یسوع کی حقیقی انسانیت کو جھٹلاتے تھے۔ یوحنا کا "خُون" کا استعمال یسوع کی حقیقی انسانیت کو مضبوط کرتا ہے۔

☆"ہمیں تمام گُناہ سے پاک کرتا ہے"۔ یہ زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ اصطلاح "گُناہ" کسی جُز کے بغیر واحد ہے۔ یہ ہر قسم کے گُناہ کا مفہوم دیتا ہے۔ غور کریں کہ یہ آیت ایک بار کے پاک کرنے یعنی نجات پر مرکوز نہیں ہے بلکہ ایک مُسلسل پاک کرنا (یعنی مسیحی طرز زندگی)۔ دونوں مسیحی تجربے کا حصّہ ہیں (بحوالہ یوحنا 13:10)

1:8 "اگر ہم کہیں کہ ہم بے گُناہ ہیں"۔ یہ ایک اور تیسرے درجے کا مشروط جُملہ ہے۔ گُناہ برگشتہ دُنیا میں ایک روحانی حقیقت ہے۔ یوحنا کی انجیل اکثر اِس مسئلے کو مخاطب کرتی ہے (بحوالہ 9:41;15:22,24;19:11)۔ یہ آیت تمام قدیم اور جدید دعوؤں کو جھُٹلاتی ہے جو انفرادی خالقی ذمہ داری سے انکار کرتے ہیں۔

☆"تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں"۔ یہ یونانی فقرہ شخصی، سچائی کی اپنی رضامندی سے انکار، نہ کہ جہالت کا حوالہ ہے۔

☆"ہم میں سچائی نہیں"۔ خُدا پاک کیلئے قبُولیت کا راستہ انکار نہیں بلکہ ہمارا گُناہوں کو پہچاننا اور اُس کی مسیح میں بہم پہنچانے کی قبُولیت ہے۔ "سچائی" یسوع یا یسوع کی شخصیت کے بارے میں پیغام کا حوالہ ہے (بحوالہ یوحنا 14:6)

1:8,9۔ یہ دونوں تیسرے درجے کے مشرُوط فقرے ہیں جن کا مطلب عملی کام ہیں۔

1:9 ''اقرار کریں''۔ یہ ''بات کریں'' اور ''اُسی'' سے یونانی مرکب اصطلاح ہے۔ ایماندار خُدا کے ساتھ متفق ہونا جاری رکھتے ہیں کہ اُنہوں نے اُس کی پاکی کو ٹھکرایا ہے (بحوالہ رومیوں 3:23)۔ یہ زمانہ حال ہے جو مسلسل کام کا مفہوم دیتا ہے۔ اقرار مفہوم دیتا ہے (1) گُناہوں کا مخصُوص نام (آیت 9)؛ (2) گُناہوں کا کھُلے عام اقرار (بحوالہ متی 10:32 یعقوب 5:16)؛ اور (3) مخصُوص گُناہوں سے کنارہ کشی (بحوالہ متی 3:6 مرقس 1:5 اعمال 19;18 یعقوب 5:16)۔ پہلا یوحنا یہ اصطلاح اکثر استعمال کرتا ہے (بحوالہ 1:9;4:2,3,15 دوُسرا یوحنا 7)۔ یسوع کی موت معافی کا ذریعہ تھی لیکن گُناہگار انسانوں کو جواب دینا چاہیئے اور نجات کیلیئے ایمان میں جواب دینا جاری رکھنا چاہیئے (بحوالہ یوحنا 1:12;3:16)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: اعتراف یوحنا 9:22-23 پر۔

☆ ''ہمارے گُناہوں کے''۔ جمع پر غور کریں۔ یہ گُناہ کے خاص کاموں کا حوالہ ہے۔

☆ ''وہ سچا ہے'' یہ خُدا باپ کا حوالہ ہے (بحوالہ استثنا 7:9;32:4 زبُور 36:5;40:10;89:1,2,5,8;92:2;119:90 یسعیاہ 49:7 رومیوں 3:3 پہلا کرنتھیوں 1:9;10:13 دوُسرا کرنتھیوں 1:18 پہلا تھسلنیکیوں 5:24 دوُسرا تمیتھیس 2:13)۔ یہ سچائی ہماری یقینی اُمید ہے۔ یہ فقرہ خُدا کی اپنے کلام سے وفاداری کا زوردار لہجے میں ادا کرنا ہے (بحوالہ عبرانیوں 10:23;11:11) یہ خُدا کا یرمیاہ 31:34 میں کیئے گئے وعدے کا حوالہ ہوسکتا ہے جو گُناہوں کی معافی کا وعدہ کرتا ہے۔

☆ ''اور عادل ہے''۔ یہ اصطلاح سیاق وسباق میں خُدا پاک کا آزادی سے ناپاک لوگوں کو معاف کرنے سے متعلقہ خلاف معمول ہے۔ جبکہ یہ الٰہیاتی طور پر دُرست ہے کیونکہ خُدا حقیقی طور ہمارے گُناہ اُٹھالے جاتا ہے، اِس کے علاوہ اُس نے ہماری معافی کا ذریعہ مسیح کی متبادل موت میں دیا ہے۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع 2:9 پر۔

☆ ''گُناہوں کے معاف کرنے اور ناراستی سے پاک کرنے''۔ یہ دونوں مضارع عملی موضوعاتی ہے۔ یہ دونوں اصطلاحات اس سیاق وسباق میں مترادف ہیں یہ دونوں برگشتہ کی نجات اور خُدا کے ساتھ شراکت کیلیئے مسلسل ضروری پاک کرنے کا حوالہ ہے (بحوالہ یسعیاہ 1:18;38:17;43:25;44:22 زبُور 103:3,11-13 میکاہ 7:19)۔ جھوٹے اُستاد جو انجیل کی تردید کرتے تھے اُنہیں نجات کی ضرورت تھی۔ ایماندار جو گُناہ کا عمل جاری رکھتے ہیں اُنہیں بحالیِ شراکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یوحنا پہلے گروہ کو کامل طور اور دوُسرے گروہ کو صاف صاف مخاطب دکھائی دیتا ہے۔

1:10 ''اگر کہیں''۔ دیکھیئے 1:6 پر اقتباس

☆ ''کہ ہم نے گُناہ نہیں کیا''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی جو یہ مفہوم دیتا ہے کہ ہم نے نہ کبھی ماضی میں گُناہ کیا اور نہ حال میں۔ اصطلاح ''گُناہ'' واحد ہے اور عمومی طور گُناہ کا حوالہ ہے۔ یونانی اصطلاح کا مطلب ''نشانہ خطا جانا'' ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ گُناہ دونوں خُدا کے کلام میں ظاہر ہونے والی چیزوں کا اختیار اور غلطی ہے۔ جھوٹے اُستاد دعویٰ کرتے تھے کہ نجات صرف علم سے متعلقہ تھی نہ کہ زندگی سے۔

☆ ''تو اُسے جھوٹا ٹھہراتے ہیں''۔ انجیل تمام انسانوں کی گُنہگاری کی بُنیاد پر ہے (بحوالہ رومیوں 3:9-18,23;5:1;11:32)۔ خواہ خُدا (بحوالہ رومیوں 3:4) یا وہ جو گُناہ سے پاکی کا دعویٰ کرتے ہیں جھوٹے ہیں۔

☆ ''اور اُس کا کلام ہم میں نہیں ہے''۔ اِس اصطلاح logos کے دہرے پہلو شامل ہیں دونوں بطور پیغام اور شخص (بحوالہ 1:1,8 یوحنا 14:6)۔ یوحنا اکثر اِس کا حوالہ بطور ''سچائی'' کرتا ہے۔

2:1 ''اے میرے بچو''۔ یوحنا بچوں کیلئے پہلا یوحنا میں دو مختلف اسم تصغیری اصطلاحات استعمال کرتا ہے: (1)teknion (بحوالہ 2:1,12,28;3:7,18;4:4; 5:21) اور (2) paidion (بحوالہ 2:14,18)۔ یہ کسی بھی مدِ نظر الہیاتی مختص کا مترادف نہیں ہے۔ یہ پیار بھری اصطلاحات یقیناً اِس تحریر کے وقت یوحنا کی بڑھتی ہوئی عُمر کے متقاضی آئی ہے۔

☆ ''یہ باتیں میں تُمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ تُم گُناہ نہ کرو'' یہ ایک مضارع عملی موضوعاتی ہے۔ یوحنا زمانہ حال ایک مسلسل عاداتی گُناہ کی طرزِ زندگی (بحوالہ 3:6,9) اور اشتعالی اور جدوجہد کرنے والے مسیحیوں کے کئے جانے والے انفرادی گُناہ کے درمیان ایک واضح امتیاز ہے۔ وہ دونوں درج ذیل حدوں کے درمیان توازن لانے کی کوشش کر رہا ہے (1) گُناہ کو بہت عام طور پر لینا (بحوالہ رومیوں 6:1 پہلا یوحنا 1:8-10;3:6-9;5:16)؛ اور (2) ذاتی گُناہ کی بنا پر مسیحی ناگواری اور نزاکت۔ یہ دونوں حدیں ممکنہ طور پر دو مختلف عارفین تعلیمات کے مکتبہ فکر کی عکاسی کرتی ہیں۔ ایک گروہ محسوس کرتا تھا کہ نجات اایک شعوری معاملہ تھا یہ ضروری نہیں کہ کوئی کیسی زندگی گُزارتا ہے کیونکہ جسم بدی تھا۔ دؤسرا عارفین کا گروہ بھی یقین کرتا تھا کہ جسم بدی تھا اور اِس لئے اِسے اپنی خواہشات میں محدود رہنا چاہئیے۔

☆ ''اور اگر کوئی گُناہ کرے''۔ یہ تیسرے درجے کا مشرؤط جملہ ہے جو عملی حتیٰ کہ ممکنہ کام کی بات کرتا ہے۔ مسیحی بھی گُناہ کرتے ہیں (بحوالہ رومیوں 7)۔

☆ ''باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے''۔ یہ زمانہ حال عملی علامتی ہے جو یسوع کی بطور ہمارے مددگار کے مسلسل موجودگی کا حوالہ ہے (parakletos)۔ یہ دفاعی وکیل کیلئے ایک شرعی اصطلاح ہے یا ''کوئی مدد کیلئے بُلایا گیا'' (para سے مدد کیلئے اور kaleo بُلایا گیا)۔ یہ یوحنا کی انجیل میں رؤح اُلقدس کیلئے ہمارے زمینی قیام کرنے والے مددگار کے طور بالا خانے کی بات چیت میں استعمال ہوا ہے (بحوالہ یوحنا 14:16,25;15:26;16:7)۔ جبکہ یہ یسوع کیلئے استعمال ہونے والی واحد اصطلاح کا استعمال ہے (حالانکہ اِس کا یوحنا 14:16 عبرانیوں 7:25;9:24 میں اشارہ کیا گیا ہے)۔ پولؤس یہی نظریہ مسیح کے بطور درمیانی کام کیلئے رومیوں 8:34 میں استعمال کرتا ہے۔ اِسی حوالے میں وہ رؤح اُلقدس کے بھی بطور درمیانی کی بات رومیوں 8:26 میں کرتا ہے۔ ہمارے پاس آسمان پر مددگار (یسوع) ہے اور ہمارے اندر مددگار (پاک رؤح) ہے دونوں جن کو پیار کرنے والا باپ اپنی جگہ پر بھیجتا ہے۔

☆ ''یعنی یسوع مسیح راستباز''۔ یہ خُدا باپ کیلئے 1:9 میں لقب ہے۔ یہ مسیح کی گُناہ سے پاک ہونے کی (پاکیزگی، خُدا کی طرح کی) بات کرتا ہے (بحوالہ 3:5 دؤسرا کرنتھیوں 5:21 عبرانیوں 2:18;4:15;7:26 پہلا پطرس 2:22)۔ وہ لوگوں میں ''راستبازی'' لانے کیلئے باپ کا ذریعہ ہے۔

2:2 NASB,NKJV ''اور وہی ہمارے گُناہوں کا کفارہ ہے''
NRSV ''وہ ہمارے گُناہوں کیلئے کُفارہ دینے والا ہے''
TEV ''مسیح خود ہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہمارے گُناہ معاف ہوتے ہیں''
NJB,RSV ''وہ ہمارے گُناہوں کی تلافی کیلئے کفارہ ہے''

اصطلاح hilasmos یونانی توریت میں عہد کے صندوق کے ڈھکن کیلئے استعمال ہوئی ہے جو رحم کی کُرسی یا کفارے کی جگہ کہلاتا تھا۔ یسوع نے اپنے آپ کو خُدا کے سامنے ہمارے گُناہوں کی جگہ ٹھہرایا (بحوالہ 4:10 رومیوں 3:25)۔

یونانی و رومی دُنیا میں یہ لفظ بیگانے مرتبہ خُداوندی میں مؤل دئے جانے کے سبب شراکت کی بحالی کا نظریہ لئے ہوئے ہے مگر اِس معنوں میں یونانی توریت میں نہیں ہے۔ یہ یونانی توریت میں اور عبرانیوں 9:5 میں ''رحم کی کُرسی'' کا ترجمہ کرنے کیلئے استعمال ہوا جو عہد کے صندوق کا ڈھکن تھا اور جو پاک ترین اُس مُقام پر تھا جہاں قوموں کی خاطر مسح کئے جانے کے دِنوں میں مسح کیا جاتا تھا (بحوالہ احبار 16)۔

یہ اصطلاح اِس انداز میں لی جائے جو خُدا کے گُناہ کیلئے احساس کو کم نہ کرے بلکہ اُس کے گُناہگاروں کیلئے کفارے کے مثبت رویئے کی تصدیق کرے۔ اِس پر جیمز سٹیوارٹ کی کتاب ''مسیح میں انسان'' صفحات 214-224 میں سیر حاصل بحث دیکھی جا سکتی ہے۔ اِس کو پُورا کرنے کا ایک انداز یہ ہے کہ اصطلاح کا یوں ترجمہ کیا جائے تاکہ یہ مسیح میں خُدا کے کام کو ظاہر کرے ''گُناہوں کا کفارہ'' یا ''گُناہوں کے کفارے کی قوت کے ساتھ''

جدید انگریزی کے تراجم اِس کفارے کی اصطلاح کو کیسے سمجھا جائے پر متفرق ہیں۔اصطلاح ''کفارہ'' مفہوم دیتا ہے کہ یسوع نے خُدا کا عذاب سہا (بحوالہ رومیوں 1:18;5:9 افسیوں 5:6 کلسیوں 3:6)۔خُدا کی پاکیزگی انسان کے گُناہ سے دلگیر ہوتی ہے۔یہ یسوع کی خدمت کے حوالے سے دیکھا جاسکتا ہے (بحوالہ رومیوں 3:25 دوُسرا کرنتھیوں 5:21 عبرانیوں 2:17)۔
کُچھ دانشور جیسے کہ سی،ایچ،ڈوڈ محسوس کرتے ہیں کہ مُشرکین (یونانیوں) کا نظریہ (مرتبہ خُداوندی کے غضب کو کم کرنا) یہواہ کے معاملے میں کارگر نہیں ہے۔اِس لئے وہ کفارے کو ترجیح دیتے تھے جبکہ یسوع کی مُنادی انسان کے قصوروں کو (بحوالہ یوحنا 1:29;3:16) خُدا کے سامنے لاتی ہے نہ کہ خُدا کا غُصّہ گُناہ کے برخلاف۔بحرحال دونوں بائبل کے حوالے سے سچائیاں ہیں۔

☆''اور نہ صرف ہمارے ہی گُناہوں کا بلکہ تمام دُنیا کے گُناہوں کا بھی''۔یہ لامحدود کفارے کا حوالہ ہے (بحوالہ 4:14 یوحنا 1:29;3:16,17 رومیوں 5:18 طیطس 2:11 عبرانیوں 2:9;7:25)۔یسوع نے ہمارے گُناہوں بلکہ کُل دُنیا کے گُناہوں کیلئے جان دی (بحوالہ پیدائش 3:15)۔بحرحال انسانوں ایمان،توبہ،تابعداری اور ثابت قدمی سے خُداوند میں جاری وساری رہنا چاہیئے۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے،جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ،بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تاکہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کرسکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ حواس خمسہ کے حوالے سے یوحنا اتنے بہت سارے فعل کیوں استعمال کرتا ہے؟

2۔ آیات 7 اور 9 میں پائی جانے والی قُربانی کی اصطلاحات تحریر کریں۔

3۔ بدعتوں کے اعتقاد بیان کریں کہ پہلے یوحنا کی کتاب تقابلی ہے؟

4۔ آیت 9 دونوں ایمانداروں اور راسخ الاعتقادوں سے کیسے مناسبت رکھتی ہے؟

5۔ ''اعتراف'' کی تعریف بیان کریں ۔

پہلا یوحنا 2:3-3:3 (I John 2:3-3:3)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
نُور میں چلنا	مسیح ہمارا مددگار	تابعداری	اُس کے ساتھ شراکت کی بُنیادیں	مسیح ہمارا وکیل
(1:5-2:28)			(1:5-2:2)	
دوُسری شرط: حُکموں کو ماننا، خاص طور پر مُحبت کے حُکم کو	2:1-2	2:1-2	اُس کو جاننے کا معیار	2:1-6
			2:3-11	
2:3-11	2:3-6	2:3-6		
تیسری شرط:	نیا حُکم	ایک دوُسرے کیلئے مُحبت	اُن کی روحانی حالت	نیا حُکم
دُنیا سے جُدا رہیں	2:7-8	2:7-11	2:12-14	2:7-14
	2:9-11	خُدا سے مسیح میں سچا تعلق		
2:12-17	2:12-13	2:12-14	دُنیا سے مُحبت نہ رکھیں	2:15-17
	2:14	دُنیا کا حقیقی تخمینہ	2:15-17	
	2:15-17	2:15-17		
چوتھی شرط: مخالف مسیح کے خلاف خبردار رہیں۔	مسیح کا دُشمن	سچے ایمان سے وفاداری	اخیر وقت کے فریب	مُخالف مسیح
	2:18-19	2:18-25	2:18-23	2:18-25
2:18-28	2:20-21		سچائی کو اپنے آپ میں قائم رکھیں	
	2:22-23	2:26-27	2:24-27	2:26-27
	2:24-25			
	2:26-27			
خُدا کے بچوں کی مانند مُحبت کریں	2:28-29	2:28	خُدا کے بچے	خُدا کے بچے
(2:29-4:6)		2:29	2:28-3:3	(2:28-3:10)
2:29-3:2				2:28-3:3

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور روُح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجے کی روُح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

ا۔ پہلی عبارت

۲۔ دؤسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

آیات 2:3-3:3 کی سیاق وسباق کی بصیرت:

ا۔ پہلا یوحنا کا خُلاصہ کرنا اِس کے تغیراتی موضوعات کی بنا پر پیچیدہ ہے۔ بحر حال زیادہ تر تبصرہ نگار اِس پر متفق ہیں کہ باب 2، باب 1 کے موضوع کو ہی آگے لیکر چلتا ہے جو کہ خُدا کے ساتھ دونوں مثبت اور منفی شراکت کی خصُوصیات ہیں۔

ب۔ ابواب 1 اور 2 کے درمیان ساختی متوازیت ہے۔ یوحنا عارفین کے جھوٹے دعوؤں کے سیاق وسباق میں پیغام پیش کرتا ہے۔

باب اوّل	باب دوئم
ا۔ اگر ہم کہیں ۔۔۔۔ (آیات 6-7)	ا۔ جو کوئی یہ کہتا ہے ۔۔۔۔ (آیات 4-5)
۲۔ اگر ہم کہیں ۔۔۔ (آیات 8-9)	جو کوئی یہ کہتا ہے ۔۔۔۔۔ (آیت 6)
۳۔ اگر ہم کہیں ۔۔ (آیت 10)	۳۔ جو کوئی یہ کہتا ہے ۔۔۔ (آیات 8-11)

ج۔ یہ پس منظر بہت سے معیار پہچان یا ثبوتوں کا اندراج کرتا ہے جو حقیقی ایماندار کو ظاہر کرتے ہیں (2:3-25)

ا۔ گُناہ کے اقرار کی خواہش (ابتدائی اور مسلسل) (1:5;2:22)

۲۔ طرز زندگی کی تابعداری (2:3-6)

۳۔ طرز زندگی کی مُحبت (2:7-11)

۴۔ بدی یا کسی بُرائی پر فتح (2:12-14)

۵۔ دُنیا سے بے تعلقی (2:15-17)

۶۔ ثابت قدمی (2:19)

۷۔ مذہبی تعلیم (2:20-24)

د۔ خصُوصی الٰہیاتی نظریات (آیات 2:18-19 میں)

1۔ ''اخیر وقت'' (آیت 18)

ا۔ یہ فقرہ اور اِسی طرح کا اور فقرہ جیسے ''آخری دنوں میں'' یسوع کی بیت الحم میں پیدائش سے لیکر آمد ثانی تک کے وقت کا حوالہ ہے۔ بادشاہت آ گئی ہے لیکن تا حال مُکمل کامل نہیں ہے۔

ب۔ پُرانے عہدنامے کے لوگ دو ادوار میں یقین رکھتے تھے، موجودہ بُرائی کا دور اور راستبازی کا دور جو پاک رؤح کی ہدایت سے ابھی مُستقبل میں آنا ہے۔ جو پُرانا عہدنامہ واضح طور ظاہر نہیں کرتا وہ مسیحا کی دو آمدیں ہیں پہلی بطور نجات دہندہ اور دؤسری بطور مُکمل کرنے والا۔ یہ دونوں ادوار مُکمل مطابقت میں ہیں۔

ج۔ یہ اصطلاح ''گھڑی'' (kairos) کا بطور غیر معینہ وقت کے استعاراتی استعمال ہے (بحوالہ یوحنا 4:21,23;5:25,28;16:2)

2۔ ''مخالف مسیح'' (آیت 18)

ا۔ صرف یوحنا اصطلاح ''مخالف مسیح'' استعمال کرتا ہے (بحوالہ 2:18,22;4:3 دؤسرا یوحنا 7)۔ 2:18 میں غور کریں یہ دونوں جمع اور واحد ہیں (بحوالہ دؤسرا یوحنا 7)

ا۔ دیگر بائبل کے لکھاریوں کے بھی اخیر وقت کے شخص کے حوالے ہیں: (1) دانی ایل (بحوالہ ;7:7-8,23-26

9:24-27)؛ (2) یسوع (بحوالہ مرقس 13 متی 24)؛ (3) یوحنا (بحوالہ مُکاشفہ 13)؛ اور (4) پولُوس (بحوالہ دُوسرا تھسلنیکیوں 2)۔

۲۔ یوحنا روزِ حشر کے شخص اور مسلسل رُوح یا دُنیا میں ہمیشہ سے موجود طور طریقوں کے درمیان امتیاز کرتا ہے (بحوالہ 2:18؛ 4:3 دُوسرا یوحنا 7 مرقس 13:6,22 متی 24:5,24)۔

۳۔ یونانی میں حرف جار مخالف کا مطلب یہ ہوسکتا ہے (1) مخالف یا (2) کے بجائے۔ یہ آیت 18 میں دونوں واحد اور جمع کے استعمال کے طور اتنا ہی بامعنی ہے۔ تاریخ ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جنھوں نے خُدا کی اور اُس کے مسیح کی مخالفت کی (استعمال نمبر ا):

ا) انطیوکس چہارم اپی فینی (دانی ایل کا چھوٹا سینگ 8، 11:36-45)

ب) نیرو اور دومیتین (خُدائی کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن مسیحائی کا نہیں)

ج) کافرانہ اشتراکیت

د) لادینی انسانیت

لیکن اِن کو بھی اُن سے ملایا جاسکتا ہے جو مسیح کے خلاف نہیں لیکن مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے تھے (استعمال نمبر ۲)۔

ا) مرقس 13:6,22 اور متی 24:5,24 کے جھوٹے اُستاد

ب) جدید مذہبی رہنما

ج) مخالف مسیح (دانی ایل 7:8;9:23-26,24-27 دُوسرا تھسلنیکیوں 2:3 اور مُکاشفہ 13)

۴۔ ہر دور کے مسیحی دونوں جھوٹے اُستاد جو مسیح کا انکار کرتے ہیں اور جھوٹے مسیحا جو مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کا تجربہ کریں گے۔ بحر حال، ایک دن، آخری دن، ایک خاص بدی کا مجسم ہونا یہ دونوں کرے گا۔

3۔ ''تُم میں قائم'' (آیات 19,24,27,28)۔

ا۔ بہت سے جدید مُبلغ مسیح کیلئے ذاتی فیصلے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں اور یہ یقیناً حقیقت ہے۔ بحر حال بائبل کا دباؤ فیصلوں پر نہیں ہے بلکہ شاگردی پر ہے (بحوالہ متی 28:19-20)۔

ب۔ ایمانداروں کے تحفظ کی مذہبی تعلیم کو مُستقل مزاجی کی مذہبی تعلیم سے بلا احتیاط سے مُنسلک ہونا چاہیئے۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع یوحنا 8:31 پر۔ یہ کوئی ماسوائے یا ترجیحی نہیں بلکہ دونوں اور بائبل کی حقیقت ہے۔ حقیقت میں ''قائم رہنا'' بائبل کی ایک تنبیہ ہے۔

ج۔ ثابت قدمی پر دوسرے حوالے متی 10:22;13:1-9,18-23 مرقس 13:13 یوحنا 8:31;15:1-27 پہلا کرنتھیوں 15:2 گلتیوں 6:1 مُکاشفہ 2:2,7,11,17,26;3:5,12,21;21:7 ہیں دیکھیئے خصُوصی موضوع: ''ثابت قدمی'' 2:10 پر

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 2:3-6

۳۔ اگر ہم اُس کے حُکموں پر عمل کریں گے تو اِس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم اُسے جان گئے ہیں۔ ۴۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اُسے جان گیا ہوں اور اُس کے حُکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور اُس میں سچائی نہیں۔ ۵۔ ہاں جو کوئی اُس کے کلام پر عمل کرے اُس میں یقیناً خُدا کی مُحبت کامل ہوگئی ہے۔ ہمیں اِسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اُس میں ہیں۔ ۶۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اُس میں قائم ہوں تو چاہیئے کہ یہ بھی اُسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا تھا۔

2:3 ''تو اِس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم اُسے جان گئے ہیں''۔ لغوی طور یہ یُوں ہے کہ ''ہم جانتے ہیں کہ ہم اُسے جان گئے ہیں''۔ یہ زمانہ حال عملی علامتی، کامل عملی علامتی کی تقلید

یرمیاہ 1:5) اور اِس کے یونانی معنی کسی چیز یا کسی کے بارے میں حقائق کیلئے استعمال ہوا ہے۔ انجیل دونوں سچائی کا بدن اور شخص کے طور ہے۔ اِس فقرے میں تاکید اِن پر ہے: (1) ہم خُدا کو جان سکتے ہیں (2) ہم جان سکتے ہیں کہ وہ ہمارے زندگیوں کیلئے کیا چاہتا ہے اور (3) ہم جان سکتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں (بحوالہ 5:13)۔ خُدا کے ساتھ ہمارے تعلقات کی ایک یقین دہانی ہمارے کاموں اور مقاصد سے ظاہر ہوتی ہے (بحوالہ متی 7 یعقوب، پہلا پطرس)۔ یہ پہلا یوحنا کا مسلسل موضوع ہے (بحوالہ 2:3,5;3:24;4:13;5:2,13)۔

یوحنا کی تحاریر "جاننا" کیلئے دو یونانی الفاظ (ginosko and oida) اکثر (27 مرتبہ پہلا یوحنا کے پانچ ابواب میں) اور مترادفی لفظ کے طور استعمال کرتی ہیں کوئے یونانی میں اِن اصطلاحات کے درمیان کوئی قابل شناخت لغوی امتیاز دکھائی نہیں دیتا۔ ترجیح اسلوب بیان کے متعلق ہے۔ یہ بھی دلچسپ امر ہے کہ یوحنا شدید تر اصطلاح epiginosko استعمال نہیں کرتا تھا۔

یوحنا ایمانداروں کی حوصلہ افزائی کیساتھ ساتھ بدعت کو غلط ثابت کرنے کیلئے لکھتا ہے۔ یوحنا کی انجیل اور پہلا یوحنا "جاننا" کیلئے اصطلاحات نئے عہدنامے کی کسی بھی کتاب سے زیادہ استعمال کرتی ہیں۔ پہلا یوحنا انجیل کے علم کی بُنیاد پر یقین دہانی کی کتاب ہے اور طرزِ زندگی کی مُحبت اور تابعداری کی موافقت ہے (بحوالہ یعقوب کی کتاب)۔

☆ "اگر"۔ یہ تیسرے درجے کا مشرُوط جُملہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔

☆ "ہم اُس کے حُکموں پر عمل کریں گے"۔ مشروط عناصر (زمانہ حال عملی موضوعاتی) پر غور کریں۔ نیا عہد خُدا کی دعوت کی مناسبت سے غیر مشرُوط ہے لیکن انسان کے توبہ کے ایمان اور تابعداری کے ردِعمل کیلئے مشرُوط ہے (بحوالہ 2:3-5;3:22,24;5:2,3 یوحنا 8:51-52;14:15,21,23;15:10 مُکاشفہ 2:26; 3:8,10;12:17;14:12)۔ حقیقی تبدیلی کیلئے ایک ثبوت نُور (دونوں یسوع اور انجیل) کی تابعداری ہے۔ حتیٰ کہ پُرانے عہدنامے میں بھی تابعداری اقدس رسومات سے بہتر تھی (بحوالہ پہلا سیموئیل 15:22 یرمیاہ 7:22-23)۔

2:4 "کہ میں اُسے جان گیا ہوں"۔ یہ جھوٹے اُستادوں کے کئی دعوؤں میں سے ایک ہے (بحوالہ 1:6,8,10;2:4,6,9)۔ یہ ملاکی، رومیوں اور یعقوب سے ملتا جُلتا بُرائیوں کا اظہار ہے ("وہ جو کہتا ہے")۔ جھوٹے اُستاد خُدا کو جاننے (کامل زمانہ) کا دعویٰ کرتے تھے لیکن نجات کو طرزِ زندگی کی اخلاقیات سے جُدا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ خُدا کے بارے میں قوی علم کا دعویٰ کرتے تھے لیکن اُن کا طرزِ زندگی اُن کے حقیقی مقاصد کو ظاہر کرتا تھا۔

☆ "اور اُس کے حُکموں پر عمل نہیں کرتا"۔ یہ ایک زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے جو عاداتی طرزِ زندگی کے کاموں کی بات کرتا ہے۔ ہماری زندگیاں ہمارے رُوحانی علم کو ظاہر کرتی ہیں۔ آیت 4 سچائی کا منفی انداز میں اظہار کرتی ہے جبکہ آیت 5 اِسی سچائی کو مثبت انداز میں ظاہر کرتی ہے۔

☆ "وہ جھوٹا ہے"۔ ذاتی خواہشاتی فریب سے بدتر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ تابعداری حقیقی تبدیلی کا ثبوت ہے۔ اُن کے پھلوں سے تُم اُن کو پہچان لو گے" (بحوالہ متی 7)۔

2:5 "ہاں جو کوئی اُس کے کلام پر عمل کرے"۔ یہ زمانہ حال عملی موضوعاتی ہے جو عاداتی طرزِ زندگی کے کاموں کی بات کرتا ہے۔ یوحنا کے خطوط کی تفسیری کتاب کے مُصنفین (حاش، جونگے اور سویلین گریبل) اِس یونانی بناوٹ پر ایک دلچسپ تبصرہ پیش کرتے ہیں: "یونانی ٹکڑے کے ساتھ ایک اضافی اسم ضمیر، an یا ean اور موضوعاتی میں بعد میں آنے والا فعل 3:17,22;4:15;5:15 تیسرا یوحنا 5 میں واقع ہوتا ہے۔ یہ عمومی واقع ہونے والے حالات کا اظہار دکھائی دیتا ہے" (صفحہ 40) تابعداری عہد کے ایمان کا لازمی پہلو ہے۔ یہ پہلا یوحنا اور یعقوب کا مرکزی پیغام ہے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ خُدا کو جان گیا ہے اور حتیٰ کہ دونوں زندہ کلام اور طرزِ زندگی کے گُناہ سے لکھے گئے کلام کو جھٹلاتا ہے۔

☆ "اُس میں یقیناً خُدا کی مُحبت کامل ہوگئی ہے"۔ یہ ایک کامل مجہول علامتی ہے جو تکمیل شُدہ کام کی بات کرتا ہے (بحوالہ 4:12,17,18)۔ یہ غیر یقینی ہے گرائمر کی رُو سے بات

''کامل'' (telos، بحوالہ 4:12,17,18) کا مطلب بالیدہ، مُکمل، یادی گئی ذمہ داری کیلئے مکمل لیس، گُناہ کے بغیر ہے (بحوالہ 1:8,10)۔

☆ ''ہمیں اِسی سے معلُوم ہوتا ہے کہ ہم اُس میں ہیں''۔ یہاں دوبارہ یہ ایمانداروں کے اُن کے خُدا کے ساتھ تعلقات کے بھروسے کی صلاحیت پر زور ہے۔ ہمارا اُس میں ہونے کا نظریہ (قائم رہنا، بحوالہ آیت 6) یوحنا کی تحاریر کا مسلسل موضوع ہے (بحوالہ یوحنا 14:20,23;15:4-10;17:21,23,26 پہلا یوحنا 2:24-28;3:6-24;4:13,16)۔ نیا عہد یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ باپ، ہم میں قائم ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 5:20) اور یہ کہ دونوں باپ اور بیٹا ہم میں قائم ہیں (بحوالہ یوحنا 14:23 اور 17:21)۔ غور کریں حتیٰ کہ جزو میں بھی جو یقین دہانی پر زور دیتا ہے وہاں ''چاہیئے'' کیلئے ضرورت اور اشاراتی تنبیہ ہے (بحوالہ 2:6 زمانہ حال فعل مطلق ''اُس میں قائم ہیں'')۔

2:6 ''قائم''۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع 2:10 پر۔

☆ ''تو چاہیئے کہ یہ بھی اُسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا تھا''۔ یہ ایمان کے طرز زندگی کیلئے ''سچے ایمان'' پر ایک اور تاکید ہے ایمان محض ایک فیصلہ نہیں ہے بلکہ یسوع کے ساتھ ایک مسلسل ذاتی تعلق ہے جو قُدرتی طور روزمرہ کی مسیح کی طرح کی طرز زندگی میں جاری ہوتا ہے۔ یہ 1:7 کے متوازی ہے۔ مسیحیت کی منزل موت کے بعد محض عالم قدس نہیں بلکہ اب مسیح کی طرح ہونا ہے۔ ہم خدمت کیلئے نجات پاتے ہیں۔ ہمیں مشن پر بھیجا جاتا ہے جیسے اُسے بھیجا گیا تھا۔ جیسے اُس نے اپنی زندگی دوُسروں کیلئے دے دی اِسی طرح ہمیں بھی اپنے آپ کو خادموں کی طرز پر دیکھنا چاہیئے (بحوالہ پہلا یوحنا 3:16)۔
اسم ضمیر مبہم ہیں کہ کیا یہ خُدا باپ کا حوالہ دیتے ہیں یا خُدا بیٹے کا۔ آیت 6 میں سیاق وسباق ''بیٹے'' کا تقاضا کرتا ہے (اسی طرح 3:2,5,7,16;4:17)۔ بحرحال یوحنا کیلئے تثلیثی خُدا کے کفارہ گُناہ کے اور پاک کاموں کے درمیان روانی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 2:7-11

۷۔ اے عزیزو! میں تُمہیں کوئی نیا حُکم نہیں لکھتا بلکہ وہی پُرانا حُکم جو شروع سے تُمہیں ملا ہے۔ یہ پُرانا حُکم وہی کلام ہے جو تُم نے سُنا ہے۔ ۸۔ پھر تُمہیں ایک نیا حُکم لکھتا ہُوں اور یہ بات اُس پر اور تُم پر صادق آتی ہے کیونکہ تاریکی مٹتی جاتی ہے اور حقیقی نُور چمکنا شُروع ہو گیا ہے۔ ۹۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نُور میں ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ ابھی تک تاریکی ہی میں ہے۔ ۱۰۔ جو کوئی اپنے بھائی سے مُحبت رکھتا ہے وہ نُور میں میں رہتا ہے اور ٹھوکر نہیں کھانے کا۔ ۱۱۔ لیکن جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی ہی میں چلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں جاتا ہے کیونکہ تاریکی نے اُس کی آنکھیں اندھی کردی ہیں۔

2:7 ''اے عزیزو''۔ یوحنا اکثر اپنے قارئین کو پیار بھری اصطلاحات سے پُکارتا تھا (بحوالہ 2:1)۔ یہ اصطلاح عام طور پر باپ کا یسوع کو اُس کے بپتسمہ اور تبدل کے وقت حوالہ دینے کیلئے استعمال ہوئی تھی۔ یہ 3:2,21;4:1,7,11 اور تیسرا یوحنا 1,2,5,11 میں بھی دہرائی گئی ہے۔ Textus Receptus میں صرف ''بھائیو'' لیکن پہلا یوحنا اِسے محض 3:13 میں استعمال کرتا ہے۔ ''بھائیو'' کی چار قدیم ترین بڑے حروف کی تحریر کے یونانی نُسخہ جات میں حمایت کی گئی ہے (این، اے، بی اور سی)۔

☆ ''میں تُمہیں کوئی نیا حُکم نہیں لکھتا بلکہ وہی پُرانا حُکم''۔ یہ یوحنا کی تحاریر کی خصُوصیت ہے (بحوالہ یوحنا 13:34;15:12,17)۔ وقت کی اصطلاح میں حُکم نیا نہیں تھا لیکن مساوات میں نیا تھا۔ ایمانداروں کو حُکم دیا گیا ہے کہ وہ اُسی طرح مُحبت رکھیں جیسے یسوع اُن سے رکھتا تھا (بحوالہ یوحنا 13:34)۔

☆ ''وہی پُرانا حُکم''۔ 2:3 میں لفظ ''حُکم'' جمع ہے لیکن یہاں یہ واحد ہے۔ یہ اِس امر کا اشارہ لگتا ہے کہ مُحبت تمام دوُسرے حُکموں کی تکمیل کرتا ہے (بحوالہ گلتیوں 5:22 پہلا کرنتھیوں 13:13)۔ مُحبت انجیل کا لازمی جُزو ہے۔

☆''جوشروع سے تمہیں ملا ہے''۔ یہ ایک غیر کامل عملی علامتی ہے جوسُننے والے کا انجیل کے پیغام سے پہلا ٹکراؤ لگتا ہے (بحوالہ آیت 3:11؛24 دُوسرا یوحنا 5-6)۔

☆''سُنا ہے''۔ ٹیکسٹس ریسپٹس فقرے ''ابتدا سے'' کا اضافہ کرتا ہے۔(آیت کے پہلے حصّے میں استعمال ہوا)۔

2:8 ''اور یہ بات اُس پر صادق آتی ہے''۔ اِس اسم ضمیر کی جنس آیت 7 سے مونث سے تبدیل ہوجاتی ہے جو''حُکم'' کی بے جنس سے ٹکراؤ ہے اور جو پُوری انجیل کو مخاطب کرتا ہے۔ اِسی طرح کی اسم ضمیر کی تبدیلی افسیوں 9-2:8 میں پائی جاتی ہے۔

☆''کیونکہ تاریکی مٹتی جاتی ہے''۔ یہ زمانہ حال وسطی حال علامتی (اے، ٹی، روبرٹسن کی کتاب ''نیا عہدنامہ میں الفاظی تصاویر'' صفحہ 212 کے مطابق)۔ اُن کیلئے جو خُدا کو مسیح میں جانتے ہیں، نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے اور اُن کے دلوں اور دماغوں میں نمودار ہونا جاری رکھے گا (یعنی تعبیری قیامت کی الٰہیات)۔

☆''اور حقیقی نُور چمکنا شُروع ہو گیا ہے''۔ یسوع دُنیا کا نُور ہے (بحوالہ یوحنا 5,9-1:4) جو سچائی، مُکاشفہ اور اخلاقی پاکیزگی کیلئے بائبل کا استعارہ ہے۔ دیکھیئے 1:7 پر اقتباس۔

2:9 ''اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے جو طے پائے گئے مسلسل رویئے کی بات کرتا ہے۔ نفرت تاریکی کا ثبوت ہے (بحوالہ متی 5:21-26)۔

2:10 ''جو کوئی اپنے بھائی سے مُحبت رکھتا ہے وہ نُور میں میں رہتا ہے''۔ زمانہ حال کی افعال اِس سیاق وسباق میں حاوی ہیں۔ مُحبت ایمانداروں کی نجات اور کے ساتھ ذاتی تعلقات اور سچائی اور نُور کے علم کا ایک ثبوت ہے۔ یہ نیا اِس کے علاوہ پُرانا حُکم ہے (بحوالہ 3:11,24;4:7,11,21)

۷۔ اے عزیزو! میں تُمہیں کوئی نیا حُکم نہیں لکھتا بلکہ وہی پُرانا حُکم جو شروع سے تُمہیں ملا ہے۔ یہ پُرانا حُکم وہی کلام ہے جو تُم نے سُنا ہے۔ ۸۔ پھر تُمہیں ایک نیا حُکم لکھتا ہُوں اور یہ بات اُس پر اور تُم پر صادق آتی ہے کیونکہ تاریکی مٹتی جاتی ہے اور حقیقی نُور چمکنا شُروع ہو گیا ہے۔ ۹۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نُور میں ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ ابھی تک تاریکی ہی میں ہے۔ ۱۰۔ اور ٹھوکر نہیں کھانے کا۔ ۱۱۔ لیکن جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی ہی میں چلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں جاتا ہے کیونکہ تاریکی نے اُس کی آنکھیں اندھی کردی ہیں۔

خصُوصی موضوع: یوحنا کی تحاریر میں ''قائم رہنا''

یوحنا کی انجیل خُدا باپ اور بیٹے یسوع کے درمیان ایک خاص تعلق کو بیان کرتی ہے۔ یہ تسلط اور برابری کی بُنیاد پر باہمی دوستی ہے۔ پُوری انجیل میں یسوع وہی کہتا ہے جو وہ باپ سے سُنتا ہے، وہی کرتا ہے جو وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ یسوع اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرتا تھا بلکہ باپ کی مرضی سے۔
یہ دوستانہ شراکت اور خدمت یسوع اور اُس کے پیروکاروں کے درمیان تعلقات کی ایک طرز وضع کرتی ہے۔ یہ دوستانہ نسبت فرد کی مشغولیت نہیں تھی (جیسے کہ مشرقی صوفیانہ پن میں تھا) بلکہ تقلید کا ایک اخلاقی اور اچھائی کا طرز زندگی ہے۔ شراکت: (1) گیانی (انجیل کا دُنیاوی نظریہ بطور خُدا کا کلام)؛ (2) اضافی (یسوع خُدا کا وعدہ کیا گیا مسیحا تھا جس پر بھروسہ کیا جا سکے اور اعتماد کیا جا سکے)؛ اور (3) مسیح کا سا ہونا (اُس کا کردار جو خُدا پرست ایمانداروں میں پیدا ہوتا ہے)۔
یسوع ایک مثالی شخص، ایک حقیقی اسرائیلی اور انسانیت کا معیار تھا۔ اُس نے وہ ظاہر کیا جو آدم کو کرنا چاہیئے تھا اور کرسکتا تھا (انسانی طور بات کرتے ہوئے)۔ یسوع بُنیادی ''خُدا کی صُورت'' ہے۔ وہ انسانوں میں برگشتہ صُورت کی بحالی درج ذیل طرح سے کرتا ہے: (1) خُدا کو ظاہر کرنے سے (2) ہماری خاطر جان دینے سے (متبادل کے طور کفارہ دینے سے)؛ اور (3) انسانوں کو پیروی کیلئے مثال دینے سے۔ اصطلاح ''قائم رہنا'' (meno) مسیح کی سی طرز کی منزل کی عکاسی کرتا ہے (بحوالہ رومیوں 8:29) جو کہ برگشتوں کی بحالی ہے (بحوالہ پیدائش 3)۔

یہ خُدا اور اُس کی بُنیادی تخلیق انسان کا ملاپ شراکت کے مقصد کیلئے پولوس رسُول کے مطابق "مسیح میں" اور یوحنا رسُول کے مطابق "مُجھ میں قائم" ہے۔

یوحنا کے استعمال پر غور کریں:

1۔ باپ اور بیٹے کے درمیان قائم رہنا۔

ا۔ باپ بیٹے میں (یوحنا 10:38;14:10,11,20;17:21,23)۔

ب۔ بیٹا باپ میں (یوحنا 10:38;14:10,11,20;17:21)۔

2۔ ایماندار اور مرتبہ خُداوندی کے درمیان قائم رہنا۔

ا۔ ایمانداروں میں باپ (یوحنا 14:20,23 پہلا یوحنا 3:24;4:12-13,15)۔

ب۔ باپ میں ایماندار (یوحنا 14:20,23;17:21 پہلا یوحنا 2:24,27;4:13,16)۔

ج۔ ایمانداروں میں بیٹا (یوحنا 6:56;14:20,23;15:4,5;17:21,23)۔

د۔ بیٹے میں ایماندار (یوحنا 6:56;14:20,23;15:4,5,7 پہلا یوحنا 2:6,24,27,28)۔

3۔ دیگر قائم رہنے والے عناصر (مثبت)

ا۔ خُدا کا کلام

1)۔ منفی طور (یوحنا 5:38;8:37 پہلا یوحنا 1:10 دوُسرا یوحنا 9)۔

2)۔ مثبت طور (یوحنا 8:31;15:2 پہلا یوحنا 2:14,24 دوُسرا یوحنا 9)۔

ب۔ خُدا کی مُحبت (یوحنا 15:9-10;17:26 پہلا یوحنا 3:17;4:16)

ج۔ خُدا کی روُح

1) بیٹے پر (یوحنا 1:32)

2) ایمانداروں میں (یوحنا 14:17)

د۔ تابعداری قائم رہنا ہے (یوحنا 15:10 پہلا یوحنا 3:24)۔

ر۔ مُحبت نُور میں قائم رہنا ہے (پہلا یوحنا 2:10)۔

س۔ خُدا کی مرضی پُوری کرنا قائم رہنا ہے (پہلا یوحنا 2:17)۔

ص۔ مسح قائم رہتا ہے (پہلا یوحنا 2:27)۔

ط۔ سچ قائم رہتا ہے (دوُسرا یوحنا 2)۔

ع۔ بیٹا قائم رہتا ہے (یوحنا 8:35;12:34)۔

4۔ دیگر قائم رہنے والے عناصر (منفی)

ا۔ خُدا کا غضب قائم رہتا ہے (یوحنا 3:36)۔

ب۔ اندھیرے میں قائم رہنا (یوحنا 12:46)۔

ج۔ پھینک دیا جاتا ہے۔۔۔آگ میں جھونک دیتے ہیں (قائم نہ رہنا) (یوحنا 15:6)۔

د۔ گُناہ کرنا (قائم نہ رہنا) (پہلا یوحنا 3:6)۔

ر۔ مُحبت نہ کرنا (قائم نہ رہنا) (پہلا یوحنا 3:14)۔

س۔ کوئی خُونی نہیں (ہمیشہ کی زندگی قائم نہیں رہتی) (پہلا یوحنا 3:15)۔

ص۔ موت میں (پہلا یوحنا 3:14)۔

☆ NASB,NKJV ''اورٹھوکرنہیں کھانے کا'' NRSV ''اورایسا شخص ٹھوکرنہیں کھانے کا''

TEV ''اور ہم میں ایسا کُچھ نہیں جو کسی کے گُناہ کا سبب بنے'' NJB ''اور اُس میں ایسا کُچھ نہیں جو اُسے برگشتہ کرے''

یہاں اِس آیت کے دو ممکنہ تراجم ہیں: (1) ایماندار جو مُحبت میں قائم رہتے ہیں وہ شخصی طور ٹھوکرنہیں کھائیں گے (بحوالہ آیت 11) اور (2) ایماندار جو مُحبت میں قائم رہتے ہیں وہ دُوسروں کو ٹھوکر کا باعث نہیں بننے دیں گے (بحوالہ متی 18:6 رومیوں 14:13 پہلا کرنتھیوں 8:13)۔ دونوں سچ ہیں۔ انجیل ایمانداروں اور دُوسروں کو فائدہ دیتی ہے (دونوں دُوسرے ایماندار اور برگشتہ)۔

2:11 ''لیکن جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی ہی میں چلتا ہے''۔ یہاں زمانہ حال عملی صفت فعلی (عداوت) زمانہ حال علامتی (چلتا ہے) کی تقلید کے ساتھ ہے۔ عداوت بے ایمانی کی علامت ہے (بحوالہ 4:20؛3:15)۔ نُور اور تاریکی مُحبت اور عداوت ایک ہی شخص میں نہیں ہو سکتیں۔ یہ یوحنا کے سیاہ وسفید بیانات کی علامت ہیں۔ وہ اِس تصور کا اظہار کرتا ہے۔ اکثر، اِس کے باوجود ایماندار، نظر اندازی، غیر مُحبت اور تکبّر سے جدوجہد کرتے ہیں۔ انجیل دونوں فوری تبدیلی اور بتدریج بڑھنے والی تبدیلی لاتی ہے۔

☆ ''کیونکہ تاریکی نے اُس کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں''۔ یہ یا تو ایمانداروں کی بقیہ گُناہ کی فطرت (بحوالہ دُوسرا پطرس 1:5-9) یا شیطان کے کاموں (بحوالہ دُوسرا کرنتھیوں 4:4) کا حوالہ ہے۔ انسان کے تین دُشمن ہیں: (1) برگشتہ دُنیا کا نظام؛ (2) شخصی ملکوتی ورغلانے والا، شیطان؛ اور (3) ہماری اپنی برگشتہ آدمیت کی فطرت (بحوالہ افسیوں 2:2-3,16)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 2:12-14

۱۲۔ اے بچو! میں تُمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ اُس کے نام سے تُمہارے گُناہ مُعاف ہوئے۔ ۱۳۔ اے بُزرگو! میں تُمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ جو ابتدا سے ہے اُسے تُم جان گئے ہو۔ اے جوانو! میں تُمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ تُم اُس شریر پر غالب آ گئے ہو۔ اے لڑکو! میں نے تُمہیں اِس لئے لکھا ہے کہ تُم باپ کو جان گئے ہو۔ ۱۴۔ اے بُزرگو! میں نے تُمہیں اِس لئے لکھا ہے کہ جو ابتدا سے ہے اُس کو تُم جان گئے ہو۔ اے جوانو! میں نے تُمہیں اِس لئے لکھا ہے کہ تُم مضبُوط ہو اور خُدا کا کلام تُم میں قائم رہتا ہے۔ اور تُم اُس شریر پر غالب آ گئے ہو۔

2:12-14۔ اِن آیات میں تمام افعال (ماسوائے ''میں لکھتا ہوں'' یا ''میں لکھتا'') کامل زمانے ہیں، جو ماضی کے حال میں وجودیت کی جاری صُورت کے نتائج کی بات کرتے ہیں۔ جیسے کہ پچھلے سیاق وسباق میں جھوٹے اُستادوں کو مخاطب کیا گیا تھا، یہ سیاق وسباق ایمانداروں کو مخاطب کرتا ہے۔ یہاں ایمانداروں کو تین مختلف القاب دیئے گئے ہیں: ''اے میرے بچو''، ''اے بُزرگو''، اور ''اے جوانو''۔ یہ حصّہ یقین دہانی کی طرزِ زندگی کی گواہی میں سیدھے سبھاؤ سے مناسب نہیں لگتا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہم تین گروہوں کی بات نہیں کر رہے بلکہ ایک ادبی آلے کی جو تمام مسیحیوں کے طے شُدہ صُورتحال کو بیان کرتا ہے۔

یہاں چار چیزوں کا اندارج دیا گیا ہے جو ایماندار جانتے ہیں: (1) کہ اُن کے گُناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، آیت 12؛ (2) کہ مسیح کے وسیلے سے وہ شیطان پر غالب آ چُکے ہیں (آیت 13)؛ (3) کہ وہ جانتے ہیں کہ اُن کی دونوں باپ (آیت 14) اور بیٹے (آیات 13-14) کے ساتھ شراکت ہے؛ اور (4) کہ وہ خُدا کے کلام میں مضبوط ہیں (آیت 15)۔ یہ فہرست گرائمر کی رُو سے اِن میں بیان کی گئی ہے (1) فقرہ ''میں تُمہیں لکھتا ہوں'' اور (2) چھ ہوتی hoti (کہ) جُزو۔

2:12 ''کہ اُس کے نام سے تُمہارے گُناہ مُعاف ہوئے''۔ یسوع کا کام انسانوں کی معافی کیلئے واحد اُمید ہے (کامل مجہول علامتی)۔ عبرانی سمجھ میں نام کردار اور شخصیت کی برابری کرتا ہے (بحوالہ 3:23 تیسرا یوحنا 7؛ رومیوں 10:9-13؛ فلپیوں 2:6-11)۔

2:13 ''کہ جو ابتدا سے ہے اُسے''۔ پہلا یوحنا میں اسم ضمیر بہت مبہم ہیں اور خُدا باپ یا خُدا بیٹے کا حوالہ ہو سکتا ہے۔ یہ ابتدا سے موجودگی کا بیان ہے اور یہاں پر اُس کے مرتبہ خُداوندی کا (یوحنا 1:1,15;3:13;8:48-59;17:5,24 دُوسرا کرنتھیوں 8:9 فلپیوں 2:6-7 کُلسیوں 1:17)۔

☆ ''اُسے تُم جان گئے ہو''۔ یہ پہلا یوحنا میں تنبیہ اور مسلسل وعدہ ہے (بحوالہ 2:14;4:4,5:4-5,18-19)۔ اِس کا اظہار کامل عملی علامتی میں کیا گیا ہے جو عمل کے اوج پر ہونے کی بات کرتا ہے۔ یہاں پھر، یوحنا سیاہ وسفید اصطلاحات میں لکھتا ہے (یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قیامت سے متعلقہ غالب آنا یوحنا کی انجیل میں گُزرے واقعات کی یاد رکھتا ہے)۔

ایماندار غالب آتے ہیں اِس کے علاوہ ''پہلے ہی لیکن تا حال نہیں'' کی خُدا کی بادشاہت کے سبب، وہ ابھی گُناہ، آزمائش اور ایذا رسائی سے جدو جہد کر رہے ہیں۔

☆''اُس شریر''۔ یہ شیطان کا حوالہ ہے جس کا دوبارہ آیت 14 میں ذکر کیا گیا ہے۔ آیات 13 اور 14 متوازی ہیں۔

☆''کہ تُم باپ کو جان گئے ہو''۔ بائبل کا ''جاننے'' کے نظریہ میں دوستانہ شخصی تعلقات کے عبرانی معنی (بحوالہ پیدائش 4:1 یرمیاہ 1:5) اور ''متعلقہ حقائق'' کا یونانی نظریہ شامل ہیں۔ انجیل دونوں طرح سے قبُولیت کیلئے ایک شخص (یسوع)، ماننے اور قبُول کرنے کیلئے ایک پیغام (مذہبی تعلیم) اور بسر کرنے کیلئے ایک زندگی ہے۔

2:14 ''کہ تُم مضبوط ہو''۔ غور کریں کہ اُن کی قوت خُدا کے کلام میں قائم رہنے کی بُنیاد پر ہے۔ یہ پولُوس کی افسیوں 6:10-18 میں ملامت کے مترادف ہے۔ قائم رہنے والا کلام انجیل ہے۔ یہ دونوں نظریاتی اور شخصی ہے خُدا شروعات کرتا ہے اور انفرادی طور دونوں فیصلہ اور شاگردی اور دونوں حق اور قابلِ اعتبار ہونے کی قبُولیت کرتا ہے۔

☆''خُدا کا کلام تُم میں قائم رہتا ہے''۔ یہ خُدا کے کلام کے نظریہ کو مجسم قرار دینا ہے (انجیل بحوالہ آیت 24)۔ یہ یوحنا 15 کا حوالہ ہے۔ یہ منفی معنوں میں یوحنا 5:38 اور 8:37 میں استعمال ہوا ہے۔

☆''اور تُم اُس شریر پر غالب آ گئے ہو''۔ یہ حقیقی مُقدسین کی ثابت قدمی پر زور ہے۔ یہ دوبارہ آیات 5:18؛17,19,24-27,28 اور دوُسرا یوحنا 9 میں پایا جاتا ہے۔ ایمانداروں کے تحفظ کی مذہبی تعلیم کو اُس سچائی کے ساتھ توازن میں کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ جو حقیقی طور نجات پاتے ہیں وہ آخر تک رہیں گے (بحوالہ مُکاشفہ 2:7,11,17,26;3:5,12,21)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: یوحنا 8:21 پر ثابت قدمی کی ضرورت۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 2:15-17

۱۵۔ نہ دُنیا سے مُحبت رکھو نہ اُن چیزوں سے جو دُنیا میں ہیں۔ جو کوئی دُنیا سے مُحبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی مُحبت نہیں۔ ۱۶۔ کیونکہ جو کُچھ دُنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش اور زندگی کی شیخی وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دُنیا کی طرف سے ہے۔ ۱۷۔ دُنیا اور اُس کی خواہش دونوں مٹتی جاتی ہیں لیکن جو خُدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک قائم رہے گا۔

2:15 ''نہ مُحبت رکھو''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی بصُورت آمر منفی جُز کیساتھ ہے جس کا مطلب ایسے عمل کو روکنا ہے جو پہلے سے عمل پذیر ہو۔ دُنیا سے مُحبت عارفین جھوٹے اُستادوں کے ایک گروہ کی خصُوصیت ہے۔

☆''دُنیا''۔ یہ اصطلاح نئے عہدنامے میں دو مختلف معنوں میں استعمال ہوئی ہے: (1) مادی سیارہ اور/ یا تخلیق کردہ کائنات (بحوالہ یوحنا 3:16;16:33 پہلا یوحنا 4:14) اور (2) انسانی معاشرہ جو خُدا سے الگ منظّم ہے اور کام کر رہا ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:15-17;3:1,13;4:4-5,5:4-5,19)۔ پہلا ابتدائی مادی تخلیق کا حوالہ ہے (بحوالہ پیدائش 1-2) اور دوُسرا برگشتہ تخلیق کا (بحوالہ پیدائش 3)۔

خصُوصی موضوع: انسانی حکومت

I۔ تعارف

ا۔ تعریف ۔حکومت، انسانوں کا اپنی محسوس کی جانے والی مادی ضرورتوں کے تحفظ اور فراہم کرنے کیلئے منظّم ہونا ہے۔

ب۔ مقصد۔ خُدا کی مرضی ہے کہ حُکم قانونی حکومت کے تعطّل کو بڑھانے کے قابل ہے۔

ا۔ موسوئ شریعت، خاص طور پر دس احکام خُدا کی انسانی معاشرے میں مرضی ہے۔ یہ پرستش اور زندگی کا توازن رکھتے ہیں۔

۲۔ کسی قسم یا حکومت کی ساخت کی بائبل میں وکالت کی گئی ہے، حالانکہ قدیم اسرائیل کی مذہبی حکومت متوقع عالم اقدس کی صُورت ہے۔ جمہوریت اور سرمایہ داری کا اصُول بائبل کی سچائیاں نہیں ہیں۔ مسیحیوں کو مناسب انداز میں عمل برآں ہونا چاہیئے چاہے کیسا ہی حکومتی نظام اُنہیں ملتا ہے۔ مسیحیت کا مقصد مسیحیت کا پرچار اور خدمت ہے نہ کہ انقلاب لانا ہے۔

ج۔ انسانی حکومت کی ابتدا

ا۔ رومن کاتھولک دعویٰ کرتے ہیں کہ انسانی حکومت ایک جبلی ضرورت حتیٰ کہ برگشتگی سے پہلے کی ہے۔ ارسطو اِس تمہید سے متفق دکھائی دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے "انسان ایک سیاسی جانور ہے" اور اِس سے اُس کا مطلب ہے کہ حکومت "اچھی زندگی کے فروغ کیلئے وجود رکھتی ہے"۔

۲۔ پروٹسٹنٹ، خاص طور پر مارٹن لُوتھر دعویٰ کرتا ہے انسانی حکومت برگشتگی میں ایک اہم عنصر ہے۔ وہ اِسے "خُدا کی بائیں بازو کی بادشاہی" کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "خُدا کا بُرے لوگوں کو اختیار میں کرنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ بُرے لوگوں کو اختیار میں ڈال دیں۔

۳۔ کارل مارکس نے دعویٰ کیا ہے کہ حکومت ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے چند منتخب لوگ عام لوگوں کو ماتحت رکھتے ہیں۔ اُس کے نزدیک، حکومت اور مذہب ایک جیسا ہی کردار ادا کرتے ہیں۔

II۔ بائبل کا مواد:

ا۔ پُرانا عہدنامہ

ا۔ اسرائیل ایک ایسا نمونہ ہے جو عالم اقدس میں بھی استعمال کیا جائے گا۔ قدیم اسرائیل میں یہواہ بادشاہ تھا۔ مذہبی حکومت (حکومت الیہ) وہ اصطلاح ہے کو خُدا کی براہ راست حُکمرانی کو بیان کرنے کیلئے استعمال ہوئی ہے (بحوالہ پہلا سیموئیل 8:4-9)۔

۲۔ خُدا کی بادشاہی اِن انسانی حکومت میں واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے:

ا۔ یرمیاہ 27:6 عزرا 1:1

ب۔ دوُسرا تواریخ 36:22

ج۔ یسعیاہ 44:28

د۔ دانی ایل 2:21

ر۔ دانی ایل 2:44

س۔ دانی ایل 4:17,25

ص۔ دانی ایل 5:28

۳۔ خُدا کو لوگوں کو فرمانبردار اور باادب رہنا چاہیئے حتیٰ کہ حملہ آور اور مقبوضہ حکومتوں کے زیرِ تحت بھی۔

ا۔ دانی ایل 1-4 ، نبوُکدنظر

ب۔ دانی ایل 5 ،بیلشضر

ج۔ دانی ایل 6؛ دارا

د۔ عزرا اور نحمیاہ

۴۔ خُدا کے لوگوں کو مُلکی حُکام کیلئے دُعا کرنی چاہیئے۔

ا۔ یرمیاہ 28:7

ب۔ طوبیاہ 3:2

ب۔ نیا عہدنامہ۔

ا۔ یسوع نے انسانی حکومتوں کیلئے تعظیم کا مظاہرہ کیا

ا۔ متی 27-17:24؛ نیم مثقال ادا کیا

ب۔ متی 22-22:15 ؛ رومی ٹیکس اور پھر رومی ملکی حُکام کے مُقام کی وکالت کرتا ہے۔

ج۔ یوحنا 19:11؛ خُدا مُلکی اختیار دیتا ہے

۲۔ پولُوس کے انسانی حکومتوں سے متعلقہ الفاظ

ا۔ رومیوں 7-13:1؛ ایمانداروں کو مُلکی حُکام کے ماتحت رہنا چاہیئے اور اُن کیلئے دُعا کرنی چاہیئے۔

ب۔ پہلا تمیتھیس 3-2:1؛ ایمانداروں کو مُلکی حُکام کیلئے دُعا کرنی چاہیئے۔

ج۔ طیطس 3:1؛ ایمانداروں کو مُلکی حُکام کے ماتحت رہنا چاہیئے۔

۳۔ پطرس کے انسانی حکومتوں سے متعلقہ الفاظ

ا۔ اعمال 31-4:1;5:29 پطرس اور یوحنا سردار کاہن کے سامنے (یہ مُلکی نافرمانی ظاہر کرتے ہیں)

ب۔ پہلا پطرس 17-2:13؛ ایمانداروں کو مُلکی حُکام کے ماتحت رہنا چاہیئے۔

۴۔ یوحنا کے انسانی حکومتوں سے متعلقہ الفاظ

ا۔ مُکاشفہ 17، بابل کی کسبی جو خُدا کے خلاف انسانی حکومتوں کے طور ہے

III۔ نتیجہ۔

ا۔ انسانی حکومت خُدا کی طرف سے مُقرر رہتی ہے۔ یہ "بادشاہوں کا الٰہی حق" نہیں ہوتا بلکہ حکومت کا الٰہی مُقام ہوتا ہے۔ کوئی بھی ایک قسم دُوسری سے افضل کی وکالت نہیں کی جاتی۔

ب۔ یہ ایمانداروں کیلئے مذہبی ذمہ داری ہے کہ وہ مُلکی حُکام کی مناسب تعظیمی رویئے سے تابعداری کریں۔

ج۔ یہ ایمانداروں کیلئے مُناسب ہے کہ وہ انسانی حکومتوں کی ٹیکس کی ادائیگی اور دُعاؤں سے مدد کریں۔

د۔ انسانی حکُومت حُکم کے مقصد کیلئے ہے۔ وہ اِس ذمہ داری کیلئے خُدا کے خادم ہیں۔

ر۔ انسانی حکُومت حتمی نہیں ہے وہ اپنے اختیارات میں محدود ہے۔ ایمانداروں کو اپنی ہوشمندی کی خاطر مُلکی حُکام کو ٹھکرانا چاہیئے جب وہ اپنے الٰہی مُقرر کردہ اختیارات سے باہر ہوں۔ جیسے کہ اگسٹین نے اپنی کتاب "خُدا کا شہر" میں دعویٰ کیا ہے کہ ہم دو مملکتوں کے شہری ہیں ایک عارضی اور ایک ابدی۔ ہماری دونوں میں ذمہ داریاں ہیں لیکن خُدا کی بادشاہی حتمی ہے۔ ہماری خُدا کیلئے ذمہ داری میں دونوں انفرادی اور مستند توجہ ہونی چاہیئے۔

س۔ ہمیں ایمانداروں کو جمہوری نظام میں حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے کہ وہ حکومت کے عمل میں سرگرمی سے حصّہ لیں اور جب ممکن ہو کلام کی تعلیمات کو رائج کریں۔

ص۔ سماجی تبدیلی انفرادی تغیر کی بنا پر ہونی چاہیئے۔ حکومت میں کوئی حقیقی ابدی قیامت سے متعلقہ اُمید نہیں ہے۔ تمام انسانی حکُومتیں حالانکہ وہ خُدا کی مرضی سے استعمال میں ہیں انسانی تنظیم کا خُدا سے علیحدہ گُناہگار اظہار ہے

اِس نظریئے کا اظہار یوحنائی "دُنیا" کے استعمال میں ہے۔

☆ "نہ اُن چیزوں سے جو دُنیا میں ہیں"۔ یہ مادی چیزوں سے مُحبت کا حوالہ دکھائی دیتا ہے (بحوالہ آیت 16) یا چیزیں جو دُنیا پیش کرتی ہے؛ طاقت، شہرت، اثر و رسُوخ وغیرہ (بحوالہ رومیوں 12:2 یعقوب 1:27)۔ یہ برگشتہ دُنیا کا نظام انسان کی تمام ضروریات خُدا سے الگ پُوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ زندگی کو اِس انداز میں وضح کرتا ہے کہ انسان آزاد دکھائی دیتے ہیں۔ ادارے جن کے ہم شُکر گُزار ہیں بُت پرستی بن سکتے ہیں جب وہ خُدا سے آزادی کی اجازت دیتے ہیں۔ اِن مثالوں میں درج ذیل شامل ہیں: (1) انسانی حکُومتی نظام (2) انسانی تعلیمی نظام (3) انسانی معاشی نظام (4) طبی نظام وغیرہ۔ جیسے اگسٹین نے کتنا اچھا اپنی زندگی میں کہا ہے "انسان میں خُدا کی صُورت کا خلا ہے۔ ہم اِس خلا کو زمینی اشیا سے بھرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہم صرف اُسی میں صلح اور پابندی پا سکتے ہیں۔ آزادی اعمال کی لعنت ہے

☆''جوکوئی''۔ یہ تیسرے درجے کا مشروط فقرہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔ جس چیز سے ہم مُحبت رکھتے ہیں وہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ ہم کس کے ہیں۔۔۔خُدا کے یا شیطان کے۔

2:16 ''جسم کی خواہش''۔ یہ برگشتہ انسان کے خُود غرضی کے رویئے کا حوالہ ہے(بحوالہ گلتیوں 21-5:16 افسیوں 2:3 پہلا پطرس 2:11)۔

☆ آنکھوں کی خواہش''۔ یہودی سمجھتے تھے کہ آنکھیں رُوح کی کھڑکیاں ہیں۔ گُناہ خیالی زندگی میں شروع ہوتا ہے اور اپنا عملی طور کام کرتا ہے۔

☆''اور زندگی کی شیخی''۔ یہ خُدا سے الگ انسانی شیخی کا حوالہ ہے(یعنی انسانوں کا اپنے ذاتی وسائل پر بھروسہ کرنا)۔ جیروم بائبل کے تبصرے کے دُوسرے والیم میں ریمنڈ براوٗن، ایک مشہور کا تھولک یوحنائی عالم، اِس فقرے کے بارے میں یُوں کہتا ہے:

> ''بحر حال، alazoneia جو یعقوب 4:16 میں بھی پایا جاتا ہے کے محض شیخی کے اور بھی عملی معنی ہیں۔ یہ تکبُر، شیخی بھگارنا، خُو د بینی کا احساس جُرم کو ظاہر کرتا ہے''(صفحہ 408)

''زندگی'' کیلئے یونانی اصطلاح بائیوس bios ہے جو اِس سیارے پر زمینی، مادی، عارضی زندگی کا حوالہ ہے(جس کی انسان پودوں اور جانوروں کے ساتھ شراکت کرتا ہے، بحوالہ 3:17)۔

☆''وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دُنیا کی طرف سے ہے''۔ یہاں دو وجوہات ہیں کہ مسیحیوں کو کیوں دُنیا سے مُحبت نہیں رکھنی چاہیئے:(1) کہ یہ مُحبت باپ کی طرف سے نہیں ہے (بحوالہ آیت 16) اور(2) دُنیا مٹتی جاتی ہے (بحوالہ آیت 17)۔

2:17 ''دُنیا مٹتی جاتی ہے''۔ یہ زمانہ حال وسطی علامتی ہے(بحوالہ 2:8)۔ یہ یہودیوں کے دو ادوار کی مناسبت سے ہے۔ نیا اور کامل دور آنے والا ہے؛ پُرانا گُناہ اور بغاوت کا دور مٹتا جاتا ہے(بحوالہ رومیوں 25-8:18)۔

☆''لیکن جو خُدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک قائم رہے گا''۔ یہ آیت 16 کی بائیوس bios اور خُدا کی زندگی(zoe) کا عارضی موازنہ ہے۔ غور کریں کہ کیسے ابدی زندگی (یعنی لُغوی طور''دور میں قائم رہتا ہے'') مُحبت کے طرز زندگی سے جُڑا ہُوا ہے، نہ کہ محض ماضی کے ایمان کے اقرار سے(بحوالہ متی 46-25:31 یعقوب 26-2:14)۔ دیکھیئے خُصوصی موضوع: خُدا کی مرضی 4:34 میں۔

NASB(تجدید شُدہ) عبارت: 25-2:18

۱۸۔ اے لڑکو! یہ اخیر وقت ہے اور جیسا تُم نے سُنا ہے کہ مخالف مسیح آنے والا ہے۔ اُس کے موافق اب بھی بہت سے مخالف مسیح پیدا ہو گئے ہیں۔ اِس سے ہم جانتے ہیں کہ یہ اخیر وقت ہے۔ ۱۹۔ وہ نکلے تو ہم ہی میں سے مگر ہم میں سے تھے نہیں۔ اِس لئے کہ اگر ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے لیکن نکل اِس لئے گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ سب ہم میں سے نہیں ہیں۔

۲۰۔ اور تُم کو تو اُس قدُوس کی طرف سے مسح کیا گیا ہے اور تُم سب کُچھ جانتے ہو۔ ۲۱۔ میں نے تُمہیں اِس لئے نہیں لکھا کہ تُم سچائی کو نہیں جانتے بلکہ اِس لئے کہ تُم اُسے جانتے ہو اور اِس لئے کہ کوئی جھوٹ سچائی کی طرف سے نہیں ہے۔ ۲۲۔ کون جھوٹا ہے سوا اُس کے جو یسوع کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے؟ مُخالف مسیح وہی ہے جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہے۔ ۲۳۔ جو کوئی بیٹے کا انکار کرتا ہے اُس کے پاس باپ بھی نہیں۔ جو بیٹے کا اقرار کرتا ہے اُس کے پاس باپ بھی ہے۔ ۲۴۔ جو تُم نے شروع سے سُنا ہے وہی تُم میں قائم رہے۔ جو تُم

نے شروع سے سُنا ہے اگر وہ تُم میں قائم رہے تو تُم بھی بیٹے اور باپ میں قائم رہو گے۔ ۲۵۔ اور جس کا اُس نے ہم سے وعدہ کیا وہ ہمیشہ کی زندگی ہے۔

2:18 ''اے لڑکو''۔ دیکھئیے اقتباس 2:1 پر

☆ ''یہ اخیر وقت ہے''۔ لغوی طور یہ ''اخیر وقت'' کسی حصّے کے بغیر ہے۔ ''آخری دنوں'' کی طرح یہ اُن فقرات میں سے ایک ہے جو نئے عہد نامے میں یسوع مسیح کی آمد ثانی کو بیان کرنے کیلئے استعمال ہوا ہے (بحوالہ یوحنا 6:39-40,44)۔ یہ یوحنا میں ایک اہم تصور ہے کیونکہ ہمارے دور میں بہت سے مترجم سی ایچ ڈوڈ کے تصور کردہ قیامت کے واقعات سے مُتاثر ہیں۔ یہ یقیناً دُرست ہے کہ یوحنا مُنفرد انداز میں اور بااثر طور سکھاتا ہے کہ خُدا کی بادشاہی یسوع میں آچکی ہے۔ بحر حال یہ عبارت ظاہر کرتی ہے کہ ابھی مُستقبل کی منزل مقصود بھی ہے (واقعہ یا دور)۔ دونوں دُرست ہیں۔ یہ نئے عہد نامے کے الجھاؤ (قول محال) کا ایک اور اظہار ہے یعنی دو یہودی ادوار کے درمیان ''پہلے ہی اور تا حال نہیں'' (یہ کہ بادشاہی آ رہی ہے) جواب کے وقت میں ایک دوسرے سے بڑھکر ہے۔

☆ ''مخالف مسیح۔۔۔ مُخالف مسیح''۔ یہ بیانیہ فقرہ دونوں واحد بھی ہے اور جمع بھی؛ کسی بھی اصطلاح میں کوئی جُز نہیں ہے۔ صرف یوحنا نئے عہد نامے میں یہ اصطلاح استعمال کرتا ہے (بحوالہ 2:18,22;4:3 دوسرا یوحنا 7)۔ دیکھئیے مُکمل اقتباس 2:3-3:3 کے ڈی میں عبارتی بصیرت۔

☆ ''آنے والا ہے''۔ یہ زمانہ حال وسطی (مخصر) علامتی ہے۔ کوئنے یونانی میں یونانی فعل کی کُچھ اقسام زیر استعمال نہ رہیں اور دوسری اقسام نے اُن کا کام لے لیا۔ مخصر افعال وسطی یا مجہول صوت کی صُورت میں ہیں لیکن بطور عملی صوت معنی لحاظ سے ترجمہ کی جاتی ہیں۔ یہاں زمانہ حال مُستقبل کے واقعہ کے یقینی امر ہنوے کا اظہار کرنے کیلئے استعمال ہوئی ہے۔ مخالف مسیح، واحد آنے والا ہے اور بہت سے جھوٹے اُستاد اور اُس جیسے جھوٹے مسیحا پہلے ہی ظاہر ہو چکے ہیں (بہت سے مُخالف مسیح)۔
یہ عین مُمکن ہے الہیاتی طور بات کرتے ہوئے کہ چونکہ شیطان مسیح کی آمد کے بارے میں نہیں جانتا، اُس نے پہلے ہی کسی کو تیار کیا ہوا ہے کہ وہ دُنیا کی قیادت میں جب بھی موقع ملے داخل ہو جائے۔

☆ ''پیدا ہو گئے ہیں''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔ ''مخالف'' مسیح کی رُوح پہلے ہی موجود ہے اور اِس برگشتہ دُنیا میں سرگرم عمل ہے لیکن پھر بھی ابھی مُستقبل کا ظہور باقی ہے۔ کُچھ تبصرہ نگار اِسے یوحنا کے دور کی رومی بادشاہت کا حوالہ سمجھتے ہیں، جبکہ دوسرے اِسے اخیر وقت کی مُستقبل کی بادشاہت سمجھتے ہیں۔ بہت سے معنوں میں، یہ دونوں ہیں۔ اخیر وقت کا آغاز مسیح کے تجسم سے شروع ہو گیا ہے اور انجام آخرت (مسیح کی آمد ثانی) تک جاری رہے گا۔

2:19 ''وہ نکلے تو ہم ہی میں سے مگر ہم میں سے تھے نہیں''۔ یہ جھوٹی تعلیمات اور نمایاں کلیسیاؤں میں جھوٹے اقراروں کی کامل مثالیں ہیں (بحوالہ متی ;7:21-23 13:1-9,18-23)۔ اُن کی سچائی، مُحبت اور ثابت قدمی ثبوت ہیں کہ وہ ایماندار نہیں ہیں۔ بدعت ہمیشہ تمام تر اندر سے آتی ہے۔
پہلا یوحنا کا لکھاری اپنے فعل کے زمانوں کے چُناؤ میں بہت محتاط ہے: آیت 19 یُوں عکاسی کرتی ہے:

۱۔ جھوٹے اُستاد چھوڑ گئے ہیں (مضارع)

۲۔ وہ کبھی بھی حقیقی طور حصّہ نہ تھے (غیر کامل)

۳۔ اگر وہ حصّہ ہوتے تو وہ کبھی بھی نہ چھوڑتے (دوسرے درجے کا مشرُوط جملہ، ماضی بعید کے زمانے کے فعل کیساتھ)۔

وہ فضل کو نہیں کھوتے۔ وہ زندگی کو تبدیل کرنے والے رُوح اُلقدس کے مسح کا تجربہ کبھی نہیں کرتے۔ وہ کبھی بھی توبہ نہ کرتے تھے اور انجیل پر ایمان نہ رکھتے تھے نہ ہی کبھی شخصی طور مسیح کو قبول کر پائے تھے۔ یہ جھوٹے چرواہے اور جھوٹی بھیڑیں ہیں۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع: خُدا سے انکار، یوحنا 17:12 پر۔

☆ ''اگر''۔ یہ دوسرے درجے کا مشرُوط جملہ ہے جو حقیقت سے متضاد کہلاتا ہے۔ اِس کا ترجمہ یہ ہونا چاہئیے: ''اگر وہ ہم سے ہوتے، جو کہ وہ نہیں تھے، تو وہ ہمارے ساتھ رہتے، جو وہ نہیں رہے''۔

قدمی کی مذہبی تعلیم کا حوالہ ہے (بحوالہ آیات 24,27,28)۔ سچا ایمان قائم رہتا ہے اور پھل لاتا ہے (بحوالہ متی 13:1-23)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع یوحنا 8:31 پر۔

2:20 ''اور تُم کو تو اُس قدُوس کی طرف سے مسح کیا گیا''۔ ''تُم'' جمع ہے جس کا یونانی عبارت میں اُن سے بلا امتیاز زور دیا گیا ہے جو مسیحی شراکت چھوڑ چکے ہیں۔ یہ بھی مُمکن ہے کہ عارفین مشرقی ''صوفیانہ'' مذاہب سے مُتاثر اور خاص مسح کے بارے میں سکھاتے تھے جو خُدا کے ساتھ علم اور شناخت رکھتا تھا۔ یوحنا دعویٰ کرتا تھا کہ یہ ایماندار تھے نہ کہ عارفین جن کو مرتبہ خُداوندی سے مسح (خاص ابتدا) حاصل تھا۔

''پاک ترین'' درج ذیل کا حوالہ ہوسکتا ہے: (1) خُدا باپ (بحوالہ لاتعداد ''اسرائیل کے پاک ترین'' پر پُرانے عہدنامے کے حوالے؛ دُوسرا کرنتھیوں 1:21)؛ (2) خُدا بیٹا (بحوالہ مرقس 1:24 یوحنا 6:69 اعمال 3:44)؛ یا (3) خُدا رُوح (اُس کا لقب ''رُوح پاک'' بحوالہ یوحنا 1:33;14:26;20:22)۔ اعمال 10:38 وہ آیت ہے جہاں خُداوندی کی تینوں شخصیات مسح کرنے میں شامل ہیں۔ یسوع کو مسح کیا گیا (بحوالہ لُوقا 4:18 اعمال 4:17;10:38)۔ یہاں تمام ایمانداروں کو شامل کرنے سے نظریہ کو وسعت دی جاتی ہے (بحوالہ آیت 27)۔ مسح کیا گیا مسح کرنے والا بن گیا۔ یہ مخالف مسیح اور بہت سے مخالف مسیح کے متوازی ہے۔ پُرانے عہدنامے کا جسمانی طور تیل سے مسح کرنے کا عمل (بحوالہ خُروج 29:7;30:25;37:29) اُن سے مناسبت رکھتا ہے جو بُلائے گئے تھے اور خُدا کی طرف سے خاص ذمہ داری کیلئے تیار کئے گئے تھے (یعنی نبی، کاہن، اور بادشاہ وغیرہ)۔ لفظ ''مسیح'' عبرانی اصطلاح ''مسح کیا گیا'' یا مسیحا کا ترجمہ ہے۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: مسح کیا جانا یوحنا 11:2 پر۔

☆ NASB ''اور تُم سب جانتے ہو''
NKJV ''اور تُم سب کُچھ جانتے ہو''
NRSV ''اور تُم سب علم رکھتے ہو''
TEV ''اور پس تُم سب سچائی جانتے ہو''
NJB ''اور سب علم حاصل کر چکے ہو''

یہ عارفین جھوٹے اُستادوں کے اُن کے پوشیدہ علم کے بارے میں تکبرانہ دعووٴں کی روشنی میں ایک اہم بیان تھا۔ یوحنا دعویٰ کرتا ہے کہ ایمانداروں کے پاس بُنیادی مسیحی علم ہے (آیت 27 اور یوحنا 14-16:7 اور یرمیاہ 31:34)، نہ کہ تشریحی علم، یا تو مذہب میں یا کوئی اور مملکت یا علم (بحوالہ 3:2)۔ یوحنا کیلئے سچائی دونوں نظریاتی اور شخصی ہے جیسے کہ مسح کیا جانا ہے جو کہ انجیل یا رُوح کا حوالہ ہوسکتا ہے۔

اِس فقرے میں یونانی نُسخہ جات کا فرق ہے۔ NKJV نُسخہ جات اے، سی، اور کے میں panta کے ساتھ ایک بے جنس جمع کی تقلید کرتا ہے جو کہ براہ راست چیز کے دور پر استعمال ہوا ہے۔ جبکہ NASB نُسخہ جات این، بی اور پی میں pantes کے ساتھ ایک مذکر جمع ہے جو فاعل ''تُم سب'' پر زور دیتا ہے۔ جھوٹے اُستادوں کے وسیع تر دعووٴں کی روشنی میں آخری ترجیح بہترین ہے۔ مسح اور علم تمام ایمانداروں کو دیا جاتا ہے نہ کہ چُنے ہوئے، خاص، دانشور یا رُوحانی چند ایک کو۔

2:21۔ یہ بہت سی آیات میں سے ایک ہے جو دعویٰ کرتی ہے کہ یوحنا کے پڑھنے والوں کو کفارے کی یقین دہانی ہے اور وہ سچائی کو جانتے ہیں۔ اِس آیت میں یقین دہانی رُوح سے مسح کئے جانے کی بُنیاد پر ہے جس نے ایمانداروں کو انجیل کا علم اور اِس کیلئے ایک تڑپ دی ہے۔

2:22 ''کون جھوٹا ہے''۔ اِس فقرے میں واضح جُز ہے اِس لئے یوحنا اِن کا حوالہ دیتے ہوئے دکھائی دیتا ہے: (1) کوئی خاص جھوٹا اُستاد (ممکنہ طور پر سیرنتیس) یا (2) ''جھوٹا ٹھہرایا'' اور انجیل سے انکار کیا (بحوالہ 5:10)۔ جھوٹا ٹھہرانا ''مخالف مسیح'' کے مترادف لگتا ہے۔ مخالف مسیح کا رُوح ہر دور میں موجود ہے، بُنیادی تعریف یہ ہے کہ ''وہ جو انکار کرتا ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے'' یا ''وہ جو مسیح کی جگہ لینے کی کوشش کرتا ہے''۔

2:22-23 ''جو کوئی بیٹے کا انکار کرتا ہے''۔ ظاہری طور عارفین جھوٹے اُستاد دعویٰ کرتے تھے کہ وہ خُدا کو جانتے ہیں لیکن وہ یسوع مسیح کے مُقام کو مرکزی نہ مانتے تھے، اُس کی تحقیر کرتے تھے اور اُس کا انکار کرتے تھے (بحولہ 4:1-6;5:11-12 یوحنا 5:23)۔

دُوسری صدی عیسوی کے عارفین کی تحاریر کی بُنیاد پر اور نئے عہدنامے میں موجود تاثرات اور ابتدائی کلیسیا کے آباء کی روشنی میں درج ذیل اعتقاد معرض وجود میں آتے ہیں:

2۔ وہ سکھاتے تھے کہ یسوع الٰہی تھا لیکن انسان نہ تھا کیونکہ رُوح اچھائی تھا لیکن مادہ (جسم) بدی تھا۔ اِس لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ مرتبہ خُداوندی کا تجسم ہوا ہو۔

3۔ وہ نجات کے بارے میں دو چیزیں سکھاتے تھے

ا۔ ایک گروہ دعویٰ کرتا تھا۔ کہ فرشتانہ درجہ منزلت کا خاص علم رُوح کی نجات لایا تھا جو کہ طبعی طور جسم کے کاموں سے غیر متعلقہ ہے۔

ب۔ ایک اور گروہ زوردار لہجے میں جسمانی پرہیزگاری کے بارے میں کہتا تھا (بحوالہ کُلسیوں 2:20-23)۔ وہ دعویٰ کرتے تھے کہ جسمانی خواہشات اور ضرورتوں کا مکمل انکار سچی نجات کیلئے لازمی ہے۔

2:23۔ٹیکسٹس ریسیپٹس میں یہ آیت حادثاتی طور پر اصل عبارت کو دُوسرا متوازی حوالہ جو کہ باپ کیلئے ہے کو حذف کرتے ہوئے مختصر کرتی ہے جو کہ یونانی بڑے حروف کی تحریر کے نُسخہ جات این، اے، بی اور سی میں مضبوطی سے حمایت کرتے ہیں۔

☆"جو اقرار کرتا ہے"۔ یہ آیت 22 (تین مرتبہ) اور 23 (ایک مرتبہ) اور 26 (ایک مرتبہ) میں "جو کوئی انکار کرتا ہے" کا بالکل اُلٹ ہے۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع: اعتراف، یوحنا 9:22-23 میں۔

☆"بیٹے کا"۔ خُدا کے ساتھ شراکت صرف بیٹے پر ایمان کے توسط سے ہی دستیاب ہے (بحوالہ 5:10-12,13)۔ یسوع ایک ترجیح نہیں ہے وہ باپ کیلئے واحد راستہ ہے (بحوالہ یوحنا 5:23;14:6)۔

2:24"جو تُم نے"۔ یہ یوحنا کو پڑھنے والے اور جھوٹے اُستادوں اور اُن کے پیروکاروں کو جو اُن کو چھوڑ چُکے ہیں کے درمیان ایک موثر موازنے کو ظاہر کرتا ہے (بحوالہ آیت 27)۔

☆"جو تُم نے شروع سے سُنا ہے وہی تُم میں قائم رہے"۔ یہ زمانہ حال عملی بصُورت آمر گرائمر کی رُو سے "تُم" پر زور کیساتھ ہے (جو کہ یونانی فقرے کی ابتدا پر ہے) جو کہ جھوٹے اُستادوں کے پیغام کا فرق مخالف ہے۔ یہ اُن دو وجوہات میں س ایک ہے جو مسیحیوں کا جھوٹے اُستادوں (جھوٹوں) پر غالب آنے کیلئے دی گئی ہیں۔ دُوسری آیات 20 اور 27 میں پائی جاتی ہے جہاں رُوح کے مسح کئے جانے کا ذکر ہے۔ دوبارہ انجیل دونوں طور پیغام اور شخصی ہونے کے طور فقرے "شروع سے" سے متعلقہ ہے (بحوالہ آیات 13,14 اور 24 [دو مرتبہ])۔ خُدا کا کلام دونوں مواد اور شخصی، دونوں تحریری اور زندہ ہے (بحوالہ 1:8,10;2:20,24)۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع: قائم رہنا، 2:10 پر۔

☆"اگر"۔ یہ تیسرے درجے کا شرطیہ فقرہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔ یہ "قائم رہنے" سے متعلقہ ملامت اور تنبیہ کو جاری رکھے ہے۔ قائم رہنے کا التوا ظاہر کرتا ہے

کہ وہ کبھی بھی جُدا نہ تھے (بحوالہ 2:18-19)۔ "قائم رہنے" کا طرز زندگی کا ثبوت یقین دہانی دلاتا ہے (بحوالہ یوحنا 15)۔ قائم رہنا ایک پیغام ہے جو سُنا جاتا ہے اور قبُول کیا جاتا ہے اور دونوں بیٹے اور باپ کے ساتھ ایک شراکت ہے (بحوالہ یوحنا 14:23) جو طرز زندگی کی ترجیحات میں دونوں مثبت (مُحبت) اور منفی طور (دُنیا سے انکار) کی صُورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

2:25"اور جس کا اُس نے ہم سے وعدہ کیا وہ ہمیشہ کی زندگی ہے"۔ ایک بار پھر آیت 25 میں اسم ضمیر بہت مبہم بات ہے اور خُدا باپ یا خُدا بیٹے کا حوالہ دیتے ہیں۔ ہوسکتا ہے یہ بامقصد ہو (جیسے کہ دُوسرا پطرس پہلا باب میں)۔ ظاہری طور یہ بیان بہت حد تک یوحنا 3:15-16 اور 6:40 کی طرح ہے۔ ایماندار کی اُمید خُدا کے وعدوں اور کردار میں قائم ہے (بحوالہ یسعیاہ 45:33,55:11)۔ ہماری دوستانہ شراکت تثلیثی خُدا کے ساتھ اُمید، جی ہاں، ابدی زندگی کے وعدے میں جاری ہوتی ہے (بحوالہ 5:13)۔ ابدی زندگی میں مشاہدہ کرنے والی خصُوصیات ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 2:26-27

۲۶۔ میں نے یہ باتیں تُمہیں اُن کی بابت لکھی ہیں جو تُمہیں فریب دیتے ہیں۔ ۲۷۔ اور تُمہارا وہ مسح جو اُس کی طرف سے کیا گیا تُم میں قائم رہتا ہے اور تُم اِس کے مُحتاج نہیں کہ کوئی

تُمہیں سکھائے بلکہ جس طرح وہ مسح جو اُس کی طرف سے کیا گیا تُمہیں سب باتیں سکھاتا ہے اور سچا ہے ہے اور جھوٹا نہیں اور جس طرح اُس نے تُمہیں سکھایا اُسی طرح تُم اُس میں قائم رہتے ہو۔

2:26 ''جو تُمہیں فریب دیتے ہیں''۔ یہ ایک زمانہ حال صفت فعلی ہے۔فریب دینے والے ہر دور میں ہوتے ہیں (بحوالہ متی 24:11,24؛ 7:15؛ 2 دؤسرا یوحنا 7)۔ یہ اکثر مخلص مذہب پرست ہوتے ہیں۔

2:27 ''وہ مسح''۔ یہ مسح کے نتیجے پر زور زور دینا دکھائی دیتا ہے نہ کہ ذریعہ (رؤح القدس) یا شامل عناصر (انجیل کی سچائیاں)۔مسح کیا جانا پُرانے عہدنامے کا خاص بُلاہٹ اور خُدا کا کسی کو خاص ذمہ داری سونپنے کی تیاری کا ایک نظریہ تھا۔ نبی، کاہن اور بادشاہوں کو مسح کیا جاتا تھا۔ یہ اصطلاح علم صرف سے متعلقہ طور اصطلاح ''مسیحا'' سے مناسبت رکھتی ہے۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: مسح یوحنا 11:12 پر۔
جھوٹے اُستاد خُدا کی طرف سے ایک خاص مُکاشفہ کا دعویٰ کرتے ہیں (یعنی خاص مسح)۔ یوحنا دعویٰ کرتا ہے کہ تمام ایمانداروں کو پہلے ہی حقیقی مسح مل چُکا ہے جب وہ مسح کیئے گئے پر بھروسہ رکھتے ہیں اور اُس کے رؤح سے بھرپُور رہوتے ہیں۔

☆ ''جو اُس کی طرف سے کیا گیا''۔ یہ ایک مضارع عملی علامتی ہے جو کسی ماضی کے تکمیل شُدہ کام کا اشارہ دیتا ہے۔''مسح کیا گیا'' آیت 24 میں ''تُم نے سُنا ہے'' کے متوازی ہے ۔انجیل (1) انفرادی طور ایمان کے ذریعہ سے (بحوالہ یوحنا 1:12) اور (2) سچائی کے جسم کے طور (بحوالہ دؤسرا یوحنا 9-10 پہلا کرنتھیوں 15:1-4) قبُول کی جانی چاہیئے ۔ یہ دونوں عمل رؤح القدس کی درمیانیت سے ممکن ہیں۔

☆ ''اور تُم اُس کے مُحتاج نہیں کہ کوئی تُمہیں سکھائے''۔ آیت 27، آیت 20 کے متوازی ہے (یعنی نیا عہد، بحوالہ یرمیاہ 31:34)۔ یوحنا مسلسل موضوعات استعمال کرتا ہے (آیات 20,24,27)۔رؤح اُلقدس نہ کہ عارفین جھوٹے اُستاد ہمارے دوستانہ اور واجبی اُستاد ہیں (بحوالہ یوحنا 14:26)۔ بحر حال اِس کا یہ مطلب نہیں کہ دفتر اور اُستادوں کی نعمت ابتدائی کلیسیا اور آج سر گرم عمل نہیں ہے (بحوالہ افسیوں 4:11 اعمال 13:1 دؤسرا کرنتھیوں 12:28)۔ اِس کا سادہ طور مطلب ہے کہ نجات سے متعلقہ بُنیادی چیزیں رؤح اُلقدس اور بائبل سے آتی ہیں نہ کہ کسی خاص عطا کردہ انسانی اُستاد سے، حالانکہ وہ اکثر اِسے بطور ذریعہ استعمال کرتا ہے۔

☆ ''بلکہ جس طرح وہ مسح جو اُس کی طرف سے کیا گیا تُمہیں سب باتیں سکھاتا ہے اور سچا ہے ہے اور جھوٹا نہیں''۔ ہر مسیحی کے شعور میں رؤح اُلقدس کا مقطر ہوتا ہے۔ ہمیں رؤح کی مہربان قیادت کی سچائی اور اخلاقیات کے معاملے میں حساس ہونا چاہیئے۔

☆ ''اور جس طرح اُس نے تُمہیں سکھایا اُسی طرح تُم اُس میں قائم رہتے ہو''۔ یہ زمانہ حال عملی بصُورت امر ہے۔ یوحنا وسعت کے ساتھ اِس خط میں اپنے پڑھنے والوں کیلیئے یقین دہانی کے عنصر کے طور ''قائم رہنے'' کا نظریہ استعمال کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 15)۔ بائبل کا ایمان ایک عہد ہے جس میں خُدا شروعات کرتا ہے اور ایجنڈا طے کرتا ہے لیکن ہمیں ردعمل کرنا چاہیئے اور مستقل رہنا چاہیئے (قائم)۔ اِس میں دونوں الٰہی پہلو اور انسانی پہلو قائم رہنے میں شامل ہیں۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کرسکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلیئے ہیں۔

1۔ جھوٹے اُستادوں کے اعتقاد بیان کریں۔

2۔ ایسا ثبوت بتائیں جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ ہم حقیقی طور نجات پاچکے ہیں۔

3۔ عاداتی گُناہ اور گُناہ کے جُداگانہ اعمال کے درمیان تعلق بیان کریں۔

4۔ مُقدسین کی ثابت قدمی اور ایمانداروں کے تحفظ کے درمیان تعلق بیان کریں۔

5۔ انسان کے تین دُشمنوں کا اندراج اور تعریف بیان کریں۔

پہلا یوحنا 2:28-3:24 (I John 2:28-3:24)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
خُدا کے بچوں کی مانند رہیں	خُدا کے بچے	راست چال چلن میں ظاہر کیا	خُدا کے بچے	خُدا کے بچے
(2:29-4:6)	3:1-3	گیا اولاد سے متعلقہ تعلق	2:28-3:3	2:28-3:3
2:29-3:2	3:4-6	3:1-10	گُناہ اور خُدا کا فرزند	
	3:7-8		3:4-9	3:4-10
	3:9-10			
پہلی شرط: گُناہ سے کنارہ کریں	ایک دُوسرے سے مُحبت کریں	ایک دُوسرے کیلئے مُحبت	مُحبت کی اہمیت	ایک دُوسرے سے مُحبت کریں
3:3-10	3:11-12	3:11-18	3:10-15	3:11-18
	3:13-18			
دُوسری شرط: حُکموں کو مانیں	خُدا کے سامنے دلیری	مسیحیوں کی یقین دہانی	مُحبت کی کاملیت	خُدا کے سامنے دلیری
خاص طور پر زندگی	3:19-24		3:16-23	3:19-24
3:11-24		3:19-24	رُوح کی سچائی اور جھوٹی رُوح	
			3:24-4:6	

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii)
عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

سیاق و سباق کی بصیرت:

ا۔ باب 2 عارفین جھوٹے اُستادوں کی جانب راغب ہوتا ہے (خاصکر دوسیت عقیدے کے عارفین جو یسوع کی انسانیت کو جھُٹلاتے تھے)۔

ب۔ باب تین جھوٹے اُستادوں کے بارے میں اشارے دینا جاری رکھتا ہے جو نجات کو اصُول اخلاقیات اور ضابطہ اخلاق سے جُدا کرتے ہیں۔

الفاظ وفقرات کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 2:28-3:3

۲۸۔غرض اے بچو! اُس میں قائم رہو تا کہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو اور ہم اُس کے آنے پر اُس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ ۲۹۔اگر تُم جانتے ہو کہ وہ راستباز ہے تو یہ بھی جانتے ہو کہ جو کوئی راستبازی کے کام کرتا ہے وہ اُس سے پیدا ہوا ہے۔ ۳/۱۔دیکھو باپ نے ہم سے کیسی مُحبت کی ہے کہ ہم خُدا کے فرزند کہلائے اور ہم ہیں بھی۔ دُنیا ہمیں اِس لئے نہیں جانتی کہ اُس نے اُسے بھی نہیں جانا۔ ۲۔عزیزو! ہم اِس وقت خُدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کُچھ ہوں گے۔ اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔ ۳۔اور جو کوئی اُس سے یہ اُمید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے۔

2:28 ''اِس پر تبصرہ نگاروں میں بہت بحث ہو چُکی ہے کہ کیا نیا پیرا آیت 28,29 یا 3:1 سے شروع ہونا چاہیئے۔ آیت 27 اور 28 میں دہراؤ کی وجہ سے پیرے کی تقسیم یہاں سے شروع ہونی چاہیئے۔

☆ ''قائم رہو''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی بصُورت آمر ہے۔ یہ تیسرا زمانہ حال بصُورت آمر ہے جو مسیحی قائم رہنے کیلئے استعمال ہوا ہے (بحوالہ آیات 19,24)۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع یوحنا 8:31 پر۔

☆ '' کہ جب وہ ظاہر ہو''۔ یہ تیسرے درجے کا شرطیہ جملہ ہے آیت 29 کی طرح اور 3:2 کی طرح یعنی کہ ''جب یسوع ظاہر ہوگا''۔ یہ کسی غیر یقینی واقعہ کی بات کرنے کا مطلب نہیں ہے بلکہ ایک نامعلوم وقت کی بات ہے۔ اور جب یہ ہوگا تو وہ سچے ایمانداروں کو قائم پائے گا۔

☆ ''تو ہمیں دلیری ہو''۔ ''دلیری'' کیلئے یونانی لفظ (parrhesia) ''آزادانہ بات چیت کرنے'' کی بُنیاد سے لیا گیا ہے۔ یقین دہانی موجودہ طرزِ زندگی ہے جو ایمانداروں کے علم اور یسوع مسیح کی انجیل پر بھروسے کی بُنیاد ہے۔ یہ نئے عہدنامے میں بہت سے مختلف انداز میں استعمال ہوا ہے۔

1۔ درج ذیل سے متعلقہ دلیری، بیباکی یا یقین دہانی:
   ا۔ آدمیوں (بحوالہ اعمال 2:29;4:13,31 دوُسرا کرنتھیوں 3:12 افسیوں 6:19)
   ب۔ خُدا (بحوالہ پہلا یوحنا 2:28;3:21;4:12;5:14 عبرانیوں 3:6;4:16;10:19)
2۔ آزادانہ، واضح اور غیر مبہم طور بات کرنا (بحوالہ مرقس 8:32 یوحنا 7:13;10:24;11:14;16:25 اعمال 28:31)
3۔ لوگوں میں کھُلے عام بات کرنا (بحوالہ یوحنا 7:26;11:54;18:20)
4۔ مُشکل حالات میں بیباکی سے مُنادی کرنے کیلئے متعلقہ صُورت (parrhesiazomai) استعمال ہوئی ہے (بحوالہ اعمال 18:26;19:8 افسیوں 6:20 پہلا تھسلنیکیوں 2:2)۔

اِس سیاق وسباق میں یہ قیامت سے متعلقہ دلیری کا حوالہ ہے۔ ایماندار مسیح کی آمدِ ثانی سے خوفزدہ نہیں ہیں وہ اِسے پُراعتماد جذبے سے گلے لگاتے ہیں کیونکہ وہ مسیح میں قائم ہیں اور مسیح کی سی زندگی گُزارتے ہیں۔

☆ NASB	''اور اُس سے شرمندگی سے پیچھے نہ ہٹیں''	NKJV	''اور اُس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں''
NRSV	''اور اُس کے سامنے شرمندہ نہ ٹھہریں''	TEV	''اور اُس سے شرمندگی میں نہ چھُپیں''
NJB	''اور اُس سے شرمندگی میں پیچھے نہ ہٹیں''		

یہ ایک مضارع مجہول (مختصر) موضوعاتی ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ یوُں سمجھا جا سکتا ہے (1) ایماندار از خُود شرمندہ ہو رہے ہیں (NASB,TEV,NJB) یا (2) ایمانداروں کو شرمندہ کیا جا رہا ہے (NRSV)۔ ایمانداروں کو دیکھنا ہے اور مسیح کی آمد پر شادمانی کرنا ہے مگر وہ جو خُود غرضی اور دُنیاوی طور طریقوں میں رہے ہیں وہ یقیناً اُس کے ظاہر ہونے پر حیران ہونگے اور مُصیبت میں پھنسیں گے۔ ایمانداروں کی عدالت ہوگی (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 5:10)۔

☆''اُس کے آنے پر''۔ یہ آمدِ ثانی کا حوالہ ہے۔ یہ لفظ Parousia صرف یہاں یوحنا کی تمام تحاریر میں استعمال ہوا ہے اور اِس میں جلد ہونے والے شاہی دورے کا اشارہ ہے

خصُوصی موضوع: مسیح کی آمد کیلئے نئے عہدنامے کی اصطلاحات

یہ لغوی طور ''قبل از پیروشیہ Parousia'' ہے جس کا مطلب ''موجودگی'' ہے اور یہ شاہی دورے کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ دیگر نئے عہدنامے کی اصطلاحات جو آمدِ ثانی کیلئے استعمال ہوئی وہ یہ ہیں (1) epiphaneia ''رُوبرُو ظاہر ہونا''؛ (2) apokalupis ''ظاہر ہونا''؛ اور (3) ''خُداوند کا دن'' اور اِس فقرے کے متفرقات ہیں۔ اِس حوالے میں ''خُداوند'' سے قبل آنے والے دونوں یہواہ بمطابق آیات 10 اور 11 اور یسوع بمطابق آیات 7,8,14 ہیں۔ یہ گرائمر کی رُو سے ابہام نئے عہدنامے کے لکھاریوں کا یسوع کا مرتبہ خُداوندی کے دعویٰ کیلئے ایک عام تکنیک تھی۔

نیا عہدنامہ مجموعی طور پُرانے عہدنامے کے دُنیاوی تناظر کے دائرہ کار میں ہے جو دعویٰ کرتا ہے

1۔ موجودہ بدی کا بغاوتی دور

2۔ راستبازی کا آنے والا نیا دور

3۔ یہ رُوح کے وسیلے سے مسیحا کے کام کی بدولت لایا جائے گا (مسح کئے گئے)

بتدریج بڑھنے والے مُکاشفہ کا الہیاتی تعلّی لازم ہوتا ہے کیونکہ نئے عہدنامے کے لکھاری اسرائیل کی توقعات کو قدرے کم کرتے ہیں۔ عسکری کے بجائے، قومیت پر مرکوز (اسرائیل) مسیحا کی آمد یعنی دو آمدیں تھیں۔ پہلی آمد ناصرت کے یسوع کی صُورت میں مرتبہ خُداوندی کا تجسم، یعنی حمل میں پڑنا اور پیدا ہونا تھی۔ وہ یسعیاہ 53 کے مطابق غیر عسکری، غیر عدالتی اور ''دُکھ اُٹھانے والے خادم'' کے طور آیا، نیز زکریاہ 9:9 کے مطابق گدھی کے بچے پر (نہ کہ جنگی گھوڑے یا شاہی خچر پر سوار) ایک خاکسار سوار کی طرح۔ پہلی آمد نئے مسیحائی دور یعنی خُدا کی بادشاہت کا آغاز کرتی ہے۔ ایک طرح سے بادشاہت یہاں ہے لیکن یقیناً دُوسری طرح یہ ابھی بہت دور ہے۔ یہ مسیحا کی دونوں آمدوں کے درمیان میں تناؤ ہے جو ایک طرح سے دو یہودی ادوار کا الجھاؤ ہے جو غیر ساعتی تھا یا کم از کم پُرانے عہدنامے سے غیر واضح تھا۔ حقیقت میں یہ دوہری آمد یہواہ کی تمام انسانوں کو کفارہ دینے کی عہد بندی پر زور دیتی ہے (بحوالہ پیدائش 3:15;12:3 خُروج 19:5 اور نبیوں کی مُنادی خاص طور پر یسعیاہ اور یوناہ کی)۔ کلیسیا پُرانے عہدنامے کی نبوت کی تکمیل کا انتظار نہیں کرتی ہے کیونکہ بہت سی نبوتیں پہلی آمد کا حوالہ دیتی ہیں (بحوالہ بائبل کو اپنی پُوری قدر و قیمت کے ساتھ کیسے پڑھا جائے، صفحات 166-165)۔ ایماندار جو توقع کرتے ہیں وہ جی اُٹھنے والے بادشاہوں کے بادشاہ، خُداوندوں کے خُدا کی جلالی آمد ہے، زمین پر راستبازی کے نئے دور کی متوقع تاریخی تکمیل ہے جیسے وہ آسمان پر ہے (بحوالہ متی 6:10)۔ پُرانے عہدنامے کی پیشکاری غیر درُست بلکہ نامکمل تھی۔ وہ دوبارہ آئے گا جیسے کہ نبیوں نے پیشن گوئی کی ہیں یہواہ کی قوت اور اختیار کے ساتھ۔

آمدِ ثانی بائبل کی اصطلاح نہیں ہے مگر تصور مُکمل نئے عہدنامے کا دُنیاوی نظریہ اور ڈھانچہ تشکیل دیتا ہے۔ خُدا یہ سب کُچھ درُست کرے گا۔ اُس کی صُورت پر بنائے گئے انسان اور خُدا کے درمیان شراکت بحال ہو جائے گی۔ بدی کی عدالت ہوگی اور ہٹا دی جائے گی۔ خُدا کا مقصد نہ ناکام ہو سکتا ہے اور نہ ہوگا۔

2:29 ''اگر''۔ یہ ایک تیسرے درجے کا شرطیہ جملہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔ یہاں یہ فرضی علم کا حوالہ دیتا ہے جس کی ایماندار شراکت کرتے ہیں مگر جھوٹے اُستاد چھوڑ چکے ہیں۔

☆''تُم جانتے ہو''۔ یہ یا تو زمانہ حال عملی علامتی ہے جو جاری علم کو بیان کرتا ہے یا ایک زمانہ حال عملی بصُورت آمر ہے جو ایمانداروں کے ضروری علم کی بات کرتا ہے۔

☆''وہ''۔ آیت 28;2:1 اور 3:7 ظاہر کرتی ہے کہ یہ یسوع کا حوالہ ہے۔ بحرحال آخری اسم ضمیر ''اُس سے پیدا ہوا ہے'' خُدا باپ کا حوالی دکھائی دیتا ہے کیونکہ فقرہ ''خُدا سے پیدا'' اکثر استعمال ہوا ہے (بحوالہ 1:13 یوحنا 3:9;4:7;5:1,4,18)۔

☆''راستباز۔۔۔۔راستبازی''۔ یہ ایک متوقع خاندانی خصُوصیت ہے۔

خصُوصی موضوع: راستبازی

’’راستبازی‘‘ ایک ایسا اہم موضوع ہے جس کا بائبل کے طالب علم کو شخصی وسیع نظریہ کے طور قائم کرنا چاہئیے۔ پُرانے عہد نامے میں خُدا کا کردار ’’راست‘‘ یا ’’صالح‘‘ کے طور بیان کیا گیا ہے۔ میسو پوتیمین اصطلاح از خُود دریائی سرکنڈے سے نکلی ہے جو تعمیراتی آلے کے طور دیواروں اور باڑوں کے سیدھا پن کا جائزہ لینے کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ خُدا اِس اصطلاح کو استعراتی طور اپنی ذاتی فطرت کیلئے چُنتا ہے۔ وہ براہ راست کنارہ (پیمانہ) ہے جس سے تمام چیزوں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ یہ نظریہ خُدا کی راستبازی اور اُس کے ساتھ ساتھ اُس کے عدالت کرنے کے حق کا دعویٰ کرتا ہے۔

انسان خُدا کی صُورت پر بنایا گیا (بحوالہ پیدائش 1:26-27;5:1,3;9:6)۔ انسان خُدا کے ساتھ شراکت کیلئے تخلیق کئے گئے تھے۔ تمام تخلیق خُدا اور انسان کے درمیان باہمی تعلقات کیلئے ایک تخت گاہ یا میدان عمل ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کی افضل تخلیق، انسان اُسے جانیں، اُس سے مُحبت رکھیں خدمت کریں اور اُس کی طرح ہوں۔ انسان کی وفاداری کی آزمائش کی گئی (بحوالہ پیدائش 3) اور ابتدائی جوڑا اُس آزمائش میں ناکام ہو گیا۔ اِس کے نتیجے میں خُدا اور انسان کے درمیان تعلق ٹوٹ گیا (بحوالہ پیدائش 3 رومیوں 5:12-21)۔

خُدا اِس شراکت کو بحال کرنے اور اِس کی درستگی کا وعدہ کرتا ہے (بحوالہ پیدائش 3:15)۔ وہ ایسا اپنی مرضی اور اپنے بیٹے کے ذریعے کرتا ہے (بحوالہ رومیوں 1:18-3:20)۔ پہلے گُناہ کے بعد، خُدا کا بحالی کی طرف پہلا قدم اپنی دعوت اور انسان کے نادم، وفاداری اور تابعدار ردعمل کے طور عہد بندی کے نظریہ کی بُنیاد پر تھا۔ پہلے گُناہ کی بنا پر انسان اپنے مناسب کاموں کے اہل نہ رہے تھے (بحوالہ رومیوں 3:21-31 گلتیوں 3)۔ خُدا کو از خُود عہد کی بحالی کیلئے جو انسان نے توڑا تھا کیلئے شروعات کرنا پڑی۔ اُس نے ایسا یُوں کیا:

1۔ گُناہ گار انسان کو مسیح کے کام کے وسیلے سے راستباز ٹھہرانے سے (عدالت سے متعلقہ راستبازی)
2۔ مسیح کے کام کے وسیلے سے انسانوں کو مفت راستبازی دینے سے (منسوب راستبازی)
3۔ بسنے والا رُوح فراہم کرتے ہوئے جو انسانوں میں راستبازی پیدا کرتا ہے (اخلاقی راستبازی)
4۔ خُدا کی صُورت بحال کرتے ہوئے مسیح کے وسیلے سے ایمانداروں میں باغ عدن کا تعلق بحال کرتے ہوئے (بحوالہ پیدائش 1:26-27)۔ (تعلقاتی راستبازی)

بحر حال، خُدا عہد بندی کا ردعمل چاہتا ہے۔ خُدا فرمان جاری کرتا (یہ کہ مفت دیتا ہے) اور مہیا کرتا ہے مگر انسانوں کو ردعمل کرنا چاہئیے اور درج ذیل میں ردعمل جاری رکھنا چاہئیے:

ا۔ توبہ
۲۔ ایمان
۳۔ طرز زندگی کی تابعداری
۴۔ ثابت قدمی

راستبازی، اِس لئے خُدا اور اُس کی افضل تخلیق کے درمیان ایک عہد کا باہمی عمل ہے۔ یہ خُدا کے کردار، مسیح کے کام اور رُوح کی اہلیت کی بُنیاد پر ہے جس کا ہر فرد کو شخصی اور مناسب طور مسلسل ردعمل کرنا چاہئیے۔ نظریہ ’’ایمان کی بدولت واجبیت‘‘ کہلاتا ہے۔ نظریہ انجیل میں ظاہر کیا جاتا ہے مگر اِن اصطلاحات میں نہیں۔ اِسے بُنیادی طور پر پولُوس بیان کرتا ہے جو یونانی اصطلاح ’’راستبازی‘‘ اُس کی مختلف صُورتوں میں کوئی سو مرتبہ سے زائد استعمال کرتا ہے

پولُوس ایک تربیت یافتہ ربی ہونے کے ناطے اصطلاح dikaiosune اصطلاح SDQ کے عبرانی معنوں میں استعمال کرتا ہے جو یونانی توریت میں استعمال ہوئی ہے نہ کہ یونانی ادب سے۔ یونانی تحاریر میں اصطلاح کسی ایسے سے تعلق رکھتی ہے جو معاشرے اور مرتبہ خُداوندی کی توقعات کے موافق ہے۔ عبرانی معنوں میں یہ ہمیشہ روایتی اصطلاحات میں تشکیل پاتی ہے۔ یہواہ ایک راست، اخلاقی اور نیک خُدا ہے۔ وہ اپنے لوگوں میں اپنے کردار کی عکاسی چاہتا ہے۔ نجات پانے والے انسان ایک نئی تخلیق بنتے ہیں۔ اور یہ نیا پن نتیجہ طور خُدا خوفی (رومن کاتھولک کی واجبیت پر مرکوز) کا نیا طرز زندگی لاتا ہے۔ چونکہ اسرائیل مذہب کی بُنیاد پر حکومت تھی اِس لئے وہاں سیکولر (معاشرتی اقدار) اور پوتر (خُدا کی مرضی) کے درمیان کوئی واضح خاکہ نہ تھا۔ اِس فرق کا اظہار عبرانی اور یونانی اصطلاحات کو انگریزی میں ترجمہ کرنے سے ہوتا ہے۔ یعنی ’’راست‘‘ (معاشرے سے متعلقہ) اور ’’راستبازی‘‘ (مذہب سے متعلقہ)۔

یسوع کی انجیل (خُوشخبری) یہ ہے کہ برگشتہ انسان کو خُدا کے ساتھ شراکت میں بحال کر دیا گیا ہے۔ پولُوس کا قول محال یہ ہے کہ خُدا مسیح کے وسیلے سے قصُورواروں کو بے گُناہ ٹھہراتا

ہے۔ یہ باپ کی مُحبت ، رحم اور فضل، بیٹے کی زندگی، موت اور جی اُٹھنا اور روُح اُلقدس کی رفاقت اور انجیل کی تحریک سے تکمیل پا تا ہے۔ واجبیت خُدا کا ایک مفت عمل ہے مگر یہ خُدا خوفی میں جاری ہونا چاہیے (اگسٹین کا مقام جو دونوں کی عکاسی کرتا ہے یعنی انجیل کی مفت فراہمی پر اصلاحاتی زور اور رومن کاتھولک کا وفاداری اور محبت کی تبدیل شُدہ زندگی پر زور)۔ اصلاح کاروں کیلئے اصطلاح ''خُدا کی راستبازی'' ایک بےجنس فاعل ہے (یعنی گُناہگار انسان کو خُدا کے نزدیک قابل قبُول ٹھہرانے کا عمل [نظریاتی تطہیر]، جبکہ کاتھولک کیلئے یہ موضوعاتی بےجنس ہے جو مذید خُدا کی طرح ہونے کا عمل ہے (تجرباتی بتدریج بڑھنے والی تطہیر)۔ حقیقت میں یہ یقیناً دونوں ہیں۔

میری نظر میں تمام بائبل پیدائش 4 سے لیکر مُکاشفہ 20 تک یہ خُدا کا عدن کی شراکت کی بحالی کا اندراج ہے۔ بائبل زمینی پس منظر میں خُدا اور انسان کی شراکت سے شروع ہوتی ہے (بحوالہ پیدائش 2-1) اور بائبل اِسی منظر میں اختتام پذیر ہوتی ہے (بحوالہ مُکاشفہ 22-21)۔ خُدا کی صُورت اور مقصد بحال ہوگا۔

درج بالا گفتگو کو قلم بند کرنے کیلئے درج ذیل چُنے گئے نئے عہد نامے کے حوالوں پر غور کریں جو یونانی الفاظی گروہ کو بیان کرتے ہیں۔

1۔ خُدا راستباز ہے (اکثر خُدا بطور منصف سے تعلق رکھتا ہے)
 ا۔ رومیوں 3:26
 ب۔ دوُسرا تھسلنیکیوں 1:5-6
 ج۔ دوُسرا تیمتھیس 4:8

2۔ یسوع رساتباز ہے
 ا۔ اعمال 3:14;7:52;22:14 (مسیحا کا لقب)
 ب۔ متی 27:19
 ج۔ پہلا یوحنا 2:1,29;3:7

3۔ خُدا کی اپنی تخلیق کیلئے مرضی راستبازی ہے
 ا۔ احبار 19:2
 ب۔ متی 5:48 (بحوالہ 5:17-20)

4۔ خُدا کے راستبازی پیدا کرنے اور مہیا کرنے کے ذرائع
 ا۔ رومیوں 3:21-31
 ب۔ رومیوں 4
 ج۔ رومیوں 5:6-11
 د۔ گلتیوں 3:6-14
 ر۔ خُدا کی طرف سے دیا گیا
  ا۔ رومیوں 3:24;6:23
  ۲۔ پہلا کرنتھیوں 1:30
  ۳۔ افسیوں 2:8-9
 س۔ ایمان سے پایا گیا
  ا۔ رومیوں 1:17;3:22,26;4:3,5,13;9:30;10:4,6,10
  ۲۔ پہلا کرنتھیوں 5:21
 ص۔ بیٹے کے کاموں کے وسیلے سے
  ا۔ رومیوں 5:21-31
  ۲۔ دوُسرا کرنتھیوں 5:21

۳۔ فلپیوں 2:6-11

5۔ خُدا کی مرضی یہ ہے کہ اُس کے پیروکار راستباز ہوں

ا۔ متی 5:3-48;7:24-27

ب۔ رومیوں 2:13;5:1-5;6:1-23

ج۔ دُوسرا کرنتھیوں 6:14

د۔ پہلا تمیتھیس 6:11

ر۔ دُوسرا تمیتھیس 2:22;3:16

س۔ پہلا یوحنا 3:7

ص۔ پہلا پطرس 2:24

6۔ خُدا دُنیا کی عدالت راستبازی سے کرے گا

ا۔ اعمال 17:31

ب۔ دُوسرا تمیتھیس 4:8

راستبازی خُدا کی خصُوصیت ہے جو گُناہ گار انسان کو مفت مسیح کے وسیلے سے دی گئی۔ یہ

ا۔ خُدا کا فیصلہ ہے

ب۔ خُدا کی نعمت ہے

ج۔ مسیح کا عمل ہے

لیکن یہ راستباز بننے کا عمل بھی ہے جو بڑی قوت اور مستعدی سے جاری رکھنا چاہیئے۔ یہ ایک دن آمدِ ثانی پر انجام پذیر ہوگا۔ خُدا کے ساتھ شراکت نجات پر بحال ہوتی ہے لیکن زندگی کے دوران ترویج پاتی ہے تاکہ موت یا پیروشیہ پر روُبرُو مقابلہ کر سکیں۔

یہاں IVP کی ''پولُوس اور اُس کے خطوط کی لُغت'' سے لیا گیا ایک اچھا اقتباس درج ذیل ہے۔

''کیلون، لوُتھر سے قدرے زیادہ خُدا کی راستبازی کے تعلقاتی پہلو پر زور دیتا ہے۔ لوُتھر کا خُدا کی راستبازی کا نظریہ بے گُناہ ٹھہرانے کا پہلو لئے لگتا ہے۔ کیلون رابطہ کاری کی انوکھی فطرت یا خُدا کی ہمیں راستبازی دستیاب ہونے پر زور دیتا ہے'' (صفحہ 834)۔

میرے لئے ایماندار کے خُدا کے ساتھ تعلق کے تین پہلو ہیں:

ا۔ انجیل ایک شخص ہے (مشرقی کلیسیا اور کیلون اِس پر زور دیتے ہیں)

۲۔ انجیل سچائی ہے (اگسٹین اور لوُتھر اِس پر زور دیتے ہیں)

۳۔ انجیل ایک تبدیل زندگی ہے (کاتھولک اِس پر زور دیتے ہیں)

یہ تمام درست ہیں اور انہیں ایک صحتمند، مربُوط بائبل کی مسیحیت میں جُڑے رہنا چاہیئے۔ اگر اِن میں سے کسی پر بھی زیادہ زور دیا جائے یا اُس کی تحقیر کی جائے تو مسئلہ پیدا ہوگا۔

ہمیں یسوع کو قبُول کرنا چاہیئے!

ہمیں انجیل پر ایمان رکھنا چاہیئے!

ہمیں مسیح کی سی طرزِ زندگی کی تقلید کرنی چاہیئے!

☆ ''پیدا''۔ یہ ایک کامل مجہول علامتی ہے جس کا مطلب ہے کسی بیرونی ذریعے، خُدا کے وسیلے سے لائی گئی طے شُدہ صُورتحال (بحوالہ یوحنا 3:3)۔ ایک اور خاندانی استعارے

کے استعمال سے مسیحیت (یہ ایک خاندان ہے) کو بیان کرنے پر غور کریں۔ 3:1d پر نوٹ دیکھیں۔

3:1 ''دیکھو کیسی مُحبت''۔ مُحبت کیلئے اصطلاحات جو یہاں استعمال ہوئی اور پُورے پہلا یوحنا میں وہ agapao (فعل) یا agape (اسم بحوالہ 2:5,15; 3:1,16,17;4:7,8,9,10,12,16,17,18;5:3) ہے۔ یہ اصطلاح کلاسیکل یونانی میں استعمال ہوئی تھی مگر اکثر نہیں۔ یہ یُوں لگتا ہے کہ ابتدائی کلیسیا نے اِسے انجیل کی روشنی میں دوبارہ وضع کیا ہے۔ یہ گہری قائم رہنے والی مُحبت کا مظہر بنا۔ اِسے ''خُدا کی طرح کی خُود پیش کرنے والی مُحبت'' کہنا مناسب ہوگا کیونکہ یوحنا کی انجیل میں یہ فیلیو phileo کے ساتھ استعمال ہوا ہے (بحوالہ 21:15,16,17 ;5:20;11:3,36;12:25;15:19;16:27;20:2)۔ بحرحال یہ دلچسپ بات ہے کہ یہ ہمیشہ (پہلا یوحنا میں) ایمانداروں کی ایمانداروں کیلئے مُحبت کی مناسبت سے استعمال ہوا ہے۔ یسوع کے ساتھ شراکت اور ایمان ہمارے مرتبہ خُداوندی اور انسانیت کے تعلقات کو تبدیل کرتا ہے۔

☆ ''باپ نے ہم سے کی ہے''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔ اِس زمانے کا استعمال، خُدا کی مسیح میں نجات کی نعمت کی مناسبت سے ایمانداروں کے تحفظ کی مذہبی الٰہیات کی ایک بائبل کی بُنیاد ہے (بحوالہ یوحنا 10 افسیوں 2:5,8;3:14;5:1)۔

خصُوصی موضوع: کسی کی نجات کیلئے نئے عہد نامے کے ثبوت

یہ درج ذیل کی بُنیاد پر ہے:

۱۔ باپ کا کردار (بحوالہ یوحنا 3:16)، بیٹے کا کام (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 5:21) اور روُح اُلقدس کی مُنادی (بحوالہ رومیوں 8:14-16)، محض انسانی کارکردگی پر نہیں، تابعداری کیلئے قابل ادا معاوضہ کے طور نہیں، نہ محض کوئی عقیدہ۔

۲۔ یہ ایک نعمت ہے (بحوالہ رومیوں 3:24;6:23 افسیوں 2:5,8-9)

۳۔ یہ ایک نئی زندگی، دُنیا کا نیا نظارہ (بحوالہ یعقوب اور پہلا یوحنا)

۴۔ یہ ایک علم (انجیل)، شراکت (یسوع میں اور یسوع کے ساتھ) اور نیا طرز زندگی (روُح کی ہدایت سے مسیح کی طرح ہونا) ہے یعنی تمام تینوں ہیں نہ کہ ازخُود ایک ایک کر کے۔

☆ ''کہ ہم کہلائے''۔ یہ ایک مضارع مجہول موضوعاتی ہے جو ایک خُدا کی طرف سے دیئے گئے اعزازی لقب (خُدا کے فرزند) کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے

☆ ''خُدا کے فرزند''۔ یہ 2:29-3:10 کی تاکید ہی ہے۔ یہ ہماری نجات میں خُدا کے کام کی تصدیق ہے (یوحنا 6:44,65)۔ یوحنا ایمانداروں کے مرتبہ خُداوندی کے ساتھ نئے تعلق کو بیان کرنے کیلئے خاندانی اصطلاحات استعمال کرتا ہے (بحوالہ 2:29;3:1,2,9,10 یوحنا 1:12)۔
یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ یوحنا (بحوالہ یوحنا 3:3) اور پطرس (بحوالہ پہلا پطرس 1:3,23) خاندانی استعارہ ''نئے سرے سے پیدا ہونا'' استعمال کرتا ہے جبکہ پولُوس ''متبنیٰ'' کا خاندانی استعارہ استعمال کرتا ہے (بحوالہ رومیوں 8:15,23;9:4 گلتیوں 4:15 افسیوں 1:5) اور یعقوب خاندانی استعارہ ''پیدا'' (بحوالہ یعقوب 1:18) یا ''پہلا پھل'' ایمانداروں کے مسیح کے وسیلے سے خُدا کے ساتھ نئے تعلق کو بیان کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ مسیحیت ایک خاندان ہے۔

☆ ''اور ہم ہیں بھی''۔ یہ ایک زمانہ حال علامتی ہے یہ فقرہ بائبل کے کنگ جیمز ورژن میں نہیں پایا جاتا۔ بحرحال یہ فقرہ بہت سوں میں سے کئی قدیم یونانی نُسخہ جات (P47, N, A, B, C) میں ظاہر نہیں ہوتے۔

☆ ''دُنیا ہمیں اِس لئے نہیں جانتی'' اصطلاح ''دُنیا'' الٰہیاتی طور اُسی انداز میں استعمال ہوئی ہے جیسے 2:15-17 میں۔ دُنیا خُدا سے الگ ہو کر کام کرنے والے منظّم انسان معاشرے کو ظاہر کرتی ہے (بحوالہ یوحنا 15:18-19;17:14-15)۔ دُنیا میں اذیتیں سہنا اور رد کیا جانا ہماری مسیح میں حیثیت کیلئے ایک اور ثبوت ہے (بحوالہ متی 5:10-16)۔

☆"کہ اُس نے اُسے بھی نہیں جانا"۔ یہ ظاہری طور خُدا باپ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ یوحنا کی انجیل میں یسوع بار بار کہتا ہے کہ دُنیا اُسے نہیں جانتی (بحوالہ یوحنا 8:19,55;15:18,21;16:3)۔ پہلا یوحنا میں اسم ضمیر مبہم ہیں۔ اِس سیاق وسباق میں گرائمر کی رُو سے پہلے واقع ہونے والا باپ ہے لیکن الہیاتی حوالے سے آیت 2 میں بیٹا ہے۔ بحرحال یوحنا میں یہ بامقصد ابہام ہے کیونکہ یسوع کو دیکھنا خُدا کو دیکھنا ہے (بحوالہ یوحنا 12:45;14:9)۔

3:2 "اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کُچھ ہونگے"۔ یہ یوحنا کی آخری گھڑی کے واقعات کو بیان نہ کرنے کی اہلیت کی بات ہے (بحوالہ اعمال 1:7)۔

☆"جب وہ ظاہر ہوگا"۔ اصطلاح "جب" تیسرے درجے کے شرطیہ فقرے کو متعارف کرواتا ہے۔ یہ یہاں آمدِ ثانی پر سوال اُٹھانے کیلئے نہیں بلکہ اِس کے نامعلوم وقت کو ظاہر کرنے کیلئے استعمال ہوا ہے۔

☆"تو ہم بھی اُس کی مانند ہونگے"۔ اِس میں ہمارا مسیح کا سا انجام آخرت شامل ہے (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 3:18 افسیوں 4:13 فلپیوں 3:21 اور کُلسیوں 3:4)۔ یہ اکثر "جلال ظاہر کرنا" کہلاتا ہے (بحوالہ رومیوں 8:28-30)۔ یہ ہماری نجات کا عروج ہے۔ یہ الہیاتی تجسم خُدا کی صُورت کی اپنی مرضی پر بنائے گئے انسانوں مکمل بحالی سے تعلق رکھتی ہے (بحوالہ پیدائش 1:26;5:1-3;9:6)۔ خُدا کے ساتھ دوستانہ شراکت دوبارہ ممکن ہے۔

☆"کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے"۔ اُسے اپنی برپُوری میں دیکھنے کا مطلب ہے کہ ہم اُس کی مرضی میں تبدیل ہوجائینگے۔ اگر "واجبیت" کا مطلب گُناہ کی سزا سے چُھٹکارا ہے اور "تطہیر" کا مطلب گُناہ کی طاقت سے رہائی ہے تو پھر "جلال ظاہر کرنے" کا مطلب گُناہ کی موجودگی سے رہائی ہے۔

3:3 "جو کوئی"۔ یونانی اصطلاح pas آیات 2:29 سے لیکر 3:10 تک کوئی سات مرتبہ ظاہر ہوئی ہے۔ یہاں کوئی استثنا نہیں ہے یوحنا سچائی کو صاف صاف سیاہ وسفید مندرجات میں بیان کرتا ہے۔ کوئی بھی یا تو خُدا کا فرزند ہے یا شیطان کا فرزند (بحوالہ 2:29;3:3,4,6,9,10)۔

☆"یہ اُمید"۔ یہ عمومی پولوُس کی اصطلاح جی اُٹھنے کے دن کا حوالہ ہے (بحوالہ اعمال 23:6;24:15;26:6-7 رومیوں 8:20-25 پہلا تھسلنیکیوں 2:19 طیطس 2:13 پہلا پطرس 1:3,21)۔ یہ واقع کے یقینی ہونے کا اظہار ہے مگر مبہم وقت کے عنصر کے ساتھ۔

یوحنا نئے عہد نامے کے دوُسرے لکھاریوں کی طرح آمدِ ثانی کی "اُمید" کی اکثر اوقات بات نہیں کرتا۔ یہ اُس کی تحاریر میں اصطلاح کا واحد استعمال ہے۔ وہ اب مسیح میں "قائم رہنے" کے فوائد اور مہربانیوں پر توجہ دیتا ہے۔ بحرحال یہ اِس کا مفہوم نہیں کہ وہ آخری گھڑی کی بدی کی عدالت کی توقع نہیں رکھتا (بحوالہ 2:18) اور ایمانداروں کا آخری گھڑی کا جلال ظاہر کرنا (بحوالہ 3:1-3)۔

☆"اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے"۔ یہ زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ پاکیزگی اہم ہے (بحوالہ متی 5:8,48)۔ ہمیں پاکیزگی کے عمل میں تعاون کرنا چاہیئے (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 7:1 یعقوب 4:8 پہلا پطرس 1:22) جیسے کہ یوحنا 1:12 ہمارے واجبیت کے عمل میں تعاون کی بات کرتا ہے۔ یہ وہی تناؤ ہمارے نجات میں خُدا کے حصّے (خُود مُختاری) اور ہمارے حصّے (آزاد مرضی) میں واضح طور حزقیال 18:31 کا 36:26-27 کے ساتھ موازنہ کرنے سے دیکھا جاسکتا ہے۔ خُدا ہمیشہ ابتدا کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 6:44,65) مگر وہ تقاضا کرتا ہے کہ عہد کے لوگ ابتدائی توبہ اور ایمان اور بالخصوص توبہ، ایمان، تابعداری، خدمت، پرستش اور ثابت قدمی جاری رکھتے ہوئے ردِعمل کریں۔

آیات 3:4-10 کی عبارتی بصیرت:

ا۔ یہ حوالہ مسیحی کاملیت کے درمیان تضاد کا مرکز ہے (بحوالہ رومیوں 6) کبھی کبھار مکمل تطہیر اور مسیحی کی مسلسل گُناہگاری کہلاتی ہے (بحوالہ رومیوں 7)۔

ب۔ ہمیں اپنے الہیاتی تعصب کو اِس عبارت کی ہماری تشریح پر اثرانداز ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ علاوہ ازیں ہمیں دیگر عبارتوں کو اثرانداز ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے جب تلک ہماری اِس عبارت کی آزادانہ تحقیق مکمل نہیں ہوجاتی اور ہم یہ تحقیق کرلیں کہ یوحنا دونوں باب 3 اور پہلا یوحنا کی مکمل

کتاب میں کیا کہتا ہے۔

ج۔ یہ عبارت واضح طور پر اُس مقصد کو پیش کرتی ہے جس کی تمام ایماندار خواہش کرتے ہیں یعنی گُناہ سے مکمل رہائی۔ یہی نظریہ رومیوں 6 میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ مسیح کی قوت کے وسیلے سے ہم گُناہ سے پاک زندگی کے اہل ہوتے ہیں۔

د۔ یہ حوالہ بحرحال پہلا یوحنا کی مکمل کتاب کے وسیع سیاق و سباق میں مناسب لگتا ہے:

ا۔ اِس حوالے کی تشریح بغیر 1:8-2:2 کے امتیاز کے نافہمی ہو گی۔

۲۔ اِس حوالے کی تشریح اِس انداز میں کرنا کہ پہلا یوحنا کے مجموعی مقصد کو شکست ہو، نیز نجات کی جھوٹے اُستادوں کے دعوؤں کے خلاف یقین دہانی بھی نافہمی ہو گی۔

۳۔ یہ حوالہ جھوٹے اُستادوں کے گُناہ سے مستثنیٰ یا گُناہ کی غیر اہمیت کے دعوؤں سے متعلقہ ہے۔ ممکنہ طور پر 1:8-2:2 جھوٹے اُستادوں کی ایک حد سے تعلق رکھتی ہیں جبکہ 3:1-10 دوسروں سے تعلق رکھتی ہے۔ یاد رکھیں کہ نئے عہدنامے کے خطوں کی تشریح کرنا فون کی بات چیت کا آدھا حصّہ سُننے کے برابر ہے۔

ر۔ اِن دو حوالوں کے درمیان خلاف قیاس تعلق موجود ہے۔ مسیحیوں کی زندگی میں گُناہ نئے عہدنامے کا ایک مسلسل مسئلہ ہے (بحوالہ رومیوں 7)۔ یہ وہی مقامی زبان سے متعلقہ الجھاؤ بناتا ہے جیسے کہ تقدیر اور آزاد مرضی یا تحفظ اور ثابت قدمی۔ یہ قول محالا یک الہیاتی توازن فراہم کرتا ہے اور شدید حیثیتوں کو نشانہ بناتا ہے۔ جھوٹے اُستاد گُناہ کے زُمرے میں دو غلطیاں پیش کرتے ہیں۔

س۔ یہ مکمل الہیاتی گفتگو درج ذیل کے درمیان تفرقات کی غلط فہمیوں کی بُنیاد پر ہے:

ا۔ ہماری مسیح میں حیثیت

۲۔ ہماری روزمرہ کی زندگی میں اُس حیثیت کی تجرباتی تکمیل کی سعی

۳۔ یہ وعدہ کہ فتح ایک دن ہماری ہو گی

ہم مسیح میں گُناہ کی سزا (واجبیت) سے آزاد ہیں لیکن ہم پھر بھی اِس کی قوت (بتدریج بڑھنے والی تطہیر) سے کوشش کرتے ہیں اور ایک دن ہم اِس کی موجودگی سے آزاد ہونگے (جلال ظاہر کرینگے)۔ یہ کتاب مکمل طور ہمیں اپنے گُناہ کے اقرار اور گُناہ سے پاکی کی ترجیح سکھاتا ہے۔

ص۔ ایک اور چُناؤ یوحنا کے ادبی دہرے پن سے آتا ہے۔ وہ واضح حرفوں میں لکھتا ہے (بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندوں میں بھی پایا گیا)۔ اُس کیلئے جو کوئی مسیح میں ہے وہ پس راست ہے اور گرچہ شیطان میں ہے تو گُناہ گار ہے۔ وہاں کوئی تیسرا درجہ نہ تھا۔ یہ بیرونی حدوں، ثقافتوں، جُزوقتی محض کفن دفن اور محض پاشکا کی مسیحیت کیلئے ''صُبح کو جگانے کیلئے گھنٹی'' کا کام کرتی ہے۔

ط۔ اِس مُشکل موضوع پر کُچھ حوالہ جات:

ا۔ اِس حوالے کے سات روایتی تراجم و تشریح کیلئے دیکھیئے ''یوحنا کے خطوط'' جان آر۔ ڈبلیو سٹوٹ کی کتاب ''ٹینڈیل کے نئے عہدنامے کے تبصرے'' جسے ایرڈمینز نے شائع کیا (صفحات 130-136)۔

۲۔ کاملیت کے مُقام کے اچھے برتاؤ کیلئے دیکھیئے مسیحی الہیات والیم II صفحہ 440ff جسے اورلن ولی نے لکھا اور بیکن ہل پریس نے شائع کیا۔

۳۔ مسیحی کی زندگی میں جاری گُناہ کی الہیاتی تعلیم کے اچھے برتاؤ کیلئے دیکھیئے ''کاملیت'' جسے بی۔ بی۔ وار فیلڈ نے لکھا اور پریسبیٹیرین اور ریفورمڈ پبلشڈ کمپنی نے شائع کیا۔

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 3:4-10

۴۔ جو کوئی گُناہ کرتا ہے وہ شرع کی مُخالفت کرتا ہے اور گُناہ شرع کی مُخالفت ہی ہے۔ ۵۔ اور تُم جانتے ہو کہ وہ اِس لئے ظاہر ہوا تھا کہ گُناہوں کو اُٹھا لے جائے اور اُس کی ذات میں

کے کام کرتا ہے وہی اُس کی طرح راستباز ہے۔ ۸۔ جو شخص گُناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے کیونکہ ابلیس شُروع ہی سے گُناہ کرتا رہا ہے۔ خُدا کا بیٹا اِسی لئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے۔ ۹۔ جو کوئی خُدا سے پیدا ہوا ہے وہ گُناہ نہیں کرتا کیونکہ اُس کا تُخم اُس میں بنا رہتا ہے بلکہ وہ گُناہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ خُدا سے پیدا ہوا ہے۔ ۱۰۔ اسی سے خُدا کے فرزند اور ابلیس کے فرزند ظاہر ہوتے ہیں۔ جو کوئی راستبازی کے کام نہیں کرتا وہ خُدا سے نہیں اور وہ بھی نہیں جو اپنے بھائی سے مُحبت نہیں رکھتا۔

3:4 NASB ''ہر کوئی جو گُناہ کرتا ہے وہ شرع کی مُخالفت بھی کرتا ہے''
NKJV ''جو کوئی گُناہ کرتا ہے وہ شرع کی مُخالفت کرتا ہے''
NRSV ''ہر کوئی جو گُناہ کرتا ہے وہ شرع کی مُخالفت کا قصوروار ہے''
TEV ''جو کوئی گُناہ کرتا ہے وہ خُدا کی شریع توڑنے کا مُجرم ہے''
NJB ''جو کوئی گُناہ کرتا ہے وہ بدکاری کا مرتکب ہوتا ہے''

اسم ضمیر ''ہر کوئی'' یہاں اور آیت 6 میں سامنے لایا گیا ہے۔ یہ حوالہ تمام انسانیت سے تعلق رکھتا ہے۔

یہ ایک زمانہ حال عملی صفت فعلی اور زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ یہ معنی خیز ہے کہ یہ زمانہ حال فعلیں عاداتی، مسلسل، طرزِ زندگی کے کاموں پر زور دیتی ہیں یعنی 2-2:1:1 میں مضارع عملی موضوعاتی کے برتفرقات۔ بحرحال اِس حوالے (10-1:7 کا 9-3:6 کے ساتھ موازنہ کریں) کا الہیاتی مسئلہ فعل کے زمانوں سے حل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ عارفین جھوٹے اُستادوں اور کتاب کے مُکمل سیاق و سباق کی دو اقسام کے تاریخی پس منظر سے حل کیا جاسکتا ہے۔

ایک اور اِس حوالے کی امتیازیت اِس کی اصطلاح ''شرع کی مُخالفت'' کا استعمال ہے۔ یہ نہ صرف شریعت (مُوسوی شریعت یا سماجی اقدار) کو توڑنے کی بات ہے بلکہ اِس سے بڑھکر بغاوت کے رویئے کی بھی۔ یہی لفظ دُوسرا تھسلنیکیوں 2:3,7 میں مخالف مسیح کو بیان کرنے کیلئے بھی استعمال ہوا ہے۔ یہ گُناہ کی مکمل تعریف ہوسکتی ہے (بحوالہ یوحنا 9:41 رومیوں 14:23 یعقوب 4:17 پہلا یوحنا 5:17) مسیح کی سی طرزِ زندگی کا اُلٹ (بحوالہ آیت 5)، نہ صرف اصُول یا معیار کی پامالی۔

3:5 ''وہ ظاہر ہوا''۔ یہ ایک مضارع مجہول علامتی ہے جو یسوع کے مجسم ہونے کی بات کرتا ہے (بحوالہ آیت 8 دُوسرا تمیتھیس 1:10)۔ یہی فعل phaneroo آیت 2 میں دو مرتبہ اُس کی آمدِ ثانی کیلئے استعمال ہوا ہے۔ وہ پہلے نجات دہندہ کے طور آیا (بحوالہ مرقس 10:45 یوحنا 3:16 دُوسرا کرنتھیوں 5:21) لیکن وہ تکمیل کرنے والے کے طور آئے گا۔

اپنے تبصرے ''یوحنا کے خطوط'' میں بل ہینڈ ریکس میرے ایک پسندیدہ اُستاد کہتے ہیں:

''مسیح کی آمد کے مقاصد کیلئے دو سب سے زیادہ معاملہ فہم بیانات اِس آیت اور آیت 8 میں پائے جاتے ہیں۔ اُسے خُدا نے دُنیا کے گُناہ اُٹھانے کیلئے بھیجا (3:5) اور وہ شیطان کے کاموں کو نیست کرنے کیلئے ظاہر ہوا (3:8)۔ اِس کے علاوہ لُوقا درج کرتا ہے کہ یسوع کا آنے کا مقصد اُن کی تلاش اور اُن کو بچانا تھا جو کھو گئے ہیں (لُوقا 19:10)۔ یوحنا کی انجیل بیان کرتی ہے کہ یسوع آیا تا کہ اُس کی بھیڑیں کثرت کی زندگی پا سکیں (یوحنا 10:10)۔ متی یسوع کی آمد کا مقصد کا یسوع نام کی تشریح میں مفہوم دیتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو گُناہوں سے رہائی بخشے گا (متی 1:21)۔ اِن تمام اظہارات میں بُنیادی حقیقت یہ ہے کہ یسوع مسیح نے انسان کیلئے کُچھ ایسا کیا ہے جو انسان خُود اپنے لئے نہیں کرسکتا'' (صفحات 80-79)۔

☆ ''کہ گُناہوں کو اُٹھالے جائے''۔ یہ ایک مضارع موضوعاتی ہے۔ انسانی ردِ عمل، توبہ اور ایمان پر عمل عارضی ہے۔ اِس بیان کا پس منظر دو ممکنہ ذرائع سے متعلقہ ہوسکتا ہے: (1) مسح کا دن (بحوالہ احبار 16) جہاں دو میں سے ایک بچنے والا بَرہ علامتی طور پر اسرائیل کے خیمے سے گُناہ اُٹھالے جاتا ہے (بحوالہ یوحنا 1:29 میں یوحنا اصطباغی کا استعمال) یا (2) اُس کا حوالہ جو یسوع نے صلیب پر کیا (بحوالہ یسعیاہ 12-53:11 عبرانیوں 9:28 پہلا پطرس 2:24)۔

☆ ''اور اُس کی ذات میں گُناہ نہیں''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ یسوع مسیح کا گُناہ سے پاک ہونا (بحوالہ یوحنا 8:46 دُوسرا کرنتھیوں 5:21 عبرانیوں 4:15;7:26 پہلا پطرس 1:19;2:22) ہماری خاطر اُس کی شاندار متبادل مسح کی بُنیاد ہے۔

غور کریں کہ ''گُناہ'' آیت 5 کے پہلے حصے میں جمع ہے اور آخر حصے میں واحد۔ پہلا گُناہ کے اعمال کا حوالہ ہے جبکہ دُوسرا اُس کے راستباز کردار کا۔ مقصد یہ ہے کہ ایماندار دونوں مسیح کی حیثیتی پاکیزگی اور بتدریج بڑھنے والی پاکیزگی کی شراکت کرتے ہیں۔ گُناہ مسیح اور اُس کے پیروکاروں کیلئے ایک الگ چیز ہے۔

3:6 ''جو کوئی اُس میں قائم رہتا ہے وہ گُناہ نہیں کرتا''۔ 3:4 کی طرح یہ ایک اور زمانہ حال عملی صفت فعلی اور زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ اِس حوالے کا موازنہ 2:2-1:8 اور 5:16

سے کرنا چاہیئے۔ دیکھیئے پہلا یوحنا کے تعارف میں عبارتی بصیرت۔

☆''جو کوئی گُناہ کرتا ہے نہ اُس نے اُسے دیکھا ہے اور نہ جانا ہے''۔ اِس آیت میں ایک زمانہ حال عملی صفت فعلی دو کامل عملی علامتی کی تقلید کے ساتھ ہیں۔ مسلسل واضح گُناہ ظاہر کرتا ہے کہ نہ اُس نے مسیح کو دیکھا ہے اور نہ ہی مسیح کو جانا ہے۔ گُناہ کرنے والے مسیحی (1) مسیح کے منصوبے میں رُکاوٹ ڈالتے ہیں (2) مسیح کا سا ہونے میں رُکاوٹ ڈالتے ہیں اور (3) فرد کی رُوحانی ابتدا کو ظاہر کرتے ہیں (بحوالہ یوحنا 8:44)۔

3:7 ''کسی کے فریب میں نہ آنا''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی بصُورت آمر منفی کیساتھ ہے جس کا اکثر مطلب جاری عمل کو روکنا ہے۔ جھوٹے اُستادوں کی موجودگی (بحوالہ 2:26) پہلا یوحنا کی مناسب الہیاتی سمجھ کی مجموعی طور اور بالخصوص آیات 1:7-10 اور 3:4-10 کی تاریخی صُورتحال وضع کرتے ہیں۔

☆''جو راستبازی کے کام کرتا ہے وہی اُس کی طرح راستباز ہے''۔ یہ آیت عام سیاق وسباق سے جُدا نہیں کی جاسکتی اور الہیاتی تعلیم کی وکالت یا مذمت کرنے کیلئے استعمال کی جائے (''راستبازی کے کام'')۔ نیا عہدنامہ واضح ہے کہ بنی نوع انسان خُدائے پاک و برتر تک اپنے ذاتی اوصاف کی بنا پر رسائی حاصل نہیں کرسکتا۔ انسان اپنے ذاتی کاموں کی بنا پر نجات نہیں پاتے ہیں۔ بہر حال انسانوں کو مسیح کے تکمیل شُدہ کاموں میں خُدا کی نجات کی دعوت کا ردِعمل دینا چاہیئے۔ ہمارے کام ہمیں خُدا تک نہیں لاتے ہیں۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اُسے مل چکے ہیں۔ یہ واضح طور پر ہماری رُوحانی صُورتحال کو ظاہر کرتے ہیں (بحوالہ مُکاشفہ 22:11) نیز نجات کے بعد بالیدگی کو۔ ہمیں اچھے کاموں کے سبب نجات نہیں پاتے ہیں بلکہ اچھے کاموں کیلئے۔ مسیح میں خُدا کی مُفت نعمت کا مقصد مسیح کے سے پیروکار ہیں (بحوالہ افسیوں 2:8-9,10)۔ خُدا کی ہر ایماندار کیلئے بُنیادی مرضی نہ کہ محض اُن کے مرنے پر عالم اقدس ہے (عدالت سے متعلقہ واجبیت) بلکہ اب مسیح کی طرح (عارضی پاکیزگی) ہونا ہے (بحوالہ متی 5:48 رومیوں 8:28-29 گلتیوں 4:19)۔ راستبازی پر لفظی مُطالعہ کیلئے دیکھیئے خصُوصی موضوع 2:29 پر۔

3:8 ''جو شخص گُناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ خُدا کے فرزند اِس چیز سے جانے جاتے ہیں کہ وہ کیسے زندگی بسر کرتے ہیں اور اِسی طرح شیطان کے (بحوالہ 3:10 افسیوں 2:1-3)۔

☆''کیونکہ ابلیس شُروع ہی سے گُناہ کرتا رہا ہے''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ ابلیس شُروع ہی سی گُناہ کرتا رہا ہے (بحوالہ یوحنا 8:44)۔ کیا یہ فرشتوں کی بغاوت کی تخلیق کا حوالہ ہے؟

یہ الہیاتی طور پر تعین کرنا مُشکل ہے کہ کب شیطان نے خُدا کے خلاف بغاوت کی تھی۔ ایوب 1-2 زکریاہ 3 اور پہلا سلاطین 22:19-23 یہ ظاہر کرتا دکھائی دیتا ہے کہ شیطان خُدا کا خادم اور ایک فرشتوں کی مجلس کا رُکن ہے۔ یہ ممکن ہے کہ مشرقی بادشاہتوں کا تکبُر، غرور اور ہوس (بابل کی، یسعیاہ 14:13-14 یا طائر کی، حزقیال 28:12-16) شیطان کی بغاوت کے اعلان کیلئے استعمال ہوئی ہے (ظاہری طور ایک نگہبان فرشتہ، حزقیال 28:14,16)۔ بہر حال لُوقا 10:18 میں، یسوع کہتا ہے کہ اُس نے شیطان نے آسمان سے بجلی کی مانند گرتے دیکھا لیکن یہ ہمیں واضح طور نہیں بتاتا کہ کب۔ بدی کی ابتدا اور ترویج اپنے مُکاشفہ کی بنا پر ایک غیر یقینی امر ہی رہا ہے جُداگانہ، مبہم اور علامتی عبارتوں کو منظّم اور الہیاتی طور بیان کرتے ہوئے بہت احتیاط برتیں۔ شیطان کی خادم سے بدترین دُشمن تک کی پُرانے عہدنامے کی ترویج پر سیر حاصل گُفتگو اے بی ڈیویڈسن کی کتاب ''پُرانے عہدنامے کی الہیات'' میں دیکھ سکتے ہیں جسے ٹی اینڈ ٹی کلارک نے شائع کیا، صفحات 300-306۔

☆''خُدا کا بیٹا''۔ دیکھیئے درج ذیل خُصوصی موضوع۔

خصُوصی موضوع: خُدا کا بیٹا

یہ یسوع کیلئے نئے عہدنامے کا ایک اہم لقب ہے۔ اِس میں یقیناً الٰہی اشارے ہیں۔ اِس لقب میں ملتے جلتے یسوع کیلئے خاندانی القابات جیسے کہ ''بیٹا'' یا ''میرا بیٹا'' اور اِسی طرح جب خُدا کو بطور ''باپ'' مُخاطب کیا جاتا ہے۔ یہ نئے عہدنامے میں کوئی 124 مرتبہ وقوع ہوا ہے۔ حتیٰ کہ یسوع کا ذاتی لقب ''ابنِ انسان'' میں دانی ایل 7:13-14 سے الہیاتی

اشارے موجود ہیں۔

ا۔ فرشتے (اکثر جمع میں، بحوالہ پیدائش 6:2 ایوب 1:6;2:1)

۲۔ اسرائیل کا بادشاہ (بحوالہ دؤسرا سیموئیل 7:14 زبُور 2:7;89:26-27)

۳۔ قوم بنی اسرائیل مجموعی طور پر (بحوالہ خرُوج 4:22-23 استثنا 14:1 ہوسیع 11:1 ملاکی 2:10)۔

۴۔ اسرائیلی قضاۃ (بحوالہ زبُور 82:6)

یہ دؤسرا استعمال ہے جو یسوع سے تعلق رکھتا ہے۔ اِس طرح ''داؤد کا بیٹا'' اور ''خُدا کا بیٹا'' دونوں دؤسرا سیموئیل 7 ؛ زبُور 2 اور 89 سے متعلقہ ہے۔ پُرانے عہدنامے میں ''خُدا کا بیٹا''، کبھی بھی خاص طور پر مسیحا کیلئے استعمال نہیں ہوا ہے ماسوائے بطور الٰہیاتی بادشاہ بطور اسرائیل کے ''مسح کردہ''۔ بحرحال بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندوں میں مسیحائی مفہوم کے ساتھ لقب عام ہے (دیکھیئے یسوع اور انجیل کی لُغت، صفحہ 770 پر خاص حوالے)۔ نیز ''خُدا کا بیٹا'' دو بین اُل بائبل کے یہودی نحوی کاموں میں دو مرتبہ (بحوالہ دؤسرا مکابین 7:28;13:32,37,52;14:9 اور پہلا حنُوک 105:2)۔

اِس کا نئے عہدنامے کا پس منظر جیسے یہ یسوع کا حوالہ دیتا ہے کا بہت سے اقسام میں بہترین خُلاصہ دیا گیا ہے:

ا۔ اُس کی ابتدا سے موجودگی (بحوالہ یوحنا 1:1-18)

۲۔ اُس کی انوکھی (کنواری سے) پیدائش (بحوالہ متی 1:23 لُوقا 1:31-35)۔

۳۔ اُس کا بپتسمہ (بحوالہ متی 3:17 مرقس 1:11 لُوقا 3:22۔ خُدا کی آسمان سے آواز زبُور 2 کے شاہی بادشاہ کو یسعیاہ 53 کے دُکھ سہنے والے خادم کے ساتھ جوڑتی ہے۔

۴۔ اُس کی شیطان سے آزمائش (بحوالہ متی 4:1-11 مرقس 1:12,13 لُوقا 4:1-13۔ وہ اُس کے بیٹے ہونے شک میں آزمایا جاتا ہے یا کم از کم صلیب کے بجائے اپنے مختلف ذرائع سے مقاصد کے حصُول کیلئے)۔

۵۔ اُس کی غیر قبُولیت کے اعتراف کرنے والوں سے توثیق

ا۔ ناپاک روحُوں سے (بحوالہ مرقس 1:23-25 لُوقا 4:31-37 مرقس 3:11-12)

ب۔ غیر ایماندار (بحوالہ متی 27:43 مرقس 14:61 یوحنا 19:7)۔

۶۔ اُس کے شاگردوں سے اُس کی توثیق

ا۔ متی 14:33;16:16

ب۔ یوحنا 1:34,49;6:69;11:27

۷۔ اُس کی ذاتی توثیق

ا۔ متی 11:25-27

ب۔ یوحنا 10:36

۸۔ اُس کا خُدا بطور باپ کے خاندانی استعارے کا استعمال

ا۔ اُس کا خُدا کیلئے ''ابا'' کا استعمال

1۔ مرقس 14:36

2۔ رومیوں 8:15

3۔ گلتیوں 4:6

ب۔ اُس کا مسلسل باپ (pater) کا استعمال، اپنے مرتبہ خُداوندی کو بیان کرنے کیلئے

المختصر، لقب ''خُدا کے بیٹے'' میں اُن کیلئے بہت الٰہیاتی معنی ہیں جو پُرانے عہدنامے کو اور اُس کے مقامات اور درجات کو جانتے ہیں مگر نئے عہدنامے کے لکھاری اِس کا غیر قوموں کے ساتھ استعمال سے گھبراتے تھے کیونکہ اُن کا مُشرکین پس منظر تھا کہ دیوتا عورتوں کو پسند کرتے تھے اور اُن سے جنوں اور دیگر مخلوقات پیدا ہوتی تھیں

☆''ظاہر ہوا''۔ یہ یونانی اصطلاح phaneroo ہے جس کا مطلب ''واضح کرنے کیلئے سامنے روشنی میں لانا''۔ آیات 5 اور 8 متوازی ہیں اور دونوں اصطلاح کو مجہول صوت میں استعمال کرتی ہیں جو مسیح کی حقیقی طور اپنے مجسم ہونے میں ظاہر ہونے کی بات کرتی ہیں (بحوالہ 1:2)۔ جھوٹے اُستادوں کے ساتھ یہ مسئلہ نہ تھا کہ وہ انجیل کو نہ سمجھتے تھے لیکن یہ کہ اُن کا اپنا الٰہیاتی/فلسفانہ مقصد تھا۔

☆''کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے''۔ یسوع کے ظہور کا بدن اور ایام میں مقصد مٹانا تھا (luo کا مضارع عملی موضوعاتی) جس کا مطلب ابلیس کے کاموں کو ڈھیل دینا، کھولنا یا مٹانا تھا۔ یسوع یہ سب کلوری پر کرتا ہے مگر انسانوں کو اُس کے تکمیل کردہ کاموں اور اُسے ایمان میں قبول کرنے سے مفت نعمت کا ردِعمل کرنا ہے (بحوالہ یوحنا 1:12)۔ نئے عہدنامے کی ''پہلے ہی اور تا حال نہیں'' کا تناؤ بھی بدی کے خاتمے سے مناسبت رکھتا ہے۔ شیطان شکست کھا چُکا ہے مگر وہ ابھی بھی دُنیا میں خُدا کی بادشاہت کی آخرت تک متحرک ہے۔

3:9 ''جو کوئی خُدا سے پیدا ہوا ہے''۔ یہ ایک کامل مجہول صفت فعلی ہے (بحوالہ آیت 9c;2:29 اور 5:18 میں متوازی) جو بیرونی عنصر (خُدا) کی بدولت پیدا کردہ طے شُدہ صُورتحال کی بات کرتی ہے۔

☆''گُناہ نہیں کرتا''۔ یہ ایک زمانہ حال علامتی 2:1 کے مخالف امتیازی ہے جہاں مضارع عملی موضوعاتی دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اِس بیان کی اہمیت کے بارے میں دو نظریات موجود ہیں: (1) یہ عارفین جھوٹے اُستادوں سے مناسبت رکھتا ہے خاص کر وہ گروہ جو نجات کو عقلی نظریات تک محدود کرتے ہیں اور اِس کے ساتھ اخلاقی طرزِ زندگی کی ضرورت کو ہٹاتے ہیں یا (2) زمانہ حال فعل مسلسل عاداتی گُناہ گار سرگرمی پر زور دیتا ہے (بحوالہ رومیوں 6:1)، نہ کہ جُداگانہ گُناہ کا عمل (بحوالہ رومیوں 6:15)۔ یہ الٰہیاتی تفرق رومیوں 6 (مسیح میں زبردست گُناہ سے پاک ہونا) اور رومیوں 7 (ایمانداروں کا مسلسل کم گُناہ کرنے کی جستجو)۔
یہ تاریخی رسائی نمبر 1 بہتر دکھائی دیتی ہے مگر ہمیں ابھی بھی اِس سچائی کو آج کے دور میں اسرعمال کرنا ہے جسے نمبر 2 مخاطب کرتا ہے۔ اِس مُشکل آیت پر سیر حاصل گُفتگو ''بائبل کی مُشکل کہاوتیں'' اُس کے صفحات 736-739 میں موجود ہے جسے والٹر کیزر، پیٹر ڈیوڈز، ایف ایف برُوس اور مینفریڈ براوچ نے لکھا ہے۔

☆''کیونکہ اُس کا تخم اُس میں بنا رہتا ہے''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ اِس کے بارے میں بہت سے نظریات ہیں کہ اِس یونانی فقرے ''اُس کے تخم'' کا حقیقت میں کیا مطلب ہوسکتا ہے۔ (1) اگسٹین اور لُوتھر کہتے ہیں کہ یہ خُدا کے کلام کا حوالہ دیتا ہے (بحوالہ لُوقا 8:11 یوحنا 5:38 یعقوب 1:18 پہلا پطرس 1:23)؛ (2) کیلون کہتا ہے کہ یہ پاک رُوح کا حوالہ ہے (بحوالہ یوحنا 3:5,6,8 پہلا یوحنا 3:24;4:4,13)؛ (3) دیگر کہتے ہیں کہ یہ الٰہی فطرت یا نئے پن کا حوالہ ہے (بحوالہ دُوسرا پطرس 1:4 افسیوں 4:24)؛ (4) ممکنہ طور پر یہ از خُود مسیح کا بطور ''ابراہام کی نسل'' کا حوالہ ہے (بحوالہ گلتیوں 3:16)؛ (5) کُچھ کہتے ہیں کہ یہ فقرے ''خُدا سے پیدا ہُوا'' کا مترادف ہے (بحوالہ لُوقا 1:55 یوحنا 8:33,37)؛ اور (6) ظاہری طور یہ اصطلاح عارفین تمام انسانوں میں الٰہیاتی چنگاری کی بات کیلئے استعمال کرتے تھے۔ نمبر 4 ممکنہ طور پر اِن تمام نظریات کی بہترین عبارتی ترجیح ہے۔

3:10۔ یہ آیات 4-9 کا خُلاصہ ہے۔ اِس میں دو زمانہ حال عملی علامتی اور دو زمانہ حال عملی صفت فعلی ہیں، جو جاری عمل کا حوالہ ہیں۔ الٰہیاتی طور یہ یسوع کے پہاڑی وعظ کے بیان کے متوازی ہے (بحوالہ متی 7:16-20)۔ کسی کا طرزِ زندگی اُس کے دل اور روحانی علم کو ظاہر کرتا ہے۔

☆''خُدا کے فرزند۔۔۔ ابلیس کے فرزند''۔ یہ یوحنا کے سامی پس منظر کو ظاہر کرتا ہے۔ عبرانی، اضافی صفات کے بغیر ایک قدیم زبان ہونے کے ناطے''۔۔۔ کے فرزند'' کو شخصیات بیان کرنے کے ایک انداز کے طور استعمال کرتی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 3:11-12

۱۱۔ کیونکہ جو پیغام تُم نے شُروع ہی سے سُنا وہ یہ ہے کہ ہم ایک دُوسرے سے مُحبت رکھیں۔ ۱۲۔ اور قائن کی مانند نہ بنیں جو اُس شریر سے تھا اور جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور اُس نے کس واسطے اُسے قتل کیا؟ اِس واسطے کہ اُس کے کام بُرے تھے اور اُس کے بھائی کے کام راستی کے تھے۔

3:11 ''جو پیغام''۔ یہ یونانی اصطلاح (aggelia ... angelia ...) ... 1:5 اور 3:11 میں استعمال ہوئی ہے ...

دیتا ہے جبکہ دُوسرا اخلاقی ہے۔ یہ یوحنا کے مسیحیت کے دو پہلوؤں کے درمیان توازن قائم رکھتا ہے (بحوالہ 1:8,10;2:20,24;3:14)۔

☆ ''تُم نے شُروع ہی سُنا''۔ یہ فقرہ ایک ادبی آلہ ہے جو یسوع سے دونوں بطور خُدا کا زندہ کلام (بحوالہ یوحنا 1:1) اور خُدا کا کلام ظاہر کرتے ہوئے سے مناسبت رکھتا ہے (بحوالہ 1:1;2:7,13,14,24 دُوسرا یوحنا 5,6)۔

☆ ''کہ ہم ایک دُوسرے سے مُحبت رکھیں''۔ یہ ایک ثبوت ہے جس سے ایماندار جانتے ہیں کہ وہ حقیقی طور نجات پاتے ہیں (بحوالہ آیات 10,14)۔ یہ یسوع کے الفاظ کی عکاسی ہے (بحوالہ یوحنا 13:34-35;15:12,17 پہلا یوحنا 3:23;4:7-8,11-12,19-21)۔

3:12 ''قائن''۔ قائن کی زندگی کے احوال کا پیدائش 4 میں اندراج ہے۔ اصلی حوالہ 4:4 ہے (بحوالہ عبرانیوں 11:4) جہاں قائن اور ہابیل کے نذرانوں کا موازنہ کیا گیا ہے۔ قائن کے کام انسان کے گُناہ کا اثر ظاہر کرتا ہے (بحوالہ پیدائش 4:7;6:5,11-12,13b)۔ دونوں یہودی اور مسیحی روایات میں (بحوالہ عبرانیوں 11:4؛ یہودہ 11) قائن ایک بدکار باغی کی مثال ہے۔

☆ ''جو اُس شریر سے تھا''۔ گرائمر کی رُو سے بناوٹ مذکر واحد ہوسکتی ہے (اُس شریر، بحوالہ آیت 10) یا بے جنس واحد (شریر سے)۔ یہی گرائمر کا ابہام متی 5:37; 6:13;13:19,38 یوحنا 17:15 دُوسرا تھسلنیکیوں 3:3 پہلا یوحنا 2:13,14;3:12 اور 5:18-19) میں پایا جاتا ہے۔ بہت سی صُورتحالوں میں سیاق وسباق ظاہری طور شیطان کا حوالہ دیتا ہے (بحوالہ متی 5:37;13:38 یوحنا 17:15)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 3:13-22

۱۳۔اے بھائیو! اگر دُنیا تُم سے عداوت رکھتی ہے تو تعجب نہ کرو۔ ۱۴۔ہم جانتے ہیں کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہوگئے کیونکہ ہم بھائیوں سے مُحبت رکھتے ہیں۔ جو مُحبت نہیں رکھتا وہ موت کی حالت میں رہتا ہے۔ ۱۵۔جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خُونی ہے اور تُم جانتے ہو کہ کسی خُونی میں ہمیشہ کی زندگی موجود نہیں رہتی۔ ۱۶۔ہم نے مُحبت کو اِسی سے جانا ہے کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی اور ہم پر بھی بھائیوں کے واسطے جان دینا فرض ہے۔ ۱۷۔جس کسی کے پاس دُنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو مُحتاج دیکھ کر رحم کرنے میں دریغ کرے تو اُس میں خُدا کی مُحبت کیونکر قائم رہ سکتی ہے۔ ۱۸۔اے بچو! ہم کلام اور زُبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعہ سے بھی مُحبت کریں۔ ۱۹۔اِس سے ہم جانیں گے کہ حق کے ہیں اور جس بات میں ہمارا دل ہمیں الزام دے گا اُس کے بارے میں ہم اُس کے حضور اپنی دلجمعی کریں گے۔ ۲۰۔کیونکہ خُدا ہمارے دل سے بڑا ہے اور سب کُچھ جانتا ہے۔ ۲۱۔اے عزیزو! جب ہمارا دل ہمیں الزام نہیں دیتا تو ہمیں خُدا کے سامنے دلیری ہو جاتی ہے۔ ۲۲۔اور جو کُچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں اُس کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ ہم اُس کے حُکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کُچھ وہ پسند کرتا ہے اُسے بجالاتے ہیں۔

3:13 ''تو تعجب نہ کرو''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی بصُورت آمر منفی صفت فعلی کے ساتھ ہے جس کا اکثر مطلب پہلے سے جاری عمل کو روکنا ہے۔ یہ ایک راست دُنیا نہیں ہے یہ وہ دُنیا نہیں جو خُدا چاہتا تھا۔

☆ ''اگر''۔ یہ ایک پہلے درجے کا شرطیہ فقرہ ہے جو لکھاری کے نُکتہ نظر سے اپنے ادبی مقاصد سے دُرست متصور ہوتا ہے۔

☆ ''دُنیا تُم سے عداوت رکھتی ہے''۔ یہ یسوع سے عداوت رکھتی ہے تو اُس کے ماننے والوں سے بھی عداوت رکھتی ہے۔ یہ نئے عہدنامے میں عام موضوع ہے (بحوالہ یوحنا 15:18;17:14 متی 5:10-11 دُوسرا تیمتھیس 3:12) نیز ایک اور ثبوت کہ کوئی ایماندار ہے۔

3:14 ''ہم جانتے ہیں''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے (oida میں کامل صُورت ہے لیکن زمانہ حال کا مفہوم ہے)۔ یہ ایک اور عام موضوع ہے۔ خُدا کے فرزندوں کا اعتماد درج ذیل سے مناسبت رکھتا ہے (1) ذہن کی تبدیلی اور (2) عمل کی تبدیلی جو اصطلاح ''نادم'' کی یونانی اور عبرانی میں بُنیادی معنی ہیں۔

☆''ہم موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہوگئے ہیں''۔ یہ ایک اور کامل عملی علامتی ہے (بحوالہ یوحنا 5:24)۔ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ہم ایک دوُسرے سے مُحبت رکھتے ہیں۔ دوُسرا یہ ہے کہ دُنیا ہم سے عداوت رکھتی ہے۔

☆'' کیونکہ ہم بھائیوں سے مُحبت رکھتے ہیں''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ مُحبت خُدا کے خاندان کی ایک اہم خصُوصیت ہے (بحوالہ یوحنا 13:34-35; 15:12,17 دوُسرا یوحنا 5 پہلا کرنتھیوں 13 گلتیوں 5:22)۔ کیونکہ یہ خُدا کی خصُوصیت ہے (بحوالہ 4:7-21)۔ مُحبت خُدا کے ساتھ انسانی رشتے کی بُنیاد نہیں ہے لیکن نتیجہ ہے۔ مُحبت نجات کی بُنیاد نہیں ہے بلکہ اِس کا ایک اور ثبوت ہے۔

☆''جو مُحبت نہیں رکھتا وہ موت کی حالت میں رہتا ہے''۔ یہ زمانہ حال صفت فعلی ہے جو فاعل کے طور زمانہ حال عملی علامتی فعل کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ جیسے ایماندار مُحبت میں قائم رہتے ہیں، غیر ایماندار عداوت میں قائم رہتے ہیں۔ عداوت، مُحبت کی طرح کسی کی روحانی بالیدگی کا ثبوت ہے۔

3:15 ''جو کوئی''۔ یوحنا نے 2:29 سے لیکر اِس اصطلاح (pas) کو کوئی 8 مرتبہ استعمال کیا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ یوحنا کیا کہہ رہا ہے کیلئے کوئی شرائط نہیں ہے۔ یہاں صرف دو قسم کے لوگ ہیں، مُحبت کرنے والے اور عداوت رکھنے والے۔ یوحنا واضح اصطلاحات میں زندگی دیکھتا ہے کوئی بے رنگی میں نہیں۔

☆''جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خُونی ہے''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے (یعنی مسلسل مقررہ عداوت)۔ گُناہ پہلے خیالی زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ پہاڑی وعظ میں یسوع سکھاتا ہے کہ عداوت خُون کے برابر ہے جیسے حرص زناکاری کے برابر ہے (بحوالہ متی 5:21-22)۔

☆''اور تُم جانتے ہو کہ کسی خُونی میں ہمیشہ کی زندگی موجود نہیں رہتی''۔ یہ اُن کیلئے نہیں کہا گیا ہے کہ جو خُون کرتے ہیں وہ مسیحی نہیں ہو سکتے۔ گُناہ قابل مُعافی ہوتے ہیں لیکن طرز زندگی دل کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ اِس بارے کہنا ہے کہ وہ جو عاداتی طور پر عداوت رکھتا ہے وہ مسیحی نہیں ہو سکتا۔ مُحبت اور عداوت باہمی طور بلا شرکت غیرے ہے۔ عداوت زندگی لیتی ہے مگر مُحبت اپنی زندگی دیتی ہے۔

3:16 ''ہم نے جانا ہے''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔ یونانی اصطلاح جو آیت 15 میں استعمال ہوئی وہ oida ہے جبکہ یہاں یہ ginoska ہے۔ یہ مترادفی طور پر یوحنا کی تحاریر میں استعمال ہوئیں ہیں۔

☆''مُحبت کو اِسی سے''۔ یسوع نے دوستانہ مثال دکھائی ہے کہ مُحبت کیسی ہوتی ہے۔ ایمانداروں کو اُس کی مثال پر عمل کرنا چاہیے (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 5:14-15)۔

☆'' کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دیدی''۔ یہ مضارع زمانہ ہے جو یسوع کے اپنے الفاظ استعمال کرتے ہوئے کلوری کا حوالہ ہے (بحوالہ یوحنا 10:11,15,17,18; 15:13)۔

☆''اور ہم پر بھی فرض ہے''۔ ایماندار یسوع کی مثال کے پابند ہیں (بحوالہ 2:6;4:11)۔

☆''بھائیوں کے واسطے جان دینا''۔ مسیح ایک مثال ہے۔ جیسے اُس نے اپنی زندگی دوُسروں کیلئے دیدی۔ مسیحیوں کو بھی ضرورت پڑنے پر اپنے دوُسرے بھائیوں کیلئے جان دینی چاہیے، ذاتی مرکزیت کیلئے موت برگشتگی کا اُلٹ ہے، خُدا کی صُورت کی بحالی ہے اور مشترکہ نیکی کیلئے زندگی ہے (بحوالہ دوُسرا کرنتھیوں 5:14-15 فلپیوں 2:5-11 گلتیوں 2:20 پہلا پطرس 2:21)۔

3:17 ''جس کسی کے پاس دُنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو مُحتاج دیکھ کر''۔ یہ زمانہ حال موضواتی فعلیں ہیں۔ آیت 16 میں کسی کیلئے جان دینا اب حقیقی، عملی ماحول میں اپنے بھائی کی مدد کرنے کی تعبیر ہے۔۔ یہ آیتیں بہت طرح سے یعقوب کی مانند لگتی ہیں (بحوالہ یعقوب 2:15-16)۔

☆''اور رحم کرنے میں دریغ کرے''۔ یہ ایک مضارع عملی موضوعاتی ہے۔ اصطلاح رحم کرنا لغوی طور ہمدردی کرنا ہے جو جذبات کیلئے ایک عبرانی ضرب اُلمثال ہے۔ پھر ہمارے کام ہمارے باپ کو ظاہر کرتے ہیں۔

3:18 ''ہم کلام اور زُبان ہی سے نہیں، مُحبت کریں''۔ کام لفظوں سے بُلند بات کرتے ہیں (بحوالہ متی 7:24 یعقوب 1:22-25;2:14-26)۔

☆''بلکہ کام اور سچائی کے ذریعہ سے بھی''۔ اصطلاح ''سچائی'' حیرت کا باعث ہے۔ کوئی ''کام'' کیلئے ''عمل'' کے مترادف کی توقع کرسکتا ہے۔ اصطلاح کا مطلب حقیقی (NJB) یا سچے طور (TEV) دکھائی دیتی ہے، آیات 1:5 اور 3:11 میں ''پیغام'' کے استعمال کی طرح جو دونوں الہیاتی تعلیم اور طرزِ زندگی پر زور دیتی ہیں اِسی طرح ''سچائی'' بھی۔ کام اور مقاصد، ذاتی کی جانے والی مُحبت (خُدا کی مُحبت) اور نہ محض دکھاوے کے کام جو دینے والے یا کرنے والے کی انا کو پُر کرتے ہیں سے تحریک پاتے ہیں۔

3:19 ''اِس سے ہم جانیں گے''۔ یہ پہلے ذکر کیئے گئے مُحبت کے اعمال کا حوالہ ہیں۔ یہ ایک زمانہ مُستقبل وسطی (مخصر) علامتی ہے جو کسی کی حقیقی تبدیلی کا ایک اور ثبوت ہے۔

☆''کہ حق کے ہیں''۔ ایمانداروں کا مُحبت رکھنے والا طرزِ زندگی دو باتیں ظاہر کرتا ہے: (1) کہ وہ سچائی کی راہ پر ہیں (2) کہ اُن کا ضمیر صاف ہے۔

3:19-20۔ اِس پر بڑی اُلجھن رہی ہے کہ اِن دو آیات کی یونانی عبارت کا ترجمہ کیسے کیا جائے۔ ایک مُمکنہ ترجمہ خُدا کی عدالت پر زور دیتا ہے جبکہ دُوسرا خُدا کے رحم پر زور دیتا ہے۔ سیاق وسباق کی مُناسبت سے دُوسری ترجیح سب سے زیادہ مناسب لگتی ہے۔

3:20-21۔ یہ دونوں آیات تیسرے درجے کے شرطیہ فقرے ہیں۔

3:20	NASB	''اور جس بات میں بھی ہمارا دل ہمیں اِلزام دے''	NKJV	''ہمارا دل ہمیں اِلزام دے گا''
	NRSV	''جب بھی ہمارے دِل ہمیں اِلزام دیں''	TEV	''اگر ہماری عقل ہمیں اِلزام دے''
	NJB	''حتیٰ کہ اگر ہمارے ذاتی جذبات ہمیں اِلزام دیں''		

تمام ایماندار اِس پر اندرونی دُکھ کا تجربہ کرتے ہیں کہ وہ اُس ''معیار'' پر زندگی بسر نہ کرسکے جو وہ جانتے ہیں کہ اُن کی زندگیوں کیلئے خُدا کی مرضی ہے۔ وہ عقلی درد یں خُدا کی پاک رُوح کی طرف سے ہوسکتی ہیں (توبہ کیلئے) یا شیطان کی طرف سے (گواہی کے کھونے یا ذاتی تباہی کیلئے)۔ یہ دونوں مناسب قصور اور غیر مناسب قصور رہے۔ ایماندار خُدا کی کتاب پڑھنے سے فرق جانتے ہیں (یا اُس کے پیغام لانے والوں کو سُننے سے)۔ یوحنا اُن ایمانداروں کی دلجوئی کرنا چاہتا ہے جو مُحبت کے معیار کے مطابق زندگی بسر کررہے ہیں لیکن ابھی بھی گُناہ سے جدوجہد کررہے ہیں (دونوں اختیار اور غلطی)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: دل یوحنا 12:40 پر۔

☆''اور سب کُچھ جانتا ہے''۔ خُدا ہمارے حقیقی مقاصد جانتا ہے (بحوالہ پہلا سیموئیل 16:7 پہلا سلاطین 8:39 پہلا تواریخ 28:9 یرمیاہ 17:10 لُوقا 16:15 اعمال 1:24 رومیوں 8:26,27 پہلا کرنتھیوں 4:4)۔

3:21 ''جب ہمارا دل ہمیں اِلزام نہیں دیتا ہے'' یہ تیسرے درجے کا شرطیہ فقرہ ہے۔ مسیحی ابھی بھی ذاتیات اور گُناہ سے جدوجہد کرتے ہیں (بحوالہ 2:1;5:16-17) وہ ابھی بھی آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں خاص صُورتحالوں میں غیر مناسب فعل کرتے ہیں۔ اکثر اُن کا شعور اُنہیں اِلزام دیتا ہے۔
انجیل کا علم، یسوع کے ساتھ مسحُور کُن شراکت، پاک رُوح کی رہنمائی کیلئے پیاس اور باپ کی تمام سائنس ہمارے دلوں کی تمام گرد کو مطمئین کرتی ہے۔

☆''تو ہمیں خُدا کے سامنے دلیری ہوجاتی ہے''۔ یہ خُدا کی موجودگی سے کھُلی اور آزادانہ رسائی کی بات ہے۔ یہ ایک اکثر دُہرائی گئی اصطلاح اور یوحنا کا نظریہ ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:28;3:21;4:17;5:14 عبرانیوں 3:6;10:35)۔ یہ فقرہ یقین دہانی کے دو فوائد متعارف کرواتا ہے: (1) کہ ایمانداروں کو خُدا کے سامنے کامل دلیری ہوتی ہے اور (2) وہ اُس سے جو کُچھ بھی مانگتے ہیں وہ حاصل کرتے ہیں۔

3:22 ’’اور جو کُچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں اُس کی طرف سے ملتا ہے‘‘۔ یہ ایک زمانہ حال عملی موضوعاتی اور زمانہ حال عملی علامتی ہے۔ یہ یسوع کے درج ذیل میں بیانات کی عکاسی ہے، متی 7:7;18:19 یوحنا 9:31;14:13-14;15:7,16;16:23 مرقس 11:24 لُوقا 10-11:9۔ یہ کلام کے وعدے بہت سے ایمانداروں کے دُعائیہ تجربات سے کتنے مختلف ہیں۔ یہ آیت لامحدود جواب پانے والی دُعاؤں کا وعدہ دکھائی دیتا ہے۔ یہاں دیگر متعلقہ عبارتوں کا موازنہ الہیاتی توازن لانے میں معاونت کرتا ہے۔

خصُوصی موضوع: دُعا، لامحدود۔ تاحال محدود

ا۔ نحوی تراکیب کی انجیلیں:

ا۔ ایمانداروں کو دُعا میں ثابت قدم رہنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور خُدا اچھی چیزیں مہیا کرے گا (متی) یا ’’اپنا پاک رُوح‘‘ (لُوقا) متی 7:7-11 لُوقا 11:5-13۔

۲۔ کلیسیا کے نظم وضبط کے سیاق وسباق میں ایماداروں (دونوں) کی دُعا میں متحد رہنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے (متی 18:19)۔

۳۔ یہودیت کی عدالت کے سیاق وسباق میں ایمانداروں کو بغیر شک کے ایمان میں مانگنے کیلئے کہا گیا ہے (متی 21:22 مرقس 11:23-24)۔

۴۔ دو تمثیلوں کے سیاق وسباق میں (آیات 1-8 غیر راست مُنصف اور آیات 9-14، فریسی اور گُناہگار) ایماندار وں خُدا خوف قاضی اور خُود راستباز فریسی سے مختلف انداز میں فعل کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ خُدا خاکسار اور توبہ کرنے والے کی سُنتا ہے (لُوقا 18:1-14)۔

ب۔ یوحنا کی تحاریر:

ا۔ جنم کے اندھے کے سیاق وسباق میں جسے یسوع شفا دیتا ہے فریسیوں کا حقیقی اندھا پن ظاہر ہوتا ہے۔ یسوع کی دُعا (جیسے کہ کسی کی بھی) کا جواب دیا جاتا ہے کیونکہ وہ خُدا کو جانتا تھا اور اُسی کے مطابق زندگی بسر کرتا تھا (یوحنا 9:31)۔

۲۔ یوحنا کا بالا خانے کی بات چیت (یوحنا 13-17)۔

ا۔ 14:12-14۔ ایمان میں دُعا درج ذیل خُصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔

ا۔ ایمانداروں سے آتی ہے۔

۲۔ یسوع نام میں مانگنا

۳۔ یہ خواہش رکھنا کہ باپ کا جلال ظاہر ہو

۴۔ حُکموں کو ماننا (آیت 15)

ب۔ 15:7-10۔ ایمانداروں کی دُعا درج ذیل خصُوصیات کی حامل ہوتی ہے۔

ا۔ یسوع میں قائم رہنا

۲۔ اُس کا کلام اُن میں قائم رہتا ہے

۳۔ یہ خواہش رکھنا کہ باپ کا جلال ظاہر ہو

۴۔ کثرت سے پھل لانا

۵۔ حُکموں کو ماننا (آیت 10)

ج۔ 15:15-17۔ ایمانداروں کی دُعا درج ذیل خصُوصیات کی حامل ہوتی ہے

ا۔ اُن کا چُناؤ

۲۔ اُن کا پھل لانا

۳۔ یسوع نام میں مانگنا

۴۔ ایک دوُسرے سے مُحبت رکھنے کا حُکم ماننا

د۔ 16:23-24۔ایمانداروں کی دُعا درج ذیل خصُوصیات کی حامل ہوتی ہے

ا۔ یسوع نام میں مانگنا

۲۔ خواہش کرنا کہ مکمل شادمانی ہو

۳۔ یوحنا کا پہلا خط (پہلا یوحنا)

ا۔ 3:22-24۔ایمانداروں کی دُعا درج ذیل خصُوصیات کی حامل ہوتی ہے

ا۔ اُس کے حُکموں کو ماننا (آیات 22,24)

۲۔ واجب طور زندگی بسر کرنا

۳۔ یسوع پر ایمان رکھنا

۴۔ ایک دوُسرے سے مُحبت رکھنا

۵۔ اُس کا ہم میں اور ہمارا اُس میں قائم رہنا

۶۔ پاک روُح کی نعمت پانا

ب۔ 5:14-16۔ایمانداروں کی دُعا درج ذیل خصُوصیات کی حامل ہوتی ہے

ا۔ خُدا میں دلیری

۲۔ اُس کی مرضی کے مطابق

۳۔ ایماندار ایک دوُسرے کیلئے دُعا کرتے ہیں

ج۔ یعقوب

ا۔ 1:5-7۔ایماندار مختلف آزمائشوں کا سامنا کرتے ہوئے بغیر شک کے حکمت کیلئے بُلائے جاتے ہیں۔

۲۔ 4:2-3۔ایمانداروں کو مناسب مقصد کے ساتھ مانگنا چاہئیے

۳۔ 5:13-18۔صحت کے مسائل کا سامنا کرنے والے ایمانداروں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے

ا۔ بُزرگوں کو دُعا کیلئے کہیں

ب۔ ایمان میں دُعا کرنا نجات دلائے گا

ج۔ مانگنا کہ اُن کے گُناہ معاف کئے جائیں

د۔ ایک دوُسرے سے گُناہوں کا اعتراف کرنا اور ایک دوُسرے کیلئے دُعا کرنا (پہلا یوحنا 5:16 سے ملتا جُلتا)۔

مؤثر دُعا کیلئے اہم کُلید مسیح کا سا ہونا ہے۔یہ یسوع نام میں دُعا کرنا کا مطلب ہے۔بدترین کام جو زیادہ تر مسیحیوں کیلئے کرسکتا ہے وہ اُن کی حرصی دُعاؤں کا جواب دینا ہے۔ایک طرح سے تمام دُعاؤں کا جواب دیا جاتا ہے۔دُعا کا ایک اہم ترین پہلو یہ ہے کہ ایمانداروں نے خُدا کے ساتھ، خُدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے وقت گُزارا ہے۔

☆ '' کیونکہ ہم اُس کے حُکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کُچھ وہ پسند کرتا ہے اُسے بجالاتے ہیں''۔جواب پانے والی دُعا کیلئے دوضروریات پر غور کریں:

ا۔تابعداری، ۲۔خُدا کو پسند آنے والی چیزوں کو بجالانا (بحوالہ یوحنا 8:29)۔پہلا یوحنا موثر مسیحی طرز زندگی اور مُنادی پر کتاب '' کہ کیسے کیا '' ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 3:23-24

۲۳۔اور اُس کا حُکم یہ ہے کہ ہم اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے نام پر ایمان لائیں اور جیسا اُس نے ہمیں حُکم دیا اُس کے موافق آپس میں مُحبت رکھیں۔۲۴۔اور جو اُس کے حُکموں پر عمل کرتا ہے وہ اس میں اور یہ اُس میں قائم رہتا ہے اور اسی سے یعنی اُس روُح سے جو اُس نے ہمیں دیا اور ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتا ہے۔

3:23 ''اور اُس کا حُکم یہ ہے''۔ اصطلاح ''حُکم'' پر غور کریں جو دو پہلوؤں کے ساتھ واحد ہے۔ پہلا پہلو شخصی ایمان ہے؛ فعل ''ایمان رکھنا'' مضارع عملی موضوعاتی ہے (بحوالہ یوحنا 6:29,40)۔ دُوسرا پہلو اخلاقی ہے؛ فعل مُحبت زمانہ حال عملی موضوعاتی میں ہے (بحوالہ 3:11;4:7)۔ انجیل ایک ایمان لانے کیلئے پیغام ہے، قبولیت کیلئے ایک شخص ہے اور بسر کرنے کیلئے ایک طرزِ زندگی ہے۔

☆ ''کہ ہم اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے نام پر ایمان لائیں''۔ بائبل سے متعلقہ ایمان کو سمجھنے کیلئے ''ایمان لانے'' کا نظریہ ضروری ہے۔ پُرانے عہد نامے کی اصطلاح aman ''وفاداری، قابلِ اعتبار ہونے، انحصار کرنے'' اور ''سچائی'' کی عکاسی کرتی ہے۔ نئے عہد نامے میں یونانی اصطلاح (pisteuo) کا ترجمہ تین مختلف انگریزی اصطلاحات میں کیا گیا ہے: ایمان، یقین اور بھروسہ۔ اصطلاح اتنی زیادہ مسیحی قابلِ بھروسہ ہونے کی عکاسی نہیں کرتی جتنی خُدا کی کرتی ہے۔ یہ اُس کا کردار، مُکاشفہ اور وعدے ہیں، نہ کہ برگشتہ انسانوں کی وفاداری یا سچائی، حتیٰ کہ کفارہ پانے والے برگشتہ انسانوں کی جو لامتزلزل بُنیاد قائم کرتے ہیں۔

''اُس کے نام'' میں ایمان لانے کا نظریہ یا ''اُس کے نام'' میں دُعا کرنا قرونِ مشرق کی سمجھ کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ نام درج ذیل کی نُمائندگی کرتا ہے:

ا۔ درج ذیل میں یسوع: متی 1:21,23,25;2:22;10:22;12:21;8:5,20;19:29;24:5,9 یوحنا 1:12;2:23;3:18;14:26;15:21;17:6;20:31۔

۲۔ درج ذیل میں باپ: متی 6:9;21:9;23:29 یوحنا 5:43;10:25;12:13;17:12

۳۔ ج ذیل میں تثلیث: متی 28:19

اِس آیت پر مختصر تکنیکی نوٹ۔ اپنی کتاب ''نئے عہد نامے کی لفظی تصاویر'' کے صفحہ 228 پر اے ٹی رابرٹسن ایک یونانی نُسخہ جاتی مسئلے کا تذکرہ کرتا ہے جو فعل ''ایمان'' سے مناسبت رکھتا ہے۔ یونانی بڑے حروف کے نُسخہ جات بی، کے اور ایل میں مضارع عملی موضوعاتی ہیں جبکہ این، اے اور سی میں زمانہ حال عملی موضوعاتی ہیں۔ دونوں یوحنا کے طرزِ انداز اور سیاق وسباق میں مناسب لگتے ہیں۔

3:24 ''اور جو اُس کے حُکموں پر عمل کرتا ہے وہ اِس میں اور یہ اُس میں قائم رہتا ہے''۔ یہ دونوں حال کے زمانے ہیں۔ تابعداری قائم رہنے سے متعلقہ ہے۔ مُحبت ایک ثبوت ہے کہ ہم خُدا میں ہیں اور خُدا ہم میں ہے (بحوالہ 4:12,15-16 یوحنا 14:23;15:10)۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع: قائم رہنا 2:10 پر۔

☆ ''اُس رُوح سے جو اُس نے ہمیں دیا''۔ یوحنا سچے ایمانداروں کے تجزیئے کیلئے چند ایک ثبوت استعمال کرتا ہے (بحوالہ رومیوں 4;13;8:14-16)۔ دو رُوح اُلقدس سے متعلقہ ہیں: (1) یسوع کا اقرار کرنا (بحوالہ رومیوں 10:9-13 پہلا کرنتھیوں 12:3) اور (2) مسیح کی طرح کی زندگی بسر کرنا (بحوالہ یوحنا 15 گلتیوں 5:22 یعقوب 2:14-26)۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تاکہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ آیات 11-24 کا اہم خیالی موضوع کیا ہے؟ (بحوالہ یوحنا 11-2:7)؟

2۔ آیات 16 اور 17 کے مابین کیا تعلق ہے۔ ''اپنی جان دینا'' کا موازنہ ''اپنے بھائی کی ضرورت کے وقت مدد کرنا'' سے کیسے کیا جاسکتا ہے؟

3۔ کیا آیات 19-20 خُدا کی عدالت یا خُدا کے عظیم رحم کے کڑے ہونے پر زور دیتی ہیں جو ہمارے خوف کو اطمینان دیتا ہے؟

4۔ یوحنا کے آیت 22 میں دُعا کے بارے بیان کا ہم اپنے زندگی کے تجربات کیساتھ کیسے تعلق پیدا کر سکتے ہیں؟

5۔ کوئی کیسے یوحنا کی گُناہ کے اعتراف اور قبُولیت کی مسیحی ضرورت اور اُس کے گُناہ سے پاک کاملیت کے بیان کی ظاہری خلاف قیاس تاکید کیساتھ مصالحت کر سکتا ہے؟

6۔ یوحنا طرزِ زندگی پر اتنی خاص تاکید کیوں کرتا ہے؟

7۔ ''نئے سرے سے پیدا ہونے'' میں شامل الہیاتی سچائیاں بیان کریں۔

8۔ یہ حوالہ کیسے روزمرہ کی مسیحی زندگی کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے؟

پہلا یوحنا4 (I John 4)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
تیسری شرط: دُنیا اور مُخالف مسیح کے خلاف ہوشیار رہنا	سچا رُوح اور جھوٹا رُوح	سچائی اور فریب کے بارے میں فراست	سچائی کا رُوح اور فریب کا رُوح	خُدا کا رُوح اور مُخالف مسیح کا رُوح
	4:1-3		3:24-4:6	
4:1-6	4:4-6	4:1-6		4:1-6
مُحبت اور ایمان کی بُنیاد	خُدا مُحبت ہے	مُحبت کی برکات	خُدا کو مُحبت کے ذریعے جاننا	خُدا مُحبت ہے
(4:7-5:13)	4:7-10	4:7-12	4:7-11	4:7-12
	4:11-12		خُدا کو مُحبت کے ذریعے سے دیکھنا	
			4:12-16	
مُحبت کی بُنیاد	4:13-16a	4:13-16a	مُحبت کا انجام	4:13-16a
4:7-5:4	4:16b-18	4:16b-21	4:17-19	4:16b-21
	4:19-21		ایمان کے ذریعے سے تابعداری	
			4:20-5:5	

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دیئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

4:1-21 کے سیاق وسباق کی بصیرت:

۱۔ یوحنا 4 اِس موضوع پر بہت خصُوصی ادبی اکائی ہے کہ کیسے مسیحی اُن کا تجزیہ اور تصدیق کر سکتے ہیں جو خُدا کیلئے بات کرتے ہیں۔ یہ حوالہ درج ذیل سے متعلقہ ہے (1) جھوٹے نبی جو مخالف مسیح کہلاتے ہیں (بحوالہ 2:18-25)؛ (2) وہ جو فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں (بحوالہ 2:26;3:7) اور (3) ممکنہ طور پر وہ

سے خُدا کیلئے بات کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 33-4:26;12:10 پہلا تھسلنیکیوں 21-5:20 پہلا یوحنا 6-4:1)۔ رُوحانی فہم میں دونوں الہیاتی اور سماجی آزمائشیں شامل ہوتی ہیں۔

۲۔ پہلا یوحنا کا خاکہ بنانا اُس کے موجودہ موضوعات کی بنا پر بہت مُشکل ہے۔ یہ یقیناً باب 4 کے حوالے سے حقیقت ہے۔ یہ یُوں لگتا ہے کہ یہ باب سچائیوں پر ایک بار پھر زور دے رہا ہے جو ابتدائی ابواب میں سکھائی گئی تھیں خاص طور پر ایمانداروں کو ایک دُوسرے سے مُحبت رکھنا ہے (بحوالہ آیات 12-2:7;21-7 اور 24-3:11)۔

۳۔ یوحنا دونوں جھوٹے اُستادوں کا مقابلہ کرنے اور حقیقی ایمانداروں کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے لکھتا ہے۔ وہ ایسا بہت سی آزمائشوں کے استعمال سے کرتا ہے

ا۔ الہیاتی تعلیم کی آزمائش (یسوع پر ایمان، بحوالہ پہلا یوحنا 2:18-25;4:1-6,14-16;5:1,5,10)

ب۔ طرز زندگی کی آزمائش (تابعداری، بحوالہ پہلا یوحنا 2:3-7;3:1-10,22-24)

ج۔ سماجی آزمائش (مُحبت، بحوالہ پہلا یوحنا 2:7-11;3:11-18;4:7-12,16-21;5:1-2)

کلام کے مختلف حصّے مختلف جھوٹے اُستادوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ پہلا یوحنا عارفین جھوٹے اُستادوں کی بدعت کو مخاطب کرتا ہے۔ نئے عہدنامے کے دیگر حصّے دیگر غیر سچائیوں کو مخاطب کرتے ہیں (بحوالہ یوحنا 1:13 رومیوں 13-10:9 پہلا کرنتھیوں 12:3)۔ ہر سیاق وسباق کا علیحدہ سے مُطالعہ کیا جانا چاہئیے یہ یقین کرنے کیلئے کہ کونسی غلطی کو مخاطب کیا گیا ہے۔ وہاں بہت سے ذرائع سے اغلاط ہیں:

ا۔ یہودی شرعی

ب۔ یونانی فلاسفر

ج۔ یونانی اخلاقی قوانین کے مُنکر

د۔ وہ جو خاص رُوحانی مُکاشفہ یا تجربات کا دعویٰ کرتے تھے

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 4:1-6

ا۔ اے عزیزو! ہر ایک رُوح کا یقین نہ کرو بلکہ رُوحوں کو آزماؤ کہ وہ خُدا کی طرف سے ہیں یا نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دُنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ ۲۔ خُدا کی رُوح کو تُم اِس طرح پہچان سکتے ہو کہ جو کوئی رُوح اقرار کرے کہ یسوع مسیح مُجسم ہو کر آیا ہے وہ خُدا کی طرف سے ہے۔ ۳۔ اور جو کوئی رُوح یسوع کا اقرار نہ کرے وہ خُدا کی طرف سے نہیں اور یہی مُخالف مسیح کی رُوح ہے۔ جس کی خبر تُم سُن چکے ہو کہ وہ آنے والی ہیبلکہ اب بھی دُنیا میں موجود ہے۔ ۴۔ اے بچو! تُم خُدا سے ہو اور اُن پر غالب آ گئے ہو کیونکہ جو تُم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے۔ ۵۔ وہ دُنیا سے ہیں۔ اِس واسطے دُنیا کی سی کہتے ہیں اور دُنیا اُن کی سُنتی ہے۔ ۶۔ ہم خُدا سے ہیں۔ جو خُدا کو جانتا ہے وہ ہماری سُنتا ہے۔ جو خُدا سے نہیں وہ ہماری نہیں سُنتا۔ اسی سے ہم حق کی رُوح اور گُمراہی کی رُوح کو پہچان لیتے ہیں۔

4:1 ''یقین نہ کرو''۔ یہ منفی صفت فعلی کے ساتھ زمانہ حال بصُورت امر ہے جس کا اکثر مطلب پہلے سے جاری عمل کو روکنا ہے۔ مسیحیوں کی رغبت یہ ہے کہ وہ بااثر شخصیات، منطقی مباحثوں یا معجزاتی واقعات کو خُدا کی طرف سے سمجھتے ہوئے مانتے ہیں۔ ظاہری طور جھوٹے اُستاد دعویٰ کر رہے تھے کہ وہ (1) خُدا کی طرف سے بات کرتے ہیں یا (2) خُدا سے خاص مُکاشفہ رکھتے ہیں۔

خصُوصی موضوع: کیا مسیحیوں کو ایک دُوسرے کی عدالت کرنی چاہئیے؟

یہ معاملہ دو انداز سے نبٹا جائے۔ پہلے ایمانداروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایک دُوسرے کی عدالت نہ کریں (بحوالہ متی 5-7:1 لُوقا 6:37,42 رومیوں 11-2:1 یعقوب

3:1-13 اور پہلا یوحنا4:1-6)۔

کُچھ طریقہ کار مناسب تجزیئے کیلئے مددگار ہوسکتا ہے:

ا۔ تجزیہ تصدیق کے مقصد کیلئے ہونا چاہیئے (بحوالہ پہلا یوحنا4:1منظوری کے نظرئے کیلئے ''آزمائش'')

۲۔ تجزیہ انسانیت اور حلیمی کے دائرے میں رہتے ہوئے کیا جانا چاہیئے (بحوالہ گلتیوں6:1)

۳۔ تجزیہ شخصی پسند کے معاملات پر مرکوز نہیں ہونا چاہیئے (بحوالہ رومیوں14:1-23 پہلا کرنتھیوں8:1-13;10:23-33)۔

۴۔ تجزیہ کو اُن رہنماؤں کی نشاندہی کرنی چاہیئے جو کلیسیا میں سے یا معاشرے میں سے ''تنقید پسند'' نہیں ہیں (بحوالہ پہلا تمیتھیس3)۔

☆ ''ہر ایک رُوح''۔ رُوح انسانی شخصیت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دیکھیئے4:6پر نوٹ۔ یہ خُدا کی طرف سے فرض کئے گئے پیغام کا حوالہ ہے۔ بدعت کلیسیا کے اندر سے آتی ہے (بحوالہ2:19)۔ جھوٹے اُستاد خُدا کیلئے بات کرنے کا دعویٰ کرتے تھے۔ یوحنا زور دیتا ہے کہ انسانی تقریر و عمل کے پیچھے دو رُوحانی ماخذ ہوتے ہیں، یعنی خُدا یا شیطان۔

☆ ''بلکہ رُوحوں کو آزماؤ''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی بصُورت آمر ہے۔ یہ دونوں روحانی نعمت (بحوالہ پہلا کرنتھیوں12:10;14:29) اور ہر ایماندار کیلئے ایک ضروری امر ہے جیسے کہ دُعا، مُنادی اور آزادانہ خیرات کرنا۔ اِس یونانی لفظdokimazoمیں 'منظُوری کے نظرئے سے آزمائش' کے اشارے ہیں۔ ایمانداروں کو ہمیشہ اچھا سوچنا چاہیئے جب تک بدترین ثابت نہیں ہوجاتا (بحوالہ پہلا کرنتھیوں13:4-7 پہلا تھسلنیکیوں5:20)۔

خصُوصی موضوع: ''آزمائش'' اور اُن کے اشاروں کیلئے یونانی اصطلاحات

یہاں دو یونانی اصطلاحات ہیں جن میں کسی کو کسی مقصد کیلئے آزمانے کا تصور ہے۔

ا۔ Dokimazo,dokimion,dokimasia

یہ کسی چیز کا (استعاراتی طور پر) اصلی پن پرکھنے کیلئے آگ کے ذریعے دھات کو صاف کرنے کی ماہرانہ اصطلاح ہے۔ آگ جلانے سے (صاف کرتے ہوئے) زنگ اُتارتی ہے اور کسی حقیقی دھات کو سامنے لاتی ہے۔ یہ مادی عمل خُدا کیلئے اور یا انسانوں کا دُوسروں کو آزمانے کیلئے ایک طاقتور ضرب اُلمثال بن گیا ہے۔ یہ اصطلاح صرف مثبت معنوں میں کسی کو قبُولیت کے نظریئے سے آزمانے کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

یہ نئے عہد نامے میں آزمائش کیلئے استعمال ہوا ہے

ا۔ جُوا، لُوقا14:19

ب۔ ہم سب، پہلا کرنتھیوں11:28

ج۔ ہمارا ایمان، یعقوب1:3

د۔ حتیٰ کہ خُدا، عبرانیوں3:9

اِن آزمائشوں کا نتیجہ مثبت تصور کیا جاتا ہوگا (بحوالہ رومیوں1:28;14:22;16:10 دُوسرا کرنتھیوں10:18;13:3 فلپیّوں2:27 پہلا پطرس1:7)۔ اِس لئے اصطلاح اِس تصور کا معنی دیتا ہے کہ کسی کو درج ذیل سے مشاہدہ اور ثابت کیا جاسکتا ہے

ا۔ کارآمد

ب۔ اچھا

ج۔ اصلی

د۔ بیش قیمت

ر۔ عزت بخشنا

اِس اصطلاح میں کسی میں قصور تلاش کرنے یا رد کرنے کے مقصد کے ساتھ مشاہدے کے اشارے ہیں۔ یہ اکثر یسوع کی بیابان میں آزمانے کے تعلق سے استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ یہ یسوع کو پھانسنے کی کوشش کا معنی دیتا ہے (بحوالہ متی 4:1;16:1;19:3;22:18,35 مرقس 1:13 لُوقا 4:2;10:25 عبرانیوں 2:18)

ب۔ یہ اصطلاح (peirazo) متی 4:3 پہلا تھسلنیکیوں 3:5 میں شیطان کے لقب کیلئے استعمال ہوئی ہے۔

ج۔ یہ (اپنی مرکب صُورت میں، ekpeirazo) یسوع کی جانب سے خُدا کو نہ آزمانے کیلئے استعمال ہوئی ہے (بحوالہ متی 4:7 لُوقا 4:12 نیز دیکھئے پہلا کرنتھیوں 10:9)۔

د۔ یہ ایمانداروں کی آزمائشیں اور آزمانے کے حوالے سے استعمال ہوا ہے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 7:5;10:9,13 گلتیوں 6:1 پہلا تھسلنیکیوں 3:5 عبرانیوں 2:18 یعقوب 1:2,13,14 پہلا پطرس 4:12 دُوسرا پطرس 2:9)۔

☆ ''کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دُنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے (بحوالہ یرمیاہ 14:14;23:21;29:8 متی 7:15;24:11,24 اعمال 20:28-30 دُوسرا پطرس 2:1 پہلا یوحنا 2:18-19,24;3:7 دُوسرا یوحنا 7)۔ مفہوم یہ ہے کہ اُنہوں نے کلیسیا چھوڑ دی ہے لیکن ابھی بھی وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خُدا کی بات کرتے ہیں۔

4:2 ''خُدا کی رُوح کو تُم اِس طرح سے پہچان سکتے ہو''۔ یہ گرائمر کی رُو سے بناوٹ یا تو زمانہ حال عملی علامتی (ایک بیان) ہے یا زمانہ حال عملی بصُورت آمر (ایک حُکم) ہے۔ رُوح اُلقدس ہمیشہ یسوع کو بڑھا کر پیش کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 14:26;15:26;16:13-15)۔ یہی آزمائش پولُوس کی تحاریر میں پہلا کرنتھیوں 12:3 میں دیکھی جاسکتی ہے۔

☆ ''کہ جو کوئی رُوح اقرار کرے''۔ یہ زمانہ حال علامتی ہے جو جاری کام کا اشارہ کرتا ہے نہ کہ پچھلے ایمان کی تصدیق۔ یونانی اصطلاح ''اقرار کرنا'' ایک مرکب ''اُسی'' اور بات کہنا'' سے ہے جس کا مطلب ''اُسی بات کو کہنا''۔ یہ پہلا یوحنا میں جاری موضوع ہے (بحوالہ یوحنا 9:22 1 یوحنا 1:9;2:23;4:2-3;4:15 دُوسرا یوحنا 7)۔ یہ اصطلاح کسی کی خاص، عوامی، تصدیق اور یسوع مسیح کی انجیل سے وفاداری کا زبانی اقرار ہے۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع یوحنا 9:22 پر۔

یہ الہیاتی طور پر دلچسپ ہے کہ نئے عہدنامے کا پُرانا لاطینی نُسخہ اور دانشور لکھاری، کلیمینٹ، اسکندریہ کا اوری گون، ارینیس اور طرطولین (leui) کہتے تھے جس کا مطلب ہے ''یسوع سے علیحدہ کرتے ہوئے'' ظاہری طور انسانی روح اور علیحدہ الٰہی روح جو اِس طرح دُوسری صدی کی عارفین تحاریر کی خصُوصیت رکھتی تھی۔ مگر یہ ایک عبارتی اضافہ ہے جو ابتدائی کلیسیا کی بدعت کے ساتھ جستجو کی زندگی اور موت کی عکاسی کرتی ہے۔

☆ ''کہ یسوع مسیح مجسم ہو کر آیا ہے وہ خُدا کی طرف سے ہے''۔ یہ کامل عملی صفت فعلی ہے۔ یہ ایک ضروری الہیاتی تعلیم کا جھوٹے اُستادوں کیلئے پرکھنا ہے (یعنی عارفین کا) جن کا یوحنا اِس کتاب میں مقابلہ کر رہا ہے۔ اِس کا بُنیادی زور یہ ہے کہ یسوع مکمل انسان (یعنی مجسم ہُوا) اور اِس کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر خُدا ہے (بحوالہ 1:1-4 دُوسرا یوحنا 7، یوحنا 1:14 پہلا تمیتھیس 3:16)۔ کامل زمانہ تصدیق کرتا ہے کہ یسوع کا انسان ہونا عارضی نہ تھا بلکہ مستقل تھا۔ یہ ایک ادنیٰ مسئلہ ہے۔ یسوع حقیقی طور انسانیت میں یکتا اور خُدا میں یکتا تھا۔

4:3 ''مُخالف مسیح کی رُوح''۔ یہاں اصطلاح (بحوالہ 2:18-25) مسیح کے انکار کیلئے استعمال ہوا ہے نہ کہ اُس کے مُقام پر قبضہ کی کوشش ہے۔

☆ ''جس کی خبر تُم سُن چُکے ہو کہ وہ آنے والی ہے بلکہ اب بھی دُنیا میں موجود ہے''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے جو مفہوم دیتی ہے کہ یوحنا نے پہلے ہی اُن سے اِس موضوع پر بات کر لی ہے اور اُس کا اثر باقی ہے۔ یونانی میں اسم ضمیر ''وہ'' بے جنس ''رُوح'' سے ملتا ہے۔ 2:18 کی طرح یہ فقرہ عکاسی کرتا ہے کہ مخالف مسیح کی رُوح دونوں پہلے ہی آچکی ہے اور آئے گی۔ یہ عارفین جھوٹے اُستاد صدیوں سے جھوٹی معلومات، جھوٹا طرز زندگی اور جھوٹے کاموں کا سلسلہ بناتے ہیں، پیدائش 3 کی بُرائی سے لیکر بدی کے مُجسم ہونے کے ظہور اور آخری گھڑی کے مخالف مسیح تک۔

4:4-6 ''تُم ۔۔۔وہ۔۔۔ہم''۔ اِن تمام اسم ضمیروں پر زور دیا جاتا ہے۔ یہ تین گروہ ہیں جن کو مخاطب کیا گیا ہے: سچے ایماندار (یوحنا اور اُس کے پڑھنے والے)، جھوٹے ایماندار (عارفین اُستاد اور اُن کے پیروکار) اور یوحنا کی مشنری ٹیم۔ یہ اِسی قسم کا تہراپن عبرانیوں 6 اور 10 میں بھی دیکھا گیا ہے۔

4:4 ''اور اُن پر غالب آ گئے ہو''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔ یہ دونوں الہیاتی تعلیم کا تفرق اور غالب آنے والی مسیحی زندگی کا حوالہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ اُن کیلئے اور ہمارے لئے کیا ہی شاندار حوصلہ افزائی کا لفظ ہے۔

یوحنا مسیحیوں کا گُناہ اور شیطان پر غالب آنے کے بارے میں فکر رکھتا ہے۔ وہ یہ اصطلاح (nikao) پہلا یوحنا میں چھ مرتبہ استعمال کرتا ہے (بحوالہ 2:13,14;4:4; 5:4,5)، مُکاشفہ میں 11 مرتبہ اور ایک مرتبہ انجیل میں (بحوالہ 16:33)۔ یہ اصطلاح غالب آنے کیلئے لُوقا میں صرف ایک مرتبہ استعمال ہوئی ہے (بحوالہ 11:22) اور پولُس کی تحاریر میں دو مرتبہ (بحوالہ رومیوں 3:4;12:21)۔

☆ ''کیونکہ جو تُم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے''۔ یہ ہم بسنے والی مرتبہ خُداوندی پر زور ہے۔ یہاں یہ ہم بسنے والے باپ کا حوالہ دکھائی دیتا ہے (بحوالہ یوحنا 14:23 دوُسرا کرنتھیوں 6:16)۔ نیا عہد نامہ اِس پر بھی زور دیتا ہے (1) ہم میں بسنے والے بیٹے کا (بحوالہ متی 28:20 کُلسیوں 1:27) اور (2) ہم میں بسنے والے رُوح اُلقدس کا (بحوالہ رومیوں 8:9 پہلا یوحنا 4:13)۔ رُوح اور بیٹا کی نزدیکی شناخت دی گئی ہے (بحوالہ رومیوں 8:9 دوُسرا کرنتھیوں 3:17 گلتیوں 4:6 فلپیوں 1:19 پہلا پطرس 1:11)۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع یوحنا 14:15 پر۔

ضرب اُلمثال ''جو دُنیا میں ہے'' شیطان کا (بحوالہ یوحنا 12:31;14:30;16:11 دوُسرا کرنتھیوں 4:4 افسیوں 2:2 پہلا یوحنا 5:19) اور اُس کے پیروکاروں کا حوالہ ہے۔ اصطلاح ''دُنیا'' کے پہلا یوحنا میں ہمیشہ منفی اشارے ہیں (یعنی خُدا سے علیحدہ طور منظّم اور کام کرنے والا انسانی معاشرہ)۔

4:5 ''وہ دُنیا سے ہیں''۔ یہ ماخذ کا مفعول لہ ہے۔ اصطلاح ''دُنیا'' یہاں برگشتہ انسانی معاشرے کی خُدا سے علیحدہ طور اپنی تمام ضرورتیں پُوری کرنے کی کوشش کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہ برگشتہ انسانیت کے مجموعی آزادانہ رُوح کا حوالہ ہے۔ اِس کی مثال قائن ہے (بحوالہ 3:12)۔

☆ ''اور دُنیا اُن کی سُنتی ہے''۔ مسیحی اُستاد بمقابلہ جھوٹے اُستادوں کا ایک اور ثبوت کہ جو اُن کی سُنتے ہیں (بحوالہ یوحنا 15:19 پہلا تمیتھیس 4:1)۔

4:6 ''جو خُدا کو جانتا ہے وہ ہماری سُنتا ہے''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے۔ سچے ایماندار سُننا جاری رکھتے ہیں اور رسالتی سچائیوں کا ردِعمل دیتے ہیں۔ ایماندار سچے مبلغوں / اُستادوں کو دونوں اُن کے پیغام کے مواد اور جو سُنتے اور اپس کا ردِعمل دیتے ہیں سے پہچان سکتے ہیں۔

☆ ''اِسی سے ہم حق کی رُوح اور گُمراہی کی رُوح کو پہچان لیتے ہیں''۔ یہ رُوح اُلقدس کا حوالہ ہوسکتا ہے (بحوالہ یوحنا 14:17;15:26;16:13 پہلا یوحنا 4:6;5:7) یا بدی کی رُوح شیطان کا۔ ایمانداروں کو پیغام کے ماخذ کے بارے میں امتیاز کرنا چاہئیے۔ اکثر یہ دونوں خُدا کے نام میں فرضی طور خُدا کیلئے بات کرنے والوں کی طرف سے دئے جاتے ہیں۔ ایک یسوع اور مسیح کا سامنے کو فوقیت دیتا ہے اور ایک انسانی غور و فکر اور شخصی آزادی کو فوقیت دیتا ہے۔

رابرٹ گریڈل سٹون کی کتاب ''پُرانے عہد نامے کے مترادف'' میں نئے عہد نامے میں استعمال ہونے والی اصطلاح ''رُوح'' پر ایک دلچسپ گُفتگو دیتی ہے۔

''ا۔ بدی کی رُوحیں

۲۔ انسانی رُوح

۳۔ رُوح اُلقدس

۴۔ چیزیں جو رُوح انسانی رُوح میں اِس کے ذریعے پیدا کرتی ہے۔

ا۔ 'غلامی کا رُوح نہیں' بمقابلہ 'متبنیٰ بنانے کا رُوح'، رومیوں 8:15

ب۔ 'نرمی کا رُوح'۔ پہلا کرنتھیوں 4:21

ج۔ ’ایمان کا رُوح‘۔دوُسرا کرنتھیوں 4:13

د۔ اُس کے علم میں حکمت اور مُکاشفے کا رُوح‘۔افسیوں 1:17

ر۔ ’نہ کہ بُزدلی کا رُوح بمقابلہ قوت، مُحبت اور نظم وضبطُ۔دوُسرا تمیتھیس 1:7

س۔ ’غلطی کا رُوح بمقابلہ سچائی کا رُوح‘۔پہلا یوحنا 4:6‘‘(صفحات 63-61)‘‘۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 4:7-14

۷۔اے عزیزو! آؤ ہم ایک دوُسرے سے مُحبت رکھیں کیونکہ مُحبت خُدا کی طرف سے ہے اور جو کوئی مُحبت رکھتا ہے وہ خُدا سے پیدا ہُوا ہے اور خُدا کو جانتا ہے۔۸۔جو مُحبت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا۔کیونکہ خُدا مُحبت ہے۔۹۔جو مُحبت خُدا کو ہم سے ہے وہ اس سے ظاہر ہُوئی کہ خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا ہے تا کہ ہم اُس کے سبب سے زندہ رہیں ۔ ۱۰۔مُحبت اِس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے مُحبت کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے مُحبت کی اور ہمارے گُناہوں کے کفارہ کیلئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔۱۱۔اے عزیزو! جب خُدا نے ہم سے ایسی مُحبت کی تو ہم پر بھی ایک دوُسرے سے مُحبت رکھنا فرض ہے۔۱۲۔خُدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔اگر ہم ایک دوُسرے سے مُحبت رکھتے ہیں تو خُدا ہم میں رہتا ہے اور اُس کی مُحبت ہمارے دل میں کامل ہو گئی ہے۔۱۳۔چُونکہ اُس نے اپنے رُوح میں سے ہمیں دیا ہے۔اِس سے ہم جانتے ہیں کہ ہم اُس میں قائم رہتے ہیں اور وہ ہم میں۔۱۴۔اور ہم نے دیکھ لیا ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے بیٹے کو دُنیا کا مُنجی کر کے بھیجا ہے۔

4:7 ‘‘آؤ، ہم ایک دوُسرے سے مُحبت رکھیں‘‘۔یہ ایک زمانہ حال عملی موضوعاتی ہے۔روزمرہ کی طرز زندگی میں مُحبت رکھنا تمام ایمانداروں کی ایک عام خصُوصیت ہے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 13 گلتیوں 5:22)۔یہ یوحنا کی تحاریر میں ایک مسلسل موجوع ہے اور نیز اخلاقی آزمائش کی ایک رُوح (بحوالہ یوحنا 13:34;15:12,117 پہلا یوحنا 2:7-11;3:11,23 دوُسرا یوحنا 5)۔موضوعاتی صُورت حادثاتی واقعہ کو بیان کرتی ہے۔

☆‘‘کیونکہ مُحبت خُدا کی طرف سے ہے‘‘۔خُدا نہ کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی، رحم یا جذبات مُحبت کا ماخذ ہیں (بحوالہ آیت 16)۔یہ بُنیادی طور جذباتی نہیں بلکہ با مقصد ہے (بحوالہ آیت 10 یوحنا 3:16)۔

☆‘‘اور جو کوئی مُحبت رکھتا ہے وہ خُدا سے پیدا ہُوا ہے اور خُدا کو جانتا ہے‘‘یہ افعال کامل مجھول اور زمانہ حال عملی علامتی ہیں۔یوحنا کی ایماندار بننے کیلئے پسندیدہ اصطلاحات طبعی پیدائش سے متعلقہ ہیں (بحوالہ 2:29;3:9;5:1;4:18 یوحنا 3:3,7,31;19:11)۔اصطلاح ‘‘جاننا‘‘ عبرانی معنوں میں جاری دوستانہ شراکت کی عکاسی کرتی ہے (بحوالہ پیدائش 4:1 یرمیاہ 1:5)۔یہ پہلا یوحنا کا مسلسل موضوع ہے جو کوئی 77 مرتبہ سے زیادہ استعمال ہوا ہے۔

4:8 ‘‘جو مُحبت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا۔کیونکہ خُدا مُحبت ہے‘‘۔طرز زندگی میں مُحبت رکھنا خُدا کو جاننے کا حقیقی امتحان ہے۔یہ یوحنا کے بدرجہ غائت سادہ بیانات میں سے ایک ہے ‘‘خُدا مُحبت ہے‘‘ ‘‘خُدا نُور ہے‘‘ (بحوالہ 1:5) اور ‘‘خُدا رُوح ہے‘‘ (بحوالہ یوحنا 4:24) سے ملتا ہے۔خُدا کی مُحبت اور خُدا کے عذاب کا فرق دیکھنے کیلئے استثنا 5:9 کا 5:10 اور 7:9 سے موازنہ کریں۔

4:9 ‘‘جو مُحبت خُدا کو ہم سے ہے وہ اس سے ظاہر ہُوئی‘‘۔یہ ایک مضارع مجھول علامتی ہے (بحوالہ یوحنا 3:16 دوُسرا کرنتھیوں 9:15 رومیوں 8:32)۔خُدا نے واضح طور ظاہر کیا ہے کہ وہ ہمیں مُحبت رکھتا ہے اور اُس نے ہماری جگہ موت کیلئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔مُحبت ایک عمل نہ کہ محض ایک احساس۔ایمانداروں کو اِسے اپنی روزمرہ کی زندگی میں دکھانا ہے۔ خُدا کو جاننا یہ ہے کہ ایسی مُحبت رکھیں جیسے وہ ہم سے رکھتا ہے۔

☆‘‘کہ خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا ہے‘‘۔یہ ایک کامل عملی علامتی ہے مجسم ہونا اور اُس کا نتیجہ قائم رہتا ہے۔خُدا کے تمام فوائد مسیح کے وسیلے سے آتے ہیں۔

اصطلاح ‘‘اکلوتا بیٹا‘‘ واحد جنس ہے جس کا مفہوم ‘‘مُنفرد‘‘، ‘‘اپنی نوعیت کا ایک‘‘ نہ کہ جنسی نسل میں اکلوتا بیٹا ہے۔کنواری سے پیدا ہونا مریم یا خُدا کیلئے کوئی جنسی تجربہ نہ

میں خُدا کا بیٹا ہے۔ایماندار صرف استخراجی معنوں میں خُدا کے فرزند ہیں۔

☆''تا کہ ہم اُس کے سبب سے زندہ رہیں''۔یہ ایک مضارع عملی موضوعاتی ہے جو اتفاقی واقعہ کا مفہوم دیتا ہے،ایمان کا ردِّعمل ضروری ہے۔مجسم ہونے کا مقصد ابدی زندگی اور کثرت کی زندگی تھا(بحوالہ یوحنا10:10)۔

4:10 ''مُحبت ، بلکہ اِس میں ہے''۔خُدا کی مُحبت کا واضح اظہار یسوع کی زندگی اور موت میں ہے(بحوالہ رومیوں5:6,8)۔یسوع کو جاننا خُدا کو جاننا ہے۔

☆''اِس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے مُحبت کی''۔نیا عہدنامہ دُنیائے مذاہب میں مُنفرد ہے۔علامتی طور پر مذہب انسانیت کی خُدا کی تلاش ہے مگر مسیحیت خُدا کی برگشتہ انسان کی تلاش ہے۔تعجب خیز سچائی ہماری خُدا کیلئے سچائی نہیں ہے بلکہ اُس کی ہمارے لئے مُحبت ہے۔اُس نے ہمیں ہمارے گُناہ اور زات، ہماری بغاوت اور تکبر سے ڈھونڈا ہے۔مسیحیت کی جلالی سچائی یہ ہے کہ خُدا نے برگشتہ انسان سے مُحبت رکھی اور نیز زندگی کو تبدیل کر دینے والا تعلق شروع کیا اور قائم رکھا ہے۔

☆''اور ہمارے گُناہوں کے کفارہ کیلئے اپنے بیٹے کو بھیجا''۔دیکھیئے نوٹ 2:2 پر

4:11 ''جب''۔یہ پہلے درجے کا شرطیہ فقرہ ہے جو لکھاری کے نُکتہ نظر یا اُس کے ادبی مقاصد کیلئے دُرست متصور ہوتا ہے۔خُدا ہمیں مُحبت رکھتا ہے(بحوالہ رومیوں8:31)۔

☆''خُدا نے ہم سے ایسی مُحبت رکھی''۔اِسے ''اِس انداز میں'' سمجھنا چاہئیے جیسے یوحنا3:16 میں ہے۔

☆''تو ہم پر بھی ایک دوُسرے سے مُحبت رکھنا فرض ہے''۔کیونکہ اُس نے ہم سے مُحبت رکھی پس ہمیں بھی ایک دوُسرے سے مُحبت رکھنی چاہئیے(بحوالہ 4:12:6;3:16)۔یہ ضرورت کا بیان جھوٹے اُستادوں کے طور طریقے اور فسادی کاموں کی عکاسی کرتا ہے۔

4:12 ''خُدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا''۔یہ ایک کامل وسطی مُنحصر) علامتی ہے۔یہ لفظ ''کسی کی طرف یا کسی چیز کو غور سے دیکھنا ہے''(بحوالہ خروُج33:20-23 یوحنا 1:18;5:37;6:46 پہلا تمیتھیس6:16)۔یہ بھی ممکن ہے کہ عارفین اُستاد جو کہ کسی حد تک مشرقی مخفی مذاہب سے متاثر تھے کسی قسم کی رویا کا خُدا کی یا خُدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔یسوع باپ کو مکمل طور پر ظاہر کرنے کیلئے آیا۔اُس کی طرف غور سے دیکھنے سے ہم خُدا کو جانتے ہیں۔

☆''اگر''۔یہ ایک تیسرے درجے کا شرطیہ جُملہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔

☆''خُدا ہم میں رہتا ہے''۔دیکھیئے خُصوصی موضوع: قائم رہنا2:10 پر۔

☆اور اُس کی مُحبت ہمارے دل میں کامل ہوگئی ہے''۔یہ پچیدہ کلام کا کامل مجہول صفت فعلی ہے۔مسیحیوں سے مُحبت رکھنا خُدا کی کامل، قائم رہنے والی مُحبت کا ثبوت ہے(بحوالہ 2:5;4:17)۔

4:13 ''چُونکہ اُس نے اپنے روُح میں سے ہمیں دیا ہے''۔یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔ہم میں رہنے والا روُح اُلقدس(بحوالہ 3:24 رومیوں8:9) اور اُس کا تبدیلی لانے والا اثر یقین دہانی کے ثبوت ہیں(بحوالہ رومیوں8:16)۔یُوں لگتا ہے کہ آیت13 روُح اُلقدس کی موضوعاتی گواہی ہے جبکہ آیت14 رسالتی شہادت کی فاعلی گواہی ہے۔تثلیث کے تین اشخاص واضح طور پر آیات13-14 میں ظاہر ہوتے ہیں۔دیکھیئے خصُوصی موضوع یوحنا14:26 پر۔

4:14 ''اور ہم نے دیکھ لیا ہے اور گواہی دیتے ہیں''۔افعال کامل وسطی (مُنحصر) علامتی ہیں جو زمانہ حال عملی علامتی کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں۔یہ یوحنا کی بالکل 1:1-3 کی طرح مسیح کی شخصیت کے حوالے سے چشم دید گواہی ہے۔اصطلاح ''دیکھ لیا ہے''،وہی یونانی لفظ ہے جیسے آیت12 میں ہے جس کا مطلب ''غور سے کُچھ دیکھنا'' ہے۔دیکھیئے خصُوصی

موضوع: یسوع کی گواہیاں، یوحنا1:8پر۔

☆''کہ باپ نے بیٹے کو بھیجا ہے''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے۔ یہ حقیقت کہ خُدا باپ نے خُدا بیٹے کو دُنیا میں بھیجا (بحوالہ یوحنا3:16) عارفین کی جھوٹی تعلیمات کا رنگ دیتا ہے جو رُوح (نیکی کی) اور مادہ (بدی) کے درمیان فرضی دہریت کی بات کرتی ہیں۔ یسوع حقیقی طور الٰہی تھا اور وہ بدی کے گُناہوں کی دُنیا میں اُسے اور ہمیں (بحوالہ رومیوں 8:18-25) پیدائش3 کی لعنت سے کفارہ دینے کیلئے بھیجا گیا۔

☆''دُنیا کا مُنجی کر کے''۔ یہ حقیقت کہ باپ نے یسوع کو نجات کے ذریعے کیلئے چُنا، عارفین جھوٹی تعلیم کو رنگ دیتا ہے کہ نجات فرشتانہ درجے سے متعلقہ خاص، خفیہ علم کے ذریعے سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ وہ اِن فرشتانہ درجات کو aeons یا اعلیٰ خُدا اور کمتر خُدا جس نے دُنیا کو بنایا کے درمیان فرشتانہ اختیار کا ماحول کہتا ہے۔ فقرہ ''دُنیا کا مُنجی'' (1) دیوتاؤں کا لقب (یعنی صیحون) اور (2) رومی سیزر کا عام لقب تھا۔ مسیحیوں کیلئے صرف یسوع اِس لقب کا حامل تھا۔ یہ بالکل وہ ہے جس نے ایشیائے کُوچک میں مقامی سیزر بدعت کی ایذا رسانیاں پیدا کی تھیں۔ غور کریں یہ سب ملانے والا ہے۔ وہ سب کا (نہ کہ کُچھ کا) مُنجی ہے اگر وہ صرف ردِ عمل دیں (بحوالہ یوحنا3:16 رومیوں5:18)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 4:15-21

۱۵۔ جو کوئی اقرار کرتا ہے کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے خُدا اُس میں رہتا ہے اور وہ خُدا میں۔ ۱۶۔ جو مُحبت خُدا کو ہم سے ہے اُس کو ہم جان گئے اور ہمیں اُس کا یقین ہے۔ خُدا مُحبت ہے اور جو مُحبت میں قائم رہتا ہے وہ خُدا میں قائم رہتا ہے اور خُدا اُس میں قائم رہتا ہے۔ ۱۷۔ اِسی سبب سے مُحبت ہم میں کامل ہوگئی ہے تاکہ ہمیں عدالت کے دن دلیری ہو کیونکہ جیسا وہ ہے ویسے ہی دُنیا میں ہم بھی ہیں۔ ۱۸۔ مُحبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل مُحبت خوف کو دُور کر دیتی ہے کیونکہ خوف سے عذاب ہوتا ہے اور کوئی خوف کرنے والا مُحبت میں کامل نہیں ہوا۔ ۱۹۔ ہم اِس لئے مُحبت رکھتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے مُحبت رکھی۔ ۲۰۔ اگر کوئی کہے کہ میں خُدا سے مُحبت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اُس نے دیکھا ہے مُحبت نہیں رکھتا وہ خُدا سے بھی جسے اُس نے نہیں دیکھا مُحبت نہیں رکھ سکتا۔ ۲۱۔ اور ہم کو اُس کی طرف سے یہ حُکم ملا ہے کہ جو کوئی خُدا سے مُحبت رکھتا ہے وہ اپنے بھائی سے بھی مُحبت رکھے۔

4:15 ''جو کوئی اقرار کرتا ہے کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے''۔ یہ ایک مضارع عملی موضوعاتی ہے۔ ''اقرار کرنا'' کیلئے دیکھیئے آیت 2 پر نوٹ۔ سچے مسیحیوں کو پرکھنے کے یوحنا کے تین معیاروں میں سے ایک الٰہیاتی سچائی یسوع کے کام اور شخص سے متعلقہ ہے (بحوالہ 2:22-23;4:1-6;5:1,5)۔ یہ بھی پہلا یوحنا اور یعقوب کے ساتھ طرزِ زندگی کی مُحبت اور تابعداری کے ساتھ ملتے ہیں۔ مسیحیت، ایک شخص، سچائی کا ایک بدن اور طرزِ زندگی ہے۔
ملانے والی اصطلاح ''جو کوئی'' خُدا کی ایک بڑی دعوت ہے ہر کسی اور ہر ایک کیلئے کہ وہ اُس میں آئیں۔ تمام انسان خُدا کی صُورت پر بنائے گئے ہیں (بحوالہ پیدائش 1:26-27;5:3;9:6)۔ خُدا نے انسانی نسل سے پیدائش3:15 میں کفارے کا وعدہ کیا ہے۔ اُس کو ابراہام کو بُلاہٹ پُوری دُنیا میں جانے کیلئے بُلاہٹ تھی (بحوالہ پیدائش12:3 خُروج19:5)۔ یسوع کی موت گُناہ کے مسئلے کو نپٹاتی ہے (بحوالہ یوحنا3:16)۔ ہر کوئی نجات پا سکتا ہے اگر وہ توبہ، ایمان، تابعداری، خدمت اور ثابت قدمی کی عہد کی مہربانیوں کا ردِ عمل کرے۔ خُدا کے الفاظ یہ ہیں کہ ''آؤ'' (بحوالہ یسعیاہ55)۔

☆''خُدا اُس میں رہتا ہے اور وہ خُدا میں''۔ یہ خُدا کے انسان کے ساتھ تعلقات کے عہد کے ڈھانچے کی عکاسی ہے۔ خُدا ہمیشہ ابتدا کرتا ہے، ایجنڈا طے کرتا ہے اور عہد کیلئے بُنیاد فراہم کرتا ہے مگر انسانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ انتدائی طور ردِ عمل کریں اور ردِ عمل جاری رکھیں۔
قائم رہنا عہد کی ضرورت ہے لیکن ایک شاندار وعدہ بھی۔ تصور کریں کہ کائنات کا خالق، اسرائیل کا پاک ترین، برگشتہ انسانوں میں (رہتا) قائم رہتا ہے (بحوالہ یوحنا14:23)۔
دیکھیئے خصُوصی موضوع: قائم رہنا2:10پر۔

4:16 ''اُس کو ہم جان گئے اور ہمیں اُس کا یقین ہے''۔ یہ افعال دونوں کامل عملی علامتی ہیں۔ ایمانداروں کا پُر اعتماد مسیح میں خُدا کی مُحبت کی یقین دہانی، نہ کہ موجوداتی حالات، اُن کے تعلقات کی بُنیاد ہیں۔

☆ ''جو خُدا کو ہم سے ہے''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی علامتی ہے جو خُدا کی مسلسل مُحبت کا اظہار کرتی ہے۔

☆ ''خُدا مُحبت ہے''۔ یہ اہم سچائی دہرائی گئی ہے (بحوالہ آیت 8)۔

4:17 ''اِسی سبب سے مُحبت کامل ہوگئی ہے''۔ یہ یونانی لفظ telos (بحوالہ آیت 12) سے ہے۔ یہ کثرت، بالیدگی، تکمیل نہ کہ گُناہ سے پاکی کا مفہوم ہے۔

☆ ''ہم میں''۔ یہ حرف جار (meta) بطور ''ہم میں'' (TEV,NJB) ''ہمارے درمیان'' (NKJV,NRSV,NIV,REB) یا ''ہمارے ساتھ'' (NASB) سمجھا جاسکتا ہے۔

☆ ''تا کہ ہمیں دلیری ہو''۔ حقیقت میں اِس اصطلاح کا مطلب آزادیِ تقریر ہے۔ یوحنا اِسے شدت سے استعمال کرتا ہے (بحوالہ 2:28;3:21;5:14)۔ یہ خُدائے پاک تک رسائی میں ہماری جُرات کی بات کرتا ہے (بحوالہ عبرانیوں 3:6;10:35)۔

☆ ''عدالت کے دن، کیونکہ جیسا وہ ہے ویسے ہی دُنیا میں ہم بھی ہیں''۔ مسیحیوں کو مُحبت رکھنا ہے جیسے مسیح نے رکھی (بحوالہ 3:16;4:11)۔ اُنہیں رد کیا جاسکتا ہے یا اذیتیں دی جا سکتی ہیں جیسے اُسے دی گئیں، مگر اِسی طرح اُن سے باپ اور رُوح اُلقدس کی طرف سے مُحبت رکھی جاتی ہے اور قائم رکھا جاتا ہے جیسے اُسے رکھا گیا تھا۔ ایک دن تمام انسان زندگی کی نعمت کیلئے خُدا کو حساب دیں گے۔ یوم عدالت اُن کے لئے کوئی خوف نہیں رکھتا جو مسیح میں ہیں۔

4:18 ''مُحبت میں خوف نہیں ہوتا''۔ جب ہم خُدا کو بطور باپ جانتے ہیں ہمیں اُس سے بطور عدالت کرنے والے کوئی خوف نہیں رہتا۔ اکثر، اگر ہمیشہ نہیں تو مسیحیت میں تبدیلی خوف شامل رکھتی ہے۔ عدالت کا خوف، ملامت، دوزخ کا خوف۔ بحرحال نجات یافتہ انسانوں کی زندگی میں ایک شاندار چیز واقع ہوتی ہے: جو خوف سے شروع ہوتا ہے اُس کا انجام بھی بلا خوف ہی ہوتا ہے۔

☆ ''کیونکہ خوف سے عذاب ہوتا ہے''۔ یہ ایک انوکھا لفظ ہے جو صرف یہاں اور متی 25:46 میں استعمال ہوا ہے (فعل کی صُورت دُوسرا پطرس 2:9 میں ہے)۔ جو کہ ایک قیامت سے متعلقہ پس منظر بھی ہے۔ زمانہ حال کا فعل مفہوم دیتا ہے کہ خُدا کا عذاب دونوں عارضی (وقت میں) اور قیامت سے متعلقہ (آخری گھڑی میں) ہے۔ انسان خُدا کی صُورت میں بنائے گئے ہیں (بحوالہ پیدائش 1:26-27) جس میں شخصیت کے پہلو، علم، پسند اور انجام کار شامل ہیں۔ یہ ایک اخلاقی کائنات ہے۔ انسان خُدا کے قوانین کو نہیں توڑتے، وہ اپنے آپ کو خُدا کے قوانین سے متعلق توڑتے ہیں۔

4:19 ''ہم اِس لئے مُحبت رکھتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے مُحبت رکھی''۔ یہ آیت 10 کا دہرایا گیا زور ہے۔ خُدا ہمیشہ شُروعات کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 6:44,65) مگر برگشتہ انسانوں کو ردِعمل کرنا چاہئیے (بحوالہ یوحنا 1:12;3:16)۔ ایماندار اُس کے قابل اعتبار ہونے پر یقین اور اُس کی وفاداری میں ایمان رکھتے ہیں ''تثلیثی خُدا'' کا مُحبت رکھنے والا، عمل کرنے والا اور وفادار کردار، کفارہ پانے والے انسان کیلئے ایک اُمید اور یقین دہانی ہے۔۔
NKJV ''ہم مُحبت رکھتے ہیں'' کے بعد ایک براہ راست فاعل کا اضافہ کرتا ہے۔ براہ راست فاعل کیلئے نُسخہ جات کی ترجیح درج ذیل ہے: (1) ایک بڑے حروف کے یونانی نُسخہ جات میں (N) ''خُدا'' (ton theon) بہم پہنچایا جاتا ہے (2) ''اُس میں'' (auton) بہم پہنچایا جاتا ہے (KJV) اور (3) والگیٹ میں ''ایک دُوسرے'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ یہ براہ راست فاعل ہوسکتا ہے بعد میں اضافے ہوسکتے ہیں۔

4:20 ''اگر کوئی کہے''۔ یہ ایک تیسرے درجے کا شرطیہ فقرہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔ یہ ایک اور یوحنا کی مثال ہے جس میں وہ نکتہ بنانے کیلئے جھوٹے اُستادوں کے بیانات کا حوالہ دیتا ہے (بحوالہ 1:6,8,10;2:4,6)۔ یہ ادبی تکنیک کسی چیز کی بُرائیوں کا اظہار کہلاتی ہے (بحوالہ ملاکی، رومیوں اور یعقوب)۔

☆ ''کہ میں خُدا سے مُحبت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے''۔ ہماری طرز زندگی کی مُحبت واضح طور ظاہر کرتی ہے کہ آیا ہم مسیحی ہیں۔ تصادم ممکن ہے مگر طے شُدہ عداوت نہیں (زمانہ حال)۔ دیکھئیے خصُوصی موضوع: نسل پرستی یوحنا 4:4 پر۔

☆ ''تو جھوٹا ہے''۔ یوحنا بہت سے ''فرضی'' ایمانداروں کو جھوٹا کہتا ہے (بحوالہ 2:4,22;4:20)۔ یوحنا یہ بھی بیان کرتا ہے کہ وہ جو جھوٹی سچائیوں کا پرچار کرتے ہیں وہ خُدا کو جھوٹا بناتے ہیں (بحوالہ 1:6,10;5:10)۔

4:21۔ یہ آیت باب کا خُلاصہ کرتی ہے۔ مُحبت سچے ایماندار کا غیر بناوٹی ثبوت ہے۔ عداوت بدی کے فرزند کا ثبوت ہے۔ جھوٹے اُستاد گلے کو تقسیم کرتے ہیں اور تصادم پیدا کرتے ہیں۔

☆ ''بھائی''۔ یہ ماننا پڑے گا کہ اصطلاح ''بھائی'' مبہم ہے۔ اِس کا مطلب ہوسکتا ہے ''ساتھی مسیحی'' یا ''ساتھی انسان'' ہو۔ بہرحال، یوحنا کا بھائی کا مسلسل استعمال، ایمانداروں کیلئے پہلے مطلب کا مفہوم ہے۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کرسکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ حقیقی مسیحیت کی تین بُنیادی آزمائشوں کا اندراج کریں۔

2۔ کوئی کیسے جان سکتا ہے کہ وہ حقیقتاً خُدا کیلئے بات کرتا ہے؟

3۔ سچائی کے دو ماخذ (موضوعاتی اور فاعلی) کا اندراج کریں۔

4۔ لقب ''دُنیا کا نجات دہندہ'' میں اہم بات کیا ہے؟

5۔ اُن کاموں کا اندراج کریں جو جھوٹوں کو ظاہر کرتے ہیں (یعنی جھوٹے ایماندار)۔

پہلا یوحنا 5 (I John 5)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
ایمان کی بُنیاد	ہماری دُنیا پر فتح	فاتحانہ ایمان	ایمان سے تابعداری	ایمان دُنیا پر فتح ہے
5:5-13	5:1-5	5:1-5	4:20-5:5	5:1-5
	مسیح کے حوالے سے گواہی	5:6-12	خُدا کی گواہی کا یقین	بیٹے کے حوالے سے گواہی
	5:6-12		5:6-13	5:6-12
گُناہگاروں کیلئے دُعا	ہمیشہ کی زندگی	نتیجہ	دُعا میں تلطف اور بھروسہ	ہمیشہ کی زندگی کا علم
5:14-17	5:13-15	5:13	5:14-17	5:13-15
	5:16-17	5:14-17		
خط کا خُلاصہ	5:18	5:18-20	سچ کو جاننا اور جھوٹ کو رد کرنا	5:16-17
5:18-21	5:19	5:21	5:18-21	5:18-21
	5:20			
	5:21			

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:1-4

۱۔ جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے وہ خُدا سے پیدا ہوا ہے اور جو کوئی والد سے مُحبت رکھتا ہے وہ اُس کی اولاد سے بھی مُحبت رکھتا ہے۔ ۲۔ جب ہم خُدا سے مُحبت رکھتے اور اُس کے حُکموں پر عمل کرتے ہیں تو اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ خُدا کے فرزندوں سے بھی مُحبت رکھتے ہیں۔ ۳۔ اور خُدا کی مُحبت یہ ہے کہ ہم اُس کے حُکموں پر عمل کریں اور اُس کے حُکم

سخت نہیں۔۴۔ جو کوئی خُدا سے پیدا ہُوا ہے وہ دُنیا پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دُنیا مغلُوب ہوئی ہے ہمارا ایمان ہے۔

5:1 ''جو کوئی'' (دو مرتبہ) اصطلاح pas پہلا یوحنا میں بار بار استعمال ہوئی ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:29;3:3,4,6twice,9,10;4:7;5:1)۔ کوئی بھی یوحنا کے واضح الہیاتی درجات سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ یہ خُدا کی یسوع مسیح کو قبُول کرنے کی عالمگیر دعوت ہے (بحوالہ یوحنا 1:12,3:16; پہلا تمیتھیس 2:4 دُوسرا پطرس 3:9)۔ یہ پولُوس کی رومیوں 10:9-13 میں بڑی دعوت سے ملتا جُلتا ہے۔

☆ ''یہ ایمان ہے''۔ یہ زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے۔ یہ یونانی لفظ (اسم pistis، فعل pisteuo) ہے جس کا ترجمہ ''ایمان''، ''بھروسہ'' یا ''یقین کرنا'' کیا جا سکتا ہے۔ بحرحال پہلا یوحنا میں اور رسولوں کے خطوط میں (پہلا اور دُوسرا تمیتھیس اور طیطس) یہ اکثر الہیاتی تعلیم کے مواد کے معنوں میں استعمال ہوا ہے (بحوالہ یہوداہ 3,20)۔ انجیلوں میں اور پولُوس کیلئے یہ شخصی بھروسے اور عہد بندی کیلئے استعمال ہوا ہے۔ انجیل دونوں ایمان لانے کیلئے سچائیاں اور بھروسے کیلئے ایک شخص ہے اور جیسے پہلا یوحنا اور یعقوب واضح کرتا ہے کہ یہ مُحبت کی زندگی اور رہنے کیلئے خدمت ہے۔

☆ ''کہ یسوع ہی مسیح ہے''۔ جھوٹے اُستادوں کی انسان یسوع کی شخصیت اور کام کے گرد اغلاط کے مرکزیت کی رو کہ وہ مکمل مرتبہ خُداوند کا داعی تھا (بحوالہ آیت 5)

☆ ''وہ خُدا سے پیدا ہوا ہے''۔ یہ ایک کامل مجہول علامتی ہے جو بیرونی عنصر (خُدا) کی بنا پر کسی کام کے مستقل موجودیت کی حالت کے اوج پر ہونے پر زور دیتا ہے۔

☆ NASB ''اُس سے پیدا ہونے والے فرزند سے مُحبت رکھتا ہے''
NKJV ''اور جو کوئی والد سے مُحبت رکھتا ہے وہ اُس کی اولاد سے بھی مُحبت رکھتا ہے''
NRSV ''اور جو کوئی والد سے مُحبت رکھتا ہے وہ اُس کی اولاد سے بھی مُحبت رکھتا ہے''
TEV ''اور جو کوئی والد سے مُحبت رکھتا وہ اُس کی اولاد سے بھی مُحبت رکھتا ہے''
NJB ''اور جو کوئی باپ سے مُحبت رکھتا ہے وہ بیٹے سے بھی مُحبت رکھتا ہے''

یہ فقرہ ممکنہ طور پر مُحبت رکھنے والے یسوع کا حوالہ دیتا ہے کیونکہ درج ذیل کے استعمال کی وجہ سے (1) واحد (2) مضارع زمانہ اور (3) جھوٹے اُستاد یسوع کو باپ سے الہیاتی طور جُدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بحرحال یہ مسیحیوں کا ایک دُوسرے سے مُحبت رکھنے کے مسلسل موضوع کا حوالہ ہو سکتا ہے (بحوالہ آیت 2)۔

5:2۔ یہ آیت، آیت 3 کے ہمراہ پہلا یوحنا کے ایک اہم موضوع کو دہراتی ہے۔ مُحبت، خُدا کی مُحبت کا مسلسل مُحبت سے اظہار کیا جاتا ہے (بحوالہ 2:7-11;4:7-21) اور تابعداری (بحوالہ 2:3-6)۔ سچے ایماندار کے ثبوتوں پر غور کریں: (1) خُدا سے مُحبت رکھتا ہے (2) خُدا کے بیٹے سے مُحبت رکھتا ہے (آیت 1)؛ (3) خُدا کے فرزندوں سے مُحبت رکھتا ہے (آیت 2)؛ (4) تابعداری کرتا ہے (آیات 2,3) اور (5) غالب آتا ہے (آیات 4-5)۔

5:3 ''اور خُدا کی مُحبت یہ ہے''۔ مُحبت جذباتیت ہی نہیں ہوتی بلکہ عمل کی بھرپُوری کے ساتھ ہوتی ہے دونوں خُدا کے حصّے کے طور اور ہمارے طور۔ تابعداری لازم ہے (بحوالہ یوحنا 14:15,21,23;15:10 دُوسرا یوحنا 6)۔

☆ ''اور اُس کے حُکم سخت نہیں''۔ نئے عہد میں یقیناً ذمہ داریاں ہوتی ہیں (بحوالہ متی 11:29-30 جہاں شریعت کیلئے ربی جُوا استعمال کرتے تھے 23:4)۔ وہ ہمارے خُدا کے ساتھ تعلق سے نکلتی ہیں مگر اُس تعلقات کی بُنا نہیں بناتیں جو خُدا کے فضل، نہ کہ انسانی کارکردگی یا فوائد کی بُنیاد پر ہے (بحوالہ افسیوں 2:8-9,10) یسوع کی رہنمائی جھوٹے اُستادوں سے بہت مختلف ہے جن کے یا تو کوئی اصُول (اخلاقی قوانین کے مُنکر) نہیں ہوتے تھے یا بہت زیادہ اصُول ہوتے تھے (شریعتی)۔ مُجھے اقرار کرنا ہو گا کہ جتنا زیادہ میں اُس کے لوگوں کی خدمت کرنے سے اُس کی خدمت کروں گا، میں اور زیادہ سے زیادہ آزادی اور شریعت کی دو حدوں کے بارے میں فکر مند ہونگا

5:4 NASB,NKJV,NRSV ''جو کوئی خُدا سے پیدا ہوا ہے'' TEV, NJB ''خُدا کا ہر کوئی فرزند بن جاتا ہے''

یہ یونانی عبارت جیسے آیت 1 میں تاکید کیلئے پہلے لفظ ''تمام'' (pas) ڈالتا ہے۔ بےجنس واحد (pan) استعمال ہوتا ہے جس کا ترجمہ ''جو کوئی'' ہوتا ہے۔ بحر حال، عبارت شخصی اشارے کا تقاضا کرتی ہے کیونکہ یہ ''اکلوتے'' کے کامل مجہول صفت فعلی کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یہ وہ ہے جو یسوع پر ایمان رکھتا ہے اور خُدا اسے پیدا ہوا ہے اور دُنیا پر غالب آتا ہے (بحوالہ 4:4;2:13,14)۔

☆ ''وہ دُنیا پر غالب آتا ہے''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی علامتی ''دُنیا پر غالب آرہا ہے'' ہے۔ یسوع نے پہلے ہی دُنیا پر فتح پالی ہے (بحوالہ یوحنا 16:33)۔ کیونکہ ایمانداروں اتحاد میں اُس کے ساتھ رہتے ہیں، اُن میں بھی دُنیا پر غالب آنے کی اہلیت ہے۔ اصطلاح ''دُنیا'' کا یہاں مطلب ''خُدا سے علیحدہ طور منظّم اور عمل پیہم انسانی معاشرہ'' ہے۔ برگشتہ اور انسانی بغاوت کی رُوح آزادی کا رویہ ہے (بحوالہ پیدائش 3)۔

☆ ''وہ غلبہ''۔ یہ فعل ''غالب آتا ہے'' کی اسم صُورت (nikos) ہے۔ آیت 4 کے آخر میں اِسی بُنیاد کا مضارع عملی صفت فعلی استعمال ہوا ہے۔ پھر دوبارہ آیت 5 میں ایک اور nikos کی صفت فعلی صُورت استعمال ہوئی ہے۔ ایماندار غلبہ پانے والے ہوتے ہیں اور مسیح میں اور مسیح کے وسیلے سے دُنیا پر غالب آنے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ لفظ "nike" نائیک آج بھی ٹینس جوتوں کی پیداوار میں بہت مشہور ہے جو یونانی ''فتح وظفر کی دیوی'' کا نام ہے۔

☆ ''ہمارا ایمان''۔ یہ یوحنا کی تحاریر میں اصطلاح ''ایمان'' (pistis) کی اسم صُورت کا واحد استعمال ہے۔ ممکنہ طور پر یوحنا ''دُرست الٰہیات'' (بطور اعتقاد کے نظام) بمقابلہ روزمرہ کا مسیح کا سا ہونا پر بالاتر تاکید کے بارے میں فکرمند تھا۔ فعل (pisteuo) یوحنا نے بہت زیادہ استعمال کیا ہے۔ ہمارا ایمان فتح لاتا ہے کیونکہ (1) یہ یسوع کی فتح سے تعلق رکھتا ہے (2) یہ ہمارے خُدا کے ساتھ نئے تعلق سے متعلقہ ہے اور (3) یہ ہم میں رہنے والے رُوح اُلقدس کی قوت سے تعلق رکھتا ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:5-12

۵۔ دُنیا کا مغلُوب کرنے والا کون ہے۔ سوا اُس شخص کے جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے؟۔ ۶۔ یہی ہے وہ جو پانی اور خُون کے وسیلہ سے آیا تھا یعنی یسوع مسیح۔ وہ نہ فقط پانی کے وسیلہ سے بلکہ پانی اور خُون دونوں کے وسیلہ سے آیا تھا۔ ۷۔ اور جو کوئی گواہی دیتا ہے وہ رُوح ہے کیونکہ رُوح سچائی ہے۔ ۸۔ اور گواہی دینے والے تین ہیں۔ رُوح اور پانی اور خُون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔ ۹۔ جب ہم آدمیوں کی گواہی قبُول کر لیتے ہیں تو خُدا کی گواہی تو اُس سے بڑھ کر ہے اور خُدا کی گواہی یہ ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے کے حق میں گواہی دی ہے۔ ۱۰۔ جو خُدا کے بیٹے پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے آپ میں گواہی رکھتا ہے۔ جس نے خُدا کا یقین نہیں کیا اُس نے اُسے جھوٹا ٹھہرایا کیونکہ وہ اُس گواہی پر جو خُدا نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے ایمان نہیں لایا۔ ۱۱۔ اور وہ گواہی یہ ہے کہ خُدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی اور یہ زندگی اُس کے بیٹے میں ہے۔ ۱۲۔ جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس خُدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں۔

5:5۔ یہ آیت واضح طور ہمارے ایمان کے مواد کی تعریف کرتی ہے جو آیت 4 میں دیا گیا ہے۔ ہماری فتح یسوع میں بھروسے کا ہمارا اقرار ہے جو مکمل انسان اور مکمل خُدا ہے (بحوالہ 4:1-6)۔ غور کریں کہ ایماندار تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع (1) مسیحا (آیت 1)؛ (2) خُدا کا فرزند (آیت 1)؛ (3) خُدا کا بیٹا (آیات 5,10) اور (4) زندگی (بحوالہ 1:2;5:20) ہے۔

5:6 ''یہی ہے وہ جو آیا تھا''۔ یہ ایک مضارع عملی صفت فعلی ہے جو مجسم ہونے (یسوع کا دونوں بطور انسان اور خُدا) اور اُس کی کفارے کی موت پر زور دیتے ہیں اور جن دونوں کا جھوٹے اُستاد انکار کرتے ہیں۔

☆ ''پانی اور خُون کے وسیلہ سے''۔ یہ یُوں لگتا ہے کہ ''پانی'' یسوع کی جسمانی پیدائش کا حوالہ ہے (بحوالہ یوحنا 3:1-9) اور ''خُون'' اُس کی جسمانی موت کا حوالہ ہے۔ عارفین جھوٹے اُستادوں کے سیاق وسباق میں ''یسوع کا انکار'' حقیقی انسانیت، یہ دو تجربات اُس کی انسانیت کا خُلاصہ اور اُسے ظاہر کرتے ہیں۔

دُوسرا انتخاب جو عارفین جھوٹے اُستادوں (سیر نتھیس) سے متعلقہ ہیوہ یہ ہے کہ ''پانی'' یسوع کے بپتسمہ کا حوالہ ہے۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسیح کا رُوح انسان یسوع پر اُس کے

☆''اور جو کوئی گواہی دیتا ہے وہ رُوح ہے''۔ رُوح القُدس کا کردار انجیل کو ظاہر کرنا ہے۔ وہ تثلیث کا حصّہ ہے جو گُناہ کے قصوروار کو مسیح تک لے جاتا ہے مسیح میں بپتسمہ دیتا ہے اور ایمانداروں میں مسیح تشکیل دیتا ہے (بحوالہ یوحنا 15-16:7)۔

☆''کیونکہ رُوح سچائی ہے''۔ (بحوالہ یوحنا 14:17;15:26;16:13 پہلا یوحنا 4:6)۔

5:7۔ انگریزی تراجم میں یہاں کُچھ الجھاؤ ہے کہ کہاں سے آیات 6,7 اور 8 کا آغاز ہوتا ہے اور اختتام ہوتا ہے۔ آیت 7 کا حصّہ جو KJV میں پایا جاتا ہے اور کہتا ہے ''عالم اقدس میں، باپ، کلمہ اور رُوح اُلقدس اور یہ تینوں ایک ہی ہیں'' نئے عہدنامے کے تین اہم ترین قدیم یونانی بڑے حروف کے نُسخہ جات میں نہیں پایا جاتا: یعنی اسکندرینس Alexandrinus (A)، ویٹیکینس Vaticanus (B) یا سینیٹیکس Sinaiticus (N) اور نہ ہی بیزانٹین Byzantine خاندان کے نُسخہ جات میں۔ یہ صرف چار بعد کے درج ذیل ادنیٰ نُسخہ جات میں ظاہر ہوا ہے: (1) ایم ایس 61 جو سولہویں صدی عیسوی میں لکھا گیا؛ (2) ایم ایس 88 جو بارہویں صدی عیسوی میں لکھا گیا جس کے حاشیہ میں بعد میں دستی طور حوالہ ڈالا گیا ہے؛ (3) ایم ایس 629 جو چودھویں یا پندرہویں صدی عیسوی میں لکھا گیا اور (4) ایم ایس 635 جو گیارھویں صدی عیسوی میں لکھا گیا اور جس کے حاشیہ میں بعد میں دستی طور حوالہ ڈالا گیا ہے۔ اِس آیت کا ابتدائی کلیسیا کے کاہنوں میں سے کسی نے حوالہ نہیں دیا حتیٰ کہ تثلیث پر اپنی الہیاتی تعلیم کے مباحثوں میں بھی نہیں۔ یہ تمام قدیم نُسخہ جات میں نہیں دستیاب ماسوائے ایک بعد کے لاطینی نُسخہ کے خاندان (Sixto - Clementine) میں۔ یہ نہ ہی قدیم لاطینی یا جیروم کے ولگیٹ میں ہے۔ یہ پہلے ہسپانوی بدعتی پریسلین کے صحیفہ میں ظاہر ہوا جس نے 385 عیسوی میں وفات پائی۔ اِس کا شمالی افریقہ اور اطالیہ میں کے لاطینی کاہنوں نے پانچویں صدی عیسوی میں حوالہ دیا۔ یہ آیت سادہ طور پہلا یوحنا کے اصلی الہامی کلام کا حصّہ نہیں ہے۔

ایک خُدا (وحدانیت) پر بائبل کی الہامی تعلیم، لیکن تین شخصی ظہور (باپ، بیٹے اور رُوح اُلقدس) کے ساتھ اِس آیت کے انکار سے متاثر نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ سچ ہے کہ بائبل نے کبھی بھی لفظ ''تثلیث'' استعمال نہیں کیا، لیکن بہت سے بائبل کے حوالے اِن تینوں اشخاص کا خُدا کی سربراہی میں اکٹھے کام کرنے کی بات کرتے ہیں:

۱۔ یسوع کے بپتسمہ پر (متی 17-3:16)
۲۔ بڑا حکم (متی 28:19)
۳۔ رُوح اُلقدس کا بھیجا جانا (یوحنا 14:26)
۴۔ پطرس کا پینتکوست کا وعظ (اعمال 34-2:33)
۵۔ پولُوس کی بدن اور رُوح پر گُفتگو (رومیوں 10-8:7)
۶۔ پولُوس کی رُوحانی نعمتوں پر گُفتگو (پہلا کرنتھیوں 6-12:4)
۷۔ پولُوس کے سفر کے منصوبے (دُوسرا کرنتھیوں 22-1:21)
۸۔ پولُوس کی برکت (دُوسرا کرنتھیوں 13:14)
۹۔ پولُوس کی وقت کی کثرت پر گُفتگو (گلتیوں 6-4:4)
۱۰۔ پولُوس کی باپ سے شُکرگزاری کی دُعا (افسیوں 14-1:3)
۱۱۔ پولُوس کی غیر قوموں کی سابقہ بیگانگی پر گُفتگو (افسیوں 2:18)
۱۲۔ پولُوس کی خُدا کے ایک ہونے پر گُفتگو (افسیوں 6-4:4)
۱۳۔ پولُوس کی خُدا کی مہربانیوں پر گُفتگو (طیطس 6-3:4)
۱۴۔ پطرس کا تعارف (پہلا پطرس 1:2)

دیکھیئے خصُوصی موضوع: تثلیث یوحنا 14:26 پر۔

5:8 ''رُوح اور پانی اور خُون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں''۔ پُرانے عہدنامے میں کسی معاملے کی تصدیق کیلئے دو یا تین گواہ کی ضرورت ہوتی تھی (بحوالہ استثنا

17:6;19:15)۔ یہاں، یسوع کی زندگی کے تاریخی واقعات اُس کی مکمل انسانیت اور مرتبہ خُداوندی کی گواہی کے طور دیئے گئے ہیں۔ اِس آیت میں ''پانی'' اور ''خُون'' کا دوبارہ ''رُوح اُلقدس'' کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے اصطلاح ''پانی'' اور ''خُون'' کا آیت 6 میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ ''رُوح'' یسوع کے بپتسمہ کا حوالہ ہوسکتا ہے کیونکہ کبوتر اُترتا ہے۔ یہاں تبصرہ نگاروں کے درمیان کُچھ نا اتفاقی اِس تاریخی ظہور کے بارے میں پائی جاتی ہے کہ حقیقی طور یہ ہر ایک کس کا حوالہ ہے (یعنی اُس کی پیدائش کا، اُس کے بپتسمہ کا یا اُس کی موت کا)۔ یہ یقیناً جھوٹے اُستادوں کے یسوع کی حقیقی انسانیت سے انکار کے متعلق ہوسکتا ہے۔

5:9 ''جب ہم''۔ یہ پہلے درجے کا شرطیہ فقرہ ہے جو لکھاری کے نُکتہ نظر اور اپنے ادبی مقاصد کیلئے دُرست متصور ہوتا ہے۔ جن کلیسیاؤں کو یوحنا لکھتا ہے وہ اُلجھن میں تھے کیونکہ ظاہری طور اُنہوں نے جھوٹے اُستادوں کی تبلیغ اور تعلیم سُنی تھی۔

☆ ''جب ہم آدمیوں کی گواہی قبول کر لیتے ہیں تو خُدا کی گواہی تو اُس سے بڑھ کر ہے''۔ یہ الٰہی گواہی، سیاق و سباق میں (1) رُوح اُلقدس کی گواہی اور (2) یسوع کی زمینی زندگی اور موت کی رسُولوں کی گواہی کا حوالہ ہے۔

☆ ''اور خُدا کی گواہی یہ ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے کے حق میں گواہی دی ہے''۔ یہ ایک کامل عملی علامتی ہے جو ماضی کے کسی کام کا مفہوم دیتا ہے جو انجام کی حالت تک پہنچ چُکا ہے اور قائم رہتا ہے۔ یہ خُدا کے یسوع کے بپتسمہ کے وقت زُبانی تصدیق کا حوالہ ہوسکتا ہے (بحوالہ متی 3:17) یا اُس کی تبدیلیِ صُورت کے وقت کا (بحوالہ متی 17:5 یوحنا 5:32,37;8:18) یا دونوں کے بائبل میں اندراج کا (یعنی انجیلوں میں)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع: یسوع کی گواہیاں، یوحنا 1:8 پر۔

5:10 ''وہ اپنے آپ میں گواہی رکھتا ہے''۔ یہ مُمکنہ طور پر اِس فقرے کا دو انداز میں ترجمہ ہوسکتا ہے: (1) ایمانداروں میں رُوح کی موضوعاتی اندرونی گواہی (بحوالہ رومیوں 8;16) یا (2) انجیل کی سچائیاں (بحوالہ مُکاشفہ 6:0;12:17;19:10)۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع، یسوع کی گواہیاں، یوحنا 1:8 پر۔

☆ ''اُس نے اُسے جھوٹا ٹھہرایا''۔ یہ ایک اور کامل عملی علامتی ہے۔ وہ جو یسوع کا انکار کرتا ہیں خُدا کا انکار کرتے ہیں (بحوالہ آیت 12) کیونکہ وہ خُدا کو جھوٹا ٹھہراتے ہیں۔

☆ ''کیونکہ وہ اُس پر ایمان نہیں لایا''۔ یہ ایک اور کامل عملی علامتی ہے جو نا پیدکی طے شُدہ صُورتحال پر زور دیتا ہے۔

5:11-12 ''کہ خُدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی''۔ یہ ایک مضارع عملی علامتی ہے جو ماضی کے یا تکمیل شُدہ کام کی بات کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 3:16)۔ ابدی زندگی کی یوحنا 17:3 میں تعریف کی گئی ہے۔ کُچھ مواقعوں پر فقرہ از خُود یسوع کا حوالہ دیتا ہے (بحوالہ 1:2;5:20)؛

دیگر میں یہ خُدا کی نعمت ہے (بحوالہ 2:25;5;11 یوحنا 10:28) جو مسیح میں ایمان کے وسیلے سے پایا جاتا ہے (بحوالہ 5;13 یوحنا 3;16)۔ کوئی بھی بیٹے میں شخصی ایمان کے بغیر باپ کے ساتھ شراکت نہیں کرسکتا۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:13-15

۱۳۔ میں نے تُم کو جو خُدا کے بیٹے کے نام پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اِس لئے لکھیں کہ تُمہیں معلوم ہو کہ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو۔ ۱۴۔ اور ہمیں جو اُس کے سامنے دلیری ہے اُس کا سبب یہ ہے کہ اگر اُس کی مرضی کے موافق کُچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سُنتا ہے۔ ۱۵۔ اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کُچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سُنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کُچھ ہم نے اُس سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔

5:13 ''کہ تُمہیں معلوم ہو''۔ یہ ایک کامل عملی موضوعاتی ہے (oida کامل صُورت میں ہے مگر اِس کا بطور زمانہ حال ترجمہ کیا گیا ہے)۔ کسی کی نجات کی یقین دہانی ایک کُلیدی نظریہ ہے جو اکثر پہلا یوحنا کا بیان کردہ مقصد ہے۔ یہاں پُورے خط / وعظ میں دو یونانی مترادف (oida & ginosko) استعمال ہوئے ہیں جن کا ترجمہ ''جاننا'' کیا گیا ہے۔ یہ واضح ہے کہ یقین دہانی تمام ایمانداروں کی میراث ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ کہ اُس وقت کی مقامی صُورتحال اور اب کے ثقافتی سیاق و سباق کی وجہ سے کہ کُچھ ایسے سچے ایماندار ہیں

جو یقین نہیں رکھتے ہیں۔ یہ آیت الہیاتی طور یوحنا کے اختتامیے سے ملتی جُلتی ہے (بحوالہ 20:31)۔

پہلے یوحنا کا اختتامی سیاق وسباق (5:13-20) سات چیزوں کا اندراج کرتا ہے جو ایماندار جانتے ہیں۔ اُن کا انجیل کی سچائیوں کا علم دُنیاوی تناظر پیش کرتا ہے جو جب مسیح میں شخصی ایمان کے ساتھ ملایا جاتا ہے تو یقین دہانی کی پُختہ بُنیاد ہے:

ا۔ ایماندار ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں (آیت 13 ،oida، کامل عملی موضوعاتی)

۲۔ خُدا ایمانداروں کی دُعا کو سُنتا ہے (آیت 15،oida، کامل عملی علامتی)

۳۔ خُدا ایمانداروں کی دُعاؤں کا جواب دیتا ہے (آیت 15،oida، کامل عملی علامتی)

۴۔ ایماندار خُدا میں پیدا ہوتے ہیں (آیت 18،oida، کامل عملی علامتی)

۵۔ ایماندار خُدا کے (باہر ہوتے ہوئے) ہیں (آیت 19،oida، کامل عملی علامتی)

۶۔ ایماندار جانتے ہیں کہ مسیحا آ چُکا ہے اور اُس نے اُنہیں جانکاری دی ہے (آیت 20،oida، کامل عملی علامتی)

۷۔ ایماندار سچے واحد کو جانتے ہیں، چاہے باپ ہے یا بیٹا ہے (آیت 20،ginosko، زمانہ حال عملی موضوعاتی)۔

خصُوصی موضوع: یقین دہانی

ا۔ کیا مسیحی جان سکتے ہیں کہ وہ نجات پا چُکے ہیں یا نہیں (بحوالہ 5:13)؟ پہلا یوحنا میں تین پرکھنے کے معیار یا ثبوت ہیں:

ا۔ الہیاتی تعلیم (اعتقاد) (آیات 1,5,10;2:18-25;4:1-6,14-16;5:11-12)

۲۔ طرز زندگی (تابعداری) (آیات 2-3;2:3-6;3:1-10;5:18)

۳۔ سماجی (مُحبت) (آیات 2-3;2:7-11;3:11-18;4:7-12,16-21)

ب۔ یقین دہانی ایک مسلکی معاملہ بن گیا ہے

ا۔ جون کیلون یقین دہانی کو خُدا کے چُناؤ کی بُنیاد ٹھہراتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم زندگی میں اِس کے بارے میں کبھی بھی یقین نہیں کر سکتے۔

۲۔ جون ویسلے یقین دہانی کو مذہبی تجربات کی بُنیاد ٹھہراتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم میں دانستہ گُناہوں سے بالاتر ہو کر زندگی گُزارنے کی اہلیت ہے۔

۳۔ رومن کاتھولک اور مسیحی کلیسیا یقین دہانی کو کلیسیائی اختیار کی بُنیاد ٹھہراتے ہیں۔ کوئی کس گروہ سے تعلق رکھتا ہے یہ یقین دہانی کی کُلید ہے۔

۴۔ بہت سے مُبلغ یقین دہانی کو بائبل کے وعدوں کی بُنیاد ٹھہراتے ہیں جو ایمانداروں کی زندگی روُح کے پھل سے تعلق رکھتے ہیں (بحوالہ گلتیوں 5:22-23)

ج۔ میں سمجھتا ہوں کہ برگشتہ انسان کی بُنیادی یقین دہانی تثلیثی خُدا کے کردار سے جُڑی ہوئی ہے۔

ا۔ خُدا باپ کی مُحبت

ا۔ یوحنا 3:16;10:28-29

ب۔ رومیوں 8:31-39

ج۔ افسیوں 2:5,8-9

د۔ فلپیوں 1:6

ر۔ پہلا پطرس 1:3-5

س۔ پہلا یوحنا 4:7-21

۲۔ خُدا بیٹے کا کام

ا۔ ہماری خاطر موت

ا۔ اعمال 2:23

۲۔ رومیوں 5:6-11

۳۔ دوُسرا کرنتھیوں 5:21

۴۔ پہلا یوحنا 2:2;4:9-10

ب۔ اعلیٰ کاہنانہ دُعا (یوحنا 17:12)

ج۔ مسلسل دُعا

ا۔ رومیوں 8:34

۲۔ عبرانیوں 7:25

۳۔ پہلا یوحنا 2:1

۳۔ خُدا روُح اُلقدس کی مُنادی

ا۔ بُلاہٹ (یوحنا 6:44,65)

ب۔ تصدیق کرنا

ا۔ دوُسرا کرنتھیوں 1:22;5:5

۲۔ افسیوں 1:13-14;4:3

ج۔ یقین دہانی کرانا

ا۔ رومیوں 8:16-17

۲۔ پہلا یوحنا 5:7-13

د۔ مگر انسانوں کو خُدا کے عہد کی دعوت کا ردِعمل دینا چاہیئے (دونوں ابتدائی اور مسلسل)

ا۔ ایمانداروں کو گُناہوں سے کنارہ کرنا چاہیئے (توبہ) اور خُدا کی طرف یسوع کے وسیلے سے رجُوع کرنا چاہیئے (ایمان لانا)

ا۔ مرقس 1:15

ب۔ اعمال 3:16,19;20:21

۲۔ ایمانداروں کو مسیح میں خُدا کی دعوت کو قبُول کرنا چاہیئے

ا۔ یوحنا 1:12;3:16

ب۔ رومیوں 5:1 (اور مطابقت سے 10:9-13)

ج۔ افسیوں 2:5,8-9

۳۔ ایمانداروں کو ایمان میں جاری وساری رہنا چاہیئے

ا۔ مرقس 13:13

ب۔ پہلا کرنتھیوں 15:2

ج۔ گلتیوں 6:9

د۔ عبرانیوں 3:14

ر۔ دوُسرا پطرس 1:10

س۔ یہوداہ 20-21

ص۔ مُکاشفہ 2:2-3,7,10,17,19,25-26;3:5,10,11,21

۴۔ ایماندار تین آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں

ا۔ الہیاتی تعلیم (آیات 1,5,10;2:18-25;4:1-6,14-16)

ب۔ طرزِ زندگی (آیات 2-3;2:3-6;3:1-10)

ج۔ سماجی (آیات 2-3;2:7-11;3:11-18;4:7-12,16-21)

ر۔ یقین دہانی مُشکل ہے کیونکہ

ا۔ اکثر ایماندار چند ایسے تجربات ڈھونڈتے ہیں جن کا بائبل میں وعدہ نہیں کیا گیا ہے

۲۔ اکثر ایماندار مکمل طور انجیل کو نہیں سمجھ پاتے ہیں

۳۔ اکثر ایماندار اپنی آزاد مرضی سے گُناہ کرنا جاری رکھتے ہیں (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 3:10-15;9:27 پہلا تمیتھیس 1:19-20 دُوسرا تمیتھیس 4:10 دُوسرا پطرس 1:8-11)۔

۴۔ چند شخصیات کی قسمیں (یعنی کامل ترین) کبھی بھی خُدا غیر مشروط قبُولیت اور مُحبت کو قبُول نہیں کرتے۔

۵۔ بائبل میں جھوٹے اقرار کی مثالیں ہیں (بحوالہ متی 13:3-23;7:21-23 مرقس 4:14-20 دُوسرا پطرس 2:19-20 پہلا یوحنا 2:18-19)۔

☆''نام پر ایمان لائے''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے جو مسلسل اعتقاد پر زور دیتا ہے۔ یہ کوئی طلسماتی یا بھیدی نام کا استعمال نہیں ہے (خُدا کے نام کی بُنیاد پر یہودی رازیت، Kabbalah)، مگر پُرانا عہد نامہ کا نام کا استعمال شخص کے مُتبادل کے طور ہوتا تھا۔ دیکھیئے خصُوصی موضوع، یوحنا 2:23 پر۔

5:14 ''اور ہمیں جو اُس کے سامنے دلیری ہے''۔ یہ ایک مسلسل موضوع ہے (بحوالہ 2:28;3:21;4:17)۔ یہ اُس جُرات یا آزادی کا اظہار ہے جو ہمیں خُدا تک رسائی میں حاصل ہوتی ہے (بحوالہ عبرانیوں 4:16)۔

☆''اگر''۔ یہ ایک تیسرے درجے کا شرطیہ فقرہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔

☆''ہم اُس کی مرضی کے موافق کُچھ مانگتے ہیں''۔ یوحنا کے بیان، ایمانداروں کا خُدا کی تلاش کی اہلیت میں لامتناہی دکھائی دیتا ہے۔ کیسے اور کس لئے کوئی دُعا کرتا ہے، یہ سچے ایماندار کا ایک اور ثبوت ہے۔ بحرحال مذید مُشاہدے پر ہم جانتے ہیں کہ دُعا ہماری مرضی کیلیئے مانگنا نہیں ہے بلکہ ہماری زندگی میں خُدا کی مرضی ہونے کیلئے کہنا ہے (بحوالہ 3:22 متی 6:10 مرقس 14:36)۔ دیکھیئے مکمل اقتباس 3:22 پر۔ خُدا کی مرضی پر خصُوصی موضوع کیلئے دیکھیئے 2:17۔ نیز دیکھیئے خصُوصی موضوع: دُعا لامحدود تاحال محدود 3:22۔

خُصوصی موضوع: درمیانی دُعا

I۔ تعارف

A۔ یسوع کی مثال کی وجہ سے دُعا معنی خیز ہے۔

ا۔ ذاتی دُعا، مرقس 1:35؛ لُوقا 3:21; 6:12; 9:29; 22:29-46

ب۔ ہیکل کی صفائی، متی 21:13؛ مرقس 11:17؛ لُوقا 19:46

ج۔ مثلِ دُعا، متی 6:5-13؛ لُوقا 11:2-4

B۔ دُعا، پیار کرنے والے خُداوند میں اپنے ذاتی یقین کو عملہ شکل میں لانا ہے، جو موجود ہے اور چاہتا ہے، اور ہمارے لئے اور دُوسروں کیلیئے عمل بھی لاتا ہے۔

C۔ خُدا نے ذاتی طور پر اپنے آپ کو اپنے بچوں کی دُعاؤں پر کام کرنے کیلئے کئی سطحوں پر محدود کر رکھا ہے۔ (cf. یعقوب 4:2)

D۔ دُعا کا بڑا مقصد شراکت اور تثلیثی خُدا میں وقت گُزاری ہے۔

E۔ دُعا کی وسعت وہ سب کُچھ ہے جو ایماندار سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہوئے ایک مرتبہ دُعا کر سکتے ہیں، یا بار بار جیسے کہ خیال یا فکر دوبارہ ہوتی ہے۔

F۔ دُعا میں کئی جُز شامل ہو سکتے ہیں۔

۱۔ تثلیثی خُدا کی تمجید اور پرستش
۲۔ خُدا کی اُس کی موجودیت، شراکت اور مہیا کرنے پر شُکر گزاری۔
۳۔ اپنے گناہگار ہونے کا اعتراف، دونوں موجودہ اور پہلے کے لئے۔
۴۔ ہماری محسوس کی جانے والی ضرورتوں اور خواہشوں کی درخواست کیلئے۔
۵۔ درمیانی طور جہاں ہم باپ کے سامنے دوُسروں کی ضرورتوں کو لاتے ہیں۔
G۔ درمیانی طور کی دُعا ایک بھید ہے۔ خُدا ہم سے زیادہ اُن سے پیار کرتا ہے جن کیلئے ہم دُعا کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ ہماری دُعائیں، اکثر تبدیلی، ردِعمل یا ضرورت کو مُتاثر کرتی ہیں نا صرف ہم میں بلکہ اُن میں بھی۔
II۔ بائبل سے مواد
A۔ پُرانا عہد نامہ
۱۔ درمیانی دُعاؤں کی چند مثالیں۔
a۔ ابراہام کی سدوم کیلئے گُڑگڑاہٹ، پیدائش 18:22 ff
b۔ موسیٰ کی اسرائیل کیلئے دُعا
۱۔ خُروج 5:22-23
۲۔ خُروج 32:31 ff
۳۔ استثنا 5:5
۴۔ استثنا 9:18; 25 ff
c۔ سیموئیل کی اسرائیل کیلئے دُعا۔
۱۔ پہلا سیموئیل 7:5-6, 8-9
۲۔ پہلا سیموئیل 12:16-23
۳۔ پہلا سیموئیل 15:11
d۔ داؤد اپنے بچے کیلئے دُعا کرتا ہے۔ دوُسرا سیموئیل 12:16-18
۲۔ خُدا ثالثوں کی تلاش میں ہے، یسعیاہ 59:16
۳۔ علم میں ہونے والے، بنا اعتراف کئے گُناہ یا غیر پچھتاوے والے رویہ ہماری دُعاؤں کو مُتاثر کرتا ہے۔
a۔ زبُور 66:1
b۔ امثال 28:9
c۔ یسعیاہ 59:1-2; 64:7
B۔ نیا عہد نامہ
۱۔ خُدا بیٹے اور خُدا روُح القدس کی ثالثی خدمت۔
a۔ یسوع
۱۔ روُمیوں 8:34
۲۔ عبرانیوں 7:25
۳۔ پہلا یوحنا 2:1
b۔ روُح القدس، روُمیوں 8:26-27

۲۔ پولوُس کی ثالثی خدمت

a۔ یہودیوں کیلیئے دُعا

ا۔ رومیوں 9:1ff

۲۔ رومیوں 10:1

b۔ کلیسیاؤں کیلیئے دُعا

ا۔ رومیوں 1:9

۲۔ افسیوں 1:16

۳۔ فلپیّوں 1:3-4, 9

۴۔ کُلسیوں 1:3,9

۵۔ پہلا تھِسلینیکیوں 1:2-3

۶۔ دوُسرا تھِسلینیکیوں 1:11

۷۔ دوُسرا تیمُتھیس 1:3

۸۔ فلیمون v. 4

c۔ پولوُس کلیسیاؤں سے اپنے لئے دُعا کیلیئے کہتا ہے۔

ا۔ رومیوں 15:30

۲۔ دوُسرا کرنتھیوں 1:11

۳۔ افسیوں 6:19

۴۔ کُلسیوں 4:3

۵۔ پہلا تھِسلینیکیوں 5:25

۶۔ دوُسرا تھِسلینیکیوں 3:1

۳۔ کلیسیاؤں کی ثالثی خدمت

a۔ ایک دوُسرے کیلیئے دُعا۔

ا۔ افسیوں 6:18

۲۔ پہلا تیمیتھیس 2:1

۳۔ یعقوب 5:16

b۔ دُعا کی درخواست خاص گروہوں کیلیئے کی گئی

ا۔ ہمارے دُشمن، متی 5:44

۲۔ مسیحی محنت کش لوگ، عبرانیوں 13:18

۳۔ حُکمران، پہلا تیمیتھیس 5:13-16

۴۔ بیماروں کیلیئے، یعقوب 5:13-16

۵۔ برگشتہ ہونے والوں کیلیئے، پہلا یوحنا 5:16

c۔ تمام لوگوں کیلیئے دُعا، پہلا تیمیتھیس 2:1

III۔ دُعاؤں کے ردِ عمل میں رُکاوٹیں

A۔ ہمارا مسیح اور رُوح القدس سے تعلق

ا۔ خُداوند میں مستقل رہیں۔ یوحنا 15:7

۲۔ خُداوند کے نام میں، یوحنا 14:13,14; 15:16; 16:23-24

۳۔ رُوح القدس میں، افسیوں 6:18 یہوداہ 20

۴۔ خُداوند کی مرضی کے مطابق، متی 6:10 پہلا یوحنا 3:22; 5:14-15

B۔ مقاصد

ا۔ مت ڈگمگائیں، متی 21:22 یعقوب 1:6-7

۲۔ انکساری اور توبہ، لُوقا 18:9-14

۳۔ بیجا مانگنے پر، یعقوب 4:3

۴۔ خُودغرضی، یعقوب 4:2-3

C۔ دوُسرے پہلو۔

ا۔ مستقل مزاجی

a۔ لُوقا 18:1-8

b۔ کُلسیوں 4:2

c۔ یعقوب 5:16

۲۔ مانگتے رہیں۔

a۔ متی 7:7-8

b۔ لُوقا 11:5-13

c۔ یعقوب 1:5

۳۔ گھر میں نااتفاقی، پہلا پطرس 3:7

۴۔ علم میں ہونے والے گُناہوں سے آزادی

a۔ زبُور 66:18

b۔ امثال 28:9

c۔ یسعیاہ 59:1-2

d۔ یسعیاہ 64:7

IV۔ الہیاتی نتیجہ

A۔ کیا اختیار! کیا موقع! کیا فرض اور ذمہ داری!

B۔ یسوع ہماری مثال ہے۔ رُوح القُدس ہمارا رہنما ہے۔ باپ سرگرمی سے انتظار کرتا ہے۔

C۔ یہ آپ کو، آپ کے خاندان کو، آپ کے دوستوں کو اور پوُری دُنیا کو تبدیل کر سکتا ہے۔

5:15 ''یہ پہلے درجے کا شرطیہ فقرہ ہے (لیکن ean اور علامتی کے ساتھ) جو لکھاری کے نُکتہ نظر یا اُس کے ادبی مقاصد سے دُرست متصور ہوتا ہے۔ یہ ایک غیر معمولی شرطیہ فقرہ ہے۔

ا۔ اِس میں ei کے بجائے ean ہے

۲۔ اِس میں موضوعاتی سے تعلق رکھتا ہواean ہے(یعنی مانگنا) جوکہ تیسرے درجے کے شرطیہ کیلئے عام گرائمر کی رُو سے بناوٹ ہے

۳۔ آیات 14اور16 میں تیسرے درجے کی شرائط ہیں

۴۔ مسیحی دُعا کی الٰہیات خُدا کی مرضی (آیت 14)اور یسوع نام (آیت 13) سے تعلق رکھتی ہے۔

☆''ہم جانتے ہیں''۔ یہ ایک اور کامل عملی علامتی ہے،جس کا زمانہ حال میں ترجمہ کیا گیا ہےاور جو آیت 14 کے متوازی ہے۔ یہ ایمانداروں کی یقین دہانی ہے کہ باپ اپنے بچوں کی سُنتا ہےاور اُس کا جواب بھی دیتا ہے۔

NASB(تجدید شُدہ) عبارت: 5:16-17

۱۶۔اگر کوئی اپنے بھائی کو ایسا گُناہ کرتے دیکھے جس کا نتیجہ موت نہ ہو تو دُعا کرے۔ خُدا اُس کے وسیلہ سے زندگی بخشے گا۔اُن ہی کو جنھوں نے ایسا گُناہ نہیں کیا جس کا نتیجہ موت ہو ۔گُناہ ایسا بھی ہے جس کا نتیجہ موت ہے۔اِس کی بابت دُعا کرنے کو میں نہیں کہتا۔ ۱۷۔ ہے تو ہر طرح کی ناراستی گُناہ مگر ایسا گُناہ بھی ہے جس کا نتیجہ موت نہیں۔

5:16 ''اگر''۔ یہ ایک تیسرے درجے کا شرطیہ ہے جس کا مطلب عملی کام ہے۔آیت 16 ہماری، ہمارے مسیحی بھائیوں کیلئے دُعا پر زور دیتی ہے(بحوالہ گلتیوں 6:1 یعقوب 5:13-18) چند تجویز کردہ حدود میں (نہ کہ گُناہ پر موت کیلئے) جو جھوٹے اُستادوں سے متعلقہ دکھائی دیتا ہے(بحوالہ دوُسرا پطرس 2)۔

☆''کوئی اپنے بھائی کو ایسا گُناہ کرتے دیکھے جس کا نتیجہ موت نہ ہو''۔ یوحنا نے گُناہ کی بہت سی اقسام کا اندراج کیا ہے۔ کُچھ کسی کی (1) مرتبہ خُداوندی کے ساتھ شراکت (2) دیگر ایمانداروں کے ساتھ شراکت؛ اور (3) دُنیا کے ساتھ شراکت ہے۔ بُنیادی گُناہ یسوع مسیح میں ایمان/ بھروسے/ یقین سے انکار ہے۔ یہ بُنیادی موت کیلئے گُناہ ہے۔ ڈبلیو ٹی کونرز اپنی کتاب ''مسیحی الٰہیاتی تعلیم'' میں کہتا ہے:

''اِس کا یہ مطلب نہیں، بحر حال الٰہیاتی تعلیم یا مذہبی قواعد کو قبول کرنے سے انکار کے معنوں میں یقین نہ کرنا ہے۔ یہ کسی کی اخلاقی اور رُوحانی نُور سے انکار پر یقین نہ کرنا ہے خاص طور پر اُس نُور کا یسوع مسیح میں عملی اظہار ہے۔ یہ خُدا کے انتہائے مُکاشفہ کا اُس سے جیسا مسیح میں قائم کیا گیا ہے سے انکار ہے۔ جب یہ انکار مستقل اور اپنی مرضی سے ہوتا ہے تو یہ وہ گُناہ بنتا ہے جس کا نتیجہ موت ہے (پہلا یوحنا 5:13-17)۔ یہ پس اخلاقی خُودکُشی بن جاتا ہے۔ یہ کسی کا خُود اپنی رُوحانی آنکھیں نکال باہر کرنا ہے۔ ایسا اعلیٰ سطح کی روشن خیالی سے تعلق ہونے کے بغیر نہیں ہوتا۔ یہ جان بوجھ کر، مرضی سے مسیح کا بطور خُدا کے مُکاشفے کے حاسدانہ انکار ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ایسا بڑا مُکاشفہ ہے۔ یہ جان بُوجھ کر سیاہ کو سفید کہنا ہے''(صفحات 135-136)۔

خصُوصی موضوع: گُناہ کے سبب موت کیا ہے؟

ا۔ تشریح وتاویل کی سوچ بچار۔

ا۔ مناسب پہچان کی مناسبت پہلا یوحنا کے تاریخی پس منظر سے ہونی چاہیئے

ا۔ عارفین جھوٹے اُستادوں کی کلیسیاؤں میں موجودگی (بحوالہ 2:19,26;3:7 دوُسرا یوحنا 7)۔

۱) ''سیر ینتھین'' عارفین سکھاتے تھے کہ انسان یسوع بپتسمہ کے وقت مسیح کا رُوح حاصل کرتا ہےاور مسیح کا رُوح اُس کی صلیب پر موت سے قبل اُسے چھوڑ جاتا ہے(بحوالہ 5:6-8)۔

۲) دوسیتیک عارفین سکھاتے تھے کہ یسوع ایک الٰہی رُوح تھا نہ کہ حقیقی بنی نوع انسان (بحوالہ 1:1-3)۔

۳) عارفین دوُسری صدی عیسوی کی تحاریر میں انسانی جسم کے بارے میں دو مختلف نظریات پر غور وفکر ظاہر کرتے ہیں

ا۔ چونکہ نجات انسانی ذہن پر ظاہر کی جانے والی ایک سچائی تھی پس انسانی جسم روحانی ماحول سے غیر متعلقہ تھا۔ اِس لئے جو کُچھ بھی یہ خواہش رکھے یہ حاصل کرسکتا ہے۔ یہ اکثر اخلاقی قوانین سے منکر یا آزاد خیال عارفین کا

حوالہ دیتا تھا۔

ب۔ دوُسرا گروہ یہ نتیجہ نکالتا تھا کہ چونکہ جسم وراثتی طور پر بدی (یعنی یونانی تصور) تھا، کوئی بھی جسمانی خواہش سے اجتناب کرنا چاہیئے ۔ یہ زاہدانہ عارفین کہلاتا ہے

ب۔ اِن جھوٹے اُستادوں نے کلیسیا کو چھوڑ دیا تھا (بحوالہ 2:19) مگر اُن کا اثر ابھی باقی تھا۔

II۔ مناسب پہچان کی مناسبت پُوری کتاب کے سیاق وسباق کے ساتھ ہونی چاہیئے ۔

ا۔ پہلا یوحنا جھوٹی تعلیمات کا مُقابلہ کرنے کیلئے اور سچے ایمانداروں کو یقین دہانی کیلئے لکھا گیا تھا

ب۔ یہ دونوں مقاصد سچے ایمانداروں کے امتحانات میں دیکھے جاسکتے ہیں

۱) الہیاتی تعلیم

ا۔ یسوع حقیقی طور انسان تھا (بحوالہ 1:1-3;4:14)

ب۔ یسوع حقیقی طور خُدا تھا (بحوالہ 1:2;5:20)

ج۔ انسان گُناہ گار ہیں اور خُدائے پاک کو جوابدہ ہیں (بحوالہ 1:6,10)

د۔ انسانوں کو معاف بھی کیا جاتا ہے اور خُدا میں درج ذیل سے راست بنایا جاتا ہے

i۔ یسوع کی موت (بحوالہ 1:7;2:1-2;3:16;4:9-10,14;5:6-8)

ii۔ یسوع میں ایمان (بحوالہ 1:9;3:23;4:15;5:1,4-5,10-12,13)

۲) عملی (مثبت)

ا۔ طرز زندگی کی تابعداری (بحوالہ 2:3-5;3:22,24;5:2-3)

ب۔ طرز زندگی میں مُحبت (2:10;3:11,14,18,23;4:7,11-12,16-18,21)

ج۔ طرز زندگی میں مسیح کا سا ہونا (گُناہ نہیں کرتا، بحوالہ 1:7;2:6,29;3:6-9;5:18)

د۔ بدی پر طرز زندگی میں غالب آنا (بحوالہ 2:13,14;4:4;5:4)

ر۔ اُس کا کلام اُن میں قائم رہتا ہے (بحوالہ 1:10;2:14)

س۔ اُن میں رُوح اُلقدس ہوتا ہے (بحوالہ 3:24;4:4-6,13)

ص۔ دُعاؤں کا جواب ملتا ہے (بحوالہ 5:14-15)

۳) عملی (منفی)

ا۔ طرز زندگی میں گُناہ (بحوالہ 3:8-10)

ب۔ طرز زندگی میں عداوت (بحوالہ 2:9,11;3:15;4:20)

ج۔ طرز زندگی میں نافرمانی (بحوالہ 2:4;3:4)

د۔ مسیح کا انکار (باپ اور بیٹے کا انکار بحوالہ 2:22-23;4:2-3;5:10-12)

III۔ مناسب پہچان کی مناسبت متعلقہ عبارت کے خاص اجزا کے ساتھ ہونی چاہیئے (بحوالہ 5:16-17)

ا۔ آیت 16 کی اصطلاح ''بھائی'' کیا اُن دونوں سے مناسبت رکھتا ہے ایک وہ جو ایسا گُناہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ موت نہیں ہوتا اور دوُسرے وہ جو ایسا گُناہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ موت ہوتا ہے؟

ب۔ کیا بدعنوانی کے مرتکب کبھی کلیسیا کے رُکن تھے (بحوالہ 2:19)؟

ج۔ درج ذیل کا عبارتی معنی کیا ہے

ا) ''گُناہ'' کے ساتھ کوئی حُجّ نہیں؟

۲) فعل ''دیکھنا'' بطور تیسرے درجے کا شرطیہ مضارع عملی موضوعاتی کے ساتھ؟

د۔ کیسے کسی ایک مسیحی کی دُعا (بحوالہ یعقوب 5:15-16) کسی دُوسرے گُناہگار کی بغیر اُس کی شخصی توبہ کے ابدی زندگی "zoe" بحال کرتی ہے؟

ر۔ کیسے آیت 17 گُناہ کی اقسام سے مناسبت رکھتی ہے (موت کا نتیجہ، موت کا نتیجہ نہیں)؟

ب۔ الہیاتی مسائل

ا۔ ترجمہ کرنے والا اِس عبارت کو درج ذیل کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرے

ا۔ انجیل کے ''نا قابل مُعافی'' گُناہ

ب۔ عبرانیوں 6 اور 10 کے ''ایک بار نکلنے'' والے گُناہ

پہلا یوحنا کا سیاق وسباق یسوع کے دنوں کے نا قابل مُعافی گُناہوں کے متوازی دکھائی دیتا ہے (بحوالہ متی 12:22-37 مرقس 3:2-29) اِس کے ساتھ ساتھ عبرانیوں 6 اور 10 کے ایمان نہ رکھنے والے یہودی۔ تینوں گروہ (فریسی، ایمان نہ رکھنے والے یہودی اور عارفین جھوٹے اُستاد) نے انجیل واضح طور پر سُنی مگر یسوع مسیح پر بھروسے سے انکار کیا۔

۲۔ کیا جدید مسلک کے سوالات اِس عبارت کو دیکھنے کیلئے الہیاتی کٹہرے میں رکھنے چاہیئے؟

مبلغیت نے مسیحی تجربات کی ابتدا پر زیادہ زور دیا ہے اور سچے ایمان کے مسلسل طرز زندگی کے ثبوتوں کو نظرانداز کیا ہے۔ ہمارے جدید الہیاتی سوالات نے پہلی صدی کے مسیحیوں کو حیران کر دیا ہوگا۔ ہمیں چُنیدہ بائبل کے ''عبارتی ثبوتوں'' کی بُنیاد اور ہمارے اپنے منطقی قیاس یا فرقہ وارانہ تعصّبات پر ''یقین'' چاہیئے

ہمارے الہیاتی سوالات، قوت نظام اور امتیازیات ہمارے اپنے عدم تحفظ کی عکاسی کرتے ہیں۔ ہمیں اُس سے زیادہ معلومات اور وضاحتیں چاہیئے جو بائبل فراہم کرتی ہے، اِس لئے ہماری نظاماتی الہیات کلام کے کُچھ چھوٹے موٹے ٹکڑے لیتی ہے اور منطقی، مغربی خاص الہیاتی تعلیم کا بڑا جالا بُنتے ہیں۔

یسوع کے متی 7 اور مرقس 7 میں الفاظ ابتدائی کلیسیا کے لئے کافی تھے۔ یسوع نے شاگرد چُنے نہ کہ فیصلے، طویل مُدتی طرز زندگی کا ایمان، نہ کہ مختصر مُدت کا جذباتی ایمان (بحوالہ متی 13:10-23 یوحنا 8:31-59)۔ مسیحیت کوئی جُدا گانہ ماضی کا عمل نہیں ہے بلکہ ایک جاری توبہ، ایمان، تابعداری اور ثابت قدمی ہے۔ مسیحیت عالم اقدس کیلئے کوئی ٹکٹ نہیں ہے جو ماضی میں خریدا گیا ہو نہ ہی کوئی بڑھنے والا معیادی بیمہ ہے جو کسی کی کوئی خُودغرض طرز زندگی، خُدا خوف رہنے کے تحفظ کیلئے لیا گیا ہو۔

۳۔ کیا موت کے سبب کے گُناہ جسمانی موت یا ہمیشہ کی موت کا حوالہ ہے؟ یوحنا کا اِس سیاق وسباق میں zoe کا استعمال ہمیشہ کی موت کے فرق کا مفہوم دیتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ خُدا اپنے گھر گُنہگار بچوں کو لے جاتا ہے (جسمانی موت)؟ اِس سیاق وسباق کا مطلب یہ ہے (1) ساتھی ایمانداروں کی دُعائیں اور (2) قصُورواروں کی شخصی توبہ ایمانداروں کو بحال کرنے میں کام کرتی ہے مگر اگر وہ ایسا طرز زندگی جاری رکھتے ہیں جو ایماندار معاشرے پر سرزنش لاتی ہے تو پھر نتیجہ ہوسکتا ہے اِس زندگی سے بے موقع جلدی طبعی رُخصتی ہو (بحوالہ نورمن گیسلر اور تھامس ہاؤ کی کتاب ''جب تنقید نگار پوچھتے ہیں، صفحہ 541)۔

☆ ''خُدا اُس کے وسیلہ سے زندگی بخشے گا''۔ یہاں الہیاتی اور لُغات کے بارے میں مسئلہ اصطلاح ''زندگی'' (zoa) کا معنی ہے۔ یوحنا کی تحاریر میں عام طور پر یہ ہمیشہ کی زندگی کا حوالہ ہے مگر اِس سیاق وسباق میں یہ بحالیِ صحت یا مُعافی دکھائی دیتا ہے (یعنی بہت حد تک یعقوب کے ''نجات'' کے استعمال کی طرح یعقوب 5:13-15 میں)۔ جس کیلئے دُعا کی جائے وہ ''بھائی'' کہلاتا ہے جو بہت حد تک ایماندار کا مفہوم دیتا ہے (یوحنا کا اپنے پڑھنے والوں کیلئے اپنی ہی اصطلاح کا استعمال)۔

5:17۔ تمام گُناہ اہم ہیں لیکن تمام گُناہ توبہ اور مسیح میں ایمان کے وسیلے سے ماسوائے یقین نہ رکھنے کا گُناہ مُعاف ہوسکتے ہیں

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:18-20

۱۸۔ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خُدا سے پیدا ہُوا ہے وہ گُناہ نہیں کرتا بلکہ اُس کی حفاظت وہ کرتا ہے جو خُدا سے پیدا ہوا اور وہ شریراُسے چھُونے نہیں پاتا۔ ۱۹۔ہم جانتے ہیں کہ ہم خُدا سے ہیں اور ساری دُنیا اُس شریر کے قبضہ میں پڑی ہوئی ہے۔ ۲۰۔اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خُدا کا بیٹا آ گیا ہے اور اُس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تا کہ اُس کو جو حقیقی ہے جانیں اور ہم اُس میں جو حقیقی ہے یعنی اُس کے بیٹے یسوع مسیح میں ہیں۔حقیقی خُدا اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے۔

5:18 ''جو کوئی خُدا سے پیدا ہُوا ہے وہ گُناہ نہیں کرتا''۔یہ ایک کامل مجہول صفت فعلی ہے۔یہ 3:6 اور 9 کا واضح دعویٰ ہے۔ہمیشہ کی زندگی میں مشاہداتی خصُوصیات ہوتی ہیں۔ اخلاقی قوانین سے منکر جھوٹے اُستادوں کا طرزِ زندگی اُن کے ناپید دلوں کو ظاہر کرتا ہے۔

یوحنا دو مختلف اقسام کے جھوٹے اُستادوں کو مخاطب کرتا ہے۔ایک وہ جو گُناہ میں کسی قسم کی مداخلت سے انکار کرتے ہیں (بحوالہ 1:8-2:1) اور دوُسرا گروہ جو محض گُناہ کو غیر متعلقہ قرار دیتا ہے (بحوالہ 3:4-10 اور یہاں)۔گُناہ کا ابتدائی طور اعتراف کیا جائے اور واقعتاً نظرانداز کیا جائے۔گُناہ ایک مسئلہ ہے، مسئلہ ہے اور مستقل مسئلہ ہے (بحوالہ 5:21)۔

☆ ''بلکہ اُس کی حفاظت وہ کرتا ہے جو خُدا سے پیدا ہوا''۔پہلا فعل مضارع مجہول صفت فعلی ہے جو بیرونی عنصر (یعنی رُوح اُلقدس، بحوالہ رومیوں 8:11) کے توسط سے تکمیل شُدہ کام کا مفہوم دیتا ہے۔یہ مجسم ہونے کا حوالہ ہے۔دوُسرا فعل زمانہ حال عملی علامتی ''اُس کی'' (auton) کے ساتھ ہے۔یہ لغوی طور ''بلکہ اُس کی حفاظت وہ کرتا ہے جو خُدا سے پیدا ہوا''۔یہ مسیح کا ایمانداروں کو مسلسل قائم کرنے کا حوالہ ہے۔یہ ترجمہ قدیم یونانی بڑے حروف کے نُسخہ جات اے اور بی کی تقلید کرتا ہے۔یہ ترجمہ انگریزی تراجم NASB,RSV اور NIV میں پایا جاتا ہے۔

نُسخہ جات این اور اے میں دوُسرا اسم ضمیر ''خُود اُس کی'' (eauton) ہے جو مفہوم دیتا ہے کہ وہ جو خُدا سے پیدا ہوا، اُس کی ذمہ داری ہے کہ وہ خُود اُس کی حفاظت کرے۔فعل جو یہاں ''پیدا ہوا'' کیلئے استعمال ہوا ہے وہ یسوع کیلئے کہیں اور استعمال نہیں ہوا۔ایمانداروں کیلئے فعل معکوس تصور 3:3 اور 5:21 میں استعمال ہوا ہے۔یہ انگریزی تراجم KJV,ASV اور پانچویں صدی کی پشیتہ (آرامی ترجمہ) کی تقلید میں ہے۔

☆	NASB	''اور وہ بدکار اُسے چھُونے نہیں پاتا''	NKJV	''اور وہ شریر اُسے چھُونے نہیں پاتا''
	NRSV	''اور وہ بدکار اُسے چھُونے نہیں پاتا''	TEV	''اور وہ بدکار اُسے نُقصان نہیں پہنچا سکتا''
	NJB	''اور وہ بدکار اُس پر کوئی اختیار نہیں رکھتا''		

یہ زمانہ حال وسطی علامتی ہے جس کا مطلب ہے کہ بدکار مسلسل ''اُس پر اختیار نہیں رکھ سکتا''۔یوحنا کی تحاریر میں اِس اصطلاح کا محض کوئی دوُسرا استعمال اُس کی انجیل 20:17 میں ہے۔بائبل اور تجربات سے یہ واضح ہے کہ مسیحیوں کو آزمایا جاتا ہے۔اِس فقرے کے معانی کے بارے میں تین اہم مفروضے ہیں: (1) شریعت (واجبیت) کی پامالی کی بُنیاد پر ایماندار بُرائی کی مذمت سے مستثنیٰ ہیں؛ (2) یسوع ہمارے لئے دُعا کرتا ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:1 لُوقا 22:32-33) اور (3) شیطان ہماری نجات ہم سے چھین نہیں سکتا (بحوالہ رومیوں 8:31-39) حالانکہ وہ ہماری زندگیوں میں خُدا کی گواہی کو مخالف کرسکتا ہے اور ممکنہ طور پر آیات 16-17 کی بُنیاد پر ایماندار کو اِس دُنیا سے جلدی چلتا کرسکتا ہے۔

5:19 ''ہم جانتے ہیں کہ ہم خُدا سے ہیں''۔یہ ایک پُر اعتماد یقین دہانی، ایماندار کا یسوع مسیح میں دُنیاوی تناظر ہے (بحوالہ 4:6)۔دگر تمام اِس حیران کُن سچائی کی بُنیاد پر ہے (بحوالہ آیت 13)۔

☆ ''اور ساری دُنیا اُس شریر کے قبضے میں پڑی ہوئی ہے''۔یہ ایک زمانہ حال وسطی (منحصر) علامتی ہے (بحوالہ یوحنا 12:31;14:30;16:11 دوُسرا کرنتھیوں 4:4 افسیوں 2:2;6:12)۔یہ درج ذیل کے سبب ممکن ہوا: (1) آدم کا گُناہ (2) شیطان کی بغاوت اور (3) ہر فرد کی گُناہ کرنے کی ذاتی پسند۔

5:20 ''کہ خُدا کا بیٹا آ گیا ہے''۔یہ زمانہ حال عملی علامتی الٰہی بیٹے کے مجسم ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔انسانی جسم کے ساتھ مرتبہ خُداوندی عارفین جھوٹے اُستادوں کیلئے ایک بڑا مسئلہ تھا جو مادے کی بدی کا دعویٰ کرتے تھے۔

☆"اُس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے"۔ یہ ایک اور کامل عملی علامتی ہے یسوع نہ کہ عارفین جھوٹے اپستادوں نے مرتبہ خُد اوندی میں ضروری بصیرت فراہم کی ہے۔ یسوع نے اپنی زندگی، اپنی تعلیمات، اپنے کام اپنی موت اور اپنے جی اُٹھنے کے وسیلے سے باپ کو مُکمل ظاہر کیا ہے۔ وہ خُدا کا زندہ کلام ہے کوئی بھی باپ کے پاس اُس کے بغیر نہیں آتا (بحوالہ یوحنا14:6 پہلا یوحنا5:10-12)۔

☆"اور ہم اُس میں جو حقیقی ہے یعنی اُس کے بیٹے یسوع مسیح میں ہیں۔ حقیقی خُدا اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے"۔ پہلا فقرہ "اُس میں جو حقیقی ہے" خُدا باپ کا حوالہ ہے (بحوالہ یوحنا 17:3) مگر جس شخص کا دُوسرے فقرے میں حوالہ دیا گیا "حقیقی خُدا" کی شناخت کرنا دُشوار ہے۔ سیاق وسباق میں یہ بھی باپ کا حوالہ ہے لیکن الہیاتی طور یہ بیٹے کا حوالہ ہوسکتا ہے۔ گرائمر کی رُو سے ابہام ہوسکتا ہے بامقصد ہو جیسے کہ یہ یوحنا کی تحاریر میں اکثر ہوتا ہے کیونکہ کسی کو باپ میں ہونے کیلئے بیٹے میں ہونا ضروری ہے (بحوالہ آیت 12)۔ مرتبہ خُداوندی اور حقیقی ہونا (سچائی) دونوں باپ اور بیٹے کی ممکنہ طور پر باارادہ الہیاتی دباؤ ہو (بحوالہ یوحنا3:33;7:28;8:26)۔ نیا عہد نامہ گو ناصرت کے یسوع کے مُکمل مرتبہ خُداوندی کا دعویٰ کرتا ہے (بحوالہ یوحنا1:1,18;20:28 فلپیوں2:6 طیطس 2:13 اور عبرانیوں1:8)۔ بحرحال عارفین اُستادوں نے بھی یسوع کے مرتبہ خُداوندی کی تصدیق کی ہوگی (کم ازکم الہیاتی رُوح کے وسیلے سے)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 5:21

۲۱۔اے بچو! اپنے آپ کو بُتوں سے بچائے رکھو۔

5:21	NASB	"اپنے آپ کو بُتوں سے بچاؤ"	NKJV,NRSV	"اپنے آپ کو بُتوں سے بچائے رکھو"
	TEV	"اپنے آپ کو جھوٹے دیوتاؤں سے محفوظ رکھو"	NJB	"جھوٹے دیوتاؤں کے خلاف حفاظت پر رہو"

یہ ایک مضارع عملی بصورت آمر، ایک موثر مجموعی سچائی ہے۔ یہ مسیحیوں کی پاکیزگی (بحوالہ 3:3) میں سرگرم شمولیت کا حوالہ دیتا ہے جس کا وہ پہلے ہی یسوع مسیح میں لُطف اُٹھا رہے ہیں (بحوالہ افسیوں1:4 پہلا پطرس1:5)۔

اصطلاح "بُتوں" (جو صرف دو مرتبہ یوحنا کی تحاریر میں استعمال ہوا، یہاں اور پُرانے عہد نامے کے اقتباس کے حوالے سے مُکاشفہ 9:20 میں)، یہ یا تو جھوٹے اُستادوں کی تعلیمات اور طرز زندگی سے مناسبت رکھتا ہے یا کیونکہ بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندے اِس اصطلاح کو "گُناہ" کے معنوں میں استعمال کرتے تھے، اصطلاح "بُت" اور "گُناہ" مُترادف ہوسکتے ہیں۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصئے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ تین بُنیادی آزمائشوں کا اندارج کریں جو ایمانداروں کو یقین دہانی کرواتی ہیں کہ وہ مسیح میں ہیں۔

2۔ آیات 6 اور 8 میں اصطلاحات "خُون" اور "پانی" کس کا حوالہ دیتی ہیں؟

3۔ کیا ہم جان سکتے ہیں کہ ہم مسیحی ہیں؟ کیا کوئی ایسے مسیحی بھی ہیں جو یہ نہیں جانتے؟

4۔ وہ کون سا گُناہ ہے جو موت تک لے جاتا ہے؟ کیا ایماندار یہ گُناہ کر سکتے ہیں؟

5۔ کیا یہ خُدا کی کوئی قوت ہے یا ہمارے اپنے کام ہیں جو ہمیں آزمائش سے چھٹکارا دلاتے ہیں؟

دوُسرا یوحنا (II John)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

UBS	NKJV	NRSV	TEV	NJB
تسلیمات	برگزیدہ بی بی کو سلام	آیات 1-2	تعارف	تسلیمات
آیات 1-3	آیات 1-3	آیت 3	آیات 1-3	آیات 1-3
سچائی اور مُحبت	مسیح کے حُکموں پر چلیں	آیات 4-6	سچائی اور مُحبت	مُحبت کی شریعت
آیات 4-11	آیات 4-6	آیات 7-11	آیات 4-6	آیات 4-5
	مُخالف مسیح کی گُمراہی سے ہوشیار		آیات 7-8	آیت 6
	رہیں۔ آیات 7-11		آیات 9-11	مسیح کے دُشمن، آیات 7-11
اخیری سلام	یوحنا کا الوداعی سلام	آیت 12	اختتامی کلمات۔ آیت 12	آیت 12
آیات 12-13	آیات 12-13	آیت 13	آیت 13	آیت 13

مختصر تعارف:

دوُسرا یوحنا یقینی طور پر پہلا یوحنا کے ادبی انداز اور پیغام سے متعلقہ ہے۔ یہ غالباً ایک ہی لکھاری کی جانب سے ایک ہی دورانئے میں لکھے گئے ہیں۔ یہ پہلی صدی کا روایتی شخصی خط ہے جو کہ ایک مخصوص قسم میں ایک نرسل کے کاغذ پر مناسب انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔

چونکہ پہلا یوحنا بہت سی کلیسیاؤں (اور ایک طرح سے تمام کلیسیاؤں) کو لکھا گیا تھا، دوُسرا یوحنا ایک مقامی کلیسیا اور اُس کے رہنما (حالانکہ نئے عہدنامہ کے زیادہ تر شخصی خطوط تمام کلیسیا کو پڑھ کر سُنائے جاتے تھے) کو لکھا گیا ہے۔ یہ ایشیائے کُوچک (ترکی) میں پہلی صدی کی زندگی میں ایک حیرت انگیز چھوٹی سی کھڑکی ہے۔

پڑھنے کا طریقہ کار اوّل (دیکھئے صفحہ vi):

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

پس اِس لئے بائبل کی مکمل کتاب ایک ہی نشست میں پڑھیں۔ اس کتاب کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۱۔ مکمل کتاب کا مرکزی خیال

۲۔ ادب کی کونسی طرز کا استعمال ہُوا ہے۔

اگرچہ الہامی طور نہیں، لیکن عبارتوں کی تقسیم مُصنف کے ارادہ کو سمجھنے اور جاننے کے لئے بہت زیادہ اہم ہے۔ ہر جدید ترجمے میں باب اوّل کو تقسیم کیا ہے اور خُلاصہ دیا ہے۔ ہر عبارت کا ایک مرکزی عنوان، سچائی یا سوچ ہوتی ہے۔ ہر ترجمہ اِس عنوان کو اپنے انداز میں بیان کرتا ہے۔ جب آپ بائبل پڑھتے ہیں تو کونسا ترجمہ آپ کو فاعل اور آیات کی تقسیم کی سمجھ میں مناسب لگتا ہے؟

ہر باب میں آپ پہلے بائبل کو پڑھیں اور اِس کے فاعل (عبارت) کی نشاندہی کی کوشش کریں۔ پھر اپنی سمجھ کا جدید تراجم سے موازنہ کریں۔ صرف اِسی صورت میں جب کوئی اصل مُصنف کے مقصد کو اُس کی منطق اور پیشکاری کی تقلید کرنے پر ہی کوئی اصل معنوں میں بائبل کو سمجھ سکتا ہے۔ صرف اصل مُصنف ہی اثر لینے کا متحمل ہے پڑھنے والے کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اِس پیغام میں ترمیم یا تبدیلی کرے۔ بائبل کے قاری کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ الہامی کلام کی سچائی کا اپنی روزمرہ کی زندگی میں اثر لے۔ غور کریں کہ تمام تکنیکی اصلاحات اور اختصاروں کو جدول 1,2,3 میں مکمل طور بیان کیا گیا ہے۔

پڑھنے کا طریقہ کار دوئم (دیکھئے صفحہ vi اور vii):

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

پس اِس لئے بائبل کی اُس کتاب کو دُوسری مرتبہ ایک ہی نشست میں پڑھیں۔ اُس کے خلاصے میں سے اہم موضوعات کو ایک ہی فقرے میں بیان کریں۔

۱۔ پہلی ادبی اکائی کا فاعل

۲۔ دُوسری ادبی اکائی کا فاعل

۳۔ تیسری ادبی اکائی کا فاعل

۴۔ چوتھی ادبی اکائی کا فاعل

۵۔ وغیرہ وغیرہ

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii)

عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 1-3

۱۔ مُجھ بُزرگ کی طرف سے اُس برگزیدہ بی بی اور اُس کے فرزندوں کے نام جن سے میں اُس سچائی کے سبب سے سچی مُحبت رکھتا ہوں جو ہم میں قائم رہتی ہے اور ابد تک ہمارے ساتھ رہے گی۔ ۲۔ اور صرف میں ہی نہیں بلکہ وہ سب بھی مُحبت رکھتے ہیں جو حق سے واقف ہیں ۳۔ خُدا باپ اور باپ کے بیٹے یسوع مسیح کی طرف سے فضل اور رحم اور اطمینان

سچائی اور مُحبت سمیت۔ ہمارے شامل حال رہیں گے۔

آیت 1: ''بُزرگ''۔ یہ لقب (presbuteros) دونوں دُوسرا اور تیسرا یوحنا کے لکھاری کی شناخت کیلئے استعمال ہوا ہے۔ اِس میں بائبل کے وسیع اقسام کے معانی ہیں۔

1۔ خُدا کے فرشتوں کیلئے استعمال ہوا جو فرشتانہ جماعت بناتے ہیں (بحوالہ یسعیاہ 24:23)۔ یہی اصطلاحات مُکاشفہ میں فرشتانہ صفات کی مخلوق کیلئے بھی استعمال ہوئی ہیں (بحوالہ 4:4,10;5:5,6,8,11,14;7:11,13;11:16;14:3;19:4)۔

2۔ پُرانے عہد نامے کے قبائلی رہنماؤں (zaqen) کیلئے استعمال ہوا (بحوالہ خروج 3:16 گنتی 11:16)۔ بعد میں نئے عہد نامے میں یہ اصطلاح یروشلیم کے اُن رہنماؤں کے گروہ کیلئے استعمال ہونے لگی جنھوں نے Sanhedrin یہودی کی اعلیٰ مجلس قائم کی (بحوالہ متی 21:23;26:57)۔ یسوع کے ایام میں اِس بہتر رُکنی کابینہ کا نظم و نسق بدعنوان کہانت کے تحت تھا۔

3۔ نئے عہد نامے کی کلیسیا کے مقامی رہنماؤں کیلئے استعمال ہوا۔ یہ تین مترادف اصطلاحات تھیں (خادم، نگران اور بُزرگ بحوالہ طیطس 1,5,7 اعمال 20:17,28)۔ پطرس اور یوحنا اِسے اپنے آپ کو اِس قیادتی جماعت میں شامل کرنے کیلئے استعمال کرتے تھے (بحوالہ پہلا پطرس 5:1 دُوسرا یوحنا 1؛ تیسرا یوحنا 1)۔

4۔ کلیسیا میں بُزرگ لوگوں کیلئے استعمال ہوتا تھا، ضروری نہیں کہ وہ قیادت میں سے ہی ہو (بحوالہ پہلا تمیتھیس 5:1 طیطس 2:2)۔

یوحنائی تحاریر مُصنفاتی القابات مختلف انداز میں پیش کرتی ہیں: (1) انجیل میں ایک مخفی فقرہ ''پیارا شاگرد'' استعمال ہوا ہے؛ (2) پہلا خط بے نام ہے؛ (3) دُوسرے اور تیسرے خط میں لقب ''بُزرگ'' ہے؛ اور (4) مُکاشفہ، میں الہامی تحاریر کی غیر خُصوصیاتی طور پر مُصنف کو ''اپنے بندہ یوحنا'' کے طور درج کرتا ہے۔

اِن تحاریر کے لکھاری کے حوالے سے مفکرین اور تبصرہ نگاروں میں بہت بحث ہوئی ہے۔ اُن سب کے پاس بہت سی لسانی اور اسلوب بیان سے متعلقہ مماثلتیں اور متفرقات ہیں۔ اِس نُکتے پر کوئی بھی تشریح تمام بائبل کے اُستادوں کو قابل قبول نہیں ہے۔ میں بھی یوحنا کے لکھاری ہونے کی توثیق کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ تشریح و تاویل کا مسئلہ ہے نہ کہ کوئی الہامی مسئلہ۔ حقیقت میں بائبل کا بُنیادی لکھاری خُداوند کا رُوح ہے۔ یہ ایک قابل اعتبار مُکاشفہ ہے مگر جدت پسند اِس کی تحریر و تزئین کے ادبی عمل کو نہ ہی جانتے ہیں اور نہ ہی سمجھتے ہیں۔

☆ ''برگزیدہ بی بی اور اُس کے فرزندوں''۔ اِس لقب کے بارے میں بھی بہت بحث ہو چکی ہے۔ بہت سے لوگوں نے یہ دعویٰ کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ چُنے ہوئے یا چُنے گئے (اسکندریہ کے کلیمینٹ) کیلئے یونانی لفظ Electa نامی ایک عورت کو لکھا گیا ہے، یا Kyria یونانی اصطلاح سے ایک عورت کو (اَتھینیسیس)۔ بحر حال میں جیروم سے متفق ہوں کہ یہ درج ذیل وجوہات کی بنا پر کلیسیا کا حوالہ ہے: (1) کلیسیا کیلئے یونانی اصطلاح مونث ہے (آیت 1)؛ (2) یہ کلیسیا کا بطور مسیح کی دُلہن کا حوالہ ہو سکتا ہے (بحوالہ افسیوں 5:25-32 مُکاشفہ 19:7-8;21:2)؛ (3) اِس کلیسیا کے ارکان کو بطور فرزندوں کا حوالہ دیا گیا ہے (بحوالہ آیت 13)؛ (4) اِس کلیسیا کی کوئی بہن بھی ہے جو ایک اور مقامی کلیسیا کا حوالہ لگتا ہے (بحوالہ آیت 13)؛ (5) پُورے باب کے دوران واحد اور جمع کا کھیل دکھائی دیتا ہے (واحد آیات 4,5,13 میں اور جمع آیات 6,8,10,12 میں)؛ اور (6) یہ اصطلاح اِسی انداز میں پہلا پطرس 5:13 میں بھی کلیسیا کیلئے استعمال ہوئی ہے۔

☆ ''جن سے''۔ یہ حیران کُن ہ کہ یہ مذکر جمع اسم ضمیر کیونکہ یہ یا تو ''بی بی'' سے تعلق رکھتا ہے جو مونث ہے یا ''فرزندوں'' کیلئے جو بے جنس ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ یوحنا کا فقرے کو بطور علامتی ظاہر کرنے کا انداز ہے۔

☆ ''میں مُحبت رکھتا ہوں''۔ یوحنا انجیل اور مُکاشفہ میں agapao کے مترادف phileo استعمال کرتا ہے لیکن پہلا، دُوسرا اور تیسرا یوحنا میں وہ صرف agapao استعمال کرتا ہے (بحوالہ آیات 3,5,6 پہلا یوحنا 3:18)۔

☆ ''سچائی کے سبب سے سچی''۔ سچائی اکثر دہرایا گیا موضوع ہے (بحوالہ آیات 1 (دو مرتبہ)، 2,3,4)۔ فقرہ ''اُس تعلیم'' آیات 9 (دو مرتبہ) اور 10 میں ''سچائی'' کے مترادف

چیزوں کا حوالہ ہوسکتا ہے: (1) یوحنا میں رُوح القُدس (بحوالہ 14:17)؛ (2) یسوع مسیح از خُود (بحوالہ یوحنا 8:32;14:6)؛ یا (3) انجیل کا مواد (بحوالہ پہلا یوحنا 3:23)۔

آیت 2: ''جو ہم میں قائم رہتی ہے''۔ ''قائم رہنا'' یوحنا کی پسندیدہ اصطلاحات میں سے ایک کا زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے جو ایمانداروں کو بیان کرنے کیلئے ہے۔ دیکھئے خصوصی موضوع 2:10 پر۔ اصطلاح ''قائم رہتی'' اِس سیاق و سباق میں ہمارے اندر رہنے والے رُوح القُدس کا حوالہ دکھائی دیتا ہے (بحوالہ رومیوں 8:9؛ یا بیٹا، رومیوں 10-8:9)۔ تثلیث کے دُوسرے اشخاص بھی ایمانداروں میں قائم ہیں (بحوالہ یوحنا 14:23)۔

☆ ''اور ابد تک ہمارے ساتھ رہے گی''۔ سچائی تمام ایمانداروں میں ہمیشہ کیلئے قائم اور رہتی ہے۔ کیا ہی طاقتور اور یقین دہانی کا یہ بیان ہے! سچائی دونوں انجیل کا شخص اور انجیل کا پیغام ہیں۔ یہ سچائی ہمیشہ مُحبت میں جاری ہوتی ہے، خُدا کیلئے مُحبت، عہد کے ساتھی بہن بھائیوں کیلئے اور گمراہ دُنیا کیلئے مُحبت میں۔

آیت 3: ''فضل اور رحم اور اطمینان''۔ یہ دو اعتراضات کے ساتھ ایک روایتی یونانی خط کا تعارف ہے۔ پہلے پہل اِسے بمثال مسیحی بنانے کیلئے ہلکی سی ترمیم کی گئی ہے۔ سلام کیلئے یونانی اصطلاح chairein۔ اِس کو ترمیم کر کے charis کر دیا گیا ہے جس کا مطلب ''فضل'' ہے۔ یہ تعارف پاسبانی خطوط پہلا تمیتھیس 1:2 دُوسرا تمیتھیس 1:2 سے بہت حد تک ملتا جُلتا ہے۔ یہ دونوں اصطلاحات پولُوس کے گلتیوں اور پہلا تھسلنیکیوں کے تعارف میں دُہرائی گئی ہیں۔
دُوسرے حسب معمول گرائمر کی رُو سے بناوٹ ایک دُعا یا صحت کیلئے نیک تمنا ہے۔ جبکہ دُوسرا یوحنا سچائی کا ایک بیان ہے یعنی خُدا میں چاہے گئے الٰہی نتیجے کے ساتھ قائم رہنے کا وعدہ ہے۔
الٰہیاتی طور پر یہ حیرانگی کی بات ہے کہ کیا اِن اصطلاحات کے درمیان کوئی قصداً ترتیب یا کوئی تعلق ہے۔ فضل اور رحم خُدا کے کردار کی عکاسی کرتا ہے جو مسیح کے وسیلے سے برگشتہ انسانوں کیلئے مفت نجات لاتے ہیں۔ اطمینان خُدا کی نعمت کے وصُول کُنندہ کی عکاسی کرتا ہے۔ ایماندار مکمل تبدیلی کا تجربہ کرتے ہیں چونکہ گُناہ نے بنی نوع انسان کے تمام پہلوؤں کو مُتاثر کیا، اِسی طرح نجات پہلے نُکتہ نظر کے ذریعے بحال کاری کرتی ہے (ایمان سے معقولیت)۔ پھر دُنیاوی تناظر میں قائم رہنے والے رُوح اُلقدس کے وسیلے سے انقلابانہ تبدیلی جو نتیجہ کے طور بتدریج بڑھنے والی مسیح کی سی طرز زندگی (بتدریج بڑھنے والی پاکیزگی) لاتی ہے۔ خُدا کی انسان میں صُورت (بحوالہ پیدائش 27-1:26) بحال ہوتی ہے۔
دُوسری ممکنہ صُورت جھوٹے اُستادوں کی روشنی میں اِن تین اصطلاحات کیلئے ضرورت سے مناسبت رکھتی ہے۔ وہ ''فضل'' اور ''رحم'' پر سوال اُٹھاتے ہیں اور سب کُچھ لیکن ''اطمینان'' لاتے ہیں۔ یہ بھی ایک دلچسپی کا نُکتہ ہے کہ یہ ''رحم'' (eleeoi) کا استعمال یوحنا کی تمام تحاریر میں ہے۔ ''فضل'' (charis) صرف یہاں انجیل میں 1:14,16,17 اور مُکاشفہ (بحوالہ 1:4;22:21) میں استعمال ہوا ہے۔

☆ ''خُدا باپ اور یسوع مسیح کی طرف سے''۔ دونوں اسموں میں حرف جار (para) ہے جو گرائمر کی رُو سے اِن کو مساوی مقام پر رکھتا ہے۔ یہ یسوع مسیح کا مرتبہ خُداوندی کے دعوٰی کا ایک اور انداز ہے۔

☆ ''باپ کے بیٹے''۔ پہلا یوحنا میں اِس بات پر مستقل زور ہے کہ کوئی بھی بیٹے کو پائے بغیر باپ کو نہیں پا سکتا (بحوالہ پہلا یوحنا 2:23;4:15;5:10)۔ جھوٹے اُستاد خُدا کے ساتھ مُنفرد اور خاص تعلق کا دعوٰی کرتے ہیں۔ یوحنا بار بار دُہراتا ہے کہ یسوع ہی باپ تک جانے کیلئے واحد راہ ہے (بحوالہ یوحنا 14:6)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 6-4

۴۔ میں بہت خُوش ہوا کہ میں نے تیرے بعض لڑکوں کو اُس حُکم کے مطابق جو ہمیں باپ کی طرف سے ملا تھا حقیقت میں چلتے ہوئے پایا۔ ۵۔ اب اے بی بی میں تُجھے کوئی نیا حُکم نہیں بلکہ وہی جو شروع سے ہمارے پاس ہے لکھتا اور تُجھ سے منت کر کے کہتا ہوں کہ آؤ ہم ایک دُوسرے سے مُحبت رکھیں۔ ۶۔ اور مُحبت یہ ہے کہ ہم اُس کے حُکموں پر چلیں۔ یہ وہی حُکم

ہے جوتُم نے شروع سے سُنا ہے کہ تُمہیں اِس پر چلنا چاہیئے۔

آیت 4:''میں بہت خُوش ہوا''۔ یہ ایک مضارع مجہول (مُنحصر) علامتی ہے۔ممکنہ طور پر بزرگوں نے اِس کلیسیا کے بارے میں اپنے کُچھ مسافر مبشروں سے سُنا ہوگا۔

☆''کہ میں نے تیرے بعض لڑکوں کو حقیقت میں چلتے ہوئے پایا'' یہ درج ذیل میں سے کسی کا حوالہ ہوسکتا ہے:(1) کلیسیا میں کُچھ کی خُدا خوفی اور مُحبت کرنے والی زندگیاں (بحوالہ دوُسرا یوحنا 4-3) یا (2) جماعت میں بدعت کی موجودگی کو تسلیم کرنے کا ایک انداز جس نے کُچھ کو گُمراہ کردیا تھا۔

☆''اُس حُکم کے مطابق جو ہمیں باپ کی طرف سے ملا تھا''۔ وہ ایک مضارع عملی علامتی ہے جو ماضی میں دئے گئے حُکموں کا حوالہ ہے (بحوالہ یوحنا 13:34-35;15:12 پہلا یوحنا 3:11;4:7,11-12,21)۔

آیت 5:''جو شروع سے ہمارے پاس ہے''۔ یہ ایک غیر کامل عملی علامتی ہے جو یسوع کی تعلیمات کی ابتدا کا حوالہ ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:7,24;3:11)۔حُکم کے مواد کی دوبارہ توثیق ہوتی ہے جو کہ ''ایک دوُسرے سے مُحبت رکھنا ہے'' (بحوالہ آیت 5) اور ''یسوع مسیح کے مُجسم ہونے کا اقرار'' (بحوالہ آیت 7)۔غور کریں کہ انجیل کا مواد ذاتی تعلقات اور طرز زندگی ہے۔

☆''کہ آؤ ہم ایک دوُسرے سے مُحبت رکھیں''۔ یہ ایک زمانہ حال عملی موضوعاتی ہے (جیسے کہ اِس آیت میں آخری فعل چلنا ہے)۔ یہ بدعتی کی خصُوصیت ہے کہ الگ تھلگ رہنا اور مُحبت نہ رکھنا۔ یہ یوحنا کے تین معیاروں میں سے ایک کی صُورت بناتا ہے کہ کوئی کیسے جان سکتا ہے کہ وہ مسیحی ہے۔ پہلا یوحنا کی کتاب مین یہ تین پہچان معیار درج ذیل ہیں: مُحبت ،طرز زندگی اور مذہبی تعلیم۔ یہ تین پہچان معیار دوُسرے یوحنا میں پھر دُہرائے جاتے ہیں:(1) مُحبت (بحوالہ آیت 5 پہلا یوحنا 2:7-11;3:11-18;4:7-12,16-21; 5:1-2)؛ (2) اُس کے حُکموں کو مانیں (بحوالہ آیت 6 پہلا یوحنا 2:3-6;3:1-10;5:2-3)؛(3) مذہبی تعلیماتی مواد (بحوالہ آیت 7 پہلا یوحنا 1:1ff; 2:18-25; 4:1-6,14-16;5:1,5,10)۔

آیت 6:''اور مُحبت یہ ہے''۔مُحبت ایک مُسلسل (زمانہ حال) عمل ہے نہ کہ احساس۔مُحبت تمام سچے ایمانداروں کا ''نشان'' ہے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 13 گلتیوں 5:2 پہلا یوحنا 4:7-21)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 7-11

ے۔کیونکہ بہت سے ایسے گُمراہ کرنے والے دُنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں جو یسوع مسیح کے مُجسم ہو کر آنے کا اقرار نہیں کرتے۔گُمراہ کرنے والا اور مُخالف مسیح یہی ہے۔۸۔اپنی بابت خبردار رہو تاکہ جو محنت ہم نے کی ہے وہ تُمہارے سبب سے ضائع نہ ہو جائے بلکہ تُم کو پُورا اجر ملے۔۹۔جو کوئی آگے بڑھ جاتا ہے اور مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا اُس کے پاس خُدا نہیں۔جو اُس تعلیم پر قائم رہتا ہے اُس کے پاس باپ بھی ہے اور بیٹا بھی۔ ۱۰۔اگر کوئی تُمہارے پاس آئے اور یہ تعلیم نہ دے تو نہ اُسے گھر میں آنے دو اور نہ سلام کرو۔ ۱۱۔کیونکہ جو کوئی ایسے شخص کو سلام کرتا ہے وہ اُس کے بُرے کاموں میں شریک ہوتا ہے۔

آیت 7:''کیونکہ بہت سے ایسے گُمراہ کرنے والے''۔ لفظ ''گُمراہ کرنے والے'' یونانی لفظ plane سے آتا ہے جس سے ہم انگریزی اصطلاح planet ''سیارہ'' لیتے ہیں۔ قدیم دُنیا میں اجرام فلکی کی حرکات کا مطالعہ اور تحقیق کی جاتی تھی (zodiak)۔ستارے مستقل مدار میں رہتے ہیں جبکہ کُچھ ستارے (یعنی سیارے) بے قاعدہ حرکت کرتے رہتے ہیں۔قدیم لوگ اُنہیں ''آوارہ گرد'' کہتے تھے۔ یہ استعاراتی طور پر اُن کیلئے وضع ہوتا ہے جو سچائی سے بھاگتے ہیں۔

یہ جھوٹے اُستاد نہ صرف خُود بالکل غلط تھے یا اُن کو گُمراہ کرتے تھے جو انجیل سے بے خبر تھے۔ یوحنا کی تحاریر میں دونوں فریسی اور جھوٹے اُستاد اُس واضح روشنی سے بغاوت کرتے

دؤسروں کوبھی تباہی کی طرف لے جانے کیلیئے تقلید کی صُورتحال پیدا کرتے ہیں۔ نیا عہدنامہ واضح ظاہر کرتا ہے کہ جھوٹے اُستاد ظاہر ہونگے اور بہت مسائل کھڑے کرینگے (بحوالہ متی 7:15;24:11,24 مرقس 13:22 پہلا یوحنا 2:26;3:7;4:1)۔

☆ ''دُنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں'' دُنیا یہاں محض ہمارا مادی سیارہ ہے۔ یہ جھوٹے اُستاد نے یہ تو مسیحی کلیسیا چھوڑ دی ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:19) یا وہ مشنری ذمہ داری پر ہیں (بحوالہ تیسرا یوحنا)۔

☆ ''جو اقرار نہیں کرتے''۔ یہ اصطلاح homologeo ہے جو مسیح میں ایمان کا عوامی اعتراف یا اقرار کا مفہوم دیتی ہے۔

☆ ''یسوع مسیح کے مُجسم ہوکر آنے کا''۔ یہ گُمراہ کرنے والے مسیح کی شخصیت کے بارے میں اپنی جھوٹی تعلیم جاری رکھتے ہیں۔ یہ آیت پہلا یوحنا 4:1-6 کی ''روح کو آزمانے'' کی تنبیہ کو دُہراتی ہے خاص طور پر جب وہ یسوع کی مکمل انسانیت سے مناسبت دیتے ہیں (بحوالہ یوحنا 1:14 پہلا تیمتھیس 3:16)۔ راسخ العتقادیت ''رُوح'' (خُدا) اور ''مادے'' (جسم) کے درمیان ابدی دُہرے پن کی توثیق کرتی ہے۔ اُن کے نزدیک یسوع مُکمل خُدا اور مُکمل انسان نہیں ہوسکتا۔
وہاں ابتدائی راسخ اُلعتقادی اُفکار کے اندر کم ازکم دو الھیاتی بہاؤ دکھائی دیتے ہیں: (1) یسوع کی انسانیت کا انکار (Docetic)۔ وہ انسان دکھائی دیتا تھا مگر رُوح تھا اور (2) اِس سے انکار کہ مسیح کی موت صلیب پر ہوئی تھی؛ یہ گروہ سیرینتھین (Cerinthian) دعویٰ کرتا تھا کہ ''مسیح کی رُوح'' انسان یسوع پر اُس کے بپتسمہ کے وقت آئی اور اُسکی صلیب پر موت سے قبل اُسے چھوڑ دیتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ زمانہ حال ''مجسم ہوکر آنے کا'' یوحنا کا سیرنتھین راسخ العتقادیت کی تردید کا انداز ہو اور پہلا یوحنا 4:1-6 اُس کا دوسیتک Docetic راسخ العتقادیت سے انکار کا انداز ہو۔

☆ ''گُمراہ کرنے والا اور مُخالف مسیح یہی ہے''۔ پہلا یوحنا 2:18 میں یہاں جمع ''مُخالف مسیح'' اور واحد ''مُخالف مسیح'' کے درمیان فرق ہے۔ جمع یوحنا کے ایام میں آئے تھے اور اُنہوں نے کلیسیاؤں کو چھوڑا تھا (بحوالہ پہلا یوحنا 2:19) مگر واحد مُستقبل میں متوقع ہے۔ بحرحال اِس آیت میں واحد استعمال ہوا ہے، پہلا یوحنا 2:18-25 میں جمع کی طرح۔

آیت 8: ''اپنی بابت خبردار ہونا''۔ یہ زمانہ حال عملی بصورت آمر ہے۔ یہ اصطلاح ''دیکھو'' (blepo) ہے جو استعاراتی طور پر بدی کے خلاف خبردار رہنے کیلیئے استعمال ہوئی ہے (بحوالہ متی 24:4 مرقس 13:5 لُوقا 21:8 اعمال 13:40 پہلا کرنتھیوں 8:9;10:12 گلتیوں 5:12 عبرانیوں 12:25)۔ ایماندار غلطیوں میں امتیاز کرنے کے ذمہ دار ہیں کیونکہ (1) وہ انجیل کو جانتے ہیں (2) اُن کے پاس رُوح اُلقدس ہے اور (3) اُن کی مسیح کے ساتھ مسلسل شراکت ہے۔

☆ NASB ''کہ جو ہم نے پایا ہے وہ تُمہارے سبب سے ضائع نہ ہوجائے''
NKJV ''کہ جو محنت ہم نے کی ہے وہ تُمہارے سبب سے ضائع نہ ہوجائے''
NRSV ''کہ جس کیلیئے ہم نے محنت کی ہے وہ تُمہارے سبب سے ضائع نہ ہو''
TEV ''کہ جس کیلیئے ہم نے محنت کی ہے وہ تُمہارے سبب سے ضائع نہ ہوجائے''
NJB ''یا ہمارا تمام کام ضائع جائے گا''

اِس آیت میں یہ یونانی نُسخہ جات کا فرق ہے جو اسم ضمیر سے مناسبت رکھتا ہے۔ یہ یا تو ''تُمہارے'' (NASB,NRSV,TEV) یا ''ہم'' (NKJV) ہونا چاہیئے؟ UBS4 عبارت ''تُمہارے'' کی تائید کرتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایماندار جن کو مخاطب کیا گیا تھا وہ اُن کو دی جانے والی رسولوں کی گواہی کے انجیل کے مقاصد پورے نہ کرسکے ہونگے۔

☆ ''بلکہ تُم کو پُورا اجر ملے''۔ یہ ایک مضارع موضوعاتی ہے جو واپس انجیل کی قبُولیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ موضوعاتی مُستقلی نجات سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ اُن کے ذریعے انجیل کی وسعت اور بالیدگی ہے (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 9:27;15:10,14,58 دؤسرا کرنتھیوں 6:1 گلتیوں 2:2 فلپیوں 2:16 پہلا تھسلنیکیوں 2:1;3:5)

NKJV ''جوکوئی آگے بڑھ جاتا ہےاور مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا''

NRSV ''اور ہرکوئی جو مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا''

TEV ''اوہ جوکوئی بھی مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں بلکہ اُس سے آگے بڑھ جاتا ہے''

NJB ''اور اگرکوئی مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا بلکہ اُس سے آگے بڑھ جاتا ہے''

پہلے pas کے منفی استعمال پر غور کریں۔انجیل کی دعوت ''تمام'' کیلئے ہے لیکن بدقسمتی سے بدعتی کی قوت بھی اُتنی ہی ہے۔یہ بدعتی کی قوت کی خصُوصیت دو زمانہ حال عملی صفت فعلی ''آگے بڑھ جانا'' اور ''قائم نہیں رہتا'' سے ہے۔پہلا ''آگے بڑھ جانا'' جھوٹے اُستادوں کیلئے لیا گیا لفظ ہوسکتا ہے اس مفہوم کے ساتھ کہ وہ سچائی سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ ایمانداروں کی خصُوصیت لفظ سچائی میں قائم رہتے ہیں (بحوالہ یوحنا 8:31;15:7 پہلا یوحنا 2:14 یوحنا 5:38;8:31 پہلا یوحنا 1:10 میں منفی)۔دیکھئیے خصُوصی موضوع یوحنا 8:31 میں قائم رہنے کی ضرورت۔

☆''اُس کے پاس خُدا نہیں''۔''مسیح کی تعلیم'' اور آیت 2 میں ''حق'' متوازی ہیں۔جھوٹے اُستاد اور اُن کے پیروکاروں کو کوئی نعمت نہیں ملتی (بحوالہ آیت 8)۔وہ خُدا کے بغیر روحانی طور کھوئے ہوئے ہوتے ہیں کیونکہ باپ کو پانے کیلئے ہمیں بیٹے کو پانا ہوگا (بحوالہ پہلا یوحنا 5:10-12)۔

آیت 10: ''اگر''۔یہ پہلے درجے کا مشروط فقرہ ہے جو مُصنف کے نکتہ نظر اور اپنے ادبی مقاصد کی بنا پر دُرست تصور ہوتا ہے۔جھوٹے اُستاد آئیں گے۔

☆''تو نہ اُسے گھر میں آنے دو''۔یہ ایک زمانہ حال عملی بصُورت آمرانہ منفی جُز کے ساتھ ہے جو اکثر زیرعمل کام کو روکنے کا مفہوم دیتا ہے (سیاق وسباق کا احاطہ کرنا چاہیئے)۔''گھر'' مسیحی خاطرداری کا حوالہ ہوسکتا ہے (بحوالہ متی 25:35 رومیوں 12:13 پہلا تمیتھیس 3:2 طیطس 1:8 عبرانیوں 13:2 پہلا پطرس 4:9 یا تیسرا یوحنا 5-6) لیکن یہ ممکنہ طور پر سفری خادم کو کلیسیائی گھر میں پیغام دینے کیلئے بُلانے کا حوالہ ہے (بحوالہ رومیوں 16:5 پہلا کرنتھیوں 16:19 کُلسیوں 4:15 فلیمون 2)۔

☆''اور نہ سلام کرو''۔ یہ ایک اور زمانہ حال عملی بصُورت آمرانہ منفی جُز کیساتھ ہے۔اپنے آپ کو اِن ''نام نہاد مسیحیوں'' کے ساتھ مت ملائیں۔کسی بھی قسم کی شراکت کو غلط فہمی کے طور قبُولیت سمجھا جائے گا (بحوالہ آیت 11)۔یہ آج کے دور میں عمل درآمد کرنا بہت مُشکل ہے۔بہت سارے لوگ مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔پس اُن کے ساتھ شارکت کی سعی کیلئے ہمیں اُن کے ساتھ بات چیت کرنی پڑے گی اور خُوش اخلاقی سے پیش آنا ہوگا۔پھر بھی مسیحی رہنماؤں کو کسی بھی قسم کی بدعت کے ساتھ شناخت میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔یہ بالکل بھی مسیحی فرقوں کے بارے میں ضروری نہیں ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: 12-13

۱۲۔مُجھے بہت سی باتیں تُم کو لکھنا ہے مگر کاغذ اور سیاہی سے لکھنا نہیں چاہتا بلکہ تُمہارے پاس آنے اور رُوبرو بات چیت کرنے کی اُمید رکھتا ہوں تاکہ تُمہاری خُوشی کامل ہو۔۱۳۔تیری برگزیدہ بہن کے لڑکے تُجھے سلام کہتے ہیں۔

آیت 12۔یہ تیسرا یوحنا 13-14 کے اختتام سے ملتا جُلتا ہے۔

☆''تاکہ تُمہاری خُوشی کامل ہو''۔یہ مقصد کا ایک کامل مجہول وضاحتی ہے (مقاصدی جُز اتفاقیت کو ظاہر کرتا ہے)۔یہ یوحنا کی تحاریر میں ایک عام موضوع تھا (بحوالہ یوحنا 3:29;15:11;16:24;17:13 پہلا یوحنا 1:4)۔یہ خُوشی درج ذیل کی بُنیاد پر تھی: (1) اُستاد کی موجودگی اور (2) سچائی کا علم جو وہ لایا تھا۔
یوحنا ''خُوشی'' کا ذکر آیت 4 میں مُحبت اور تابعداری میں مُستقل چلنے کے طور کرتا ہے۔

آیت 13۔ یہ آیت، آیت 1 کی طرح استعاراتی زبان استعمال کرتے ہوئے قریبی کلیسیا اور اُس کے ارکان کی بات کرتی ہے۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تاکہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔ یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ پہلے یوحنا میں درج تین آزمائشوں کا اندراج کریں جن کو دُوسرے یوحنا میں بھی دُہرایا گیا ہے۔

ا۔

ب۔

ج۔

2۔ کیا یہ خط کسی خاتون یا کسی کلیسیا کو لکھا گیا ہے؟

3۔ آپ اِس مختصر خط سے کیسے جان پاتے ہیں کہ جماعت میں بدعتیں موجود تھیں؟

4۔ آیت 7 کا مُخالف مسیح اور گُمراہ کرنے والا کون یا کیا ہے ؟

5۔ کیا آیات 10 اور 11 نئے عہدنامے کے ضروری حکم کہ اپنے دُشمنوں کو بھی پیار کریں اور اُن کی تیمارداری کریں کی تردید کرتی ہیں؟

تیسرا یوحنا (III John)

جدید تراجم کی عبارتی تقسیم

NJB	TEV	NRSV	NKJV	UBS
خطاب اور سلام	تعارف	آیت 1	گیُس کو سلام	تسلیمات
آیات 1-4	آیت 1a	آیات 2-4	آیات 1-4	آیت 1
	آیت 1b			آیات 2-4
	آیات 2-4			
آیات 5-8	گیُس کی تعریف کی جاتی ہے	آیات 5-8	سخاوت کیلئے سفارش	تعاون اور مُخالفت
دیُترفیس کی مثال سے ہوشیار	آیات 5-8	آیات 9-10	آیات 5-8	آیات 5-8
رہیں	دیُترفیس اور دیمیتریُس	آیات 11-12	دیُترفیس اور دیمیتریُس	آیات 9-10
آیات 9-11	آیات 9-10		آیات 9-12	آیات 11-12
	آیت 11			
	آیت 12			
دیمیتریُس کی تعریف	اخیری سلام	آیات 13-14	الوداعی سلام	اخیری سلام
آیت 12	آیات 13-14	آیت 15	آیات 13-15	آیات 13-15
حصّہ آخر	آیت 15a			
آیات 13-15	آیت 15b			

تیسرا یوحنا کی عبارتی بصیرت:

تعارف:

ا۔ یہ مختصر خط کا عنوان تیسرا یوحنا محض اِس لئے ہے کیونکہ یہ دُوسرا یوحنا سے کُچھ مختصر ہے۔ میں حقیقتاً سمجھتا ہُوں کہ دُوسرا یوحنا اور تیسرا یوحنا مقامی کلیسیا کیلئے ایک متناسب پیغام تشکیل دیتے ہیں، جو ممکنہ طور پر پہلی صدی کے اختتامی اوائل میں کہیں ایشیا ئے کوچک کے رومی صُوبہ میں واقع کسی کلیسیا کے نام ہے۔

ب۔ دُوسرا یوحنا بدعتی، سفری مُبلغوں کے مسئلہ پر بات کرتا ہے جبکہ تیسرا یوحنا تنبیہ پر بات کرت ہوئے سفری مسیحی مُبلّغوں کی مدد کرتا ہے۔

اگر چہ الہامی طور نہیں، لیکن عبارتوں کی تقسیم مُصنف کے ارادہ کو سمجھنے اور جاننے کے لئے بہت زیادہ اہم ہے۔ ہر جدید ترجمے میں باب اوّل کو تقسیم کیا ہے اور خُلاصہ دیا ہے۔ ہر عبارت کا ایک مرکزی عنوان، سچائی یا سوچ ہوتی ہے۔ ہر ترجمہ اِس عنوان کو اپنے انداز میں بیان کرتا ہے۔ جب آپ بائبل پڑھتے ہیں تو کونسا ترجمہ آپ کو فاعل اور آیات کی تقسیم کی سمجھ میں مناسب لگتا ہے؟

ہر باب میں آپ پہلے بائبل کو پڑھیں اور اِس کے فاعل (عبارت) کی نشاندہی کی کوشش کریں۔ پھر اپنی سمجھ کا جدید تراجم سے موازنہ کریں۔ صرف اِسی صورت میں جب کوئی اصل مُصنف کے مقصد کو اُس کی منطق اور پیشکاری کی تقلید کرنے پر ہی کوئی اصل معنوں میں بائبل کو سمجھ سکتا ہے۔ صرف اصل مُصنف ہی اثر لینے کا متحمل ہے پڑھنے والے کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اِس پیغام میں ترمیم یا تبدیلی کرے۔ بائبل کے قاری کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ الہامی کلام کی سچائی کا اپنی روزمرہ کی زندگی میں اثر لے۔

غور کریں کہ تمام تکنیکی اصلاحات اور اختصاروں کو جدول 1,2,3 میں مکمل طور بیان کیا گیا ہے۔

ج۔ یہاں تیسرا یوحنا میں تین مختلف لوگوں کا خاص طور پر نام دیا گیا ہے:

۱۔ گِیُس (مقامی کلیسیا میں ایک خُدا خوف شخص)

ا۔ بائبل کے دوُسرے حصّوں میں تین اور گِیُس کا ذکر ہے: مکدونیہ کا گِیُس، اعمال 19:29؛ دربے کا گِیُس، اعمال 20:4 اور کورنتھ کا گِیُس، رومیوں 16:23؛ پہلا کرنتھیوں 1:14۔

ب۔ ''رسالتی قوانین'' کے نام سے دستاویز میں تیسرا یوحنا کے گِیُس کا اندراج بطور پرگامم کے بشپ کے ہوا ہے جس کا یوحنا نے تقرر کیا تھا۔

۲۔ دِیُترِفیس (مقامی کلیسیا میں مسائل برپا کرنے والا خُدا مخالف شخص)

ا۔ اِس شخص کا نئے عہد نامہ میں یہ واحد ذکر ہے۔ اُس کا نام بہت شاذ و نادر نام ہے جس کا مطلب 'صیعون میں پرورش پایا ہوا' ہے۔ کتنا طنزیہ یہ لگتا ہے اِس آدمی کا نام یونانی دیوتا صیعون کے نام پر ہے اور یہ مسافروں کے خلاف تھا جبکہ 'صیعون' مسافروں کا محافظ تھا۔

ب۔ اُس کا رویہ آیات 10-9 میں ظاہر کیا گیا ہے۔

۳۔ دِیمیتریُس (اِس مقامی کلیسیا تک یوحنا کا خط لے جانے والا)

ا۔ ظاہری طور پر وہ ایک مسافر مبشر تھا اور رسولوں کا خط افسس میں لے جانے والا بھی یہی تھا۔

ب۔ روایات کہتی ہیں کہ ''رسالتی قوانین'' دِیمیتریُس کا اندراج بطور فلاڈیلفیا کے بشپ کے طور پر کرتے ہیں جس کا تقرر یوحنا رسول نے کیا تھا

د۔ ابتدائی کلیسیا نے جستجو کی کہ کیسے مسافر مبشرین، اساتذہ اور مبلغین کا تجزیہ اور معاونت کی جائے۔ ایک ابتدائی غیر الہامی مسیحی تحریر جو دوُسری صدی سے تعلق رکھتی ہے اور دیداخے یا بارہ شاگردوں کی تعلیمات کہلاتی ہے۔ اِس میں درج ذیل رہنما اصُول ہیں:

باب گیارہ۔ اُستادوں، رسولوں اور نبیوں کے حوالے سے

''پس جو کوئی بھی تُمہارے درمیان آئے اور تُمہیں وہ باتیں سکھائے جو تُم سے پیشتر کہیں گئی تھیں تو اُسے قبُول کرو۔ لیکن اگر وہ اُستاد خُود ہی منحرف ہو جائے اور تُمہیں کوئی اور تعلیم دے جو تباہی کی طرف لے جاتی ہو تو اُس کی نہ سُنو، لیکن اگر وہ یہ خُدا کی راستبازی کے بارے علم بڑھانے کیلئے کرے تو اُسے خُداوند میں قبُول کرو۔

لیکن رسولوں اور نبیوں کے حوالے سے، بائبل کے فیصلہ کے مطابق، ویسا ہی کرو۔ ہر رسُول کو جب وہ تُمہارے پاس آئے تو اُسے خُداوند کے طور قبُول کرو۔ مگر وہ ایک دن سے زائد نہ رہے لیکن اگر ضرورت ہو تو اگلے دن بھی رہ لے، لیکن اگر وہ تین دن رہتا ہے تو وہ جھوٹا نبی ہے۔ اور جب وہ رسول جاتا ہے تو اُسے کُچھ لیجانے کیلئے مت دیں، ماسوائے اُسے سفر کیلئے روٹی کے، لیکن اگر وہ پیسوں کیلئے کہے تو وہ جھوٹا نبی ہے'' (صفحہ 380)۔

باب بارہ۔ مسیحیوں کی قبُولیت

''لیکن کوئی بھی جو روُح القُدس میں اپنے لئے پیسے یا کُچھ اور مانگے تو تُم اُس کی مت سُنو، لیکن اگر وہ دوُسروں کے واسطے مانگے جن کو ضرورت ہے تو کوئی اُس کی عدالت نہ کرے۔

لیکن ہر ایک کو جو خُداوند کے نام میں آتا ہے قبُول کرو۔ اور بعد میں تُم اُسے جان جاؤ گے اور اُسے پرکھ بھی لو گے اور تُم ہر طرح کی سمجھ حاصل کر لو گے اور اگر وہ کہیں دوُر اُفتادہ سے آتا ہے تو جتنا ممکن ہو سکے اُس کی معاونت کرو، لیکن اگر اِس کی ضرورت ہو تو وہ تُمہارے پاس دو یا تین دن سے زیادہ نہ رہے۔ لیکن اگر وہ تُمہارے پاس مستقل رہنا چاہے اور ہنر مند ہو تو اُسے کام کر کے کھانے دو، لیکن اگر اُس کے پاس کوئی ہنر نہ ہو تو اپنی سمجھ کے مطابق دیکھو کہ مسیحی ہونے کے ناطے وہ تُمہارے ساتھ بے کار نہ رہے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ مسیح کو بیچنے والا ہے۔ دھیان رکھو کہ تُم ایسوں سے دوُر رہو'' (صفحہ 381)۔

پڑھنے کا طریقہ کار اوّل (دیکھئے صفحہ vi):

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور

رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

پس اِس لئے بائبل کی مکمل کتاب ایک ہی نشست میں پڑھیں۔ اس کتاب کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۱۔ مکمل کتاب کا مرکزی خیال

۲۔ ادب کی کونسی طرز کا استعمال ہُوا ہے۔

پڑھنے کا طریقہ کار دوئم (دیکھئے صفحہ vi اور vii):

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

پس اِس لئے بائبل کی اُس کتاب کو دُوسری مرتبہ ایک ہی نشست میں پڑھیں۔ اُس کے خلاصے میں سے اہم موضوعات کو ایک ہی فقرے میں بیان کریں۔

۱۔ پہلی ادبی اکائی کا فاعل

۲۔ دُوسری ادبی اکائی کا فاعل

۳۔ تیسری ادبی اکائی کا فاعل

۴۔ چوتھی ادبی اکائی کا فاعل

۵۔ وغیرہ وغیرہ

پڑھنے کا طریقہ کار سوئم (دیکھئے صفحہ vii) عبارتی سطح پر مُصنف کے اصل مقصد کی پیروی کریں۔

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔ آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔ آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

ایک باب کو ایک ہی نشست میں پڑھیں، اور اِس باب کے موضوع کی نشاندہی کریں۔ اپنے موضوعات کی تقسیم کا اوپر
دئے گئے پانچ تراجم سے موازنہ کریں۔ عبارت سازی الہامی نہیں ہے لیکن یہ اصل مُصنف کے مقصد کی ایک کڑی ہے جو کہ ترجمے کی رُوح ہے۔ ہر عبارت کا صرف اور صرف ایک موضوع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی عبارت

۲۔ دُوسری عبارت

۳۔ تیسری عبارت

۴۔ وغیرہ وغیرہ

الفاظ اور ضرب اُلمثال کی تحقیق:

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: آیت 1

۱۔ مجھ بُزرگ کی طرف سے اُس پیارے گُیس کے نام جس سے میں سچی مُحبت رکھتا ہوں۔

آیت 1: ''بُزرگ'' اصطلاح بُزرگ اصطلاح ''خادم'' اور اُسقف'' کے لئے مترادف ہے (بحوالہ طیطس 1:5,7 اعمال 20:17,28)۔ دیکھیئے دوُسرا یوحنا آیت 1 میں مکمل نوٹ۔

☆''اُس پیارے''۔ یہ یوحنا کے خطوں کی خصوصیت ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:7;3:2,21;4:1,7,11 تیسرا یوحنا 1,2,5,11)، لیکن یہ انجیل یا مُکاشفہ میں نہیں پائی جاتی۔

☆''گُیس''۔ اِس پر بہت بات چیت ہو چُکی ہے کہ آیا گُیس یا دِیُترفیس اِس مقامی کلیسیا کا خادم تھا۔ یہ بہت مُشکل ہے کہ کوئی الہامی بیان اِس تھوڑی سی معلومات سے قائم کیا جائے جو دستیاب ہے۔ آیت 9 کی وجہ سے جہاں ''کلیسیا'' اور ''اُن میں'' کا ذکر ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دِیُترفیس ایک کلیسیا کا رہنما ہوگا اور گُیس کسی دوُسری کلیسیا کا رہنما جو بہت نزدیک فاصلے پر تھیں لیکن یہ مکمل طور پر محض سوچ بچار ہی ہے۔

☆''جس سے میں سچی مُحبت رکھتا ہوں''۔ ''مُحبت اور سچی'' یوحنا کے خطوں میں اکثر اکٹھے پائے گئے ہیں (بحوالہ دوُسرا یوحنا 1,2,3,4 تیسرا یوحنا 1,3,4,8,12)۔ سچائی درج ذیل کا حوالہ ہوسکتا ہے (1) روُح اُلقدس (بحوالہ یوحنا 14:17)؛ (2) یسوع بطور بیٹا (بحوالہ یوحنا 8:32;14:6)؛ یا (3) انجیل کا مواد (بحوالہ پہلا یوحنا 2:2;3:23)

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: آیات 2-4

۲۔ اے پیارے! میں یہ دُعا کرتا ہوں کہ جس طرح تُو روُحانی ترقی کر رہا ہے اُسی طرح تُو سب باتوں میں ترقی کرے اور تندرُست رہے۔ ۳۔ کیونکہ جب بھائیوں نے آ کر تیری اُس سچائی کی گواہی دی جس پر تُو حقیقت میں چلتا ہے تو میں نہایت خُوش ہوا۔ ۴۔ میرے لئے اِس سے بڑھکر اور کوئی خُوشی نہیں کہ میں اپنے فرزندوں کو حق پر چلتے ہوئے سُنوں۔

آیت 2 ''میں یہ دُعا کرتا ہوں''۔ یہ روایتی یونانی خط کے ابتدائیے کی تقلید ہے۔ یہ حصُول کُنندہ کی خوشحالی اور صحت کیلئے دُعا یا نیک خواہش ہے۔ یہ پیاروں کو سلام کرنے کا ایک انداز تھا۔

☆''اُسی طرح تُو سب باتوں میں ترقی کرے اور تندرُست رہے''۔ یہ پہلی صدی کے یونانی روُمی دُنیا کی روایتی ابتدائی دُعا تھی۔ اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ ''صحت، دولت اور خوشحالی'' کا مبلغین کیلئے عبارتی ثبوت تھا۔ سیاق وسباق سے ہٹائی گئی بائبل کی عبارت کُچھ بھی دعویٰ کرنے کیلئے استعمال ہوسکتی تھی۔ عبارت کا کوئی بھی مطلب آج نہیں ہوسکتا جو وہ کبھی بھی اُس دور میں نہ تھا۔ صرف الہامی شخص ہی اصل مُصنف ہے۔ ہمیں اُس کے افکار کی پیروی کرنی چاہیئے نہ کہ اپنے ٹھونسنے چاہیئے۔

☆''روُحانی''۔ یہ اصطلاح "psuche" (روُحانی) تقریباً pneuma کا مترادف ہے۔ یہ شخصیت یا ذات کی روُ کے حوالے کیلئے استعمال ہوا ہے۔ یہ انسان (جسم، جان، روُح) کے جُدا گانہ حصّے کا حوالہ نہیں ہے۔ انسان وحدانیت کا مظہر ہے (بحوالہ پیدائش 2:7)۔ ہم جان ہیں ہم میں جان نہیں ہوتی۔

آیت 3 ''میں نہایت خُوش ہوا''۔ (بحوالہ دوُسرا یوحنا 4؛ فلپیوں 4:10)۔

☆''آ کر گواہی دی''۔ یہ دونوں زمانہ حال صفت فعلی ہیں جو یہ مفہوم دیتے ہیں (1) اِس کلیسیا کے ارکان با قاعدگی سے افسس جاتے تھے اور یوحنا کو گواہی دیتے تھے یا (2) کہ واپس آنے والے مشنری گُیس کو دیانتداری سے گواہی دیتے تھے۔ ممکنہ طور پر وہ بُزرگ آسانی سے سفر نہیں کر سکتا تھا مگر وہ کلیسیاؤں کی صُورتحال اور ترقی کے بارے میں سُننا پسند

کیا کرتا تھا۔

☆ '' تُو حقیقت میں چلتا ہے''۔مسیحیت بُنیادی طور پر کوئی عقیدہ، رسم یا ایک ادارہ نہیں ہے جس میں شامل ہوا جائے بلکہ ایک زندگی ہے جو یسوع مسیح کیساتھ تعلق میں گزاری جائے۔ابتدائی کلیسیا پہلے پہل ''راہ'' کہلاتی تھی (بحوالہ اعمال 9:2;19:9,23;24:22)۔حقیقت نہ صرف شعوری (مواد) ہے بلکہ تعلق بھی ہے (پہلے مسیح کے وسیلے سے خُدا کے ساتھ جس کا نتیجہ ایک دوُسرے کو پیار کرنا ہے)۔دیکھیئے خصُوصی موضوع حقیقت یا سچائی پر یوحنا 1:7 پر۔

آیت 4 ''اپنے فرزندوں کو''۔یہ ایک عام نام ہے جو یوحنا کے خطوں میں ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:12,13,18,28;3:7,18;4:4;5:21)۔یہاں پر مرکز نگاہ یہ ہیں (1) یوحنا کا رسالتی اختیار یا (2) یوحنا کی ایشیائے کُوچک (مغربی تُرکی) کے رومی صُوبے کے مسیحیوں اور کلیسیاؤں کیلئے مُحبت کی اصطلاح، جہاں اُس نے اپنی خدمت کے آخری ایام گزارے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: آیات 5-8

۵۔اے پیارے! جو کُچھ تُو اُن بھائیوں کے ساتھ کرتا ہے جو پردیسی بھی ہیں وہ دیانت سے کرتا ہے۔۶۔اُنہوں نے کلیسیا کے سامنے تیری مُحبت کی گواہی دی تھی۔اگر تُو اُنہیں اُس طرح روانہ کرے گا جس طرح خُدا کے لوگوں کو مُناسب ہے تو اچھا کرے گا۔۷۔کیونکہ وہ اُس نام کی خاطر نکلے ہیں اور غیر قوموں سے کُچھ نہیں لیتے۔۸۔پس ایسوں کی خاطر داری کرنا ہم پر فرض ہے تا کہ ہم بھی حق کی تائید میں اُن کے ہم خدمت ہوں۔

آیت 5 ''تُو وہ دیانت سے کرتا ہے''۔گیُس کے یہ کام آیات 9-10 میں دیِترُفیُس کے کاموں کے بالکل متضاد ہیں۔

☆ ''جو کُچھ تُو کرتا ہے''۔یہ ایک متعلقہ اسم ضمیر ean اور مضارع وسطی موضوعاتی کے ساتھ ہے جو تکمیل کے عنصر کے ساتھ صُورتحال کا اظہار ہے۔گیُس مسافر مشنریوں کی ہر ممکنہ طریقے سے اور ہر موقعے پر مدد کرتا تھا۔

☆ ''اُن کے ساتھ جو پردیسی بھی ہیں'' کلیسیا کو اِن مسافر مسیحی مشنریوں کو قبُول کرنا چاہیئے اور اُن کی مدد کرنی چاہیئے لیکن کیونکہ مقامی صُورتحال کی بنا پر مفہوم یہ ہے کہ گیُس اکیلا ہی اِن بھائیوں کی مدد کرتا تھا جن کے بارے میں وہ کُچھ نہیں جانتا تھا سوائے اِس کے کہ وہ بھی خدمت اور پیار کرنے والے یسوع مسیح کو جانتے تھے۔

آیت 6: ''اُنہوں نے کلیسیا کے سامنے تیری مُحبت کی گواہی دی تھی''

☆ ''تو اچھا کرے گا''۔یہ ''خُوش کرنے'' کیلئے یونانی ضرب اُلمثال ہے جو مصری نرسل کی چھال کے کاغذوں پر لکھا پایا گیا۔

☆ ''اُنہیں اُس طرح روانہ کرے گا''۔یہ مُسافر مشنریوں کی ضروریات کو پُورا کرنے، اُن کیلئے دُعا کرنے اور اُنہیں ہر طرح سے لیس کرنے کیلئے ایک تکنیکی ضرب اُلمثال ہے (بحوالہ اعمال 15:3 رومیوں 15:24 پہلا کرنتھیوں 16:6 دوُسرا کرنتھیوں 1:16 طیطس 3:13)۔

☆ ''جس طرح خُدا کے لوگوں کو مُناسب ہے''۔اِس کا مطلب ہے بامعنی، پیار کرنے والے کثرتی انداز میں (بحوالہ کُلسیوں 1:10 پہلا تھسلنیکیوں 2:12)۔ایمانداروں کو انجیل پر کام کرنے والوں کے ساتھ کہ وہ کن کی خدمت کرتے ہیں کی بُنیاد پر برتاؤ کرنا چاہیئے۔

آیت 7: NASB ''نام کی خاطر'' NKJV ''اُس نام کی خاطر''
NRSV ''مسیح کی خاطر'' TEV ''مسیح کی خدمت میں'' NJB ''مکمل طور پر نام کی خاطر''

یہ یسوع مسیح کے کام اور شخصیت کے ''نام'' کی ایک مثال ہے۔ جیسے ایماندار اُس کے نام میں ایمان رکھتے ہیں (بحوالہ رومیوں 10:9 پہلا کرنتھیوں 12:3 فلپیوں 2:9-11 پہلا یوحنا 3:22) وہ اُس کے نام کی خاطر عمل بھی کرتے ہیں (بحوالہ متی 10:22;24:9 مرقس 13:13 لُوقا 21:12,17 ؛ یوحنا 15:21;20:31 اعمال 4:17;5:41 ; 9:14 رومیوں 1:5 پہلا پطرس 4:14,16 مُکاشفہ 2:3)۔

☆ NASB ''اور غیر قوموں سے کُچھ قبول نہیں کرتے'' NKJV ''اور غیر قوموں سے کُچھ نہیں لیتے''
NRSV ''اور غیر ایمانداروں سے کوئی مدد نہیں لیتے'' TEV ''اور غیر ایمانداروں سے کوئی امداد لئے بغیر''
NJB ''اور غیر ایمانداروں پر کسی بھی چیز کا انحصار کئے بغیر''

یہ پہلی صدی کے آخری عشرے میں لفظ ''غیر قوم'' کا استعمال ہے جو مُشرکین یا غیر ایمانداروں کیلئے اشارہ ہے (بحوالہ متی 5:47 پہلا پطرس 2:12;4:3)۔ ایمانداروں کو انجیل کے کام میں معاونت کرنی چاہیئے۔ جو کوئی بھی مدد کرتا ہے وہ اپنے دل کا اظہار کرتا ہے۔
یوحنا کے ایام میں بہت سے مُسافر اُستاد پیسے اور عزت کیلئے سکھاتے تھے۔ خُدا کے کام کے اُستادوں، مبشروں اور مُبلغوں کی مدد اُن کے الفاظ کیلئے نہیں کی جانی چاہیئے تھی بلکہ اُن کے خُداوند کیلئے جس کے منصوبے میں وہ اپنی زندگی گُزارنتے ہوئے شامل تھے۔

آیت 8: ''ہم پر فرض ہے''۔ یہ بار ہا دُہرائی گئی اخلاقی تنبیہ ہے (بحوالہ یوحنا 13:14;19:7 پہلا یوحنا 2:6;3:16;4:11)۔ اصطلاح opheilo کا مطلب لغوی طور معاشی قرض تلے ہونا ہے لیکن اِس کا استعمال علامتی طور پر کسی کا احسان مند ہونا کے طور ہوتا تھا۔

☆ ''ایسوں کی خاطر داری کرنا''۔ مقامی سرائے کی ناگفتہ بہ اخلاقی صُورتحال کے مدنظر خاطر داری ابتدائی کلیسیا کی لازمی ذمہ داری تھی (بحوالہ متی 25:35 رومیوں 12:13 پہلا تمیتھیس 3:2;5:10 طیطس 1:8 عبرانیوں 13:2 پہلا پطرس 4:9)۔

☆ ''تا کہ ہم بھی حق کی تائید میں اُن کے ہم خدمت ہوں''۔ پس جب ایماندار مشنریوں کی مدد کرتے ہیں تو وہ بھی اُن کے ایمان اور حق کے کام میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ انجیل کا ایک اصُول ہے۔ نئے عہد نامے کے مسیحی خیرات کیلئے رہنما اصُول دُوسرا کرنتھیوں 8-9 میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: آیات 9-10

۹۔ میں نے کلیسیا کو کُچھ لکھا تھا مگر دیُتر فیس جو اُن میں بڑا بننا چاہتا ہے ہمیں قبُول نہیں کرتا۔ ۱۰۔ پس جب میں آؤں گا تو اُس کے کاموں کو جو وہ کر رہا ہے یاد دلاؤں گا کہ ہمارے حق میں بُری باتیں بکتا ہے اور ان پر قناعت نہ کر کے خُود بھی بھائیوں کو قبُول نہیں کرتا اور جو قبُول کرنا چاہتے ہیں اُن کو بھی منع کرتا ہے اور کلیسیا سے نکال دیتا ہے

آیت 9: ''میں نے کلیسیا کو کُچھ لکھا تھا''۔ یہ پہلا یا دُوسرا یوحنا یا کسی کھوئے ہوئے خط کا حوالہ ہوسکتا ہے، تمام ممکنات میں یہ دُوسرا یوحنا کا حوالہ ہے۔

☆ ''مگر دیُتر فیس جو اُن میں بڑا بننا چاہتا ہے''۔ یہ زمانہ حال عملی صفت فعلی ہے۔ یہ ایک مرکب اصطلاح ''مُحبت'' (phileo) اور ''پہلا درجہ برقرار رکھنا'' (proteuo) ہے۔ یہ صرف یہاں نئے عہد نامہ میں استعمال ہوا ہے مگر دُوسری اصطلاح گلسیوں 1:18 میں مسیح کے بُنیادی درجہ کیلئے استعمال ہوئی ہے۔ یہ شخص درج شُدہ میں سے پہلا ''اختیارات تقسیم

کرنے والا'' یا ''کلیسیائی افسر'' ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ خادم تھا یا محض ایک مؤثر عام غیر کلیسیائی شخص تھا۔ بحر حال یہ اُس کے مقصد کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس قسم کے خُود غرضی والے لوگ کلیسیاؤں میں ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ کہ کیا وہ راسخ العتقاد تھا یا نہیں یہ بھی بیان نہیں کیا گیا اور معلوم نہیں ہے لیکن ہو سکتا ہے ایسا ہو۔

☆''ہمیں قبول نہیں کرتا''۔ نہ صرف دیُترفیس رسالتی اختیارات کو ماننے سے انکار کرتا ہے بلکہ وہ جارحانہ انداز میں رسالتی قوانین کو بھی رد کرتا ہے اور حتیٰ کہ اپنے زیرِ تحت لوگوں پر اپنے فرمان بھی جاری کرتا ہے۔

آیت 10 ''پس''۔ یہ تیسرے درجے کا مشروط فقرہ ہے جس کا مطلب زبردست عمل ہے۔

☆''تو اُس کے کاموں کو جو وہ کر رہا ہے یاد دلاؤں گا''۔ یوحنا واضح طور پر اِس شخص کے مقاصد (بحوالہ آیت 9) اور کاموں (بحوالہ آیت 10) کو بیان کرنا چاہتا ہے:

1۔ NASB ''کہ ہمیں بُرے الفاظ میں ناگہاں موردِ الزام ٹھہراتا ہے''

NKJV ''کہ ہمارے حق میں بُری باتیں بکتا ہے''

NRSV ''کہ ہمارے خلاف جھوٹے الزامات پھیلا رہا ہے''

TEV ''کہ ہمارے بارے میں جھوٹ اور عجیب و غریب باتیں کہتا ہے''

NJB ''کہ ہمارے خلاف بُرے الزامات پھیلا رہا ہے''

2۔ ''وہ خُود بھی بھائیوں کو قبول نہیں کرتا''

3۔ ''اور جو قبول کرنا چاہتے ہیں اُن کو بھی منع کرتا ہے''

4۔ اور اُن کو کلیسیا سے نکال دیتا ہے''

یہ شخص توجہ چاہتا ہے اور کسی کے ساتھ بھی مرکزی کردار کی شراکت نہیں کرے گا۔ اور وہ اُن لوگوں کو بھی کلیسیا سے نکال دیتا ہے جو اُس سے اتفاق نہیں کرتے یا چاہتے ہیں کہ اُس کی نہ مانیں۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: آیات 11-12

اا۔ اے پیارے! بدی کی نہیں بلکہ نیکی کی پیروی کر۔ نیکی کرنے والا خُدا سے ہے۔ بدی کرنے والے نے خُدا کو نہیں دیکھا۔ ۱۲۔ دیمیتریُس کے بارے میں سب نے اور خُود حق نے بھی گواہی دی اور ہم بھی گواہی دیتے ہیں اور تُو جانتا ہے کہ ہماری گواہی سچی ہے۔

آیت 11: ''بدی کی نہیں بلکہ نیکی کی پیروی کر''۔ یہ زمانہ حال وسطی (انحصاری) بصُورت امر ہے جو اکثر زیرِ عمل کام کو روکنے کا مفہوم دیتا ہے۔ ہم اِس یونانی لفظ (mimeomai) سے انگریزی اصطلاح (mimic) ''نقل کرنا'' لیتے ہیں۔ ہمیں اپنے مثالی کردار نہایت احتیاط سے چُننے چاہئیں۔ وہ کلیسیا میں بالیدہ مسیحی اشخاص ہونے چاہئیں (بحوالہ دوُسرا تھسلنیکیوں 3:7,9 عبرانیوں 6:12;13:7)۔ دیمیتریُس اچھی مثال ہے جبکہ دیُترفیس ایک بُری مثال ہے۔

☆''نیکی کرنے والا خُدا سے ہے''۔ یوحنا کے خط میں تین پہچان معیار ہیں جن سے ہم جان سکتے ہیں کوئی مسیحی ہے یا نہیں۔ یہ تابعداری کے معیار کا حوالہ ہے (بحوالہ پہلا یوحنا 2:3-6,28-29;3:4-10;5:18 دوُسرا یوحنا 6)۔ یہاں پر دوُسرے دو معیاروں کیلئے بھی اشارے ہیں: (1) مذہبی تعلیمات (آیات 3-4)؛ اور (2) مُحبت (آیات 1-2,6)۔

☆''بدی کرنے والے نے خُدا کو نہیں دیکھا''۔ جھوٹے اُستاد دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خُدا کو جانتے ہیں لیکن وہ خُدا سے دوُر اور مُحبت سے عاری زندگی بسر کرتے تھے۔ یہ نومیان

مخالف (antinomian) آزادخیال راسخ العتقادی کی عکاسی کرتا ہے جو یقین رکھتے تھے کہ نجات تصدیق کیلئے ایک شعوری سچائی تھی مگر اِس کا روزمرہ زندگی کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔

آیت 12 ''دیمیتریُس کے بارے میں سب نے گواہی دی''۔ یہ ایک کامل مجہول علامتی ہے۔ یہ حقیقتاً یوحنا کا گیُس کو مشنری دیمیتریُس کیلئے ایک تعریفی خط دکھائی دیتا ہے جس نے تیسرا یوحنا گیُس کو دیا ہوگا۔ نئے عہدنامے میں دوُسرے تعریفی خطوط کیلئے، دیکھئیے اعمال 18:27 رومیوں 16:1 پہلا کرنتھیوں 16:3 دوُسرا کرنتھیوں 3:1;8:16-24 کُلسیوں 4:10۔

☆''اور خُود حق نے بھی''۔ حق دیمیتریُس کی اچھی گواہی کیلئے ایک اور گواہی کے طور پر تصور دیا گیا ہے۔

☆''اور تُو جانتا ہے کہ ہماری گواہی سچی ہے''۔ یوحنا خُود اپنی مسیح کیلئے قابل اعتبار گواہی کا دعویٰ کرتا ہے (بحوالہ یوحنا 19:35;21:24)۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: آیات 13-14

۱۳۔ مُجھے لکھنا تو تُجھ کو بہت کُچھ تھا مگر سیاہی اور قلم سے تُجھے لکھنا نہیں چاہتا۔ ۱۴۔ بلکہ تُجھ سے جلد ملنے کی اُمید رکھتا ہوں اُس وقت ہم روُ برو بات چیت کریں گے۔

آیت 13: یہ دوُسرا یوحنا 12 سے بہت ملتی جُلتی ہے۔

NASB (تجدید شُدہ) عبارت: آیت 14b

۱۴b۔ تُجھے اطمینان حاصل ہوتا رہے۔ یہاں کے دوست تُجھے سلام کہتے ہیں۔ تُو وہاں کے دوستوں سے نام بہ نام سلام کہہ۔

آیت 14: ''تُجھے اطمینان حاصل ہوتا رہے''۔ یہ یقیناً عبرانی ضرب اُلمثال شالوم کا حوالہ ہے (بحوالہ لوُقا 10:5)۔ اِس کا مطلب ''سلام'' یا ''خُدا حافظ'' ہوسکتا ہے۔ یہ نہ صرف مسائل کی عدم موجودگی بلکہ خُدا کی برکات کی موجودگی کا اظہار ہے۔ یہ بالاخانے میں شاگردوں سے جی اُٹھنے والے مسیح کے پہلے کلمات تھے (بحوالہ یوحنا 20:19,21,26)۔ دونوں پولُوس (بحوالہ افسیوں 6:23) اور پطرس (بحوالہ پہلا پطرس 5:14) اِسے خُدا کے لوگوں کیلئے بطور اختتامی دُعا استعمال کرتے تھے۔

☆''نام بہ نام''۔ یہ انفرادی، شخصی اور گرم جوشی کیلئے ایک ضرب اُلمثال ہے۔ یہ اکثر مصری نرسل کی چھال پر نُسخہ جات میں استعمال ہوا ہے۔

سوالات برائے مباحثہ:

یہ ایک مُطالعاتی رہنمائی کا تبصرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ آپ بائبل کی اپنی تشریح کے خُود ذمہ دار ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو روشنی میں چلنا ہے جس میں ہم ہیں۔آپ، بائبل اور رُوح القُدس تشریح میں ترجیحات ہیں۔آپ یہ تبصرہ نگار پر مت چھوڑیں۔

یہ سوالات برائے مباحثہ آپ کی معاونت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں تا کہ آپ کتاب کے اس حصّے کے اہم معاملات پر سوچ بچار کر سکیں۔یہ حتمی نہیں بلکہ محض آپ کے خیالات کو اُبھارنے کیلئے ہیں۔

1۔ بہت سے مفرُوضے پائے جاتے ہیں کہ دیمیترِیُس اور گُیس ایک دوُسرے سے چپقلش کیوں رکھتے تھے۔کُچھ تجاویز یہ ہوسکتی ہیں: (1)الہیاتی تعلیم کی وجوہات (2)مُعاشرتی وجوہات (3) کلیسیائی وجوہات اور (4) اخلاقی وجوہات۔ ہر ایک ممکنات پر سیر حاصل بحث کریں کہ کیسے یہ تیسرا یوحنا سے مناسبت رکھتیں ہیں۔

2۔ دوُسرا یوحنا اور تیسرا یوحنا کیسے آپس میں مناسبت رکھتے ہیں؟

3۔ پہلے یوحنا میں درج مسیحی یقین دہانی کیلئے تین آزمائشوں کا اندارج کریں جن کو دوُسرے اور تیسرے یوحنا میں بھی دُہرایا گیا ہے۔

ضمیمہ اوّل

یونانی گرائمر کی اصطلاحات کی مُختصر تعریف

کوئن یونانی عام طور پر ہیلینسٹک یونانی کہلائے جانے والی رومی خطے کی مشترکہ زبان تھی جو سکندر اعظم (336-323BC) کی فتح سے شروع ہو کر کوئی آٹھ سو برس (-300 BC 500 AD) تک رہی۔ یہ محض سادہ طور مُستند یونانی نہیں تھی بلکہ کئی طرح سے یونانی کی ایک نئی قسم تھی جو کہ قدیم مشرق وسطیٰ اور رومی خطے کی دوُسری زبان بن گئی۔

نئے عہد نامے کی یونانی کئی طرح سے مُنفرد تھی کیونکہ اِس کے بولنے والے ماسوائے لوُقا اور عبرانی کے مُصنفین کے یقیناً آرامی اپنی بُنیادی زبان کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اِس لئے اُن کی تحریریں آرامی کے ضرب المثال اور فقروں کی تشکیلی ساخت کے زیر اثر تھیں۔ اِس کے علاوہ وہ Septuagint یونانی زبان کی توریت (پُرانے عہد نامے کا یونانی ترجمہ) پڑھتے اور حوالہ دیتے تھے جو کہ کوئن یونانی میں ہی لکھا گیا تھا۔ لیکن یونانی زبان کی توریت بھی یہودی عالموں نے لکھی تھی جب کی مادری زبان یونانی نہیں تھی۔

یہ ایک یاد دہانی دلاتا ہے کہ ہم نئے عہد نامے کو مضبوط گرائمر کی ساخت میں نہیں دھکیل سکتے۔ یہ بیمثال ہے اور اِس کے علاوہ (۱) یونانی زبان کی توریت، (۲) یہودیوں کی تحاریر جیسے کہ جوزفز کی اور (۳) مصر میں دریافت ہونے والی اوراق سے کافی ملتی جُلتی ہے۔ تو پھر کیسے ہم نئے عہد نامے کے گرائمر کے تجزیے کی طرف جا سکتے ہیں؟

کوئن یونانی اور نئے عہد نامے کی کوئن یونانی کی گرائمر کی خُصوصیات میں روانی ہے۔ کئی طرح سے یہ گرائمر کی سادہ بیانی کا وقت تھا۔ عبارت ہماری اہم رہنمائی ہوگی۔ لفظوں کا صرف بڑی عبارتوں میں مطلب موجود ہے، اِس لئے گرائمر کی ساخت صرف (۱) کسی مخصوص مُصنف کا انداز یا (۲) کسی مخصُوص عبارت کی روشنی میں سمجھی جا سکتی ہے۔ یونانی اقسام اور ساختوں کی کوئی بھی بھرپوُر تعریف ممکن نہیں ہے۔

کوئن یونانی بُنیادی طور پر غیر تحریری زبان تھی۔ عموماً ترجمے کی رہنما افعال کی قسم اور ساخت ہے۔ بہت سے اہم جملوں میں فعل اُس کی پہلے سے برتری ظاہر کرنے کیلئے پہلے آتا ہے۔ یونانی فعل کا تجزیہ کرتے وقت تین اہم معلومات زیر غور رکھنی ہونگی: (۱) فعل کے زمانے کی بُنیادی اہمیت، صوت اور انداز بیان (تصریف اور گردان) (۲) مخصُوص فعل کے بُنیادی معنی (لُغت) اور (۳) عبارت (نحو علم) کی روانی۔

1۔ فعل کے زمانے

A۔ فعل کے زمانے یا پہلو میں فعل کے مکمل کردہ کام یا نامکمل کام کا تعلق شامل ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر مکمل اور غیر مکمل کہلاتا ہے۔

1۔ مکمل فعل کے زمانے کسی کام کے واقع ہونے پر زور دیتے ہیں۔ کوئی دوُسری معلومات نہیں دی جاتی ماسوائے اِس کے کہ کوئی کام ہوُا۔ اُس کے شروع، جاری رہنے اور تکمیل کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

2۔ غیر مکمل فعل کے زمانے کسی کام کے جاری رہنے کے عمل پر زور دیتے ہیں۔ یہ سیدھے خط کے عمل، مُدتی عمل، جاری رہنے والے عمل کی اصطلاحات کے طور بیان کئے جاتے ہیں۔

B۔ فعل کے زمانے کی درجہ بندی کی جا سکتی ہے کہ کیسے مُصنف تکمیل پانے والے عمل کو دیکھتا ہے۔

1۔ یہ وقوع ہوُا = مضارع (جس میں کسے زمانے کا تعین نہ ہو)

2۔ یہ وقوع ہوُا اور نتیجہ مستقل رہا = مکمل

3۔ یہ ماضی میں وقوع ہو رہا تھا اور نتیجہ مستقل رہا تھا لیکن اب نہیں = پُر افشانی مکمل

4۔ یہ وقوع ہو رہا ہے = حال

5۔ یہ وقوع ہو رہا تھا = غیر مکمل

6۔ یہ وقوع ہوگا = مُستقبل

جامعہ مثال کہ کیسے یہ فعل کے زمانے ترجمے میں مددگار ہوتے ہیں وہ ہے اصطلاح ''نجات''۔ یہ بہت سے مختلف زمانوں میں دونوں اِس کا عمل اور تکمیل ظاہر کرنے کیلئے استعمال ہوئی ہے۔

1۔ مضارع۔''نجات پائی''(بحوالہ رومیوں 8:24)

2۔ مکمل۔''نجات پا چکے اور نتیجہ جاری رہتا ہے''(بحوالہ افسیوں 2:5,8)

3۔ حال۔ ''نجات پاتے ہیں''(بحوالہ پہلا کرنتھیوں 1:18; 15:2)

4۔ مُستقبل۔''نجات پائیں گے''(بحوالہ رومیوں 5:9, 10; 10:9)

C۔ فعل کے زمانوں پر زور دیتے ہوئے، مترجم اُن وجوہات کی تلاش میں ہوتے ہیں جو اصل مُصنف کسی مخصوص زمانے میں اپنا اظہار کرنے کیلئے کرتے ہیں۔ معیارِ (کوئی سنجاف نہیں) زمانہ مضارع تھا۔ یہ مسلسل ''غیر واضح''، ''غیر خط کشیدہ'' یا ''غیر روایتی'' فعل کی قسم ہے۔ یہ جو بھی عبارت بیان کرتی ہے اُس کے وسیع طرانداز میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ سادہ طور بیان کرنا ہے کہ کُچھ وقوع ہوُا۔ گُزرے وقت کا پہلو صرف استعاراتی انداز میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر کوئی اور فعل کا زمانہ استعمال ہوُا تھا تو کُچھ اور واضح پر زور رہوتا ہے۔ لیکن کیا؟

1۔ مکمل زمانہ: یہ مکمل عمل کا مستقل نتیجے کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔ کُچھ طرح یہ مضارع اور زمانہ حال کا مجموعہ تھا۔ عام طور پر زور مستقل نتائج یا کام کے تکمیل ہونے پر ہے۔ مثلاً: افسیوں 2:5 اور 8 ''تُم پاتے تھے اور نجات پانا جاری رکھو گے''۔

2۔ ماضی بعید کا زمانہ۔ یہ مکمل کی طرح تھا ماسوائے حاصل نتائج ترک کردئے گئے۔ مثلاً: ''پطرس باہر دروازے پر کھڑا تھا''(یوحنا 18:16)

3۔ فعل حال: یہ غیر مکمل اور غیر کامل عمل کی بات کرتا ہے۔ زور عموماً واقعہ کے جاری رہنے پر ہے۔ مثلاً ''ہر کوئی جو اُس میں کامل ہے گُناہ جاری نہیں رکھتا'' ''ہر کوئی جو خُدا کا فرزند ہے، گُناہ کرنا جاری نہیں رکھتا''۔(پہلا یوحنا 9 & 3:6)

4۔ غیر مکمل زمانہ: اِس زمانے میں فعل حال کے زمانے کا تعلق مکمل زمانے اور ماضی بعید کے زمانے سے ملتا جُلتا ہے۔ غیر مکمل نامکمل عمل کی بات کرتا ہے جو وقوع ہو رہا ہوتا ہے مگر اب رُک گیا ہے یا ماضی میں اُس عمل کا شروع ہے۔ مثلاً ''اور اُس وقت یروشلیم کے سب لوگ نکل کر اُس کے پاس گئے'' یا ''پھر تمام یروشلیم کے لوگ نکل کر اُس کے پاس گئے''۔(متی 3:5)

5۔ مُستقبل کا زمانہ: یہ اُس عمل کی بات کرتا ہے جو آنے والے وقت ہونا ممکن ہے۔ یہ وقوع ہونے کی صلاحیت پر زور دیتا ہے بجائے اصل واقع ہونے کے۔

یہ عموماً واقعہ کے یقینی ہونے کی بات کرتا ہے۔ مثلاً ''مُبارک ہیں۔۔۔۔وہ ہوُنگے۔۔۔۔''(متی 5:4-9)

II۔ صوت:

A۔ صوت فعل کے عمل اور اُس کے فاعل کی درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

B۔ عملی صوت، باقاعدہ، متوقع، غیر تاکیدی انداز سے کہنا ہے کہ فاعل فعل کا کردار ادا کر رہا ہے۔

C۔ مجہول صوت کا مطلب ہے کہ فاعل کسی فعل کا عمل موصول کر رہا ہے جو کسی بیرونی فاعل کا پیدا کردہ ہے۔ عمل پیدا کرنے والا بیرونی فاعل یونانی نئے عہدنامے میں درج ذیل حروف جار اور معاملات کی صُورت میں ظاہر کیا گیا ہے۔

1۔ ہپو کی جانب سے ایک ذاتی سیدھے فاعل کا مفعول لہ کے معاملے سے (بحوالہ متی 1:22 اعمال 22:30)

2۔ دیا کی جانب سے ایک ذاتی درمیانی فاعل کا مفعول لہ کے معاملے سے (بحوالہ متی 1:22)

3۔ این کی جانب سے ایک غیر ذاتی فاعل کا معاونتی معاملے سے۔

4۔ کبھی کبھار محض ذاتی یا غیر ذاتی فاعل کا صرف معاونتی معاملے سے

D۔ درمیانی صوت کا مطلب ہے کہ فاعل فعل کا عمل پیدا کرتا ہے اور فعل کے عمل میں مکمل طور شامل ہوتا ہے۔ یہ اکثر اصلاحی ذاتی توجہ کا صوت بھی کہلاتا ہے۔ یہ بناوٹ

فقرے یا جزو کے فاعل پر کسی طورز ور دیتی ہے۔ یہ بناوٹ انگریزی میں نہیں پائی جاتی۔ اِس میں یونانی کے تراجم اور وسیع مطالب کے مواقع ہیں صورت کی کُچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

1۔ فعل معکوس۔ فاعل کا اپنے آپ پر براہ راست عمل۔ مثلاً ''اپنے آپ کو پھانسی دے دی'' (متی 27:5)

2۔ زور دینے والی۔ فاعل اپنے آپ عمل پیدا کرتا ہے مثلاً ''شیطان بھی اپنے آپ کو نُورانی فرشتہ کا ہمشکل بنالیتا ہے'' (دُوسرا کرنتھیوں 11:14)۔

3۔ متبادل۔ دو فاعلوں کا درمیانی ساتھ۔ مثلاً ''اُنہوں نے ایک دُوسرے کیساتھ مشورہ کیا'' (متی 26:4)۔

III۔ طور (یا طرز)

A۔ کوئینے یونانی میں چار اطوار ہیں۔ وہ فعل کا حقیقت کے ساتھ کم از کم مُصنف کے اپنے ذہن میں تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ اطوار دو وسیع درجات میں تقسیم کئے جاتے ہیں: ایک وہ جو حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں (علامتی) اور وہ جو خصُوصیت ظاہر کرتے ہیں (موضوعی، صُورت آمر اور تمنائی)۔

B۔ علامتی طور عمل جو واقع ہو چُکے تھے یا واقع ہو رہے تھے کم از کم مُصنف کے ذہن کے مُطابق کے اظہار کیلئے ایک با قاعدہ طور تھا۔ یہ واحد یونانی طور تھا جو قطعی وقت کا اظہار کرتا تھا اور حتیٰ کہ یہاں یہ پہلو ثانوی تھا۔

C۔ موضوعی طور ممکنہ مُستقبل کے عمل کو ظاہر کرتے ہیں۔ کُچھ ابھی نہیں واقع ہُوا ہے مگر امکان ہیں کہ یہ ہوگا اِس میں مُستقبل کے علامتی میں بہت کُچھ مُشترک ہے۔ فرق یہ تھا کہ موضوعی شک کے کُچھ درجات کا اظہار کرتے تھے۔ انگریزی میں اکثر اِن اصطلاحات کا اظہار ''سکا''، ''ہونا''، ''ممکن'' یا ''شاید'' سے ہوتا ہے۔

D۔ تمنائی طور ایک خواہش کا اظہار ہے جو مفروضاتی طور ممکن تھی۔ یہ موضوعی کے بجائے حقیقت سے ایک درجہ آگے تصور کی جاتی تھی۔ تمنائی کُچھ شرائط کے تحت ممکنات کا اظہار کرتا ہے۔ تمنائی نئے عہدنامے میں غیر معمولی تھا۔ اِس کا زیادہ کثرت سے استعمال پولُوس کی مشہُور ضرب اُلمثال ''ہرگز نہیں'' (KJV, "God forbid") جو پندرہ مرتبہ استعمال ہُوا (بحوالہ رُومیوں 3:4,6,31;6:2,15;7:7,13;9:14;11:1,11 دُوسرا کرنتھیوں 6:15 گلتیوں 2:17;3:21;6:14)۔ دُوسری مثالیں لُوقا 1:38,20:16 اعمال 8:20 اور پہلا تھسلنیکیوں 3:11 میں پائی جاتی ہیں۔

E۔ بصُورت آمر طور حکم پر زور دیتا تھا جو ممکن تھا مگر وزن بولنے والے کے مقصد پر تھا۔ یہ محض اختیاری ممکنات کا دعویٰ کرتا تھا اور یہ کسی اور کی متبادل صُورت پر منحصر تھا۔ وہاں اِس کا خاص استعمال بصُورت آمر دُعاؤں میں اور تیسری شخصی درخواستوں میں تھا۔ یہ احکامات نئے عہدنامے میں صرف حال اور مضارع زمانوں میں پائے جاتے تھے۔

F۔ کُچھ گرائمریں صفت فعلی کو طور کی ایک اور قسم جانتی ہیں۔ یہ یونانی نئے عہدنامے میں بہت عام تھیں، حسب معمول فعلی اضافی کے طور پر بیان کی گئی تھیں۔ یہ تلازم میں مرکزی فعل جس سے یہ مناسبت رکھتی ہیں ترجمہ کی جاتی ہیں۔ صفت فعلی کا ترجمہ کرتے ہُوئے وسیع اقسام ممکن تھیں۔ یہ بہتر ہے کہ بہت سے انگریزی تراجم سے رجُوع کیا جائے۔ بائبل چھبیس تراجم میں، بیکر کی شائع کردہ یہاں بہت مددگار ہے۔

G۔ مضارع عملی علامتی واقع ہونے کے اندراج کیلئے حسب معمول یا غیر علامتی ذریعہ تھا۔ کسی اور زمانے، صوت یا طور میں کُچھ خاص تراجمی اہمیت تھی جو اصل مُصنف پہنچانا چاہتا تھا۔

IV۔ ایسے شخص کیلئے جو یونانی سے واقفیت نہیں رکھتا، درج ذیل مطالعاتی امداد ضروری معلومات فراہم کرے گی۔

A۔ فریبرگ، باربرا اور تموتھی۔ تشریحی یونانی نیا عہدنامہ، گرینڈ ریپڈز، بیکر، 1988

B۔ مارشل، الفریڈ، درمیانی خطوط پر یونانی۔ انگریزی نیا عہدنامہ، گرینڈ ریپڈز، زوندروان، 1976

C۔ ماونس، ولیم ڈی۔ یونانی نئے عہدنامے کیلئے تشریحی فرہنگ، گرینڈ ریپڈز، زوندروان، 1993

D۔ سمرز، رے۔ یونانی نئے عہدنامے کے لوازمات؛ بروڈمین، 1950

E۔ جامعاتی مستند کوئینے یونانی کے خط و کتابت کے کورسز مُوڈی بائبل انسٹیٹیوٹ، شکاگو، الینوس کے ذریعے دستیاب ہیں۔

V۔ اسمائے ذات

A۔ ترتیبی اعتبار سے اسمائے ذات کی درجہ بندی نوعیتی لحاظ سے ہوتی ہے۔نوعیت تھی کہ اسم ذات کی بگڑی ہوئی صُورت جو اپنا تعلق فعل اور فقرے کے دوسرے اجزا سے ظاہر کرے۔کوئنے یونانی میں بہت سی نوعیّتوں کا کام کرنا حرف جار سے ظاہر کیا جاتا تھا۔چونکہ نوعیت کی صُورت کئی مختلف تعلقات کی نشاندہی کر سکتی تھی۔حرف جار ان کی اُن ممکنہ کاموں سے واضح علیحدگی وضع کرتی تھی۔

B۔ یونانی نوعیتیں اِن آٹھ انداز میں تقسیم کی جا سکتی ہیں:

1۔حالت فعلی کی نوعیت نام دینے کیلیئے استعمال ہوتی تھی اور یہ اکثر فقرے یا جزو کا فاعل تھا یا اسمائے ذات اور صفتی کے ربطی فعل ''کو ہونا'' یا ''ہو جانا'' کے ثبوت کیلیئے بھی استعمال ہوتی تھی۔

2۔مضاف الیہ نوعیت تفصیل بیان کرنے کیلیئے اور اکثر اُس لفظ کو منسوب یا معیار مقرر کرتی ہے جس سے یہ مناسبت رکھتا تھا۔یہ سوال ''کس قسم؟'' کا جواب دیتا تھا۔یہ عام طور پر انگریزی کے حرف جار ''کا، کی، کے'' کے استعمال سے ظاہر کیا جاتا تھا۔

3۔اسم کی اخراجی حالت کی نوعیت وہی بگڑی ہوئی صُورت جیسے کہ مضاف الیہ استعمال کرتی تھی مگر یہ علیحدگی بیان کرنے کیلیئے استعمال ہوتی تھی۔یہ عام طور پر وقت، جگہ، ذریعہ، ابتدا یا درجاتی مرکز سے علیحدگی ظاہر کرتی ہے۔یہ اکثر انگریزی حرف جار ''سے'' کا استعمال ظاہر کرتی تھی۔

4۔مفعول نوعیت ذاتی مُفاد کو بیان کرنے کیلیئے استعمال ہوتی تھی۔یہ مثبت یا منفی پہلوؤں کو ظاہر کر سکتی تھی۔اکثر یہ غیر واسطہ فاعل تھا۔یہ اکثر انگریزی حرف جار ''کو'' کا استعمال ظاہر کرتی تھی۔

5۔مُقاماتی نوعیت، مفعول کی طرح بگڑی ہوئی صُورت تھی۔مگر یہ جگہ، وقت یا منطقی حدود میں حیثیت یا مُقام کو بیان کرتی تھی۔یہ اکثر انگریزی حرف جار ''میں، پر، کے، کے درمیان، کے دوران، سے، اوپر، اور کیساتھ'' کے استعمال سے ظاہر کی جاتی تھی۔

6۔آلاتی نوعیت بھی مفعول اور مُقاماتی کی طرح بگڑی ہوئی صُورت تھی۔یہ ذرائع یا مناسبت کو ظاہر کرتی تھی۔یہ اکثر انگریزی حرف جار ''کے'' یا ''سے'' سے ظاہر کی جاتی تھی۔

7۔صیغہ مفعولی نوعیت کسی عمل کا نتیجہ بیان کرنے کیلیئے استعمال ہوتی تھی۔یہ حد بندی ظاہر کرتی تھی۔اِس کا اہم استعمال براہ راست فاعل تھا۔یہ سوال ''کتنی دُور؟'' یا ''کس حد تک؟'' کا جواب دیتی تھی۔

8۔حالت ندائیہ کی نوعیت براہ راست تخاطب کیلیئے استعمال ہوتی تھی۔

VI۔ حرف ربط اور ملانے والے

A۔ یونانی ایک بہت ہی با قاعدہ زُبان ہے کیونکہ اس میں بہت سے ملانے والے ہیں۔وہ افکار (جزو جملہ، فقرے اور عبارتوں) کو ملاتے ہیں۔وہ اتنے عام ہیں کہ اُن کی غیر موجودگی (بھول چوک) اکثر شرح دار طور پر معنی خیز ہے حقیقت کے طور پر یہ حرف ربط اور ملانے والے مُصنف کی سوچ کی سمت ظاہر کرتے ہیں۔یہ اکثر تعین کرنے کیلیئے اہم ہیں کہ مُصنف حقیقتاً کیا بتانے کی کوشش کر رہا ہے

B۔ یہاں پر کُچھ حرف ربط اور ملانے والوں اور اُن کے مطالب کی فہرست ہے۔(یہ معلومات زیادہ تر ایچ، ای، ڈانا اور جولیس کے میتیز کا یونانی نئے عہد نامے کا مینیوئل گرائمر سے انتخاب ہے)۔

1۔ وقت کے ملانے والے

ا۔ epei, epeide, hopote, has, hote, hotan (فاعلی) ''کب''

ب۔ heas ''جب کہ''

ج۔ heas, achri, mechri (فاعلی) ''جب تک''

د۔ priv (فعل مطلق) ''سے پہلے''

ر۔ hos ''اُس وقت سے''، ''کب''، ''جس طرح''

2۔ منطقی ملانے والے

ا۔ مقصد

i۔ hina(فاعلی)،hopos(فاعلی)hos ''اِس وجہ سے''، ''وہ''

ii۔ hoste(جوڑا ہؤا صیغہ مفعولی فعل مطلق)''یہ''

iii۔ pros(جوڑا ہُوا صیغہ مفعولی فعل مطلق)یاeis(جورا ہؤا صیغہ مفعولی فعل مطلق)''یہ''

ب۔ نتیجہ(مقصد اور نتیجے کی گرائمر کی صُورتوں کے درمیان نزدیکی تعلق ہے)

i۔ hoste(فعل مطلق، یہ سب سے زیادہ عام ہے)۔''اِس وجہ سے''، ''وہ''

ii۔ hiva(فاعلی)''اِس وجہ سے وہ''

iii۔ ara''اِس لئے''

ج۔ وجہ یا سبب

i۔ gar(وجہ/اثر یا سبب/نتیجہ)''لیے''، ''کیونکہ''

ii۔ dioti, hotiy''کیونکہ''

iii۔ epei, epeide, hos''اُس وقت سے''

iv۔ dia(صیغی مفعولی کے ساتھ)اور(جوڑے ہوئے فعل مطلق کے ساتھ)''کیونکہ''

د۔ مفہومی

i۔ ara, poinun, hoste''اِس لئے''

ii۔ dio(مضبوط مفہومی حرف ربط)''کِس بُنیاد پر''، ''کس سبب سے''، ''اِس لئے''

iii۔ oun''اِس لئے''، ''تو''، ''پھر''، ''اِس وجہ سے''

iv۔ toinoun''لہذا''

ر۔ تقابلی یا تفرق

i۔ alla(مضبوط تقابلی)، ''لیکن''، ''ماسوائے''

ii۔ de''لیکن''، ''جب کہ''، حتیٰ کہ''، ''دوُسری طرف''

iii۔ kai''لیکن''

iv۔ mentoi, oun''بحرحال''

v۔ plen''اِس کے باوجود''(زیادہ تر لُوقا میں)

vi۔ oun''بحرحال''

س۔ موازنہ

i۔ has, kathos(موازناتی جز و جملوں کا تعارف)

ii۔ kata(مُرکبات میں،katho,kathoti,kathosper,kathaper)

iii۔ hosos(عبرانی میں)

iv۔ e''سے''

ص۔ جاری رہنے والی یا سلسلہ

i۔ de ''اور''،''اب''

ii۔ kai ''اور''

iii۔ tei ''اور''

iv۔ hina,oun ''یہ''

v۔ pun ''پھر''(یوحنا میں)

3۔ زور دینے والے استعمال

ا۔ alla ''یقین سے''''جی ہاں''،''حقیقت میں''

ب۔ ara ''اصل میں''،''یقیناً'' یا حقیقتاً

ج ۔ gar ''مگر حقیقت میں''، یقیناً، ''اصل میں''

د۔ de ''اصل میں'[

ر۔ ean ''جب کہ''

س۔ kai ۔''یقیناً''،''اصل میں''،حقیقتاً میں

ص۔ mentoi ''اصل میں''

ط۔ oun ''حقیقتاً''،''تمام ذرائع سے''

VII۔ شرطیہ فقرے

A۔ شرطیہ فقرہ وہ ہے جس میں ایک یا دو شرطیہ جزو شامل ہوتے ہیں۔گرائمر کی یہ بناوٹ ترجمے کیلیئے مدد دیتی ہے کیونکہ یہ شرط، وجوہات یا اسباب فراہم کرتی ہے کہ کیوں مرکزی فعل کا عمل واقع ہُوا یا نہیں ہُوا۔چار اقسام کے شرطیہ فقرے تھے۔یہ اُس سے آگے بڑھتے ہیں جو مُصنف کے نُکتہ نظر سے سچ متصور کیا جاتا تھا یا اُس کے مقصد کیلیئے تھا اُس تک جو محض خواہش تھی۔

B۔ پہلے درجے کا شرطیہ فقرہ عمل یا موجودیت کا اظہار کرتا ہے جو مُصنف کے نُکتہ نظر سے سچ متصور کیا جاتا تھا یا اُس کے مقصد کیلیئے تھا حالانکہ یہ ''اگر'' کے اظہار کے ساتھ تھا۔کئی سیاق وسباق میں اِس کا ترجمہ ''اُس وقت سے'' کیا جا سکتا ہے۔(بحوالہ متی 4:3 رومیوں 8:31)۔جب کہ اِس کا مطلب یہ مفہوم دینا نہیں ہے کہ تمام پہلے درجات حقیقتاً سچ ہیں۔اکثر یہ بحث میں کوئی نُکتہ وضح کرنے کیلیئے استعمال ہوتے تھے یا کسی غلطی کو واضح کرنے کیلیئے(بحوالہ متی 12:27)۔

C۔ دوسرے درجے کے شرطیہ فقرے اکثر ''حقیقت سے متضاد'' کہلاتے ہیں۔یہ نُکتہ وضح کرنے کیلیئے غلط سے حقیقت کی طرف کُچھ بیان کرتے ہیں۔مثلاً:

1۔ ''اگر یہ شخص نبی ہوتا، جو کہ یہ نہیں ہے، تو جانتا کہ جو اُسے چھوُتی ہے وہ کون اور کیسی عورت ہے، مگر یہ نہیں جانتا''(لُوقا 7:39) ۔

2۔ کیونکہ اگر تُم مؤسیٰ کا یقین کرتے، جو تُم نہیں کرتے، تو میرا بھی یقین کرتے، جو تُم نہیں کرتے'' (یوحنا 5:46)۔

3۔ ''اگر اب تک آدمیوں کو خُوش کرتا رہتا، جو کہ میں نہیں کرتا، تو مسیح کا بندہ نہ ہوتا، جو کہ میں ہوُں'' (گلتیوں 1:10)۔

D۔ تیسرا درجہ ممکنہ مُستقبل کے کاموں کی بات کرتا ہے۔یہ اکثر اُس ممکنہ عمل کا تعین کرتا ہے۔یہ عموماً اتفاقیت کا مفہوم دیتا ہے۔مرکزی فعل کا عمل ''یہ'' جزو میں عمل کی اتفاقیت ہے۔پہلا یوحنا 1:6-10; 2:4,6,9,15,20,21,24,29; 3:21; 4:20;5:14,16۔

E۔ چوتھا درجہ ممکنات میں سے ہٹایا گیا سب سے دوُر کا ہے۔یہ نئے عہد نامے میں غیر معمولی ہے۔حقیقی امر یہ ہے کہ وہاں کوئی مُکمل چوتھے درجے کا شرطیہ فقرہ نہیں ہے جس میں شرط کے دونوں حصے تعریف میں مناسب بیٹھتے ہُوں۔جزوی چوتھے درجے کی مثال پہلا پطرس 3:4 کا ابتدائی جزو ہے۔جزوی چوتھے درجے کے اختتامی جزو کی مثال اعمال 8:31 ہے۔

VIII۔ امتناعی حُکم

A۔ زمانہ بصُورت آمر''میں''صفت فعلی کے ساتھ اکثر (مگر بلاشرکت غیرے) پہلے سے عمل پذیر کام کو روکنے پر زور دیتا ہے۔کُچھ مثالیں:''اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو۔۔۔۔''(متی 6:19)۔''اپنی جان کی فکر نہ کرنا۔۔۔۔''(متی 6:25)''اپنے اعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے کیلئے گُناہ کے حوالہ نہ کیا کرو۔۔۔''(رُومیوں 6:13)؛''خُدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ نہ کرو۔۔۔''(افسیوں 4:30)؛اور''شراب کے متوالے نہ بنو۔۔۔''(5:18)۔

B۔ مضارع موضوعی''میں''صفت فعلی کے ساتھ''ابھی شروع بھی نہیں کیا یا کام شروع کیا''کا زور ہوتا ہے۔کُچھ مثالیں:''یہ نہ سمجھو کہ میں۔۔۔''(متی 5:17)؛''اِسلئے فکرمند ہو کر یہ نہ کہو کہ۔۔۔۔''(متی 6:31)؛''شرم نہ کر بلکہ۔۔۔''(دُوسرا تمیتھیس 1:8)۔

C۔ دوہرا منفی موضوعی طور کے ساتھ ایک بہت موثر نفی ہے۔''کبھی نہیں،نہیں کبھی نہیں''یا''کسی بھی صُورت میں نہیں''۔کُچھ مثالیں:''تو ابد تک کبھی موت کا مزہ نہ چکھیگا''(یوحنا 8:51)؛''تو میں کبھی ہرگز گوشت نہ کھاؤنگا۔۔۔''(پہلا کرنتھیوں 8:13)۔

IX۔ جُز یا حصّہ

A۔ کوئنے یونانی میں کامل جُز''حرف تخصیص''کا انگریزی کی طرح کا استعمال ہے۔اِس کا بُنیادی کام کسی لفظ،نام یا ضرب اُلمثال کی جانب توجہ دلانے کیلئے''اشارہ دکھانے والا''ہوناہے۔استعمال نئے عہدنامے میں مُصنف تا مُصنف متفرق ہے۔کامل جُز یہ کام بھی سرانجام دے سکتا ہے:

1۔ علامتی اسم ضمیر کی طرح موازناتی آلہ کے طور پر

2۔ پہلے سے مُتعارف موضوع یا شخص کا حوالہ دینے کے نشان کے طور پر

3۔ فقرے میں رابطہ فعل کیساتھ فاعل کی نشاندہی کے طور پر۔مثلاً''خُدا رُوح ہے''یوحنا 4:24''خُدا نُور ہے''پہلا یوحنا 1:5؛''خُدا مُحبت ہے''4:8,16۔

B۔ کوئنے یونانی میں غیر معین جُز انگریزی کے''ایک''یا''واحد''کی طرح نہیں ہوتا۔مُعین جُز کی غیر موجودگی کا مطلب یہ ہوسکتا ہے۔

1۔ کسی چیز کے معیار یا خصُوصیت پر توجہ

2۔ کسی چیز کی اقسام پر توجہ

C۔ نئے عہدنامے کے مُصنفین وسیع طور فرق رکھتے ہیں کہ کیسے جُز استعمال ہُوا ہے۔

X۔ یونانی نئے عہدنامے میں تاکید ظاہر کرنے کے انداز

A۔ نئے عہدنامے میں مُصنف تا مُصنف تاکید ظاہر کرنے کی تکنیک فرق ہے۔سب سے زیادہ بااصُول اور حسب دستور مُصنفین لُوقا اور عبرانی کے مُصنفین تھے۔

B۔ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ مضارع عملی علامتی تاکید کیلئے معیاری اور غیر نشان بردار تھا مگر کوئی بھی اور زمانہ،صوت یا طور میں ترجمہ کے معنی ہوتے ہیں۔اِس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ مضارع عملی علامتی پُرمعنی گرائمر کے معنوں میں اکثر استعمال نہیں ہوتا تھا۔مثال:رُومیوں 6:10(دومرتبہ)

C۔ کوئنے یونانی میں الفاظ کی ترتیب

1۔ کوئنے یونانی ایک بگڑی ہوئی زُبان تھی جو انگریزی کی طرح الفاظ کی ترتیب پر منحصر نہ تھی۔اِس لئے مُصنف حسب معمول متوقع ترتیب یہ ظاہر کرنے کیلئے فرق کرسکتا تھا۔

ا۔ جو مُصنف پڑھنے والوں کو تاکید کرنا چاہتا تھا۔

ب۔ جو مُصنف سمجھتا تھا کہ پڑھنے والوں کیلئے حیران کُن ہوگی۔

ج۔ جس کے بارے میں مُصنف گہرا اثر لیتا تھا۔

2۔ معمول کے مطابق الفاظ کی ترتیب یونانی میں ابھی بھی ایک متنازعہ مسئلہ تھا۔جب کہ فرض کی گئی معمول کے مطابق ترتیب یہ ہے:

ا۔ ملانے والے افعال کیلئے

ا۔ فعل

۲۔ فاعل

۳۔ مکمل کرنے والا

ب۔ فعل متعدی کیلئے

ا۔ فعل

۲۔ فاعل

۳۔ شے

۴۔ بلواسطہ شے

۵۔ حرف جار کے متعلق ضرب اُلمثال

ج۔ اسمائے ضرب اُلمثال کیلئے

ا۔ اسم ذات

۲۔ ترمیمی

۳۔ حرف جار کے متعلق ضرب اُلمثال

3۔ الفاظ کی ترتیب بہت زیادہ اہم شرح دار نُکتہ ہوسکتا ہے۔ مثال:

ا۔ ''مُجھے اور برنباس کو دہنا ہاتھ دیکر شریک کرلیا'' (گلتیوں 2:9)۔ ضرب اُلمثال ''دہنا ہاتھ دیکر شریک'' کو جُدا اور مطلب ظاہر کرنے کیلئے آگے لایا جاتا ہے۔

ب۔ ''مسیح کے ساتھ'' (گلتیوں 2:20) کو پہلے رکھا جاتا تھا۔ اُس کی موت مرکزی تھی۔

ج۔ ''اِسے حصّہ بہ حصّہ اور طرح بہ طرح'' (عبرانیوں 1:1) پہلے رکھا جاتا تھا۔ یہ تھا کہ کیسے خُدا اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا جن کا پہلے سے موازنہ کیا گیا نہ کہ مُکاشفہ کے حقائق۔

D۔ اکثر تاکید کے کُچھ درجات درج ذیل کے ساتھ ظاہر کئے جاتے تھے۔

ا۔ اسم ضمیر کا دہراؤ جو کہ پہلے ہی فعل کی بگڑی ہوئی صُورت میں موجود تھا مثال: ''میں، میرا اپنا، ہمیشہ تُمہارے ساتھ ہونگا۔۔۔'' (متی 28:20)۔

۲۔ متوقع حرف ربط کی غیر موجودگی، یا دُوسرے ملانے والے الفاظ کے درمیان آلے، ضرب اُلمثال، جزو یا فقرات۔ یہ حرف ربط کی عدم موجودگی کہلاتا ہے (''مقید نہیں'')۔ ملانے والا آلہ متوقع تھا پس اِس کی غیر حاضری توجہ طلب ہوتی ہے۔ مثالیں:

ا۔ مُبارک بادیاں متی 5:3ff (فہرست زور دیتی ہے)

ب۔ یوحنا 14:1 (نیا موضوع)

ج۔ رومیوں 9:1 (نیا حصّہ)

د۔ دُوسرا کرنتھیوں 12:20 (فہرست پر زور دیتی ہے)۔

۳۔ دستیاب عبارت میں موجود الفاظ و ضرب اُلمثال کا دہراؤ۔ مثالیں: ''اُس فضل کے جلال کی ستائش ہو'' (افسیوں 14 & 1:6,12)۔ یہ ضرب اُلمثال تثلیث کے ہر شخص کا کام ظاہر کرنے کیلئے استعمال ہُوا تھا۔

۴۔ محاورہ یا الفاظ (آواز) کا استعمال اصطلاحات کے درمیان آزادانہ حرکت کرتے ہیں۔

ا۔ بلواسطہ اظہار - ممنوعہ موضوع کیلئے متبادل الفاظ جیسے موت کیلئے ''سوگئے'' (یوحنا 14-11:11) یا مردانہ عضو کیلئے ''پاؤں'' (رُوت 8-3:7 پہلا سیموئیل 24:3)۔

ب۔ طولائی۔ خُدا کے نام کیلئے متبادل الفاظ، جیسے ''آسمان کی بادشاہت'' (متی 3:21) یا ''آسمان سے آواز'' (متی 3:17)۔

ج۔ کلام کی شکلیں

(1) ناممکن مبالغات (متی 3:9;5:29-30;19:24)

(2) بیانات پر نرم مزاجی (متی 3:5 اعمال 2:36)۔

(3) مجسم ہونا (پہلا کرنتھیوں 15:55)۔

(4) طعن (گلتیوں 5:12)

(5) شاعرانہ حوالے (فلپیوں 2:6-11)

(6) الفاظوں کے درمیان آواز آزادانہ حرکت کرتی ہے

ا۔ ''کلیسیا''

i۔ ''کلیسیا'' (افسیوں 3:21)

ii۔ ''بُلا رہا ہے'' (افسیوں 4:1,4)

iii۔ ''بُلا تا ہے'' (افسیوں 4:1,4)

ب۔ ''آزاد''

i۔ ''آزاد عورت'' (گلتیوں 4:31)

ii۔ ''آزاد کیا'' (گلتیوں 5:1)

iii۔ ''آزاد'' (گلتیوں 5:1)

د۔ محاوراتی زبان۔خاص زبان اور وہ زبان جو عام طور پر ثقافتی ہے۔

ا۔ یہ ''کھانے'' کا تمثیلی استعمال تھا (یوحنا 4:31-34)

۲۔ یہ ''ہیکل'' کا تمثیلی استعمال تھا (یوحنا 2:19 متی 26:61)

۳۔ یہ تلطف ''نفرت'' کیلئے عبرانی محاورہ تھا (پیدائش 29:31 استثنا 21:15 لوُقا 14:36 یوحنا 12:25 رومیوں 9:13)

۴۔ ''سب'' بمقابلہ ''بہتوں''۔موازنہ کریں یسعیاہ 53:6 (سب) کا 53:11-12 (بہتوں). اصطلاحات مترادف ہیں جیسے رومیوں 5:18 اور 19 ظاہر کرتی ہیں۔

۵۔ ایک واحد لفظ کے بجائے مکمل لسانی ضرب اُلمثال کا استعمال۔مثلاً ''خُداوند یسوع مسیح''

۶۔ خُود کار کا خاص استعمال

ا۔ جب جزو کے ساتھ (وصفی حیثیت)، اِس کا ترجمہ ''وہی'' کیا جاتا ہے

۲۔ جب جزو کے بغیر (وثوقی حیثیت)، اِس کا ترجمہ ایک شدید لچکدار اسم ضمیر کے طور کیا جاتا ہے۔''وہ آپ''، ''وہ خُود'' یا ''خُود ہی''۔

E۔ غیر یونانی بائبل پڑھنے والے طُلبا زور کی کئی انداز میں نشاندہی کر سکتے ہیں:

ا۔ تحلیلی اسلوب کی فرہنگ کا استعمال اور سیدھے خط کی مدفون یونانی/انگریزی عبارت

۲۔ انگریزی تراجم کا موازنہ، خاص طور پر تراجم کے متفرق نظریات سے، مثلاً: ''لفظ بہ لفظ'' ترجمے کا موازنہ (کے جی وی، این کے جی وی، اے ایس وی، این اے ایس بی، آر ایس وی، این آر ایس وی) ''قوت عمل رکھنے والی مساوی'' کیساتھ (ولیمز، این آئی وی، این ائی بی، آر ائی بی، جے بی، این جے بی، ٹی ائی وی)۔ یہاں ایک اچھی معاونت بیکر کی شائع کردہ ''چھبیس تراجم میں بائبل'' ہوسکتی ہے۔

۳۔ جوزف برائنٹ روتھرہیم (کریگل 1994) کی تاکیدی بائبل کا استعمال۔

۴۔ نہایت ادبی ترجمے کا استعمال

ا۔ 1901 کا امریکی معیاری ترجمہ

ب۔ رابرٹ ینگ (گارڈین پریس 1976) کی تصنیف ینگ کا بائبل کا ادبی ترجمہ

گرائمر کا مطالعہ اُکتا دینے والا عمل ہے مگر دُرست ترجمے کیلئے بہت ضروری ہے۔ یہ مختصر تعاریف، تبصرے اور مثالیں غیر یونانی مطالعہ کرنے والے شخص کی حوصلہ افزائی اور اُسے لیس کرنے کے لئے ہے تا کہ وہ اِس والیم میں گرائمر سے متعلقہ علامات کو استعمال کر سکے۔ یقیناً یہ تعریفیں پیچیدگی دور کرنے سے بالاتر ہیں۔ یہ خُود رائے اور سخت انداز میں استعمال نہ کی جائیں بلکہ نئے عہد نامے کے نحو علم کو بہتر سمجھنے کے لئے ایک عملی اقدام کے طور لیا جائے۔ اور یقینی طور پر یہ تعریفیں قارئین کو دُوسرے مطالعاتی مواد کے تبصرے جیسے کہ نئے عہد نامے کی تکنیکی تفسیریں کو سمجھنے کے بھی اہل بنائیں گی ۔

ہم بائبل میں پائی جانے والی معلومات کے اجزا کی بُنیاد پر اپنے ترجمے کی تصدیق کے قابل بھی ہو جائیں گے۔ گرائمر اِن اجزا میں سے سب سے زیادہ مددگار ہوتی ہے۔ دُوسرے اجزا میں تاریخی پس منظر، ادبی سیاق وسباق، ہم عصر الفاظ کا استعمال اور متوازی عبارتیں شامل ہیں۔

ضمیمہ دوئم

عبارتی تنقید

یہ موضوع اِس انداز میں نبٹایا جائے گا جیسے کہ اِس تفسیر میں پائے جانے والے عبارتی حوالوں کی تشریح کی جا رہی ہو۔ درج ذیل خاکہ استعمال کیا جائے گا۔

I۔ ہماری انگریزی بائبل کے عبارتی ذرائع

ا۔ پُرانا عہدنامہ

ب۔ نیا عہدنامہ

II۔ ''زیریں تنقید'' جوکہ ''عبارتی تنقید'' بھی کہلاتی ہے کے مفروضوں اور مسائل کی مختصر تشریح۔

III۔ مزید مطالعے کیلئے تجویز کردہ ذرائع۔

I۔ ہماری انگریزی بائبل کے عبارتی ذرائع

ا۔ پُرانا عہدنامہ

1۔ میسوریٹک عبارت {Masoretic Text (MT)}۔ عبرانی ہم آہنگی عبارت ربی عقیبہ (Rabbi Aquiba) نے 100 عیسوی میں ترتیب دی تھی۔ حرف علت کے نُکات، تلفظ، حاشیہ کی علامتیں، وقفہ جات اور آلاتی نُکات کا اضافہ چھٹی صدی عیسوی میں شروع ہُوا اور نویں صدی عیسوی میں تکمیل پایا۔ یہ یہودی عُلما کے ایک خاندان میسوریٹیس (Masoretes) نے سرانجام دیا۔ عبارتی صُورت جو وہ استعمال کرتے تھے وہ وہی تھی جو مشنہ، تلمُود، ترگُومز، پشیتہ اور ولگیٹ (Mishnah, Talmud, Targums, Peshitta and Vulgate) میں تھی۔

2۔ توریت (LXX) ہفتاوی۔ روایات بتاتی ہیں کہ یہودی توریت ستر یہوُدی عُلما نے ستر دنوں میں سکندریہ ابیریری کیلئے شاہ پتولمی دوئم (285-246B.C.) کی سرپرستی میں تیار کی تھی۔ ترجمہ کہا جاتا ہے کہ سکندریہ میں رہائش پذیر ایک یہودی رہنما کی دُرخواست پر کیا گیا تھا۔ یہ روایت 'ارستیس کے خط' سے عمل میں آتی ہے۔ ہفتاوی (LXX) ربی عقیبہ (MT) سے متفرق عبرانی عبارتی روایت کی بُنیاد پر بار ہا بار تھا۔

3۔ بحیرہ مُردار کے کاغذوں کا پلندہ Dead Sea Scrolls (DSS)۔ بحیرہ مُردار کے کاغذوں کا پلندہ رُومی قبل از مسیح کے دور (200B.C.-A.D.70) میں یہودیوں کے علیحدگی پسند فرقے نے لکھا تھا جو 'ایسینیز' (Essenes) کہلاتا تھا۔ دونوں میسوریٹک عبارت اور ستر کے پس پُشت عبرانی نُسخہ جات، جو بحیرہ مُردار میں مختلف جگہوں پر پائے گئے تھے قدرے مختلف عبرانی عبارتی خاندان ظاہر کرتے ہیں۔

4۔ کُچھ خاص مثالیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ کیسے اِن دونوں عبارتوں کے موازنے نے مترجمین کو پُرانا عہدنامہ سمجھنے میں مدد دی ہے۔

ا۔ ہفتاوی (LXX) نے مترجمین اور عُلما کی میسوریٹک عبارت (MT) سمجھنے میں معاونت کی ہے۔

(1) یسعیاہ 52:14 کا ہفتاوی (LXX) ''جس طرح بہتیرے اُسے دیکھکر حیران ہونگے''۔

(2) یسعیاہ 52:14 کی میسوریٹک عبارت (MT) ''جس طرح بہتیرے تجھ کو دیکھکر دنگ ہوگئے''

(3) یسعیاہ 52:15 میں ہفتاوی (LXX) کے اسم ضمیر کے فرق کی تصدیق ہوتی ہے۔

ا۔ ہفتاوی (LXX) ''اُسی طرح بہت سی قومیں اُس پر تعجب کرینگی''

ب۔ میسوریٹک عبارت (MT) ''اُسی طرح وہ بہت سی قوموں کو پاک کرے گا''

ب۔ بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندے (DSS) نے مترجمین اور عُلما کی میسوریٹک عبارت (MT) سمجھنے میں معاونت کی ہے۔

(1) یسعیاہ 21:8 بمطابق DSS ''پھر میں دل سے پُکارا کہ میں دیدگاہ پر کھڑا ہوں''

(2) یسعیاہ 21:8 بمطابق میسوریٹک عبارت ''تب اُس نے شیر کی سی آواز سے پُکارا، اے خُداوند میں اپنی دیدگاہ پر تمام دن کھڑا رہا''

ج۔ دونوں ہفتاوی (LXX) اور بحیرہ مُردار کے کاغذوں کے پلندے (DSS) نے یسعیاہ 53:11 کی تشریح میں معاونت کی ہے۔

(1) ہفتاوی (LXX) اور بحیرہ مُردار کا کاغذوں کا پلندہ (DSS) ''اپنی جان ہی کا دُکھ اُٹھا کر وہ اُسے دیکھے گا اور سیر ہوگا''

(2) میسوریٹک عبارت ''وہ اُسے دیکھے گا اور اپنی جان کا دُکھ اُٹھانے کے سبب سے اور تسلی پائے گا''

۲۔ نیا عہدنامہ

1۔ تمام میں سے تقریباً 5,300 نُسخہ جات یا یونانی نئے عہدنامے کے حصّے اب بھی موجود ہیں۔ کوئی 85 پیپری papyri پر لکھے ہوئے ہیں اور 268 وہ نُسخہ جات ہیں جو تمام بڑے حروف (بڑے حروف کی تحریر) میں لکھے گئے ہیں۔ بعد میں کوئی نویں صدی عیسوی میں ایک متواتر نُسخہ (چھوٹا قلم برداشتہ) ظاہر کیا گیا۔ یونانی نُسخہ جات تحریری انداز میں تعداد میں کوئی 2,700 ہیں۔ ہمارے پاس کوئی 2,100 بائبل کی بارت کی فہرستوں کی کاپیاں بھی ہیں جو پرستش میں استعمال ہوتی ہیں اور اُنہیں کتاب الصلوات کہا جاتا ہے۔

2۔ کوئی 85 یونانی نُسخہ جات جو پیپری پر لکھے ہوئے ہیں اور نئے عہدنامے کے حصّوں پر مُشتمل ہیں وہ عجائب گھروں میں موجود ہیں۔ کُچھ دوسری صدی عیسوی سے تعلق رکھتے ہیں مگر زیادہ تر تیسری اور چوتھی صدی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِن میں سے کسی بھی میسوریٹک عبارت میں مکمل نیا عہدنامہ نہیں ہے۔ محض اِس لئے یہ نئے عہدنامے کی قدیم کاپیاں ہیں اور از خُود یہ مطلب نہیں رکھتی کہ اُن میں تھوڑا فرق ہے۔ اِن میں سے بہت سی جلد بازی میں مُقامی استعمال کیلئے کاپی کی گئی تھیں۔ اور اِس عمل میں احتیاط یا توجہ نہیں برتی گئی۔ اِس لئے اُن میں بہت تفرق ہے۔

3۔ کوڈکس سینائیٹیکس (Codex Siniaiticus) جو عبرانی حرف این (ایلف aleph) یا (01) کے طور بھی جانا جاتا ہے۔ کوہ سینا پر مُقدسہ کیتھیرین کی خانقاہ پر تسکینڈرف Tischendorf نے دریافت کیا تھا۔ یہ چوتھی صدی عیسوی سے تعلق رکھتا ہے اور اِس میں دونوں عہد قدیم اور یونانی عہد جدید کے ہفتاوی (LXX) پائے جاتے ہیں۔ یہ ''اسکندریہ عبارت'' کی قسم کا ہے۔

4۔ کوڈکس اسکندریہ (Codex Alexandrinus) جو ''اے'' یا (02) کے طور بھی جانا جاتا ہے پانچویں صدی کا یونانی نُسخہ ہے اور اسکندریہ، مصر میں دریافت ہُوا تھا۔

5۔ کوڈکس ویٹیکینس (Codex Vaticanus) جو ''بی'' یا (03) کے طور پر بھی جانا جاتا ہے، روم میں ویٹی کن کی لائبریری میں دریافت ہُوا تھا اور چوتھی صدی عیسوی کے وسط سے تعلق رکھتا ہے۔ اِس میں دونوں عہد قدیم اور عہد جدید بمطابق (LXX) موجود ہیں۔ یہ بھی ''اسکندریہ عبارت'' کی قسم ہے۔

6۔ کوڈکس افرایمی (Codex Ephraemi) جو بطور ''سی'' یا (04) جانا جاتا ہے پانچویں صدی عیسوی کا نُسخہ جو جزوی طور مسخ ہوگیا تھا۔

7۔ کوڈکس بیزائی (Codex Bezae) جو بطور ''ڈی'' یا (05) جانا جاتا ہے پانچویں یا چھٹی صدی عیسوی کا یونانی نُسخہ ہے۔ یہ جو آج ''مغربی عبارت'' کہلاتی ہے کی کُلیدی نُمائندگی کرتا ہے۔ اِس میں بہت سے اضافے شامل ہیں اور یہ کنگ جیمز کے تراجم کیلئے بُنیادی گواہی تھا۔

8۔ نئے عہدنامے کی میسوریٹک عبارت تین یا ممکنہ طور پر چار خاندانوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے جو چند خصُوصیات کی شراکت کرتے ہیں:

ا۔ مصر کی اسکندریہ عبارت

1۔ پی 75، پی 66 (تقریباً 200 عیسوی)، جو انجیلوں کی قلمبندی بتاتے ہیں۔

2۔ پی 46 (تقریباً 225 عیسوی)، جو پولُوس کے خطوط کی قلمبندی بتاتے ہیں۔

3۔ پی 72 (تقریباً 250-225 عیسوی)، جو پطرس اور یہوداہ کے خطوط کی قلمبندی بتاتے ہیں۔

4۔ کوڈیکس بی، جو ویٹیکینس کہلاتا ہے (تقریباً 325 عیسوی) جس میں مکمل پُرانا عہدنامہ اور نیا عہدنامہ شامل ہے۔

5۔ اِس عبارت کی قسم میں سے اوری گن حوالہ جات۔

6۔ دیگر میسوریٹک عبارتیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ عبارت کی قسم این، سی، ایل، ڈبلیو، 33 ہیں۔

ب۔ شمالی افریقہ سے مغربی عبارت۔

1۔ شمالی افریقہ کے کلیسیائی راہبوں، ترتولین، قبرصی اور پُرانے لاطینی تراجم سے حوالہ جات۔

2۔ ایرینیس سے حوالہ جات

3۔ طاطین اور قدیم شامی تراجم سے حوالہ جات۔

4۔ کوڈیکس ڈی ''بیزائی'' اِس عبارت کی قسم کی تقلید کرتا ہے۔

ج۔ قسطنطنیہ سے مشرقی بیزنتائین Byzantine عبارت۔

1۔ یہ عبارت کی قسم 5,300 میسوریٹک عبارتوں میں سے 80% سے زیادہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

2۔ انطاکیہ سے شامی کلیسیائی راہبوں، کپادوسین (Cappadoceans)

کریسوستوم (Chrysostom) اور تھرڈوریت (Therdoret) کے حوالہ جات۔

3۔ کوڈیکس اے، صرف انجیلوں میں۔

4۔ کوڈیکس ائی (آٹھویں صدی) مکمل نئے عہد نامے کیلئے۔

د۔ چوتھی ممکنہ قسم فلسطین سے سیزرین (Caesarean) ہے۔

1۔ یہ بُنیادی طور پر صرف مرقس میں دکھائی دیتی ہے۔

2۔ اِس کی کُچھ شہادتیں پی 45 اور ڈبلیو ہیں۔

II۔ ''زیریں تنقید'' یا ''عبارتی تنقید'' کے مسائل و مفروضے۔

ا۔ کیسے فرق وقوع پذیر ہُوا۔

1۔ بے خیالی یا حادثاتی (وسیع اکثریت کے واقعات)

ا۔ ہاتھ سے نقل کرتے ہوئے نظر کا مبالغہ جس میں دوسری مرتبہ پڑھتے ہوئے دو مترادف الفاظوں کا سامنے آنا اور درمیانی تمام الفاظ کا ہذف ہوجانا (ہومئیو تیلیوتن homoioteleuton)۔

1۔ دوہرے حرف کے الفاظ یا ضرب اُلمثال کا نظر کے مبالغے سے ہذف ہونا (ہپلوگرافی haplography)

2۔ یونانی عبارت کی سطر یا ضرب اُلمثال کو دُہراتے ہوئے ذہنی مبالغہ (ڈائٹوگرافی dittography)۔

ب۔ زُبانی املا لکھتے ہوئے سننے میں مبالغہ جہاں غلط جوڑ وقوع ہوتے ہیں۔ اکثر غلط جوڑ ملتی جُلتی آواز والے یونانی لفظ کی آواز یا مفہوم دیتے ہیں۔

ج۔ ابتدائی یونانی عبارتوں میں کوئی باب یا آیات کی تقسیم نہیں ہوتی تھی نیز بہت کم یا نہ ہونے کے برابر ٹھہراؤ اور الفاظوں میں کوئی تقسیم نہ ہوتی تھی۔ مختلف الفاظ بناتے ہوئے حروف کی مختلف مقامات پر تقسیم ممکن تھی۔

2۔ دانستہ طور۔

ا۔ نقل کی گئی عبارت کی گرائمر کی قسم کو بہتر بنانے کیلئے تبدیلیاں کی گئیں۔

ب۔ عبارت کی دیگر بائبل کی عبارتوں سے ہم آہنگی بنانے کیلئے تبدیلیاں کی گئیں (متوازیت کی ہم آہنگی)۔

ج۔ دو یا زیادہ مطالعات کو ایک طویل مُشترکہ عبارت میں جوڑنے کیلئے تبدیلیاں کی گئیں (مرُکب)

د۔ عبارت میں ادراک مسئلے کو دُرست کرنے کیلئے تبدیلیاں کی گئیں (بحوالہ پہلا کرنتھیوں 11:27 اور پہلا یوحنا 5:7-8)۔

ر۔ کُچھ اضافی معلومات جیسے کہ تاریخی پس منظر یا عبارت کا مناسب ترجمہ ایک کاتب کی جانب سے حاشیہ میں درج کیا گیا جبکہ دوسرے کاتب کی جانب سے عبارت میں درج کیا گیا۔ (بحوالہ یوحنا 5:4)۔

س۔ عبارتی تنقید کا بُنیادی عقیدہ (فرق کے ہوتے ہوئے عبارت کے اصل مطالعے کو طے کرنے کیلئے منطقی راہنمائی)۔

1۔ اصل عبارت ممکنہ طور پر سب سے زیادہ بے سلیقہ اور گرائمر کی رُو سے غیر معمولی ہے۔

2۔ اصل عبارت ممکنہ طور پر سب سے مختصر ہے۔

3۔ قدیم عبارت اصل سے اپنی تاریخی قربت کی وجہ سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے جب کہ باقی سب مساوی ہیں۔

4۔ میسوریٹک عبارت جو کہ جغرافیائی طور پر انواع و اقسام کی ہیں، عام طور پر اصل مطالعے کی حامل ہوتی ہیں۔

5۔ مذہبی الہیاتی طور پر کمزور عبارتیں، خاص طور پر جو نُسخہ جات کی تبدیلی کے دورانیہ کی اہم مذہبی الہیاتی گفتگو سے مناسبت رکھتی ہے جیسے کہ پہلا یوحنا 5:7-8 میں تثلیث ترجیح کی حامل ہیں۔

6۔ وہ عبارت جو بہتر طور پر دیگر متفرقات کی بُنیاد کو بیان کر سکے۔

7۔ دو حوالے جو اِن تلاطم پیدا کرنے والے متفرقات کو متوازن ظاہر کرنے میں مدد کرتے ہیں درج ذیل ہیں۔

ا۔ جے ہیرلڈ گرین لی کی کتاب ''نئے عہد نامے کی عبارتی تنقید کا تعارف'' صفحہ 68 ''کوئی بھی مسیحی مذہبی الہیات قابل بحث عبارت پر منحصر نہیں ہے اور نئے عہد نامے کے طالبعلم کی خبردار رہتے ہوئے یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ اُس کی عبارت اصل الہامی طور سے زیادہ راسخ العتقاد اور مذہبی الہیاتی طور پر مضبوط ہونی چاہیئے''۔

ب۔ ڈبلیو اے کرسویل نے گریگ گیریسن کو برمنگھم کی خبر کے بارے میں بتایا کہ وہ (کرسویل) یقین نہیں رکھتا کہ بائبل میں ہر لفظ الہامی ہے ''کم از کم ہر لفظ جو جدید عوام کو مترجمین نے صدیوں پر محیط دیا ہے''۔ کرسویل کہتا ہے: ''میں خُود بھی عبارتی تنقید پر بہت بڑا یقین رکھنے والا ہوُں، جیسے کہ میں سمجھتا ہوُں کہ مرقس کے سولھویں باب کا آخری آدھا حصّہ خلاف شرع ہے الہامی نہیں ہے، یہ محض من گھڑت ہے۔۔۔ جب آپ اُن نُسخہ جات کا بہت پہلے سے موازنہ کرتے ہیں تو مرقس کی کتاب کے اختتامیے میں ایسی کوئی بات نہ تھی۔ کسی اور نے یہ شامل کی ہے۔۔۔۔'' بُزرگان ایس بی سی انیریٹنٹسٹ یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ یوحنا پانچ باب میں یسوع کے بیت حسدا کے حوض کے حوالے سے ''اضافہ'' کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ اور وہ یہوداہ اسکریوُتی کی خُودکشی کی مناسبت سے دو مختلف رائے کی بات کرتا ہے، کرسویل کہتا ہے ''اگر یہ بائبل میں ہے تو اِس کی تشریح بھی موجود ہے۔ اور بائبل میں یہوداہ کی خُودکشی کے دو حوالے ہیں''۔ کرسویل اضافہ کرتے ہُوئے کہتا ہے ''عبارتی تنقید اپنے آپ میں ایک دلچسپ سائنس ہے۔ یہ نہ ہی چند روزہ ہے نہ ہی بے تعلق ہے یہ قوت عمل رکھنے والی اور مرکزی ہے۔۔۔۔''

III۔ نُسخہ جاتی مسائل (عبارتی تنقید)

ا۔ مزید مطالعہ کیلئے تجویز کردہ ذرائع

1۔ آر، ایچ۔ ہیریسن کی کتاب: تنقید بائبل: تاریخی، ادبی اور عبارتی

2۔ برُوس ایم میٹزگر کی کتاب: نئے عہد نامے کی عبارت: اُس کی ترسیل، اخلاقی بگاڑ اور تجدید

3۔ جے ایچ گرینلی کی کتاب: نئے عہد نامے کی عبارتی تنقید کا تعارف

ضمیمہ سوئم

فرہنگ

متبنیٰ بنانے کا عقیدہ (Adoptionism) :

یہ یسوع کا خُدائی سے تعلق کا ایک ابتدائی نظریہ تھا۔ یہ بُنیادی طور پر دعویٰ کرتا ہے کہ یسوع ہر انداز میں ایک عام انسان تھا اور نیز بپتسمہ کے وقت خُدا کی طرف سے ایک مخصوص معنوں میں متبنیٰ بنایا گیا (بحوالہ متی 3:17 مرقس 1;11) یا اُس کے جی اُٹھنے پر (بحوالہ رومیوں 1:4)۔ یسوع نے ایسی مثالی زندگی گزاری کہ کسی مقام (بپتسمہ یا جی اُٹھنا) پر خُدا نے اُسے اپنا "متبنیٰ بیٹا" بنالیا (بحوالہ رومیوں 1:4 فلپیوں 2:9)۔ یہ ابتدائی کلیسیا اور آٹھویں صدی عیسوی کا اقلیتی نظریہ تھا۔ خُدا کے انسان بننے کے بجائے (مجسم ہونے کے) یہ اُلٹ ہو جاتا ہے اور اب انسان خُدا بنتا ہے۔

یہ الفاظ میں بیان کرنا مُشکل ہے کہ کیسے یسوع، خُدا بیٹا، پہلے سے موجود خُدائی کو مثالی زندگی کی بنا پر نوازا جاتا ہے یا انعام کیا جاتا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی خُدا تھا تو کیسے اُسے نوازا جا سکتا ہے؟ اگر اُس میں پہلے سے موجود الٰہی فضل تھا تو کیسے اُس کی اور عزت افزائی کی جا سکتی ہے؟ حالانکہ یہ ہمارے لئے سمجھنا مُشکل ہے۔ لیکن باپ کسی حد تک خاص معنوں میں یسوع کو باپ کی مرضی کی کامل تکمیل کرنے پر نوازتا ہے۔

مکتبہ اسکندریہ (Alexendrian School) :

بائبل کے ترجمے کا یہ طریقہ اسکندریہ، مصر میں دوسری صدی عیسوی میں قائم ہُوا تھا۔ یہ فیلو Philo کا بائبل کے ترجمے کا اصُول استعمال کرتا تھا۔ فیلو افلاطون کا شاگرد تھا۔ یہ اکثر تمثیلی طریقہ کار کہلاتا ہے۔ یہ کلیسیا میں اصلاح کے دور تک رائج تھا۔ اِس کے سب سے اہل محرک اوریگن اور اگسٹین تھے۔ دیکھیئے موئیسس سیلوا (Moises Silva) "کیا کلیسیا بائبل کو غلط پڑھتی ہے؟ (نصابی 1987)

اسکندریائی نُسخہ (Alexandrinus) :

یہ پانچویں صدی کا اسکندریہ مصر سے یونانی نُسخہ جس میں پُرانا عہدنامہ، اسفار محرفہ اور زیادہ تر نیا عہدنامہ شامل تھا۔ یہ ہماری مکمل یونانی نئے عہدنامے (ماسوائے متی، یوحنا اور دوسرا کرنتھیوں کے کُچھ حصّوں کے) کیلئے ایک بڑی اہم گواہی ہے۔ جب یہ نُسخہ جسے "اے" کا درجہ دیا جاتا ہے اور نُسخہ جو "بی" (ویٹی کن سے متعلقہ) کہلاتا ہے کسی مطالعہ پر مُتفق ہوتے ہیں تو کئی اطوار سے زیادہ تر عُلما کی جانب سے اصل متصور کیا جاتا ہے۔

تمثیل (Allegory) :

یہ بائبل کے ترجمے کی وہ قسم ہے جو بُنیادی طور اسکندریائی یہودیت میں قائم ہُوئی۔ اِسے اسکندریہ کے فیلو کے توسط سے پزیرائی ملی۔ اِس کی بُنیادی توجہ کلام کو بائبل کا تاریخی پس منظر اور یا ادبی سیاق وسباق کو نظرانداز کرتے ہُوئے مقامی ثقافت یا فلسفانہ نظام سے مطابقت کرنے کی خواہش رکھنا ہے۔ یہ بائبل کی ہر عبارت کے پس پردہ مخفی یا روحانی معنوں کی تلاش کرتی ہے۔ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یسوع نے متی 13 اور پولوس نے گلتیوں 4 میں سچائی بیان کرنے کیلئے تمثیل کا استعمال کیا۔ یہ بحر کیف واقعاتی صُورت میں تھیں نہ کہ مکمل طور تمثیلی۔

تحلیلی اسلوُب کی فرہنگ (Analytical lexicon) :

یہ تحقیق کے آلے کی ایک قسم ہے جو ہمیں نئے عہدنامے میں ہر قسم کی یونانی صُورت کی نشاندہی کے اہل کرتی ہے۔ یہ یونانی حروف تہجی کی ترتیب میں اقسام اور بُنیادی تعریفوں کا مجموعہ ہے۔ بین التوازی خط کے ترجمے کے اتفاق میں یہ غیر یونانی مطالعاتی ایمانداروں کو نئے عہدنامہ کی یونانی گرائمر اور ترتیبی صُورت کے تجزیئے کا اہل کرتا ہے۔

بائبل کی ترتیب (Analogy of Scripture) :

یہ ایک ضرب اُلمثال ہے جو اِس نظریئے کو بیان کرتی ہے کہ بائبل مکمل طور خُدا کا الٰہی کلام ہے اور اِس لئے یہ متنازیہ نہیں بلکہ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ یہ پہلے سے قیاسی تصدیق اِس کے متوازی حوالوں کا بائبل کی عبارت کے ترجمے میں استعمال کیلئے بُنیاد ہے۔

ابہام (Ambiguity):

یہ اُس غیر یقینی کا حوالہ ہے جو تحریری دستاویز کے نتیجے میں ہوتا ہے جب دو یا زیادہ ممکنہ مفہوم ہوں یا جب دو یا زیادہ چیزوں کا ایک ہی وقت میں حوالہ دیا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یوحنا بامقصد ابہام استعمال کرتا ہے ۔(دُوہرے بیانات)

انسانی خصُوصیات سے متعلقہ (Anthropomorphic):

مفہوم ''ایسی خصُوصیات کا حامل ہونا جو انسانوں سے متعلق ہوں''۔ یہ اصطلاح ہماری خُدا کے بارے میں مذہبی زُبان کے بیان کے استعمال کیلئے ہے۔ یہ انسانیت کیلئے یونانی اصطلاح سے نکلی ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہم خُدا کے بارے میں یُوں بات کرتے ہیں جیسے وہ بھی کوئی انسان ہو۔ خُدا کو اُن مادی، سماجی اور نفسیاتی اصطلاحات میں بیان کیا جاتا جو انسانوں سے مناسبت رکھتی ہیں (بحوالہ پیدائش 3:8 پہلا سلاطین 22:19-23) ۔ یہ یقینی طور محض ایک ترتیب ہے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسی اقسام یا اصطلاحات انسانوں کے علاوہ نہیں ہیں جو ہم استعمال کر سکیں۔ اِس لئے ہمارا خُدا سے متعلقہ علم حالانکہ سچائی ہے مگر محدود ہے۔

مکتبہ انطاکیہ (Antiochian School):

یہ اسکندریہ مصر کے تمثیلی طریقہ کار کے ردِعمل کے طور تیسری صدی عیسوی میں انطاکیہ شام میں قائم ہونے والا بائبل کے ترجمے کا طریقہ کار ہے۔ اِس کا بُنیادی مقصد بائبل کے تاریخی مفہوموں پر توجہ دینا تھا۔ یہ بائبل کا ایک عام انسانی ادب کے طور ترجمہ کرتا ہے۔ یہ مکتبہ اِس بحث میں پھنس گیا کہ آیا مسیح کے دو اوصاف تھے۔(نیسٹوریانزم Nestorianism) یا ایک وصف (مُکمل طور پر انسان اور مُکمل طور پر خُدا)۔ اِسے رومن کاتھولک کلیسیا کی جانب سے بدعتی ہونے کا لیبل لگا اور بالآخر فارس کو منتقل ہو گیا مگر مکتبہ کچھ معنی ضرور رکھتا تھا۔ اِس کا بُنیادی شرعی اصُول بعد میں کلاسیکل پروٹیسٹنٹ اصلاح کرنے والوں (لُوتھر اور کیلون) کے ترجمے کے اصُول بنے۔

تقابلی (Antithetical) :

یہ تین تشریحی اصطلاحات میں سے ایک ہے جو عبرانی شاعری کی سطور کے درمیان تعلق کو ظاہر کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ یہ اُن شاعری کی سطور سے مناسبت رکھتی ہیں جو مفہوم میں اُلٹ ہیں (بحوالہ امثال 10:1،15:1)۔

مُکاشفائی ادبی علوم (Apocalyptic literature):

یہ قوی ترجیحی الامکان بلکہ مُنفرد طور یہودی طرزِ فن تھا۔ یہ مخفی قسم کا رسم الخط تھا جو بیرونی غیر مُلکی قوتوں کا یہودیوں پر یلغار اور قبضے کی صُورتحال میں استعمال ہوتا تھا۔ یہ فرض کرتا تھا کہ شخصی، اور گُناہ کا کفارہ ادا کرنے والا خُدا دُنیا کے واقعات کو خُود ہی تخلیق کرتا تھا اور اختیار رکھتا تھا اور یہ کہ قوم بنی اسرائیل اُس کیلئے خاص توجہ اور اہمیت کی حامل تھی۔ یہ ادبی علوم خُدا کے خاص منصوبوں کے وسیلے سے انتہائی فتح کا وعدہ دیتا ہے۔

یہ بہت سی مخفی اصطلاحات کے ساتھ بہت زیادہ علامتی اور خیالی ہے۔ یہ اکثر سچائی کا اظہار رنگوں، عددوں، رویا، خوابوں، فرشتوں کے پیغامات، خفیہ اشاراتی الفاظ اور اکثر نیکی اور بدی کے درمیان واضح مخالفت سے کرتا تھا۔

اِس طرزِ فن کی چند مثالیں درج ذیل ہیں: (1) پُرانے عہدنامے میں حزقی ایل (ابواب 12-7)، دانی ایل (ابواب 12-7)، زکریاہ ، اور (2) نئے عہدنامے میں متی 24 مرقس 13 دُوسرا تھسلنیکیوں 2 اور مُکاشفہ۔

دلائل سے ثابت کرنے والا (والے) {Apologist (Apologetics)} :

یہ یونانی اساس ''قانونی دفاع'' سے نکلا ہے۔ یہ مذہبی الہیات میں خاص نظم وضبط ہے جو مسیحی ایمان کیلئے بُنیادی وجوہات اور ثبوت فراہم کرنے کی تلاش میں رہتا ہے۔

پہلی فوقیت (A priori):

یہ بُنیادی طور پر اصطلاح ''پہلے سے فرض کر لینے'' کی مترادف ہے۔ اِس میں پہلے سے تسلیم کردہ تعریفوں، اصُولوں، اور حیثیتوں کیلئے منطق شامل ہوتا ہے جن کو سچ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ وہ ہیں جن کو بنا مُشاہدے یا تجزیئے کے تسلیم کر لیا جاتا ہے۔

اریوسیت (Arianism):

یہ تیسری اور ابتدائی چوتھی صدی عیسوی میں اسکندریہ مصر کی کلیسیا میں اریس (Arius) پر سبیٹرین کا رکن تھا۔ اُس کا دعویٰ تھا کہ یسوع پہلے سے موجود تھا مگر الٰہی فضل سے نہ تھا (یعنی

325 عیسوی) ہو گیا جو کئی برس تک چلتا رہا۔ اریوسیت مشرقی کلیسیا کا باضابطہ عقیدہ بن گیا۔ نکایئے Nicaea کی کونسل نے 325 عیسوی میں اریس کی مذمت کی اور خُدا بیٹے کی مکمل برابری اور خُدائی کا دعویٰ کیا۔

ارسطو(Aristotle) :

یہ قدیم یونان کا ایک عظیم فلسفہ دان تھا، افلاطون کا شاگرد تھا اور اسکندر اعظم کا اُستاد تھا۔ اُس کا اثر آج بھی دُنیائے عالم کی جدید تحقیقوں میں عمل دخل رکھتا ہے۔ یہ اِس لئے کہ وہ علم بذریعہ مُشاہدات اور درجہ بندی پر زور دیتا تھا۔ اور یہ سائنسی طریقہ کار کا ایک اہم عقیدہ تھا۔

قلمی مسودات(Autographs):

یہ بائبل کی اصل تحریر کو نام دیا گیا ہے۔ یہ اصلی، قلمی نُسخہ جات تمام تر گُم ہو چُکے ہیں۔ محض نقلوں کی نقلیں موجود ہیں۔ یہ عبرانی و یونانی نُسخہ جات اور قدیم ترجموں میں بہت سے عبارتی تفرقات کی بُنیاد ہے۔

بیزائے(Bezae):

یہ چھٹی صدی عیسوی کا یونانی اور لاطینی نُسخہ ہے۔ یہ درجہ بندی میں ''ڈی'' کہلاتا ہے۔ اِس میں انجیلیں، اعمال کی کتاب اور کُچھ عام خطوط ہیں۔ یہ لاتعداد کاتبی اضافوں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ کنگ جیمز ورژن کے پس پُشت اہم یونانی نُسخہ کی روایت ''عبارتی ادخال'' کی بُنیاد بنتا ہے۔

تعصب پیدا کرنا(Bias):

یہ کسی شے یا نُکتہ نظر کی طرف مضبوط رغبت بیان کرنے کیلئے ایک اصطلاح کے طور استعمال ہوتی ہے۔ یہ ایک تناظر ہے جس میں کسی خاص شے یا نُکتہ نظر کیلئے بے لاگ رویہ ناممکن ہے۔ یہ ایک متعصب حیثیت ہے۔

بائبل سے متعلقہ اختیار(Biblical Authority):

یہ اصطلاح بہت ہی مخصوص مفہوم میں استعمال ہُوئی ہے۔ یہ اُس آگہی کی تعریف کے طور پر بیان کی جاتی ہے کہ جو اصل مُصنف نے اپنے دور میں کہا تھا اور یہ سچ آج ہمارے دور میں عمل پذیر ہو رہا ہے۔ بائبل سے متعلقہ اختیار کو یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایسا نُکتہ نظر رکھنا کہ بائبل ہماری واحد راہنمائی کا ذریعہ اور اختیار ہے۔ جب کہ موجودی غیر مناسب تراجم کی روشنی میں، میں نے بائبل کو نظریہ تک محدود رکھا ہے جیسے کہ تاریخی گرائمر کے طریقہ کار کے عقائد نے ترجمہ کیا ہے۔

شرع(Canon):

یہ اُن تحریروں کو بیان کرنے کیلئے اصطلاح ہے جو یقینی طور پر مکمل الٰہی ہیں۔ یہ دونوں پُرانا عہدنامہ اور نیا عہدنامہ کے کلام کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

مسیح پر مرکوز(Christocentric):

یہ اصطلاح مسیح کی مرکزیت بیان کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ میں نے اِس کو اِس نظریئے کے توسط سے استعمال کیا ہے کہ یسوع تمام بائبل کا خُداوند ہے۔ پُرانا عہدنامہ اُس کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہ خُود ہی تکمیل اور منزل ہے (بحوالہ متی 5:17-48)۔

تفسیر / تبصرہ(Commentry):

یہ خاص قسم کی تحقیقی کتاب ہے۔ یہ بائبل کی کتاب کا عمومی پس منظر دیتی ہے۔ اِس کے علاوہ یہ کتاب کے ہر حصّے کا مفہوم بھی بیان کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ کُچھ استعمال پر زور دیتے ہیں جبکہ کُچھ عبارت پر اور زیادہ تکنیکی انداز میں توجہ دیتے ہیں۔ یہ کتابیں مدد دیتی ہیں مگر تب استعمال کرنی چاہئیں جب کسی نے اپنا ذاتی بُنیادی مطالعہ مُکمل کر لیا ہو۔ تبصرہ نگار کی تشریح کبھی غیر تنقیدانہ طور پر تسلیم نہیں کرنی چاہیئے۔ مختلف تفسیروں کا مختلف الٰہیاتی پہلوؤں کی روشنی میں موازنہ عموماً مددگار رہتا ہے۔

ہم آہنگی(Concordance):

یہ بائبل کے مُطالعہ کیلئے ایک قسم کا تحقیقی آلہ ہے۔ یہ پُرانے و نئے عہدنامے میں ہر لفظ کے واقعہ ہونے کی فہرست دیتا ہے۔ یہ درج ذیل کئی انداز میں معاونت کرتا ہے: (1) کسی عبرانی یا یونانی لفظ کا تعین کرنا جو کسی خاص انگریزی لفظ کے پس پُشت موجود ہے۔

(2) ایسے حوالوں کا موازنہ کرنا جہاں دونوں عبرانی و یونانی الفاظ استعمال ہُوئے ہیں (3) جہاں دو مختلف عبرانی یا یونانی اصطلاحات کا ایک ہی انگریزی لفظ سے ترجمہ ہُوا ہے اُسے

ظاہر کرنا (4) مخصُوص مُصنفین یا کتابوں میں مخصُوص الفاظ کے استعمال کی تعداد کو ظاہر کرنا (5) کسی کو بائبل میں کوئی حوالہ تلاش کرنے میں مدد دینا (بحوالہ والٹر کلارک کی کتاب ''کیسے یونانی مطالعاتی معاونت سے نئے عہدنامے کو استعمال کیا جائے'' صفحات 55-54)۔

بحیرہ مُردار کے کاغذوں کا پلندہ (Dead Sea Scrolls) :

یہ عبرانی اور آرامی میں لکھی گئی قدیم عبارتوں کے سلسلے کا حوالہ ہے جو 1947 میں بحیرہ مُردار میں دریافت ہُوئے۔ یہ پہلی صدی عیسوی کی فرقہ ورانہ یہودیت مذہبی لائبریریاں تھیں ۔رومی قبضے کے دباؤ اور ساٹھ کی دہائی کی تشدد پسند جنگوں نے اُنہیں مجبُور کیا کہ وہ ان کاغذوں کے پلندوں کو مٹی کے برتنوں میں دفن کرکے غاروں یا سوراخوں میں چُھپا دیں۔ انہوں نے ہمیں پہلی صدی کے فلسطین کے تاریخی پس منظر کو سمجھنے میں مدد دی ہے اور میسوریٹک عبارت کی تصدیق کی ہے کہ وہ دُرست ہیں کم از کم قبل از مسیح کے دور تلک۔ یہ اختصارے "DSS" سے شناخت رکھتے ہیں۔

استخراجی (Deductive) :

یہ منطق یا دلیل کا طریقہ کار عام اصُولوں سے خاص استعمال تک اسبابی ذرائع سے حرکت کرتا ہے۔ یہ استقرائی دلیل سے اُلٹ ہے جو سائنسی طریقہ کار یعنی مُشاہدہ کئے گئے اجزا سے نتائج (مفروضوں) تک حرکت کرنے کی عکاسی ہے۔

مقامی زُبان سے متعلقہ (Dialectical):

یہ دلائل کا طیقہ کار ہے جہاں وہ جو برعکس یا خلاف قیاس دکھائی دیتا ہے اُسے باہم کھچاؤ میں رکھتے ہوُئے ایسے ایک کرنے والے جواب کی تلاش کرنا ہے جو قول محال کے دونوں رُخ رکھتا ہو۔ بہت سی بائبل سے متعلقہ مذہبی تعلیم میں مُقامی زُبان سے متعلقہ ملاپ، قضاوقدر۔۔۔ آزادمرضی ،تحفظ۔۔۔ مُستقل مزاجی؛ ایمان۔۔۔ کام؛ فیصلے۔۔۔ شاگردی؛ مسیحی آزادی۔۔۔ مسیحی ذمہ داری ہے۔

تقسیم (Diaspora):

یہ تکنیکی یونانی اصطلاح فلسطینی یہودی اُن دوُسرے یہودیوں کیلیئے استعمال کرتے تھے جو وعدے کی سرزمین کی جُغرافیائی حدوں سے باہر رہتے تھے۔

قوت عمل رکھنے والی برابری (Dynamic Equivalent):

یہ بائبل کے ترجمے کا مفروضہ ہے۔ بائبل کا ترجمہ مُستقل ''لفظ بہ لفظ'' خط و کتاب کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے جہاں ایک انگریزی لفظ ہر عبرانی یا یونانی لفظ کیلیئے فراہم کیا جائے اُس تشریح کیلیئے جہاں محض خیال کا ترجمہ اصل الفاظ یا تشریح کو نظرانداز کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ اِن دونوں مفروضوں کے بیچ ''قوت عمل رکھنے والی برابری'' ہے جو اصل عبارت کو سنجیدگی سے لیتی ہے مگر اس کا ترجمہ جدید گرائمر کی صُورت اور محاورات میں کرتی ہے۔ تراجم کے اِن مختلف مفروضوں پر حقیقی موثر گفتگو فی اور سٹیوارٹ کی کتاب ''بائبل اپنی پوُری قدروقیمت کیساتھ کیسے پڑھی جائے'' صفحہ 35 اور رابرٹ بریچر کے TEV کے تعارف میں پائی جاتی ہے۔

چُننے والا (Eclectic):

یہ اصطلاح عبارتی تنقید کے توسط سے استعمال ہوتی ہے۔ یہ مختلف یونانی نُسخہ جات میں سے مُطالعہ چُننے کے عمل کا حوالہ ہے تاکہ اُس عبارت تک پہنچا جاسکے جو اصل قلمی نُسخے سے قریب تر تصور کی جاتی ہے۔ یہ اُس تاثر کو مُسترد کرتا ہے کہ کوئی بھی یونانی نُسخے کا خاندانی جزو اصل ہی ہوتا ہے۔

ذاتی تشریح (Eisegesis):

یہ تشریح کا اُلٹ ہے۔ اگر تشریح اصل مُصنف کے مقصد میں سے ''باہر نکلتی'' ہے تو یہ اصطلاح یوُں مفہوم دیتی ہے کہ کسی بیرونی رائے یا نظریہ پر ''اندرونی ردعمل''۔

لسانیات (Etymology) :

یہ الفاظی تحقیق کا ایک پہلو ہے جو لفظ کا اصل مطلب معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اِس بُنیادی مفہوم سے، خصُوص استعمال آسانی سے شناخت کیا جاسکتا ہے۔ ترجمے میں لسانیات اہم مرکز نہیں ہوتا بلکہ الفاظ کا استعمال اور ہم عصر مفہوم ہوتا ہے۔

تشریح (Exegesis):

یہ خاص حوالے کے ترجمے کی مشق کیلیئے ایک تکنیکی اصطلاح ہے۔ اِس کا مطلب ہے ''باہر نکالنا'' (عبارت میں سے)۔ یہ مفہوم دیتے ہوُئے کہ ہمارا مقصد اصل مُصنف کے مقصد کو

تاریخی پس منظر، ادبی سیاق وسباق، نحوعلم اور ہم عصر الفاظ کے مطلب کو جاننا ہے۔

طرز فن(Genre):

یہ فرانسیسی اصطلاح ہے جو مختلف اقسام کے ادبی مواد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اصطلاح کا مرکز ادبی صُورتوں کی درجات میں تقسیم ہے جو مُشترکہ خصُوصیات مثلاً تاریخی تذکرہ، شاعری، امثال، مُکاشفائی اور شرعی کی شراکت کرتے ہیں۔

راسخ الاعتقادی(Gnosticism):

اِس بدعت کے متعلق ہمارا زیادہ تر علم دوُسری صدی عیسوی کی راسخ الاعتقاد تحریروں سے آتا ہے۔ جب کہ پہلی صدی عیسوی اور اُس سے پہلے بھی ابتدائی نظریات موجود تھے۔

کُچھ بیان کردہ عقیدے جو ولینٹین اور سیرنتھین راسخ الاعتقادی(Valentian and Cerinthian Gnosticism) سے متعلقہ درج ذیل ہیں: (1) مادہ اور روُح شریک ازلی ہیں (موجودیت کا دُہراپن)۔ مادہ بدی ہے اور روُح اچھائی ہے۔ خُدا جو کہ روُح ہے کبھی بھی بدی کے مادے کو تہہ کرتے ہُوئے براہ راست شامل نہیں ہوسکتا۔ (2) خُدا اور مادے کے درمیان یہاں ظہور پذیری ہے (مُدتی یا فرشتانہ درجے پر)۔ آخری یا ادنا ترین پُرانے عہدنامے کا یہواہ ہے جس نے کائنات کی تخلیق کی۔ (3) یسوع کا بھی یہواہ کی طرح ظہور ہوا تھا مگر اعلیٰ پیمانے پر سچے خدا سے قریب تر ہوتے ہوئے۔ کُچھ اُسے اعلیٰ ترین کا درجہ دیتے ہیں مگر پھر بھی خُدا سے کُچھ کم تر اور یقینی طور مُتجسد خُدا ئی نہیں (بحوالہ یوحنا 1:14)۔ چونکہ مادہ بدی ہے پس یسوع انسانی جسم رکھتے ہوُئے الٰہی نہیں ہوسکتا۔ وہ روحانی طور مُجسم ہوُا (بحوالہ پہلا یوحنا 6-1:1-3;4:1)اور

(4) نجات حاصل کرنا یسوع پر ایمان رکھتے ہوُئے اور خاص علم رکھتے ہوئے جو خاص لوگ ہی جانتے ہیں۔ آسمانی درجات منزلت سے گُزرنے کیلئے علم (شناختی لفظ) چاہیئے تھا۔ خُدا تک پہنچنے کیلئے یہودی شرع بھی ضروری تھی۔ راسخ الاعتقاد جھوٹے اُستاد دو مختلف اخلاقی نظاموں کی وکالت کرتے تھے: (1) کُچھ کے نزدیک، طرز زندگی مکمل طور پر نجات سے متعلقہ نہ تھی۔ اُن کے نزدیک نجات اور روحانیت پوشیدہ علم (شناختی لفظ) میں فرشتانہ درجات منزلت کا غلاف لئے تھیں یا (2) دوُسروں کیلئے طرز زندگی نجات کیلئے ضروری امر تھا۔ وہ سچی روحانیت کے ثبوت کیلئے پرہیز گار طرز زندگی پر زور دیتے تھے۔

تشریح وتاویل(Hermeneutics):

یہ اُس اصُول کیلئے تکنیکی اصطلاح ہے جو تشریح کی رہنمائی کرتی ہے۔ یہ دونوں طور ایک خاص رہنمائی اور ایک فن اتحفہ ہے۔ بائبل سے متعلقہ یا مقدس تشریح وتاویل عام طور دو اقسام میں تقسیم ہوتی ہے: عام اصول اور خاص اصُول۔ یہ بائبل میں پائے جانے والے مختلف اقسام کے مواد سے مناسبت رکھتی ہے۔ ہر مختلف قسم (طرز فن) کی اپنی ذاتی مُنفرد رہنمائی ہوتی ہے مگر ترجمے وتشریح کے کُچھ مُشترکہ طریقہ کار اور تعلاّت کی بھی شراکت کرتے ہیں۔

اعلیٰ تنقید(Higher Criticism):

یہ بائبل سے متعلقہ تشریح کا طریقہ کار ہے جو کسی خاص بائبل کی کتاب کے تاریخی پس منظر اور ادبی ساختوں پر توجہ دیتا ہے

محاورہ(Idiom):

یہ لفظ مختلف ثقافتوں میں پائے جانے والی ضرب اُلمثالوں کیلئے استعمال ہوتا ہے جن کے خاص معنی ہوتے ہیں اور جو انفرادی اصطلاح کے عمومی مطلب سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ کُچھ جدید مثالیں درج ذیل ہیں: ''یہ پُر وقار طور پر اچھا تھا'' یا ''تُم نے تو مُجھے مار ہی دیا''۔ بائبل میں بھی اس قسم کے ضرب اُلمثال ہوتے ہیں۔

معرفت(Illumination):

یہ اُس نظریئے کو دیا جانے والا نام ہے کہ خُدا نے انسان سے باتیں کیں۔ پوُرا نظریہ اکثر تین اصطلاحات سے ظاہر ہوتا ہے: (1) مُکاشفہ ۔۔۔ خُدا نے انسانی تاریخ میں کام کیا، (2) الٰہیت ۔۔۔ اُس نے اپنے کاموں کی مناسب تشریح اور اُن کے مفہوم کیلئے کُچھ چُنے ہُوئے لوگوں کو دیا کہ وہ انسانوں کیلئے اُس کا اندراج کریں اور (3) معرفت ۔۔۔ اُس نے اپنی پاک روح معاونت کیلئے دی تاکہ انسان اُس کے پوشیدہ بھیدوں کو سمجھ سکے۔

استقرائی(Inductive):

یہ منطق یا دلائل کا طریقہ کار ہے جو تفصیلات سے مکمل تلک سفر کرتا ہے۔ یہ جدید سائنس کا تجرباتی طریقہ کار ہے۔ یہ بُنیادی طور پر ارسطو کا طریقہ کار ہے۔

بین ال متوازیت(Interlinear):

اصل بائبل کی زُبان کے زیرِتحت رکھتا ہے۔ یہ آلہ تحلیلی اسلوب کی فرہنگ کے ساتھ ملکر عبرانی اور یونانی کی بُنیادی تعریف اور صُورتیں دیتا ہے۔

الہیت (Inspiration):

یہ وہ نظریہ ہے کہ خُدا انسانوں سے بات کرتا تھا یعنی بائبل کے مُصنفین کو اُس کے مُکاشفہ کے دُرست اور واضح اندراج کیلئے رہنمائی کرتا تھا۔ پُورا نظریہ عموماً تین اصطلاحات سے ظاہر ہوتا ہے۔(1) مُکاشفہ۔۔۔خُدا نے انسانی تاریخ میں کام کیا،(2) الہیت۔۔۔اُس نے اپنے کاموں کی مناسب تشریح اور اُن کے مفہوم کیلئے کُچھ چُنے ہُوئے لوگوں کو دیا کہ وہ انسانوں کیلئے اُس کا اندراج کریں اور (3) معرفت۔۔۔اُس نے اپنی پاک روح معاونت کیلئے دی تا کہ انسان اُس کے پوشیدہ بھیدوں کو سمجھ سکے۔

بیان کرنے کی زُبان (Language of description):

یہ محاورات کی مناسبت کیساتھ استعمال ہوتا ہے جس میں پُرانا عہدنامہ لکھا گیا ہے۔ یہ ہماری دُنیا کی اُس انداز میں بات کرتا ہے کہ کیسے حواس خمسہ کو چیزیں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ نہ تو سائنسی بیان کرنا تھا اور نہ ہی ایسا مطلب رکھتی تھی۔

شریعت (Legalism):

یہ رویہ اصُولوں اور روایات پر زیادہ زور دینے کی خُصوصیت رکھتا ہے۔ یہ ضابطوں پر انسانی کارکردگی کا خُدا کی جانب سے قبولیت کے ذریعے انحصار کی رغبت رکھتا ہے۔ یہ تعلقات کی کمتری اور کارکردگی کی فوقیت کی رغبت رکھتا ہے دونوں جو کہ گناہگار انسان اور پاک خُدا کے درمیان عہد کے تعلقات کے اہم پہلو ہیں۔

ادبی (Literal):

یہ انطاکیہ سے عبارتی مرکوز اور تاریخی تشریح و تاویل کے طریقہ کار کا ایک اور نام ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ تشریح میں انسانی زبان کے عام اور واضح مطلب شامل ہوتے ہیں حالانکہ یہ پھر بھی علامتی زبان کی موجودگی کی شناخت دیتا ہے۔

ادبی طرزِفن (Literary genre):

یہ مُختلف صُورتوں کا حوالہ ہے جو انسانی ذرائع ابلاغ میں وقوع پذیر ہوتی ہیں جیسے کہ شاعری یا تاریخی کہانی۔ ادب کی ہر ایک قسم میں تمام تحریری ادب کیلئے عام اصُولوں کے اضافے کیساتھ اپنا خاص تشریح و تاویل کا طریقہ کار ہوتا ہے۔

ادبی اکائی (Literary unit):

یہ بائبل کی کتاب کی اہم اُفکاری تقسیم کا حوالہ ہے۔ یہ چند آیات، پیروں یا ابواب پر مُشتمل ہوسکتا ہے۔ یہ مرکزی موضوع کیساتھ ایک خُودذاتی اکائی ہے۔

زیریں تنقید (Lower criticism):

دیکھیئے ’’عبارتی تنقید‘‘

نُسخہ جات (Manuscript):

یہ اصطلاح یونانی نئے عہدنامے کی مختلف نقول سے مناسبت رکھتی ہے۔ عموماً یہ درج ذیل طور مختلف اقسام میں تقسیم ہوتی ہے۔(1) مواد جس پر لکھا جاتا ہے (درختوں کی چھال یا چمڑا) یا (2) تحریر کی از خُود قسم (تمام بڑے حروف یا مسلسل نُسخہ)۔ اِس کیلئے اختصارہ "MS" بطور واحد اور "MSS" بطور جمع استعمال ہوتا ہے۔

میسوریٹک عبارت (Masoretic Text):

یہ نویں صدی عیسوی کے پُرانے عہدنامے کے عبرانی نُسخہ جات کا حوالہ ہے جو یہودی عُلما کی نسلوں نے تیار کیئے اور جن میں حرف علت کے نُکات اور دیگر عبارتی علامتیں ہوتی تھیں۔ یہ ہمارے انگریزی کے پُرانے عہدنامے کی بُنیادی عبارت بناتے ہیں۔ اِس کی عبارت تاریخی طور پر MSS سے مصدقہ ہے خاص طور پر یسعیاہ جو کہ بحیرہ مُردار کے کاغذی پلندوں سے بھی عیاں ہے۔ اِس کا اختصارہ "MT" ہے۔

علم بیان کی صفت (Metonymy):

یہ بول چال کی ایک شکل ہے جس میں کسی ایک چیز کا نام اُس سے منسلک کسی اور چیز کو ظاہر کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ’’ہانڈی پک رہی ہے‘‘ جس کا اصل مطلب یہ ہے کہ ہانڈی کے اندر موجود چیز پک رہی ہے۔

موراتورین حصّے (Muratorian Fragments):

یہ نئے عہدنامے کی شرعی کتابوں کی فہرست ہے۔ یہ روم میں 200 عیسوی میں لکھی گئی۔ یہ اُنہیں ستائیس کتابوں کی بات کرتے ہیں جو پروٹسٹنٹ نئے عہدنامے میں ہیں۔ یہ واضح ظاہر کرتے ہیں کہ رومن سلطنت کے مختلف حصّوں میں مقامی کلیسیاؤں نے چوتھی صدی کی اہم کلیسیائی کونسلوں کے سامنے اپنی شرع کو عملی طور پر اپنی مرضی موافق ترتیب دیا تھا۔

قُدرتی مُکاشفہ (Natural revelation):

یہ خُدا کے انسان پر ذاتی اظہار کی ایک قسم ہے۔ اِس میں قُدرتی ترتیب (رومیوں 20-1:19) اور اخلاقی ہوشمندی (رومیوں 15-2:14) شامل ہے۔ اِس کا ذکر زبُور 6-19:1 اور رومیوں 2-1 میں ہُوا ہے۔ یہ خاص مُکاشفہ سے فرق ہے جو کہ خُدا کا بائبل میں خاص ذاتی ظاہر ہونا اور اعلیٰ طور ناصرت کے یسوع میں ہے۔

اِس الہیاتی قسم کا دوبارہ مسیحی سائنسدانوں کے مابین ''قدیم زمین'' کی تحریک میں زور دیا گیا ہے (مثلاً ہیوگ راس کی تحاریر)۔ وہ اِس قسم کو اِس دعویٰ کیلئے استعمال کرتے تھے کہ تمام سچائی خُدا کی سچائی ہے۔ فطرت خُدا کے بارے علم کیلئے ایک کھلا دروازہ ہے؛ یہ خاص مُکاشفہ (بائبل) سے مختلف ہے۔ یہ جدید سائنس کو قُدرتی ترتیب پر تحقیق کی آزادی کی اجازت دیتی ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک شاندار نیا موقع ہے جدید سائنسی مغربی دُنیا کی گواہی کا۔

نیستوری نازم (Nestorianism):

نیستوریس پانچویں صدی عیسوی میں قسطنطنیہ کا کاہن اعظم تھا۔ اُس نے شامی انطاکیہ میں تربیت پائی اور تصدیق کی کہ یسوع کی دو فطری صفات تھیں ایک مکمل طور پر انسانی اور ایک مکمل الہی۔ یہ نظریہ اسکندریہ کے راسخ الاعتقاد ایک فطری صفت کے نظریہ سے نکلا ہے۔ نیستوریس کا اہم خوف لقب ''خُدا کی ماں'' تھا جو مریم کو دیا گیا۔

نیستوریس کو اسکندریہ کے سیرل کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور پُر معنی طور پر اپنی زاتی انطاکیہ کی تربیت کی طرف سے بھی۔ انطاکیہ بائبل سے متعلقہ تراجم کے حوالے سے گرائمر کی عبارتی رسائی کا بڑا مرکز تھا جب کہ اسکندریہ چہارتہی (تمثیلی) تراجم کے مکاتب کا بڑا مرکز تھا۔ نیستوریس کو بالآخر دفتر سے خارج کر دیا گیا اور جلاوطن کر دیا گیا۔

اصل مُصنف (Original author):

یہ بائبل کے حقیقی مُصنفین یا لکھاریوں کا حوالہ ہے۔

پیپری (Papyri):

یہ ایک طرح کا مصر سے تحریری مواد تھا۔ یہ دریائی نرسل سے بنتا تھا۔ یہ وہ مواد ہے جس پر ہمارے یونانی نئے عہدنامے کی قدیم نقول لکھی گئیں۔

متوازی حوالے (Parralel passages):

یہ اُس نظریئے کا حصّہ ہیں کہ تمام بائبل خُدا کا الہام ہے اور اس لئے اپنی قول محال کی سچائیوں کی بہتر ترجمان اور توازن ہے۔ یہ اُس میں بھی مددگار ہوتی ہے جب کوئی کسی غیر واضح یا مبہم قطعے کے ترجمے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ کسی کو مطلوبہ موضوع اور علاوہ ازیں مطلوبہ موضوع کے بائبل کے پہلوؤں پر واضح حوالے کی تلاش میں بھی معاونت کرتا ہے۔

مفصل بیان (Paraphrase):

یہ بائبل کے ترجمے کے مفروضے کا نام ہے۔ بائبل کا ترجمہ مُستقل ''لفظ بہ لفظ'' خط و کتاب کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے جہاں ایک انگریزی لفظ ہر عبرانی یا یونانی لفظ کیلئے فراہم کیا جائے اُس تشریح کیلئے جہاں محض خیال کا ترجمہ اصل الفاظ یا تشریح کو نظر انداز کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ اِن دونوں مفروضوں کے بیچ ''قوت عمل رکھنے والی برابری'' ہے جو اصل عبارت کو سنجیدگی سے لیتی ہے مگر اِس کا ترجمہ جدید گرائمر کی صُورت اور محاورات میں کرتی ہے۔

تراجم کے اِن مختلف مفروضوں پر حقیقی موثر گفتگو فی اور سٹیوارٹ کی کتاب ''بائبل اپنی پُوری قدر و قیمت کیساتھ کیسے پڑھی جائے'' صفحہ 35۔

پیرا (Paragraph):

یہ نثر میں بُنیادی ترجمہ کی ادبی اکائی ہے۔ اِس میں ایک مرکزی سوچ اور اُس کی ترویج ہوتی ہے۔ اگر ہم اِسی پر ٹھہرے رہیں تو ہم نہ تو اِس کی اہمیت یا کمتری یا اصل مصُنف کے مقصد کو سمجھ پائیں گے۔

پیروشیالازم (Parochialism):

یہ اُن تعصّبات کا حوالہ ہے جو مقامی الہیاتی یا ثقافتی پس منظر میں مقید ہے۔ یہ بائبل سے متعلقہ سچائیوں اور اُن کے استعمال کی ثقافت سے پار فطرت میں شناخت نہیں کرتی۔

قولِ محال(Paradox):

یہ اُن سچائیوں کا حوالہ ہے جو بظاہر متضاد دکھائی دیتی ہیں مگر دونوں حقیقت ہوتی ہیں بحرحال ایک دوسرے سے الجھاؤ میں ہوتی ہیں۔ وہ سچائی کے دونوں رُخ نمایاں کرتے ہوئے منظر کشی کرتی ہیں۔ بہت سی بائبل سے متعلقہ سچائیاں قولِ محال یا مقامی زبان سے متعلقہ جوڑوں میں پیش کی گئی ہیں۔ بائبل سے متعلقہ سچائیاں تنہا ستارے نہیں ہیں بلکہ انواع و اقسام کے ستاروں پر مُشتمل ستاروں کا جھرمٹ ہیں۔

افلاطون(Plato):

یہ قدیم یونان کا ایک اہم فلسفہ دان تھا اُس کا فلسفہ بہت حد تک ابتدائی کلیسیا پر اسکندریہ، مصر کے عُلما اور بعد میں اگسٹین کے ذریعے اثر انداز ہُوا۔ اُس کا کہنا تھا کہ زمین پر ہر چیز فریب نظر ہے اور محض روحانی اصلی نمونے کی نقل ہے۔ عالم الٰہیات نے بعد میں افلاطون کی ''صُورتوں / نظریات'' کو روحانی دور کے مساوی قرار دیا۔

قبل از قیاس(Presupposition):

یہ ہماری کسی معاملے کی پہلے سے حاصل کی گئی جانکاری کا حوالہ ہے۔ اکثر ہم بائبل تک رسائی سے پہلے ہی اپنے رائے یا کسی معاملے کے متعلق فیصلے مرتب کر لیتے ہیں۔ قبل از قیاس تعصب، اولین فوقیت، ایک فرض کرنا، یا پہلے سے سمجھ رکھنا بھی کہلاتا ہے

عبارتی ثبوت(Proof-texting):

یہ بائبل کی تشریح کا عمل ہے جس میں بغیر فوری سیاق و سباق یا اُس کی ادبی اکائی کے بڑے سیاق و سباق کو مدِ نظر رکھے آیات کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ یہ اصل مُصنف کے مقصد سے آیات ہٹانا ہے اور اکثر اِس میں بائبل کے اختیار کا دعویٰ ظاہر کرنے میں اپنی ذاتی رائے کے ثبوت کو شامل کرنے کی کوشش کرنا ہوتا ہے۔

ربائین یہودیت(Rabbinical Judaism):

یہودی لوگوں کی زندگی کا یہ مرحلہ بابل کی جلاوطنی (538-586 قبل مسیح) کے دوران شروع ہُوا۔ چونکہ جب ہیکل اور کاہنوں کا اثر و رسوخ ختم ہو گیا تو مقامی عبادتخانوں پر یہودی زندگی کی توجہ مرکوز ہو گئی۔ یہ مقامی یہودی ثقافت، شراکت، پرستش اور مطالعہِ بائبل کے مراکز اُن کی قومی مذہبی زندگی کا بھی مرکز بن گئے۔ یسوع کے دنوں میں یہ ''کاتبین کا مذہب'' کاہنوں کے متوازی تھا۔ 70 عیسوی میں یروشلیم کے زوال پر، کاتبی صُورت پر فریسیوں کا غلبہ چھا گیا اور اُنہوں نے یہودیوں کی مذہبی زندگی کا نظام سنبھال لیا۔ یہ عملی، توریت کی شرعی تشریح جیسے کہ زبانی
روایات (تلمند) میں بیان کیا گیا ہے سے منسوب کی جاتی ہے۔

مُکاشفہ (Revelation):

یہ وہ نظریہ ہے کہ خُدا انسانوں سے بات کرتا تھا یعنی بائبل کے مُصنفین کو اُس کے مُکاشفہ کے دُرست اور واضح اندراج کیلئے رہنمائی کرتا تھا۔ پُورا نظریہ عموماً تین اصطلاحات سے ظاہر ہوتا ہے۔ (1) مُکاشفہ۔۔۔ خُدا نے انسانی تاریخ میں کام کیا، (2) الٰہیت۔۔۔ اُس نے اپنے کاموں کی مناسب تشریح اور اُن کے مفہوم کیلئے کُچھ چُنے ہُوئے لوگوں کو دیا کہ وہ انسانوں کیلئے اُس کا اندراج کریں اور (3) معرفت۔۔ اُس نے اپنی پاک روح معاونت کیلئے دی تا کہ انسان اُس کے پوشیدہ بھیدوں کو سمجھ سکے۔

مفہومی دائرہ کار(Semantic field):

یہ لفظ سے متعلقہ انواع و اقسام کے مطالب کا حوالہ ہے۔ یہ بُنیادی طور پر لفظ کے مختلف سیاق و سباق میں مختلف تعبیریں ہیں۔

یہودی توریت(Septuagint):

یہ عبرانی پُرانے عہد نامے کے یونانی ترجمے کو دیا جانے والا نام ہے۔ روایات بتاتی ہیں کہ یہ ستر دنوں میں ستر یہودی عُلما نے اسکندریہ مصر کی لائبریری کیلئے لکھا تھا۔ روایات کے مطابق تاریخ کوئی 250 قبل مسیح کی ہے (جبکہ حقیقت میں اسے تکمیل پانے میں کوئی ایک سو برس لگے تھے)۔ یہ ترجمہ با معنی ہے کیونکہ (1) یہ میسوریتک عبرانی عبارت سے موازنے کیلئے قدیم عبارت دیتا ہے (2) یہ دوسری اور تیسری صدی قبل مسیح میں یہودی ترجمے کی صُورتحال ظاہر کرتا ہے (3) یہ یسوع کو رد کئے جانے سے قبل یہودیوں کی مسیحا کے بارے میں جانکاری دیتا ہے۔ اِس کا اختصارہ LXX ہے۔

سینیٹیکس(Sinaiticus):

یہ چوتھی صدی عیسوی کا یونانی نُسخہ ہے۔ یہ جرمن عالم ٹسکنڈ ورف نے مقدسہ کیتھرین کی خانقاہ پر جو جبل مُوسیٰ(روایتی طور کوہ سینا) پر واقع ہے دریافت کیا تھا۔ یہ نُسخہ عبرانی حروف تہجی کے پہلے حرف جو الیف(اپن) کہلاتا ہے سے منسوب ہے۔ اِس میں دونوں پُرانا اور نیا عہد نامہ شامل ہیں۔ یہ ہماری سب سے قدیم بڑے حروف کی تحریر MSS ہے۔

روحانیت(Spirtualizing):

یہ اصطلاح تمثیلوں کیساتھ مترادف ہے اِن معنوں میں کہ یہ عبارتی حصّے کا تاریخی اور ادبی سیاق وسباق ہٹاتے ہوئے اِس کا ترجمہ کسی اور پہچان معیار سے کرتا ہے۔

مترادف(Synonymous):

یہ بالکل ایک جیسے یا بہت ملتے جُلتے معنوں والی اصطلاحات کا حوالہ ہے(حالانکہ حقیقت میں کوئی بھی دو الفاظ مکمل مفہومی ٹکراؤ نہیں رکھتے)۔ وہ ایک دُوسرے کے اتنے قریب تر ہوتے ہیں کہ وہ ایک دُوسرے کی جگہ فقرے میں بغیر مفہوم کھوئے بدلے جاسکتے ہیں۔ یہ عبرانی شاعرانہ متوازیت کی تین میں سے ایک صُورت کا خاکہ اُتارنے کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اِن معنوں میں یہ شاعری کے اُن دو مصرعوں کا حوالہ دیتا ہے جو ایک ہی سچائی کا اظہار کرتے ہیں(بحوالہ زبُور 103:3)

نحوعلم(Syntax):

یہ یونانی اصطلاح ہے جو فقرے کی بناوٹ کا حوالہ ہے۔ یہ اُن تدابیر کی بات کرتا ہے جس سے فقرے کے حصّے اکٹھے ملکر ایک سوچ کی تکمیل کرتے ہیں۔

ترکیبی(Synthetical):

یہ تین اصطلاحات میں سے ایک ہے جو عبرانی شاعری کی اقسام کی بات کرتی ہیں۔ یہ اصطلاح شاعری کے مصرعوں کی بات کرتی ہے جو ایک دُوسرے پر مجموعی معنوں میں تعمیر کرتے ہیں اور کبھی کبھار ''موسمی'' کہلاتے ہیں(بحوالہ زبُور 19:7-9)۔

بااصُول الٰہیات(Systematic theology):

یہ ترجمے کا وہ مرحلہ ہے جو بائبل کی سچائیوں کا یک رنگ اور معقول انداز میں بات کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ منطقی ہے، بجائے محض تاریخی ہونے اور مسیحی الٰہیات کی اقسام(خُدا، انسان، گُناہ، نجات وغیرہ) کی بنا پر پیش کرنے کے۔

تالمد(Talmud):

یہ یہودی زبانی روایات کی ترتیب قوانی کیلئے لقب ہے۔ یہودی ایمان رکھتے تھے کہ یہ کوہ سینا پر خُدا نے خُود مُوسیٰ کو زبانی طور پر دیں تھیں۔ حقیقت میں یہ یہودی اساتذہ کی برسوں کی مجموعی حکمت دکھائی دیتی ہے۔ اِن کے دو مختلف تحریری تراجم ہیں۔ تالمد جو بابل سے مناسبت رکھتا ہے اور قدرے مختصر نیز نامکمل فلسطینی۔

عبارتی تنقید(Textual criticism):

یہ بائبل کے نُسخہ جات کا مطالعہ ہے۔ عبارتی تنقید اِس لئے ضروری ہے کیونکہ کوئی بھی اصل موجود نہ ہے جبکہ نقول ایک دُوسرے سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ یہ فرق بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پُرانے اور نئے عہد ناموں کے قلمی نُسخوں کے اصل الفاظ تک پہنچتا ہے(جتنا ممکن ہو سکے)۔ یہ اکثر ''زیریں تنقید'' بھی کہلاتی ہے۔

عبارتی قابلیت(Textus Receptus):

یہ یونانی نئے عہد نامے کا نام 1633 عیسوی میں ایلزویئر کے ایڈیشن میں ظاہر ہُوا۔ بُنیادی طور پر یہ یونانی نئے عہد نامے کی قسم ہے جو چند درج ذیل یونانی نُسخہ جات اور لاطینی تراجم سے منظر عام پر آئی۔ ایرسمس(1510-1535) Erasmus سٹیوفینس(1546-1559) Stephanus اور ایلزویئر(1624-1678) Elzevir۔

نئے عہد نامے کی عبارتی تنقید کے تعارف میں صفحہ 27 پر اے۔ ٹی۔ رابرٹسن کہتا ہے ''بیزنٹمین عبارت عملی طور پر عبارتی قابلیت ہے''۔ بیزنٹمین عبارت ابتدائی یونانی نُسخہ جات(مغربی، اسکندرین، بیزنٹمین) کے تین خاندانوں میں سے کم قدر وقیمت کا حامل ہے۔ اِس میں صدیوں سے ہاتھ سے لکھی گئی عبارتوں کی مجموعی غلطیاں شامل ہیں۔ جبکہ اے۔ ٹی۔ رابرٹسن یہ بھی کہتا ہے ''عبارتی قابلیت نے ہمارے لئے استواری سے دُرست عبارت محفوظ رکھی ہے''(صفحہ 21)۔ یہ یونانی نُسخہ جات کی روایت(خاص طور پر ''ایرسمس 1522'' کا تیسرا ایڈیشن) 1611 عیسوی کے کنگ جیمز ورژن کی بُنیاد بناتی ہے۔

توریت(Torah):

یہ ''تعلیم دینے'' کیلئے عبرانی اصطلاح ہے۔ اِس نے مُوسیٰ کی تحاریر کی مناسبت سے باضابطہ لقب پایا(پیدائش سے استثنا تک)۔ یہ یہودیوں کیلئے عبرانی شریعت کی سب سے بااختیار تقسیم ہے۔

طباعتی درجہ بندی(Typological):

یہ ترجمے کی ایک خاص قسم ہے۔ عموماً اِس میں پُرانے عہدنامے کے حوالوں میں پائی جانے والی نئے عہدنامے کی سچائیاں جو تشبیہاتی علامتوں سے شامل ہوتی ہیں۔ تشریح وتاویل کی یہ قسم اسکندریہ کے طریقہ کار کا اہم عنصر تھا۔ اِس قسم کے ترجمے سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کیوجہ سے ہمیں اِسے نئے عہدنامے میں درج مخصوص مثالوں کے استعمال کی حد تک ہی رکھنا چاہئیے۔

ویٹیکینس (Vaticanus):

یہ چوتھی صدی عیسوی کا یونانی نُسخہ ہے۔ یہ ویٹیکن کی لائبریری سے دریافت ہُوا۔ اِس میں بُنیادی طور پر پُرانا عہدنامہ، اسفارِ محرفہ اور نیا عہدنامہ شامل ہے۔ جبکہ کُچھ حصّے گُم ہو گئے تھے(پیدائش، زبُور، عبرانیوں، راہبانیت، فلیمون اور مُکاشفہ)۔ یہ قلمی نُسخوں کے اصل الفاظ متعین کرنے کیلئے بہت مُفید نُسخہ ہے۔ یہ بڑے "B" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ولگیٹ (Vulgate):

یہ جیروم کے بائبل کے لاطینی ترجمہ کا نام ہے۔ یہ رومن کاتھولک کلیسیا کیلئے بُنیادی یا ''مُشترکہ'' ترجمہ بنا۔ یہ 380 عیسوی میں مکمل کیا گیا۔

حکمت سے متعلقہ مواد(Wisdom Literature):

یہ قدیم قرونِ مشرق (اور جدید دُنیا) میں مُشترکہ ادب کا طرزِ فن تھا۔ یہ بُنیادی طور پر نئی نسل کی رہنمائی کیلئے سکھانے کی ایک سعی تھی کہ شاعری، امثال اور مضامین کے وسیلے سے کامیاب زندگی گُزاری جائے۔ یہ پیشہ ورانہ معاشرے کے بجائے انفرادی طور پر طرزِ تخاطب تھا۔ یہ تاریخی حوالوں کے بجائے زندگی کے تجربات اور مُشاہدات کی بُنیاد پر استعمال زیادہ تھا۔ بائبل میں ایوب غزل الغزلات میں یہواہ کی پرستش اور موجودگی محسوس کرتا ہے۔ مگر یہ مذہبی تناظر دُنیا ہر دور میں ہر انسانی تجربے میں اتنا مفصل نہیں ہے۔

طرزِ فن کے طور پر یہ عمومی سچائیاں بیان کرتا ہے۔ جبکہ یہ طرزِ فن ہر صُورتحال میں استعمال نہیں ہوسکتا۔ یہ عمومی بیانات ہیں جو ہر انفرادی صُورتحال میں ہمیشہ کارگر نہیں ہیں۔ یہ عُلما زندگی کا مُشکل سوال کرنے کی جُرات نہیں کرتے۔ اکثر یہ روایتی مذہبی نظریات(ایوب اور واعظ) کو بھی چیلنج کرتے ہیں۔ یہ زندگی کے المیوں کے آسان جوابات کیلئے توازن اور تناؤ قائم کرتے ہیں۔

بین القوامی تصویر اور عالمی تناظر(World picture and world-view):

یہ جڑواں اصطلاحات ہیں۔ یہ دونوں تخلیق سے متعلقہ فلسفانہ نظریات ہیں۔ اصطلاح ''بین القوامی تصویر'' تخلیق ''کیسے'' کا حوالہ ہے جبکہ ''عالمی تناظر'' ، ''کون'' کا حوالہ ہے۔ یہ اصطلاحات اُس وضاحت سے مطابقت رکھتی ہیں جو پیدائش 2-1 بُنیادی طور پر ''کون'' نہ کہ ''کیسے'' بحوالہ تخلیق ذکر کرتی ہے۔

یہواہ(YHWH):

یہ پُرانے عہدنامے میں خُدا کیلئے عہد کا نام ہے۔ اِسے خروج 3:14 میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ عبرانی اصطلاح ''ہونے'' کی اسبابی صُورت ہے۔ یہودی یہ نام پکارنے سے ڈرتے تھے کہ کہیں وہ بے فائدہ نہ لے لیں اِس لئے اُنہوں نے اِسے عبرانی اصطلاح Adonai ''خُداوند'' بطور متبادل لفظ رکھ لیا تھا۔ اور اِس طرح اِس عہد کے نام میں انگریزی میں ترجمہ ہُوا۔

ضمیمہ چہارم - بیانِ عقیدہ

میں خاص طور پر ایمان یا عقیدے کے بیان کی اتنی پرواہ نہیں کرتا۔ میں بائبل کی خُود تصدیق کو ترجیح دیتا ہُوں۔ بحرحال میں جانتا ہُوں کہ بیانِ عقیدہ اُن کو ایک ذریعہ فراہم کرے گا جو مُجھے جانتے نہیں ہیں تاکہ میرے مذہبی ظاہری تناسب کو پرکھا جا سکے۔ ہمارے آج کے الہیاتی اغلاط اور غلط فہمیوں کے دور میں درج ذیل مختصر خُلاصہ میری مذہبی الہیات کے بارے میں پیش کرتا ہُوں۔

1۔ بائبل دونوں نیا اور پُرانا عہد نامہ خُدا کا الہامی، غلطیوں سے پاک، بااختیار، ابدی کلام ہے۔ یہ خُود خُدا نے اپنے برگزیدہ لوگوں کے ذریعے مُکاشفائی انداز میں اپنی مافوق الفطرت قیادت میں دیا۔ یہ خُدا اور اُس کے منصوبوں کے بارے میں واضح سچائی کا ہمارا واحد ذریعہ ہے۔ اور یہ اُس کی کلیسیا کیلئے ایمان اور عمل کا واحد ذریعہ بھی ہے۔

2۔ صرف ایک ہی واحد ابدی خالق اور نجات دہندہ خُدا ہے۔ وہ تمام نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی چیزوں کا خالق ہے۔ اُس نے اپنے آپ کو پیار کرنے والے اور فکر کرنے والے کے طور پر ظاہر کیا ہے حالانکہ وہ عادل اور راست ہے۔ اُس نے اپنے آپ کو تین واضح شخصیات میں ظاہر کیا ہے۔ باپ، بیٹے اور رُوح القُدس؛ جو حقیقی طور پر جُدا ہیں مگر رُوح میں ایک ہی ہیں۔

3۔ خُدا مکمل طور پر اپنی تخلیق پر قُدرت رکھتا ہے۔ اُس کے دو منصُوبے ہیں ایک اپنی تخلیق کیلئے ابدی منصوبہ جو کہ تبدیلی سے مُبرا ہے اور ایک انفرادیت پر مرکوز جو انسانوں کو آزاد مرضی کی اجازت دیتا ہے۔ کُچھ بھی خُدا کے علم اور اجازت کے بغیر نہیں ہوتا، لیکن وہ انفرادی پسند کرنے کا حق فرشتوں اور انسانوں دونوں کا دیتا ہے۔ یسوع باپ کا چُنا ہُوا انسان ہے اور تمام اُسی کے وسیلے سے بالقوی چُنے جاتے ہیں۔ خُدا کی آنے والے واقعات کے بارے میں جانکاری انسانوں کو کسی طور بھی پہلے سے طے کردہ تقدیر سے کمتر نہیں کرتی۔ ہم سب اپنے خیالات اور کاموں کے خُود ذمہ دار ہیں۔

4۔ انسان، حالانکہ خُدا کی شکل پر بنایا گیا اور گُناہ سے آزاد تھا مگر خُود خُدا کے خلاف بغاوت چُنتا ہے۔ گرچہ مافوق الفطرت عنصر کے بہکاوے میں آکر آدم اور حوا اپنی آزاد ذاتی مرکزیت کے ذمہ دار تھے۔ اُن کی بغاوت نے انسانیت اور تخلیق پر بہت اثر کیا۔ ہم سب لوگ دونوں ہماری مجموعی آدم میں صُورتحال اور ہماری انفرادی مرضی کی بغاوت کیلئے خُدا کے رحم اور فضل کے طلبگار ہیں۔

5۔ خُدا نے برگشتہ انسان کیلئے گُناہوں کی معافی اور کفارے کا ذریعہ فراہم کیا ہے۔ یسوع مسیح، خُدا کا اکلوتا بیٹا انسان بنا، پاکیزہ زندگی گُزاری اور اپنی دُنیاوی موت کے ذریعے انسانوں کے گُناہوں کیلئے کفارہ ادا کرتا ہے۔ وہ خُدا سے مصالحت اور شراکت کا واحد ذریعہ ہے۔ کسی بھی اور ذریعے ماسوائے اُس کے تکمیل کردہ کام پر ایمان لانے کے وسیلے سے نجات نہیں ہے۔

6۔ ہم میں سے ہر ایک کو ذاتی طور پر مسیح میں خُدا کی معاف کرنے اور تجدید کرنے کی دعوت کو قبُول کرنا چاہیئے۔ یہ یسوع کے وسیلے سے خُدا کے وعدوں پر اپنی مرضی سے ایمان لانے اور آزادانہ کئے گئے گُناہوں سے کنارہ کرنے کے ذریعے پُورا ہوتا ہے۔

7۔ ہم سب گُناہوں سے توبہ کرنے اور مسیح پر ایمان لانے کی بُنیاد پر مکمل احیا اور معافی پاتے ہیں۔ جبکہ اِس نئے تعلق کا ثبوت ایک تبدیل شُدہ اور تبدیلی کے عمل سے گُزرنے والی زندگی میں دکھائی دیتا ہے۔ خُدا کا انسان کیلئے مقصد بالآخر عالم اقدس نہیں ہے بلکہ آج مسیح کی طرح ہونا ہے۔ وہ جو حقیقی طور نجات پاتے ہیں حالانکہ کبھی کبھار گُناہ بھی کرتے ہیں ایمان اور توبہ میں اپنی ساری زندگی گُزاریں گے۔

8۔ پاک رُوح ''دوُسرا یسوع'' ہے۔ وہ دُنیا میں گُمراہوں کو مسیح کی راہ پر لانے اور نجات پانے والوں میں مسیح کا سا طرز زندگی قائم کرنے کیلئے موجود ہے۔ پاک رُوح کے انعام نجات پانے کی صُورت میں ملتا ہے۔ یہ یسوع کی منادی اور زندگی اُس کے بدن، کلیسیا میں تقسیم ہونے کی صُورت میں ہے۔ وہ انعامات جو بُنیادی طور یسوع کے مقاصد اور رویئے ہیں وہ پاک رُوح کے پھل کے طور پر تحریک پاتے ہیں۔ پاک رُوح ہمارے دور میں بھی متحرک ہے جیسے وہ بائبل کے دور میں تھا۔

9۔ باپ نے جی اُٹھنے والے یسوع مسیح کو تمام چیزوں پر قادر کیا ہے۔ وہ واپس دُنیا میں تمام انسانوں کی عدالت کیلئے آئے گا۔ وہ جو یسوع پر ایمان لائے ہیں اور جن کا نام برے کی کتاب حیات میں لکھا ہے وہ اُس کی واپسی پر اپنا ابدی جلالی بدن پائیں گے۔ اور وہ اُس کے ساتھ ہمیشہ تک رہیں گے، اور وہ جنہوں نے خُدا کی سچائی پر یقین کرنے سے انکار کیا ہوگا وہ ہمیشہ کیلئے تثلیثی خُدا کے ساتھ شادمانی میں شراکت سے جُدا ہو جائینگے وہ شیطان اور اُس کے فرشتوں کے ساتھ

سزا پائیں گے۔

یہ یقیناً مکمل اور پُورا نہیں ہے مگر مجُھے اُمید ہے کہ یہ آپ کو میرے دل کی الہیات کا مزا دے گا۔ مجھے یہ بیان پسند ہے

''لازمی طور پر۔۔۔اتحاد، بیرونی طور پر۔۔۔آزادی، اور تمام چیزوں میں۔۔۔محُبت''